الباب الاول فی الاسماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین وآله الطیبین الطاهرین وازواجه هن امهات
المؤمنین واصحابه هم مصابیح الیقین سیما علی خاتم الوصیین مولی المؤمنین قائد الغر المحجلین سید الصدیقین
یعسوب المسلمین [illegible] المطهرة قاتل الفجرة مظهر العجائب والغرائب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه وعلی
اهل بیته السلام الی یوم القیام اما بعد الراجی الی رحمة ربه المتعال اصغر العباد عبید اللہ بن مظهر جمال
المتخلص به بسمل امرتسری محبان اہل بیت کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ جس زمانہ میں میں ریاست رامپور کے کتب
خانہ کی خدمت رجسٹراری پر مامور تھا مجھ سے ایک میرے ہم خیال مہربان نے ارشاد کیا کہ متقدمین نے جناب امیر علیہ السلام
کے مناقب کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے جس سے عربی زبان کے جاننے والے ہی پورے فوائد حاصل کر سکتے
ہیں نہ یہ کتابیں عام طور پر دستیاب ہو سکتی ہیں اور نہ عوام ان سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ ماسوا اسکے ان کتابوں میں
ہر ایک حدیث کا سلسلہ سند جو اس حدیث کی صحت اور سقم کا معیار ہے۔ اسقدر طول وطویل ہو کر نا آشنائے فن کی
طبیعت اسکو دیکھ کر اکثر الجھتی ہے اگر اسناد کو حذف کر کے صرف متون احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے تو
زمانہ حال کے عوام لوگ اس سے بہت کچھ اپنے الجھے ہوئے عقائد کو سلجھا سکتے ہیں +

مجھے اسوقت کتب خانہ کے آئے دن کی پیچیدگیوں سے دم بھر کی مہلت نہیں ملتی تھی تاہم میں نے اپنے ہم
مشرب مہربان کے ارشاد سے سرتابی کی مجال نہ دیکھی۔ گو چھوٹا منہ اور بڑی بات تھی لیکن بسم اللہ مجریہا ومرسیہا کہکر میں نے
اپنی ٹوٹی پھوٹی کشتی کو اس بحر مواج کی منجدھار میں چھوڑ دیا اگرچہ کار سرکار کے سوا اور بہت سے موانع پیش آئے
اور اس کار خیر میں مزاحمت کرنیوالوں نے اپنی طبیعت کی خوبی کو ظاہر کیا مگر میں لگاتار اپنے کام میں مصروف

رہا۔ بجلسا سکے کہ کوئی محب اہل بیت شریک ہو کر میرا ہاتھ بٹاتا اور داخل حسنات ہوتا از دوست اپنی مخالفت سے
میرے دلکو دکھاتا تھا۔ مگر مجھے اپنے کام سے کام تھا نہ کسی کی مخالفت کی پروا تھی اور نہ اپنی کم استعدادی کا لحاظ
خیال تھا جسوقت کہ اپنے فرض منصبی کو انجام دے چکا اس گورکھ دھندے کو اپنے سامنے لیٹتا انہیں دنوں
میں مجھے عظیم آباد پٹنہ کا سفر پیش آیا اور خدا بخش خانصاحب وکیل کے کتب خانہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا پھر
لکھنو آگرہ دہلی وغیرہ کے کتب خانوں کی سیر کرتا پھرا۔ غرضکہ جس دروازہ سے جو کچھ کہ بھیکھ کا ٹکڑا ملا اس سے اپنے
کشکول گدائی کو بھر لیا نہ اسمیں متکلمین کے پیچیدہ استدلال ہیں اور نہ فلسفیانہ نازک خیال ہیں۔ نہ کسی مذہب
پر کوئی اعتراض کیا ہے اور نہ کسی اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اگر فی الجملہ کچھ ہے تو خدائے بے نیاز کی مقدس کتاب
کی چند آیتیں یا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی چند حدیثیں یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار یا ائمہ حدیث
رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال یا سچے تاریخی واقعات یا مظہر العجائب علیہ السلام کے حالات ہیں۔ احادیث کی سندوں کو
بنظر اختصار حذف کیا گیا ہے تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑھ جاوے اور پڑھنے والے کی طبیعت بھی بہلی رہے ہر ایک حدیث
کی ابتدا میں صحابہ یا تابعین میں سے اس حدیث کے راوی اول کے نام پر اور اختتام حدیث میں اسکے تخریج کرنے والے
محدث کے نام پر اقتصار کیا گیا ہے اور اردو زبان میں اسکا عام فہم ترجمہ کر دیا ہے۔ جہانتک ہو سکا ہے حدیث
کے نقل کرنے میں صحت کا خیال کو مدنظر رکھا ہے لیکن اکثر کتابیں قلمی تھیں جنکے حروف بیشتر جگہ سے مشکوک
اور محکوک تھے اسوجہ سے اگر نقل کرنے میں غلطی واقع ہو گئی ہو تو میں خدا سے اسکی معافی کا خواستگار ہوں اور
ناظرین سے تصحیح کی استدعا کرتا ہوں ✦

مؤلف کی غرض اس تالیف سے مصنفین کی قطار میں شمار ہونیکی نہیں۔ صرف اہل بیت علیہم السلام کی
جناب میں اپنے عقیدت کا اظہار ہے نہ کسی سے صلہ کی توقع ہے نہ انعام کی آرزو ہے۔ رب العزت کی جناب سے
عفو تقصیرات کا طلبگار ہوں اور اہلبیت کی درگاہ سے اپنے گناہوں کی شفاعت کا انعام مانگتا ہوں۔
ہاں اگر احباب میری لغزشوں سے قطع نظر کر کے دعائے خیر سے یاد فرماویں تو ان کی قدر دانی ہے ؎
اعینونی اذا احسنت اجرا ✦ فان الخطاء ابتوق صلاحا ✦ خواہ مجھے کوئی شیعہ کہے یا سنی میرا مذہب تو یہ
ہے ؎ بابن اوہم بہر جہا رست ✦ لیکن علی ہزار کارست ✦ میں اپنے مولی کی محبت میں مست ہوں شیعہ و
سنی کی رد و قدح کا موازنہ نہیں کر سکتا ✦

میں نے سوانح عمری کے پیرایہ میں جناب امیر کے فضائل و مناقب کو جمع کیا ہے اور لوگوں کو اس مظہر العجائب
کے روحانی اور جسمانی اور اخلاقی اوصاف کا مرقع کھینچکر دکھایا ہے ✦
اگر حسن عقیدت سے قطع نظر کر کے تھوڑی دیر کیلئے نظر انصاف سے بھی دیکھا جائے تو ناظرین غور کریں

قائم کرنیکا بخوبی موقع مل سکتا ہے کہ جس جلیل الشان اسلامی ہیرو کا یہ فوٹو لیا گیا ہے وہ صرف مذہبی پیشوا ہی نہیں
بلکہ سلطنت کی تاریخی آسمان کا آفتاب ہے دنیا میں جتنے مشاہیر گذرے ہین اور جنکی سوانح عمریان آب زر سے
لکھی گئی ہین ان مین سے جناب امیر ایسے فرد الافراد ہین کہ ہر طبقہ کے مشاہیر مین سر آمد نظر آتے ہین *
مجمع سلاطین مین آپ جلال الٰہی کا تاج سر پر رکھے ہوئے ایک عظیم الشان سلطان ہین کہ جنکے دربار
مین قیصر و کسریٰ کے سفیر دست بستہ نہایت ادب سے سر نیچے کیے ہوئے خاموش استادہ ہین -
معرکہ کارزار مین آپ ایسے یکتا رشہسوار ہین کہ آستین چڑہا کر عمرو و مرحب جیسے عرب کے رستم تڑاد و نکو پچھاڑ
کر انکے سینہ پر چڑھے ہوئے نظر آتے ہین *
منبر پر آپ ایک شیوا زبان اسپیکر ہین کہ فصحائے عراق و بلغائے عرب آپکے خطبہ کی فصاحت سے جوش
مین آکر کچھ پوچھنے کے لیے اٹھتے ہین اور پھر بحوربت بنکر کھڑے کے کھڑے رہجاتے ہین *
علم و فضل کے درسگاہ مین آپ ایک طلیق اللسانی پروفیسر ہین کہ انبیائے بنی اسرائیل کی شریعت کے
رموز کو یونانی فلسفہ کے ساتھ بنی اسمٰعیل کی زبان مین بیان فرما رہے ہین *
عزمنگہ مسند فقر پر آپ ایک منکسر المزاج فقیر ہین اور چار بالش امارت پر آپ ایک ذی شوکت امیر ہین
اگر عدالت مین آپ نوشیروان ہین تو شجاعت مین رستم دستان ہین اگر سخاوت مین آپ حاتم نژاد
ہین تو شہامت مین کیخسرو مثال ہین *
ایسے صفات متضادہ کا بشر ابوالبشر کی اولاد مین پیدا نہین ہوا اور ایسے اوصاف متقابلہ کا آدمی
جناب آدم کی ذریت مین ہویدا نہین ہوا *
انہین صفات متضادہ اور اوصاف متقابلہ کو دیکھکر نصیریہ نے آپکو خدا جانا اور صوفیہ نے خدا جانی
کیا جانا مگر سچ تو یہ ہے ؎ ذات حیدر کو کوئی کیا جانے * یا نبی جانے یا خدا جانے *
میری بساط ہی کیا تہی کہ مین ایسے اہم مطالب کا بیڑا اٹھاتا مگر شوق نے دل کو ایسا گدگدایا کہ بیتاب کر دیا
ہر چند کہ مین اس دریا مین تیرنے کے لائق نہین تہا مگر امید نے سہارا دیا اور اس سہارے سے ہاتھ پاؤن مارنے لگا
مین اپنے امامیہ احباب سے نہایت شرمسار ہون کہ مین اس تالیف مین انکی کتابون سے اخذ مطالب مین قاصر
رہا ہون اور حضرات اہل سنت و جماعت کی کتب حدیث پر ہی اس کتاب کی تدوین کا مدار رکھا ہے -
اسلیے اہل سنت و جماعت کے ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم کے اسمائے مبارک کی ایک فہرست مع ان کے سنہ
وفات کے دیباچہ مین درج کر دی ہے *

وفیات ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم

اسماء محدثین	سنہ وفات
ابن شہاب الزہریؒ امام مالکؒ کے استاد انہوں نے سب سے اول اس فن کو مدون کیا ہے	سنہ ۱۲۵ھ
ابن اسحاقؒ صاحب السیرۃ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور مغازی کو روایت کیا ہے زہریؒ کہا کرتے تھے من اراد المغازی فعلیہ بابن اسحاقؒ	سنہ ۱۵۱ھ
الکلبیؒ صاحب التفاسیر و علم النسب استاد سفیان ثوریؒ	سنہ ۱۴۶ھ
امام مالکؒ صاحب کتاب موطا رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۷۹ھ
عبداللہ بن مبارکؒ شاگرد امام مالکؒ	سنہ ۱۸۱ھ
وکیع بن الجراحؒ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۶ھ
عبداللہ بن الوہبؒ آپ نے بھی کتاب موطا لکھی ہے مگر مشہور نہیں ہوئی	سنہ ۱۹۷ھ
سفیان بن عیینہؒ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۸ھ
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۲۰۴ھ
ابوداود الطیالسیؒ صاحب کتاب مسند	سنہ ۲۰۳ھ
الواقدیؒ صاحب المغازی	سنہ ۲۰۷ھ
عبدالرزاقؒ استاد امام احمد ابن حنبلؒ صاحب تفسیر و مسند	سنہ ۲۱۱ھ
الفریابیؒ صاحب التفسیر	سنہ ۲۱۲ھ
الحمیدیؒ صاحب المسند	سنہ ۲۱۹ھ
آدم بن ابی ایاسؒ صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۰ھ
ابوعبیدؒ صاحب غریب الحدیث و شواہد	سنہ ۲۲۴ھ
سعید بن منصورؒ صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۷ھ

اسماء محدثین	سنہ وفات
ابن سعدؒ صاحب الطبقات	سنہ ۲۳۰ھ
ابن ابی شیبہؒ استاد امام بخاریؒ صاحب کتاب مصنف و مسند و تفسیر	سنہ ۲۳۵ھ
اسحاق بن راہویہؒ صاحب مسند و تفسیر	سنہ ۲۳۸ھ
امام احمد بن حنبلؒ صاحب مسند و زہد و المناقب	سنہ ۲۴۱ھ
ابن ابی عمر العدنیؒ صاحب مسند	سنہ ۲۴۳ھ
ابن منیعؒ صاحب مسند	سنہ ۲۴۴ھ
الدارمیؒ صاحب مسند	سنہ ۲۵۵ھ
امام المحدثین بخاریؒ صاحب جامع الصحیح و التاریخ والادب	سنہ ۲۵۶ھ
الزبیر بن بکارؒ صاحب اخبار المدینہ والموفقیات	سنہ ۲۵۶ھ
امام مسلمؒ صاحب جامع الصحیح	سنہ ۲۶۱ھ
ابوداودؒ صاحب السنن و الناسخ والمنسوخ	سنہ ۲۷۵ھ
ابوعیسیٰ الترمذیؒ صاحب الجامع والشمائل	سنہ ۲۷۹ھ
ابن ماجہ صاحب السنن	سنہ ۲۷۵ھ
ابن ابی الدنیاؒ صاحب کتاب مصنف	سنہ ۲۸۱ھ
الحارث بن ابی اسامہؒ صاحب المسند	سنہ ۲۸۲ھ
القاضی اسمٰعیل صاحب کتاب فضل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سنہ ۲۸۲ھ
ابن ابی عاصمؒ صاحب مسند	سنہ ۲۸۷ھ
الحکیم الترمذیؒ صاحب نوادر الاصول	سنہ ۲۸۵ھ
عبداللہ بن امام احمد بن حنبلؒ صاحب زوائد فی المسند	سنہ ۲۹۰ھ

اسماء محدثین	سنہ وفات
البزار رح شاگرد امام بخاری رح صاحب مسند	سنہ ۲۹۲ھ
النسائی رح صاحب السنن والخصائص	سنہ ۳۰۳ھ
ابو یعلی رح صاحب المسند والمعجم	سنہ ۳۰۷ھ
ابن جریر الطبری رح صاحب التفسیر والتاریخ	سنہ ۳۱۰ھ و سنہ ۳۱۱ھ
ابو بشر الدولابی رح صاحب الکنی	سنہ ۳۱۰ھ
ابن خزیمہ رح صاحب الصحیح	سنہ ۳۱۱ھ
ابو القاسم البغوی رح صاحب معجم الصحابہ	سنہ ۳۱۷ھ
ابن المنذر رح صاحب التفسیر والاوسط	سنہ ۳۱۸ھ
الطحاوی رح صاحب مشکل الآثار	سنہ ۳۲۱ھ
العقیلی رح صاحب الضعفاء	سنہ ۳۲۲ھ
ابن قتیبہ الدینوری رح صاحب کتاب المعارف	سنہ ۳۲۲ھ
ابو بکر الانباری رح	سنہ ۳۲۸ھ
ابن ابی حاتم رح صاحب التفسیر	سنہ ۳۲۷ھ
المحاملی رح صاحب الامالی	سنہ ۳۳۵ھ
ابن قانع رح صاحب معجم	سنہ ۳۴۶ھ
ابو بکر الشافعی رح صاحب غیلانیات	سنہ ۳۵۴ھ
ابن حبان رح صاحب الصحیح والثقات والضعفاء	سنہ ۳۵۴ھ
ابن السکن رح صاحب معرفۃ الصحابہ	سنہ ۳۵۳ھ
الطبرانی رح صاحب معاجم ثلاثہ	سنہ ۳۶۰ھ
الآجری رح صاحب الشریعہ والاربعین	سنہ ۳۵۹ھ
ابن السنی رح شاگرد نسائی رح صاحب عمل الیوم واللیلہ والطب النبوی	سنہ ۳۶۴ھ
ابن عدی رح صاحب الکامل	سنہ ۳۶۵ھ
ابو الشیخ رح صاحب التفسیر والعظمۃ والوصایا	سنہ ۳۶۹ھ

اسماء محدثین	سنہ وفات
ابوبکر الاسماعیلی رح صاحب الصحیح والمعجم	سنہ ۳۷۱ھ
ابن شاہین رح صاحب السنن والترغیب	سنہ ۳۸۵ھ
الدارقطنی صاحب السنن وغیرہ	سنہ ۳۸۵ھ
الخطابی رح صاحب غریب الحدیث	سنہ ۳۸۸ھ
ابن مندہ رح صاحب معرفۃ الصحابہ	سنہ ۳۹۵ھ
الحاکم صاحب المستدرک والتاریخ	سنہ ۴۰۵ھ
ابن مردویہ المشہور بطراز المحدثین رح صاحب التفسیر والمناقب والمستخرج علی البخاری	سنہ ۴۱۵ھ
تمام رح صاحب الفوائد رح	سنہ ۴۱۴ھ
اللالکائی رح صاحب السنہ	سنہ ۴۱۸ھ
ابو نعیم استاد خطیب بغدادی صاحب الحلیہ ومعرفۃ الصحابہ وغیرہ	سنہ ۴۳۰ھ
الثعلبی رح صاحب التفسیر	سنہ ۴۲۷ھ
البیہقی رح صاحب السنن وشعب الایمان وغیرہ	سنہ ۴۵۸ھ
الخطیب البغدادی رح صاحب التاریخ والجامع	سنہ ۴۶۳ھ
ابن عبد البر رح صاحب کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	سنہ ۴۶۳ھ
الواحدی تلمیذ الثعلبی صاحب التفاسیر المشہورہ	سنہ ۴۶۸ھ
البغوی رح صاحب معالم التنزیل وشرح السنہ	سنہ ۵۱۶ھ
الدیلمی رح صاحب الفردوس الاخبار	سنہ ۵۰۹ھ
السلفی رح صاحب التاریخ	سنہ ۵۷۶ھ
ابن عساکر رح صاحب التاریخ	سنہ ۵۸۱ھ
ابن الاثیر الجزری رح صاحب کامل التواریخ واسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ	سنہ ۶۳۰ھ
الخوارزمی رح بھا ابن اخت ابی جعفر محمد بن جریر الطبری صاحب المناقب	

اس کتاب کی تالیف میں کتب مشہورہ حدیث مثل صحاح ستہ وغیرہ کے سوا جن کتابوں سے خصوصیت کے ساتھ اخذ مطالب کیا گیا ہے انکے نام درج ذیل ہیں

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
المناقب	للامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	ینابیع المودہ	للعلامہ سلیمان الحنفی البلخی
الخصائص	للامام النسائی رحمۃ اللہ علیہ	جزو فضائل اہل البیت	للحافظ البزار رح
منقبۃ المطہرین	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ	المناقب	للقاضی شہاب الدین الہی دولت آبادی
المناقب المسمی بمسند فاطمہ	للحافظ الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ	شرف النبوۃ	للعلامہ ابو سعید رح
المناقب	للمیرزا محمد بن ابی بکر ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ	اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ و فضائل اہل بیتہ الطاہرین	للعلامہ محمد بن علی صبان رح
جواہر العقدین فی فضل الشرفین شرف العلم الجلی و النسب العلی	للسید نور الدین ابی الحسن علی بن عبداللہ السمہودی الشافعی رح	تذکرہ خواص الامۃ فی احوال الائمہ	للعلامہ یوسف سبط ابن الجوزی رح
کتاب الآل	لابن خالویہ	ما نزل من القرآن فی علی ع	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رح
معالم العترۃ	للحافظ ابی الحسن الجنابذی رح	الروضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویہ	لمحمد اسمٰعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی
ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ	للعلامہ محب الطبری صاحب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ	مناقب الائمہ اثنا عشر	للشیخ عبدالحق محدث دہلوی رح
فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین	للعلامہ ابراہیم الحموینی رح	اسنی المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب	للعلامہ شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین رح
المناقب	لاخطب خطباء خوارزم شافعی	فضائل فاطمۃ الزہرا علیہا السلام	للحافظ ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوری صاحب المستدرک رح
مطالب السؤل	للعلامہ کمال الدین محمد ابن طلحہ شافعی		
فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ	للعلامہ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن صباغ المالکی المکی رح	نور العین فی مشہد الحسین نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار	للامام ابی اسحاق الاسفرائنی رح للشیخ الشبلنجی المدنی الشافعی رح
مودۃ القربیٰ	للسید علی الہمدانی رح	المنفرد باسمی فی مناقب سیدۃ النساء الفاطمہ	للعلامہ جلال الدین السیوطی رح
مفتاح النجا فی مناقب ذوی القربیٰ	للعلامہ میرزا محمد معتمد خان بدخشانی		
المناقب	للفقیہ ابن المغازلی المالکی رح	سر الشہادتین	لخاتم المحدثین شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
کفایۃ الطالب فی مناقب الامام علی ابن ابی طالب رض	للعلامہ محمد ابن یوسف الگنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ	احیاء المیت بفضائل اہل بیت	للعلامہ جلال الدین السیوطی رح
		المناقب	للحافظ الدین محمد بن احمد العجمی رح
نزال الابرار	للعلامہ بدخشی رح	رسالۃ الفضائل اہل بیت	للسید عبدالرحمن الجوہری الشافعی رح
معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول	للعلامہ محمد بن یوسف الزرندی المدنی	عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب	لجمال الدین احمد المعروف بابن عنبہ رح
		ریاض الفضائل	للشیخ محمد الواعظ الہروی
صراط السوی فی مناقب آل النبی	للعلامہ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری	وسیلۃ المآل فی عد مناقب الآل	للشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی الشافعی
		الکتاب المصنف فی مناقب بیت آل النبوۃ	لعبد الرؤف المناوی رح
معارج العلی فی مناقب المرتضی	محمد صدر عالم	الفتح المبین فی فضائل اہل بیت سید المرسلین	للعلامہ رشید الدین خان الدہلوی رح
توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل	شہاب الدین احمد		
الخصائص العلویہ علی سائر البریہ	لابی الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی	ذخیرۃ المآل فی شرح عقد جواہر اللآل	للشیخ احمد بن عبد القادر العجیلی الشافعی رح
فتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب	للحافظ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رح	سعادۃ الکونین	لم اقف علی اسم مؤلفہ
مودۃ المومنین فی مناقب اہل بیت سید المرسلین	للمولوی ولی اللہ لکھنوی رح	تنضید العقود السنیہ بتمہید الدولۃ الحسینیہ	لرضی الدین محمد بن علی بن حیدر رح
فرائد السمطین فی فضل المصطفی والمرتضی والسبطین	جمال الدین محمد بن یوسف الزرندی رح	القول الجلی فی فضائل علی	للسیوطی رح
سوف الردی فی اخبار المہدی	للسید علی رح	دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ	للسید بن عبداللہ الحسکانی رح
مناقب حیدریہ	للشیخ احمد بن علی بن ابراہیم الانصاری الیمنی الشیخانی رح	اسنی المطالب فی فضل علی بن ابی طالب	للشیخ ابراہیم بن عبداللہ الوصابی الیمنی الشافعی رح
عقد اللآل فی فضائل الآل	للشیخ عبداللہ العیدروس رح		

ناظرین کو کتاب کے مطالعہ سے آپ ظاہر ہو جائیگا کہ احقر نے کس قدر جانکاہی سے اسکے ابواب کو ترتیب دیا ہے
پہلے باب میں جناب امیر کے اسماء اور القاب درج کرکے کفایۃ المہمہ بمعرفت اسماء ابی الائمہ اسکا نام رکھا ہے
دوسرے باب میں۔ آپکی شان کے متعلق قرآن کی آیتیں جمع کی ہیں اور اسکا نام النص الجلی مما نزل من کتاب اللہ فی علی قرار دیا ہے۔
تیسرے باب میں۔ جناب کے افضل الناس ہونیکا ثبوت ہے اسکا نام ہے منہج الکواکب المضیہ فی فضائل

العلویہ پکارا ہے ✦

چوتھے باب مین - آپکی خصوصیات کا ذکر ہے سروش آسمانی نے العروۃ الوثقی فی خصائص المرتضی کا خطاب اسکو عطا کیا ہے اور بحیثیت مجموعی اس تالیف کو ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کے لقب سے نامزد کیا ہے ✦

کوئی صاحب خیال نکرے کہ اس کتاب کو صرف کتب مناقب ہی سے تالیف کیا ہے نہین بلکہ کتب صحاح مین جامع بخاری اور مسلم اور ترمذی اور مستدرک حاکم اور مسند اہل البیت جناب امام رضا علیہ السلام اور کنز العمال اور سنن ابی شیبہ اور حلیۃ الاولیا اور جامع عبد الرزاق اور مسند بزار اور معاجم ثلاثہ طبرانی وغیرہ سے ✦

اور کتب رجال مین - الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب اور اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ اور اصابہ فی تمیز الصحابہ اور الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ وغیرہ ✦

اور تفاسیر مین تفسیر معالم التنزیل اور الدر المنثور فی التفسیر بالماثور اور تفسیر کشاف اور بیضاوی وغیرہ سے اور تواریخ مین تاریخ طبری اور کامل التواریخ اور مروج الذہب مسعودی مرآۃ الجنان یافعی اور تاریخ ابن عساکر وغیرہ سے اور سیر مین سیرۃ ابن اسحاق - اور واقدی اور مدارج النبوۃ سے ✦

بہت کچھ مدد لی گئی ہے جس کتاب سے کوئی مطلب اخذ کیا ہے اس کتاب کا نام اسکی عبارت کے ذیل مین درج کر دیا ہے اب مین اپنے لیے اور ناظرین کتاب کے لیے دعاء خیر مانگتا ہون اور اصل کتاب کی طرف رجوع کرتا ہون ✦

واللہ تعالی یعصمنا عن الخطاء والخطل ویثبت اقدامنا فی مواضع الزلل انہ المرجو فی الاولی والاخری

وعلیہ التوکل والاعتماد فی الدنیا والعقبی

باب اوّل

جناب امیر علیہ السّلام کی اسمار مبارک مین

موسُوم

بکفایت المہمہ ببرکت اسمار ابی الائمہ ؑ

اسد

قال ابن الاعرابی کانت فاطمۃ بنت اسد ام علی حاملاً بعلی و ابوطالب غائب فوضعتہ فسمتہ اسداً لتحیی بہ ذکر ابیہا فلما قدم ابوطالب سماہ علیاً (الیواقیت لابی عمر الزاہدی)

ابن اعرابی کا قول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد حمل سے تہین اور انکے وضع حمل کے وقت ابو طالب کہین گئے ہوئے تہے اور جناب امیر تولد ہوے جناب فاطمہ بنت اسد نے اپنے والد کے نام پر آپکا نام اسد رکہا تاکہ انکے والد کا نام انکے ذریعہ سے زندہ رہے جب ابوطالب تشریف لائے تو انکا نام علی رکہا۔

حیدرہ

قال عطاء انما سمتہ امہ حیدرۃ بدلیل قولہ یوم خیبر انا الذی سمتنی امی حیدرۃ (تذکرہ خواص الامۃ)

عطا کہتے ہین کہ جناب امیر کی والدہ ماجدہ نے آپکا نام حیدر رکہا تہا۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ خیبر کے روز آپنے اپنے رجز مین فرمایا ہے۔ مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر یعنے شیر رکہا ہے

وقال علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی فی سیرۃ الحلبیۃ ویقال ان ذلک کان کشفا من علی فان مرحبا کان رای فی تلک اللیلۃ فی المنام اسدا افترسہ فذکرہ علی لیخیفہ

حافظ علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی سیرۃ حلبیہ مین لکہتے ہین کہ جناب امیر کا اپنی رجز مین اپنے آپ کو حیدر کہنا ایک کشفی امر تہا کہ اسی رات مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ اسکو ایک شیر نے پہاڑ ڈالا ہے پس جناب امیر نے اسکو خوف دلانے کے لیئے اسکا ذکر کیا کہ مین وہ شیر ہون جسکو تونے خواب مین دیکہا ہے۔

وقال بعضہم لان اباطالب کان غائبا حین ولد فسمتہ امہ حیدرۃ وقیل فی حکایۃ انما سمتہ حیدرۃ لان علیا کان رضیعا وہو فی البیت وحدہ وکانت امہ خارجۃ فی بعض الحاجات وکان منزلہم بجنب جبل مکہ فنزلت حیۃ وہمت لتقتل علی فمد یدہ واخذ الحیۃ وامسکہا فماتت فی یدہ فدخلت امہ ورأت الحیۃ مقتولۃ فی یدہ فقالت خیاک اللہ یا حیدرۃ لذلک سمی حیدرۃ نقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الجہوری (عیون المعارف) فی مناقب الاصحاب بعض کہتے ہین کہ جب جناب امیر تولد ہوے اسوقت ابوطالب گہر مین نہین تہے آپکی والدہ نے آپ کا

نام حیدر رکہا ایک حکایت مین بیان کیا گیا ہے کہ جناب امیر ابہی دودہ پیتے بچہ ہی تہے اور گہر مین تنہا تہے آپکی والدہ ماجدہ گہر سے باہر کسی کام کو گئی ہوئی تہین اور انکا گہر مکہ مین ایک پہاڑ کے پہلو مین تہا ایک سانپ پہاڑ پر سے اترا اسنے جناب امیر کو قتل کرنا چاہا جناب امیر نے ہاتہہ بڑہا کر اسکو مضبوط پکڑ لیا وہ جناب کے ہاتھ ہی مین مر گیا اتنے مین آپکی والدہ ماجدہ باہر سے تشریف لائین اور سانپ کو انکے ہاتہہ مین مرا ہوا دیکہکر کہنے لگین اے میرے شیر خدا تجہے زندہ رکہے اسلیے آپکا نام حیدر مشہور ہو گیا +

علی

جناب امیر کے علی نام ہونیکی وجہ تسمیہ مین علماء کا اختلاف ہے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین هو اسم سمته به امه عند ولادته (تذکرۃ خواص الامہ) یعنے انکی والدہ ماجدہ نے انکی ولادت کے وقت ہی انکا نام نامی علی رکہا تہا +

وقیل لما علا علی کتفی رسول الله صلی الله علیه وسلم لکسر الاصنام سمی علیا من العلو والرفعة والشرف (تذکرۃ خواص الامہ) یعنے بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ جب جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش اقدس پر کعبہ کے بت توڑنیکے لیئے چڑہے اُسوقت سے شرف اور علو اور رفعت کی وجہ سے آپکا نام علی پکارا گیا +

عن ابن عباس قال کانت امه اذا دخلت علی هبل لتسجد له وهی حامل به علا علی بطنها فیمنعها من السجود فسمی علیا (تذکرۃ خواص الامہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب امیر کی والدہ اپنے ایام حمل مین جسوقت کہ ہُبل کے پوجنے کیلیے جاتین اور سجدہ کا ارادہ کرتین تو جناب امیر انکے پہلو کیطرف چڑہ جاتے اور سجدہ کرنے سے انکو روکے رکہتے اس وجہ سے آپکا نام علی رکہا گیا +

بعض کے نزدیک خود ابو طالب نے جناب امیر کا نام علی رکہا تہا چنانچہ علامہ ابن یوسف گنجی بہی اسی بات کے قائل ہین اور اپنی کتاب کفایۃ الطالب مین انکی تائید مین جناب ابو طالب کا ایک شعر پیش کرتے ہین ؎ سمیته بعلی کی یدوم له + عز العلو فخر العز ادومه + یعنے مینے انکا نام علی اسلیے رکہا ہے تا کہ سربلندی کی عزت انکے لیے ہمیشہ رہے اور عزت کا فخر انکو ہمیشہ اپنے ساتہہ لیے رہے +

عن ابی سلیمان راعی رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لیلة اسری بی الی السماء قال لی الجلیل جل جلاله یا محمد من خلفت فی امتك قلت خیرها قال علی بن ابی طالب قلت نعم یا رب قال یا محمد اطلعت الی اهل الارض اطلاعة فاخترتك منها فشققت لك اسما من اسمائی فانا المحمود فانت محمد ثم اطلعت الثانیة فاخترت منها علیا وشققت له اسما من اسمائی فانا الاعلی وهو علی یا محمد انی خلقتك وعلیا من سنخ نور من نوری وعرضت ولایتکما علی اهل السموت والارض فمن قبلها کان عندی من المؤمنین ومن جحدها کان من الکفرین (اخرجه الخوارزمی) جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلہ بان ابی سلیمان رضی

کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا شاباش اے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم اور انکے داماد
اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا تمام بنی ہاشم کے سردار جناب امیرؑ نے اس سے فرمایا اے
عبداللہ خدا سے خوف کر اور منافقت مت کر بیشک منافق تمام خلقت کا شریر ہوتا ہے کہنے لگا
اے ابوالحسن چھوڑ۔ ہمارا ایمان تو تمہارے ایمان کیطرح سے ہے یہ کہکر جناب امیر کے پاس سے
چلا گیا اور اپنے دوستون سے کہنے لگا تم نے دیکھا میں نے ان کے ساتھ کیا کیا ہے سب نے اسکی
تعریف کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی +

{۵۴} والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا (سورۃ الاحزاب) ترجمہ جو لوگ کہ اذیت دیتے ہیں مؤمنین
اور مومنات کو بغیر کسی قصور کے پس وہ لوگ اٹھاتے ہیں بہتان اور گناہ ظاہر +

عن مقاتل بن سلیمان قال انہ نزلت فی علی وذکوان نفرا من المنافقین کانوا یؤذونہ
ویکذبون علیہ (اخرجہ ابن مردویۃ) مقاتل بن سلیمان سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب
امیر کی شان میں نازل ہوئی چند لوگ منافقوں میں سے انکو ایذا دیا کرتے تھے اور ان کو
جھٹلایا کرتے تھے +

{۵۵} فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (سورۃ القمر) ترجمہ بیٹھے
سچی بیٹھک میں نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ہے +

عن ابا دجانۃ قال قلت یا رسول اللہ اخبرتنا ان الجنۃ محرم علی الانبیاء حتی
تدخلھا وعلی الامم حتی یدخلھا امتک قال بلی یا ابا دجانۃ اما علمت ان للہ لواء
من نور وعمود من یاقوت مکتوب علی ذلک بالنور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
آل محمد خیر البریہ وصاحب اللواء امام یوم القیمہ وضرب بیدہ علی علی قال فسر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک علیا فقال الحمد للہ الذی کرمنا وشرفنا بک فقال لہ
ابشر یا علی ما من عبد ینتحل مودتک الا بعثہ اللہ معنا یوم القیامۃ ثم قرء فی مقعد
صدق عند ملیک مقتدر (اخرجہ ابن مردویۃ) ابودجانہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہمیں خبر دی ہے کہ جب تک آپ جنت میں تشریف نہیں لے
جائینگے تب تک جنت دوسرے انبیاء پر حرام ہوگی اور جب تک کہ آپ کی امت اس میں داخل نہو
اسوقت تک دوسری امتیں اسمیں نہیں جائینگی آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اے ابا دجانہ کیا

تو نہیں جانتا کہ خدا تعالے کا ایک علم نور سے ہے اور یاقوت کا ایک عمود ہے اس پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور صاحب علم قیامت کے دن امام ہے پھر آپنے جناب امیر کے کندھے پر ہاتھ مار کر اس کی تفسیر کی۔ اور فرمایا خدا کا شکر ہے کہ جس نے تیری وجہ سے ہمیں کرامت اور شرف دیا ہے پھر ارشاد کیا خوش ہو یا علی جو بندہ کہ تیری محبت کو رکھے گا اللہ تعالے قیامت کے روز اسے ہمارے ساتھ اٹھائیگا پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا +

{٥٦} ومن خلقنا امة یھدون بالحق وبه یعدلون (سورۃ اعراف) ترجمہ اور ہماری خلقت میں سے ایک گروہ ہے کہ جو حق کے ساتھ ہدایت پاتے ہیں اور اسی کی طرف پھرتے ہیں +

عن زاذان عن علی قال ستفترق ھذہ الامة علی ثلث وسبعین فرقة اثنتان و سبعون فی النار وواحدۃ فی الجنة وھم الذین قال اللہ تعالی ومن خلقنا امة الخ وھم انا وشیعتی (اخرجه ابن مردویه) زاذان جناب امیر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے کہ یہ امت عنقریب تہتر فرقوں میں منقسم ہو گی بہتر دوزخ میں جاینگے اور ایک جنت میں جایگا اور وہ وہی لوگ ہیں جنکے حق میں خدا تعالے نے فرمایا ہے اور ہماری خلقت میں سے ایک گروہ ہے جو حق کے ساتھ ہدایت پاتا ہے اور اسی کیطرف پھرتا ہے۔ پھر جناب امیر نے فرمایا وہ میں ہوں اور میرا گروہ ہے +

{٥٧} طوبی لھم وحسن ماٰب (سورۃ الرعد) ترجمہ خوشی ہے انکے لیے اور بازگشت کا اچھا پن +

عن محمد بن سیرین قال ھی شجرۃ فی الجنة اصلھا فی حجرۃ علی ولیس فی الجنة حجرۃ الا وفیھا غصن من اغصانھا (اخرجه ابن مردویه) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ طوبی ایک درخت ہے جنت میں کہ جسکی جڑ جناب امیر کے گھر میں ہے اور جنت کا کوئی ایسا گھر نہیں کہ اس میں اسکی شاخ نہو +

{٥٨} اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (سورۃ النساء) ترجمہ اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو تم رسول کی اور اسکی جو کہ تم میں صاحب امر ہو +

عن عبد الغفار بن القاسم قال سالت جعفر بن محمد عن اولی الامر فقال کان علی واللہ منھم (اخرجه الخوارزمی) عبد الغفار بن القاسم سے منقول ہو کہ میں نے امام جعفر صادق

ابن محمد باقر علیہ السلام سے اولی الامر کی نسبت پوچھا تو فرمانے لگے علی انہین مین سے تھے۔

{۵۹} واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین والمهاجرین (سورۃ احزاب) ترجمہ اور قرابت والے بعض بعض سے نزدیک ہین خدا کی کتاب مین مومنین اور مہاجرین مین سے +

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ذلک علی لانہ کان مؤمنا مهاجرا ذارحم (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیر ہین کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے +

{۶۰} وبشر الذین اٰمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم (سورۃ یونس) ترجمہ اور بشارت دے ان لوگون کو جو کہ ایمان لائے ہین بتحقیق انکے لیے ہے قدم سچائی کا اپنے رب کے پاس +

عن جابر بن عبداللہ رض قال نزلت هذه الاٰیة فی ولایت علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب علی بن ابیطالب کی ولایت کی نسبت نازل ہوئی ہے +

{۶۱} من جاء بالحسنة فله خیر منها وهم من فزع یومئذ اٰمنون ومن جاء بالسیئة فکبت وجوههم فی النار (سورۃ النمل) ترجمہ جو کوئی لاوے نیکی پس اسکے لیے ہے بہتری اس سے اور وہ ڈر سے اسدن امن مین ہے اور جو کوئی لائے برائی پس اوندھا گرایا جائیگا آگ مین +

عن علی قال الحسنة حبنا والسیئة بغضنا (اخرجہ ابن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت ہو کہ نیکی ہماری محبت ہو اور برائی ہمارا بغض ہے +

{۶۲} وما کان اللہ لیعذبهم وانت فیهم (سورۃ انفال) ترجمہ اور نہین ہے اللہ کہ انکو عذاب دے حالانکہ تو انکے درمیان مین ہے +

اشار صلی اللہ علیہ وسلم الی وجود ذلک المعنی فی اهل بیته وانهم امان لاهل الارض کما کان هو صلی اللہ علیہ وسلم امان لهم ومنها النجوم امان لاهل السموات واهل بیتی امان لامتی (صواعق محرقہ) اسکے معنے کے وجود کی طرف جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت مین اشارہ کیا ہے کیونکہ وہ اہل زمین کے لیئے امان ہین جس

طرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیئے امان تھے چنانچہ ان احادیث مین سے ایک حدیث یہ ہے کہ ستارے آسمان والون کے لیئے امان ہین اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہین +

{۶۳} **وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم** (سورۃ الاعراف) ترجمہ اور اعراف پر ایسے لوگ ہونگے کہ ہر شخص کو اسکی علامت سے پہچانینگے +

(۱) **عن علی** قال نحن اصحاب الاعراف من عرفناہ بسیماہ ادخلناہ الجنۃ (اخرجہ ابن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے ہم ہین اصحاب اعراف جس شخص کو ہم اسکی علامت سے پہچانین گے اسکو ہم جنت مین داخل کرینگے +

(۲) **عن** ابن عباس قال الاعراف موضع عال من الصراط علیہ العباس والحمزۃ و علی و جعفر ذوالجناحین یعرفون محبیھم ببیاض الوجوہ و مبغضیھم بسواد الوجوہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اعراف ایک بلند جگہ ہے صراط پر اسپر عباسؓ اور حمزہؓ اور علیؓ اور جعفر ذوالجناحین ہونگے اپنے محبون کو انکے مونھ کے گورا پن اور اپنے دشمنون کو انکے مونہ کالک کے پہچانین گے +

{۶۴} **ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون** (سورۃ الزخرف) **ترجمہ** جب پیش کیا گیا مریم کے بیٹے کی مثال تب ہی تیری قوم لگی چلانے +

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیک مثلا من عیسی احبہ قوم فھلکوا فیہ وابغضہ قوم فھلکوا فیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم المنافقون اما یرضون ان لہ مثلا من عیسی فنزلت ھذہ الایۃ (اخرجہ البزار وابو یعلی والحاکم والنطیری) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علی تجھ مین بعینہ عیسی علیہ السلام کی مثال موجود ہے کہ ایک قوم نے انسے محبت کی یہانتک کہ اس مین ہلاک ہو گئی اور ایک قوم نے انسے بغض کیا یہانتک کہ وہ اس مین ہلاک ہو گئی پھر آپنے فرمایا کیا منافق راضی نہین کہ اسکے لیے عیسی کی مثال موجود ہے پس یہ آیت نازل ہوئی +

{۶۵} **ولتعرفنھم فی لحن القول** (سورۃ محمد) **ترجمہ** اور البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے ڈہب سے +

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالیٰ ولتعرفنھم فی لحن القول ببغضھم علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور فی سورۃ القتال)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے پیرائے میں علی بن ابیطالب کے بغض کے ساتھ +

{۶۶} ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئک عنھا مبعدون (سورۂ انبیا) ترجمہ جنکو آگے ٹہیر چکی ہماری طرف سے نیکی اور وہ اس سے دور رہیں گے +

عن النعمان بن بشیر ان علیا تلاھا وقال انا منھم (اخرجہ ابن مردویہ) نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس آیت کو پڑھکر فرمایا میں انہیں میں سے ہوں +

{۶۷} فامامن اوتی کتابہ بیمینہ (سورۃ الحاقہ) ترجمہ پس جسکو ملا اسکا لکھا داہنے ہاتھہ میں +

عن ابن عباس قال فی قولہ تعالی واما من اوتی کتابہ بیمینہ ھو علی ابن ابیطالب (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ اور لیکن وہ شخص کہ اسکا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتھہ میں دیا جائیگا وہ علی بن ابی طالب ہیں +

قال الواحدی نزلت ھذہ الایۃ فی علی وحمزۃ (یعنے امام واحدی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما کی شان میں نازل ہوئی ہے +

{۶۸} فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (سورۃ النحل) ترجمہ پس پوچھو تم اہل ذکر سے اگر نہیں جانتے ہو +

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال علی بن ابی طالب نحن اھل الذکر (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم اہل ذکر ہیں +

{۶۹} اھدنا الصراط المستقیم (سورۂ فاتحہ) ترجمہ دکھا ہمکو راہ سیدھی۔

عن مسلم بن حیان قال سمعت ابا بریدۃ رضی اللہ عنہ یقول صراط محمد وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وصاحب معالم التنزیل) مسلم بن حیان کہتے ہیں کہ میں نے ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ صراط مستقیم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کا طریقہ مراد ہے +

{۷۰} واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر (سورۂ توبہ) ترجمہ اور پکارنا اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے لوگون کو بڑے حج کے دن ✣

ہو علی حین اذان وذکرہا احمد بن حنبل فی مسندہ حین ارسل ابابکر مع البراۃ ثم اتبعہ بعلی وقد امرت ان لا یبلغہا الا انا او رجل منی اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیر ہین جنہو نے انہون لوگون کو مکہ مین جاکر پکارا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسند مین اسکا ذکر کیا ہے جبکہ حضرتؐ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات دیکر بہیجا پہر انکے بعد مین جناب امیر کو روانہ کیا اور انہون نے سورہ برات ان سے لی اور مکہ والون کو حج مین جاکر حضرت کی طرف سے سنائی اور حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس سورت کو یا تو مین لیجا سکتا تہا یا وہ آدمی جو میرا ہو ✣

{۷۱} ومن شاقوا الرسول من بعد ما تبین لہم الہدی (سورۂ محمدؐ) ترجمہ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کہل چکی راہ کی بات ✣

عن ابی جعفر قال فی امر علی (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت ان لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہے جو حضرتؐ سے علیؑ کے امر مین تنازع کرتے تہے ✣

{۷۲} ویؤت کل ذی فضل فضلہ (سورۂ یونس) ترجمہ اور دیجائیگی ہر ایک زیادتی والے کو اسکی زیادتی ✣

عن ابی جعفر قال ہو علی (اخرجہ بن مردویۃ) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس آیت مین ذی فضل سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین ✣

{۷۳} ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا (سورۂ فاطر) ترجمہ پہر ورثہ مین دی ہمنے کتاب ان لوگون کو جنکو کہ ہمنے اپنے بندون مین سے برگزیدہ کیا ✣

عن علی قال نحن اولئک (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امیر سے روایت ہے کہ وہ لوگ ہم ہین ✣

{۷۴} ام حسب الذین ان یترکوا ان یقولوا امنا وہم لا یفتنون

ترجمہ کیا یہ سمجہتے ہین وہ لوگ کہ کہتے ہین ایمان لائے ہین ہم کہ یون ہی چہوڑ دیجائینگے اور وہ آزمائے نہین جائینگے ✣

عن علی قال قلت یا رسول اللہ ما ہذہ الفتنۃ قال یا علی بک فانک مخاصم فاعد للخصومۃ (اخرجہ بن مردویۃ) جناب امیر کہتے ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسی آزمائش

ہے حضرتؐ نے فرمایا لوگ تیری جہت سے آزمائے جائینگے اور تو انکے ساتھ جھگڑیگا پس جھگڑے کیلئے تیار ہوجا

{۷۵} وتواصوا بالصبر (سورۂ والعصر) ترجمہ اور آپس میں وصیت کرتے ہیں سہارکی۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال انھا نزلت فی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب امیرؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے ✦

{۷۶} محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التورات ومثلھم فی الانجیل

(سورہ حم) ترجمہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور وہ لوگ کہ انکے ساتھ ہیں سخت ہیں کافروں پر اور آپسمیں نرم دل ہیں دیکھے تو انکو رکوع کرنے اور سجدہ کرتے چاہتے ہیں اپنے اللہ کا فضل اور اسکی خوشی انکی نشانی انکے منہ پر ہے سجدہ کے نشان سے یہ کہاوت ہے انکی توراۃ میں اور کہاوت ہے انکی انجیل میں ✦

عن موسی بن جعفر عن اٰبائہ علیہ و علیہم السلام انھا نزلت فی علی (اخرجہ ابن مردویہ)

جناب امام موسے الکاظم بن امام جعفر الصادق علیہ و علے آبائہ السلام اپنے آباء کرام سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیرؑ کی شان میں نازل ہوئی ✦

{۷۷} وانہ لعلم للساعۃ (سورۃ الزخرف) ترجمہ اور وہ نشان ہو اس گھڑی کا۔

قال مقاتل بن سلیمان ومن تبعہ من المفسرین ان ھذہ الآیۃ نزلت فی مہدیؑ (صواعق محرقہ)

مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اور انکے اتباع کرنے والے مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب مہدی موعودؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے ✦

{۷۸} کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب (سورہ رعد) ترجمہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکو خبر ہے کتاب کی ✦

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال ومن عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابو نعیم والثعلبی والنطیری) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اس آیت میں ومن عندہ علم الکتاب سے جناب امیرؑ مراد ہیں ✦

{۷۹} حتی تاتیھم البینۃ (سورۃ البینہ) ترجمہ جب تک کہ پہونچے انکو کھلی بات ✦

عن ابن جریج فی قولہ تعالےٰ حتی تاتیھم البینۃ قال محمد وفی قولہ تعالےٰ من بعد ما جاءتھم

البینة وال محمد (اخرجہ ابن المنذر والسیوطی فی الدر المنثور) ابن جریر کہتے ہیں کہ تم البینہ کی تفسیر مین کہتے ہین کہ کھلی بات سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور من بعد ما جاءتہم البینہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل مراد ہے ◆

{٨٠} ان اللہ اصطفی ادم ونوحا وال ابراھیم وال عمران علی العالمین (سورہ عمران) ترجمہ اسنے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان پر

عن الاعمش عن ابی وائل قال قرءت فی مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفی ادم ونوحا وال ابراھیم وال عمران وال محمد علی العالمین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) اعمش ابی وائل سے ناقل ہین کہ مین نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قرآن شریف مین اس آیت کو اس طرح پر پڑہا تہا اور اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل کو اور عمران کی آل کو اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو ساری جہان پر ◆

{٨١} الابذکر اللہ تطمئن القلوب (سورۃ الرعد) ترجمہ اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل ◆

عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما نزلت ھذہ الایۃ الابذکر اللہ تطمئن القلوب قال ذاک من احب اللہ ورسولہ واحب اھل بیتی صادقا غیر کاذب (اخرجہ ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ وہ دل ہین جو اللہ اور اللہ کے رسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت رکہتے ہین بغیر کسی جہوٹ کے ◆

{٨٢} ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ (سورۃ احزاب) ترجمہ جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اسکے رسول کو انکو پہٹکارا اللہ نے دنیا مین اور آخرت مین

عن ارطاۃ بن حبیب قال حدثنی ابو خالد الواسطی وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی زید بن خالد وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی الحسین بن علی وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی ابی علی ابن ابی طالب وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اخذ بشعرہ قال من اذی شعرۃ منک فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فعلیہ لعنۃ اللہ ثم قرء ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الشیخ الحافظ الزرندی فی الدرر السمطین) ارطاۃ بن حبیب روایت کرتے ہین کہ مجہ سے ابو خالد واسطی

اپنی داڑھی کا بال پکڑ کر بیان کرتے تھے کہ مجھ سے زید بن خالد نے اپنی داڑھی کا بال پکڑ کر نقل کیا کہ مجھ سے جناب حسین علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر روایت فرماتے تھے کہ مجھ سے میرے والد ماجد جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر ارشاد کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش اقدس کے بال کو پکڑ کر فرمایا کہ یا علی اگر کوئی شخص تجھے بال بھر بھی تکلیف دیگا تو وہ مجھے تکلیف دیگا اور جو مجھے تکلیف دیگا وہ خدا کو تکلیف دیگا اللہ اسپر اپنی پھٹکار ڈالے گا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا۔ جو لوگ ستاتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کو انکو پھٹکارا اللہ نے دنیا اور آخرت میں ❊

{۸۳} یٰأیہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین (سورۃ الانفال) ترجمہ اسے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ اور جو تیرے ساتھ ہوا ہے مومنوں سے ❊

عن محمد بن علی بن الحسین فی قولہ تعالیٰ یاایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین قال نزل فی علی علیہ السلام (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویہ) جناب محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین علیہ وعلیہما السلام اس آیت کی تفسیر میں (کہ اسے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ اور جو تیرے ساتھ ہوا ہے مومنوں سے) ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ آیت جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے ❊

۸۴ فاستوی علی سوقہ (سورۃ الفتح) ترجمہ پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر ❊

عن الحسن علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ فاستوی علی سوقہ قال استوی الاسلام بسیف علی بن ابی طالب (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ) جناب امام حسن علیہ السلام اس آیت کی شان نزول میں فرماتے ہیں کہ پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر یعنے اسلام کھڑا ہوا جناب امیر علیہ السلام کی تلوار سے ❊

۸۵ والشفع والوتر (سورۃ الفجر) ترجمہ قسم ہے جفت اور طاق کی ❊

عن الحسین بن علی علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ والشفع والوتر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفع الحسن والحسین والوتر علی ابن ابی طالب (اخرجہ النطنزی) جناب حسین علیہ السلام والشفع والوتر کی تفسیر میں روایت فرماتے ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ شفع (یعنے جفت) سے حسنین اور وتر (یعنے طاق) سے علی مراد ہیں ❊

۸۶ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم (سورۃ التکاثر) ترجمہ پھر پوچھینگے تم سے نعیم کی نسبت

عن جعفر بن محمد فی قولہ تعالیٰ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم قال نحن من النعیم (اخرجہ النطنزی) جناب جعفر صادق علیہ السلام سے ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے فرمایا وہ نعیم ہم ہیں ؎

{۸۷} ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت کالمفسدین فی الارض (سورہ ص) **ترجمہ** کیا ہم کرینگے ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں برابر ہیں انکے جو خرابی ڈالیں زمین میں ؎

عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث والمفسدین فی الارض عتبہ وشیبۃ والولید وھم الذین تبارزوا یوم بدر (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں کیا ہم کرینگے ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں برابر انکے جو خرابی ڈالتے ہیں زمین میں ایمان والے جو نیکیاں کرتے ہیں اس سے علیؑ اور حمزہؓ اور عبیدہ بن الحارث مراد ہیں۔ اور زمین میں خرابی ڈالنے والوں سے عتبہ اور شیبہ اور ولید مراد ہیں جنہوں نے بدر کے روز مقابلہ کیا تھا

عن سلمان قال کلما اطلعت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ضرب بین کتفی علیؑ وقال ھذا وحزبہ المفلحون (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتا حضرت جناب امیرؑ کے کندھوں پر ہاتھ مار کر فرماتے۔ یہ اور اسکا گروہ بے شک رستگار ہونیوالا ہے۔

قد تم الباب الثانی من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ویلیہ الباب الثالث ان شاء اللہ تعالیٰ

اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شب معراج مین پروردگار جل جلالہ نے
مجہسے ارشاد کیا یا محمدؐ تم اپنی امت مین اپنی جگہہ پر کس کو چہوڑ آئے ہو مینے عرض کیا انکے بہتر اور برتر کو۔ فرمایا کیا علی ابن
ابیطالب کو مینے عرض کیا ہان انہی کو پروردگار نے فرمایا یا محمدؐ مین نے زمین والون کو اچہی طرحسے دیکہکر تمکو برگزیدہ
کیا اور اپنے نامون مین سے ایک نام تمہارے لیے مشتق کیا پس مین محمود ہون اور آپ محمد ہین پہر مینے دوبارہ
زمین کے لوگون کو دیکہا اور علی بن ابی طالب کو انتخاب کیا اور اسکے لیے بہی ایک نام اپنے نامون سے مشتق کیا
پس مین اعلے ہون اور وہ علیؑ ہے یا محمدؐ مینے تمکو اور علیؑ کو اپنے اصلی نور سے مخلوق کیا ہے اور تم دونون کی ولایت
کو آسمان اور زمین والون کے سامنے پیش کیا پس جسنے اسکو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومن ٹہرا۔ اور جسنے اس
سے انکار کیا کفار کے گروہ مین سے ہوگیا۔

روضۃ الشہدا مین ملا حسین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ لکہتے ہین کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے ابوطالب محمدؐ کے پاس دیکہنے
کو تشریف لائے جناب امیرؑ نے ہاتہہ بڑہاکر انکے چہرہ کو خرشیدہ کیا۔ انہون نے اپنی بی بی صاحبہ سے پوچہا تم نے
انکا کیا نام رکہا ہے انہون نے جواب دیا مینے انکا نام اپنے والد کے نام پر اسد رکہا ہے ابوطالب نے کہا ان کا
نام ہمارے جد اعلے جامع قبائل عرب قصی کے نام پر زید رکہنا چاہیے اسی اثنا مین سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ و
سلم تشریف لائے اور پوچہا کہ اس لڑکے کا کیا نام رکہا ہے عرض کیا گیا کہ والدہ نے اسد اور والد نے زید کہا
ہے آپنے ارشاد کیا کہ علی نام رکہنا چاہیے۔ جناب امیر کی والدہ ماجدہ نے عرض کیا بخدا مینے ایک ہاتف
سے یہی نام سُنا تہا دوسری روایت مین ہے کہ جناب امیرؑ کے نام رکہنے کی نسبت جناب ابوطالب اور فاطمہ
بنت اسد مین باہم تکرار ہونے لگے آخر کار دونو فیصلہ کے لیے کعبہ مین گئے جناب فاطمہ بنت اسد نے آسمان
کی طرف نگاہ اٹہا کر یہ شعر کہا ~ بیّن لنا بحکمک المرضی ✦ ماذا تری من اسم ذی الصبی ۔ یعنے اے
پروردگار اس لڑکے کے نام کی نسبت جو کچہ کہ تیری رضا ہو مجہے اس سے آگاہ کر۔ اتنے مین غیب سے ندا آئی ~
فاسمہ من شامخ العلی علی اشتق من العلی ✦ یعنے اسکا نام علیؑ ہے۔ علی مشتق ہے العلی سے جو خدائے پاک کے
اسماء الحسنی مین سے ہے ✦

قیل لما قربت ولادتہ علی حضر ابوہ ابوطالب الکعبۃ وتعلق باستارھا وقال ~ ادعوک یاذا الغسق الدجی والفلق
المنبلج المضی ✦ بین لنا عن حکمک المرضی ✦ ماذا تری من اسم ذا الصبی ✦ فہتف بہ ھاتف ~ خاطبنا
بالولد السخی ✦ الطیب المہذب المرضی ✦ ان اسمہ فی شامخ العلی ✦ علی اشتق من العلی ذکرہ نجم الدین
فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الصحابہ روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ
تولد ہوئے ابوطالب نے کعبہ کا پردہ پکڑکر یہ شعر پڑہا۔ مین تجہے پکارتا ہون اے صاحب اندہیری رات اور مالک صبح
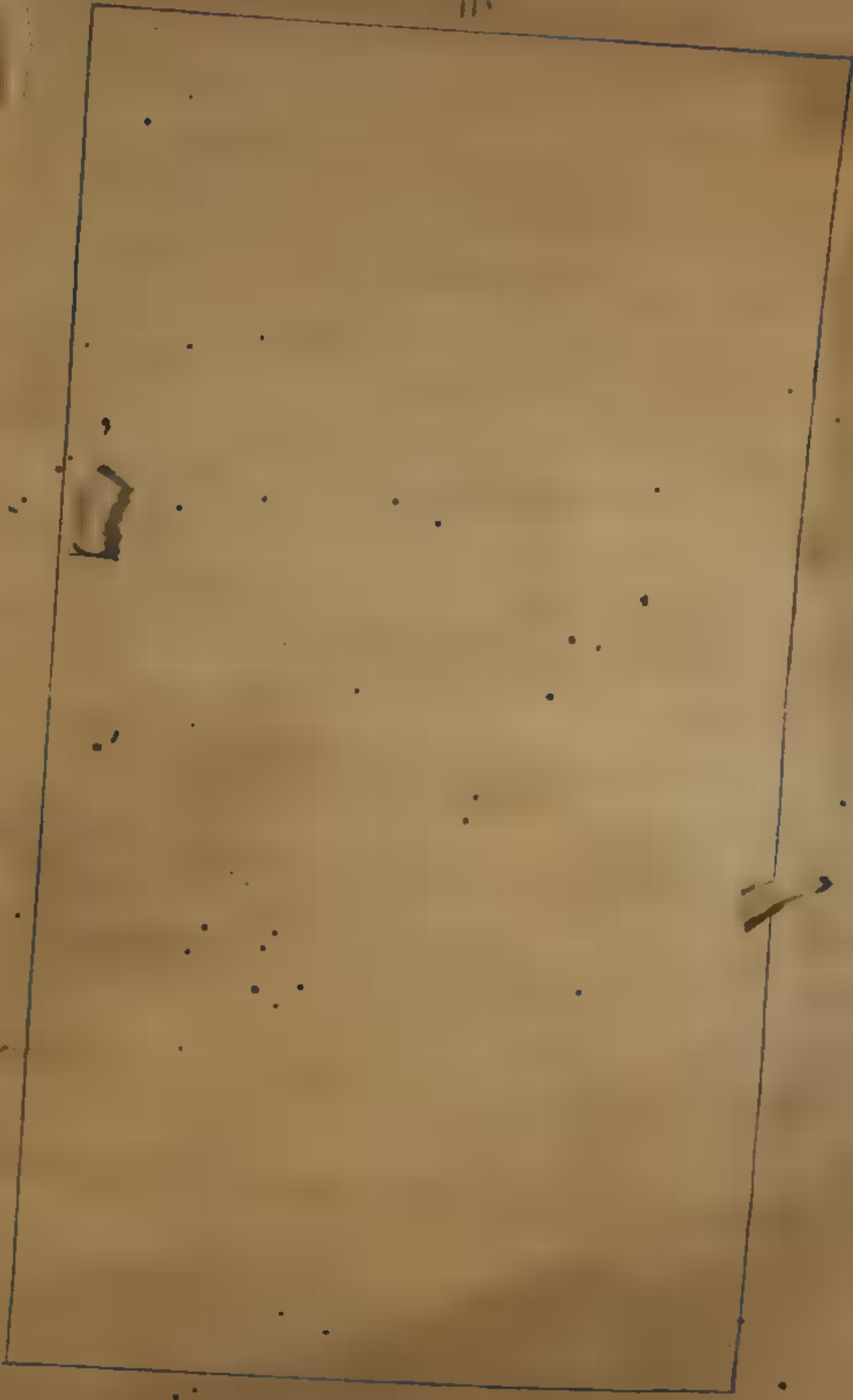
تیسرا باب جناب امیر علیہ السلام کی فضائل مین

الموسوم

بالکواکب المضیئة

فی

فضائل العلویّة

معہ افضلیت کی بحث مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلت کے معنے مین ترجیح شخص کی دوسرے پر باعتبار کسی خاص صفت کے یا بوجہ مجموعہ صفات مختلفہ کے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ زید افضل ہے عمرو سے تو اس سے کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ زید کو ہر طرح سے ہر قسم کے صفات میں رجحان حاصل ہے یعنے جس صفت مین کہ زید و عمرو کا موازنہ کیا گیا ہے زید ہی کا پلہ بھاری نکلا ہے بعض اہل فضل کی یہ تعریف کی ہے الاجمع لمزایا الفضل والخلال الحمیدة یعنے افضل وہ ہے جو ہر طرح فضیلت اور ہر قسم کے اوصاف حمیدہ کی مزیت کا جامع ہے تمام قسم کے علوم سے اسکی جان اور سینہ کے عبادات اور اخلاق فاضلہ اور شرافت حسب و نسب سے اسکا وجیہ آراستہ ہو اور کبھی [illegible] باہم موازنہ کا خیال نہین پیدا ہوتا بلکہ کسی خاص صفت مین افضل ہونا مراد ہوتا ہے گو بہ تعدد صفات مین عمرو کو ترجیح ہو لیکن ایک خاص صفت مین زید ہی کو رجحان حاصل ہے اس

نزنواب من عند الله بالسبب خیر کے لفظوں سے دی گی ہے یعنے زیادہ ثواب حاصل

عمل کے نیکی کے۔ یعنے جسکو خدا کے نزدیک زیادہ ثواب حاصل ہو وہی

افضل ہے اگر دوسرے اسکے دوسروں سے ذکر شکر ہو +

(۱) اب جاننا چاہیے کہ فضیلت دو قسم ہے ایک اختصاصی دوسری جزئی فضیلت اختصاصی وہ ہے کہ

حضرت حق سبحانہ وتعالی محض اپنے کرم سے کسی شخص کو یا کسی چیز کو بغیر سابقہ کسی عمل یا کسی عبادت کے

عطا فرمائے اور اسکو اسکے ہم جنسوں پر بخشے جیسے ناقہ صالح کو تمام اونٹنیوں پر اور کعبۃ اللہ کو تمام

روی زمین کی مساجد پر فضیلت عطا کی ہے

کبھی اس فضیلت کی وجہ انسان کی عقل میں آتی ہے اور کبھی نہین آتی چنانچہ دوسرے مقامات پر مسجد کی

زمین کی وجہ فضیلت اسکا محل عبادت ہونا خیال کیا ہے اور کبھی اسکی وجہ محض عنایات الہی ہی معلوم

ہوتی ہے جیسے کہ حجر الاسود کی فضیلت دوسرے احجار پر آپ دریافت کرنے سے عقل انسانی قاصر ہے

اس فضیلت اختصاصی کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک اصلی جیسے حجر الاسود کی فضیلت۔ دوسری طفیلی چنانچہ

وہ مینڈھا جو جناب اسمعیل علیہ السلام کا فدیہ ہوا ہے حضرت اسمعیل کا فدیہ ہونے کی طفیل سے اور مینڈھوں

سے افضل ہے +

لیکن اس خصوصیت کی وجہ کہ وہ مینڈھا بہ نسبت اور مینڈھوں کے اس فضل سے مخصوص ہوا ہے

محض عنایات الہی کے سوا اور کچھ سمجھ مین نہین آتا اس فضیلت مین کی گنجائش نہین اسکے ثبوت

کے واسطے محض نص شارع ہی کافی ہے۔

(۲) فضیلت جزئی وہ ہے کہ عمل کے مقابلہ مین کسی کو خدا کی جانب سے عطا

اسکی کئی قسمیں ہیں۔ اور یہ فضیلت ہمیشہ محل تنازعہ ہوا کرتی ہے لیکن کسی فضیلت دینے مین

اسکے تمام اقسام پر نظر غائر ڈالنا چاہیے۔ اور جو جانب کہ متنازعین مین لاحق اور غالب ہو اسکو افضل

سمجھنا چاہیے +

(تنبیہ) نہایت غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کو اسکے عمل کی وجہ سے اسکے ہم جنسوں

پر سات وجہ سے فضیلت حاصل ہو سکتی ہے اور یہی سات وجہین معیار فضیلت سمجھی جاتی ہین۔

(الف) ماہیت عمل یعنے ایک شخص کے عمل کی ذات دوسرے شخص کی عمل کی ذات سے افضل ہو

جیسے فرائض کے ادا کرنے والے کی عمل کو نوافل کے ادا کرنے والے کے عمل پر فضیلت ہے۔

(ب) لمیت عمل یعنے دو شخصوں کا عمل ایک ہی ہو لیکن دونوں کے باہم اغراض مختلف ہوں

چنانچہ ایک شخص محض بغرض رضائے الٰہی عبادت کرتا ہو اور دوسرا لوگوں کے دکھانے کے لیے۔

(ج) کیفیت عمل یعنے ایک شخص ایک عمل کو اسکے پورے آداب کے ساتھ بجالائے اور دوسرا شخص اسکے بجا لانے میں کسیقدر بے پروائی کرے گو یہ دونوں شخص ایک ہی عمل میں شریک ہیں لیکن پہلے شخص کو فضیلت حاصل ہے۔

(د) کمیت عمل یعنے ایک ہی عمل کی کمی بیشی چنانچہ ایک شخص نے بہت سے حج کیے ہوں اور دوسرے نے صرف ایک ہی حج کیا ہو۔

(ہ) کبھی فضیلت بباعث تقدیم و تاخیر زمان کے ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص نے ابتدائے اسلام میں یا ایام قحط سالی میں مسلمانوں کی دستگیری کی ہو بہر حال اس شخص سے افضل سمجھا جاتا ہے جس نے بعد حاصل ہونے قوت اسلام کے یا بعد گذرنے قحط کے کوئی ویسا ہی عمل کیا ہو۔ کلام مجید میں خود پروردگار نے اسکا فیصلہ کر دیا ہے لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا۔

اسی وجہ سے سابقین اسلام کو تمام امت پر فضیلت حاصل ہے والسابقون۔

(و) کبھی مکان عمل کی وجہ سے فضیلت ہوا کرتی ہے چنانچہ ایک نماز حرم کعبہ یا مسجد نبوی میں پڑھنا بہتر ہے ہزار نماز سے جو دوسری مسجدوں میں پڑھی جائیں۔

(ز) کبھی امور خارجیہ کی اضافت سے فضیلت ہوتی ہے جیسے ایک رکعت نماز کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے ہزار رکعت اکیلے نماز پڑھنے سے۔ اسی وجہ سے جو عمل نیک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو حضرات صحابہ سے وقوع میں آیا ہے اور وہ دوسری اوقات کے اعمال سے بدرجہا افضل اور بہتر ہے۔

(۳) خواہ فضیلت استحقاقی ہو یا فضیلت جزائی نتیجہ ان دونوں کا دو حال سے خالی نہیں۔

(الف) فاضل کی تعظیم کا مفضول پر واجب ہونا۔

(ب) فاضل کے درجہ کا دنیا و آخرت میں بہ نسبت مفضول کے زیادہ بلند ہونا

(تنبیہ) اگر فضیلت سے یہ دونوں نتیجے نہ پیدا ہوں تو فضل محض لفظ مجرد ہو گا جسکے کچھ معنے نہ ہوں

(اعتراض) یہاں پر ایک اعتراض وارد ہو سکتا ہے کہ جب افضل کی تعظیم مفضول پر واجب ہوئی تو ہر واجب التعظیم افضل ہوگا۔ اور کفار والدین بھی واجب التعظیم ہیں اس وجہ سے وہ بھی افضل سمجھے جانے چاہئیں۔ اور یہ برخلاف شریعت ہے کہ کافر کو افضل سمجھا جائے۔

(جواب) کفار والدین کی تعظیم عرف شرع میں تعظیم نہیں کہلاتی ایسی تعظیم کو شرع کی اصطلاح میں بِر اور احسان کہا جاتا ہے اور کفار والدین کی تعظیم شرع میں جائز نہیں بلکہ ان سے مبارت واجب ہے کہ تعظیم شرعی وہ ہے کہ محبت اس پر مبنی ہو۔

(۴) چونکہ فضیلت کے معنے ہیں ایک شخص کی خصوصیت دوسرے سے باعتبار کثرت ثواب کے پس یہ دو قسم پر ہے۔

(الف) فضیلت اصلی۔ یعنے ایک شخص میں وہ فضیلت پائی جائے اور دوسرا اس سے بے بہرہ ہو جیسے ایک عالم ہو اور ایک جاہل۔

(ب) فضیلت زائدہ۔ یعنے ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے وہ فضیلت زائد رکھتا ہو۔ مثلاً ایک عالم ہے اور دوسرا اعلم۔ اس دوسری قسم کی فضیلت کو مفاضلہ بھی کہتے ہیں۔

(۵) مفاضلہ اسوقت متحقق ہوتا ہے جبکہ دو چیزیں ایک ہی امر میں ایک ہی وجہ سے شریک ہوں اور اگر وجہیں مختلف ہوں تو مفاضلہ متحقق نہیں ہوتا۔ غرضکہ مفاضلہ میں شرکت وجہ ضروری ہے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ای ہذین افضل (یعنے ان دونوں میں سے کون افضل ہے) تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ ای ہذین اکثر ثوابا فیما اشترکا (یعنے جس وصف میں کہ یہ دونو شریک ہیں ان میں سے کون فضیلت مدار رکھتا ہے) پس جہاں وجہیں مختلف ہوں وہاں مفاضلہ متحقق نہیں ہوتا اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ نماز صالح افضل ہے یا رمضان۔ کیونکہ وجہ مفاضلہ متحد نہیں۔

بلکہ یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت علی افضل ہیں یا حضرت ابی بکر۔ کیونکہ وجہ مفاضلہ میں دونوں شریک ہیں اگر وجہ مفاضلہ میں شریک نہ ہوتے تو تنا جھگڑا کیوں ہوتا۔

(۶) جب وجوہ ہفتگانہ مفاضلت میں تعارض واقع ہو تو از روی آیات قرآنی اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احق اور اولی باعتبار کے فضیلت پر یقین کرنا چاہیے۔

یہ امر شریعت سے ثابت ہے کہ عمل کی کمیت کا کیفیت کے مقابلہ میں چنداں اعتبار نہیں اور زمان عمل کے سامنے ان دونوں کے وقعت نہیں لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا الخ یہ امر بھی قرآن شریف سے ثابت ہے کہ صحابہ نے جو عمل کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کیا ہے وہ بوجہ حضور کی معیت کی نہایت افضل اور اعلے ہے ان اعمال سے جو انہوں نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے کیے ہیں اسی وجہ سے انس بن مالک و عبد اللہ ابی امامہ باہلی۔ و عبد اللہ بن بشر۔ و عبد اللہ بن الحارث۔

سہل بن سعد الساعدی۔ جابر بن عبداللہ انصاری جیسے صحابہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر طویل پانیکے باعث مدت مدید تک زندہ رہکر اعمال صالحہ میں مشغول رہے۔ لیکن خلفاء راشدین کے اعمال کے ہم پلہ نہیں ہو سکتے ۔

اسی وجہ سے یہ امر بھی قطعاً ثابت ہے کہ جو ذوات مقدسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے وقت افضل و اعلےٰ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی ویسے ہی افضل اور اعلےٰ تھے ۔

صحابہ کرام کے درمیان مشرف باسلام ہونیکی تقدیم و تاخیر کی وجہ سے فضیلت سمجھی جاتی ہے چنانچہ السابقون الاولون من المھاجرین والانصار اور السابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم اسپر شاہد ہے بس اس اعتبار سے جو بزرگوار سب سے پہلے اسلام لائے ہیں وہ سب سے افضل اور اعلےٰ ہیں وہ چار نفوس شریف ہیں حضرت ام المومنین خدیجہ الکبریٰ حضرت علی مرتضیٰ حضرت ابوبکر الصدیق۔ حضرت زید بن الحارث۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم انکے بعد وہ جلیل القدر اصحاب جو ہجرت سے پہلے اسلام لائے ہیں انکے بعد اہل عقبہ انکے بعد اہل بدر۔ انکے بعد شاہد احد پھر اہل صلح حدیبیہ کے لوگ جنکے لیے انزال سکینہ ہوا ہے۔ انکے بعد بالقطع کوئی مشہد نہیں جو مدار فضل سمجھا جائے کیونکہ پھر اکثر منافق اور مولفۃ القلوب بھی شریک اسلام ہوگئے تھے چنانچہ قرآن مجید اس امر پر ناطق ہے ومن حولکم من الاعراب منافقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق ۔

تنبیہ ان پچھلے لوگوں کی فضیلت قابل بحث نہیں۔ اگر گفتگو ہے تو خلفاء اربعہ کی باہمی فضیلت میں ہے کیونکہ یہی لوگ باتفاق سابق الاسلام تھے ۔

(۹) فضیلت کا ثبوت دو قسم سے ہو سکتا ہے عقل سے یا نقل سے لیکن فضیلت کا عقلی کوئی کافی ثبوت نہیں جو قطع حجت کر سکے اور جس سے خصم کو مجال تکلم نہ رہے۔ اب رہی فضیلت نقلی تو اسکو جانچنے کے دو طریق ہیں اول نص شارع۔ دوم تتبع احوال۔

(الف) اس امر میں کہ فضیلت منصوص ہے یا نہیں باہم علمائے اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ انہ ثبت بالاجماع ولم یتعین الافضل ولم یوجد النص بعض کہتے ہیں کہ تفضیل قطعی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ظنی ہے امام ابوالحسن اشعری اسکے قائل ہیں کہ قطعی ہے۔ اور ابوبکر باقلانی اور امام الحرمین کہتے ہیں کہ ظنی ہے (دیکھو شرح جوہر اللقانی) سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں ان التفضیل من الاجتہادیات لا قاطع فیہا یعنے تفضیل ایک اجتہادی ہے کوئی قطعی دلیل اسکے لیے موجود نہیں امام غزالی بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ حقیقۃ الفضل ما ھو عند اللہ و

ذلک مما لا یطلع علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے فضل کی حقیقت خدا کو معلوم ہے اور سوا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اسپر کوئی مطلع نہیں ۔

شارح مواقف لکھتا ہے واعلم ان مسئلۃ الافضلیۃ لا مطمع فیہا فی الجزم و الیقین اذ لا دلالۃ للعقل
بطریق الاستدلال علی الافضلیۃ بمعنے الاکثریۃ فی الثواب بل مستندھا النقل ولیست ھذہ
المسئلۃ مسئلۃ متعلق بہا عمل فیکتفی بہا بالظن ھو کاف فی الاحکام العملیۃ بل ھی مسئلۃ علمیۃ
یطلب فیہا الیقین ۔ والنصوص المذکورۃ من الطرفین بعد تعارضہا لا یفید القطع علی ما لا
یخفی علی منصف لانہا اما احاد وظنیۃ الدلالۃ مع کونہا معارضۃ ایضا ولیس الاختصاص
بکثرت اسباب الثواب موجبا لزیادتہ قطعا بل ظنا لان الثواب تفضل من اللہ تعالی کما
عرفتہ فیما سلف فلہ ان لا یثیب المطیع ویثیب غیرہ ثبوت الامامۃ وان کان قطعیا لا
یفید القطع بالافضلیۃ بل غلبۃ الظن کیف ولا قطع بان امامۃ المفضول یصح مع وجود
الفاضل لکنا وجدنا السلف قالوا بان الافضل ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ وحسن ظننا
بہم لو لم یعرفوا ذلک لما اطبقوا علیہ فوجب علینا اتباعہم فی ذلک القول نفوض ما ھو
الحق فیہ الی اللہ تعالی ۔ قال الآمدی وقد یراد بالتفضیل اختصاص من احد الشخصین من الاخر
اما باصل فضیلۃ لا وجود لہا فی الاخر کالجاہل اما بزیادۃ فیہا ککونہ اعلم مثلا وذلک
غیر مقطوع فیما بین الصحابۃ اذ ما من فضیلۃ بین اختصاصہا بواحد منہم الا ویمکن بیان
مشارکۃ غیرہ لہ فیہا وبتقدیر عدم المشارکۃ فقد یمکن بیان اختصاص الاخر فضیلۃ اخری
ولا سبیل الی الترجیح بکثرت الفضائل لاحتمال ان یکون الفضیلۃ الواحدۃ ارجح من فضائل
کثیرۃ یعنے فضیلت کا مسئلہ ایسا نہیں کہ اس سے جزم اور یقین کا طمع کیا جائے عقل کو افضلیت
(بمعنے کثرت ثواب) پر طریق استدلال حاصل نہیں۔ بلکہ یہ مسئلہ نقل سے مستند ہے۔ اور یہ مسئلہ وہ
مسئلہ نہیں کہ جسکے ساتھ عمل کا لگاؤ ہو تاکہ مجرد ظن ہی ہے اسکے لیے کافی سمجھا جائے کیونکہ احکام
عملیہ کے لیے ظن ہی کفایت کرتا ہے بلکہ یہ مسئلہ علمی ہے (یعنے اعتقادی ہے) جس میں جزم اور یقین
مطلوب ہے لیکن طرفین کے نصوص باہم متعارض ہونے کی وجہ سے قطعیت کا فائدہ نہیں بخشتی
قطع نظر متعارض ہونیکے وہ نصوص احاد اور ظنی الدلالۃ ہیں ۔

نہایت امر یہ ہے کہ وہ نصوص اسباب کثرت ثواب کی اختصاص پر دلالت کرتے ہیں۔ لیکن کثرت ثواب
کے اسباب کا مرتب ہونا قطعا کثرت ثواب کا موجب نہیں ہو سکتا۔ صرف ظن کا فائدہ دیتا ہے۔

کیونکہ اجر اور ثواب خدا کی مہربانی پر موقوف ہے کسی خاص سبب پر منحصر نہین خدا چاہے تو ایک غیر مطیع کو ثواب
عطا فرماسکے اور مطیع کو محروم رکھے اور امامت کا ثبوت اگرچہ قطعی ہے لیکن وہ قطعی ثبوت افضلیت کا نہین
ہوسکتا کیونکہ امامت مفضول کی افضل کی ہوتی ہے ہمارے اہل سنت وجماعت کے نزدیک جائز ہے۔
اور ناجائز ہونا اُسکا قطعی نہین۔ ہمنے سلف کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ افضل ہین پھر حضرت
عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ ہمارا اسلف کے حق مین گمان نیک ہے اور اس امر کا مقتضی ہے کہ اگر انکو
پاس دلیل نہین ہوتی تو اس اعتقاد کا حکم نہ دیتے ہم انکے پیرو ہین ہمپر اس امر مین انکا اتباع واجب ہے
اور ہم اسکی اصل حقیقت کو خدا کے سپرد کرتے ہین ✤
آمدی کہتا ہے کہ تفضیل سے مراد ایک شخص کی خصوصیت ہے دوسرے سے کسی خاص صفت مین خواہ وہ اصلی
فضیلت ہو یعنے ایک مین تو وہ صفت موجود ہو اور دوسرے مین مطلق پائی نہ جاتی ہو جیسے کہ صفت علم
کی وجہ سے عالم جاہل سے افضل ہے کیونکہ صفت علم تو عالم مین موجود ہے اور جاہل مین موجود نہین یا بسبب
زیادہ ہونے کسی خاص سبب کے فضیلت ہو یعنے ایک ہی صفت مین دونو شریک ہون لیکن ایک مین وہ
صفت زائد ہو اور دوسرے مین کم ہو جیسے اعلم افضل ہے عالم سے بسبب زیادہ ہونے صفت علم کے پس
اسوجہ سے صحابہ کرام کے درمیان کسیکی فضیلت کے بارہ مین قطعی حکم نہین لگایا جاتا۔ کیونکہ جو فضیلت
کہ کسی صحابی کے واسطے ثابت کی جاتی ہے اکثر ایسا ہی ان مین دوسرا بھی شریک پایا جاتا ہے اور اگر
بالفرض شریک نہین پایا جاتا تو کسی اور ایسی فضیلت سے ممتاز نظر آتا ہے کہ یہ اسکی فضیلت اس دوسرے
کی فضیلت کے مقابل ٹھیرتی ہے ✤
اور کثرت فضائل سے ترجیح نہین دیجاسکتی کیونکہ ممکن ہے کہ ایک ہی فضیلت باعث شرف کی بہت
سی فضیلتون پر راجح ہو۔ اور ایک فضیلت والے کو بہت سی فضیلتون والے سے منجانب اللہ ثواب
زیادہ حاصل ہوا ہو پس افضلیت پر قطعیت کا حکم نہین لگایا جاسکتا۔ اسلیئے سلف مین خلفاء اربعہ
کی فضیلت کی نسبت متقدمین اہل سنت وجماعت مین مختلف مذاہب تھے۔
(۱) اکثر لوگ فضلیت علی ترتیب الخلافت کے قائل تھے اور ترتیب خلافت کے مطابق سب سے حضرت ابوبکر
صدیقؓ کو افضل سمجھتے ہین اور انکے بعد حضرت عمرؓ کو اور انکے بعد حضرت عثمانؓ کو اور انکے بعد حضرت یعنی
علیؓ کو ✤
(۲) بعض لوگ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو تو افضل سمجھتے تھے اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کو برابر سمجھتے
تھے امام مالکؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا محقق دوانی شرح عقائد مین لکھتا ہے کہ لا فضلیۃ بھذا الترتیب

عند الجمهور وبقل من مالکؒ الوقوف بین عثمانؓ وعلیؓ وقال امام الحرمین الغالب علی الظن ان ابابکرؓ افضل من عمرؓ ثم تتعارض الظنون فی عثمانؓ وعلیؓ یعنی جمہور کے نزدیک فضیلت ترتیب خلافت پر ہے اور امام مالکؒ سے نقل کیا گیا ہے توقف درمیان علیؓ اور عثمانؓ کے اور امام الحرمینؒ کہتا ہے کہ ظن غالب یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ افضل ہیں حضرت عمرؓ سے اور پھر حضرت عمرؓ افضل ہیں اور پھر ظنون باہم متعارض ہیں درمیان حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے فخر الاسلام بزدوی کہتے ہیں کہ بعض اہل سنت والجماعت ان دونوں صاحبوں کو برابر سمجھتے تھے اور حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہیں دیتے تھے چنانچہ امام ابوحنیفہؒ سے روایت ہے کہ انہ ما فضل عثمانؓ علی علیؓ یعنی وہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہیں دیتے تھے علامہ ابن عبدالبر استیعاب میں لکھتے ہیں قال ابو عمر وقف من اہل السنۃ فی علیؓ وعثمانؓ فلم یفضلوا احدا منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انسؒ ویحیی بن سعید القطانؒ۔

(۳) کوفہ کے اہل سنت وجماعت مثل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت دیتے تھے چنانچہ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی میں سیوطی لکھتے ہیں وجزم الکوفیون و منہم سفیان الثوریؒ بتفضیل علیؓ علی عثمانؓ یعنی کوفے کے لوگ کہ ان میں سے سفیان ثوری بھی ہیں بالجزم یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ سے افضل ہیں اور شرح عقائد جلالی میں لکھا ہے کہ ابوبکر خزیمہ بھی حضرت علیؓ ہی کی فضیلت کے قائل تھے عن ابی بکر خزیمۃ تفضیل علیؓ علی عثمانؓ شرح کبیر جوہر اللقانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً امام مالکؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا بعد میں توقف کیطرف مائل ہو گئے تھے وقال بعض اہل السنۃ بتقدیم علیؓ علی عثمانؓ وبہ قال مالکؒ اولا ثم وقف امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ مجاوی الاظعان فی تفضیل علیؓ علی عثمانؓ میں کہتے ہیں ؎ من بعد تفضیلنا الشیخین معتقدی ، تفضیلہ قبل ذی النورین فی بالی (مرآۃ الجنان للیافعی) اکثر محدثین مثل حاکم وغیرہ بھی اسکے قائل تھے (بستان المحدثین للمحدث الدہلوی) اس سے بھی زیادہ ایک اور ثبوت ملتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بھی یہی مسلک تھا چنانچہ الخصائص میں امام النسائی لکھتے ہیں عن علاء بن عرار قال سئلت ابن عمر رضی اللہ عنہما وھو فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن علیؓ وعثمانؓ فقال اما علی فلا تسالنی عنہ انظر الی قرب منزلہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی المسجد بیت غیر بیتہ فاما عثمان فانہ اذنب ذنبا عظیما تولی یوم التقی الجمعان فعفی اللہ عنہ وغفر واذنب فیکم دون ذلک فقتلتموہ

(۴) علامہ عبدالبر استیعاب میں لکھتا ہے کہ حضرت علی اور حضرت ابوبکر کی فضیلت میں بھی سلف کا مذہب مختلف تھا چنانچہ انکا قول ہے واختلف السلف ایضاً فی تفضیل علی کرم ابی بکر اسی کے ذیل میں لکھتے ہیں عن سلمان وابی ذر والمقداد وعمار وخباب وجابر وحذیفۃ وابی سعید الخدری وزید بن ارقم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم وفضلہ ھؤلاء علی غیرہ یعنی سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری اور مقداد و عمار بن یاسر و خباب و حذیفہ و ابی سعید خدری و زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہو کہ حضرت علی بن ابی طالب وہ شخص ہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے ہیں اور یہ اصحاب حضرت علی کو انکے غیر پر فضیلت دیتے ہیں +

علامہ عبدالبر استیعاب میں عبدالرزاق سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص عمر کو ابوبکر پر فضیلت دے تو میں اسکو منع نہیں کرتا اور اگر علی کو ابوبکر سے افضل سمجھے تو بھی میں اسکو منع نہیں کرتا اگرچہ ان دونوں سے محبت رکھو پس عبدالرزاق کہتا ہے کہ میں نے اس بات کو وکیع سے بیان کیا اسکو یہ بات نہایت پسند آئی +

(۵) امام تاج الدین سبکی کہ ہمارے علماء شافعیہ میں بڑے مستند شمار کیے جاتے ہیں طبقات الکبری میں نقل کرتے ہیں کہ بعض متاخرین کا یہ مسلک تھا کہ حضرت حسنین علیہم السلام کو بباعث جزئیت بضعۃ الرسول کے خلفاء رضی اللہ تعالی عنہم پر فضیلت دیتے تھے چنانچہ جلال الدین سیوطی الخصائص میں امام علم الدین عراقی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ اور انکے بھائی ابراہیم باتفاق سب صحابہ سے افضل ہیں امام مالک کا قول ہے ما افضل علی بضعۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم احداً

(۶) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی میں علامہ جلال سیوطی تحریر فرماتے ہیں حکی الخطابی عن بعض مشائخہ انہ قال ابوبکر خیر وعلی افضل غرضکہ ان سب تقریروں کا ماحصل یہ ہے کہ تفضیل ظنی ہے اور اسکے ظنی ہونے پر سلف نے اتفاق کیا ہے فضلہم علی ترتیب الخلافۃ قطعی نہیں اور ہماری اہل سنت وجماعت اسکے برخلاف عقیدہ رکھنے والے کو بدعتی وغیرہ سے تعبیر نہیں کر سکتے ورنہ سلف صالحین تک اسکا اثر پہونچ سکتا ہے +

بعض لوگوں نے اس جگہ ایک اعتراض کیا ہے کہ تفضیل کے ظنی سمجھنے سے مخالفت اجماع کی لازم آتی ہے یہ روایات جو فضیلت کے ظنی ہونے کی بابت میں نقل ہوئے ہیں شاذ ہیں۔ انکی طرف چنداں التفات نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ حضرت ابوبکر کی فضیلت پر اجماع ہوچکا ہے اور اجماع دلائل قطعیہ میں سے ہے پس افضلیت کو بھی قطعی سمجھنا چاہیے +

واضح ہو کہ جیسا اپنی رضا کا خاتم کر جو نام کہ تو اس لڑکے کا مناسب سمجھے ناگاہ ہاتف غیبی پکارا تو نے ہم سے اس پاک اور مہذب اور ستودہ لڑکے کی نسبت پوچھا ہے۔ اسکا نام آسمان کی بلندیوں میں علی ہے اور وہ مشتق ہے العلی سے جو خدای پاک کے اسمار الحسنیٰ میں سے ہے

(کنیت)

ابوالحسن

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان البحر مداداً والاشجار اقلاماً والانس کتاباً والجن حساباً ما احصوا فضائلک یا اباالحسن (اخرجہ الدیلمی) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اگر تمام دریا سیاہی اور درخت قلم اور انسان کاتب اور جن محاسب بنجائیں تاہم اے ابوالحسن تیرے فضائل کو شمار نہ کر سکیں گے۔

ابوالحسین

عن علی قال کان الحسن یدعونی فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اباحسین والحسین یدعونی اباحسن ولا یدعیان اباً الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات دعونی اباھما (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) جناب امیرؑ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات میں حسنؑ مجھکو اباحسین اور حسینؑ اباحسن کہا کرتے تھے۔ اور مجھکو اپنا باپ نہیں سمجھتے تھے بلکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا باپ جانتے تھے جب حضرت رحلت فرما گئے تو مجھے ان دونوں نے اباحسن اور اباحسین کہنا چھوڑ دیا۔

ابومحمد

خوارزمی لکھتا ہے کہ جناب امیرؑ اس کنیت سے بھی پکارے جاتے تھے کیونکہ ابن حنفیہ کا نام محمد تھا جنکے پیدا ہونے کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کو بیان فرمائی تھی۔

ابوالریحانتین

عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی قبل موتہ بثلاث سلام علیک یا اباالریحانتین اوصیک بریحانتی فی الدنیا فعن قلیل ینھد رکناک واللہ خلیفتی علیک فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی ھذا احد الرکنین الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ماتت فاطمۃ قال ھذا الرکن الاخر (اخرجہ احمد وابوبکر بن مردویہ) جابر سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین روز پہلے حضرت امیر سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے اباالریحانتین تجھپر سلام ہو میں تجھے اپنے دونو پھولوں کے لیے دنیا میں وصیت کرتا ہوں عنقریب تیرے دونوں رکن جاتے رہینگے اور پروردگار میرا خلیفہ اور نگہبان تجھپر رہیگا جب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا جناب امیرؑ فرمانے لگے یہ ان دو نور کنوں میں سے پہلا رکن تھا جنکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جب جناب فاطمہؑ رحلت فرما گئیں جناب امیرؑ نے فرمایا یہ دوسرا رکن تھا۔

ابوتراب

(۱) عن سہل بن سعد قال استعمل علی المدینۃ رجل من آل مروان قال فدعا سہل بن سعد فامرہ ان یشتم علیاً قال فابی سہل فقال اما اذا ابیت فقل لعن اللہ اباتراب

اسکا جواب یہ ہو کہ یہ صحیح ہے کہ اجماع دلیل قطعی ہے لیکن اجماع کے تمام اقسام قطعی نہیں چنانچہ کتب اصول فقہ میں اس کی مفصل بحث موجود ہے قطعی اسکو کہا جاتا ہے کہ جس میں اصلا اختلاف نہ ہو اور جس میں اختلاف ہو اگرچہ وہ اختلاف شاذ ہی ہو ظنی ہے اور قطعیت کی حد سے نکل جاتا ہے اگرچہ شاذ ہونیکی وجہ سے خلاف چنداں قابل اعتماد بھی نہ ہو لیکن اس اجماع کا درجہ قطعیت سے کمتر رہتا ہے ✤

علاوہ برین اگر اجماع ہوا بھی ہے تو اسی افضلیت ظنی پر ہوا ہے اور صاحبان اجماع نے اسکی قطعیت پر حکم نہیں لگایا چنانچہ ہم سابقا ائمہ کلام مثل ابوبکر باقلانی۔ اور امام الحرمین اور حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ کے اقوال نقل کر چکے ہیں انکے بیانوں سے واضح ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں فضیلت انکے نزدیک صفت ظنیت سے محکوم بہ ہے نہ عارض حکم بعدانہ اجماع نہایت الامر یہ ہے کہ اجماع سے ترتیب خلافت کا ثبوت ملتا ہے نہ فضلہم علی ترتیب الخلافۃ کا چنانچہ پیشتر ثابت ہو چکا ہے کہ سلف کا حضرت عثمانؓ کے احق بالخلافت ہونے پر اجماع اور افضل ہونے پر اختلاف ہے پس ثابت ہوا کہ قطعیت خلافت سے افضلیت ہرگز لازم نہیں آتی ✤

طالوت ایک مومن بادشاہ اور خلیفہ وقت تھے داؤد اور دیگر انبیا کرام علیہم السلام اسکے عہد میں موجود تھے اور اسکے تابع حکم تھے ✤

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ طالوت ان انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل تھا ✤

خلاصہ کلام یہ ہے کہ محققین اہل سنت وجماعت کے نزدیک افضلیت کی اصلیت خدا کو معلوم ہے کسی کو اسپر پوری اطلاع نہیں ✤

خلفاء اربعہ کی مدح وثنا میں حدیثیں وارد ہیں۔ اور باہم متعارض ہیں اور سلف کا افضلیت کی بارہ میں اختلاف ہے اور ایک بات پر اجماع قطعی نہیں ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کون افضل اور اعلے ہے ✤

چونکہ افضلیت سے اکثریت ثواب مراد ہے۔ اکثریت ثواب کا ثبوت صرف مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے مل سکتا ہے۔ اور احادیث میں تعارض واقع ہے۔ پس جبکہ تعارض واقع ہو تو جانب اولے کو ترجیح دینا چاہیے اور احادیث قوی اور ضعیف کا خیال رکھنا چاہیے ✤

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل میں جو احادیث کہ وارد ہوئی ہیں انکی نسبت علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں بذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہیں۔ قال احمد بن حنبل واسمعیل بن اسحاق القاضی واحمد بن علی بن شعیب النسائی وابو علی النیسابوری لم یرد فی فضائل احد من الصحابۃ

بالاسانید الجیاد ماروی فی فضائل علی بن ابی طالب یعنی امام احمد بن حنبل اور قاضی اسمٰعیل بن اسحاق اور امام احمد بن علی بن شعیب النسائی۔ اور ابو علی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہم کہتے ہیں کہ جس قدر جید سندونکی ساتھ حدیثیں جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حقمین روایت ہوئی ہین ویسے کسی ایک صحابی کے حق مین نہین ہوئیں ✤

اسکے باسوا اگر جناب امیرؑ کے خصوصیات کو دیکھا جائے اور آپکے امور کثرت ثواب کے اسباب پر غور کی جائے تو جناب امیرؑ ہی افضل الناس بعد خیر البشرؐ نظر آتے ہین ✤

لیکن اگر یہ خیال کیا جائے کہ کثرت ثواب کی وجہ سے افضل ہونا تو امر ظنی ہے تو اس خیال کے دور کرنے کے لیے ہم آپکے الاجمع مزایا الفضل والخلال الحمیدہ کیطرف ایک نظر ڈالتے ہین جس سے ہمارا ظن بالکل رفع ہوجاتا ہے اور آپ کی افضلیت کا آفتاب یقین کی آنکھون مین چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

(ب) اب تتبع احوال جناب امیرؑ سے پیشتر ہم افضلیت کے اقسام بیان کرتے ہین ظاہر ہے کہ افضلیت باعتبار اپنے اقسام کے تین قسمون مین منحصر ہے۔ فضیلت نفسانی۔ اور فضیلت جسمانی۔ اور فضیلت خارجی ✤

ہم اس تیسرے باب مین اقسام ثلثہ فضیلت مین جناب امیرؑ کی افضلیت لوگون کو دکھائین گے۔ پھر چوتھے باب مین ہم آپ کے خصوصیات اور اسباب کثرت ثواب کو لوگون کی تشفی کے لیے نقل کرینگے ✤

اس باب مین ہم چند امور یعنے جناب امیرؑ کا ذکر داخل عبادت ہونا۔ اور انکی شان مین جس قدر حدیثیں وارد ہوئی ہین۔ انکی نسبت محدثین کی رائے۔ اور جناب امیرؑ کی مثل کسینے اکتساب فضائل نہین کیا۔ اور جناب امیرؑ کے فضائل ومناقب کا لاتحصے ہونا۔ اور جناب امیرؑ کا روحانی حلیہ۔ اور جناب امیرؑ کا جامع مدارج فضل ہونا بطور تمہید کے لکھکر پھر ہم آپکے فضائل نفسانی اور جسمانی اور خارجی کو تفصیل وار لکھینگے ✤

جناب امیر کا ذکر داخل عبادت ہونا

(۱) عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علیؑ وخیر اعمامی حمزہؑ وذکر علی عبادۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار والمتقی فی کنز العمال) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ مین نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے تمام بھائیون مین سے بہتر علیؑ ہین اور تمام چچون سے بہتر حمزہؑ ہین اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے ✤

(۲) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر علی عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کا ذکر عبادت ہے

جناب امیرؑ کی شان میں جو احادیث کہ وارد ہوئی ہیں انکی نسبت محدثین کی رائے

اخرج الحاکم عن احمد بن حنبل قال ما ورد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل ما ورد لعلی و کذا قال اسمعیل بن اسحاق القاضی و ابو علی النیسابوری و احمد بن شعیب النسائی لم یرد فی حق احد من الصحابۃ بالاسانید الجیاد اکثر مما جاء فی علی (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب للعلامہ ابن عبد البر و صواعق محرقہ للعلامہ ابن حجر و الخوارزمی و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب و الثعلبی فی تفسیرہ و ابن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول) حاکم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسیکے لیے اسقدر فضائل نہیں وارد ہوئے جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے لیے وارد ہوئے ہیں۔ اسمعیل بن اسحاق القاضی اور ابو علی نیشاپوری بھی یہی کہتے ہیں اور امام احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صحابہ میں سے کسی کی شان میں جناب امیرؑ کی شان سے زیادہ حدیثیں جید اسانید کے ساتھ روایت نہیں ہوئیں ■

قال عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ فی کتاب الامامۃ والسیاسۃ ان رجلا من ہمدان یقال لہ برد قدم علی معاویۃ فسمع عمرو بن العاص یقع فی علیؑ فقال لہ یا عمرو ان اشیاخنا سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ افحق ذلک ام باطل قال عمرو حق وانا ازیدک انہ لیس احد من صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ مناقب مثل مناقب علیؑ الا انہ شارک فی قتل عثمانؓ رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن قتیبہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ میں لکھتے ہیں کہ ہمدان کا ایک باشندہ جسکا نام برد تھا معاویہ کے پاس گیا وہاں اسنے سنا کہ عمرو بن العاص جناب امیر علیہ السلام کو برا بھلا کہہ رہے ہیں کہنے لگا اے عمرو ہمارے بزرگوں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے آیا یہ بات سچ ہے یا جھوٹ ہے عمرو بن عاص کہنے لگا میں سچ ہے اس سے بھی بڑھکر سناؤں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کے مناقب اتنے نہیں ہیں جسقدر کہ جناب امیرؑ کے مناقب ہیں۔ مگر کیا کریں وہ حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک ہوئے ہیں ؎

جناب امیرؑ کی مانند کسی نے اکتساب فضائل نہیں کیا

عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکتسب مکتسب مثل فضل علی یھدی صاحبہ الی الھدی و یردہ عن الردی (اخرجہ الطبرانی) عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہیں کہ جناب سرور انبیا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی شخص نے علیؑ کی مثل فضل کا اکتساب نہیں کیا وہ اپنے دوست کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور برائی سے پھیرتا ہے ۔

جناب امیرؑ سے فضائل میں نہ پہلے لوگ سبقت لے گئے ہیں نہ پچھلے لوگ ان کو پہونچ سکیں گے

عن الحسنؑ انہ قال حین قتل علیؑ لقد فارقکم رجل ما سبقہ الاولون ولا یدرکہ الآخرون (اخرجہ احمد والنسائی والدولابی والطبرانی فی الکبیر وابن جریر الطبری فی تاریخہ) جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے حضرت امام حسن علیہ السلام خطبہ میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے اے لوگو تم سے آج ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ اس سے کسی بات میں بڑھے ہوئے نہیں تھے اور پچھلے ان تک نہ پہونچ سکیں گے ۔

جناب امیرؑ کے فضائل کا لاتحصیٰ ہونا

عن مجاھد سال رجل من ابن عباسؓ سبحان اللہ ما اکثر فضائل علیؑ وانی لاظنھا ثلثۃ الاف فقال لہ ابن عباس ھی ثلاثین الف اقرب من ثلاثۃ الاف ثم قال ابن عباس لو کان الشجر اقلام والبحر مداد والانس کتاب والجن حساب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب (اخرجہ سبط ابن الجوزی) مجاہد کہتے ہیں ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا سبحان اللہ جناب امیرؑ کے فضائل کتنے بہت ہیں میرا خیال ہے کہ تین ہزار ہوں گے ابن عباسؓ نے کہا تین ہزار کی نسبت تیس ہزار کے قریب ہوں گے پھر ابن عباسؓ کہنے لگے اگر دنیا کے تمام درخت قلم بنجاویں اور سمندر سیاہی ہو جاویں اور انسان لکھنے والے اور جن حساب کرنیوالے ہوں تو بھی علیؑ کے فضائل کو احصیٰ نہیں کر سکیں گے ۔

(۲) عن علی بن الحسینؑ عن ابیہ عن جدہ امیر المومنین علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ جعل لاخی علی فضائل لا تحصی کثرۃ فمن ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقرا بھا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ ما بقی لتلک الکتابۃ رسم ومن استمع الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبھا بالاستماع ومن نظر الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبھا بالنظر ثم قال النظر الی علی بن ابی طالب عبادۃ وذکرہ عبادۃ ولا یقبل اللہ ایمان عبد الا بولایۃ علیؑ والبراءۃ من اعدائہ (اخرجہ اخطب خوارزم و محمد بن یوسف گنجی

الشافعی والحافظ الہمدانی نے فی مناقبہ جناب زین العابدین اپنے والد ماجد جناب امام حسینؑ سے اور وہ انکی جد امجد امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ پروردگار عالم نے میرے بھائی علی کے فضائل اسقدر بنائے ہیں جنکی کثرت کا احصی نہیں ہو سکتا پس جو شخص اسکے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو اقراری ہو کر کہے اللہ اسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیگا۔ اور جو شخص اسکے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو لکھتا ہے جب تک کہ وہ لکھتا رہتا ہے فرشتے اوس کے گناہوں کے لیے خدا سے مغفرت مانگتے رہتے ہیں اور جو شخص کہ اُسکے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو سُنتا ہے خدا تعالی اُسکے وہ گناہ جو کہ اوس نے اپنی کانوں سے بذریعہ ناجائز کلام سننے کے کئے ہیں بخشدیتا ہے۔ اور جو شخص کہ اوسکے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کیطرف نگاہ کرتا ہے تو خدا تعالی اوسکے وہ گناہ جو کہ اوس نے اپنی آنکھوں سے بذریعہ ناجائز نگاہ کرنیکے کئے ہیں بخشدیتا ہے پھر ارشاد کیا کہ علی ابی طالب کیطرف دیکھنا عبادت ہے اور اُسکا ذکر خدا کی بندگی ہے خدا تعالی کسی مومن کے ایمان کو قبول نہیں کرتا مگر علی کی دوستی اور اُسکے دشمنوں کو بیزار ہونیکے وجہ سے **تنبیہ** علے العموم فضائل تین قسم پر ہیں۔ فضائل نفسانی۔ فضائل جسمانی۔ فضائل خارجی۔ فضائل نفسانی سے وہ فضائل مراد ہیں جنکا تعلق نفس ناطقہ انسانی سے ہوتا ہے جنکو اخلاق حسنہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اصل اصول فضائل وہی ہیں انہیں کی وجہ سے انسان تربہیمی سے درجہ ملکوتی حاصل کرتا ہے فضائل جسمانی سے وہ فضائل مراد ہیں جنکا تعلق انسان کے جسم کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جسم کا سڈول ہونا جسکو حسن اور خوبصورتی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور قوت بدن وغیرہ ۞

فضائل خارجی سے وہ فضائل مراد ہیں جنکا تعلق نہ انسان کے روح سے ہوتا ہے اور نہ جسم سے بلکہ انسان کے جسم و جان سے الگ ایسے اسباب انسان کے لئے فراہم ہوجاتے ہیں جنکی وجہ سے وہ اپنے ہم جنسوں سے افضل کہا جاتا ہے جیسے حسب و نسب کا کھرا پن۔ قرابت کا اچھا ہونا۔ اولاد کا صالح ہونا۔ بیوی کا نیک ملنا۔

قبل اسکے کہ ہم جناب علیہ السلام کے فضائل نفسانیہ کے لکھنے کو شروع کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم آپ کی روحانی تصویر جسکو روحانی حلیہ بھی کہا جا سکتا ہے لوگون کی نگاہوں میں جلوہ کریں آپکا جسمانی حلیہ فضائل جسمانیہ میں لکھا جائیگا۔

جناب امیر علیہ السلام کا روحانی حلیہ

(۱) قیل ان معاویۃ قال لضرار الصدائی یا ضرار صف لی علیا فقال اعفنی یا امیر قال لتصفنہ قال اما اذ لا بد من وصفہ کان واللہ بعید المدی۔ شدید القوی۔ یقول فصلا ویحکم عدلا۔ یتفجر العلم من جوانبہ وینطق الحکمۃ عن لسانہ یستوحش من الدنیا وزہرتہا ویانس اللیل ووحشتہ

وکان غزیر العبرۃ۔ طویل الفکرۃ۔ یعجبہ من اللباس ما قصر ومن الطعام ما خشن۔ کان فینا کاحدنا
یجیبنا اذا سألناہ۔ ویاتینا اذا دعوناہ۔ ونحن واللہ مع تقریبہ ایانا وقربہ منا۔ لا نکاد نکلمہ ھیبۃ
لہ۔ یعظم اھل الدین ویقرب المساکین۔ لا یطمع القوی فی باطلہ۔ ولا ییئس الضعیف عن عدلہ۔
ولقد رأیتہ فی بعض مواقفہ۔ وقد ارخی اللیل سدولہ۔ وغارت نجومہ۔ قابضا علی لحیتہ یتململ
تململ السلیم۔ ویبکی بکاء الحزین۔ ویقول یا دنیا غری غیری۔ الی تعرضت۔ ام الی تشوقت۔ ھیہات
ھیہات۔ قد باینتک ثلاثا لا رجعۃ فیہا۔ فعمرک قصیر۔ وخطرک کبیر۔ آہ آہ۔ من قلۃ الزاد۔ وبعد
السفر۔ فبکی معاویۃ فقال رحم اللہ ابا حسن کان واللہ کذلک فکیف حزنک علیہ یا ضرار۔ قال
حزن من ذبح ولدھا فی حجرھا (اخرجہ الدولابی وابو عمر وابن عبد البر فی الاستیعاب فی المنتقی
فی کنز العمال وابن حجر فی صواعق المحرقۃ) کہتے ہیں کہ امیر معاویہ نے ضرار صدائی سے کہا اے ضرار
مجھ سے علی علیہ السلام کے اوصاف بیان کر۔ ضرار نے کہا اے امیر مجھے اس سے معاف رکھ۔ معاویہ نے کہا تجھے
ضرور انکے اوصاف بیان کرنا ہونگے۔ ضرار نے کہا جبکہ مجھے انکے اوصاف بیان کرنے پر مجبور ہی کیا جاتا ہے
تو واللہ وہ دور کے کام والے اور بڑی قوتوں والے تھے بزرگی سے بات کرتے تھے اور عدل سے حکم دیتے تھے
علم کا دریا انکے دل سے موج زن تھا۔ حکمت انکی زبان سے بولتی تھی۔ وہ دنیا اور دنیا کی خوبیوں سے گریز کرتے
تھے۔ وہ اندھیری رات اور اسکی وحشت سے مانوس تھے۔ وہ رونے کو پسند کرتے تھے۔ اور دور و دراز فکر میں
ڈوبے رہتے تھے۔ انکو کپڑا چھوٹا اچھا لگتا تھا۔ اور انکو کھانے میں کرخت چیز بھلی معلوم ہوتی تھی۔ وہ
ہم میں ہمارے جیسے تھے۔ وہ ہمکو جواب دیتے تھے جبکہ ہم انسے پوچھتے تھے۔ وہ ہمارے پاس آتے تھے
جب ہم انکو بلاتے تھے خدا کی قسم ہے کہ ہم باوجود انکے قرب کے انکی ہیبت کی وجہ سے ان سے کلام نہیں
کر سکتے تھے وہ اہل دین کی تعظیم کرتے تھے مسکینوں کو اپنے پاس بٹھاتے تھے۔ انکے خوف سے کوئی زبر
دست اپنی بیہودگی کی خواہش دل میں نہیں لا سکتا تھا۔ ضعیف انکے عدل سے نا امیدی کا منہ نہیں
دیکھتا تھا۔ میں نے انکو بعض مقامات پر دیکھا جبکہ رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اور ستارے سیاہی
میں ڈوبے ہوئے تھے وہ اپنی ریش مبارک کو پکڑے ہوئے آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔ اور نرم آواز سے رو
رہے تھے۔ اور فرما رہے تھے۔ اے دنیا! میرے سوا کسی اور کو فریب دے۔ میرے کیوں سامنے آئی ہے یا
مجھسے شوق رکھتی ہے۔ افسوس افسوس میں نے تجھے تین طلاقیں دی ہیں جن میں ہرگز رجعت کی گنجائش
نہیں۔ تیری عمر بہت تھوڑی ہے۔ اور تیرے دکھ بہت بڑے ہیں۔ آہ آہ۔ تھوڑا زاد ہے اور دور کا
سفر ہے۔ امیر معاویہ سنکر رونے لگا۔ اور کہنے لگا خدا ابو الحسن پر رحم کرے۔ واللہ وہ ایسے ہی تھے

ای ضرار انکے مرنے سے تجھکو کیسا رنج ہوا ہے ضرار کہنے لگا۔ ایسا رنج ہے کہ جس طرح سے کسی عورت کی گود مین اسکا بیٹا ذبح کیا جائے۔

(۲) عن سعید بن العاص قال قلت لعبد بن عیاش بن ابی ربیعة الاتخبرنی عن ابی بکرؓ و علیؓ فان ابابکرؓ کان له السن والسابقة مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم ان الناس صاغیه الی علیؓ فقال ای ابن اخی کان له والله ماشئت من ضرس قاطع۔ البسطة فی النسب وقرابة من رسول الله صلی الله علیه وسلم ومصاهرته والسابقة فی الاسلام والعلم والفقه فی السنة والنجدة فی الحرب والجود بالماعون (اخرجه احمد والذهبی) سعید بن العاص سے نقل ہے کہ مینے عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے پوچھا مجھسے علیؓ اور ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا حال بیان کر کہ باوجود اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ معمر بھی تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے مین سبقت بھی رکھتے تھے۔ پھر لوگ جناب علیؓ کے کیون زیادہ مشتاق تھے عبد اللہ بن عیاش کہنے لگے ای میرے بھتیجے جو بات کہ تجھے پسند آتی ہو اسی مین علیؓ سے بڑھ کے تھے بلند نسب کے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت۔ حضرت کی دامادی سے مشرف ہوئے اسلام مین سبقت۔ قرآن کا علم۔ سنت مین تفقہ حرب مین بہادری بخشش مین جود۔

(۳) عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه وقد ساله الناس ای رجل کان علیاً قال کان قد ملأ جوفه علماً وحکماً وباساً ونجدة مع قرابة من رسول الله صلی الله علیه وسلم (اخرجه احمد) ومحب الطبری فی الریاض النضرة ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگون نے ان سے پوچھا جناب علیؓ کیسے تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرف قرابت کے ساتھ انکا پیٹ علم اور حکمت اور ہیبت اور شجاعت سے بھرا ہوا تھا۔

(۴) عن ابن عباسؓ فی علیؓ بن ابی طالب کان والله یشبه القمر الباهر والاسد الخادر والفرات الزاخر والربیع الماطر الباکر والربیع الاجراد من الباب التاسع والسبعین) ابن عباسؓ سے جنابؑ کی شان کے متعلق روایت ہو کہ واللہ حضرت علی علیہ السلام چودھوین رات کے چاند اور بن کے شیر اور موج مارتے دریا اور صبح کے برستے ہوئے ابر کے مشابہ تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کا جامع مدارج فضل ہونا

مدارج فضل کے متعین کرنے مین لوگون نے بہت کچھ طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن مجید مین جنکا ذکر کیا ہے حقیقة وہی مدارج فضل مین ہمارا انسانی قیاس ہے ایسے مدارج کا مقرر کرنا صرف

اور اعتباری ہے +

جب ہم خدائے عزوجلال کے کلام پاک کو پڑھتے ہین تو آیہ وافی ہدایہ اولئک انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین سے ہماری سرگشتہ عقل کو یہ پتہ ملتا ہے کہ حقیقۃً مدارج فضل چار ہین اور بس۔ مرتبہ انبیا علیہم السلام۔ مرتبہ صدیقین۔ مرتبہ شہدا۔ مرتبہ صالحین +

اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت مین۔ صدیقین اور شہدار۔ اور صالحین انبیا سے مغایر ہین۔ لیکن ان صفات ثلثہ مین مفسرین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان تینون اوصاف سے موصوف واحد مراد ہے۔ اور بعض کے نزدیک ہر صفت سے موصوف جداگانہ مراد ہے یعنی صدیق اور ہین اور شہید اور ہین۔ اور صالحین اور ہین +

اگر خداوند تعالی اپنے کرم عمیم سے کسی اپنے خاص بندہ کو یہ تینون اوصاف عطا فرمائے تو کیا کہنا ہے جناب امیر علیہ السلام کی ذات مستجمع الصفات مین بجز منصب نبوت کے یہ تینون اوصاف بفحوای نور علے نور۔ موجود تہے۔

(اول) صدیق۔ یعنے جسکی عادت پر صدق غالب ہو۔ صدق مومنون کی صفات فاضلہ مین سے ایک ممتاز صفت ہے کیونکہ ایمان کی تکمیل تصدیق بالقلب کے سوا نہین ہو سکتی +

بعض مفسرین کا قول ہے کہ صدیق سے وہ شخص مراد ہے کہ تمام امور دین کی تصدیق کرے اور دین کی کسی امر مین شک نلائے چنانچہ آیہ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون سے یہی معنے ثابت ہوتے ہین +

مفسرین نے صدیقین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد لیے ہین +

بعض کے نزدیک صدیق اسکو کہتے ہین جو اسلام لانے مین سب پر سبقت رکہتا ہو اور سب سے پہلے رسول کی تصدیق کرے +

جناب امیر علیہ السلام کیا بوجہ سبقت اسلام اور کیا باعتبار تصدیق امور دین۔ سرگروہ افاضل اصحاب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر اور تمام صدیقون سے افضل اور سید الصادقین تہے +

(۱) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ فی قولہ تعالے یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال مع علی لانہ سید الصادقین اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء وابن عساکر و ابوبکر بن مردویہ السیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت مین کہ اے گروہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچون

کے ساتھ ہو جاؤ) یعنے جناب علی کے ساتھ ہو جاؤ کیونکہ وہ تمام سچوں کے سردار تھے +

(۲) عن سلمان الفارسی و ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت اول من امن بی و صدق وانت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم و الدیلمی و الطبرانی فی ریاض النضرۃ) سلمان فارسی اور ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے

(۳) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا صدیق الاکبر لا یقولہا ذلک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب و النسائی فی الخصائص و الحاکم فی المستدرک و الحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبۃ فی سننہ و ابن عاصم فی السنۃ و الحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ و العقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جناب امیر فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں یہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا میں نے سب سے پہلے سات برس نماز پڑھی ہے +

(۴) عن ابن عباس و ابی لیلی قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مومن الیاسین و حزقیل مومن ال فرعون و علی ابن ابی طالب و ھو افضلہم (اخرجہ البخاری عن ابن عباس و احمد عن ابی لیلی) صواعق محرقہ ابن عباس اور ابو لیلے رضی اللہ تعالی عنہما کہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق تین ہیں حبیب النجار جو عیسیٰ مسیح پر ایمان لانیوالا اور حزقیل آل فرعون میں جناب موسی علیہ السلام پر ایمان لانیوالا۔ اور علی بن ابیطالب اور وہ ان سے افضل ہے +

(۲) شہید اسکے معنی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شہید کے معنے اور شاہد کے معنے ایک ہیں یعنی رسالت پر شہادت دینیوالا اور بعض نے کہا مقتول فی سبیل اللہ مراد ہے۔ یہ دونو معنے جناب امیر علیہ السلام کی ذات اقدس پر صادق آتے ہیں +

شہید بمعنے شاہد:

عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیاً یقول ھو علی المنبر ما من قریش رجل الا و قد نزلت فیہ ایۃ او ایتان فقال لہ رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسالنی علی رؤس القوم ما حدثتک و یحک ھل تقرء سورۃ ھود ثم قرء افمن کان علی بینۃ من ربہ و یتلوہ شاھد منہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ و انا شاھد منہ (اخرجہ ابن مردویہ و فقیہ ابن مغازلی

وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی اسباب النزول و
ابن جریر الطبری وابن منذر ابو الشیخ وابن مردویہ وصاحب تفسیر معالم التنزیل) عباد بن عبداللہ الاسدی
کہتے ہین مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ قریش مین سے کوئی آدمی ایسا نہین ہے جسکے
حق مین ایک یا دو آیتین نازل نہوئی ہون ایک شخص نے پوچھا آپ کی شان مین کون سی آیت نازل ہوئی
ہے جناب امیر نے غصے ہو کر فرمایا اگر تو نے سب کے سامنے نہ پوچھا ہوتا تو مین ہرگز تجھے نہ بتاتا۔ افسوس ہے تو نے
سورۂ ہود کو نہین پڑہا افمن کان علے بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ یعنے آیا جو شخص کہ اپنے رب سے دلیل روشن
پر ہے اور اسی کے متصل ایک گواہ آئے اسی کیطرف سے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من
ربہ ہین اور یتلوہ شاہد منہ مین ہون +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ افمن کان علے بینۃ من ربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ویتلوہ شاہد منہ علی بن ابی طالب خاصۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ جو شخص کہ اپنے رب سے دلیل روشن پر ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور انہی کے متصل ایک
گواہ آئے اسی کی طرف سے وہ علی بن ابیطالب ہین خاصۃً +

شہید یعنے مقتول فی سبیل اللہ +

عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو
یقول بابی الوحید الشہید (اخرجہ ابو یعلی) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیر کو گلے سے لگائے ہوئے ہین اور انہین
چومتے ہین اور فرماتے ہین میرا باپ قربان جو اکیلا ہے اور شہید ہونیوالا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی شہادت کی نسبت حضرت نے بہت سی پیشین گوئیان فرمائی ہین وہ سب حدیثین
اپنے مقام پر درج ہین +

(سوم) مرتبہ صالحین کا ہے جسکی تعریف یہ ہے الصالح ھو الذی یکون صالحا فی اعتقادہ وفی عملہ
یعنے صالح وہ ہے جو اپنے اعتقاد اور اعمال مین صالح ہو۔ کیونکہ جہل سے فساد فی الاعتقاد ہے۔ اور معصیت
سے فساد فی العمل پیدا ہوتا ہے۔ جناب امیر علیہ السلام باب حکمت تھے اسلیے فساد فی الاعتقاد سے محفوظ
تھے۔ اور دامن عصمت سے طاہر تھے اسلیے فساد فی اعمال سے معصوم تھے کیون نہ جسکو خدا پاک اپنی
کلام مجید مین صالح المؤمنین کا لقب عطا فرماتا ہے اس سے فساد فی الاعتقاد اور فساد فی العمل کسطرح سے
ظاہر ہو سکتا ہے صدق اللہ وصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اسعد الخدری قال ہوتا ہللہ

فقال سہل ما کان لعلی اسم احب الیه وان کان لیفرح اذا ادعی بہ فقال له اخبرنا عن قصته لم سمی ابا تراب فقال
جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم بیت فاطمة فلم یجد علیا فقال این ابن عمک فقالت کان بینی وبینه شیء فغاضبنی
فخرج ولم یقل عندی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لانسان انظر این ہو فقال رسول الله ہو فی المسجد
راقد فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم وہو مضطجع قد سقط رداءه عن شقه فاصابه تراب فجعل رسول
الله صلی الله علیه وسلم یمسحه عنه ویقول قم یا ابا تراب (اخرجه البخاری والمسلم) سہل بن سعد کہتے ہیں
ایک دفعہ آل مروان کا ایک آدمی مدینہ میں عامل ہو کر آیا اور سہل بن سعد کو بلا کر کہنے لگا تو جناب علی علیہ السلام کو
گالیاں دے سہل نے انکار کیا عامل نے کہا اگر تو اس سے انکار کرتا ہے تو صرف اتنا ہی کہدے کہ نعوذ باللہ جناب ابو
تراب پر ..... ہو سہل نے کہا جناب امیر کے نزدیک اس نام سے کوئی نام زیادہ تر پیارا نہ تھا جب آپ اس نام سے پکارے
جاتے تو نہایت خوش ہوتے عامل نے کہا ہمیں یہ بتا کہ جناب امیر کا نام ابو تراب کیوں رکھا گیا سہل نے کہا ایک روز
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہؑ کے گھر میں تشریف لیگئے۔ علی علیہ السلام کو وہاں موجود نہ پا کر جناب سیدہ
سے پوچھا تیرا چچا زاد بھائی کہاں ہے۔ جناب سیدہ نے عرض کیا ہم دونوں میں باہم کچھ شکر رنجی ہو گئی تھی وہ غصہ
ہو کر چلے گئے ہیں اور آج گھر میں قیلولہ نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ جا کر دیکھو کہ وہ
اسوقت کہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا کہ مسجد میں سو رہے ہیں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں تشریف لیگئے اور انکو سوتا ہوا پایا .... اور دیکھا کہ کندھے سے ردا اتری ہوئی ہے اور بدن
مٹی سے آلودہ ہو رہا ہے۔ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم انکے بدن سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے اٹھ اے ابو تراب
اٹھ اے ابو تراب ٭

(۲) عن ابن عباس قال لما آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین المهاجرین والانصار وهو انه صلی الله علیه وسلم
اخی بین ابی بکر وعمر رضی الله عنهما وبین عثمان وعبد الرحمن بن عوف واخی بین طلحة والزبیر واخی بین ابی ذر
الغفاری والمقداد رضوان الله علیهم اجمعین ولم یواخ بین علی بن ابی طالب وبین احد منهم خرج علی مغضبا
حتی اتی جدولا من الارض وتوسد ذراعیه ونام فیها فسفی علیه الریح التراب فطلبه النبی صلی الله علیه
وسلم فوجده علی تلک الصفة فوکزه برجله وقال له قم فما صلحت الا ان تکون ابا تراب اغضبت حین اخیت
بین المهاجرین والانصار ولم اواخ بینک وبین احد منهم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی
الا انه لا نبی بعدی ۔ الا من احبک فقد حف بالامن والایمان ومن ابغضک اماته الله میتة جاهلیة
(اخرجه ابو بکر الخوارزمی) ابن عباس کہتے ہیں جبکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار
کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا اور انکی یہ صورت قرار دی کہ جناب ابو بکر کو حضرت عمر کا اور حضرت عثمان کو عبد الرحمٰن

صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الیّ من الدنیا وما فیہا فاما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد فی المناقب) یعنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو پانچ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ وہ تمام دنیا و ما فیہا سے مجھے محبوب ہین چنانچہ پانچوین ان مین سے یہ ہے کہ مجھے اسپر ہرگز خوف نہین کہ وہ پارسا ہونیکے بعد زنا کی طرف رجوع کرے اور ایمان لانے کے بعد کفر کیطرف لوٹ جاوے ؛

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فی قولہ تعالی ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ وابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین (کہ وہ اللہ اسکا مددگار ہے اور جبریل اور مومنون کا نیکوکار) مومنون کے نیکوکار سے علی بن ابیطالب مراد ہین +

عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المؤمنین علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم وابن ابی حاتم والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صالح المومنین علی ابن ابیطالب ہین پس ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام جامع صفات ثلاثہ تھے جنکا خدا نے اپنی کلام پاک مین ذکر کیا ہے

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل نفسانی کا بیان

جناب امیر کے فضائل علمیہ کا بیان

ظاہر ہے کہ جناب مرتضے علیہ التحیۃ والثنا کو حسب ارشاد حضرت باری عز اسمہ (قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنے کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیا برابر ہو سکتے ہین وہ لوگ جو جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے اور بمجرد اسکے یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنی خداوند تعالی و تقدس بلند کرتا ہے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین تم سے اور وہ لوگ کہ انکو علم دیا گیا ہے۔ سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر فضیلت حاصل ہے اسکا مجملا ذکر یہ ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام اصل فطرت مین ذکی الطبع پیدا ہوئی تھی جسکی وجہ سے پروردگار نے انکو استعداد علمی اور قابلیت نہایت اعلی مرتبہ کی عطا کی تھی۔ اور جناب سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام حکما و عقلا اور انبیا کرام کی سرآمد تھی اور حضرت علی نے ابتدا سن تمیز بلکہ روز ولادت سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کنار عاطفت مین تربیت پائی تہی۔ اور حصول علم مین ہمیشہ سے انکی طبیعت راغب تہی۔ کبہی مثل دوسری اطفال کی لہو ولعب کیطرف مائل نہین ہوئی۔ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی انکی تعلیم اور تربیت مین ہمیشہ کوشش بلیغ فرماتے تہے۔ اسوجہ سے جناب علی علیہ السلام کو وہ تعلیم حاصل ہوئی کہ جس مین تمام عقلا زمانہ حیران رہ گئے۔ بلکہ جناب امیر علیہ السلام کو علم وفضل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ خیال کرنا چاہیئے کہ جس علم کیطرف نگاہ اٹہا کر دیکہا جاے حضرت امیر علیہ السلام کو اس مین دستگاہ تام معلوم ہوتی ہے یہ مرتبہ دوسرے اصحاب کبار کو حاصل نہین ہوا۔ اول تو تمام صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت مین بعد بلوغ مشرف ہوئے ہین اور جناب امیر پانچ برس کے سن سے حضور مین رہے ہین۔ دوم حضرت امیر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مصاحبت شبانہ روز حاصل تہی۔ اور دیگر اصحاب اس شرف دائمی سے معذور تہے کبہی انکو حضور نبوی مین باریابی نصیب ہوتی تہی اور کبہی اس سعادت سے محروم رہتی تہی۔ اور حضرت علی ہر وقت حاضر ہو سکتے تہے +

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل علمی کا حال کسیقدر شرح وبسط کے ساتہہ لکہتے ہین۔ اول ہم ان احادیث اور اقوال صحابہ کو پیش کرتے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام تمام صحابہ کرام سے اعلم تہا اور بفحوای آیہ واقی ہدایہ ومن یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا سب صحابہ پر فضیلت رکہتے ہین +

جناب امیر علیہ السلام کا سب صحابہ سے اعلم ہونا

(۱) اخرج البزار عن جابر بن عبد اللہ والعقیلی وابن عدی عن ابن عمر والطبرانی عن کلیہما و الحاکم عن علی وابن عمر والبغوی وابو نعیم عن علی قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وزاد البغوی فی روایۃ علی والطبرانی فی روایۃ ابن عباس مرفوعا فمن اراد العلم فلیات من بابہا وصححہ الحاکم ورواہ الجماعۃ وحسنہ الحافظان العلائی وابن حجر العسقلانی

بزار نے جابر بن عبد اللہ سے اور عقیلی اور ابن عدی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے دونون سے اور حاکم نے جناب علی سے اور ابن عمر سے اور امام بغوی نے اور ابو نعیم نے جناب علی سے روایت کیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین علم کا شہر ہون علی اسکا دروازہ ہے امام بغوی نے جو روایت جناب علی سے کی ہے اور طبرانی نے عبد اللہ بن عباس کی روایت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کیے یہ الفاظ اور زیادہ روایت کیے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بہی فرمایا کہ جو شخص علم کا بہ خواہش جاننا چاہتا ہو

کو چاہیے کہ اسکے دروازہ سے داخل ہو حاکم نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور ایک جماعت نے اسکی روایت کی ہے اور علائی اور ابن حجر عسقلانی دونوں حافظان حدیث نے اس حدیث کے حسن ہونیکی بابت کہا ہے ✤

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ و علیؑ بابہا (اخرجہ الترمذی و ابو نعیم) جناب امیرؑ سے روایت ہو کہ سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین حکمت کا گھر ہوں اور علی اسکا دروازہ ہے ✤

(۳) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعلم امتی بعدی علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین میرے بعد سب سے زیادہ علم والا علی بن ابی طالب ہے ✤

(۴) عن ابن عباس قال واللہ لقد اعطی علیؑ اعشار علم ایم اللہ لقد شارککم فی عشر العاشر (استیعاب ابن عبد البر) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ خدا کی قسم ہے کہ علی کو علم کی دہائیاں دی گئی ہین اور خدا کی قسم ہے کہ تمکو سودین حصہ مین شریک کیا ہے ✤

(۵) عن ابن عباس قسم علی الناس خمسۃ اجزاء فکان لعلی اربعۃ اجزاء ولسائر الناس جزء شارکھم علیؑ فیہ فکان اعلمھم (اخرجہ البزار) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہین کہ لوگون کا علم پانچ حصون پر منقسم کیا گیا اور چار حصے جناب علی کو دیے گئے اور تمام لوگون کو ایک حصہ دیا گیا اور اس مین بھی جناب علی کو شریک کیا گیا پس وہ ان سے اس حصہ مین بھی زیادہ علم والے تھے ✤

(۶) عن الحسن بن علیؑ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب اعلم الناس باللہ و اعظم الناس حبا و تعظیما لاہل لا الٰہ الا اللہ (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہو کہ خواجہ ہر دوسرا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ علی بن ابی طالب تمام لوگون سے خدا کے ساتھ زیادہ تر علم رکھنے والے ہین اور سب لا الٰہ الا اللہ کہنے والون سے زیادہ تعظیم اور محبت کے لائق ہین ✤

(۷) عن عبد اللہ بن مسعود قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فسئل عن علیؑ فقال قسمت الحکمۃ عشرۃ اجزاء فاعطی علیؑ بن ابی طالب تسعۃ اجزاء و الناس جزء واحد (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین کہ مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھا

ہوا تہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جناب علی کی نسبت پوچھا گیا حضرتؐ نے فرمایا کہ حکمت دس حصوں پر تقسیم کی گئی ہے پس علی کو نو حصے اسکے دیئے گئے اور ایک حصہ سب لوگوں کو دیا گیا +

(۸) عن عبد الملک بن ابی سلیمان قال قلت لعطاء اکان فی اصحاب محمد اعلم من علی بن ابی طالب قال واللہ ما اعلم (استیعاب) عبد الملک بن ابی سلیمان کہتا ہے کہ مینے عطا سے پوچھا کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین کیا کوئی شخص علی بن ابیطالب سے زیادہ تر علم والا تہا عطا نے جواب دیا خدا کی قسم ہے مین نہین جانتا +

(۹) عن مسروق قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت علمهم انتهی الی عمرو عبد اللہ ابن مسعود وابی الدرداء ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وعلی بن ابی طالب ثم شاممت هولاء فوجدت علمهم انتهی الی الرجلین علی وعبد اللہ بن مسعود ثم شاممت الاثنین فوجدت یفضل علی علی عبد اللہ (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) مسروق سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سونگہا پس مجہے معلوم ہوا کہ ان کا علم عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو الدرداء اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور جناب علی کیطرف منتہے ہوتا ہے پہر مینے ان سب بزرگواروں کو سونگہا پس مجہے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیوں کیطرف یعنے جناب امیر اور عبد اللہ بن مسعود کیطرف منتہے ہوتا ہے پہر مینے ان دونوں صاحبوں کو سونگہا پس مجہے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود پر جناب امیر فضیلت رکہتے ہین +

(۱۰) عن عبد اللہ بن مسعود قال علماء الارض ثلاثة عالم بالشام وعالم بالحجاز وعالم بالعراق فاما عالم اهل الشام فهو ابو الدرداء واما عالم اهل الحجاز فعلی بن ابی طالب واما عالم اهل العراق فاخ لکم وعالم اهل الشام وعالم اهل العراق یحتاجان الی عالم الحجاز وعالم الحجاز لا یحتاج الیهما (اخرجه الحضرمی) نقل ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ روی زمین پر تین عالم ہین ایک عالم شام مین ہے اور ایک عالم حجاز مین اور ایک عالم عراق مین پس اہل شام کا عالم ابو درداء رضی اللہ عنہ ہین اور اہل حجاز کے عالم جناب امیر علیہ السلام ہین اور اہل عراق کا عالم تمہارا ایک بہائی ہے (یعنی اپنی ذات بابرکت سے مراد لی ہے) اور عالم اہل شام اور اہل عراق دونوں حجاز کے عالم کیطرف محتاج ہین اور اہل حجاز کا عالم ان دونوں کیطرف احتیاج نہین رکہتا +

(۱۱) عن ابی الدرداء العلماء ثلاثة رجل بالشام یعنے نفسه ورجل بالکوفة هو عبد اللہ بن مسعود ورجل بالمدینة هو علی بن ابی طالب هو اعلم بالسنة منا (اخرجه الحضرمی) ابی الدرداءؓ سے نقل ہے کہ تین

عالم میں ایک آدمی شام میں ہے (یعنے اپنی ذات سے مراد لی ہے) اور ایک آدمی کوفہ میں ہے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ ہے اور ایک آدمی مدینہ میں ہے اور وہ علی بن ابی طالبؑ ہے اور وہ سب سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زیادہ تر جاننے والا ہے ✤

(۱۲) عن علی قال علمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الف باب من العلم ففتح لی من کل باب الف الف باب (اربعین الرازی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کے ہزار باب تعلیم کیے میں پس ہر باب سے ہزار ہزار باب میرے لیے کھل گئے ✤

(۱۳) عن علی قال قلت یا رسول اللہ اوصینی فقال قل ربی اللہ ثم استقم فقلتہا وزدت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب فقال لیہنک العلم یا ابا الحسن لقد شربت شربا ونہلتہ نہلا (اخرجہ احمد) جناب علی کہتے ہیں کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے کوئی وصیت فرماویں حضور نے ارشاد کیا کہ یہ کہو کہ میرا رب اللہ ہی ہے پھر اسی پر استقامت کرو مینے جناب کے فرمانے کے موافق یہ کہا اور ان الفاظ کو اور بڑھایا کہ نہیں مجھ میں توفیق مگر خدا کے ساتھ اسی پر توکل کرتا ہوں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوالحسن تجھے علم گوارا ہو تونے علم کو پی لیا ہے جو حق کہ اسکے پینے کا تھا اور نوش کیا تونے اسے جو کہ حق اسکے نوش کرنیکا تھا ✤

(۱۴) عن ابن عباس قد سالہ الناس فقالوا ای رجل کان علیا قال کان ملاجوفہ حکما وعلما وباسا ونجدۃ مع قرابۃ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ علی کیسے آدمی تھے ابن عباسؓ نے کہا انکا پیٹ علم اور حکمت اور خوف خدا اور بزرگی سے بھرا ہوا تھا مع ذالکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ رکھتے تھے ✤

(۱۵) عن ابی الحازم قال جاء رجل الی معاویۃ فسالہ عن مسئلۃ فقال سل عنہا علی بن ابی طالب فہو اعلم فقال یا امیر جوابک فیہا احب الی من جواب علی قال بئس ما قلت لقد کرہت رجلا کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ یغزرہ بالعلم غزرا ولقد قال لہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وکان عمر اذا اشکل علیہ شئ اخذ منہ (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی حازم کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے معاویہ کے پاس آکر ایک مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے جاکر پوچھ کیونکہ وہ زیادہ علم والے ہیں اس نے کہا کہ اے امیر مجھے تمہارا جواب انکے جواب سے بہتر ہے معاویہ نے کہا کیا بری بات تیرے مونہہ سے نکلی ہے تونے ایسے شخص سے کراہت کی ہے جسے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے

علم کے ساتھ انکے بیان نے کو پر کیا ہے اور بیشک انکو لیے کہا ہے کہ تو مجھسے ہارون کے مرتبہ پہ ہے موسی سے لیکن نبوت میرے بعد نہین ہے۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے پوچھا کرتے تھے ٭

(۱۶) عن سعید بن المسیب قال لم یکن احد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سلونی الا علیا (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار مین کوئی صاحب سوا جناب علی کے نہین تہا جو یہ کہتا مجھسے پوچھو ٭

(۱۷) عن ابی عمر قال ما کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی ابن ابی طالب (اخرجہ البغوی) ابی عمر کہتے ہین کہ سوا علی بن ابی طالب کے کوئی آدمی ایسا نہین تہا جو یہ کہہ سکتا کہ مجھ سے پوچھو۔

(۱۸) عن معقل بن یسار قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال هل لك فی فاطمة تعودها قلت نعم فقام متوکیا علی حتی دخلنا علی فاطمة فقال کیف تجدینك قالت واللہ لقد اشتد حزنی واشتد فاقتی حدثنا عبداللہ بن احمد وجدت فی کتاب ابی بخط یدہ فی هذا الحدیث قال او ما ترضین انی زوجتك اقدمهم سلما واکثرهم علما واعظمهم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب و الطبرانی فی الکبیر) معقل بن یسار روایت کرتے ہین کہ مینے ایک روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا آپنے مجھے ارشاد کیا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ہمارے ساتھ فاطمہ علیہا السلام کی عیادت کو چلے مینے عرض کیا ہان مین حضور کی معیت مین چلتا ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر تکیہ لگا کر اٹھے جب ہم جناب سیدہ علیہا السلام کے پاس پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ ہم تجھے ایسا کمزور کیون دیکھتے ہین حضرت سیدہ نے عرض کیا میرا غم طولانی فاقون کے سبب شدت پر ہے عبداللہ بن احمد بن حنبل روایت کرتے ہین کہ مینے اپنے والد ماجد کی کتاب مین انکی دستخطی اس حدیث مین یہ بھی لکھا ہوا دیکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔۔ کہ کیا تم راضی نہین ہوتین کہ مینے تمہین ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو از روی اسلام سب پر سبقت رکھنے والا ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے ٭

(۱۹) عن بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم بنا یا بریدة نعود فاطمة فلما ان دخلنا علیها ابصرت اباها دمعت عیناها قال ما یبکیك یا بنتی قالت قلة الطعم وکثرة الهم وشدة السقم قال لها اما واللہ ما عنداللہ خیر مما ترغبین الیه یا فاطمة اما ترضین ان زوجتك خیر امتی اقدمهم سلما واکثرهم علما وافضلهم حلما واللہ ان ابنیك سیدا شباب اهل الجنة (اخرجہ الخوارزمی)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خواجہ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ارشاد فرمانے لگے اے بریدہ اٹھ ہمارے ساتھ چل کر جناب سیدہ علیہا السلام کی بیمار پرسی کریں جب ہم انکے پاس گئے اور انہوں نے ہم کو دیکھا تو بے اختیار رونے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری بیٹی تمکو کس بات نے رلایا ہے عرض کرنے لگیں کھانے کے نہ ہونے نے اور غم کی کثرت نے اور بیماری کی شدت نے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا واللہ جو خدا کے پاس ہے کیا وہ بہتر نہیں اس چیز سے کہ جسکی تم یا فاطمہ رغبت کرتی ہو۔ تم راضی نہیں ہوتیں کہ ہم نے تمکو ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو میری تمام امت سے بہتر ہے اور اسلام لانے میں ان سب سے مقدم ہے اور ان سب سے زیادہ عالم ہے اور از روی حلم سب سے افضل ہے واللہ بیشک تیری دونوں بیٹے جوانان جنت کے سردار ہیں +

(۲۰) عن ابی هارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیء مما سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض مرضة ونقه ودخلت علیه فاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رأت ما برسول الله صلی الله علیه وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة بعدك یا رسول الله فقال یا فاطمة ان الله اطلع علی اهل الارض اطلاعة فاختار منهم اباك ثم اطلع ثانیة فاختار منهم بعلك فاوحی الی فانكحته واتخذته وصیا اما علمت انك بكرامة الله ایاك زوجتك اعلمهم علما واكثرهم حلما واقدمهم سلما اخرجه الدارقطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو گیا میں نے ان سے کہا آپ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں وہ کہنے لگے ہاں میں شریک ہوا ہوں میں نے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات سنائیں جو آپ نے جناب علی کی شان میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ کہنے لگے اے میرے بیٹے میں تجھے سناتا ہوں کہ جب جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور مرض نے آپ کو ناتوان کردیا حضرت سیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیمار پرسی کو تشریف لائیں میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف بیٹھا ہوا تھا جب جناب سیدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ضعف کی شدت کو دیکھا تو رقت سے انکا گلا گھٹ گیا یہانتک کہ آنسو رخسار مبارک پر ظاہر ہو گئے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ای فاطمہ تمکو کس بات نے رلایا ہے۔ جناب سیدہ عرض کی یا رسول اللہ میں آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہوں آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ خداوند تعالیٰ نے اہل زمین کو دیکھکر تیرے والد کو اول انہے برگزیدہ کیا پہر دوبارہ دیکھکر ان میں سے تیرے خاوند کو چن لیا پس میری طرف وحی بہیجی اور مینے تیرے ساتھ اس کا نکاح کر دیا اور مینے اسکو اپنا وصی بنایا آیا تم خدا کی مہربانی کو نہیں جانتے ہو کہ تمہارا خاوند تمام اہل زمین سے زیادہ علم والا ہے اور ان سبسے زیادہ علم والا ہے اور ان سب سے اسلام لانے مین مقدم ہے +

(۲۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی عیبۃ علمی (اخرجہ ابن عدی والمتقی فی کنز العمال) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے کہ علی میرے علم کا خزانہ ہے +

(۲۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہذا علی بن ابی طالب لحمہ لحمی و دمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وقال یا ام سلمۃ اشہدی واسمعی ہذا علی امیر المؤمنین وسید المسلمین وعیبۃ علمی وبابی الذی اوتی منہ والوصی علی الاموات من اہل بیتی وھو اخی فی الدنیا وقرینی فی الآخرۃ ومعی فی السنام الاعلیٰ (اخرجہ ابو نعیم فی منقبۃ المطہرین والخوارزمی فی المناقب والشیرازی فی الالقاب) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تہے یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے اور یہ مجہہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر نبی میرے بعد نہین ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا اے ام سلمہ گواہ رہیو اور سن کہ یہ علی مومنوں کا امیر اور مسلمانوں کا سردار اور میرے علم کا خزانہ ہے اور میرے علم کا ایسا دروازہ ہے کہ جس سے لوگ داخل ہو سکتے ہین اور میرے اہل بیت کے مردون کا وصی ہے اور دنیا مین میرا بہائی اور آخرت مین میرا ہم صحبت ہے اور میرے ساتھ جنت کی اونچی جگہہ مین ہوگا +

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالقرآن

جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو قرآن شریف حفظ کر لیا تہا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تہا اور سب سے پہلے حضرت امیر ہی نے قرآن شریف کو جمع کیا ہے۔ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء مین لکہتے ہین ان علیا اول من جمع القرآن وعرضہ علے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے علی وہ شخص ہین کہ جمع کیا قرآن کو اور آنحضرت کی جناب مین اسے پیش کیا +

روی محمد بن سیرین عن عکرمۃ قال لما کان بیعۃ ابی بکر قعد علی فی بیتہ فقیل لابی بکر قد

کرہ بیعتک فارسل الیہ فقال اکرھت بیعتی قال لا قال ما اقعدک عنی قال رأیت کتاب اللہ یزاد فیہ فحدثت نفسی ان لا البس ردائی الا للصلوٰۃ حتی اجمعہ قال لہ ابوبکر فانک نعم ما رأیت قال محمد بن سیرین لعکرمۃ الفوہ کما انزل الاول فالاول قال لو اجتمعت الانس والجن ان یؤلفوا ھذا التالیف ما استطاعوا (رواہ ابوداؤد) محمد بن سیرین نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر سے لوگوں نے بیعت کی اور علی اپنے گھر میں بیٹھ رہے تو لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ علی نے آپکی بیعت سے کراہت کی ہے پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہلا بھیجا کہ کیا آپ نے میری بیعت سے کراہت کی ہے آپ نے جواب دیا کہ نہیں پھر پوچھا کہ پھر آپکے گھر میں بیٹھ رہنے کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ میری یہ رائے ہوئی ہے کہ کتاب اللہ میں کچھ نہ کچھ ضرور زیادتی کیجاویگی لہذا میرے دل میں آیا کہ میں اپنی ردا سوا نماز کے اور وقت نہ اوڑھوں جب تک کہ قرآن کو جمع کر لوں حضرت ابوبکر نے کہا آپکی رائے بہت مناسب ہے۔ محمد بن سیرین نے عکرمہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ نے قرآن اسطرح سے تالیف کیا ہے جیسے کہ اول مرتبہ نازل ہوا تھا عکرمہ نے کہا اگر تمام انس و جن جمع ہو کر ویسے تالیف کرنا چاہیں تو ہرگز نہیں کر سکیں گے ✦

عن محمد بن سیرین قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطا علی عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ ابوبکر فقال اکرھت امارتی فقال لا ولکن الیت ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوٰۃ حتی اجمع القرآن فزعموا انہ کتبہ علی تنزیلہ فقال محمد لو اصیب ذلک الکتاب لکان فیہ العلم (تاریخ الخلفاء للسیوطی) تاریخ الخلفا میں سیوطی لکھتے ہیں کہ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور جناب علی علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے تامل فرمایا جناب ابوبکر حضرت امیر سے ملے اور کہا کہ کیا آپ میری امارت سے کراہت کرتے ہیں جناب امیر نے جواب دیا نہیں لیکن میں نے عہد کیا ہے کہ اپنی ردا کو سوا نماز کے نہ اوڑھوں گا یہانتک کہ قرآن شریف کو جمع کر لوں پس لوگوں کا خیال ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے قرآن شریف کو ترتیب تنزیل کے موافق جمع کیا ہے۔ محمد بن سیرین کہا کرتے تھے کہ اگر وہ قرآن ملجاتا جو جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا ہے تو اس سے بہت کچھ علم حاصل ہو سکتا ✦

روی ان مصحف امیر المؤمنین علی کان اولہ اقرأ ثم المدثر ثم ن ثم المزمل ثم تبت ثم التکویر وھکذا الی آخر المکی ثم المدنی (نقلہ ابوعمر عثمان الدانی) روایت ہے کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی قرآن میں سب سے پہلے سورہ اقرا پھر مدثر پھر سورہ مزمل پھر تبت یدا پھر تکویر اسی

طرح سے تمام مکی سورتین پہلے تہین بعد مین مدنی سورتین تہین ◆

عن عبد خیر عن علی قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقسمت لا اضع ردائی عن ظہری حتی اجمع القرآن ما بین اللوحین فما وضعت عن ظہری حتی جمعت القرآن (اخرجہ الخوارزمی) عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے مینے قسم کہائی کہ اپنی پشت سے ردا نہین اتارونگا یعنے آرام سے نہین سوونگا جب تک کہ قرآن کو جمع کرلون جو کچھ کہ وہ دونون لوحون مین ہے پس مین نے اپنی پشت سے ردا نہ اتاری جب تک کہ تمام قرآن کو جمع کردیا ◆

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہین اور قرآن علی کے ساتھ ہو اور یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر دونون نہ وارد ہون ◆

عن زاذان عن عبد اللہ بن مسعود قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعین سورۃ وختمت القرآن علی خیر الناس علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) زاذان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے ستر سورتین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑہین اور پورا قرآن شریف تمام آدمیون کے بہترین جناب علی علیہ السلام سے ختم کیا ◆

عن عمر بن الخطاب قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انک اول المؤمنین معی ایمانا واعلمهم بایات اللہ واوفاهم بعهد اللہ وارؤفهم بالرعیۃ واقسمهم بالسویۃ واعظمهم عند اللہ منزلۃ (اخرجہ احمد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ بتحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ تم سب مومنون سے پہلے میرے ساتھ ایمان لانیوالے ہو اور تم ان سب سے خدا کی آیتون کے ساتھ زیادہ تر علم رکہنے والے ہو اور تم ان سب سے خدا کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنے والے ہو اور ان سب سے رعیت کے ساتھ زیادہ مہربانی کرنے والے اور ان سب سے اللہ کے نزدیک بڑے مرتبے والے ہو ◆

عن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ المخزومی

ابن عوف کا اور طلحہ کو زبیر کا اور ابوذر غفاری کو مقداد کا بھائی بنایا۔ اور علی بن ابی طالب باقی رہ گئے ان سے کسیکا رشتہ اخوت نہ ملایا جناب امیر نہایت غصہ میں جاکر زمین پر لیٹ گئے اور اپنے بازو کا تکیہ بنا کر زمین پر سو گئے ہوا نے مٹی اڑا کر انکے بدن مبارک کو گرد آلود کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو ڈھونڈنے لگے اور انکو اس حالت میں پایا اور اپنے پاؤں سے ٹھکرا کر فرمایا۔ تو نے ابو تراب مٹی میں لپٹنے لیے کیا اچھی مصلحت دیکھی ہے جب میں نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی بندی کا رشتہ جوڑا اور تجھے کسیکا بھائی نہ بنایا تو تو خفا ہو گیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے ایسا ہو جیسیکہ ہارون موسی سے تھے لیکن میرے بعد نبی نہیں ہوگا۔ جو کوئی کہ تجھ سے محبت کریگا وہ امن اور ایمان میں چھپا رہیگا اور جو شخص کہ تجھ سے بغض رکھیگا خدا اسکو کافروں کی موت سے مارے گا ❖

(۳) عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقام بہا رأینا ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لھم فی نخل قال علی یا ابا الیقظان ھل لك ان ناتی ھؤلاء فننظر کیف یعملون فجئناھم فنظرنا الی عملھم ساعۃ ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی فی صور من النخل فی دقعاء من التراب فنمنا فواللہ ما انبہنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکنا برجلہ وقد تتربنا من تلك الدقعاء فیومئذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا تراب لما رای علیہ من التراب قال الا احدثکما باشقی الناس فقلنا بلی یا رسول اللہ قال احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ و الذی یضربك فی ھذہ یعنی قرنہ حتی یبل منہ ھذہ یعنی لحیتہ (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص) والحاکم بسند صحیح عمار بن یاسرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں اور جناب امیر غزوہ ذی العشیرہ میں باہم رفیق تھے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہاں پر فروکش ہوئے ہم نے بنی مدلج کے چند آدمیوں کو نخلستان میں ایک چشمہ پر کام کرتے ہوئے دیکھا۔ جناب امیر نے مجھ سے کہا یا ابا الیقظان۔ اگر تیرا منشا ہو تو ہم چلکر دیکھیں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ ہم دونوں انکے قریب گئے اور ایک گھنٹہ تک انکے کام کو دیکھتے رہے۔ پھر ہم پر نیند نے غلبہ کیا اور ہم نخلستان میں جاکر زمین پر سو گئے۔ واللہ کسی نے ہمکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا بیدار نہ کیا۔ حضرتؐ نے ہمکو پاؤں سے ٹھکرا کر جگایا۔ ہم بالکل گرد میں اٹے ہوئے تھے پس اسی روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کو گرد آلود دیکھکر ابا تراب کا خطاب دیا اور ارشاد کیا کہ میں تمکو دو سخت بدبختوں کی خبر دوں ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد ہو۔ فرمایا ایک تو ثمود کی قوم کا احیمر نام رکھنے والا جس نے ناقہ صالح کے پاؤں کاٹ ڈالے تھے اور ایک وہ شخص ہے جو یا علی تیرے اس مقام پر یعنے سر پر ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یعنے تیری ریش مبارک کو تر کرے گا ❖

ابو السبطین

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ فوعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال ابن علی

ا؎ صور [illegible] نخل [illegible] بہا کی [illegible] مٹی کا [illegible] [illegible] کہ پاؤں کا [illegible]

عن ابی بکر وعلی رضی اللہ تعالی عنہما فان ابابکر کان لہ السن والسابقۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان الناس صاغیۃ الی علی فقال ای ابن اخی کان لہ ماشئت من ضرس قاطع البسطۃ بالنسب والقرابۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والسابقۃ فی الاسلام والعلم بالقرآن والفقہ فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود بالماعون (اخرجہ الذہبی) سعید بن عمرو بن سعید عاص کہتا ہے کہ مینے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سی کہا کہ آپ مجھے ابوبکر اور علی کے مرتبون سے خبردار کرو کیونکہ باوجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمر رسیدہ ہونے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سابق الاسلام ہونیکے پہر لوگ جناب علی کیطرف کیون زیادہ میلان رکہتے تہے عبداللہ بن عیاش نے کہا اے میرے بہتیجے انکے پاس ہنر علی کے پاس جو کچہ کاٹنے والے دانت چاہیے تہے موجود تہی نسب کی فراخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ قرابت قریبہ اور علم بالقرآن اور جنگ مین شجاعت اور بخشش عطا کے ساتہ +

عن عبداللہ بن عیاش الزرقی وقد قیل لہ اخبرنا عن ہذا الرجل یعنی علی بن ابیطالب فقال ان لنا اخطارًا واحسابا ونحن نکرہ ان نقول فیہ ما یقول بنو عمنا قال کان علی تلعا بہ یعنی مزاحا وکان اذا فزع فزع الی ضرس من حدید قلت وما ضرس من حدید قال قرأۃ القرآن وفقہ فی الدین وشجاعتہ وسماحتہ (اخرجہ احمد فی المناقب) عبداللہ بن عیاش الزرقی سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا کہ اس آدمی یعنے علی سے ہمین خبردو عبداللہ نے کہا ہمکو ممانعت اور باز پرس ہے اور ہم برا جانتے ہین کہ وہ بات کہین جو ہمارے بنی عم کہہ رہے ہین علی ایسے آدمی تہے جو مزاح بہی کرتے تہے اور جب ڈرتے تہے تو لوہے کے دانتون سے ڈراتے تہے مینے کہا کہ لوہے کے دانتون سے کیا مراد ہے عبداللہ نے کہا قرآن کی قرأت اور دین مین فقہ اور اُن کی شجاعت اور انکی جوانمردی +

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال من عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ ابونعیم والثعلبی) محمد بن حنفیہ کہتے ہین کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت نازل ہوی جسکے یہ معنے ہین کہ جسکے پاس کتاب کا علم ہے وہ علی بن ابی طالب ہین +

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالتورات والانجیل

عن علی قال لو ثنیت لی الوسادۃ وجلست علیہا لحکمت بین اہل التوراۃ بتوراتہم

وبین اهل الانجیل بانجیلهم وبین اهل الزبور بزبورهم وبین اهل القرآن بقرآنهم (رابعین امام فخرالدین رازی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر میرے لیے مسند بچھائی جائے اور میں اس پر بیٹھوں تو اہل توراۃ کے لیے انکی توراۃ سے اور اہل انجیل کے لیے انکی انجیل سے اور اہل زبور کو درمیان انکی زبور سے اور اہل قرآن کے درمیان انکے قرآن سے حکم کرون۔ اسپر ابو ہاشم نے اعتراض کیا ہی کہ توراۃ منسوخ ہو چکی ہے پس اسکے موافق حکم کیونکر جاری ہو سکتا ہے اور اس کے احکام پر کیونکر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اسکا جواب چند وجوہ سے دیا جا سکتا ہے ✦

(۱) شاید جناب امیر علیہ السلام کا مقصود الحکمت بین اهل التوراۃ بتوراتهم بفحوای واما بنعمة ربك فحدث اپنی کمال علمی کی شرح ہے ✦

(۲) یا یہ کہ اس جملہ کی فرمانے سے یہ مراد ہے کہ جسقدر احکام منسوخ جو توراۃ مین ہین اور احکام ناسخ جو قرآن شریف مین ہیں ان سب پر علی وجہ التفصیل مجھکو علم حاصل ہے ✦

(۳) یا یہ کہ ذمی یہود و نصاری کی قضا اور انفصال مقدمات کی مراد ہے جو جزیہ دیکر تابع فرمان اسلام ہوئے ہین۔ کیونکہ دار الاسلام کی یہود و نصاری پر اجراء احکام انکے دین کے موافق ہوتے ہین۔ اور مسلمان قاضی کو انہین کے کتب سماویہ کے مطابق انکی قضا یا فیصل کرنے پڑتے ہین ✦

(۴) یا یہ مراد ہے کہ مین توراۃ و انجیل کی ان نصوص سے واقف ہون جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت پر دال ہین۔ اور توراۃ ہی کے ذریعے سے توراۃ والون پر حجت قائم کر سکتا ہون اور انجیل والون پر انجیل ہی سے برہان لا سکتا ہون ✦

(۲) عن الاصبغ بن نباتة قال كنا جلوسا عند علي بن ابي طالب فاتاه يهودي فقال يا امير المؤمنين متى كان ربنا فلحظنا اليه فلحظناه حتى كدنا نأتي على نفسه فقال علي خلوا عنه ثم قال علي يا اخا اليهود ما اقول لك باذنك واحفظه بقلبك فانما احدثك عن كتابك الذي جاء به موسى ابن عمران فان كنت قد قرأت كتابك وحفظته فانك ستجده كما اقول انما يقال متى كان ربنا الذي لم يكن ثم كان فاما من لم يزل بلا كيف يكون بلا كينونة كائن كان لم يزل قبل القبل وبعد البعد لا يزال بلا كيف ولا غاية ولا منتهى اليه انقطعت دونه الغايات فهو غاية كل غاية فبكى اليهودي وقال والله يا امير المؤمنين انها لفي التوراة هكذا حرفا فحرفا واني اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله (اخرجه ابن عساكر والمتقي في كنز العمال وكتاب الحجة للامام اصبهاني) اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس مین بیٹھے ہوئے

تھی کہ ناگاہ ایک یہودی نے آکر پوچھا یا امیر المومنین ہمارا رب کب سے تھا ہم اٹھہ کھڑے ہوئے تا کہ اس
کو ماریں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اسکو چھوڑ دو۔ پہر ارشاد کیا۔ ای یہودی بہائی جو کچھ کہ میں تیرے
کان میں کہوں تو اُسکو اپنے دل میں یاد رکھہ کیونکہ میں تجھ کو تیری کتاب سے جسے موسی بن عمران
علیہ السلام لائے ہیں بیان کرونگا۔ اور جب تو اپنی کتاب کو پڑہے گا اور تو اسکو یاد رکھیگا تو جس
طرح سے میں کہتا ہوں ویسا ہی پائیگا۔ یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ ہمارا رب کب سے تھا۔ کیا وہ نہیں
تھا کہ پہر ہو گیا۔ وہ ہمیشہ سے تھا وہ تھا بغیر کیفیت کے وہ تھا اور ہونا نہیں تھا۔ وہ ہمیشہ سے تھا
پہلے سے پہلا اور بعد سے بعد ہمیشہ سے بلا کیفیت اور اسکی انتہا نہیں ۔ اور نہیں ہے انتہا اُس
کی طرف اسکے سوا نہایات کا انقطاع ہوتا ہے اور وہ ہی ہر نہایت کی نہایت ہے۔ یہ سنکر یہودی رونے
لگا۔ اور کہا واللہ یا امیر المومنین بتحقیق توریت میں حرف بحرف اسی طرح سے ہے اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود خدا کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے
رسول اور اسکے بندے ہیں ٭

(۳) روی ان نصرانیا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تقرؤن فی کتابکم ثلثمائۃ سنین
وازدادوا تسعا ونحن نقرء فی کتابنا ثلثمائۃ سنین فخالف کتابنا کتابکم فقال علی لا مخالفۃ
لان ثلثمائۃ فی کتابکم علی حساب الیونانیین وھو یکون علی حساب العرب ثلثمائۃ سنین و
تسعا فتعجب النصرانی۔ ولھذا قیل ان علیا کان معجزۃ من معجزات النبی صلے اللہ علیہ وسلم
لانہ مع تبحرہ فی العلوم وشجاعتہ فی الحروب کان منقادا ومقرا بنبوتہ ولذا عد من معجزاتہ
(طبقات الکفوی فی ترجمۃ امیر المومنین) روایت ہے کہ ایک نصرانی نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے حضور میں آکر عرض کیا آپ اپنی کتاب میں تین سو نو برس پڑہتے ہیں اور ہماری کتاب میں
پورے تین سو برس ہیں پس ہماری کتاب تمہاری کتاب سے مخالف ہے جناب امیر نے فرمایا کچھ مخالفت
نہیں ہے تمہاری کتاب میں پورے تین سو برس یونانیوں کے حساب کے مطابق ہیں جو عرب کے حساب
کے مطابق تین سو نو ہوتے ہیں یہ سنکر نصرانی متعجب ہو گیا اسیواسطے کہا گیا ہے کہ جناب امیر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھے کیونکہ باوجود علم میں انکے اسقدر تبحر کے اور لڑائی
میں انکی شجاعت کے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان بردار اور حضور کی نبوت کے مقر تھے اسی
جہت سے وہ حضرت کے معجزات میں سے شمار کیے جاتے تھے ٭

جناب امیر علیہ السّلام کا علم التفسیر

اہل التفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رئیس المفسرین اور ترجمان القرآن شمار کیے جاتے ہیں اور یہ جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد تھے۔ ان سے آگے سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہمکو علی علیہ السلام سے کوئی بات ثابت ہو جاتی ہے۔ تو پھر کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی ۔۔

(۱) عن ابن عباس قال اذا ثبت لنا الشئ عن علی لم نعدل الی غیرہ (استیعاب علامہ عبد البر) ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب ہمکو کوئی بات علیؓ سے ثابت ہو جاتی ہے تو ہم انکے غیر کیطرف نہیں رجوع کرتے

(۲) عن ابن عباسؓ قال یشرح لنا علی نقطۃ الباء من بسم اللہ الرحمن الرحیم لیلۃ فانفلق عمود الصبح فرایت نفسی فی جنبہ کالفوارۃ فی جنب البحر المثعنجر (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات جناب علیؑ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نقطے کی شرح فرمانے لگے صبح ہو گئی مگر وہ تفسیر پوری نہ ہوئی مجھے اپنی جان انکے پاس مثل ایک فوارہ کے معلوم ہوتی تھی بحر زخار کے مقابلہ میں ۔۔

(۳) عن ابی الطفیل قال شہدت علیاً یقول۔ اوفی واللہ لا تسئلونی الا اخبرتکم وسلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم بلیل نزلت ام بنہار ام فی سھل ام فی جبل (اخرجہ ابو عمر) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں جناب علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ فرما رہے تھے کہ مجھ سے پوچھو خدا کی قسم ہے کہ تم مجھ کو کوئی بات نہیں پوچھو گے کہ میں تمکو اس سے خبر نہیں دوں گا۔ مجھ سے کتاب اسکی نسبت پوچھو خدا کی قسم ہے کوئی آیت ایسی نہیں کہ میں اسکو جانتا ہوں کہ رات میں نازل ہوئی ہے یا دن میں یا زمین ہموار میں یا پہاڑ پر ۔۔

(۴) عن ابن سعد سمعت علیاً یقول واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وھب لی قلباً عقولاً ولساناً ناطقاً (تاریخ الخلفاء) ابن سعد کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ایسی آیت نہیں کہ میں اسکو جانتا ہوں کہ کس امر میں نازل ہوئی ہے اور کہاں پر نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی ہے تحقیق خدا نے مجھکو دل دانا اور زبان ناطق عطا کی ہے ۔۔

(۵) عن ابن مسعود انہ قال ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف ما منھا حرف الا ولہ ظھر و

بطن وان علیا عندہ من الظاہر والباطن (نقلت من کشف الظنون) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہتے تھے تحقیق قرآن سات حرفون پر نازل ہوا ہے کوئی حرف اسکا ایسا نہین جسکے لیے ظاہر و باطن نہ ہو اور تحقیق علی علیہ السلام کے پاس اُسکا ظاہر و باطن ہے ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم القرارت

اس امر پر تمام اہل سیر کا اتفاق ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین تمام قرآن شریف حفظ کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تھا ✦

تمام ائمہ قرارت مثل ابو عمر ابن العلاء اور عاصم ابن ابی النجود وغیرہما ابو عبد الرحمن السلمی القاری کے شاگرد ہین اور انہین سے سند حاصل کرتے ہین اور ابو عبد الرحمن السلمی جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد ہین وعن ابی عبد الرحمن السلمی قال ما رأینا احدا اقرأ من علی صلینا خلفہ فقرأ برزخا فاسقط حرفا فرجع فقرأ ثم عاد الی مقامہ فسر اہل اللغۃ البرزخ ہہنا بانہ کان بین الموضع الذی یقرأ فیہ وبین الموضع الذی کان اسقط منہ الحرف ورجع الیہ قرآن کثیر قال والبرزخ بین الشک والیقین والبرزخ ما بین الشیئین (استیعاب) قاری ابو عبد الرحمن السلمی رضی اللہ تعالے عنہ جو سب قراء کے استاد مانے گئے ہین کہتے ہین کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہین دیکھا ہمنے انکے پیچھے ایک دفعہ نماز پڑہی انکو ایک متشابہ پڑ گیا اور ایک حرف چھوڑ گئے جب قرآن شریف پڑہتے پڑہتے دور نکل گئے تو وہان سے پہر اس متشابہ کے مقام پر لوٹے اور اسکو پڑہا۔ اور پہر اپنے مقام پر لوٹ گئے اور سلسلہ قرارت کا نہ ٹوٹا۔ اہل لغت نے برزخ کے معنے مین لکھا ہے کہ یہان برزخ سے یہ مراد ہے کہ وہ جو مقام کہ پڑہ رہے تھے اور اس مقام سے کہ جہان انکو حرف کے ساقط ہونیکا متشابہ پڑا تھا اور انہون رجوع کیا تھا قرآن شریف کا ایک بڑا حصہ تھا اور برزخ شک اور یقین کے درمیان کو کہا جاتا ہے کیونکہ برزخ دراصل دو شی کے درمیان کے معنون مین آیا ہے ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم الحدیث

اکثر یہ کہا گیا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی روایات بہ نسبت دیگر صحابہ خصوصا خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے کم ہین جنکی تعداد پانسو چھیاسی حدیثون کے قریب ہے جن مین سے بیس حدیثون پر بخاری اور مسلم

نے اتفاق کیا ہی اور نو حدیثین بخاری علیحدہ لایا ہے اور چند رہ مسلم علیحدہ لایا ہے یہ بات ہرگز خیال مین نہین آتی کہ تیس برس کے قریب جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد زندہ رہے ہین اور اس قدر قلیل حدیثین روایت کی ہون جو تعداد مین چہ سو سے بہی کم ہون +

حدثنا الثوری عن ابی القیس الازدی قال ادرکت الناس وہم ثلاث طبقات اہل دین یحبون علیا واہل دنیا یحبون معاویۃ وخوارج (استیعاب) ابن عبد البر ثوری سے اور وہ ابو القیس ازدی سے ناقل ہین کہ مین نے لوگون کو تین گروہ پر منقسم پایا ایک اہل دین جو کہ حضرت علی علیہ السلام کے دوست تہے دوسرے دنیا کے محب وہ معاویہ کو دوست رکہتے تہے تیسرے خوارج +

تاریخ کے دیکہنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت مین مسلمانون کی جماعت چار گروہون پر منقسم ہوگئی تہی اول گروہ بنی امیہ کا تہا جو ابتدا ر خلافت سے حضرت کا مخالف ہوگیا تہا جسکی بڑی جماعت شام مین تہی یہ گروہ بوجہ خصومت کے جناب امیر علیہ السلام سے بالکل روایت نہین کرتا تہا۔ بلکہ برسر محراب و منبر اسی گروہ کی بدولت ایک سو برس سے زیادہ تک جناب امیرؑ کے نام پر سب و شتم ہوتا رہا اور اسی گروہ کو حضرت امیر کی شہادت کے بعد خلافت نصیب ہوئی +

دوسرا وہ گروہ تہا جو حضرت امیرؑ کے برخلاف تو نہین تہا لیکن بظاہر طرفدار بہی نہین تہا بنی امیہ کے رعب کی وجہ سے جناب امیرؑ کے نام کو زبان پر نہین لا سکتا تہا چہ جائیکہ حضرت امیرؑ سے علی الاعلان احادیث کی روایت کرتا +

تیسرا گروہ خود جناب امیرؑ کے متبعین سے تہا۔ لیکن جنگ صفین مین اس گروہ کے دو فریق ہوگئے تہے۔ ایک گروہ بالکل جناب امیرؑ کے برخلاف ہوگیا جو خوارج کے نام سے مشہور ہوا یہ گروہ بنسبت پہلے گروہ کے بہی زیادہ تر خصومت جناب امیرؑ کے ساتھ رکہنے لگا۔ اور جنگ نہروان کے بعد تو یہی گروہ حضرت امیر علیہ السلام کے خون کا پیاسا ہوگیا چنانچہ اسی گروہ کے ہاتہ سے حضرت شہید بہی ہوگئے۔ یہ لوگ تو بوجہ خصومت حضرت سے حدیث روایت نہین کرتے تہے +

چوتہا گروہ وہ تہا جو دل و جان سے حضرت کی محبت پر ثابت قدم تہا اول تو اسکی تعداد نہایت قلیل تہی دوم یہ گروہ بہی بخوف بنی امیہ مخفی طور سے حضرت امیرؑ سے روایت کو بیان کرتے تہے اور ظاہر طور سے حضرت امیرؑ کا نام زبان پر نہین لاتے تہے چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رسالہ فی اثبات سماع الحسن البصری عن علیؓ میں لکہتے ہین انکر جماعۃ من الحفاظ سماع الحسن البصری عن علی وتمسک بہذا بعض المتاخرین [illegible] طرائق لعبرانی [illegible] ثبتہ جماعۃ [illegible] عندی وقد [illegible]

الحافظ ضياء الدين المقدسى فى المختارة انه قال سمع الحسن بن ابى الحسن البصرى عن على و
قيل لم يسمع منه وتبعه على هذه العبارة الحافظ ابن حجر فى اطراف المختارة۔ الوجه الاول
ان العلماء ذكروا فى الاصول فى وجوه الترجيح ان المثبت مقدم على النافى لان معه زيادة علم
الوجه الثانى ان الحسن ولد لسنتين بقيتا من خلافة عمر باتفاق وكانت امه خيرة مولاة
ام سلمة فكانت ام سلمة تخرجه الى الصحابة يباركون عليه اخرجته الى عمر فدعا له اللهم
فقهه فى الدين وحببه الى الناس ذكره الحافظ جمال المزى فى التهذيب واخرجه العسكرى ۔۔
فى كتاب المواعظ بسنده وذكر المزى انه حضر يوم الدار وله اربع عشرة ومن المعلوم انه من
منذ بلغ سبع سنين امر بالصلوة فكان يحضر الجماعة ويصلى خلف عثمان الى ان قتل عثمان
وعلى اذ ذاك بالمدينة فانه لم يخرج منها الى الكوفة الا بعد قتل عثمان فكيف يستنكر سماعه
منه وهو كل يوم يجتمع به فى المسجد خمس مرات من حين ميز الى ان بلغ اربعة عشر سنة وزيادة على ذلك
ان عليا كان يزور امهات المؤمنين ومنهن ام سلمة والحسن فى بيتها هو وامه۔ الوجه
الثالث انه ورد عن الحسن ما يدل على سماعه منه اورده المزى فى التهذيب من طريق
ابى نعيم قال ثنا ابو القاسم عبد الرحمن بن العباس بن عبد الرحمن بن زكريا ثنا ابو حليفة
محمد بن الحنفية الواسطى ثنا محمد بن موسى الجرشى ثنا ثمامة بن عبيدة ثنا عطية بن محارب
عن يونس بن عبيد قال سالت الحسن يا ابا سعيد انك تقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم وانك لم تدركه قال يا ابن اخى سالتنى عن شىء ما سالنى عنه احد قبلك ولولا
منزلتك عندى ما اخبرتك انى فى زمان كما ترى وكان فى عمل الحجاج كل شىء سمعتنى
اقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو عن على غير انى فى زمان لا استطيع ان اذكر
عليا وذكر ما وقع لنا من رواية الحسن عن على قال احمد فى مسنده حدثنا هشيم اخبرنا
يونس عن الحسن البصرى عن على قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رفع
القلم عن ثلث عن الصغير حتى يبلغ وعن النائم حتى استيقظ وعن المصاب حتى يكشف
عنه اى يزول عنه اخرجه الترمذى وحسنه النسائى وصححه الحاكم والضياء المقدسى فى
المختارة قال الحافظ زين الدين العراقى فى شرح الترمذى فى الكلام على هذا الحديث
عن على المدنى الحسن راى عليا بالمدينة وهو غلام وقال ابو زرعة كان الحسن البصرى
يوم بويع لعلى ابن اربع عشرة وراى عليا بالمدينة ثم خرج الى الكوفة والبصرة ولم يلقه

الحسن بعد تلك وقال الحسن رأيت الزبير بايع عليا انتهی وهذا القدر كفاية وعجل قول الناس في علي ما بعد خروج علي من المدينة یعنے ایک جماعت نے جناب امیر سے حسن بصری کی سماعت حدیث کی نسبت انکار کیا ہے اور بعض متاخرین نے اسی کے ساتھ تمسک کر کے خرقہ پوشی کے طریق میں خدشہ نکالا ہے اور ایک جماعت نے اسکو ... ثابت کیا ہے اور میرے نزدیک یہی راجح ہے۔ اور حافظ ضیاء الدین مقدسی نے بھی مختارہ میں اسیکا رجحان بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ حسن بن ابی الحسن البصری نے جناب امیر سے حدیث کو سنا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نہیں سنا ہے اور حافظ ابن حجر نے مختارہ کے حاشیہ میں اسیکا اتباع کیا ہے۔ وجہ اول یہ ہے۔ کہ علماء فن اصول نے جس جگہہ ترجیح کی وجوہات کا ذکر کیا ہے۔ وہان لکھا ہے کہ مثبت کو نافی کی بات پر تقدم ہوتا ہے کیونکہ مثبت کا علم بہ نسبت نافی کے زیادہ ہوتا ہے ؛

دوسری وجہ یہ ہے کہ اسپر سبکا اتفاق ہے کہ ابھی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت مین دو برس باقی تھے کہ حسن بصری کا تولد ہوا۔ انکی والدہ خیرہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمتگار تھین اور جناب ام سلمہ حسن بصری کو باہر صحابہ کے پاس بھیجا کرتی تھین تاکہ انکے حق مین صحابہ کرام برکت کی دعا کرین حضرت ام سلمہ نے حسن بصری کو حضرت عمر کی خدمت مین بھی بھیجا تھا۔ اور حضرت عمر نے انکے حق مین دعا فرمائی تھی کہ اے خدا اسکو دین سکھا اور لوگون مین محبوب کر۔ حافظ جمال الدین مزی نے اس حدیث کو تہذیب مین روایت کیا ہے اور عسکری نے بھی کتاب المواعظ مین اسکی سند کو بیان کیا ہے۔ حافظ مزی لکھتے ہین کہ جسدن جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گہر کا لوگون نے محاصرہ کیا تھا حسن بصری بھی وہان موجود تھے اسوقت انکا سن چودہ برس کا تھا۔ اور یہ بات بخوبی معلوم ہوئی ہے کہ حسن بصری ان اشخاص مین سے تھے جو سات برس کے سن مین صاحب تمیز اور بالغ ہو گئے تھے اور نماز کا حکم انپر جاری ہو گیا تھا۔ اور وہ جماعت مین حاضر ہوا کرتے تھے اور جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے۔ اور حضرت عثمانؓ کی شہادت تک حضرت علیؓ مدینہ سے باہر تشریف نہین لے گئے اور انکی شہادت کے بعد کوفہ کو تشریف لیگئے تھے پس کسطرح سے کہا جا سکتا ہے کہ حسن بصری نے جناب امیر سے حدیث کو نہین سنا ہے حالانکہ بالغ ہونے کے وقت تک ہر روز وہ جناب امیر کے ساتھ مسجد مین حاضر ہوا کرتے تھے بلکہ انکا سن چودہ برس سے بھی تجاوز کر گیا تھا جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ امہات المومنین کے پاس جایا کرتے تھے اور جناب ام سلمہ بھی اہلبیت مین رہا کرتی تھین حسن بصری اپنی مان کے ساتھ ام سلمہ کے بیت الشرف مین رہا کرتے تھے ؛

تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ جو حدیثیں حسن بصری سے منقول ہیں وہ دلالت کرتی ہیں انکی سماعت پر۔ حافظ مزی نے تہذیب میں ابو نعیم کے طریق سے انکو روایت کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ابو القاسم عبد الرحمن بن العباس ابن زکریا کہتے ہیں کہ ہم سے ابو حنیفہ بن الحنفیہ (؟) علی نے ذکر کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے موسی الجرشی نے بیان کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ثمامہ بن عبیدہ نے کہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عطیہ بن محارب نے نقل کیا ہے کہ یوسف بن عبید کہتے تھے میں نے حسن بصری سے کہا کہ ای ابا سعید تم ہمیشہ یہی کہتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حالانکہ تم نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا حسن بصری نے کہا ای میرے بھتیجے تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو اس سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھی اگر تیری منزلت میرے پاس نہ ہوتی تو میں ہرگز تجھ سے بیان نہ کرتا۔ تو دیکھتا ہے کہ میں جس زمانہ میں ہوں (اور یہ وہ وقت تھا کہ سب باتوں پر حجاج کا عمل درآمد تھا) تو ہر جو مجھ سے قال رسول اللہ سنا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ یہ حدیث کو میں نے جناب علی سے سنا ہے چونکہ میں ایسے وقت میں ہوں کہ جناب علی کا ذکر نہیں کر سکتا اسلئے قال رسول اللہ کہتا ہوں۔ اور جو حدیث کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے امام احمد بن حنبل نے اسکا ذکر مسند میں کیا ہے۔ وہ یہ کہ ہشیم نے ہم سے بیان کیا ہے کہ یونس حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر فرماتے تھے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے لڑکے سے جب تک کہ وہ بالغ ہو سوتے ہوئے سے جب تک وہ نیند سے بیدار نہ ہو اور دیوانہ سے جب تک کہ اسکا جنون جاتا رہے۔ ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور نسائی نے اس حدیث کے حسن ہونے کی بابت لکھا ہے۔ حاکم اور ضیاء مقدسی نے مختارات میں اسکی تصحیح کی ہے۔ حافظ زین الدین عراقی ترمذی کی شرح میں اس حدیث کی شرح میں یہ بات لکھتے ہیں کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ میں دیکھا تھا اور اسوقت حسن بصری لڑکے تھے۔ اور ابو زرعہ کہتے ہیں جس دن کہ امیر علیہ السلام سے لوگوں نے بیعت کی تھی اس دن حسن بصری کی عمر چودہ برس کی تھی اور انہوں نے جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ میں دیکھا تھا۔ بعد ازاں جناب امیر کوفہ اور بصرہ کی طرف تشریف لے گئے اسوقت سے حسن نے جناب امیر سے ملاقات نہیں کی اور حسن بصری کہتے ہیں کہ میں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جناب امیر سے بیعت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ لیس اسیقدر اس مقام میں کافی ہے اور زرقانی کے قول سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ جناب امیر کو حسن بصری نے مدینہ طیبہ سے تشریف لیجانے کے بعد نہیں دیکھا۔

عبارت مرقومہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ حجاج کے خوف سے جناب امیر علیہ السلام کی مرویات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کرکے بیان کرتے تھے اور حضرت علی کا نام نہین لیتے تھے پس اس سے خیال کر لینا چاہیئے کہ دیگر راویون کو بھی اسی قسم کا خوف تھا جسکے سبب سے وہ علی الاعلان جناب امیر علیہ السلام کی مرویات کو نہین بیان کرسکتے تھے +

ابن سعد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر سے جسقدر احادیث روایت ہوئی ہین کسی صحابی سے نہین ہوئین چنانچہ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین اور علامہ حسام الدین علی المتقی کنز العمال مین لکھتے ہین۔
اخرج ابن سعد عن علی انہ قیل لہ مالک اکثر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیثا فقال انی کنت اذا سالتہ انبانی فاذا سکت ابتدانی یعنے جناب امیر علیہ السلام سے لوگون نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ بہ نسبت دیگر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ تر حدیث روایت کرتے ہین جناب علی نے فرمایا کہ میرا یہ حال تھا کہ مین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کرتا تھا تو مجھ سے بیان فرمایا کرتے تھے اور جب مین چپ رہتا تھا تو حضرت ابتدا فرماتے تھے +

جناب امیر علیہ السلام سے صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیر نے حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ علامہ بدخشی نزل الابرار مین اور سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین وروی عنہ من الصحابۃ عبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن جعفر وعبد اللہ بن الزبیر وجابر بن عبد اللہ وجابر بن سمرۃ وجریر بن عبد اللہ البجلی وعبد الرحمن بن اشیم وصہیب بن سنان والبراء بن عازب وزید بن ارقم وحذیفۃ بن اسید وطارق بن اشیم وعمارۃ بن رویبۃ وقنبر بن عمیم وعمرو بن حریث وسفینۃ وابو رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو جحیفۃ وابو ہریرۃ وابو امامۃ وابو لیلی وابو سعید وابو الطفیل وابناہ الحسن والحسین وغیرہم +

ومن التابعین ابناہ محمد بن الحنفیۃ وابنتہ فاطمۃ وکاتبہ عبید اللہ بن ابی رافع وقیس بن ابی حازم ومالک بن اوس والاحنف بن قیس وزید بن وہب وزر بن حبیش وعبید بن عمیر والحارث بن سوید وسعید بن المسیب وعبد الرحمن بن ابی لیلی وعبد اللہ بن شداد بن الہاد ومطرف بن عبد اللہ بن الشخیر وکمیل بن زیاد وشریح بن ہانی وشریح القاضی وعبیدۃ السلمانی والحارث الاعور ومسروق والشعبی والحسن البصری وابو وائل وشقیق بن سلمۃ الاسدی وابو عبد الرحمن السلمی القاری وابو الاسود الدئلی وابو عمرو الشیبانی وابو رجاء العطاردی وغیرہم

جناب امیر علیہ السلام کا علم بفقہ

ابن ابی طالب فوثب علیؑ قائما علی قدمیہ فقال ھا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنا منہ وضمہ الی صدرہ و قبل بین عینیہ ثم بکا حتی دموعہ علی خدہ فقال یا علی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب ھذا شیخ المہاجرین والانصار ھذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی۔ ھذا ابو السبطین الحسن والحسین سید شباب اھل الجنۃ ھذا مفرج الکرب عنی ھذا اسد اللہ فی ارضہ وسیفہ المسلول علی اعدائہ فعلی مبغضیہ لعنۃ اللہ ولعنۃ اللاعنین واللہ منہ بری وانا منہ بری فمن احب ان یبرا من اللہ ومنی فلیتبرا منہ فلیبلغ الشاھد منکم الغائب (اخرجہ ابو سعد عبد الملک بن ابی عثمان محمد الواعظ الخرکوشی فی شرف النبی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور لوگون کو آخرت کا خوف دلایا اور وعید الٰہی سے ڈرایا اور پھر رونے لگے اور فرمایا علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جلدی سے اچھلکر اپنے دونو پاؤن پر کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون حضرت نے انکو اپنے نزدیک بلایا جب وہ نزدیک گئے تو آپنے انکو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتک کہ رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے پھر آواز بلند ارشاد کیا اے گروہ اہل اسلام یہ علی بن ابیطالب شیخ المہاجرین والانصار ہے یہ میرا بھائی اور میرا ابن عم اور میرا داماد اور میرا گوشت اور میرا خون ہے۔ یہ ابو السبطین یعنے امام حسن اور حسین کا باپ ہے جو اہل جنت کے نوجوانون کے سردار ہین۔ یہ مجھسے تکلیف کو دور کرنیوالا ہے۔ یہ خدا کی زمین پر خدا کا شیر ہے اور اسکے دشمنون کے لیئے اسکی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پر خدا اور خدا کے فرشتے لعنت کرتے ہین اللہ ان سے بیزار ہے مین ان سے بیزار ہون۔ پس اگر کوئی خدا کی اور میری بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس سے بیزاری اختیار کرے۔ تم حاضرین مین سے ہر ایک کو چاہیے کہ غائبون کو اس سے آگاہ کرے۔

القاب

امیر المومنین

(۱) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی صحن الدار نائما واذا راسہ فی حجر دحیۃ الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بخیر قال دحیۃ انی لاحبک وان لک مدحۃ ازفہا الیک انت امیر المومنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک یوم القیمۃ تزف انت وحزبک مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک وخسر من تخلاک محبو محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوک ومبغضوا محمد مبغضوک لن ینالھم شفاعۃ

ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے دو شخصوں کیطرف فقہ کا استناد کیا جاتا ہے۔ اول امام ابوحنیفہ دوم امام مالک۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم فقہ جناب محمد باقر علیہ السلام اور صادق علیہ السلام سے حاصل کیا ہے چنانچہ حافظ ذہبی طبقات میں لکھتے ہیں روی عنہ ابنہ جعفر الصادق والاوزاعی والزہری وابوحنیفۃ یعنے جناب محمد باقر سے انکے بیٹے امام جعفر صادق اور امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ نے روایت کی ہے اور خود انکا قول ہے لولا السنتان لهلك النعمان یعنے اگر میں دو سال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں نہ رہتا تو ہلاک ہوجاتا ✤

امام شافعی کی فقہ میں دو سلسلے ہیں ایک سلسلہ سے تو وہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے شمار ہوتے ہیں کیونکہ وہ امام محمد بن حسن شیبانی کے شاگرد تھے اور امام محمد نے امام ابوحنیفہ سے تلمذ حاصل کیا ہے اس وجہ سے امام شافعی کا یہ سلسلہ حضرت امام باقر اور جعفر الصادق علیہما السلام کیطرف منتہی ہوتا ہے دوسرا سلسلہ امام شافعی کا امام مالک بن انس کیطرف منتہی ہوتا ہے اور امام مالک ربیعۃ الرائی کے شاگرد تھے اور ربیعۃ الرائی نے فقہ اور حدیث عکرمہ سے حاصل کیا ہے اور عکرمہ نے جناب عبداللہ بن عباس سے تلمذ پایا ہے اور عبداللہ بن عباس حضرت امیر علیہ السلام کے تلامذہ میں سے ہیں امام احمد بن حنبل امام شافعی کے شاگرد ہیں اسلیے انکا سلسلہ تلمذ بھی حضرت علی ہی کیطرف منتہی ہوتا ہے ✤

اب رہا سلسلہ فقہ صحابہ اسکے بارہ میں مسروق روایت کرتے ہیں قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت علمهم انتهى الى عمر وعبد الله بن مسعود وابی الدرداء ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وعلی بن ابی طالب ثم شاممت هؤلاء الخمسة فوجدت علمهم انتهى الى الرجلين علی وعبد الله بن مسعود ثم شاممت الاثنين فوجدت عليا يفضل على عبد الله (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور علی بن ابیطالب کیطرف منتہی ہوتا ہے پھر پیچھے ان پانچوں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیوں کیطرف منتہی ہوتا ہے یعنے علی اور عبداللہ بن مسعود کیطرف پھر پیچھے ان دونوں کو سونگھا تو معلوم ہوا کہ علی عبداللہ پر فضیلت رکھتے ہیں ✤ حضرت امیر علیہ السلام کی زیادہ تر تفقہ کا یہ باعث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں بھی منصب قضا جناب امیر علیہ السلام کی ذات بابرکات کے ساتھ تعلق رکھتا تھا ✤

(۱) عن حميد بن عبد الله بن يزيد المدنی قال ذكر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء قضى به علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد لله الذی جعل فينا الحكمة اهل البيت (اخرجه

احمد) حمید بن عبداللہ بن یزید مدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے
ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنکر تعجب کیا اور فرمایا شکر ہے خدا کا جس نے
ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے +

(۲) عن انس بن مالک عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال اقضی امتی علی بن ابی طالب (المصابیح) انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت میں زیادہ قضا
والا علی بن ابیطالب ہے +

(۳) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقضی امتی بعدی علی بن ابی طالب
(اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و
سلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے بعد میری امت میں علی بن ابیطالب زیادہ قضا والا ہے +

(۴) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یا رسول
اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت
لسانک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین بعد ذلک (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ
والبزار وابویعلی وابن حبان والحاکم باختلاف یسیر) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھکو آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قاضی مقرر کر کے یمن کیطرف روانہ فرمایا اسوقت میرا سن نہایت چھوٹا تھا میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھکو ایک قوم کی طرف قاضی کر کے بھیجتے ہیں ان میں جھگڑے بھی ہونگے اور
مجھے قضا کا علم حاصل نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی تیرے دل کو ہدایت
کریگا اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا جناب امیر کہتے ہیں اسکے بعد مجھے کبھی دو آدمیوں کے فیصلہ کرنے
میں شک نہیں پیدا ہوا +

(۵) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی تخصم الناس بسبع ولا یحاجک احد
من قریش انت اولھم ایمانا باللہ واوفاھم بعہد اللہ واقومھم بامر اللہ واقسمھم بالسویۃ و
اعدلھم فی الرعیۃ وابصرھم بالقضیۃ واعظمھم عند اللہ بالمزیۃ (اخرجہ الحاکم والدیلمی)
معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ جناب علی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سات باتوں میں لوگوں
سے جھگڑو گے اور قریش میں سے کوئی ایک تجھ سے نہیں مخاصمت کر سکیگا تم ان سب سے اللہ کے ساتھ
پہلے ایمان لانے والے ہو۔ اور ان سب سے خدا تعالے کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنے والے
ہو اور ان سب سے خدائے تعالے کے حکم کے ساتھ قیام کرنے والے ہو۔ اور ان

سب سے زیادہ پوری تقسیم کرنیوالے اور ان سب سے رعیت کے ساتھ زیادہ عدل کرنیوالے ہو اور ان سب سے زیادہ فیصلہ کو جاننے والے ہو اور تم ان سب سے اللہ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے ہو۔

(۶) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ بعثہ الی الیمن فوجد اربعۃ وقعوا فی حفرۃ لیصطاد فیہ الاسد سقط اولا فتعلق باٰخر وتعلق الاٰخر باٰخر حتی تساقط الاربعۃ فجرحہم الاسد ومات من جراحتہ فتنازع اولیائھم حتی کادوا یقتتلون فقال علی انا اقضی بینکم فان رضیتم فہو القضاء والا حجزت بعضکم عن بعض حتی تاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقضی بینکم قال اجمعوا من القبائل الذین حفروا البیر ربع الدیۃ والثلث ونصفہا ودیۃ کاملۃ فللاول ربع الدیۃ لانہ اہلک من فوقہ وللثانی ثلثہا لانہ اہلک من فوقہ وللثالث النصف لانہ اہلک من فوقہ وللرابع دیۃ کاملۃ فابوا ان یرضوا فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ فلقوہ عند مقام ابراہیم فقصوا علیہ القصۃ فقال رجل قضا بیننا علی فلما قصوا علیہ القصۃ اجازہ (اخرجہ احمد فی المناقب)

جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن کی طرف بھیجا وہاں پر چار آدمی ایک گڑہے میں گر پڑے تہے جو شیر کے شکار کرنے کے لیے کہودا گیا تہا اور پہلے سے اس میں شیر گرا ہوا تہا جب ایک آدمی اس میں گرنے لگا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا جب دوسرا بہی اسکے ساتھ گرنے کو ہوا تو اس نے تیسرے کو پکڑا اور تیسرے نے چوتہے کو پکڑا اسیطرح سے چاروں آدمی اس میں گر گئے شیر نے ان چاروں کو زخمی کرکے مار ڈالا۔ انکے وارثوں میں تنازع پیدا ہوا۔ قریب تہا کہ ان میں جنگ کی نوبت پہنچ جاتی جناب امیر نے فرمایا میں اس قضیہ کو فیصل کر دیتا ہوں اگر تم باہم رضی ہو جاؤ ورنہ چند آدمی تم میں سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں چلے جائیں آپ تہارا جہگڑا فیصل کر دینگے۔ جناب امیر نے فرمایا کہ جن لوگوں نے یہ گڑہا کہودا ہے ان سے دیت اسطرح پر جمع کرو کہ ایک چوتہا حصہ دیت کا ہو اور ایک تیسرا حصہ اور ایک نصف حصہ دیت کا ہو اور ایک پوری دیت ہو پس پہلے آدمی کے لیے دیت کی چوتہائی ہے اور دوسرے کے لیے دیت کی تہائی اور تیسرے کے لیے دیت کا نصف حصہ اور چوتہے شخص کے لیے پوری دیت ہے۔ ان لوگوں نے اس سے انکار کیا اور رضی نہ ہوئے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مقام ابراہیم علیہ السلام پر ملاقات کی اور تمام قصہ بیان کیا ایک آدمی نے کہا کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم میں اسطرح پر فیصلہ کیا تہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ فیصلہ سنایا گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی اسی کو جائز رکہا۔

(۷) قیل سبب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضاکم علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان جالسا مع جماعة
من الناس فجاءه خصمان فقال احدهما یا رسول اللہ ان لی حمارا وان لهذا البقرة فقتلت حماری فبدأ
رجل من الحاضرین فقال لا ضمان علی البهائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقض بینهما یا
علی فقال علی لهما اکانا مرسلین ام مشدودین ام احدهما مشدود والآخر مرسل فقال کان الحمار
مشدودا والبقرة مرسلة وصاحبها معها فقال علی صاحب البقرة ضامن الحمار فاقر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وامضاه قضاءه (اخرجه الخطیب فی تاریخه) روایت ہے کہ جناب سید المرسلین صلی
اللہ علیہ وسلم ایک گروہ صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ دو شخص مخاصمت کرتے ہوئے حضور میں آئے
ایک نے ان میں سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک گدہا تھا اور اس شخص کی گائے تھی اس کی گائے
نے میرے گدہے کو مار ڈالا ہے ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا کہ جانوروں کے فعل کا کوئی ذمہ دار
نہیں ہو سکتا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم ان دونوں کا فیصلہ کرو حضرت علی
نے ان دونو آدمیوں سے پوچھا کہ آیا وہ دونو جانور بندہے تھے یا کھلے تھے یا ایک ان میں سے بندہا تھا
اور دوسرا کھلا تھا جواب دیا کہ گدہا بندہا تھا۔ اور گائے کھلی تھی۔ اور اسکا مالک اسکے ساتھ تھا
حضرت علیؑ نے فرمایا کہ گائے کا مالک گدہے کے نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے علیؑ کے فیصلہ کی تصدیق فرمائی اور انکے فیصلہ کو جاری کیا ؎

(۸) عن زید بن ارقم قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءه کتاب من علی فیه ان ثلثة نفرا توا
یختصمون فی غلام وطئوا امه فی الجاهلیة فی طهر واحد کلهم یدعیه انه ابنه فقضیت
بینهم ان اقرعت بینهم وجعلته للقارع منهم علی ان یغرم للآخرین ثلثی الدیة فضحک النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذه ثم قال ما اعلم فیها الا ما قضی علی (اخرجه الطبرانی فی
الکبیر فی مسند زید بن ارقم) زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے
حضور میں حاضر تھا کہ خدمت عالی میں جناب امیرؑ کا خط پہونچا اس میں لکھا ہوا تھا کہ میرے پاس تین
شخص اپنا جھگڑا ایک لڑکے کی نسبت لیکر آئے تھے کہ زمانہ جاہلیت میں اس لڑکے کی ماں کے ساتھ
ان تینوں نے ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا ان تینوں میں سے ہر ایک شخص اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتا
تھا میں نے انکے فیصلہ کے واسطے قرعہ ڈالا جسکے نام کا قرعہ نکلا میں نے اس لڑکے کو اسکا فرزند قرار دیکر یہ
شرط لگادی کہ اگر یہ شخص باقی کے دو شخصوں کو دیت کی دو تہائیاں ادا کر دے سرور دنیا و دین صلی
اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس پڑے یہانتک کہ آپکے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر آپ نے ارشاد کیا کہ علی کے

فیصلہ کے بغیر ہمین اسکا کوئی اور فیصلہ نہین معلوم ہوتا ✦

(تنبیہ) سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام فقہ مین اکابر صحابہ کے مرجع تہے اور سب صحابی جناب امیر علیہ السلام کو اعلم بالسنۃ مانتے تہے از انجملہ صحابہ کرام کے بعض اقوال جو جناب امیر علیہ السلام کی فقہ کی نسبت روایت ہوئے ہین مع آپ کے بعض فیصلجات کے درج ذیل ہین ✦

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت من افتاکم بیوم عاشوراء قالوا علی قالت اما انہ اعلم بالسنۃ (اخرجہ ابو عمر) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ اونہون نے لوگون سے استفسار فرمایا کہ عاشوراء کے دن روزہ کی نسبت تمکو کس نے فتوے دیا ہے لوگون نے عرض کیا کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت صدیقہ نے فرمایا وہ سنت نبوی کو بہت زیادہ جاننے والے ہین ✦

(۲) سئل شریح ابن ھانی عن عائشۃ ام المومنین عن مسح الخفین فقالت ائت علیا فاسئلہ (اخرجہ مسلم وابن عبد البر فی الاستیعاب) شریح بن ہانی نے جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے موزہ کے مسح کی نسبت سوال کیا جناب صدیقہ نے فرمایا جناب علی علیہ السلام سے پوچھو ✦

(۳) عن عبد الرحمن بن اذینۃ العبدی عن ابیہ اذینۃ بن مسلمۃ العبدی قال اتیت عمر بن الخطاب فقلت من این اعتمر فقال ائت علیا فاسالہ (استیعاب) عبد الرحمن بن اذینۃ العبدی اپنے والد اذینہ بن مسلمۃ العبدی سے روایت کرتے ہین کہ مین نے جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچھا کہ مین کہان سے عمرہ کیا کرون حضرت عمر نے مجھے کہا جناب علی علیہ السلام سے جاکر پوچھو ✦

(۴) عن سعید بن المسیب قال کان عمر رضی اللہ تعالی عنہ یتعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب کہتے ہین کہ جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ خدا کی طرف پناہ مانگتے تہے اس مشکل امر سے جس مین جناب ابو الحسن نہ ہون ✦

(۵) عن یحیی بن عقیل قال کان عمر رضی اللہ تعالے عنہ یقول لعلی اذا سالہ ففرج عنہ لا ابقانی اللہ بعدک یا علی (اخرجہ الجندی) یحیی بن عقیل کہتے ہین

کہ جب جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کچھ پوچھا کرتے اور ان کی جواب سے خوش ہوتے تو فرماتے تیرے بعد یا علی مجھے خدا زندہ نہ رکھے +

(۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لا یفتین احد فی المسجد وعلی حاضر (استیعاب) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد مین ہوتے ہون تو کوئی شخص فتوے نہ بیان کرے +

(۷) عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما قال خطبنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال اقضانا علی (اخرجہ السلفی) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ہمکو خطبہ سنایا اور اس مین کہا کہ ہم مین بڑے قاضی علی ہین +

(۸) قیل لعمر بن الخطاب لو اخذت حلی الکعبۃ فجہزت بجیوش المسلمین وما تصنع الکعبۃ بالحلی فہم بذلک عمر فسال علیا فقال ان القران انزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاموال اربعۃ اموال المسلمین فقسمہا بین الورثۃ وذوی الفرائض والفی فقسمہ علی مستحقیہ والخمس فوضعہ اللہ حیث وضعہ والصدقات فجعلہا حیث جعلہا وکان حلی الکعبۃ یومئذ فترکہ علی حالہ ولم یترکہ نسیانا فاقرہ حیث اقرہ اللہ ورسولہ فقال لہ عمر لولاک لافتضحنا (ربیع الابرار فی الباب الخامس والسبعین) عمر بن خطاب سے کہا گیا اگر کعبہ کے زیورات کو آپ لیکر مسلمانون کے لشکر مین صرف کردین تو اسکا سبب معلوم ہوتا ہے کیونکہ کعبہ کو زیور کی کچھ ضرورت نہین عمر رضی اللہ عنہ نے جناب امیر سے اس امر کی نسبت استفسار کیا جناب امیر نے ارشاد کیا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل فرمایا اور چار قسم کا مال قرار دیا ہے ایک مسلمانون کا مال ہے جسکو ذوی الفرائض اور ورثہ مین تقسیم کیا ہے اور ایک جرمانہ ہے جسکو اسکے مستحقون پر بانٹا ہے اور ایک مال خمس ہے جو خدا نے جنکو دینا تھا دیا اور ایک زکوٰۃ ہے وہ بھی جنکا حق تھا انکے دینے کا حکم دیا پس ان دنون مین بھی کعبہ کا زیور موجود تھا خدا نے اسکو اسی حال پر چھوڑ دیا اور اسکو خدا نے بھولکر نہین چھوڑا پس تم بھی اس کو اسیطرح پر رہنے دو جسطرح پر کہ خدا نے اور خدا کے رسول نے اسے رہنے دیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو ہماری بڑی رسوائی ہوتی +

(۹) عن ابی سعید الخدری قال حججنا مع عمر بن الخطاب فلما دخل الطواف استقبل الحجر

فقال انی لا علم انك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا امرنا رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما قبلتك ثم
قبلہ فقال لہ علی انہ یضر وینفع قال بم علمت ذلك قال بکتاب الله قال قال الله تبارك وتعالی
واذ اخذ ربك من بنی ادم من ظهورهم الخ لما خلق الله ادم مسح علی ظهرہ فقررهم بانہ الرب
وانهم العباد واخذ الله عهودهم ومواثیقهم وکتب ذلك فی رق وکان لهذا الحجر عینان ولسان
فقال افتح فمك ففتح فاہ فالقمہ ذلك الرق فقال اشهد لمن وافاك بالموافاۃ یوم القیامۃ واشهد
انی سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول یؤتی یوم القیمۃ بالحجر الاسود لسان ذلق یشهد
لمن یستلم بالتوحید فهو یا امیر المؤمنین یضر وینفع فقال عمر اعوذ بالله من ان اعیش فی
قوم لست فیهم یا ابا الحسن (اخرجہ الجندی فی فضائل المکۃ ابو الحسن القطانی فی المطولات
والحاکم فی المستدرك والبیهقی فی شعب الایمان) والسیوطی فی البدور السافرۃ فی احوال الاخرۃ

ابو سعید خدری رضی الله عنہ کہتے ہین کہ ہم جناب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنہ کے ساتھ حج کرنے
کو گئے جب جناب عمر طواف کرنے لگے اور حجر الاسود کے سامنے بوسے کے لیے کھڑے ہوئے تو کہنے لگے
مین جانتا ہون کہ تو ایك پتھر ہے کہ نقصان دے سکتا ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اگر ہمکو رسول خدا
صلی الله علیہ وسلم نہ حکم دیتے تو مین تجھے نہ چومتا پھر حضرت عمر نے اسکو بوسہ دیا جناب علی علیہ السلام نے
فرمایا یہ نفع اور نقصان پہونچا سکتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ بات آپ کہان سے کہتے ہین جناب علی علیہ
السلام نے فرمایا خدا کی کتاب سے چنانچہ الله تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ جب تیرے رب نے بنی
آدم سے انکی پشتون مین عہد لیا الخ پس جب خدای پاك نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انکی پشت
پر ہاتھ پھیرا پھر ارواح نے اقرار کیا کہ وہ ہمارا رب ہے اور ہم اسکے بندے ہین اور خدا نے انسے عہد اور میثاق
لیکر ایك ورق پر لکھا اور اس پتھر کی زبان اور آنکھین تھین پس خدا نے فرمایا اپنے مونہ کو کھول اس نے
مونہ کو کھولدیا اور اس ورق کو نگل لیا الله تعالی نے فرمایا تو قیامت کے دن اسکی گواہی دیجیو جو تجھ سے
عہد پورا کرنے کی وجہ سے ملے اور مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سنا
ہے کہ قیامت کے دن حجر الاسود آئیگا اور اسکی زبان نہایت تیز ہوگی گواہی دیگا اس شخص کی جو توحید
کے ساتھ اسکو چومے گا پس اے امیر المؤمنین یہ نقصان اور نفع دے سکتا ہے جناب عمر نے فرمایا
خدا کی طرف پناہ لیجاتا ہون کہ مین زندہ رہون ایسی قوم مین کہ جس مین اے ابو الحسن آپ نہون ۔

(١٠) وقال ابو القاسم محمد بن عمر الزمخشری مرفوعا الی الحسن ان عمر بن الخطاب اتی بامرأۃ
مجنونۃ حبلی قد زنت فاراد ان یرجمها فقال لہ علی یا امیر المؤمنین اما سمعت ما قال رسول الله

صلی اللہ علیہ قال وما قال قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ رفع القلم عن ثلاث عن المجنون حتی یبرأ وعن الغلام حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ فخلی عمر سبیلہا

ابو القاسم محمود الزمخشری حسن بصری کی طرف مرفوع کر کے لکھتے ہیں کہ لوگ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنون عورت حاملہ کو لائے کہ اس نے زنا کیا تھا جناب عمر نے اسکے رجم کا قصد کیا حضرت علیؑ نے ان سے کہا اے امیر المومنین آپکو نہیں معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا فرمایا ہے جناب امیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے مجنون سے جب تک وہ تندرست ہو جاوے اور لڑکے سے جب تک وہ بالغ نہ ہو اور سوتے ہوئے سے جب تک وہ بیدار نہ ہو پس جناب عمر نے اس عورت کو چھوڑ دیا +

(۱۱) عن ابی حرب بن ابی الاسود ان عمر اراد رجم المرأۃ التی ولدت بستۃ اشہر فقال علی ان اللہ تعالی یقول وحملہ وفصالہ ثلاثون شہرا وقال اللہ تعالی وفصالہ فی عامین فالحمل ستۃ اشہر والفصال فی عامین فترک عمر رجمہا وقال لولا علی لہلک عمر اخرجہ ابن السمان و الخلعی ومحب الطبری فی الریاض النضرۃ) ابی حرب بن ابی الاسود روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک عورت کے رجم کا ارادہ کیا جو نکاح کے چھ مہینے بعد بچہ جنی تھی پس جناب علی نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بچہ کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینوں کے بعد ہے اور دوسری جگہ خدا فرماتا ہے کہ بچے کا دودھ چھوڑنا دو برس کے بعد ہے پس حمل کی مدت چھ مہینے ہوئی اور دودھ چھوڑانیکی دو برس پس عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کرنے کو چھوڑ دیا۔ اور کہا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو گیا ہوتا +

(۱۲) عن علی قال لما کان ولایۃ عمر رضی اللہ عنہ اتی بامرأۃ حامل فسالہا عمر بن الخطاب فاعترفت بالفجور فامر بہا عمر ان ترجم فلقیہا علی بن ابی طالب فقال امرت بہا ان ترجم فقال نعم اعترفت عندی بالفجور فقال ہذا سلطانک علیہا فما سلطانک علی ما فی بطنہا ثم قال لہ علی فلعلک انتہرتہا واخفتہا فقال قد کان ذلک قال اوما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا حد علی معترف بعد بلاء انہ من قید او حبس او تہدد فلا اقرار لہ فخلی عمر سبیلہا ثم قال عجزت النساء ان تلدن مثل علی بن ابی طالب اخرجہ الخوارزمی فی المناقب جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں لوگ ایک حاملہ عورت کو لائے حضرت عمر نے اس سے پوچھا اس عورت نے اپنے زنا کا اقرار کیا حضرت عمر نے اسکو سنگسار کرنیکا حکم دیا۔ راہ میں اسے جناب علی نے دیکھا اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے اسکے سنگسار کرنیکا حکم دیا حضرت عمر نے کہا ہاں اسنے

میرے پاس اپنے فجور کا اعتراف کیا ہے جناب علی علیہ السلام نے فرمایا اسپر تو تمہارا یہ حکم ہے اوسکے پیٹ مین جو
بچہ ہے اسپر تمہارا کیا حکم ہے پھر جناب علی نے فرمایا شاید تمنے اسکو جبر کا اور دھمکایا ہوگا حضرت عمرؓ نے
کہا ہان مینے دھمکایا تھا حضرت علیؑ نے کہا شاید تم نے نہین سنا ہے جو کچھ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بعد تشدد کے اعتراف کرنیوالے
پر حد نہین ہے جسکو کہ آپنے قید کیا اور دھمکایا پس اسکا اقرار نہین پس حضرت عمر نے اسکو چھوڑ دیا اور کہا کہ
عورتین علی بن ابیطالب جیسے کو جننے مین عاجز ہین ✦

(۱۳) عن ابن المسروق ان عمر اتی بامرأة قد نکحت فی عدتها ففرق بینهما وجعل مهرها فی بیت
المال وقال لا یجتمعان ابدا فبلغ علیا قال ان کان جهلا فلها المهر بما استحل من فرجها ویفرق
بینهما واذا انقضت عدتها فهو خاطب من الخطاب فخطب عمر فقال ردوا الجهالات الی السنة
فرجع الی قول علی (اخرجه احمد) ابن مسروق کہتے ہین کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو
لائے جسنے اپنی عدت مین نکاح کیا تھا پس حضرت عمر نے اسکے اور اسکے شوہر کے درمیان جدائی کا حکم
دیا اور اسکے مہر کو بیت المال مین جمع کرا دیا۔ اور کہا کہ یہ میان بیوی ہرگز کبھی اکٹھے نہین ہونگے یہ بات
حضرت علیؑ کے پاس پہونچی آپنے فرمایا کہ اگرچہ نکاح جہل کے رو سے ہوا ہے تو اس عورت کو بدلے اس حق
کے کہ اسکی فرج سے اس مرد کو حاصل ہوا ہے مہر دلانا چاہیے اور جب عدت پوری ہوجاوے تو یہ مرد اسکو
ساتھ نکاح کرے پس حضرت عمر نے اسکا نکاح کر دیا اور کہا جہالتون کو سنت کیطرف رد کرو پس حضرت عمر
نے جناب علی کے قول کیطرف رجوع کیا ✦

(۱۴) عن جعفر الصادق قال اتی عمر بن الخطاب بامرأة قد تعلقت برجل من الانصار وکانت تهواه
ولم تقدر علیه فاحتالت فذهبت واخذت البیض واخرجت منها الصفرة وصبت البیاض علی
اثوابها وبین فخذیها ثم جاءت الی عمر فقالت یا امیر المؤمنین ان هذا الرجل اخذنی فی موضع
کذا ففضحنی فهم عمر ان یعاقبه وکان علی جالسا عنده فجعل الانصاری یحلف بالله انها تکذب
علی ویقول یا امیر المؤمنین لا تعجل فی امری بین لک براءة ذمتی فقال عمر یا علی ما تری فی امرها فقال
علی نظرت الی البیاض علی ثوب المرأة فاتهمها ان تکون احتالت بذلک فقال ایتونی بماء حار
قد غلی غلیانا شدیدا ففعلوا فصبوا علی موضع الثیاب من ثوب المرأة فاستوی ذلک البیاض
حتی صار مثل بیاض البیض للشوی ثم شمه فاذا هو بیاض البیض فاقبل علی المرأة فهددها
حتی اقرت بذلک ودفع الله العقوبة عن الانصاری ببرکة علی بن ابی طالب نقله نجم الدین
فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین المسنکی المهدی فی مناقب الاصحاب جناب امام جعفر صادق

سے منقول ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ میں ایک عورت ایک انصاری مرد کو چاہتی تھی مگر اسے اس انصاری کا وصال میسر نہیں ہوتا تھا ایک روز اسنے ایک حیلہ بنایا اور ایک انڈے کو توڑ کر زردی کو پھینکدیا اور اسکی سفیدی کو اپنے کپڑے اور جنگاسوں پر چھڑک کر حضرت عمر سے آکر کہا یا امیر المومنین مجھے اس انصاری نے فلاں مقام پر رسوا کیا ہے حضرت عمر اس انصاری کو سزا دینے پر آمادہ ہو گئے جناب مرتضے انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے انصاری خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا یہ میری نسبت جھوٹ بکتی ہے اے امیر المومنین آپ میری باتمین جلدی نکرین آپ کو میری بے گناہی ثابت ہو جائگی حضرت عمر نے جناب مرتضے سے کہا آپ اس عورت کے بارہ مین کیا خیال کرتے ہین جناب مرتضے نے ارشاد کیا کہ مینے اس عورت کے کپڑے پر سفیدی کو دیکھا ہے مین سمجھتا ہون کہ اسنے مکر گانٹھا ہے تم میرے پاس کھولتا ہوا پانی لاؤ جب لوگ پانی اوٹھا لائے آپنے اس عورت کے کپڑے کے دھبے پر ڈلوایا کپڑے سے انڈے کی سفیدی پک کر اُٹھ آئی پھر آپنے اسے سونگھا تو اس مین سے انڈے کی بساند آنے لگی آپنے اس عورت کو دھمکایا اس نے اقرار کیا کہ مینے مکر گانٹھا تھا۔ خدای تبارک نے برکت جناب امیر علیہ السلام کی بریجے اس انصاری پر اس عقوبت کو دفع کیا +

(١٥) قیل ان رجلین اتیا امرأة من قریش فاستودعاها مائة دینار وقالا لا تدفعیها الی احد منا دون صاحبه فلبثا حولا ثم جاء احدهما الیها وقال ان صاحبی قد مات فادفعی الی الدینار فدفعتها الیه ثم لبثت حولا اخر فجاء الاخر فقال دفعی لی الدینار فقالت ان صاحبک جاءنی وزعم انک قد مت فدفعتها الیه فاختصما الی عمر ان یقضی علیهما ودفع الی علی بن ابی طالب فعرف علی انهما قد مکرا بهما فقال الیس قلتما لا تدفعیها الی واحد منا دون صاحبه قال بلی قال فان مالک عندنا فاذهب فجیٔ بصاحبک حتی ندفعها الیک (اخرجه المخاوندی) روایت ہے کہ دو آدمی قریش کی ایک عورت کے پاس سو دینار امانت رکھ گئے اور کہہ گئے کہ جبتک ہم دونون اکٹھے تیرے پاس نہ آمین تو کسی ایک کو یہ امانت نہ دیجیو پھر ایک سال گذر گیا ان مین سے ایکنے آکر بیان کیا کہ میرا دوست مر گیا ہے وہ سو دینار مجھے دیدے اس عورت نے سو دینار اسکو دیدیے اسکے بعد پھر ایک سال گذرا وہ دوسرا آکر کہنے لگا وہ سو دینار مجھے دیدے اس عورت نے جواب دیا کہ تیرا دوست میرے پاس آیا تھا اسکا خیال تھا کہ تو مر گیا ہے وہ مجھ سے امانت لیگیا ہے اسنے کہا کیا ہمارا یہ وعدہ نہین تھا کہ جبتک اکٹھے ہم دونون نہ آئین تو امانت اکیلے کسی ایک کو نہ دیجیو پس اس عورت اور مرد مین جھگڑا شروع ہوا اور وہ دونون جناب عمر کے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یا صفوۃ اللہ فاخذ راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ الھمھمۃ فاخبرہ الحدیث قال لم یکن دحیۃ الکلبی کان جابرئیل سماک باسم سماک اللہ بہ وھو الذی القی محبتک فی صدور المومنین ورھبتک فی صدور الکافرین (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) ابن عباس کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دحیہ کلبی کے آغوش مین سر رکہے ہوئی اپنی دولتخانہ کے صحن مین استراحت فرما رہے تہے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور سلام علیک کہکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچہا۔ دحیہ نے جواب دیا خیریت ہے اور کہا کہ مین تم سے محبت رکہتا ہون آپکے چند مناقب مجہی معلوم ہین جنکو مین آپسے بیان کرنا چاہتا ہون۔ آپ تمام مومنون کے امیر اور تمام سفید ہاتہہ اور پاؤن اور مونہہ والون کے پیشوا ہین آپ سوا انبیا اور مرسلین کے تمام بنی آدم کے سردار ہین قیامت کے روز لوا الحمد آپکے ہاتہہ مین ہوگا اور آپ کا گروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور انکے گروہ کے ساتہ جنت مین سیر کرتا ہوگا بتحقیق رستگار ہوا وہ شخص جس نے آپ سے تولا رکہی اور نقصان اٹہایا اس نے جو آپسے علیحدہ ہو گیا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے محب آپکے محب ہین اور ان کے دشمن آپکے دشمن ہین۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہرگز بہرہ یاب نہ ہون گے اے برگزیدہ خدا میرے پاس تشریف لائیے جب جناب امیر اسکے قریب گئے تو اس نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنے آغوش سے لیکر انکے آغوش مین رکہدیا اتنے مین سرکار نے خواب سے بیدار ہوکر پوچہا یہ کیسا شور تہا جناب امیر نے دحیہ کا تمام ماجرا عرض کیا حضور نے فرمایا یہ دحیہ نہین تہے بلکہ جبرئیل تشریف لائے تہے تاکہ جن القاب سے پروردگار نے تمہین ممتاز کیا ہے ان سے تمہین آگاہ کرین۔ خدا تعالی نے تمہاری محبت کو مومنین کے سینہ مین القا کیا ہے اور تمہارے خوف کو کافرون کے دل مین ڈالدیا ہے۔

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسکب لی وضوء ومآء فتوضی وصلی ثم انصرف فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم فھو امیر المومنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین و امام الغر المحجلین فجاء علی فضرب الباب فقال من ھذا یا انس قلت علی قال فتح لہ فدخل (اخرجہ ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مجہکو فرمایا کہ اے انس پانی لاکر مجہی وضو کرا مین پانی لایا اور حضرت نے وضو کیا اور نماز پڑہی نماز سے فارغ ہوکر مجہے ارشاد کیا اے انس جو شخص آج سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ مومنون کا امیر اور مسلمانون کا سردار اور وصیون کا خاتم اور سفید ہاتہہ اور مونہہ والون کا پیشوا ہوگا۔ ناگاہ جناب امیر تشریف لائے اور دروازہ کہٹکہٹایا حضرت نے پوچہا اے انس یہ کون ہے مینے عرض کیا علی ہین آپنے فرمایا دروازہ کہولدے مینے دروازہ کہولدیا جناب امیر حضرت کے پاس تشریف لے آئے۔

پاس فیصلہ کے لیے حاضر ہوئے حضرت عمر نے انکو جناب علی کی خدمت میں بھیجدیا جناب مرتضے فوراً سمجھ گئے کہ ان دونوں آدمیوں نے اس عورت سے مکر کیا ہے اس آدمی سے فرمایا کیا تم دونوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ جب تک ہم دونوں اکٹھے تیرے پاس نہ آئیں تو تو نے اکیلے کسی ایک کو امانت واپس نہ دینا۔ تیرا مال ہمارے پاس موجود ہے اپنے دوست کو لے آ ہم تجھے دیدینگے ٭

(۱۶) عن قیل ان سبعۃ انفس خرجوا من الکوفۃ مسافرین فغابوا مدۃ ثم عادوا وقد فقد منهم واحد فجاءت امرأته الی علی فقالت یا امیر المؤمنین ان زوجی سافر هو وجماعۃ وقد عادوا دونه فاتیتهم وسألتهم عنه فلم یخبرونی بحالته وقد اتهمتهم بقتله واسألك باحضارهم واستکشاف حالهم فاحضرهم وفرقهم واقام کل واحد منهم الی ساریۃ من سواری المسجد و وکل بہ رجلا یمنع ان یقربه احد لیحادثه ثم استدعا واحد لیحدثه وسأله عن حال الرجل فانکر فلما انکر رفع علی صوته بالتکبیر وقال الله اکبر فلما سمع الباقون صوت علی مرتفعا بالتکبیر اعتقدوا ان رفیقهم قد اقر وحکی لعلی صورۃ الحال ثم استدعاهم واحدا واحدا فاقروا بقتله بناءً علی ان صاحبهم قد اخبر علیا بما فعلوه فلما اقروا بذلك قال الاول یا امیر المؤمنین هولاء قد اقروا وما انا اقررت بذلك قال هولاء رفقائك قد شهدوا علیك فما ینفعك انکارك بعد شهادتهم فاعترف انه شارکهم فی امر قتله فلما تکمل اعترافهم بقتله اقام علیهم حکم الله تعالیٰ (مطالب السؤل لطلحۃ الشافعی) روایت ہے کہ سات آدمی کوفہ سے سفر کو گئے اور ایک مدت تک غائب رہے پھر جب لوٹ کر آئے ایک ان میں سے مفقود ہو گیا۔ اسکی زوجہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگی یا امیر المؤمنین میرا خاوند ایک جماعت کے ساتھ سفر کو گیا تھا وہ لوگ سفر سے لوٹ آئے ہیں اور وہ نہیں آیا میں نے انسے اسکا حال پوچھا تھا وہ اسکا حال کچھ نہیں بیان کرتے اور میں انپر اسکے قتل کا دعوی رکھتی ہوں اور آپ سے ملتجی ہوں کہ آپ انکے حضار کا حکم نافذ فرمائیں اور ان سے انکشاف حال کریں جناب امیر نے انکو بلایا اور ہر ایک کو ان میں سے جدا جدا مسجد کے گوشوں میں بٹھادیا اور ایک ایک آدمی کا پہرا انپر مقرر کیا تاکہ انسے کوئی نہ ملنے پائے اور بات نکرے پھر ایک آدمی کو ان میں سے بلاکر اس آدمی کے حال سے پوچھا اس نے انکار کیا اسکے انکار پر جناب امیر نے تکبیر کی بلند آواز فرمائی جب دوسرے لوگوں نے جناب امیر کی آواز کو سنا انکو گمان پیدا ہوا کہ انکے رفیق نے اقرار کر لیا ہے اور جناب امیر سے صورت حال کو بیان کر دیا ہے پھر ہر ایک کو ان میں سے علیحدہ علیحدہ بلایا انہوں نے اس بنا پر اسکے قتل کا اقرار کیا کہ انکے رفیق نے جناب امیر سے انکا فعل بیان کر دیا ہے جب ان لوگوں نے اسکا اقرار کیا پہلا شخص

کہنے لگا اے امیر المومنین ان لوگون نے اسکا اقرار کیا تجھسے تو اقرار نہین کیا جناب امیر نے فرمایا یہ لوگ تیرے رفیق ہین تجھپر گواہی دیتے ہین انکی شہادت کے بعد تیرا انکار تجھے نفع نہین بخشتا پس اسنے بھی انکے شریک ہونے کا اقرار کیا حسب انکا اعتراف اس شخص کے قتل کی نسبت کامل ہو گیا۔ تو جناب امیر علیہ السلام نے اللہ کا حکم انپر جاری کیا۔

(۱۷) عن محمد بن یحیی بن حبان ان حبان ابن منقذ کان تحتہ امرأتان ھاشمیۃ والانصاریۃ فطلق الانصاریۃ ثم مات علی راس الحول فقالت لم تنقض عدتی فارتفعوا الی عثمان رضی اللہ عنہ فقال ھذا لیس لی بہ علم فارتفعوا الی علی فقال علی تحلفین عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لم تحیض ثلاث حیضات ولک المیراث فحلفت فاشرکت فی المیراث اخرجہ ابن الحرب الطائی محمد بن یحیی بن حبان کہتے ہین کہ حبان بن منقذ کی دو جورون تہین ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ اس نے انصاریہ کو طلاق دیدیا تہا پہر اسی برس مین حبان مرگیا انصاریہ کہنے لگی میری عدت ابہی تک پوری نہین ہوئی اس اسکا مرافعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت عثمان نے کہا مجہے اس فیصلہ کا علم نہین وہ مرافعہ جناب علی علیہ السلام کے پاس لے گئے جناب علی نے اس انصاریہ سے فرمایا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس حلف اٹہا لے کہ تجہے تین حیض نہین گذرے تو تجہے میراث مین شریک کیا جائیگا۔ پس اس انصاریہ نے حلف اٹہائی اور وہ میراث مین شریک کی گئی۔

(۱۸) کتب خالد بن الولید الی ابی بکر الصدیق انی اخذت رجلا یوطا کما یوطاء المرأۃ فاستشار ابو بکر اصحابہ فقال بعضہم یقتل وقال بعضہم یرجم فقال لعلی ان العرب یانف من المثلۃ فما تری فیہ فقال اری ان تحرقہ فاحرقوہ رنقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحمید المستیلانی المرندی فی مناقبہ لاصحاب خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر صدیق کیطرف لکہہ بہیجا کہ یہان ایک مرد ہے جو عورت کی طرح سے فعل کراتا ہے جناب ابو بکر نے صحابہ سے مشورت کیا بعض نے کہا اسکو قتل کرنا چاہیے اور بعض نے کہا سنگسار کیا جائے حضرت ابو بکر نے جناب امیر سے کہا عرب کے لوگ مثلہ کرنے کو بہت برا جانتے ہین آپکی اس مین کیا رائے ہے جناب امیر نے فرمایا میری رائے مین اسے آگ کے اندر دہکیلنا چاہیے پس وہ آگ مین ڈالا گیا۔

(۱۹) عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدھما خمسۃ ارغفۃ ومع الاخر ثلاثۃ ارغفۃ فلما وضع الغذا بین ایدیھما مر بہما رجل فسلم فقالا الغذا فجلس واکل معہما فاستوفوا فی اکلہم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیہما ثمانیۃ دراہم وقال لھما خذا

خذا هذا عوضاً مما اكلت من طعامكما فتنازعا وقال صاحب الارغفة الخمسة لى خمسة دراهم ولك
ثلاثة دراهم وقال صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضى الا ان تكون الدراهم بيننا نصفين فارتفعا
الى امير المومنين علي بن ابى طالب فقصا عليه قصتهما فقال لصاحب الارغفة الثلاثة قد عرض لك صاحبك
ما عرض وخبزه اكثر من خبزك فارض بالثلاثة قال لا والله لا رضيت الا بمر الحق فقال له ليس لك
فى مر الحق الا درهم فقال له عرض عليك صاحبك صلحا فقلت لا ارضى الا بمر الحق ولا يجب لك فى
مر الحق الا واحد فقال الرجل عرفنى الوجه فى مر الحق حتى اقبله فقال على اليس الثمانية الارغفة
الاربعة وعشرون ثلثا وانتم ثلاثة انفس ولا يعلم الاكثر منكم اكلا ولا اقل فتحملون فى اكلكم على السواء
فاكلت انت ثمانية اثلاث وانما لك تسعة اثلاث واكل صاحبك ثمانية اثلاث وله خمسة عشر ثلثاً
اكل منها ثمانية وبقى له سبعة اكل صاحب الدراهم واكل لك واحد من تسعة فلك واحد بواحد
وله سبعة بسبعة فقال رضيت الآن يا على (الاستيعاب فى معرفة الاصحاب للعلامة ابن عبد البر)
زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانے کو بیٹھے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں
تھیں اتنے میں تیسرا آدمی آگیا ان دونوں نے اسے شرکت طعام کے لیے کہا وہ بھی انکے ساتھ کھانے
کو بیٹھ گیا وہ تینوں آٹھوں روٹیاں کھا چکے وہ تیسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور ان دونوں کو آٹھ درہم دیکر
کہنے لگا یہ عوض ہے اس کھانے کا جو میں نے تمہارے کھانے سے کھایا ہے۔ پس وہ دونو باہم جھگڑنے لگے پانچ
روٹیوں والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہییں اور تجھے تین اور تین روٹیوں والے نے کہا جب
تک کہ درہم نصفا نصف نہوں میں نہیں راضی ہونگا۔ تصفیہ کے لیے دونوں جناب امیر علیہ السلام کے
پاس آئے۔ اور تمام قصہ بیان کیا۔ جناب امیر نے تین روٹیوں والے سے کہا تیرا دوست جو کچھ تجھے
دیتا ہے لے لے حالانکہ اسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے زیادہ تھیں وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے
نہ معلوم ہوجائے میں راضی نہیں ہونگا جناب امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہیں۔ تیرا
دوست صلح کے در سے جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے دیتا ہے اور تو کہتا ہے کہ جب تک مجھے میرا حق نہ معلوم ہوگا
میں نہیں راضی ہونگا۔ تیرا حق تو انصاف سے ایک درہم ہے اسنے کہا یا امیر مجھے اسکی وجہ بیان فرمایے
تاکہ میں قبول کروں جناب امیر نے فرمایا کیا آٹھ روٹیاں کی چوبیس تہائیاں نہیں ہیں اور تم تین آدمی
کھانیوالے تھے یہ نہیں معلوم ہوسکتا کہ تم میں سے کون زیادہ کھانیوالا تھا اور کون کم اسلیے احتمال کیا
جاتا ہے کہ بس تم تینوں نے برابر کھایا ہے۔ پس تو نے آٹھ تہائیاں کھائیں اور تیری تین روٹیوں
کی نو تہائیاں تھیں اور تیرے دوست کی پانچ روٹیوں کی پندرہ تہائیاں تھیں اور اسنے آٹھ تہائیاں

کھائین اور اسکی سات تہائیان باقی رہین جو درہم والے نے کھائین اور تیری نو تہائیون مین سے ایک تہائی کھائی پس تیری ایک روٹی کے ٹکڑے کے بدلے ایک درہم ہے اور اسکے سات ٹکڑون کے بدلے سات درہم ہیں وہ کہنے لگا یا علی اب مین ایک درہم کے لینے پر رضی ہون ✤

(۲۰) قال سعید بن منصور فی سننه باسناده سمعت علیا یقول الحمد لله الذی جعل عدونا یسالنا عما نزل به من امر دینه ان معاویة کتب الی یسالنی عن خنثی المشکل فکتبت الیه ان یورثه من قبل مباله (تاریخ الخلفاء للسیوطی) سعید بن منصور اپنی سنن مین باسنادہ بیان کرتے ہین کہ مینے جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا کا شکر ہے جسنے ہمارے دشمن کو ایسا کر دیا کہ جب اوسے امور دینیہ مین سے کوئی مشکل امر وارد ہوتا ہے تو وہ ہم سے پوچھتا ہے۔ معاویہ نے مجھے لکھا کہ خنثے مشکل کا مسئلہ پوچھا ہے مینے اسکو جواب مین لکھا ہے کہ اسکے بول کے مقام کی رو سے میراث ملیگی یعنے اگر عورت کیطرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل عورت کے میراث پائیگا۔ اور اگر مرد کی طرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل مرد کی میراث پائیگا ✤

(۲۱) تنازعت امراتان فی ایام عمر فی ولد کل واحدة منهما تدعی ابنها فاشکل علی عمر فارسل الی علی فقال علی علی بنجار حاذق ومنشار حین یقطع الولد فیجعل الولد بینکما نصفین فصاحت ام الصبی وقالت ادفع کل الولد الیها وقالت الاجنبیة اقطع الولد فاخذ علی الولد فادفع الی الام التی صاحت وقال للاجنبیة علمت انها ام الصبی وفی روایة ولدتا فی لیلة واحدة فجاءت ابن واحدة منهما فکل واحدة منهما تدعی الحی لها (نقله ابو بکر نجم الدین محمد بن الحسین السبلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب عمر کے زمانہ مین ایک لڑکے کی نسبت دو عورتون مین جھگڑا ہوا ہر ایک ان مین سے اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتی تہی حضرت عمر کو اسکے فیصلے مین دشواری پیش آئی ان دونون کو حضرت امیر کی خدمت مین فیصلہ کے لیے بھیجدیا جناب امیر نے فرمایا میرے پاس ایک کاریگر بڑہئی کو لاؤ تاکہ اس سے اس لڑکے کو دو برابر حصون مین کاٹ ڈالے کہ لڑکے کا ایک ایک ٹکڑا ان دونون کو دیدیا جائے لڑکے کی ماں چلانے لگی آپ سالم یہ لڑکا اس عورت کو دیدین دوسری عورت اجنبیہ کہنے لگی ضرور لڑکا کاٹ ڈالا جائے جناب امیر نے اس لڑکے کو اٹھا کر اسکی ماں کو دیدیا۔ دوسری روایت مین ہے کہ ایک شب مین دو عورتون کو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا لڑکا مرگیا اس زندہ لڑکے کیواسطے تنازع ہوا ✤

(۲۲) روی ان رجلا تزوج بخنثی ولها فرج کفرج النساء وفرج کفرج الرجال واصل فهما

جاریۃ کانت لہ ودخل بالخنثی واصابہا فحملت منہ وجاءت بولد ثم ان الخنثی وطئت الجاریۃ
التی اصدقہا الیہا الرجل فحملت منہ الجاریۃ بولد فاشتہرت قصتہما ودفع امرہما الی امیر
المؤمنین علی بن ابی طالب فسئل عن حال الخنثی فاخبر انہا تحیض وتطأ وتوطأ وتمنی من
الجانبین وقد حبلت واحبلت فصار الناس متحیری الافہام فی جوابہا وکیف السبیل الی قضائہا
وفصل خطابہا فاستدعی علی غلامیہ وامرہما ان یذہبا الی الخنثی ویعدا اضلاعہا من الجانبین
ان کانت متساویۃ فہو امراۃ وان کان الایسر انقص من الایمن بضلع واحد فہو الرجل فجاءا
واخبراہ بذلک وشہدا عندہ فحکم علی الخنثی بانہا رجل وفرق بینہا وبین زوجہا ودلیل
علی ذلک ان اللہ تعالٰی خلق ادم علیہ السلام وحیدا فاراد سبحانہ وتعالی احسانہ الیہ ولخفی
حکمتہ فیہ ان یجعل لہ زوجا من جنسہ لیسکن کل واحد منہما الی صاحبہ فلما نام ادم خلق
اللہ عز وجل من ضلعہ القصری من جانبہ الایسر حواء فانتبہ فوجدہا جالسۃ الی جانبہ
کاحسن ما یکون من الصور فلذلک صار الرجل ناقصا من جنبہ الایسر عن المراۃ والمراۃ
کاملۃ الاضلاع من الجانبین والاضلاع الکاملۃ اربعۃ وعشرون ضلعا ہذا فی المراۃ فاما
الرجل فثلاثۃ وعشرون ضلعا اثنا عشر فی الایمن واحد عشر فی الایسر وباعتبار ہذہ الحالۃ
قیل للمراۃ ضلع اعوج (فصول المہمہ ونور الابصار ومطالب السئول لطلحۃ الشافعی) روایت ہے
کہ ایک مرد نے ایک مخنث کے ساتھ عقد کیا اور اس مخنث کے دو عضو مخصوص تھے ایک مثل عورت کے اور ایک
مثل مرد کے اور اسکے مہر مین ایک لونڈی دی پھر اس مخنث کے ساتھ مثل عورت کے صحبت کی اسکو حمل
رہگیا اور اسکے یہان لڑکا پیدا ہوا بعد اسکے اس مخنث نے اس لونڈی کے ساتھ صحبت کی جسکو
اس مرد نے اسکے مہر مین دیا تھا پس اس لونڈی کو بھی حمل رہگیا اور اسکے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا یہ
خبر مشہور ہوئی اور حضرت امیر سے بھی لوگون نے بیان کیا آپنے مخنث کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ مثل
عورتون کے اسکو حیض بھی آتا ہے مرد اس سے صحبت کرتا ہے تو اسکے دونون مقام سے منی نکلتی ہے
اور خود بھی حاملہ ہوتا ہے اور اس سے عورت بھی حاملہ ہوتی ہے پس لوگ نہایت حیران ہوئے کہ اسکی
حکم کا کیا طریق ہوگا۔ آیا یہ مردون مین سے شمار کیا جایگا یا عورتون مین سے پس جناب امیر نے اپنے
دو غلامون کو طلب فرمایا اور حکم کیا کہ اس مخنث کے پاس جائین اور اسکی دونون طرف کی پسلیون
کو شمار کرین اگر برابر ہون تو وہ عورت ہے اور اگر بائین طرف سے ایک پسلی تعداد مین داہنی طرف سے
کم ہو تو وہ مرد ہے چنانچہ دونو غلام اس مخنث کے پاس گئے اور اسکی دونون طرف کی پسلیون کو شمار

گیا پس بائین طرف کی ایک پسلی کو داہنی طرف کی پسلیون سے شمار مین کم پایا اور آپکے پاس آکر اسکی خبر دی اور اسبات پر دونون نے گواہی ادا کی جناب باامیرؑ نے حکم دیا کہ وہ مخنث مرد ہے اور اسکو اسکے شوہر سے علیحدہ کر دیا دلیل اسبات کی یہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنی حکمت کاملہ سے ارادہ فرمایا کہ انکے واسطے انہین کی جنس سے ایک زوجہ پیدا کرے تاکہ ایک کو دوسرے سے تسکین حاصل ہو پس جسوقت کہ حضرت آدم سو گئے اللہ تعالی نے انکی بائین طرف کی ایک چھوٹی سی پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا جب حضرت آدم پیدا ہوئے تو انہون نے حضرت حوا کو اپنے پہلو مین بیٹھا ہوا پایا جو نہایت خوبصورت تھین پس اس سبب سے مرد کی بائین طرف کی پسلی عورت سے کم ہوتی ہے اور عورت کی دونو طرف کی پسلیان پوری ہوتی ہین لیکن مرد کی تئیس پسلیان ہوتی ہین بارہ داہنی طرف اور گیارہ بائین طرف اور اسی سبب سے عورت ٹیڑھی پسلی کہلائی جاتی ہے ✤

(۲۳) قال ابن طلحة الشافعی فی مطالب السئول کان حد شارب الخمر اربعین سوطا اقامه ابوبکر کذلک فی ولایته ثم اقامه عمر صدرا فی ولایته فلما انهمك الناس فی شربها واستحقروا ضرب الاربعین شاور عمر اصحابه فی ذلك فقال علی نرده اذا شرب سکر واذا سکر هذا واذا هذا افتری وعلی المفتری ثمانون فیجعلوا به حد المفتری فاخذ عمر هذا القول من علی ابن طلحہ شافعی علیہ الرحمہ مطالب السئول مین لکھتے ہین کہ شراب نوش کی حد چالیس کوڑے تہی جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین اسکو اسی طرح سے قائم رکھا پہر حضرت عمر نے بہی اپنی ابتدا خلافت مین اسی کو قائم رکہا جب لوگ شرب خمر مین زیادہ منہمک ہونے لگے اور چالیس کوڑون کو حقیر جاننے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مین صحابہ سے مشورت کی جناب علی علیہ السلام نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی شراب پیتا ہے تو مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو جاتا ہے تو ہذیان بکتا ہے پس جب اسنے ہذیان بکا تو جھوٹ کہا اور جھوٹ بولنے والے کی سزا اسّی کوڑے ہین پس اسکو مفتری یعنی جھوٹے کی سزا دینا چاہیئے حضرت عمر نے اس قول کو جناب علیؑ سے اخذ کر لیا ✤

(۱۹) عن محمد بن الزبیر قال دخلت مسجد دمشق فاذا انا بشیخ قد التوت ترقوتاه من الکبر فقلت یا شیخ من ادرکت من الصحابة قال عمر رضی الله عنه قلت فما غزوت قال الیرموك قلت حدثنی بشیء سمعته قال خرجت مع فتیة حجاجا فاصبنا بیض نعام وقد احرمنا فلما قضینا نسکنا ذکرنا ذلك لامیر المؤمنین عمر فادبر وقال اتبعونی حتی انتهی الی حجر رسول الله صلی الله علیه نضرب حجرة فلجاءت منها امرأة فقال اثم ابو الحسن قالم

لا نرهن فی المقنات فادبر وقال اتبعونی حتی انتهی الیه وهو یسوی التراب بیده فقال مرحبا یا امیر المومنین فقال ان هولاء اصابوا بیض نعام وهم محرمون قال الا ارسلت الی قال انا احق باتیانك قال یضربون الفحل قلائص ابکارا بعدد البیض فما نتج منها اهدوه قال عمر فان الابل تخلج قال والبیض یمرض فلما ادبر قال عمر اللهم لا تنزل بی شدیدة الا وابو الحسن الی جنبی (اخرجه البخری نقله محب الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل العشرة) محمد بن زبیر سے روایت ہے کہ میں مسجد دمشق میں گیا اور ایک بڈھے کو دیکھا جسکی گردن کی ہنسلی بڑھاپے کی وجہ سے اٹھی ہوئی تھی میں نے کہا یا شیخ تو نے صحابہ میں سے کس کو دیکھا ہے وہ کہنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میں نے کہا تو کس غزوہ میں شریک ہوا ہے وہ بولا یرموک میں میں نے کہا مجھے کوئی بات سُنا کہ تو نے سنی ہو۔ کہنے لگا میں چند نوجوانوں کے ساتھ حج کو گیا اور ہمنے شترمرغ کے انڈے کھالیے حالانکہ ہمنے احرام باندھا ہوا تھا جب ہم اپنے وظائف حج کو پورا کر چکے جناب امیر المومنین عمر سے اسکا ذکر کیا جناب عمر واپس لوٹے اور فرمایا میرے پیچھے چلے آو یہاں تک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھروں کی طرف تشریف لے گئے اور ایک حجرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا ایک بی بی نے جواب دیا جناب عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا جناب ابو الحسن گھر میں تشریف رکھتے ہیں اس بی بی نے جواب دیا نہیں پس جناب عمر کہ پوچھا کی کیاری کیطرف تشریف لیگئے اور ہمیں فرمایا میرے پیچھے چلے آو یہاں تک کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس پہونچ گئے وہ اپنے ہاتھوں سے مٹی کو برابر کر رہے تھے اور جناب عمر کو دیکھکر فرمایا مرحبا اے امیر المومنین جناب عمر نے کہا ان لوگوں نے بحالت احرام شترمرغ کے انڈے کھائے ہیں آپنے فرمایا کہ تمنے مجھے کیوں نہ بلالیا حضرت عمر بولے ہم ہی آپکی خدمت میں آنے کے حقدار تھے فرمایا ان کو چاہیے انڈوں کی تعداد کے موافق نوجوان بکر اونٹنیوں کے ساتھ نر اونٹوں کو ملائیں جب ان سے بچے پیدا ہوں تو انکو قربانی کریں جناب عمر نے کہا کہ اونٹ کا نطفہ کبھی فاسد بھی ہو جاتا ہے پس تعداد کیونکر ٹھیک آئیگی جناب امیر المومنین علی نے فرمایا کبھی انڈا بھی گندا ہو جاتا ہے غرض جناب عمر وہاں سے لوٹے تو دعا کی اے پروردگار مجھپر ایسی سختی نازل نہ فرما مگر کہ ابو الحسن میری دہنی طرف موجود ہوں ۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم الفرائض

(۱) عن عبد اللہ بن مسعود قال اعلم اھل المدینة بالفرائض علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد وابن عبد البر فی استیعاب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مدینہ منورہ کے لوگوں

ہیں علی بن ابی طالب سب سے زیادہ علم فرائض جاننے والے ہیں ۞

(۲) عن مغیرۃ قال لیس احد منہم اقوی قولاً فی الفرائض من علی وکان مغیرۃ صاحب الفرائض (استیعاب) مغیرہ کہتے ہیں کہ صحابہ میں سے کوئی زیادہ قوی قول والا جناب علی سے نہیں اور مغیرہ خود صاحب فرائض تھے ۞

(۳) قال محمد بن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول قیل ان امرأۃ جاءت عند علی وقد خرج من دارہ لیرکب فترک رجلہ فی الرکاب فقالت یا امیر المؤمنین ان اخی قد مات وخلف ستمائۃ دینار وقد دفعوا الی من مالہ دینارا واحدا واسالک انصافی وایصال حقی الی فقال لہا خلف اخوک بنتین فقالت نعم قال لہما الثلثان اربعمائۃ وقال خلف اما قالت نعم قال لہا السدس مائۃ دینار وخلف زوجۃ قالت نعم قال لہا الثمن خمس وسبعون وخلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران ولک دینار فقد اخذت حقک فانصرفی روایت ہے کہ ایک عورت حضرت امیر کے پاس آئی حضرت اسوقت اپنے گھر سے نکلکر سوار ہو رہے تھے ایک پاؤں رکاب میں رکھا تھا کہ وہ عورت بولی یا امیر المؤمنین میرا بھائی چھ سو دینار چھوڑ مرا ہے مگر لوگوں نے مجھکو ایک دینار دیا ہے میں آپ سے اپنا حق اور انصاف چاہتی ہوں حضرت نے فی الفور جواب دیا کہ تیرے بھائی کی دو بیٹیاں رہ گئی ہونگی اسنے کہا ہاں فرمایا کہ دو ثلث یعنی چار سو دینار تو انکے لیے ہوئے اور فرمایا تیرے بھائی کی ماں بھی ہو گی جسکو سدس یعنے سو دینار ہونچی اور زوجہ بھی ہوگی پس زوجہ کو ثمن یعنے پچھتر دینار ملے حضرت نے پوچھا کیا تیرے بارہ بھائی ہیں عورت نے تسلیم کیا حضرت نے فرمایا کہ دو دو دینار بھائیوں کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پا چکی ہے جا لوٹ جا یہ مسئلہ دیناریہ کے نام سے مشہور ہے اسی طرح سے ایک اور مسئلہ منبریہ کے نام سے مشہور ہے جسکو علامہ محمد بن طلحہ مطالب السئول میں لکھتے ہیں ۞

(۴) قیل انہ کان علی منبر الکوفۃ فقام الیہ رجل فقال یا امیر المؤمنین ان ابنتی قد مات زوجہا ولہا عن ترکتہ الثمن وقد اعطوہا التسع فاسئلک الانصاف منہم فقال خلف عصبۃ ابنتیہ قال نعم وقال ابواہ باقیان قال نعم قال صار ثمنہا تسعا فلا تطلب حقا۔ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کوفے کے منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا امیر المؤمنین میری لڑکی کا خاوند مر گیا ہے اور اسکا ترکہ میں آٹھواں حصہ ہے اور میرے داماد کے وارث اسکو نواں حصہ دیتے ہیں میں آپ سے انصاف کا خواہاں ہوں جناب امیر نے فرمایا تیرا داماد دو بیٹیاں

جیوڑ مرا ہے اوسنے کہا کہ بجا ہے آپنے فرمایا اسکی ماں باپ بھی زندہ ہین اوس نے تسلیم کیا آپنے فرمایا کہ تیری لڑکی کا آٹھوان حصہ اب نوان حصہ ہو گیا ہے پس تو اس سے زیادہ مت طلب کر ❊

(۵) عن جعفر الصادق قال لما ولی عمر وا – توتفت له الاموراتی بمولود له رأسان وبطنان واربعة ایدی ورجلان وقبل ودبر واحد فنظر الی شیٔ لم یر مثله قط نظر الی انسان اعلاه اثنان واسفله واحد فلم یدر عمر کیف الحکم فیه فارسل الی علی فجاء فنظر الیه فقال انظروا اذا رقد ثم یصاح فان انتبه الراسان جمعا فهو واحد وان انتبه الواحد وبقی الاخر فاثنان فقال عمر لا ابقانی الله بعدک یا ابا الحسن (نقله نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین المستیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کیوقت لوگ ایک لڑکے کو لائے جسکے دو سر اور دو پیٹ اور چار ہاتھ اور دو پاؤن اور ایک قبل اور ایک دبر تھی جناب عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا انسان کا بچہ دیکھا کہ ویسا کبھی نہین دیکھا تھا سر سے ناف تک تو دو انسان تھے اور ناف سے نیچے تک ایک تھا حضرت عمر اسکو ورثہ دینے مین حیران ہو گئے کہ آیا اسکو ایک ورثہ دیا جاوے یا دو وارثون کا حقدار سمجھا جاوے پس اسکو جناب امیر کیخدمت فیصلہ کے لیے بھیجدیا آپنے دیکھکر فرمایا جب یہ سو جائے تو تم لوگ جگاؤ اگر اسکے دونون سر ایکہی دفعہ ہلین تو سمجھ لو کہ یہ لڑکا ایک ہے اور اگر ایک جنبش کرے اور دوسرا نہ کرے تو سمجھ لو کہ دو ہین پس عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابو الحسن خدا مجھے تیرے بعد زندہ نہ رکھے ❊

جناب امیر علیہ السلام کا علم اصول الدین یعنی علم کلام

یہ علم جسکو علم الٰہی اور عقاید اور متاخرین کی اصطلاح مین علم کلام کہتے ہین بعد تفسیر و حدیث کے اسکا مرتبہ نہایت عالی ہے کیونکہ اس مین توحید اور نبوت اور احوال معادت بحث ہوتی ہے اور قضا و قدر کے اسرار و غوامض بیان کیے جاتے ہین اسکے نکات جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے خطبات مین موجود ہین وہ کسی صحابی کی کلام مین نہین چنانچہ علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین[1] کہ علم کلام

[1] اما علم الاصول فقد جاء فی خطب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب من اسرار التوحید والعدل والنبوة والقضاء والقدر واحوال المعاد ما لم یأت فی کلام سائر الصحابة وایضا فجمیع فرق المتکلمین ینتهی آخر نسبتهم فی هذا العلم الیه اما المعتزلة فهم ینسبون انفسهم الیه واما الاشعریة فکلهم منتسبون الی الاشعری وهو کان تلمیذ ابی علی الجبائی المعتزلی وهو منتسب الی امیر المؤمنین علی واما الشیعة فانتسابهم الیه ظاهر واما الخوارج فهم مع غایة بعدهم عنه کلهم ینتسبون الی اکابرهم واولئک الاکابر کانوا تلامذة علی فثبت ان جمهور المتکلمین من فرق الاسلام کلهم تلامذة علی (اربعین فی اصول الدین)

کے جتنے فرقے ہین وہ سب حضرت امیر علیہ السلام کی طرف منتہی ہوتے ہین سب سے پہلا فرقہ جس نے سب سے پہلے اس علم مین شہرت پائی ہے معتزلہ کا ہے اسکا بانی واصل بن عطا ہے جس نے ابو ہاشم بن عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ سے تعلیم پائی ہے۔ اور عبد اللہ نے اس علم کو اپنے والد محمد بن حنفیہ سے سیکھا ہے اور محمد بن حنفیہ کو جو کچھ فیضان حاصل ہوا ہے اپنے پدر بزرگوار جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام سے حاصل ہوا ہے۔

دوسرا فرقہ جس نے معتزلہ کے بعد اس علم مین کمال حاصل کیا ہے وہ اشعریہ کہلاتا ہے جو امام ابو الحسن علی بن ابی بشر الاشعری رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے امام ابو الحسن اشعری امام ابو علی جبائی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ مین سے ہین جو مشائخ فرقہ معتزلہ مین سے تھے پس یہ فرقہ بھی معتزلہ کی طرف منتہی ہوتا ہے جسکا انتساب جناب امیر علیہ السلام کی طرف اوپر ثابت ہو چکا ہے +

متکلمین مین سے تیسرا فرقہ زیدیہ کا ہے جو امامیہ کی شاخ ہے اور امامیہ کا انتساب جناب امیر علیہ السلام کیطرف ظاہر ہے +

چوتھا گروہ متکلمین سے خوارج کا ہے جو جناب امیر علیہ السلام کے دشمن ہین۔ تاریخ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوارج کے اکابر وہی لوگ تھے جو ابتدا مین حضرت امیرؑ سے تعلیم پاتے رہے ہین +

ہم تیمناً چند کلمات جناب امیر علیہ السلام کے نقل کرتے ہین جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ افلاطون الٰہی اور ارسطو نے بھی باوجود اسقدر علم و فضل کے کبھی ایسے نازک و پیچیدہ مسائل توحید کو اس رزانت الفاظ کے ساتھ نہین بیان کیا +

(۱) قال له بعض من حضر لديه من الواردين متى كان ربنا فقال له لم يكن هو كائن بلا كيف يكون بلا كينونة كان لم يزل قبل القبل وبعد البعد بلا غاية ولا منتهى اليه انقطعت دونه الغايات فهو غاية كل غاية وسع كل شئ علماً (اخرجه ابن عساكر) کسی نے سوال کیا یا امیر المومنین کب تھا رب ہمارا فرمایا کیا وہ نہین تھا کہ پھر ہو گیا۔ وہ ہمیشہ سے تھا اور وہ تھا بغیر کیفیت کے وہ تھا اور ہوتا نہین تھا وہ ہمیشہ سے تھا سب پہلون سے پہلا اور سب پچھلون سے پچھلا ہمیشہ سے بلا کیفیت اسکی انتہا نہین اسکی طرف نہایات کا انقطاع ہوتا ہے وہ ہر نہایت کا نہایت ہے اپنے علم کیوجہ سے ہر شے کو لیے ہوئے ہے +

(۲) قال فی تمجید الله وتحميده وتوحيده هو الله الذي لا يبلغ مدحته القائلون ولا يحصی نعمائه العادون ولا يؤدی حقه المجتهدون الذی لا يدركه بعد الهمم ولا يناله غوص الفطن مطلق المسؤول) جناب امیر علیہ السلام خداوند تعالی کی تمجید اور تحمید اور توحید مین بیان فرماتے ہین کہ

(٣) عَنْ بریدۃ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نسلم علی علی بیا امیر المؤمنین (اخرجہ ابن مردویہ) بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا ہوا تھا کہ ہم علی علیہ السلام کو یا امیر المومنین کہکر سلام کیا کرین ✦

(٤) عن سالم مولیٰ علی قال کنت مع علی فی ارض لہ وہو یحرثہا حتے جاء ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما فقالا السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقیل کنتم تقولون فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذلک فقال عمر ہو امرنا (اخرجہ ابن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام کا غلام سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ مین جناب امیر کے ساتھ انکی زمین مین تہا اور وہ اسکی کاشت کاری کر رہے تہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما انکے ملنے کو آئے اور السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر سنت اسلام ادا کی کسی نے اُنسے پوچھا کہ آپ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین بہی اسیطرح سے کہا کرتے تہے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ حضرت ہی نے ہمکو یہ حکم دیا تہا ✦

(٥) عن حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو علم الناس متی سمی علی امیر المؤمنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المؤمنین وآدم بین الروح والجسد فقال اللہ تبارک وتعالیٰ انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اگر لوگونکو یہ معلوم ہوتا کہ کب سے علی کا نام امیر المومنین کہا گیا ہے تو ہرگز اسکے فضائل سے انکار نکرتے علی کا نام اسوقت سے امیر المومنین ہوا ہے کہ ابہی آدم روح اور جسد کے درمیان تہی اسوقت پروردگار نے ارواح کو خطاب کیا کہ مین تمہارا خدا ہون اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا نبی اور علی تمہارا امیر ہے ✦

(٦) عن ابن عباس قال دخل علی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا فجلس بین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وبین عائشۃؓ فقالت ماکان لک ان تجلس بین فخذی فضرب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی ظہرہا وقال مہلا تؤذینی فی اخی فانہ امیر المؤمنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین یوم القیامۃ یقعد علی الصراط فیدخل اولیاءہ فی الجنۃ ویدخل اعداءہ فی النار (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایکدفعہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف رکہتے تہے اتنے مین جناب امیر تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنینؓ کے درمیان مین بیٹھ گئے بی بی عائشہؓ نے جہنجہلا کر کہا کیا میری ران پر بیٹھنے کے سوا آپکے لیئے کوئی جگہ نہین تہی۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ صدیقہ کی پشت پر ہاتھ مار کر کہا کہ چپ میرے بہائی کے بارے مین تو مجہے ایذا نہ دے۔ یہ مومنون کا امیر اور مسلمانون کا سردار اور سفید ہاتھ پاؤن والون کا پیشوا ہے قیامت کے روز یہ پل صراط پر بیٹھیگا اور اپنے دوستونکو جنت مین اور دشمنونکو دوزخ مین داخل کریگا ✦

وہ وہ ذات ہے کہ اسکی مدح تک بولنے والے نہیں پہونچ سکتے اور نہ اسکی نعمتوں کو سرگشتہ لوگ گن سکتے ہیں اور نہ کوشش
کرنیوالے اسکے حق کو ادا نہیں کرسکتے نہ ہمتوں کی دوری اس تک پہونچ سکتی ہے اور نہ دانائی کو اسکی ذات تک رسائی
ہے جسکو زیادہ تر جناب امیر کے ایسے نادر اقوال کے دیکھنے کا اشتیاق ہو وہ اس کتاب کے آخر میں حضرت کے چند خطبات
کو دیکھے اور اگر اس سے بھی سیری نہو تو نہج البلاغہ کو مطالعہ کرے یہ رسالہ انکی تحریر کا متحمل نہیں ہوسکتا +

جناب امیر علیہ السلام کا علم تصوف

اس علم کا ماخذ اور منبع اور سرچشمہ جناب امیر علیہ السلام ہیں چنانچہ خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصل الخطاب میں تحریر
فرماتے ہیں۔ قال الجنید رحمۃ اللہ علیہ صاحبنا فی ہذا الامر الذی اشار الی ما تضمنہ القلوب و اومی الی حقائقہ
بعد نبینا صلعم علی بن ابیطالب یعنے جنید بغدادی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارا پیشرو اس امر تصوف میں کہ جسنے اشارہ کیا ہے طرف
اس شے کی جو دلوں میں آکے متضمن ہوتی ہے اور جسنے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکے حقائق کیطرف
ایما کیا ہے وہ علی بن ابیطالب ہیں اور خواجہ پارسا پھر اسی رسالہ کے دوسرے مقام میں لکھتے ہیں ان امیر المومنین
علی بن ابی طالب لو تفرغ ما بنا عن الحروب لنقل الینا عنہ من ہذا العلم یعنی علم الحقائق والتصوف ما لا تقوم
لہ القلوب۔ یعنے اگر امیر المومنین علی بن ابی طالب اپنے غزوات سے فارغ ہوتے تو ان سے ہمارے لیے اس علم یعنے
علم حقائق اور تصوف کے متعلق وہ باتیں نقل کیجاتیں کہ دل جسکے متحمل نہو سکتے +
اور کشف المحجوب میں مرقوم ہے قال سید الطائفۃ الجنید شیخنا فی الاصول والبلاء علی المرتضی یعنی امامنا
فی علم الطریقۃ ومعاملاتہا ہو علی المرتضی۔ سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمارے
پیر اصول اور بلا میں علی مرتضے ہیں یعنے ہمارا امام علم طریقت میں اور اسکی معاملات میں علی مرتضی ہیں +
تمام سلسلے مثل قادریہ۔ و چشتیہ و قشیریہ و سہرویہ و احمدیہ الغزالیہ و محمدیہ الغزالیہ و شطاریہ و رفاعیہ و سہروردیہ
و کبرویہ و شاذلیہ و نقشبندیہ جناب امیر علیہ السلام تک منتہی ہوتے ہیں +
اگرچہ اس زمانہ میں ہر ایک سلسلے سے ہزارہا شاخیں نکلی ہیں لیکن متقدمین کے نزدیک انکا اصل دو طریقہ تھے
جنیدیہ اور طیفوریہ جنیدیہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے حضرت جنید کو حضرت
سری سقطی سے بیعت ہے اور حضرت سری سقطی حضرت معروف کرخی کے مرید ہیں اور حضرت معروف کرخی نے
حضرت داؤد طائی سے فیض حاصل کیا ہے اور حضرت داؤد طائی حضرت حبیب عجمی سے فیضیاب ہوئے ہیں اور
حضرت حبیب عجمی حضرت حسن بصری کے مرید ہیں اور حضرت حسن بصری سے خرقہ خلافت جناب امیر علیہ السلام سے
پہونچا ہے +

دوسرا طریقہ طیفوریہ ہے جو منسوب ہے طیفور ابا یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف جنکی بیعت حضرت امام ناطق جعفر صادق علیہ السلام سے تھی بس جتنے طرق ہیں سبکا خاتمہ جناب امیر علیہ السلام کی ذات مقدس تک ہوتا ہے۔
امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین فی اصول الدین میں لکھتے ہیں ومنہا علم تصفیۃ الباطن ومعلوم ان نسب جمیع الصوفیۃ ینتہی الیہ +

جناب امیر علیہ السلام کا علم نحو

یہ علم تو حضرت امیر علیہ السلام ہی کی ایجاد ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تاریخ الخلفا میں لکھتے ہیں عن ابی الاسود الدؤلی قال دخلت علی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فرأیتہ مطرقا متفکرا فقلت فیم تفکر یا امیر المؤمنین قال انی سمعت ببلدکم لحنا فاردت کتابا فی اصول العربیہ فقلت ان فعلت ھذا احییتنا وبقیت فینا ھذہ اللغۃ ثم اتیتہ بعد ثلث ایام فالقی الی صحیفۃ فیھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الکلام کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکۃ المسمی والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبعہ وزد فیہ ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلاثۃ ظاھر ومضمر وشیء لیس بظاھر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فی معرفۃ ما لیس بظاھر ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منہ اشیاء وعرضتھا علیہ فکان من ذلک حروف النصب فذکرت منہا ان وان ولیت ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال لی لم ترکتھا فقلت لم احسبھا منہا فقال بل ھی منہا فزدھا فیہا ۔ ابو الاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن جناب امیر علیہ السلام کی پاس گیا میںنے دیکھا آپ گردن مبارک جھکائے کسی فکر میں ہیں میںنے استفسار کیا یا امیر المومنین آپ کس بابت میں فکر فرما رہے ہیں ارشاد کیا میںنے تمہارے اس شہر میں لوگوں کو اپنی زبان میں غلطی کرتے ہوئے سنا ہے اسلیے میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں ایسی کتاب لکھوں کہ اس میں عربی زبان کے قاعدے ہوں میںنے کہا اگر آپ ایسا کرینگے تو ہم لوگوں کو زندہ فرما دینگے اور ہم میں یہ زبان عربی باقی رہجائیگی پھر میں تین دن کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے خدمت اقدس میں گیا آپنے مجھے ایک کاغذ دیا اس میں لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم کل کلام تین قسم پر ہے اسم اور فعل اور حرف پس اسم وہ چیز ہے کہ اپنے مسمی سے خبر دے اور فعل وہ چیز ہے کہ مسمی کی حرکت سے خبر دے اور حرف وہ چیز ہے کہ ایسے معنے سے خبر دے کہ وہ نہ اسم ہو نہ فعل ہو بعد ازاں ارشاد کیا اسکا تتبع کرو اور جو کچھ مناسب معلوم ہو اس میں بڑھا دو اور آگاہ ہو اے ابو الاسود کہ سب اشیا تین قسم پر ہیں ایک ظاہر اور ایک مضمر اور ایک ایسی ہے کہ وہ نہ ظاہر ہے نہ مضمر اور علما کی فضیلت

اسی شے کے دریافت کرنے مین معلوم ہوتی ہے کہ جو نظاہر ہے دمعنمر - ابوالاسود کہتا ہے کہ مینے اس قاعدے
سے بہت سی چیزین نکالکے جمع کین اور جناب امیر کو سنائین اس مین حروف ناصبہ کا بھی بیان تھا ان مین
سے اِنَّ اور اَنَّ اور لَیتَ اور لعلَّ اور کَاَنَّ کا ذکر کیا مگر لکن کو نہ ذکر کیا آپنے فرمایا کہ تونے اسکو کیون
چھوڑدیا مینے عرض کیا کہ مین اسکو حروف ناصبہ سے نہین جانتا تھا فرمایا کہ وہ بھی انھین مین سے ہے اس کو
بھی زیادہ کردے ✤

جناب امیر علیہ السلام کا علم فصاحت

اس علم مین جناب امیر علیہ السلام سید البلغا اور امام الفصحاء تھے جسطرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم
الرسل مبعوث ہوی تھے اسیطرح سے جناب امیر خاتم الفصحا پیدا ہوئے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان یخلق ابونا آدم بالفی عام فلما خلق آدم صرنا فی صلبہ
ثم نقلنا من کرام الاصلاب الی مطہرات الارحام حتی صرنا فی صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفین
فصیرنی فی صلب عبد اللہ وصار علی فی صلب ابی طالب فاختارنی بالنبوۃ واختار علیا بالشجاعۃ
والفصاحۃ واشتق اسمین من اسمائہ فاللہ محمود وانا محمد واللہ الاعلی وھذا علی - اخرجہ ابن
السبوع الاندلسی فی کتاب الشفا - جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ قبل اسکے کہ ہماری باپ آدم پیدا ہون مین اور علی دو ہزار برس پہلی ایک نور سے پیدا ہوے
ہین جب آدم مخلوق ہوے تو ہم انکی صلب مین جاگزین ہوئے پھر ہم بزرگ پشتون سے پاک رحمون کیطرف
انتقال کرتے رہے یہانتک کہ ہم جناب عبد المطلب کی پشت مین منتقل ہوئے پھر ہم منقسم ہوگئے دو حصون
مین پس مین جناب عبد اللہ کی پشت اقدس مین منتقل ہوگیا اور علی ابو طالب کی پشت مین پس خدا نے
مجھکو نبوت کے ساتھ برگزیدہ کیا اور علی کو علم اور شجاعت اور فصاحت کے ساتھ ممتاز فرمایا - اور ہمارے لیے
اپنے پاک نامون سے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالی محمود ہے اور مین محمد ہون اور اللہ تعالے اعلی ہے
اور یہ علی ہے ✤

جناب امیر علیہ السلام نے خطابت کے وہ طریق کلام مین ایجاد فرمائے ہین جن سے شعراء جاہلیت کو مطلق
اطلاع نہ تھی عبد الحمید بن یحیے کا قول ہے کہ حفظت سبعین خطبۃ من خطب الاصلع یعنے مینے ستر
خطبے جناب امیر علیہ السلام کے یاد کیے ہین اور ابن نباتہ جو زبردست خطیب مشہور ہوا ہے اور حافظ ابن تیمیہ
الحرانی خطابت مین جسکی تقلید کرنے مین کہتا ہے کہ مینے مواعظ علی بن ابی طالب سے ایک خزانہ حاصل کیا ہے

جناب امیر علیہ السلام کی وہ فصاحت و بلاغت تھی کہ جسکے دوست دشمن سب قائل تھے چنانچہ روایت ہے کہ جب محفن بن ابی محفن جناب امیر علیہ السلام کے پاس سے معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور خوشامد کی راہ سے کہنے لگا جئتک من عند اعیی الناس فقال فی جوابہ ویحک تقول اعیی الناس فواللہ ما سن الفصاحۃ لقریش غیرہ یعنے مین تیرے نزدیک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہون جو بات کرنے مین فرومانده ہے معاویہ نے کہا افسوس ہے تجھ پر تو ایسے شخص کو بات کرنے مین عاجز کہتا ہے خدا کی قسم ہے قریش کے لیے فصاحت مین کوئی اس سے زیادہ بامحاورہ بولنے والا نہین ہے ؛

جناب امیر علیہ السلام کا علم الشعر

علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین اخرج الشعبی قال کان ابوبکر یقول الشعر وکان عمر یقول الشعر وکان عثمان یقول الشعر وکان علی اشعر یعنے شعبی روایت کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شعر کہا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے اور جناب حضرت علی علیہ السلام سب سے زیادہ شعر کہنے والے تھے چنانچہ جناب کا دیوان بدیع مشہور خاص وعام ہے ؛

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی اور اسکات خصم کی یہ کیفیت تھی کہ ایک بات مین دوسرے کو بند فرما دیتے تھے عن محمد بن قیس قال دخل الناس من الیھود علی علی فقالوا لہ ما صبرتم بعد نبیکم الا خمس و عشرین سنۃ حتی قتل بعضکم بعضا فقال علی قد کان صبر خیل ولکنکم ما جفت اقدامکم من البحر حتی قلتم یا موسی اجعل لنا الٰھا کما لھم الٰھۃ (اخرجہ احمد) محمد بن قیس سے روی ہے کہ چند یہودی جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگے آپ لوگون نے اپنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پچیس برس ہی صبر نہین کیا تھا کہ تم مین سے ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا نے الحقیقت صبر کرنا بہتر تھا۔ لیکن تمہارے قدم ابھی دریا سے باہر نکلکر خشک بھی نہین ہوئے تھے کہ تمنے کہا یا موسی جیسے مصریون کے خدا تھے ویسے ہی خدا ہمکو بنا دے ؛

جناب امیر علیہ السلام کا علم الکتابت

جناب امیر علیہ السلام حسن خط مین مہارت تام رکھتے تھے چنانچہ خود حضرت امیر کا قول ہے علیکم بحسن الخط فانہ من مفاتیح الرزق یعنے تم پر واجب ہے کہ اپنی اولاد کو خوشخطی سکہاؤ کیونکہ وہ رزق کی کنجیون مین سے ہی ہے۔ دوسرے مقام پر حضرت فرماتے ہین علموا اولادکم الکتابۃ فان فی الکتابۃ ھمم الملوک والسلاطین علیکم یعنی اپنی اولاد کو کتابت سکہاؤ کیونکہ کتابت مین بادشاہون کی ہمت اور توجہ تمہاری طرف ہوگی ؛

جناب امیر علیہ السلام کا علم تعبیر الرؤیا

عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لعلی یا ابا الحسن ربما شھدت وغبنا وربما شھدنا وغبت ثلاث اسالک عنھن ھل عندک منھن علم قال علی وما ھن قال الرجل یحب الرجل ولم یر منہ خیرا ویبغض الرجل ولم یر منہ شرا قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارواح فی الھوی جنود مجندۃ تلتقی فتشام فما تعارف منھا ائتلف وما تناکر منھا اختلف فقال عمر واحدۃ والرجل یحدث الحدیث اذ نسیہ اذ ذکرہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن القلوب قلب الا ولہ سحابۃ کسحابۃ القمر بین القمر یضیئ اذا علیہ سحابۃ فاظلم اذا انجلت قال اثنتان والرجل یری الرؤیا منھا ما یصدق ومنھا ما یکذب قال علی نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن عبد ولا امۃ ینام فیستثقل نوما الا یعرج بروحہ الی العرش فالتی لا تستیقظ الا عند العرش فتلک الرؤیا التی تصدق والتی تستیقظ دون العرش فھی الرؤیا التی تکذب فقال ثلاث کنت فی طلبھن فالحمد للہ الذی اصبتھن قبل الموت اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب عمر بن الخطاب حضرت علی علیہ السلام سے کہنے لگے یا ابا الحسن بسا اوقات آپ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھے اور ہم نہین تھے اور بسا اوقات ہم حاضر تھے اور آپ غائب تھے تین باتین مین آپ سے پوچھتا ہون اگر آپ کو علم ہو تو آپ مجھے بتادین حضرت علی نے فرمایا وہ کیا ہین حضرت عمر نے کہا کہ ایک آدمی سے ایک آدمی محبت کرتا ہے حالانکہ نہ اسنے کوئی نیکی دیکھتا ہے اور ایک آدمی ایک سے بغض رکھتا ہے حالانکہ اسنے کسیطرح کی برائی نہین دیکھی ہوتی جناب علی نے فرمایا ٹھیک ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روحین ہوا مین لشکر صف بستہ باہم ملتے ہین اور بو سونگہتے ہین پس جسکو ان مین سے پہچانتے ہین محبت کرتے ہین اور جس سے نفرت کہاتے ہین اختلاف کرتے ہین حضرت عمر نے کہا یہ ایک بات ہوئی پھر حضرت عمر نے کہا انسان بات کرتا کرتا اسکا ذکر بھول جاتا ہی جناب امیر علیہ السلام نے کہا مینے سنا ہی کہ کوئی دل ایسا نہین کہ اوسپر مثل قمر کے بادل نہو جب ابر

وہ بادل ہوتا ہے تو وہ روشن ہوتا ہے۔ اور جب اس پر سے وہ بادل کھل جاتا ہے تو وہ تاریک ہو جاتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ دوسری بات ہی اور آدمی خواب دیکھتا ہے بعض سچا ہوتا ہے اور بعض جھوٹا جناب علی نے فرمایا کوئی مرد یا عورت ایسے نہیں کہ وہ سوئے اور اسکی روح عرش کیطرف نہ پرواز کرتی ہو پس وہ روح جو عرش کے قریب جاکر بیدار ہوتی ہے اسکا خواب سچا ہے اور وہ روح کہ عرش کے قریب نہ پہونچکر بیدار ہو اسکا خواب جھوٹا ہے حضرت عمر نے کہا یہ تین باتیں تھیں جنکی مجھے طلب تھی شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے موت سے پہلے ان تک پہونچا دیا۔

قال عبد الرزاق فی المصنف حدثنا الثوری عن سلیمان الشیبانی عن علی انه اتی برجل فقیل له زعم هذا انه احتلم بامی فقال اذهب فاقمه بالشمس فاضرب ظله (تاریخ الخلفا) عبد الرزاق مصنف میں لکھتے کہ ہم سے ثوری بیان کرتے تھے کہ سلیمان شیبانی روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی نسبت جناب علی کے پاس کہا گیا کہ یہ شخص گمان کرتا ہے کہ اسے میری ماں کے ساتھ احتلام ہوا ہے۔ جناب امیر نے فرمایا جا اور اسکو دھوپ میں کھڑا کرکے اسکے سایہ کو مار۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم الجفر والجامعۃ

قال طائفة ان الامام علی ابن ابی طالب وضع الحروف الثمانیة والعشرین علی طریق البسطة الاعظم فی حلد الجفر یستخرج منها بطریق مخصوصة وشرائط معینة ما فی لوح القضاء والقدر وهذا علم توارثه اهل البیت (کشف الظنون للعلامة کاتب الجلپی) ایک گروہ کہتا ہے کہ امام علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اٹھائیس حرفوں کو جفر کی جلد میں بسط اعظم کے طریق پر وضع کیا تھا اس سے بطریق مخصوص وشرائط معینہ اسرار لوح اور قضا و قدر معلوم ہو سکتی تھی اور یہ ایسا علم ہے کہ جس سے اہل بیت ہی کو ورثہ پہونچا ہے۔

قال ابن قتیبة فی کتاب ادب الکاتب والدمیری فی حیوة الحیوان ان کتاب الجفر جلد جفر کتب فیه الامام جعفر الصادق لاهل البیت کلما تحتاجون الی علمه وکلما یکون الی یوم القیمة کذا حکاه ابن خلکان عنه ایضا وکثیر من الناس ینسب کتاب الجفر الی امیر المؤمنین علی وهو وهم والصواب ان الذی وضعه جعفر الصادق ابن قتیبہ ادب الکاتب میں اور دمیری حیوۃ الحیوان میں لکھتے ہیں کہ کتاب جفر ایک ایسی کتاب ہے جس میں امام جعفر صادق علیہ السلام اہل بیت کی ضرورت کے لیے قیامت تک کے حالات کو درج کیا ہے۔ چنانچہ ابن خلکان بھی ان سے اس امر کو روایت کیا ہے اور اکثر لوگ اس علم کو جناب امیر علیہ السلام کیطرف منسوب کرتے ہیں لیکن یہ ایک وہم ہے ٹھیک بات

بھی ہے کہ امام جعفر صادق نے اس علم کو وضع کیا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم حساب

(۱) عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدھما خمسة ارغفة ومع الآخر ثلثة ارغفة فلما وضع الغذاء بین ایدیھما مر بھما رجل فسلم فقالا الغذاء فجلس فاستوفوا فی اکلھم الارغفة الثمانیة فقام الرجل وطرح الیھما ثمانیة دراھم وقال لھما خذا ھذا عوضا مما اکلت من طعامکما فتنازعا وقال صاحب الارغفة الخمسة لی خمسة دراھم ولک ثلاثة دراھم وقال صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضی الا ان تکون الدراھم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المؤمنین علی فقصا علیه قصتھما فقال لصاحب الارغفة الثلاثة قد عرض لک صاحبک ما عرض وخبزه اکثر من خبزک فارض بالثلاثة قال لا واللہ لا رضیت الا بمر الحق فقال له لیس لک فی مر الحق الا درھم فقال له عرض علیک صاحبک صلحا فقلت لا ارضی الا بمر الحق ولا یجب لک فی مر الحق الا واحد فقال الرجل عرفنی الوجه فی مر الحق حتی اقبله فقال علی الیس الثمانیة الارغفة اربعة وعشرون ثلثا وانتم ثلاثة انفس ولا یعلم الاکثر منکما اکلا ولا اقل فتحملون فی اکلکم علی السواء فاکلت انت ثمانیة اثلاث وانما لک تسعة اثلاث واکل صاحبک ثمانیة اثلاث وله خمسة عشر ثلاثا وبقی له سبعة اکل صاحب الدراھم واکل لک واحدة من تسعة فلک واحد بواحد وله سبعة بسبعة فقال رضیت الآن یا علی (استیعاب) زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانے کو بیٹھے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اتنے میں تیسرا آدمی آگیا ان دونوں نے اسکو شرکت طعام کے لیے کہا وہ بھی انکے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا وہ تینوں جب آٹھوں روٹیاں کھا چکے وہ تیسرا اٹھ کھڑا ہو گیا اور دونوں کو آٹھ درہم دیکر کہنے لگا یہ عوض ہے اس کھانیکا جو میں نے تمہارے کھانے میں سے کھایا ہے پس وہ دونو باہم جھگڑنے لگے پانچ روٹیوں والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہییں اور تجھے تین تین روٹیوں والے نے کہا میں نصف لونگا۔ تصفیہ کے لیے دونو جناب امیر کے پاس آئے اور تمام قصہ بیان کیا جناب امیر نے تین روٹیوں والے سے کہا تیرا ساتھی جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے لے لے۔ حالانکہ اسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے زیادہ تھیں وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے نہ معلوم ہو جائے میں نہیں راضی ہوتا جناب امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہیں تیرا دوست صلح کے رو سے جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے دیتا ہے تو اسپر یہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے معلوم نہ ہو جائے میں نہیں راضی ہوتا۔ تیرا حق تو انصاف کے رو سے

ایک درہم ہے۔ اس نے کہا یا امیرالمومنین مجھ سے اسکی وجہ بیان فرمایئے تاکہ میں قبول کرون آپنے فرمایا کہ کیا آٹھ روٹیون کے چوبیس تہائیان نہیں ہین۔ اور تم تین آدمی کہانیوالے تھے یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ تم مین سے کون زیادہ کہانیوالا تہا اور کون کم اسلیے یہی خیال کیا جاتا ہی کہ تم تینون نے برابر کہایا ہے۔ پس تونے آٹھ تہائیان کہائین اور تیری تین روٹیون کی نو تہائیان تہین۔ اور تیرے دوست کی پانچ روٹیون کی پندرہ تہائیان تہین۔ اور اسنے بہی آٹھ تہائیان کہائین اور اسکی سات تہائیان باقی رہین جو درہم والے نے کہائین اور تیری نو تہائیون میں سے ایک تہائی کہائی پس تیرے ایک ٹکڑے روٹی کے عوض ایک درہم ہے اور اسکے سات ٹکڑون کے بدلے سات درہم ہین۔ وہ کہنے لگا یا علی اب مین ایک درہم ہی کے لینے پر راضی ہون +

(۲) قال محمد بن طلحة الشافعی فی مطالب السؤل قیل ان امرأة جاءت عند علی و قد خرج من داره ولکن فترا برجله فی الرکاب فقالت یا امیرالمؤمنین ان اخی قد مات وخلف ستمائة دینار وقد دفعوا الی دینار واحدا واسالك انصافی حقی الی فقال لها خلف اخوك ابنتین فقالت نعم قال لهما الثلثان اربعمائة وقال خلف اما قالت نعم قال لها السدس مائة دینار وخلف زوجة قالت نعم قال لها الثمن خمس و سبعون وخلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران ولك دینار فقد اخذت حقك فانهم

محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین لکھتے ہین کہ ایک عورت جناب امیر کے پاس آئی آپ اسوقت اپنے گھر سے نکلکر سوار ہورہے تھے ایک پاؤن رکاب مین ڈال تہا کہ وہ عورت بولی یا امیرالمومنین میرا بہائی چہ سو دینار چھوڑ مرا ہے مگر لوگون نے مجھکو ایک دینار دیا ہے مین آپ سے اپنا انصاف چاہتی ہون حضرت نے بلا تامل جوابدیا کہ تیرے بہائی کی دو بیٹیان رہگئی ہونگی اسنے کہا ہان آپنے فرمایا وہ ثلث یعنے چار سو دینار انکے لیے ہوئی اور فرمایا تیرے بہائی کی مان بہی ہوگی جسکو سدس یعنے سو دینار پہونچے اور زوجہ بہی ہوگی جسکو ثمن یعنے پچہتر دینار ملے پہر حضرتؑ نے پوچہا کہ تیرے بارہ بہائی ہین عورت نے تسلیم کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ دو دینار بہائیون کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پاچکی ہے جا لوٹ جا +

جناب امیر علیہ السلام کا علم ہیئت

عن یونس بن عبد الرحمن قال قلت لابی عبد الله اخبرنی عن علم النجوم ما هو قال علم من علم الانبیاء قلت علی بن ابی طالب کان یعلمه فقال کان اعلم الناس به (اخرجه ابن طاوس) یونس بن عبد الرحمن سے منقول ہے کہ مینے ابوعبداللہ سے علم نجوم کی نسبت سوال کیا کہ اسکی اصلیت کیا ہے انہون نے فرمایا وہ انبیا کا علم ہے پہر مینے کہا کہ کیا علی بن ابیطالب اس علم کو جانتے تھے وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے زیادہ اس علم

ہو جانے والے تھے ۔

تنبیہ اگرچہ احادیث میں علم نجوم ہی کا ذکر ہے لیکن اس سے علم ہیئت مراد ہے کیونکہ احکام نجوم متعلق سعادت ونحوست و اخبار عن المغیبات لوازم کہانت سے ہیں جناب امیرؑ اسکو خلاف شریعت جانتے تھے۔ چنانچہ حضرت شیخ علی جناب امیرؑ سے روایت کرتے ہیں ایاکم وتعلم النجوم الا فیما یہتدی فی بر او بحر فانہا تدعو الی الکہانۃ یعنی علم نجوم کے سیکھنے سے تم پرہیز کرو مگر اس میں جو ہمارا کہ تمکو صحرا اور دریا میں رہنمائی کر سکے کیونکہ اسکے سوا علم نجوم کہانت ہی ہے تو ثابت ہوا کہ علم نجوم سے علم ہیئت افلاک مراد ہے اور وہ تحت بما فیہ من الاطلاع علی حکم اللہ تعالیٰ وعظم قدرتہ روایت ہے کہ ایکدفعہ لوگ جناب امیرؑ کے سامنے اہرام مصری کی تاریخ بنا کے متعلق گفتگو کر رہے تھے اور کوئی ٹھیک وقت بیان نہیں کر سکتا تھا آپنے پوچھا کیا اسپر کوئی تصویر بھی بنی ہوئی ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ اسپر ایک چیل کی تصویر ہے جسکے پنجہ میں خرچنگ پکڑا ہوا ہے آپنے فرمایا بنی الہرمان والنسر فی السرطان یعنے مصر کے دونوں اہرام اسوقت تعمیر ہوئی تھی جبکہ نسر طائر برج سرطان میں تھا اور نسر دو ہزار برس میں ایک برج کو طے کرتا ہے اور آجکل جدی میں ہے اس حساب سے بارہ ہزار برس انکی بنیاد کو ہوئے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل عملی کا بیان

جناب امیرؑ کا زہد

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں ایک گروہ صحابہ کا زہد اور ورع میں مشہور تھا جیسے حضرت ابوذر غفاری سلمان فارسی ابو الدرداء وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ سب بزرگوار ترک و تجرید میں جناب علی علیہ السلام کے مقلد تھے۔

(۱) عن قبیصۃ قال ما رایت ازہد فی الناس من علی بن ابی طالب (معجم الاحباب فی مناقب الاصحاب) قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمنے لوگوں میں علی بن ابی طالب سے زیادہ تر زہد والا نہیں دیکھا۔

(۲) عن حسن بن صالح قال تذاکروا الزہاد عند عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فقال عمر ازہد الناس فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عساکر وابن اثیر فی تاریخیہما) حسن بن صالح کہتے ہیں کہ لوگ عمر بن عبد العزیز کے یہاں زاہدوں کا تذکرہ کر رہے تھے وہ کہنے لگے دنیا کے لوگوں میں علی بن ابی طالب سب سے زیادہ زاہد تھے۔

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ان اللہ قد زینک بزینۃ لم یزین العباد

بزینة احب منها هی زینة الابرار عند الله الزهد فی الدنیا فجعلك لا تنال من الدنیا ولا تنال الدنیا منك شیئا ووهب لك حب المساکین فجعلك ترضی بهم اتباعا ویرضون بك اماما (اخرجه ابو الخیر الحاکمی وابن الاثیر فی اسد الغابه) جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب علیؑ سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق تجھ کو اے علی خدا تعالیٰ نے ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ بندون کو اس سے بہتر زینت نہیں دی گئی وہ زہد فی الدنیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک بندون کی زینت ہے پس تجھ کو ایسا بنایا ہے کہ تجھے دنیا سے اور دنیا کو تجھ سے کوئی چیز نہ ملی تجھ کو مسکینون کی محبت دی گئی اور تجھ کو انکے پیرو ہونے سے راضی کیا ہے۔ اور انکو تیرے امام ہونے سے خوش کیا ہے ◆

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی کیف انت اذا زهد الناس فی الآخرة ورغبوا فی الدنیا واکلوا التراث اکلا لما واحبوا المال حبا جما واتخذوا دین الله دخلا ومال الله دولا قلت اترکهم وما اختاروا واختار الله ورسوله والدار الآخرة واصبر علی مصیبات الدنیا وبلواها حتی الحق بك ان شاء الله قال صدقت اللهم افعل (اخرجه الحافظ الثقفی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجھ سے سرور دنیا والدین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی جب لوگ دنیا مین رغبت کرینگے اور آخرت کو چھوڑ دینگے اور لوگون کی میراث کھا جاینگے اور دین کو خرابی مین ڈالینگے اور اللہ کا مال تقسیم کرینگے تو تمہارا کیا حال ہوگا۔ مینے عرض کیا مین انکو چھوڑ دونگا اور جو وہ اختیار کرینگے مین اسکو ترک کر دونگا اور اللہ اور اللہ کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرونگا اور دنیا کی مصیبتون اور سختیون پر صبر کرونگا یہانتک کہ مین انشاء اللہ آپ سے ملاقات کرون فرمایا تونے سچ کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے خدا اسکے ساتھ ایسا ہی کریو ◆

(۵) عن علی بن ربیعة ان علی بن ابی طالب جاءه ابن النباح فقال یا امیر المؤمنین امتلأ بیت المال من صفراء وبیضاء فقال الله اکبر فقام متوکئا علی ابن النباح حتی قام علی بیت المال وامر فنودی فی الناس فاعطی جمیع ما فی بیت المال للمسلمین وقال یا صفراء ویا بیضاء غری غیری حتی ما بقی منه دینار ولا درهم ثم امر بنضحه وصلی فیه رکعتین (اخرجه احمد فی المناقب) مروی ہے علی بن ربیعہ سے کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس ابن النباح آکر کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ بیت المال کو اشرفی اور روپئے سے بھرا رکھیں جناب امیر اللہ اکبر کہکر اور ابن النباح کے کندھے پر تکیہ کر کہکر اٹھے اور بیت المال مین جا کر کھڑے ہو گئے اور لوگون کے بلانیکا حکم دیا جو کچھ بیت المال مین موجود تھا سب مسلمانون کو بخشدیا پھر فرمایا اے اشرفی اور اے روپئے میرے غیر کو مغرور کرو۔ یہانتک کہ بیت المال مین نہ اشرفی

(۷) عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت ام حبیبۃ بنت ابی سفیان فقال یا ام حبیبۃ اعتزلینا فانا علی حاجۃ ثم دعا بوضوء فاحسن الوضوء۔ ثم قال ان اول من یدخل ھذا الباب امیر المؤمنین وسید العرب وخیر الوصیین واولی الناس بالناس قال انس فجعلت اقول اللھم اجعلہ رجلا من الانصار فاذا ھو علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے گھر میں رونق افروز تھے۔ ام حبیبہ سے ارشاد کیا کہ اے ام حبیبہ تم ہم سے تھوڑی دیر کے لیئے علیحدہ ہو جاؤ۔ کیونکہ ہمیں ایک ضروری امر درپیش ہے پھر آپنے خوب طرح سے وضو کیا اور فرمایا جو شخص کہ سب سے اول اس دروازہ سے گھسیگا وہ مومنوں کا امیر اور عرب کا سردار اور تمام اوصیا سے بہتر اور سب لوگوں سے برتر ہوگا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے دل میں دعا کرنے لگا یا الٰہی وہ شخص جسکے لیے حضرتؐ نے یہ کچھ فرمایا ہے وہ انصار میں سے ہو۔ ناگہان جناب امیر علیہ السلام دروازہ سے گھس آئے ✦

(۸) عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال الآن یدخل سید المسلمین وامیر المؤمنین وخیر الوصیین اذ اطلع علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم اللھم والی والی قال فجلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح العرق من جبہتہ ووجھہ ویمسح بہ وجہ علی ویمسح العرق من وجہ علی ویمسح بہ وجھہ فقال لہ علی یا رسول اللہ انزل فی شیء قال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی انت اخی ووزیری وخیر من اخلف بعدی تقضی دینی وتنجز وعدی وتبین لھم ما اختلفوا من بعدی وتعلمھم تاویل القرآن ما لم یعلموا وتجاھدھم علی التاویل کما جاھدتھم علی التنزیل۔ (اخرجہ الدیلمی وابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرتؐ نے فرمایا ابھی اسیوقت مسلمانوں کا سردار اور مومنوں کا امیر اور اوصیا کا بہتر یہاں آویگا۔ ناگہان جناب امیرؑ تشریف لائے حضرتؐ نے فرمایا اے میرے پروردگار تیرے قربان۔ انس کہتے ہیں کہ جناب امیر حضرتؐ کے سامنے بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ مبارک اور جبین مبین کا عرق انکے چہرہ پر اور انکے چہرے کا عرق اپنے چہرہ اقدس پر ملنے لگے جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آیا میرے حق میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے۔ آپنے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ موسیٰ سے ہارون کی لیکن نبی میرے بعد نہیں ہونیوالا۔ تو میرا بھائی اور وزیر ہے جنکو کہ میں اپنے بعد میں چھوڑ جاؤنگا ان سب سے تو افضل ہے۔ میرے قرض کا ادا کرنے والا اور میرے وعدہ کو پورا کرنیوالا جن امور میں کہ لوگ میرے بعد اختلاف کرینگے تو اسکو رفع کرنیوالا ہے۔ تو امت سے قرآن کے معنے بیان کریگا اور لوگوں کے ساتھ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جیسے کہ میں قرآن کی تنزیل پر جہاد کیا ہے ✦

(۹) عن رافع مولی عائشۃ قال کنت غلاما اخدمھا فکنت اذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا

رہی نہ روپیہ پھر اس میں پانی چھڑکنے کا حکم دیا اور دوگانہ نماز کا ادا کیا ÷

(۶) عن مجمع التیمی قال رأیت علیا دخل بیت المال فرای فیہ شیئا فقال لا اری ھذا ھاھنا وبالناس الیہ حاجۃ فامر بہ فقسم وامر بالبیت فکنس ثم نضح فصلی فیہ رجاء ان یشھد لہ یوم القیامۃ انہ لم یحبس فیہ المال عن المسلمین (اخرجہ احمد) روایت ہے مجمع تیمی سے کہ میں نے جناب امیر کو بیت المال میں جاتے ہوئے دیکھا اس میں مال بھرا تھا پس فرمایا میں اسکو اس جگہ نہیں دیکھنا چاہتا حالانکہ لوگوں کو اسکی ضرورت ہی پس تقسیم کا حکم دیا جب وہ مال تقسیم ہو چکا اس گھر میں جھاڑو دینے کا حکم کیا پھر اس میں پانی چھڑکوایا اور اس میں نماز پڑہی اس امید پر کہ قیامت کے روز اسکی گواہی دے کہ میں نے مسلمانوں سے بچا کر اس میں مال کو بند نہیں کیا ÷

(۷) عن الحسن علیہ السلام قال ان امیر المؤمنین لم یدخر مالا ولم یترک الا سبعمائۃ درھم ارصد بھا الخادم (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے مال کو جمع کیا اور نہ کچھ چھوڑا بجز چھہ سو درہم کے کہ اس سے خادم مول لینا چاہتے تھے ÷

(۸) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول ما بنی (بنی) علی الاجر ولا لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ وان کان لیؤتی بجبوحۃ من المدینۃ فی جراب (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ) ابو نعیم سے مروی ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ پکی اینٹ پر پکی اینٹ اور نہ کچی اینٹ پر کچی اینٹ اور نہ بانس پر بانس دہرا ہے اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے جراب تک آبادی بڑہا دیتے ÷

(۹) عن ابن شہاب قال کان عمر بن عبد العزیز یقول ما علمنا احدا من ھذہ الامۃ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازھد من علی بن ابی طالب ما وضع لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ (اخرجہ احمد) ابن شہاب زہری نقل کرتے ہیں کہ عمرو بن عبد العزیز کہا کرتے تھے ہم اس امت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد علی ابن ابی طالب سے زائد کسی شخص کو زاہد نہیں پاتے کہ انہوں نے نہ کبھی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ بانس پر بانس دہرا۔

جناب امیر علیہ السلام کا زہد فی اللباس

(۱) عن ھارون بن عنترۃ عن ابیہ قال دخلت علی علی بالخورنق وھو یرعد فی یوم بارد وعلیہ شملۃ فقلت یا امیر المؤمنین ان اللہ قد جعل لک ولاھلک فی ھذا المال نصیبا وانت تفعل ھذا بنفسک فقال واللہ ما ارزؤکم من مالکم شیئا واللہ انھا لقطیفتی التی خرجت بھا من المدینۃ ما عندی غیرھا

(اخرجہ احمد فی المناقب ابن اثیر فی تاریخہ) ہارون بن عنترہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب امیر علیہ السلام کے پاس قصر خورنق میں گیا موسم سرما تھا آپ شدت سرما سے کانپ رہے تھے فقط ایک پرانا کپڑا اوڑھے تھے مینے عرض کیا یا امیر المومنین اللہ تعالے نے آپکے لیے اور آپکے اہل و عیال کے لیے اس بیت المال میں سے حصہ مقرر کیا ہے اور آپ اپنے نفس کے ساتھہ یہ کچہ کر رہے ہیں آپ نے فرمایا واللہ میں تمھاری مالوں میں سے کسی چیز کو پسند نہیں کرتا واللہ یہ وہی میرا کمبل ہے کہ جسکو میں مدینہ سے لایا ہوں

(۲) عن زید بن ابی وہب قال خرج علی الی الناس وعلیہ ازار مرقوع فعاتبہ الجعد بن نعجۃ فی لباسہ فقال مالک فی لبوسی ان لبوسی ھذا ابعد من الکبر واجدر ان تقتدی بہ المسلم (اخرجہ احمد) زید بن ابی وہب سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام گہر سے باہر لوگوں میں تشریف لائے لنگی تہ بند جا بجا پیوند لگی ہوئے تہی ابن نعجہ خارجی آپ کو اس لباس میں دیکہکر عتاب کرنے لگا آپ نے فرمایا تم کو میرے لباس سے کیا سروکار ہے یہ میرا لباس غرور سے دور ہے اور اس لائق ہے کہ مسلمان اسکی پیروی کر سکے

(۳) عن عمرو بن قیس قال قیل لعلی یا امیر المومنین لم ترقع قمیصک قال تخشع القلب ویقتدی بہ المومن (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض النضرہ والمتقی فی کنز العمال) عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام سے کہا گیا کہ یا امیر المومنین آپ اپنی قمیص کو کیوں پیوند لگایا کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس سے آدمی کا دل نرم ہوتا ہے اور مومن اسکی پیروی کر سکتا ہے ٭

(۴) عن ام سلیم وقد سئلت عن لباس علی الذی اصیب فیہا قالت کان لباس الکرابیس السنبلانی (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) ام سلیم سے جناب علی علیہ السلام کے اس لباس کی نسبت پوچہا گیا جس میں انکا انتقال ہوا تہا وہ کہنے لگیں کہ آپ کا لباس سنبلانی کا نشو اتہا

(۵) عن ابی ملیکۃ قال لما ارسل عثمان الی علی فی الیعاقیب وجدہ موتزرا بعبایۃ محتجزا بعقال وھو یھنا بعیرا لہ ای یطلیہ بالقطران) ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان نے انکو یعاقیب میں جناب علی علیہ السلام کی خدمت میں بہیجا تو اس نے جناب علی کو دیکہا کہ آپ عبا کا تہ بند باندہے اور اس پر رسی لپیٹے ہوئے ہیں اور وہ اپنے اونٹ کو بدبودار روغن مل رہے ہیں ٭

(۶) عن ابی بحر عن شیخ لہ قال رایت علی علی ازارا غلیظا ثمنہ خمسۃ دراھم وقد اشتراہ بخمسۃ دراھم قال ورایت معہ خمسۃ دراھم مصرورۃ قال ھذا بقیۃ نفقتنا (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی بحر اپنے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ مینے امیر علیہ السلام کو ایک موٹا تہ بند باندہے ہوئے دیکہا جسکی قیمت پانچ درہم تہی اور پانچ درہم انکی پاس ہمیانی میں بندہے ہوئے تہے کہتے تہے کہ یہ ہمارا باقی نفقہ ہے ٭

(۷) عن ابی البحر عن شیخ له قال رأیت علی علی ازاراً غلیظاً قال اشتریته بخمسة دراهم فمن اربحنی فیه درهماً بعته ایاه قال وکان یاتزر بعبائه ویشد وسطه بعقال ویهنا بعیره وهو یومئذ خلیفة (اخرجه احمد نقلت من اسد الغابه) ابی البحر اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہین کہ مینے جناب امیر کو دیکھا موٹا تہ بند باندھے ہوے فرمانے لگے مینے اسکو پانچ درہم سے خریدا ہے جو کوئی مجھکو اس مین ایک درہم نفع دیتو مین اسکو بیچدون راوی کہتا ہے۔ جناب امیر علیہ الصلوٰة والسلام ایک چادر کا تہ بند باندھتے تھے اور ایک رسی سوا سے سخت کستے تھے اور اپنے اونٹ کو آپ روغن ملتے تھے حالانکہ اس زمانہ مین آپ خلیفہ تھے

(۸) عن ابن عباس قال اشتری علی بن ابی طالب قمیصاً بثلاثة دراهم وهو خلیفة وقطع کمه من موضع الرسغین[1] وقال الحمد لله الذی هذا من ریاشه[2] (اخرجه الحافظ السلفی) جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے جبکہ وہ خلیفہ تھے ایک قمیص تین درہم کو خریدا اور اسکی آستینون کو ہاتھ کے جوڑ کے پاس سے کترو دیا اور فرمایا کہ شکر ہے اس خدا کا کہ جس نے یہ لباس فاخرہ عطا کیا ہے جس سے معاش مین فراخی ہوسکتی ہے ٭

(۹) عن ابی سعید الازدی قال رأیت علیاً فی السوق وهو یقول من عنده قمیص صالح بثلاثة دراهم فقال رجل عندی فجاء به فاعجبه فاعطاه ثم لبسه فاذا هو یفضل عن اطراف اصابعه فامر به فقطع ما فضل عن اطراف اصابعه (اخرجه احمد فی المناقب) ابی سعید ازدی سے نقل ہے کہ مینے جناب علی کو بازار مین دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے آیا کسی کے پاس تین درہم کی قیمت کا اچھا کرتہ ہے ایک آدمی نے کہا میرے پاس ہے آپ اسکے پاس تشریف لیگئے اور وہ کرتا انکو بھلا معلوم ہوا تین درہم پر اسکو خرید کیا جب پہنا تو وہ انکے ہاتھ کی اونگلیون سے بڑہتا تھا آپنے اسکی زیادتی کو کٹوا ڈالا ٭

(۱۰) عن عبد الله بن ابی الهذیل قال رأیت علیاً خرج وعلیه قمیص غلیظ رازی اذا مد کم قمیصه بلغ الظفر واذا ارسله صار الی نصف الساعد (ریاض النضرة) عبد اللہ بن ابی الہذیل سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو گھر سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور ایک موٹا کرتا رازی پہنے ہوئے تھے کہ جب اسکی آستینین کھینچتے تو وہ ہاتھ کے ناخن تک پہونچ جاتی اور جبکہ اسکو چھوڑ دیتے تو وہ کلائی کے نصف تک سکڑ کر رہجاتی ٭

(۱۱) عن الحسن بن جرموز عن ابیه قال رأیت علیاً یخرج من مسجد الکوفة وعلیه قطریتان مؤتزراً بواحدة مرتدیاً بالاخری وازاره الی نصف ساق وهو یطوف بالاسواق ومعه درة یامرهم بتقوی الله عز وجل وصدق الحدیث وحسن البیع والوفاء فی الکیل والقسط فی المیزان (الاستیعاب

[1] بضم وغین معجمین بر بند دست ۔ [2] ریاش بالکسر جامہای فاخرہ

فی معرفۃ الاصحاب) حسن بن جرموز اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب امیر کو مسجد کوفہ سے نکلتے ہوئے دیکھا کہ انپر دو قطریہ ہیں ایک سے تہ بند باندھے ہوئے ہیں اور ایک اوڑھے ہوئے ہیں انکا تہ بند نصف ساق تک ہے اور وہ بازاروں میں پھر رہے ہیں اور انکے پاس درہ ہے لوگوں کو خدا کے خوف اور سچ بولنے اور کھرا سودا بیچنے اور پیمانے کے پورا کرنے اور ترازو کے برابر رکھنے کا حکم کر رہے ہیں +

(۱۲) عن ابی النوار بیاع الکرابیس قال اتانی علی ومعہ قنبر غلامہ فاشتری منی ثوبین غلیظین فقال لغلامہ قنبر اختر ایہما شئت فاخذ قنبر احدہما واخذ علی الاخر فلبسہ (اخرجہ احمد) ابوالنوار ٹھٹھوا بیچنے والا کہتا ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام میرے پاس قنبر کو ساتھ لیے ہوئے تشریف لائے اور مجھ سے دو موٹے کپڑے خرید کیے اور اپنے غلام قنبر کو فرمایا ایک ان میں سے جو تجھے پسند آئے لے لے پس قنبر نے ایک کو ان دونوں میں سے پسند کیا اور جناب امیر نے دوسرا آپ لیکر پہن لیا

(۱۳) عن ابی حبان التیمی عن ابیہ قال رأیت علیا علی المنبر یقول من یشتری منی سیفی فلو کان عندی ثمن ازار ما بعتہ قال عبد الرزاق وکانت بیدہ الدنیا الا ما کان من الشام (اخرجہ ابو عمرو علامہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن حبان التیمی اپنے والد سے ناقل ہیں کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے اس میری تلوار کو خرید کرے اگر میرے پاس تہ بند کی قیمت ہوتی تو میں اسکو ہرگز نہ بیچتا۔ عبد الرزاق مصنف ہیں تحریر فرماتے ہیں جناب امیر کا یہ حال اسوقت تھا جبکہ سوا ملک شام کے تمام اسلامی دنیا انکے ہاتھ میں تھی +

(۱۴) عن عطاء قال رأیت علی علی قمیص کرابیس غیر غسیل (الاستیعاب) عطا سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو میں نے دیکھا ٹھٹھوے کا بن دھلا کرتا پہنے ہوئے ہیں +

(۱۵) عن علی بن ارقم عن ابیہ قال رأیت علیا وہو یبیع سیفا لہ فی السوق ویقول من یشتری منی ھذا السیف فو الذی فلق الحبۃ لطال ما کشفت بہ الکروب عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو کان عندی ثمن ازار ما بعتہ (الریاض النضرہ) علی بن ارقم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو بازار میں اپنی تلوار بیچتے ہوئے دیکھا کہ فرما رہے تھے کہ کوئی ہے جو مجھ سے اس تلوار کو خرید کرے قسم ہے اس خدا کی جو دانے کو پھاڑتا ہے بہت سی لڑائیاں میں نے اس تلوار کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتح کی ہیں۔ اور اگر میرے پاس تہ بند کی قیمت ہوتی تو میں اسکو نہ بیچتا +

(۱۶) عن ابن عباس قال دخلت یوما علی امیر المؤمنین علی وہو یخصف نعلہ فقلت لہ ما

قیمت ھذہ النعل التی تخصف فقال ھی واللہ احب الی من دنیا کم الا ان اقیم بہ حقا وادفع باطلا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویرقع ثوبہ ویرکب الحمار ویردف خلفہ (اخرجہ احمد) عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ مین ایک دن جناب امیر کے پاس گیا دیکھا آپ اپنا جوتا سی رہے تھے۔ مینے پوچھا آپ کا جوتا کس قیمت کا ہے فرمایا بخدا یہ جوتا مجھے تمہاری تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ مگر وہ کرسی کی وجہ سے مین حق کو قائم اور باطل کو دور کرسکون جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جوتا سیتے تھے کپڑون کو پیوند لگاتے تھے اور گدہے پر سوار ہوتے اور اپنے پیچھے دوسرے کو بھی بٹھالیتے تھے +

جناب امیر علیہ السلام کا فرش

عن سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی ولیس فی دارہ غیر حصیر رث وھو جالس علیہ فقلت یا امیر المؤمنین انت ملک للمسلمین والحاکم علیھم وعلی بیت المال وتاتیک الوفود ولیس فی بیتک سوی ھذا الحصیر فقال یا سوید ان اللبیب لا یتأثث فی دار النقلۃ واما بین ایدینا دار المقامۃ قد نقلنا الیھا متاعنا ونحن منقلبون الیھا عن قریب قال فابکانی واللہ کلامہ (اخرجہ احمد) سوید بن غفلہ روایت کرتے ہین کہ مین ایک دن جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین گیا آپ ایک پرانے بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے مینے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ مسلمانون کے بادشاہ اور حاکم اور بیت المال کے مختار ہین قومون کے ایلچی آپ کے پاس آتے ہین لیکن آپکے گھر مین اس پرانے بوریے کے سوا کچھ نہین ہے فرمایا اے سوید عاقل ایسے گھر سے انس نہین کرتا جس سے نقل کرنا ہے ہماری آگے ہمارا ہمیشگی کا گھر ہے ہم اپنے سامان کو اس مین نقل کرچکے ہین اور عنقریب ہم بھی اسکی طرف جانیوالے ہین سوید کہتے ہین بخدا آپ کے کلام نے مجھے رلادیا +

جناب امیر علیہ السلام کا طعام

(۱) عن ابن عباس قال وما کان یاکل الا من شئ یاتی من المدینۃ قال وقدم الیہ فالوذج فلم اکلہ فقلت احرام قال لا ولکنی اکرہ ان اعود نفسی بما لم نعوم ما اکل منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد) ابن عباس کہتے ہین کہ جناب امیر سوا اس چیز کے جو مدینہ سے آپکے پاس آتی اور کچھ نہ کھاتے تھے ایک دن آپکے سامنے فالودہ رکھا گیا آپ نے نہ کھایا مینے عرض کیا کیا حرام ہے فرمایا حرام تو نہین مگر مین اپنے نفس کو ایسی چیز کا خوگر کرنا برا جانتا ہون جسکو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو +

(۲) عن عدی بن ثابت ان علیا اتی بالفالوذج فابی ان یاکل منہ وقال شئ لم یاکل منہ رسول اللہ صلی

الله علیہ وسلم لا احب ان اکل منہ (الریاض النضرۃ) عدی بن ثابت سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے آگے
فالودہ رکھا گیا آپ نے اسکے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا اس چیز کا کھانا جس کو
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو +

(۳) عن حبۃ العرنی ان علیا اتی بالفالوذج فوضع قدامہ فقال واللہ انک لطیب الرائحۃ حسن اللون
طیب الطعم ولکن اکرہ ان اعود نفسی ما لم تعتد (الریاض النضرۃ) حبہ عرنی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب
امیر علیہ السلام کے سامنے فالودہ رکھا گیا آپ نے فرمایا واللہ تیری بو بہت خوش ہے اور تیرا رنگ بہت بہاتا
ہے اور تیرا مزہ اچھا ہے لیکن مجھے کراہت ہے اس کی کہ اپنے نفس کو اس شی کی عادت ڈالوں جس کا کہ
وہ خوگر نہیں ہے +

(۴) عن عبد اللہ بن زریر قال دخلت علی علی یوم الاضحی فقرب الینا خزیرۃ فقلت اصلحک اللہ یا
امیر المومنین قد اکثر اللہ الخیر فقال یا ابن زریر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل للخلیفۃ
من مال اللہ الا قصعتان قصعۃ یاکلہا ہو واہلہ وعیالہ وقصعۃ یضعہا بین ایدی الناس
(مطالب السؤل) عبد اللہ بن زریر سے روایت ہے کہ میں جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں عید اضحی
کے دن حاضر ہوا آپ نے حلیم میرے آگے رکھا میں نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالی نے آپکے لیے مال و متاع
کو وافر کیا ہے ۔ اگر آپ ان بطخوں کے گوشت سے ہماری عزت کرتے تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا اے ابن زریر
میں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالوں کے سوا خدا کے
مال سے لینا حلال نہیں ایک پیالہ تو خود اسکے اور اسکے اہل و عیال کے لیے ہے اور دوسرا اسکے معاونین
کے لیے +

(۵) عن سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی فی قصر الامارۃ وبین یدیہ رغیف من شعیر وقدح
من لبن والرغیف یابس تارۃ یکسر بیدیہ وتارۃ برکبتیہ فشق علی ذلک فقلت لجاریۃ لہ یقال
لہا فضۃ الا ترحمین ہذا الشیخ وتنخلین لہ ہذا الشعیر اما ترین نخالۃ علیہ وما تلقی منہ فقالت
لای شئ یوجر ہو ونأثم نحن وانہ عہد الینا ان لا ننخل لہ طعاما قط فالتفت الی وقال ما تقول
لہا یا ابن غفلۃ فاخبرتہ وقلت یا امیر المومنین ارفق بنفسک فقال لی ویحک یا سوید ما شبع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واہلہ من خبز بر ثلاثا حتی لقی اللہ تعالی وما نخل لہ الطعام قط ولقد جعت
بالمدینۃ جوعا شدیدا فخرجت اطلب العمل فاذا بامرأۃ قد جمعت مدرا ترید ان تبلہ فقاطعتہا
علی کل ذنوب تمرۃ فمددت ستۃ عشر دلوا حتی مجلت یدای ثم اخذت التمر واتیت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ بیل فاخبرتہ فاکل منہ (اخرجہ احمد) سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں جناب امیر کے پاس وار الامارہ میں
گیا آپ کے سامنے جو کی روٹی اور ایک پیالہ دودھ کا رکھا ہوا تھا روٹی ایسی خشک تھی کہ کبھی آپ اپنے ہاتھوں سے
اور کبھی گھٹنوں سے توڑتے تھے یہ حالت دیکھکر مجھے نہایت تاسف ہوا اور آپ کی لونڈی فضہ سے کہا تو اس بزرگ
پر ترس نہیں کرتی اور انکے لئے جو چھانکر روٹی نہیں پکاتی اور یہ نہیں دیکھتی کہ بھسی اسپر لگی ہوئی ہے
اور اس سخت روٹی کے توڑنے میں انکو کیسی مشقت ہوتی ہے فضہ نے جواب دیا کیا وجہ ہے کہ اس میں انکو تو اجر
ملے اور ہم گناہگار ہوں کیونکہ انہوں نے ہم سے عہد لیا ہے کہ انکی روٹی ہم کبھی چھانکر نہ پکائیں یہ سنکر جناب
امیر نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا کہہ رہا ہے میں نے ساری تقریر بیان کی
اور کہا اے امیر المومنین آپ اپنی جان پر رحم فرمایئے اور اتنی مشقت نہ اٹھایئے آپ نے فرمایا اے سوید
تجھ پر افسوس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکے اہل وعیال نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی
شکم سیر ہوکر نہیں کھائی۔ اور کبھی انکے لیے چھانکر آٹا نہیں پکایا گیا ایک دفعہ مدینہ میں میں سخت
بھوکا تھا مزدوری کرنے کو نکلا دیکھا ایک عورت مٹی کے ڈھیلوں کو جمع کرکے ان کو بھگونا چاہتی ہے
میں نے اس سے فی ڈول ایک کھجور اجرت طے کی اور سولہ ڈول کھینچکر اس مٹی کو بھگو یا حتے کہ میرے ہاتھوں میں
چھالے پڑ گئے میں وہ کھجوریں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لایا اور سارا واقعہ بیان کیا آں
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کھجوروں کو نوش فرمایا۔

(۶) عن زید قال لی علی اذا صلیت الظهر غدا فعد الی قال فلما کان الغد وصلیت الظهر عدت
الیہ فلم اجد عندہ حاجبا یحبسنی دونہ فوجدتہ جالسا وعندہ کوز ماء فدعا بوعاء مشدود علیہ
ختم فقلت فی نفسی لقد امننی حتی یخرج الی جواهر اولا ادری ما فیہ فلما کسر الخاتم وحلہ فاذا
فیہ سویق فاخرج منہ قبضۃ فی القدح وصب علیہ الماء وشرب وسقانی فلم اصبر فقلت یا امیر المومنین
اتصنع هذا بالعراق وطعام العراق کثیر فقال اما واللہ ما اختم علیہ بخلا ولکنی ابتاع قدر ما یکفینی
واخاف ان یوضع فیہ من غیرہ وانا اکرہ ان ادخل بطنی الا طیبا فلذلک احترزت بما تری (اخرجہ
الملائی سیرۃ) زید سے نقل ہے کہ مجھے جناب امیر نے فرمایا کل ظہر کی نماز کے بعد تو میرے پاس آئیو اور
کھانا کھائیو جب دوسرا دن ہوا اور میں ظہر کی نماز پڑھ چکا انکی خدمت میں حاضر ہوا۔ کوئی حاجب انکا نہیں
تھا کہ مجھ کو ان سے روکتا میں نے انکو بیٹھا ہوا پایا انکے پاس پانی کا ایک لوٹا دھرا ہوا تھا۔ پس وہ
ایک ظرف سربستہ لائے جسپر مہر لگی ہوئی تھی میں نے اپنے دل میں کہا البتہ اس میں سے جواہر نکالکر مجھے
عطا فرماوینگے یا کہ میں نہیں جانتا کہ اس میں کیا ہے جب جناب امیر نے اسکی مہر کو توڑا اور اسکو کھولا

تو دیکھتا کیا ہون کہ اس مین ستو مین جناب امیر علیہ السلام نے اس مین سے ایک مٹھی بھر کر پیالہ مین ڈالی اور
اسپر پانی ڈالا اور پیا اور مجھہ کو بھی پلایا مین صبر نہ کر سکا پس مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ عراق مین
رہکر یہ کہانے مین حالانکہ عراق کے کہانے قسم قسم کے ہین جناب نے ارشاد کیا واللہ مین بخل کیوجہ سے اسپر
مہر نہین لگاتا مگر جسقدر کہ مجھکو کافی ہو اسکا اتباع کرتا ہون اور ڈرتا ہون کہ کوئی چیز سوا ستو کے اس
مین نہ رکھی جائے اور مین مکروہ جانتا ہون کہ اپنا پیٹ سوا پاک چیز کے بہرون اسلیے احتراز کرتا ہون
جیسا کہ تو نے دیکھا ہے ✤

(۷) عن عبد اللہ بن رافع قال دخلت علی علی یوم عید فقدم الی جرابا مختوما فوجدنا فیہ خبز
شعیر یابسا مرضوضا فقدم واکل فقلت یا امیر المؤمنین کیف تختمہ قال خفت من ھذین الولدین
ان یلیناہ بسمن او زیت (شرح نہج البلاغۃ للعلامہ ابن الحدید) عبد اللہ بن ابی رافع سے منقول
ہے کہ مین عید کے دن جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین گیا جناب امیر نے میرے سامنے ایک چمڑے
کا تھیلا رکھدیا جنے اسکو کھولا اور اس مین جو کی روٹیون کے خشک ٹکڑے پائے پس جناب اس مین سے
کہانے لگے مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپنے اسپر مہر کیون لگائی ہے فرمایا مین ان لڑکون سے
ڈرتا ہون کہ اسکو روغن یا زیت سے چرب نہ کرین ✤

(۸) عن ابن حدید قال وکان یاتدم بخل او بملح فان ترقی علی ذلک فبعض نبات الارض
فان ارتفع ذلک فبقلیل من الیان الابل ولا یاکل اللحم الا قلیلا ویقول لا تجعلوا بطونکم مقابر
للحیوان (شرح نہج البلاغۃ) علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ
سرکہ اور نمک سے کہانا کہایا کرتے تھے جب اس سے کبھی ترقی فرماتے تو بعض ترکاریون کا استعمال کرتے
اور اگر اس سے بھی بڑھجاتے تو کبھی تھوڑا سا اونٹ کا دودہ پی لیتے اور گوشت نہین کہایا کرتے تھے مگر
بہت کم اور فرماتے تھے اپنے پیٹ کو حیوانون کے مقبرہ مت بناؤ ✤

(۹) عن علی بن ربیعۃ الوالبی قال کان لعلی امرأتان فکان اذا کان یوم ھذہ اشتری لحما بنصف
درھم واذا کان یوم ھذہ اشتری لحما بنصف اخر (الریاض النضرہ) علی بن ربیعہ الوالبی سے منقول
ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی دو بیبیان تھین جب اس بی بی کی باری ہوتی تو آدہے درہم کا گوشت
خرید فرماتے اور جب دوسرے دن دوسری بی بی کی باری ہوتی تو اس نصف باقی کا گوشت خرید کرتے ✤

(۱۰) عن ابی صالح قال دخلت علی ام کلثوم بنت علی واذا ھی تمتشط فی ستر بینی وبینھا فجاء حسن
وحسین فدخلا علیھا وھو جالسۃ تمتشط فقالت الا تطعمون ابا صالح شیئا قال فاخرجا الی قصعۃ

بینہا مرق بحبوب قال قلت تطعمون هذا وانتم امراء فقالت یا ابا صالح کیف انت لو تری امیر المؤمنین
علیا واتی باترج فذهب حسین ناخذ منها اترجة فنزعها من یدہ ثم امر بہ فقسم بین الناس (الریاض
النضرہ) ابو صالح سے نقل ہے کہ مین ایک دفعہ جناب ام کلثوم حضرت علی کی صاحب زادی کی خدمت مین گیا اور
وہ کنگھی کر رہی تہین میرے اور انکے درمیان صرف ایک پردہ تہا اتنے مین جناب حسن وحسین انکے پاس
تشریف لائے جناب ام کلثوم نے فرمایا ابو صالح کو تم کچہ نہین کہلاتے ابو صالح کہتے ہین کہ میرے لیئے ایک
شوربے کا پیالہ لائے جس مین دال پڑی ہوئی تہی مینے کہا تم امیر ہو کر ایسا کہانا کہاتے ہو۔ ام کلثوم
فرمانے لگین اے ابو صالح اگر تو امیر المؤمنین علی کو دیکہے تو شاید تیرا کیا حال ہو۔ ایک دفعہ جناب امیر کے پاس
نارنگیان آئین جناب حسین علیہ السلام نے انمین سے ایک نارنگی اٹہالی جناب امیر نے انکے ہاتہ سے چہین کر
لوگون کو بانٹ دی ؛

جناب امیر علیہ السلام کا صبر

عن ام سلمة قالت جائت فاطمة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشتکی اثر الخدمة وتسالہ خادما قالت یا رسول
اللہ لقد محلت یدای من الرحا اطحن مرة واعجن مرة فقال لہا ان یرزقك اللہ شیئا سیاتیك وسادلك
علی خیر من ذلك اذا الزمت مضجعك فسبحی اللہ ثلاثا وثلثین وکبری اللہ ثلاثا وثلاثین واحمدی اللہ
اربعا وثلاثین فہو خیر لك من الخادم راخرجہ الدولابی جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک
دفعہ جناب سیدہ علیہا السلام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گہر بار کے کام کاج کی تکلیف سے شکایت
کرنے لگین کہ میرے ہاتہ مین چہالے پڑ گئے ہین کبہی مین پیستی ہون اور کبہی گوندہتی ہون مجہے ایک خادمہ
عطا ہو جائے حضرت نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے جو رزق کہ تمہارے مقسوم مین کیا ہے وہ تمہارے پاس
پہنچا رہیگا مین تمکو ایک نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہون کہ جب تم سونے لگو اسکو پڑہ لیا کرو تینتیس دفعہ
سبحان اللہ اور اللہ اکبر تینتیس دفعہ اور الحمد للہ چونتیس دفعہ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے ؛
(۲) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما زوجہ فاطمة بعث معها بخمیلة ووسادة من ادم حشوها
لیف ورحائین وسقا فقال علی لفاطمة ذات یوم واللہ سنوت حتی لقد اشتکیت صدری وقد جاء
اللہ اباك بسبی فاذهبی فاستخدمیہ فقالت وانا واللہ لقد طحنت حتی مجلت یدای فاتت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ما جاء بك یا بنیة قالت جئت لاسلم علیك واستحییت ان تسالہ ورجعت فقال
قلت ما فعلت فقالت استحییت ان اسالہ فاتینا جمیعا فقال علی یا رسول اللہ لقد سنوت حتی

اشتکیت صدری وقالت فاطمة وقد طحنت حتی مجلت یدای وقد جاء اللہ بسبی فاخدمنا فقال واللہ لا اعطیکما وادع
اهل الصفة تطوی بطونهم لا اجد ما انفق علیهم ولکنی ابیعه وانفق علیهم اثمانهم فرجعا فاتاهما النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد دخلا فی
قطیفتهما اذا غطت رؤسهما تکشفت اقدامهما واذا غطتا اقدامهما تکشفت رؤسهما فثارا فقال علی مکانکما ثم قال الا
اخبرکما بخیر مما سالتمانی قالا بلی قال کلمات علمنیهن جبرئیل فقال تسبحان اللہ دبر کل صلوۃ عشرا وتحمدان عشرا وتکبران
عشرا واذا اویتما الی فراشکما فسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین وکبرا اربعا وثلاثین قال علی فما ترکتهن منذ
علمنیهن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له ولا لیلة صفین قال ولا لیلة صفین اخرجه احمد مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جب جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سیدہ کا نکاح کیا تو انکے ساتھ ایک بچھونا اور ایک تکیہ چمڑے کا جسمیں لیف خرما بھری ہوئی تھی اور دو
چکی کے پاٹ اور مشکیزہ بھیجا جناب علی نے انسے ایک بار کہا واللہ میں اسقدر پانی بھرا ہوں کہ میرا سینہ درد کرنے لگا ہے اور خداوند تعالی نے
آپکے والد کو غنیمت میں اسیر عطا کیے ہیں آپ جائیے اور انسے ایک خدمتگار طلب کریں جناب فاطمہ فرمانے لگیں میں نے اسقدر پیسا ہے کہ میرے
ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں پس جناب رسول اللہ صلعم کی خدمت اقدس میں تشریف لے گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹی
تمہیں کیا ضرورت ہے جناب فاطمہ نے عرض کیا میں سلام کیلیے حاضر ہوئی تھی اور انکو سوال کرتے حیا مانع آئی اور واپس تشریف لے گئیں
جناب علی نے کہا آپنے کیا کیا ہے جناب سیدہ نے کہا مجھے حیا آگئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتی پھر ہم دونو ملکر جناب
نبی صلعم کی خدمت میں گئے جناب علی نے کہا یا رسول اللہ میں نے اسقدر پانی بھرا ہے کہ میرے سینے میں درد پیدا ہوگیا ہے اور جناب
سیدہ نے کہا میں نے اسقدر آٹا پیسا ہے کہ میرے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں اور خدا نے آپکو اسیر دیے ہیں ہمیں بھی ایک خادم عطا فرمائیے
آنحضرت صلعم نے فرمایا واللہ میں تمکو نہیں دونگا اور اہل الصفہ کی دعوت کرونگا انکے پیٹ کمر سے لگے ہوئے ہیں ہم کچھ نہیں پاتے
کہ انپر نفقہ کریں لیکن ہاں ہم انکو بیچکر انکی قیمت سے ہم انکے نفقہ کا بندوبست کرینگے پس حضرت علی اور جناب سیدہ دونو
لوٹ آئے پھر آنحضرت تشریف لائے اور وہ دونو صاحب اپنی چادر اوڑھکر سو گئے تھے جبکہ اسکو اپنے سر پر اوڑھتے تھے تو انکے
پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور جبکہ اپنے پاؤں کو اس سے ڈھانپتے تھے تو انکے سر کھل جاتے تھے وہ تعظیم کیلیے اٹھنے لگے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی جگہ پر بیٹھے رہو اور فرمایا جو چیز کہ تم نے مجھ سے طلب کی ہے میں تمہیں اس سے بہتر کی نسبت آگاہ کروں
جناب علی نے عرض کیا بہتر ہے فرمایا کہ وہ چند کلمات ہیں جو مجھے جبرئیل نے تعلیم کیے ہیں فرمایا کہ وہ سبحان اللہ ہے ہر ایک نماز کے بعد دس
دفعہ اور الحمد للہ ہے دس دفعہ اور اللہ اکبر ہے دس دفعہ اور جبکہ تم بستر پر جاؤ تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ اور
چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو جناب علی کہتے ہیں کہ میں نے اسکو کبھی ترک نہیں کیا جبسے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے مجھے اسکی تعلیم فرمائی
ہے لوگوں نے جناب علی سے کہا کیا آپنے صفین کی لیلۃ الہریر میں بھی اسکو نہیں چھوڑا حضرت نے کہا لیلۃ الہریر میں بھی نہیں چھوڑا
عن علی ان فاطمة اتت النبی تشکو الیه ما تلقی من اثر الرحا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة رضی اللہ عنها
فاخبرتها فلما جاء النبی صلعم اخبرته عائشة بمجیء فاطمة فجاء النبی صلعم وقد اخذنا مضاجعنا فذهبت لاقوم فقال علی مکانکما

اکون قربها اعطیها شیئا قال فبینما رسول الله صلی الله علیه وسلم عندها ذات یوم انجاء جاء فدق الباب قال فخرجت الیه فاذا جاریة معها اناء مغطی قال فرجعت الی عائشة فاخبرتها فقالت ادخلها فدخلت فوضعت بین یدی عائشة فوضعته بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل یاکل وخرجت الجاریة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیت امیر المؤمنین وسید المسلمین وامام المتقین عندی یاکل معی فجاء جاء فدق الباب فخرجت الیه فاذا هو علی قال فرجعت فقلت هذا علی فقال صلی الله علیه وسلم ادخله فلما دخل قال له النبی صلی الله علیه وسلم مرحبا واهلا لقد تمنیتک مرتین حتی لو ابطأت علی لسالت الله عز وجل ان یلحق بك احبس فکل (اخرجه ابن مردویه) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا غلام رافع روایت کرتا ہے کہ میں ام المؤمنین کے پاس آکر تا تھا اور انکی خدمت کیا کرتا تھا جس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر میں رونق افروز ہوتے تو میں قریب تر رہتا اور جس چیز کی ضرورت ہوتی تو میں حاضر کیا کرتا۔ ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین کے گھر میں تشریف رکھتے تھے کہ ناگاہ ایک آنیوالے نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں جب دیکھنے کو باہر نکلا ایک لونڈی کو دیکھا کہ ڈھکا ہوا خوان لیے ہوئے ہے میں نے لوٹ کر ام المؤمنین سے بیان کیا۔ انہوں نے اسکو گھر میں بلا لیا۔ اس لونڈی نے خوان انکے سامنے رکھدیا۔ میں نے اٹھا کر سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو رکھدیا آپ اس میں سے تناول فرمانے لگے اور وہ لونڈی چلی گئی آپ نے فرمایا کاش اس وقت امیر المؤمنین سید المسلمین امام المتقین بھی یہاں ہوتے تو ہمارے ساتھ کھانے میں شرکت کرتے۔ اتنے میں ایک شخص نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں دیکھنے کو نکلا اور جناب امیر کو دروازہ پر کھڑے ہوئے دیکھا لوٹ کر میں نے عرض کیا کہ جناب امیر دروازہ پر تشریف رکھتے ہیں حضور نے انکو گھر میں بلا لیا۔ جب جناب امیر حاضر خدمت ہوئے سرکار نے مرحبا اور اہلاً کے الفاظ سے ممتاز فرمایا اور ارشاد کیا ہمنے دو دفعہ تمہاری آنیکی آرزو کی تھی اگر تم دیر کرتے تو میں تمہارے لیے پھر خدا سے دعا کرنیوالا تھا۔ آؤ بیٹھو اور ہمارے ساتھ کھانا نوش کرو۔

(۱۰) عن معاویة بن ثعلبة اللیثی قال مرض ابوذر الغفاری مرضا شدیدا حتی اشرف علی الموت فاوصی الی علی بن ابی طالب فقیل له لو اوصیت الی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کان احمد لوصیتك من علی فقال ابوذر اوصیت والله الی امیر المؤمنین حقا حقا (اخرجه ابن مردویه) معاویہ بن ثعلبہ اللیثی بیان کرتا ہے کہ جب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو کر انتقال کے قریب ہو گئے تو جناب امیر سے اپنی وصیت بیان کی۔ لوگوں نے کہا اگر تم اپنی وصیت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب سے بیان کرتے تو تمہارے لیے یہ بہتر ہوتا۔ ابوذر کہنے لگے میں اپنی وصیت کو سچے امیر المؤمنین سے بیان کیا ہے۔

فقعد بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري فقال الا اعلمكما خيرا مما سألتماني اذا اخذتما مضاجعكما فكبرا اربعا وثلثين
وسبحا ثلاثا وثلاثين واحمدا ثلاثا وثلاثين فهو خير لكما من خادم مختصر اخرجه البخاري) جناب علی کہتے ہیں کہ جب
چکی کے پیسنے سے جناب فاطمہ کے ہاتھوں کو آبلے پڑ گئے اور آنحضرت صلعم کے پاس غنیمت میں لونڈیاں آئیں حضرت فاطمہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں گئیں مگر حضور کو نہ پایا حضرت ام المومنین عائشہ سے ملیں جب گھر کو واپس آ گئیں تو آنحضرت تشریف لائے اور ام المومنین
عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ کی تشریف آوری سے جناب رسول اللہ صلعم کو مطلع کیا پس آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سونے کو
لیٹے تھے میں گھبرا اٹھا آپ نے فرمایا کہ اٹھو نہیں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے بستر پر لیٹے رہو پس ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ میرے سینہ کو
آپکے قدم مبارک کی ٹھنڈک محسوس ہونے لگی فرمایا کہ میں تمہیں ایسی بات سکھاؤں جو تمہیں اس چیز سے بہتر ہو جسکی کہ تم نے خواہش کی
ہے جب تم سونے کو لیٹا کرو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھا کرو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے جو تم مانگتی ہو

عن اسماء بنت عميس عن فاطمة ان رسول الله صلعم اتاها يوما فقال اين ابناي يعني حسنا وحسينا قالت اصبحنا وليس في بيتنا شيء يذوقه
ذائق فقال علي اذهب بهما فاني اتخوف ان يبكيا عليك وليس عندك شيء فذهب بهما الى فلان اليهودي فوجه اليه رسول الله صلعم فوجدهما
يلعبان في مشربة بين ايديهما فضل من تمر فقال يا علي الا تقلب ابني قبل ان يشتد الحر عليهما قالت فقال علي اصبحنا وليس في
بيتنا شيء فلو جلست يا رسول الله حتى اجمع لفاطمة تمرات فجلس رسول الله صلعم وعلي ينزح لليهودي كل دلو بتمرة حتى
اجتمع له شيء من تمر فجعله في حجزته ثم اقبل فحمل رسول الله صلعم احدهما وعلي الآخر (اخرجه الدولابي) اسماء بنت عميس
جناب سیدہ سے روایت کرتی ہیں کہ ایکدن جناب سرور عالم صلعم تشریف لائے اور فرمانے لگے میرے دونوں بیٹے یعنی حسن اور حسین کہاں
ہیں حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا صبح اٹھے تھے ہمارے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ اسکو کوئی چکھنے والا چکھ
سکتا جناب علی کہنے لگے میں ان دونوں کو اپنے ساتھ لیجاتا ہوں ڈرتا ہوں کہ تمہارے پاس یہ روئینگے اور آپکے پاس کوئی چیز نہیں ہے
پس انہوں نے انکو ساتھ لیا اور فلاں یہودی کے پاس گئے ہیں آنحضرت صلعم نے بھی ادھر ہی کا قصد فرمایا اور جا کر دیکھا کہ وہ
کھیل رہے ہیں اور انکے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں پڑی ہیں آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا یا علی قبل اسکے کہ دھوپ گرمی کی تیزی
ہو میرے بیٹوں کو واپس کیوں نہیں لیچلتے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم صبح کو جب اٹھے تو ہمارے گھر میں کوئی کھانے کی چیز نہیں تھی
اگر آپ تشریف رکھیں تو میں کچھ کھجوریں جناب فاطمہ کیلئے جمع کر لوں پس سرور دین پناہ صلعم بیٹھ گئے اور جناب امیر یہودی کے حوض کو
بھرنے لگے ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول یہاں تک کہ کچھ کھجوریں جمع کر لیں اور اپنے تہبند کے ڈبے میں دھر لیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک صاحب کو اٹھایا اور جناب امیر علیہ السلام نے دوسرے کو۔

جناب امیر علیہ السلام کا تقویٰ

(۱) پروردگار عالم آیہ والذی جاء بالصدق وصدق به اولئک هم المتقون میں جناب علی کو حضرت صلعم کی معیت میں متقی
بیان فرمایا ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تفسیر درمنثور میں ذیل اس آیت کو لکھتے ہیں اخرج ابن عساکر عن مجاهد

فی قولہ تعالیٰ والذی جاء بالصدق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہٖ قال علی بن ابیطالب یعنی ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتا ہین کہ پروردگار عالم کے ارشاد مین والذی جاء بالصدق سے آنحضرت مراد ہین اور صدق بہ سے جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام

(۲) اخرج البیہقی باسنادہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی خلقہ والی موسیٰ فی ہیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب بیہقی اپنی اسناد کے ساتھ حدیث کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہی کہ جو شخص حضرت آدم کو انکی علم کے ساتھ اور حضرت نوح کو انکی تقوی کے ساتھ اور حضرت ابراہیم کو انکی خلیل ہونیکی شان اور حضرت موسیٰ کو انکی ہیبت کے ساتھ اور حضرت عیسیٰ کو انکی عبادت کے ساتھ دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو تو علی بن ابیطالب کو دیکھ لے +

(۳) عن انس بن مالک والنواس بن سمعان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرحباً بسید المسلمین وامام المتقین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار وابو نعیم فی الحلیۃ) انس بن مالک اور نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حاضر ہونیکے وقت فرمایا شاباش اے مسلمانون کے سردار اور متقیون کے امام +

(۴) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اوحی الی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی انہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی وابو نعیم) جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج مین مجھکو علی کی نسبت تین باتون کا الہام ہوا ہے کہ وہ مومنین کے سردار اور متقین کا امام اور سفید ہاتھ پاؤن اور سونہ والون کا پیشرو ہے + :

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین ویعسوب المؤمنین وامام المتقین وقائد غر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جناب علی سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم مسلمانون کے سردار اور مومنین کے بادشاہ اور متقیون کے امام اور نورانی چہرہ والون کے پیشرو ہو +

جناب امیر علیہ السلام کا تواضع

(۱) عن ابی صالح بیاع الکرابیس عن جدہ قال رأیت علیاً اشتری تمراً بدرہم فحملہ فی ملحفۃ فقیل یا امیر المؤمنین الا نحمل عنک قال ابو العیال احق بحملہ (اخرجہ البغوی فی معجمہ) ابو صالح شتر فروش اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ ایکدرہم کی کھجورین خرید کین اور کپڑے مین باندہکر اٹھا رہے ہین لیس ان سے عرض کیا گیا یا امیر المومنین ہم اٹھالین فرمایا بچون کا باپ ہی اسکے اٹھانیکا زیادہ حقدار ہے +

(۲) عن زاذان قال رأیت علیاً یمشی فی الاسواق فیمسك الشسوع بیدہ فیناول الرجل الشسع ویرشد الضال ویعین الحمال علی الحمول وھو یقرء ھذہ الآیۃ تلك الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علواً فی الارض ولا فساداً والعاقبۃ للمتقین ثم یقول ھذہ الآیۃ نزلت فی ذوی القدرۃ من الناس (اخرجہ احمد فی المناقب) زاذان سو مروی ہر کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ بازارون مین درہ ہاتھہ مین لیے ہوے ٹہل رہے ہین اور لوگون کو درہ سے ہٹاتے ہین اور راہ بہولے ہوئے کو رستہ بتارہے ہین اور بوجہ اٹہانیوالون کی مدد کر رہے ہین اور یہ آیت پڑہ رہے ہین (کہ) یہہ آخرت کا گہر ہمنے ان لوگون کے لیو بنایا ہے جو زمین مین غرور اور فساد نہین کرتے اور عاقبت ڈرنیوالون کے لیے ہے پہر جناب امیر یہ فرماتے تہے کہ یہ آیت قدرت والے لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہے ٭

(۳) عن ابی المطر البصری انہ شھد علیاً اتی اصحاب التمر وجاریۃ تبکی عند التمار فقال ما شانك فقالت باعنی ھذا تمراً بدرھم فردہ موالی فابا ان یقبلہ فقال یا صاحب التمر خذ تمرك واعطھا درھما فانھا خادم ولیس لھا امر فدفع علیاً فقال المسلمون تدری من دفعت قال لا قالوا امیر المؤمنین فصب تمرھا واعطاھا درھما وقال احب ان ترضی عنی فقال ما ارضانی عنك اذا اوفیت الناس حقوقھم (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی مطر البصری کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو کہجور بیچنے والون کے زمرہ مین دیکھا اور ایک لونڈی رو رہی تہی جناب امیر نے پوچہا تیرا کیا حال ہے اسنے عرض کیا اس شخص نے ایک درہم کی کہجورین مجہکو دی تہین میرے آقا نے وہ پہیر دی ہین یہ لینے سے انکار کرتا ہے جناب امیر نے فرمایا اے بہای کہجور بیچنے والے یہ خدمتگار ہے اسکا اپنا اختیار نہین اپنی کہجورین لے لے اور درہم اسکو واپس دیدے اس نے جناب امیر کو دہکا دیا اور کہنا نہ مانا مسلمان لوگون نے کہا اری تو جانتا ہے کہ تو نے کس کو دہکا دیا ہے وہ بولا نہین لوگون نے کہا یہ امیر المومنین ہین اسنے وہ کہجورین ڈال لین اور اس لونڈی کو درہم واپس کر دیا اور جناب امیر سے عرض کرنے لگا مین چاہتا ہون کہ آپ مجہ سے خوش ہو جاوین آپ نے فرمایا کہ مجہے تجہ سے کوئی چیز نہین خوش کر سکتی مگر یہ کہ تو لوگون کو انکا حق پورا ادا کرے

جناب امیر علیہ السلام کا حسن خلق

حضرت امیر علیہ السلام نہایت خندہ پیشانی تہے کبہی کسی بات سے جناب کی شگفتہ پیشانی پر بل نہین آتا تہا ہر وقت تبسم سے لب کہلے رہتے تہے اسوجہ سے بعض متانت پسند لوگ جناب پر نکتہ چینی فرماتے

تھے روایت ہے قال معاویہ لقیس بن سعد رحم اللہ اباالحسن کان ھشا بشا ذا فکاھۃ قال قیس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمزح ویتبسم الی الصحابۃ معاویہ نے قیس بن سعد سے تعریض کیوجہ سے کہا خدا ابوالحسن پر رحم کرے نہایت کشادہ روہنس مکہ والے اور خوش طبع تھے قیس نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مزاح کرتے تھے اور صحابہ کے ساتھ ہنستے تھے +

جناب امیر علیہ السلام کا حلم

(۱) عن معقل بن یسار ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ علیہا السلام الا ترضین انی زوجتک اقدم امتی سلما واکثرھم علما واعظمھم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب) معقل ابن یسار سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا تم راضی نہیں ہوتین کہ مینے تمہارا اپنی امت سے ازروی اسلام کے مقدم ترین اور ازروی علم کے عالم ترین اور ازروے حلم کے انکے اعظم ترین شخص سے نکاح کیا ہے +

(۲) سال معاویۃ خالد بن یعمر فقال لہ علے احببت علیا فقال علی ثلث خصال علی حلمہ اذا غضب وعلی صدقہ اذا قال وعلی عدلہ اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) امیر معاویہ نے خالد بن یعمر سے کہا تم کس بات پر جناب علی کو محبوب کہتے تھے وہ کہنے لگا انکی تین باتوں پر انکے حلم پر جبکہ وہ خفا ہوتے تھے اور انکے سچ پر جبکہ وہ کوئی بات کہتے تھے اور انکے عدل پر جبکہ وہ حکم کرتے تھے +

(۳) روی ان علیا علیہ السلام دعا غلاما فلم یجبہ فدعاہ ثانیا وثالثا فلم یجبہ فقام الیہ فرآہ مضطجعا فقال اما تسمع یا غلام فقال نعم قال ما حملک علی ترک جوابی قال امنت عقوبتک فتکاسلت فقال امض فانت حر لوجہ اللہ تعالی (نقلہ الغزالی فی احیاء العلوم) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ایک دفعہ اپنے غلام کو پکارا اس نے جواب نہ دیا پھر آپنے دوبارہ سہ بارہ پکارا اس نے جواب نہ دیا آپنے اٹھکر دیکھا کہ وہ سو رہا ہے آپنے فرمایا اے لڑکے کیا تونے میری آواز کو نہیں سُنا تھا وہ عرض کرنے لگا ہاں مینے سنا تھا حضرت نے ارشاد کیا پھر تونے کیوں نہیں جواب دیا وہ کہنے لگا چونکہ مین آپکے عقوبت سے بیخوف تھا اسلیے اٹک گیا۔ آپنے فرمایا جا لوجہ اللہ میں تجھے آزاد کیا

جناب علی علیہ السلام کا عفو عن المکافات

(۱) لما ظفر علی المروان یوم الجمل وکان اعدی الناس لہ واشدھم بغضا فصفح عنہ شرح نہج البلاغہ
نقل ہے کہ جب جمل کے دن جناب امیر علیہ السلام مروان پر ظفریاب ہوئے حالانکہ وہ جناب امیر سے سخت عداوت
رکھتا تھا اور تمام لوگوں سے زیادہ دشمن تھا جناب امیر نے اسکے قتل سے درگذر فرمایا ✦

(۲) محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مورخ نقل کرتے ہیں لما ملک عسکر معاویۃ علی الماء واحاطوا
بشریعۃ الفرات وقالت رؤساء الشام لہ اقتلھم بالعطش کما قتلوا عثمان عطشا وسال علی عن
اصحابہ ان یسوغوا لھم شراب الماء فقالوا لا واللہ ولا قطرۃ حتی تموت ظمأ کما مات ابن عفان
فلما رای انہ الموت لا محالۃ قد تقدم باصحابہ حمل علی عسکر معاویۃ حملات کثیفۃ حتی ازالھم
عن مراکزھم بعد قتل ذریع وسقطت الرؤس والایادی وملکوا علی الماء وصار اصحاب المعاویۃ
فی الفلاۃ لا ماء لھم فقال اصحابہ امنعھم الماء یا امیر المومنین کما منعوک ولا تسقھم منہ قطرۃ
واقتلھم بسیوف العطش وخذھم قبضا بالایدی فلا حاجۃ لک الی الحرب فقال لا واللہ لا اکافیھم
بمثل فعلھم ومطالب السؤل وشرح نہج البلاغۃ لابن الحدید) یعنے جب معاویہ کی فوج پانی کی
مالک ہو گئی اور اس نے فرات کے سب رستوں کو گھیر لیا شام کے رئیس معاویہ سے کہنے لگے علی کی فوج کو پیاس
سے مارڈالنا چاہیئے جسطرح سے کہ انہوں نے جناب عثمان کو پیاس سے مارڈالا ہے جناب امیر علیہ السلام
نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ تم لوگوں نے بھی پانی کا گھونٹ پیا ہے عرض کیا کہ واللہ ایک قطرہ تک پانی کا
نہیں ملا اب آپ بھی جناب عثمان کیطرح سے پیاسے مارے جائینگے جب جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا
کہ انکے دوستوں کو موت پیش آرہی ہے معاویہ کی فوج پر سخت حملہ کیا اور سرعت کے ساتھ جنگ کرنے سے شامیوں
کے لوگوں کو جگہ سے ہٹا دیا اور ہاتھ اور سر کٹ کر انبار لگ گئے جناب امیر نے پانی پر قبضہ کر لیا اور
معاویہ کی فوج بیابان بے آب میں گھر گئی جناب امیر کے لشکر والوں نے کہا شامیوں پر آپ بھی پانی بند کر دیں
جسطرح سے کہ انہوں نے آپ پر بند کیا تھا اور ایک قطرہ پانی کا انکو نہ دینا چاہیے اور پیاس کی تلوار سے
انکو مارڈالنا چاہیے وہ خود ہاتھ میں آجائینگے آپ کو لڑائی کی ضرورت نہیں جناب امیر علیہ السلام نے
فرمایا واللہ میں انکو انکے فعل کی مانند بدلہ نہیں دونگا ✦

علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں کہ حارب اھل البصرۃ وجرح وجوہ اولادہ بالسیف
وشتموہ ولعنوہ فلما ظفر بھم رفع السیف عنھم ولم یاخذ اثقالھم ولا سبی ذراریھم ولا غنم
شیئا من اموالھم یعنی اہل بصرہ نے جناب امیر کیساتھ اور انکی اولاد کے ساتھ تلوار سے لڑائی کی اور گالیاں دیں
اور برا بھلا کہا لیکن جب جناب امیر علیہ السلام ان پر ظفریاب ہوئے تو نہ انکا سامان لوٹا اور نہ انکی اولاد

کو لونڈی باندی بنایا اور انکے مال کو لوٹا +

جناب امیر علیہ السلام کی شفقت علی الخلق

عن علی قال لما نزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم
الصدقہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی مرہم ان یتصدقوا قال بکم یا رسول اللہ قال
بدینار قال لا یطیقون قال فنصف دینار قال لا یطیقون قال بشعیرۃ قال لا یطیقون فقال لہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک لزہید فانزل اللہ تعالیٰ ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات
الی اٰخر الآیۃ وکان علی یقول بی خفف عن ہذہ الامۃ (اخرجہ احمد والنسائی وغیرہما) جناب امیر علیہ
السلام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو جب تم رسول کو
مشورت کے لیے بلاؤ تو اپنی مشورت کرنے سے پہلے صدقہ دو) جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے علی
علیہ السلام سے فرمایا جاؤ ان لوگوں کو صدقہ کا حکم دو جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کس قدر صدقہ
کا حکم دوں آپنے فرمایا ایک دینار کے لیے جناب علی نے عرض کیا لوگ اس مقدار کی طاقت نہیں رکھتے
آپنے فرمایا آدھا دینار جناب علی نے عرض کیا اسقدر کی بھی ان میں طاقت نہیں آپنے فرمایا بس ایک جو بھر
سونے کے لیے جناب علی نے عرض کیا اسکی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ آپنے فرمایا یا علی تم بہت کم دینے
والے ہو پس خداوند تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمائی (کیا ڈرتے ہو تم مصلحت کہنے سے پہلے صدقہ دو)
جناب علی علیہ السلام کہتے تھے کہ اس امت سے اس حکم میں صرف میری وجہ سے تخفیف ہوئی ہے +

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازۃ لم یسئل عن شئ
من عمل الرجل ویسأل عن دینہ فان قیل علیہ دین کف عن الصلوٰۃ وان قیل لیس علیہ دین صلے
علیہ فاتی بجنازۃ فلما قام لیکبر سأل صلے اللہ علیہ وسلم ہل علی صاحبکم دین قالوا دیناران فعدل
صلے اللہ علیہ وسلم وقال صلوا علی صاحبکم فقال علی ہما علی وہو بری منہما فتقدم صلے اللہ علیہ
وسلم فصلی علیہ ثم قال لعلی جزاک اللہ خیرا فک اللہ رہانک کما فککت رہان اخیک (اخرجہ
الدارقطنی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے جنازے
پر تشریف لیجاتے تو اس آدمی کے کسی عمل سے نہ پوچھتے بلکہ اوسکی قرض کی نسبت سوال فرماتے اگر کہا
جاتا کہ اسپر قرض ہے تو اسکے نماز جنازہ پڑھنے سے ہٹ جاتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے
تو نماز جنازہ ادا فرماتے۔ ایک دفعہ ایک جنازہ پر تشریف لے گئے جب تکبیر کے لیے بڑھے حسب معمول پوچھا

کہ تمہارے دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار ہیں آپ نماز پڑھنے سے جھجک بیٹھ گئے اور
اپنے اصحاب کو فرمایا تم اپنے دوست پر نماز جنازہ پڑھو جناب امیر نے کہا وہ دونوں دینار میرے ذمہ ہیں اور
یہ مرنیوالا اس قرضہ سے بری ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑھکر اس شخص جنازہ کی نماز پڑھی پھر امیر علیہ السلام
سے فرمایا کہ خدا تجھے نیکی کی جزا دے اور تیرا قرض بھی چھڑائے جیسکہ تو نے اپنے بھائی کا قرض چھڑایا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کا تفقد حال رعایا

عن ابی الصهباء قال رأیت علیا بشط الکلا[1] یسئل عن الاسعار (یعنی النرخ) ابوالصہبا سے روایت
ہے کہ میں نے جناب امیر کو نہر کلا کے کنارے اجناس کے نرخ پوچھتے ہوئے دیکھا تھا +

عن عامر الشعبی قال وفدت سودة بنت عمارة بن الاشتر الهمدانیة علی معاویة بن ابی سفیان فاستأذنت
علیه فاذن لها فلما دخلت قال لها کیف انت یا ابنة الاشتر فقالت بخیر فقال لها انت القائلة یوم
صفین لاخیك ؎ شمر کفعل ابیك یا ابن عمارة + یوم الطعان وملتقی الاقران ‖ وانصر علیا
والحسین ورهطه ‖ واقصد لهند وابنها بهوان + ان الامام اخا النبی محمد + علم الهدی
ومنارة الایمان ‖ قالت یا امیر مات الراس وبتر الذنب فدع عنك تذکار ما قد نسی قال هیهات
لیس مثل مقام اخیك ینسی فقالت صدقت والله یا امیر ولکن اسألك بالله اعفانی عما استعفیته
قال قد فعلت فقال ما حاجتك قالت یا امیر انك صرت للناس سیدا ولامورهم مقلدا والله سائلك
عما افترض علیك من حقنا ولا یزال تقدم علینا من ینهض بعزك ویبسط بسلطانك فیحصدنا
حصاد السنبل ویدوسنا دیاس البقر هذا ابن ارطاة قدم بلادی وقتل رجالی واخذ مالی ولولا
الطاعة لکان فینا عز ومنعة فاما عزلته فشکرناك واما لا فعرفناك فقال معاویة ایای تهددنی
بقومك والله لقد هممت ان اردك الیه فینفذ حکمه فیك فسکتت ثم قالت ؎ صلی الاله علی روح
تضمنه + قبر فاصبح فیه العدل مدفونا + فقال من ذلك قالت علی بن ابی طالب قال ما اری علیك
منه اثرا قالت بلی اتیته یوما فی رجل ولاه صدقاتنا فوجدته قائما یصلی فانفتل من الصلوة ثم
قال برأفة وتلطف الك حاجة فاخبرته خبر الرجل فبکی ثم رفع راسه الی السماء فقال اللهم انت
تعلم انی لم آمرهم بظلم خلقك وترك حقك ثم اخرج من جیبه قطعة من جراب فکتب فیه بسم الله
الرحمن الرحیم قد جاءتکم بینة من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءهم ولا
تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها ذلکم خیر لکم ان کنتم مؤمنین اذا اتاك کتابی

[1] نہریست در بصرہ کشتی گاہ است +

هذا فاحفظ بما فی یدیک حتی یاتی من یقبضه منک والسلام فعزله فقال معاویة اکتبوا لها بالانصاف لها والعدل علیها فقالت الی خاصة ام لقومی عامة قال اما انت وغیرک قالت هی والله اذا الفحشاء واللوم ان کان عدلا شاملا والا یسعنی ما یسع قومی قال هیهات علمکم ابن ابی طالب الجرأة علی السلطان (نقله الامام ابو عمرو احمد بن عبد ربه الاندلسی فی کتابه العقد الفرید) عامر شعبی نے نقل کیا ہے کہ سودہ بنت عمارہ بن الاشتر الہمدانیہ ایک دفعہ بطریق سفارت معاویہ ابن سفیان کے دربار میں حاضر ہوئے اور اذن مانگا معاویہ نے اپنے سامنے بلا لیا جب وہ سامنے گئی معاویہ نے اس سے کہا اے اشتر کی بیٹی تیرا کیا حال ہے سودہ نے کہا اچھا حال ہے معاویہ نے کہا تو نے ہی صفین کے روز اپنے بھائی کیواسطے یہ اشعار کہے تھے کہ اے ابن عمارہ نیزہ مارنے اور بہادروں کے باہم ملنے کے روز تو بھی اپنے باپ کی مانند ہو اٹھ اور علی اور حسین اور انکے گروہ کی مدد کر اور ہندہ اور اسکے بیٹے کو خوار کر کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہی امام ہے اور وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے سودہ نے جواب دیا اے امیر سر کٹ گیا دم اکھڑ گئی جو بات بھول گئی ہو اسکا ذکر چھوڑ معاویہ کہنے لگا افسوس ہے تیرے بھائی کا وہ مرتبہ نہیں تھا کہ اسکا ذکر بھولجائے سودہ نے کہا آپ نے سچ کہا ہے لیکن جو کچھ مجھ سے ہو چکا ہے خدا کے لیے آپ معاف فرمادیں معاویہ نے کہا مینے معاف کیا تو اپنی حاجت بیان کر سودہ نے کہا اے امیر اب آپ لوگوں کے سردار رہ گئے ہیں اور انکے تمام امور آپکے گلے پڑے ہیں۔ خدا نے جو امر کہ تمپر ہمارے حقوق سے فرض کیا ہے ضرور اسکی نسبت تم سے پوچھنے والا ہے ہمیشہ ہمپر آپ اپنا عامل بھیجتے ہیں جو آپ کی عزت کی وجہ سے ہمپر حکومت کرتا ہے اور ہمکو کھیتی کیطرح سے کاٹتا ہے اور گائے کیطرح سے دوہتا ہے۔ یہ ابن ارطاۃ ہمارے شہر پر حاکم بنا کر بھیجا گیا ہے جسنے ہمارے مردوں کو مار ڈالا ہے اور ہمارا مال چھین لیا ہے اگر اطاعت ہمیں مانع نہ آتی تو ہم بھی عزت رکھتے تھے اور دفع کر سکتے تھے اگر تو نے اسکو معزول کر دیا تو ہم تیرا شکریہ ادا کرینگے ورنہ ہم جانجائینگے۔ معاویہ کہنے لگا کیا تو مجھے اپنی قوم سے ڈراتی ہے والله میں چاہتا ہوں کہ تجھے اسی کے پاس بھیجدوں تاکہ وہ اپنا حکم تجپر جاری کرے سودہ نے خاموش ہو کر یہ شعر پڑھے ؎ خدا کی رحمت ہو اُس روح پر کہ اسکو قبر نے بغلگیر کر لیا ہے کہ وہ عدل،، کرتا ہوا اسمیں دفن ہوا ہے۔ معاویہ کہنے لگا یہ کون شخص ہے۔ سودہ نے کہا علی بن ابی طالب معاویہ نے کہا میں تو اسکی مہربانی کا کوئی اثر تجپر نہیں پاتا۔ سودہ بولی۔ ایک روز میں انکی خدمت میں ایک شخص کی نسبت شکایت لیکر گئی جسکو انہوں نے ہمسے زکوۃ حاصل کرنے کے لیے ہمپر عامل مقرر کیا ہوا تھا مینے انکو نماز پڑھتے ہوے پایا نماز سے منہ پھیر کر نہایت مہربانی اور نرمی سے مجھے ارشاد کیا تجھے کوئی ضرورت ہے مینے اس شخص کا پورا حال

عرض کیا آپ سنکر رونے لگے پھر آسمان کیطرف سر اٹھا کر کہنے لگے اے پروردگار تو جانتا ہی کہ مینے اپنے عاملون کو تیری خلقت پر
ظلم کرنیکا حکم نہین دیا ہے اور تیرا حق چھوڑ دینے کو نہین کہا ہی پھر اپنی جیب سے کاغذ کا پرچہ نکالا اسپر لکھا بسم اللہ الرحمن
الرحیم بیشک تمہارے رب سے تمہارے پاس کھلا نشان آیا ہی پس تم پیمانے اور ترازو کو پورا کرو اور لوگون کی چیزین نہ
گھٹاؤ اور زمین میں اسکی سنواری کے بعد خرابی مت ڈالو اگر تم مومن ہو اے حبیب میرا خط تجھکو ملے تو جو کچھ کہ تیرے پاس ہو اسے
خوب نگاہ رکھ جبتک کہ اسکا لینے والا تیرے پاس پہنچ جاوے والسلام پھر جناب امیر نے اسکو معزول کر دیا سعادیہ اپنی کتاب
سے کہنے لگا تم بھی ابھی رحمت کے لیے عدل اور انصاف کرنیکی نسبت ملکہ بھیجو عمارہ کہنے لگی خاص میرے لیے یا کہ میری تمام قوم کے لیے
سعادیہ نے کہا تجھے دوسرے سے کیا سروکار ہی عمارہ کہنے لگی یہ امر تو نہایت ملامت ناک ہی اگر عدل شامل ہے تو بہتر ورنہ جو
میری قوم کا حال ہوگا وہی میرا ہوگا سعادیہ کہنے لگا علی بن ابیطالب نے تم لوگونکو بادشاہونکے سامنے گستاخی کرنیکی جرات دلادی ہے

جناب امیر علیہ السلام کی رعایت قیدیونکے ساتھ

وکان یقیود علی مغانیہ یعمل عنہا فی مواقیت الصلوٰۃ وکان ینفق علیہم من بیت المال ویقول علینا الوثاق وعلیہم
الاباق رنقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السبلا المزیدی فی کتاب الاصحاح جناب امیر کے جیلخانہ
کی کنجیان تہین جب بھی نماز کیوقت وہ قیدخانہ کھولجاتے تھے اور جناب امیر بیت المال سے انکی خوراک عطا فرماتے تھے اور
فرمایا کرتے تھے ہمارا کام انکو قید رکھنا ہی اور انکا کام بھاگنا ہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا تورع

عن عبداللہ بن زریر قال دخلت علی علی بن ابیطالب یوم الاضحے فقرب الینا حریرۃ فقلت اصلحک اللہ یا امیر المومنین
لو قربت الینا من ہذا البط یعنی الاوز فان اللہ قد اکثر الخیر فقال یا ابن زریر سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یحل للخلیفۃ من مال
اللہ الا قصعتان قصعۃ یاکلہا ہو واہلہ وقصعۃ یضعہا بین ایدی الناس اخرجہ احمد ۔ عبداللہ بن زریر سے
روایت ہی کہ مین جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین عید اضحی کے دن حاضر ہوا آپنے حلیم میرے سامنے کیا
مینے کہا ای امیر المومنین خدا آپ کو نیکی دے اگر آپ اس بطخ کو ہمارے لیے ذبح کرتے تو کیا اچھا ہوتا اللہ
نے مال و متاع کو وافر کیا ہے فرمایا اے ابن زریر مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالون کے سوا مال خدا سے لینا حلال نہین ایک تو خود اسکے اور اس کے
گھر کے لوگون کے لیے اور ایک اسکے مہمانون کے لیے ۔

عن ابی مطرف قال رأیت علیا موتزرا بازار مرتدیا برداء ومعہ الدرۃ کانہ اعرابی بدوی
حتی بلغ سوق الکرابیس فقال یا شیخ احسن بیعی فی قمیص بثلاثۃ دراہم فلما عرفہ لم یشتر منہ
فاتی اخر فلما عرفہ لم یشتر منہ شیئا فاتی غلاما حدثا فاشتری منہ قمیصا بثلاثۃ دراہم ثم

جاء ابو الغلام فاخبره فاخذ ابو درھما ثم جاء به فقال ھذا الدرھم یا امیر المؤمنین قال ما شان ھذا الدرھم قال کان القمیص ثمن درھمین قال باعنی رضای واخذت رضاہ (اخرجہ احمد)

ابی مطر سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ تہ بند باندہے ہوئے اور ایک چادر اوڑہے ہوئے اور درہ ہاتہ میں لیے بازار میں پہر رہے ہیں بالکل مثل ایک دیہاتی آدمی کے معلوم ہوتے تہے کپڑا بیچنے والون کے بازار میں تشریف لائے اور ایک دکاندار سے کہا تین درم کا کرتہ ہمیں دیدے اس نے جناب امیر کو پہچان لیا آپ دوسرے دکاندار کے پاس چلے گئے جب اس نے بہی شناخت کیا تو آپ وہاں سے بہی چلدیے اور اس سے کوئی شے مول نہ لی پہر ایک بہت چہوٹی عمر والے لونڈے کی دکان پر گئے اس سے تین درہم کا کرتہ مول لیا بعد ازان اسکا والد آنکلا اس لڑکے نے اس سے ماجرا بیان کیا وہ ایک درہم لیکر جناب امیر کی خدمت میں پہونچا۔ اور عرض کیا یہ ایک درہم ہے آپنے فرمایا یہ کیسا درہم ہے اس نے عرض کیا کہ قمیص دو ہی درہم کا تہا آپنے فرمایا اس لڑکے نے ہماری رضا حاصل کر لی ہے اور ہمنے اسکی رضا حاصل کی ہے آپنے درہم اس سے واپس نہ لیا ✦

جناب امیر علیہ السلام کا رعایت حقوق الناس

(۱) عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان خازنا لعلی بن ابی طالب علی بیت المال قال فدخل علی یوما وقد زینت ابنته فرای علیھا لولوۃ کان عرفھا لبیت المال فقال من این لھا ھذہ لاقطعن ایدیھا فلما رای ابو رافع جدہ فی ذلک فقال انا واللہ یا امیر المؤمنین زینتھا بھا فقال علی لقد تزوجت بفاطمۃ ومالی فراش الا جلد کبش ننام علیه باللیل و نعلف علیه بالنھار ناضحنا مالی خادم غیرھا (کامل ابن اثیر) ابو رافع جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام جناب امیر علیہ السلام کے بیت المال کا خازن تہا بیان کرتا ہے کہ ایکدن جناب امیر گہر میں تشریف لے گئے مینے آپکی صاحبزادی کے کان میں موتی ڈالدیے تہے جناب امیر علیہ السلام نے ان موتیون کو بیت المال میں دیکہا تہا جب جناب امیر نے اپنی صاحبزادی کے کان میں وہ موتی دیکہی فرمایا اس نے یہ کہان سے پائے ہیں ہم ضرور اسکے ہاتہ کاٹ ڈالینگے جب ابو رافع نے جناب امیر کی اس بارے میں کد دیکہی عرض کیا یا امیر المؤمنین واللہ مینے انکو یہ موتی پہنائے تہے آپنے فرمایا جب ہمارا نکاح جناب فاطمہ علیہا السلام سے ہوا تو ہمارا بستر ایک مینڈہے کی کہال کے سوا کچہ نہ تہا رات کو ہم اسپر سوتے تہے دنکو ہمارا اونٹ اسپر دانہ چرتا تہا اور کوئی خادم انکے سوا ہمنے جناب سیدہ

امام المتقین

(۱) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اوحی الیّ فی علی انہ امام المتقین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پروردگار نے مجھکو علی کی نسبت وحی بھیجی ہے کہ وہ تمام متقیوں کا امام ہے +

(۲) عن انس بن مالک و النواس بن سمعان قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین و امام المتقین (اخرجہ الدیلمی و ابو بکر بن مردویہ) انس بن مالک اور نواس بن سمعان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا شاباش اے مسلمانوں کے سردار اور متقیوں کے امام +

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین و یعسوب المؤمنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تم مسلمانوں کے سردار اور مومنوں کے بادشاہ اور سفید ہاتھ اور پاؤں والوں کے پیشوا ہو +

(۴) عن عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی انتہیت الی ربی عز وجل فاوحی الیّ فی علی بثلاث انہ سید المسلمین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین (اخرجہ الحاکم و ابو نعیم و ابن مردویہ و ابن قانع) عبد اللہ بن سعد بن زرارہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شب معراج میں جب میں اپنے پروردگار کے پاس پہونچا تو پروردگار نے مجھے علی کے تین القاب القا فرمائے کہ وہ مسلمانوں کا سردار اور متقیوں کا امام اور سفید ہاتھ اور پاؤں والوں کا پیشوا ہے۔

ولی المتقین

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک سید المسلمین و ولی المتقین و قائد الغر المحجلین (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مسلمانوں کا سردار اور متقیوں کا دوست اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کا پیشوا ہے +

سید الصادقین

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی سید الصادقین (تذکرۃ خواص الامۃ فی احوال الائمۃ لسبط ابن جوزی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی سچوں کا سردار ہے +

سید المسلمین

(۱) عن النواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین حین جاءہ علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو حضرت

علیہما السلام کے سوا نہین تہا ؁

عن یحیی بن سلمة استعمل علی عمرو بن سلمة علی اصبہان فقدم ومعہ ازقاق سمن وعسل فارسلت ام کلثوم بنت علی الی عمرو فطلبت منہ سمنا وعسلا فارسل الیہا ظرف عسل وظرف سمن فلما کان الغد خرج علی واحضر المال والعسل والسمن لیقسم فعد الزقاق فنقصت زقاین فسالہ عنہما فقیل لہ بعثت ام کلثوم فاخذتہ منہ فبعث الی مقومین فامرہم بتقویم ما نقص منہما فقوّموا خمسة دراہم فبعث الی ام کلثوم فقال ابعثی لی خمسة دراہم ثم قسم بین المسلمین (ریاض النضرہ وکامل ابن اثیر) یحییٰ بن سلمہ سے روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے عمرو بن سلمہ کو اصبہان پر عامل کرکے بہیجا جب وہ وہان سے آے تو اپنے ساتہ گہی اور شہد کی مشکین بہر کر لاے جناب امیر علیہ السلام کی صاحبزادی ام کلثوم نے عمرو بن سلمہ سے قدرے گہی اور شہد طلب فرمایا عمرو نے ایک برتن گہی کا اور ایک شہد کا ان کی خدمت مین بہیجدیا دوسرے دن جب جناب امیر گہر سے باہر تشریف لاے اور تقسیم کے لیے مال اور گہی اور شہد پیش کیا گیا حضرتؑ نے مشکین شمار کین دو مشکین ٹوٹی ہوئی پائین عمرو سے انکو بارے مین پوچہا عرض کیا گیا کہ جناب ام کلثوم نے گہی اور شہد مانگا تہا مینے انکو بہیجدیا جناب امیر علیہ السلام نے وہ مشکین جانچ کرنے والون کے پاس بہیجدین اور انکے نقصان کی جانچ کرنیکا حکم دیا انہون نے عرض کیا ان مین پانچ درہم کا نقصان ہوا ہے پس جناب ام کلثوم کے پاس ایک آدمی کو بہیجکر حکم دیا کہ پانچ درہم ہمارے پاس بہیجدو پہر مسلمانون مین مال اور مشکین تقسیم کین ؁

قیل انہ وصل الیہ زقاق عسل جاءت من الیمن فنزل بالحسن ضیف فاستسلف الحسن درہما فاشتری بہ خبزا واحتاج الی الادام فطلب من قنبر ان یفتح لہ زقا من تلک الزقاق ففتحہ واخذ منہ رطلا فلما قعد امیر المؤمنین لیقسم الزقاق قال یا قنبر قد حدث فی ہذا الزقاق حدث فقال صدق قولک یا امیر المؤمنین واخبرہ الخبر فغضب فقال علیّ بہ فلما حضر الحسن ہم بضربہ فاقسم علیہ بجعفر وکان اذا سئل بحق جعفر سکن فقال ما حملک علی ما فعلت واخذت منہ قبل القسمة قال ان لنا فیہ حقا فاذا اعطینا رددناہ قال وان کان لک فیہ حق ولکن لیس لک ان تنتفع بحقک قبل الناس بحقوقہم ثم دفع الی قنبر درہما وقال اشتر بہ من اجود عسل تقدر علیہ قال الراوی فکانی انظر الی ید علی علی فم الزقاق وقنبر یقلب العسل فیہ وہو یبکی ویقول اللہم اغفر للحسن فانہ لا یعلم (مطالب السؤل) روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس یمن سے شہد کی بہری ہوئی مشکین آئین ناگاہ جناب حسن علیہ السلام کے پاس چند مہمان وارد ہوے جناب

حسن نے ایک درہم دیکر بازار سے روٹیان مول منگائین اور سالن کی ضرورت پیش آئی قنبر سے کہا کہ ایک مشک کھولکر شہد دیدو انہون نے مشک کو کھولا اور اس مین سے ایک رطل شہد لیکر بھیجدیا جب جناب امیر علیہ السلام مشکون کی تقسیم کرنے کے لیے بیٹھے قنبر سے کہا ان مشکون مین کوئی فتور معلوم ہوتا ہے قنبر نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ سچ فرماتے ہین جناب حسن کا شہد لینا انکے سامنے بیان کیا جناب امیر نے غصہ ہو کر فرمایا حسن کو میرے پاس بلاؤ جب جناب حسن حاضر ہوئے تو جناب امیر نے انکے مارنے کا قصد کیا جناب حسن نے اپنے چچا جعفر رضی اللہ تعالے عنہ کی قسم دی جب جناب امیر کو انکی قسم دیجاتی تھی حضرت کا غصہ فرو ہو جاتا تھا پس آپنے جناب حسن سے فرمایا تمکو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تھا کہ تم نے تقسیم سے پہلے شہد لے لیا جناب حسن نے کہا ہمارا اس مین حق ہے ہمنے یہ خیال کیا کہ جب ہمکو ہمارا حق ملیگا ہم اسیقدر اس مین سے واپس کر دینگے جناب امیر نے کہا اگر تمہارا اس مین حق ہے لیکن یہ حق تو تمہارا نہین ہے کہ تم اور لوگون سے پہلے اپنے حق سے نفع اٹھاؤ پھر قنبر کو ایک درہم دیا اور فرمایا کہ خالص شہد اسی مقدار پر مول لاؤ ـ راوی کہتا ہے ابتک وہ بات میری نگاہون مین ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مشک کا مونہہ کھولا ہوا ہے اور قنبر اس مین شہد ڈال رہا ہے اور جناب امیر رو رہے ہین اور فرماتے ہین الٰہی بار خدایا حسن کو بخشدے کہ وہ نہین جانتا ہے ❊

(قیل ان عقیلا سأل علیا فقال انی محتاج فاعطنی قال اصبر حتی یخرج عطاءک مع المسلمین فاعطیکها معهم فالح علیه فقال لرجل خذ بیده وانطلق به الی حوانیت اهل السوق فقل له دق هذه الاقفال وخذ ما فی هذه الحوانیت قال ترید ان تتخذنی سارقا قال وانت ترید ان تتخذنی سارقا اخذ اموال المسلمین فاعطیکها دونهم قال انی اذهب الی معاویة قال انت وذاک اخرجه ابن حجر فی الصواعق) روایت ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کی خدمت مین عرض کیا آپ مجھے کچھ عطا فرماوین مین بہت محتاج ہون جناب امیر نے ارشاد کیا آپ چند روز صبر کرین مین مسلمانون کے حصون کے ساتھ تمہارا حصہ بھی نکالدونگا جناب عقیل الحاح کرنے لگے حضرت امیر نے ایک آدمی سے فرمایا انکا ہاتھ پکڑ کر انکو بازار مین لیجا اور کہدو کہ ان بازاری دکانون کے قفل توڑ کر جو کچھ ان مین ہو لے لیوین جناب عقیل نے عرض کیا آپ مجھسے چوری کرانا چاہتے ہین جناب امیر نے فرمایا کہ آپ بھی مجھ سے چوری کرانا چاہتے ہین کہ مین مسلمانون کا مال تمکو دیدون وہ کہنے لگے مین معاویہ کے پاس چلا جاؤنگا جناب امیر نے فرمایا پھر تمہارا اختیار ہے ❊

جناب امیر [illegible]

وعن ابی سعید الخدری ومعاذ بن جبل قالا قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم یا علی لک سبع خصال لا یحاجک فیهن احد یوم القیامة انت اول المؤمنین ایمانا واوفاهم بعهد الله واقومهم بامر الله واروفهم بالرعیة واقسمهم بالسویة واعلمهم بالقضیة واعظمهم یوم القیامة عند الله بالمزیۃ (اخرجه الخوارزمی) ابو سعید خدری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تمہاری ایسی سات خصلتیں ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تم سے جھگڑ نہیں کر سکتا تم سب مومنین سے از روی ایمان اول ہو۔ اور سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے اور سب سے زیادہ خدا کے حکم کے قائم کرنے والے اور سب سے زیادہ رعیت پر مہربان اور سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والے اور سب سے زیادہ قیامت کے دن بڑے مرتبے والے ہو۔

سال معاویة خالد بن معمر فقال علیٰ احببت علیا فقال علی ثلاث خصال علی حلمه اذا اغضب وعلی صدقه اذا قال وعلی عدله اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) خالد بن معمر سے امیر معاویہ نے پوچھا کہ تم علی کو کیوں دوست رکھتے تھے خالد نے کہا انکی تین خصلتوں حلم کی وجہ سے جبکہ وہ خفا ہوتے تھے اور انکے سچ بولنے کی وجہ سے جبکہ وہ کوئی بات کہتے تھے اور انکے عدل کی وجہ سے جبکہ وہ حکم کرتے تھے۔

عن عاصم بن کلیب عن ابیه قال قدم علی علی مال من اصبهان فقسمه علی سبعة اسهم فوجد فیه رغیفا فقسمه علی سبعة کسر وجعل علی کل جزء کسرة ثم اقرع بینهم لینظر الیهم یعطی اولا (اخرجه احمد فی المناقب) عاصم بن کلیب اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس اصفہان سے مال آیا حضرت نے اسکے سات حصے کیے اس میں ایک روٹی بھی تھی اسکے بھی سات ٹکڑے کیے اور سات امیروں کو بلایا پھر قرعہ ڈالا تاکہ کس کو پہلے دیا جاے۔

قال الشعبی وجد علی درعا عند النصرانی فاقبل به الی شریح وجلس لی جانبه وقال لو کان خصمی مسلما لساویته وقال هذا درعی فقال النصرانی ما هی الا درعی ولم یکذب امیر المؤمنین فقال شریح الک بینة قال لا وهو یضحک فاخذ النصرانی الدرع ومشی یسیرا ثم عاد وقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان هذا الا احکام الانبیاء امیر المؤمنین قدمنی الی قاضیه وقاضیه یقضی علیه ثم اسلم واعترف ان الدرع سقطت من علی عند مسیرة فی صفین ففرح علی باسلامه ووهب له الدرع وفرسا وشهد معه قتال الخوارج (طلحة الشافعی فی مطالب السؤل) شعبی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی زرہ ایک نصرانی کے پاس دیکھی اسکو قاضی شریح کی

پاس لائے اور فرش کے حاشیہ پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اگر میرا مدعا علیہ مسلمان ہوتا تو میں اسکے برابر کھڑا ہوتا اور فرمایا یہ ہماری زرہ ہے نصرانی کہنے لگا نہیں یہ زرہ تو میری ہے۔ باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام نے جھوٹ نہیں کہا تھا۔ قاضی شریح نے ہنسکر کہا آپکے پاس کوئی دلیل ہے۔ جناب امیر نے فرمایا نہیں پھر نصرانی زرہ کو لیکر تھوڑی دور گیا اور لوٹ آیا۔ اور کہنے لگا گواہی دیتا ہوں میں کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کے احکام ہیں کہ امیر المومنین مجھے قاضی کے سامنے لائیں اور قاضی ان پر اپنی قضا کا حکم جاری کرے میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ زرہ جناب امیر سے صفین کے جنگ میں گر پڑی تھی جناب امیر علیہ السلام اسکے مسلمان ہوجانے سے نہایت خوش ہوئے اور وہ زرہ اسی کو بخشدی اور ایک گھوڑا عطا فرمایا وہ نصرانی جناب امیر کے ساتھ خارجیوں کے جنگ تک حاضر رہا ✦

عن کریمۃ بنت ہمام الطائیۃ قالت کان علی یقسم الورس فینا بالکولۃ قال فضالۃ حملنا علی العدل منہ (اخرجہ احمد فی المناقب) کریمہ بنت ہمام الطائی قائل ہے کہ جناب امیر ہمکو تقسیم فرمایا کرتے تھے فضالہ کہتا ہے کہ ہمیشہ سے برابر ہی لیتے تھے ✦

جناب امیر علیہ السلام کے حیا

عن علی قال کنت رجلا مذاء فکنت استحیی ان اسال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بمکان ابنتہ منی فامرت مقداد بن الاسود ان یسالہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یغسل ذکرہ ویتوضأ (اخرجہ الشیخان) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے مذی کثرت سے جاتی تھی اور حیا مانع تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے بارہ میں پوچھوں میں نے مقداد بن اسود سے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں حضرت نے فرمایا اپنے پیشاب کی جگہ کو دھو کر وضو کر لیا کریں ✦

جناب امیر علیہ السلام کی غیرت قومی

عن علی قال قلت لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مالک تنوق فی قریش وتدعنا قال وعندکم شیئا قلت نعم بنت حمزۃ فقال صلے اللہ علیہ وسلم انہا لا تحل لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ (اخرجہ المسلم) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہمکو چھوڑ کر قریش میں کیوں شادی کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے

نہ فی الصحاح الورس نبت اصفر یکون بالیمن یتخذ منہ الغمرۃ للوجہ ✦

پاس کوئی شے ہے جسنے کہا ان حمزہ کی بیٹی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مجہہ پر حلال نہین کیونکہ حمزہ میرے دودہ شریک تہے اور وہ رضاعت کی وجہ سے میری بہتیجی ہے ❖

جناب امیر علیہ السلام کی فراست

عن علی قال یا اہل الکوفۃ ستقتل منکم سبعۃ نفر خیارکم مثلہم کمثل اصحاب الاخدود منہم حجر بن العدی واصحابہ فقتلہم معاویۃ فی دمشق الشام کلہم من الکوفۃ (کنز العمال)

جناب امیر علیہ السلام نے کوفہ کے لوگون سے فرمایا اے اہل کوفہ عنقریب تم مین سے سات آدمی جو نہایت برگزیدہ ہین قتل کیے جائینگے انکی مثل بعینہٖ گڑہے کے شہیدون کی سی ہے ان مین سے حجر بن عدی رضی اللہ عنہ بہی ہین پس امیر معاویہ نے انکو دمشق الشام مین قتل کیا وہ سب کوفہ مین سے تہے

جناب امیر علیہ السلام کا حافظہ

عن مکحول عن علی قال فی قولہ تعالی وتعیہا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعل اذنک یا علی ففعل فکان یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاماً الا وعیتہ وحفظتہ ولم انسہ (اخرجہ الدیلمی) مکحول جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کی شان نزول مین کہ یاد رکہینگے اسکو یاد رکہنے والے دکان) روایت کرتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مینے خدا تعالے سے دعا کی ہے کہ تیرے کانون کو خدا ایسا کردے پس خدا نے ایسا ہی کردیا جناب علیؑ فرماتے ہین کہ مینے کوئی کلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا مگر کہ مینے اسکا دہیان رکہا اور اسکو یاد کرلیا اور بہولا نہین ❖

عن ابن عباس لما نزلت ہذہ الآیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی قال علی فما نسیت شیئاً بعد ذلک (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ وابن المغازلی فی المناقب)

ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ دہیان رکہین گے اسکو دہیان رکہنے والے کان، جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مینے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تیرے کان بنجائین علی کہتے ہین کہ اسکے بعد مجہہ سے کبہی کوئی چیز نہین بہولی ❖

وعن بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی ان اللہ امرنی ان اعلمک تعی وحق علی اللہ ان تعی قال فنزلت وتعیہا اذن واعیۃ (اخرجہ المغازلی فی المناقب)

ابونعیم فی الحلیہ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی اسباب النزول والدیلمی فی فردوس الاخبار
بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ مینے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حضرت
علیؑ سے ارشاد فرما رہے تھے کہ اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین تجھے سکھاؤن تاکہ تو دھیان مین
رکھے اور خدا پر حق ہے کہ تجھ سے دھیان مین رکھا ئے بریدہ کہتے ہین کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ دھیان
مین رکھینگے اسکو دھیان رکھنے والے کان ۔

جناب امیر علیہ السلام کی سرعت فہم

عن سعید بن المسیب ان رجلا اوتی بہ الی عمر بن الخطاب و کان صدر منہ انہ قال بجماعۃ من
الناس وقد سالوہ کیف اصبحت قال اصبحت احب الفتنۃ واکرہ الحق واصدق الیہود والنصاری وآمن
بما لم اراہ واقر بما لم یخلق فارسل عمر الی علی فلما جاءہ واخبرہ بمقالۃ الرجل فقال صدق
یحب الفتنۃ قال اللہ تعالی انما اموالکم واولادکم فتنۃ ویکرہ الحق یعنی الموت قال تعالی وجاءت
سکرت الموت بالحق ویصدق الیہود والنصاری قال تعالی وقالت الیہود لیست النصاری
علی شیء وقالت النصاری لیست الیہود علی شیء ویؤمن بما لم یرہ یؤمن باللہ عزوجل ویقر
بما لم یخلق یعنی الساعۃ فقال عمر اعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن (نور الابصار)
سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ لوگ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے جس سے یہ بات صادر
ہوئی تھی کہ ایک گروہ نے اس سے پوچھا تھا تو نے آج کسطرح سے صبح کی ہے یعنے آج تیرا کیا حال ہے
اس نے جواب مین کہا کہ مینے اسطرح سے صبح کی ہے کہ فتنہ کو دوست رکھتا ہون اور حق سے کراہت
کرتا ہون اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہون اور جسکو نہین دیکھا اسپر ایمان لاتا ہون اور
جو چیز کہ نہین پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہون پس حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کو بلوایا جب
آپ تشریف لائے بعد اس شخص کے قول کو بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شخص سچ کہتا ہے ۔ دوست
رکھتا ہے فتنہ کو چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے ۔ کو سوا اسکے نہین ہے کہ مال تمہارا اور اولاد
تمہاری فتنہ ہین اور حق سے کراہت رکھتا ہے یعنے موت سے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہ
آئی بیہوشی موت کی ساتھ حق کے اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالے نے
فرمایا ہے کہتے ہین یہود کہ نہین ہین نصاری کسی شے پر اور کہتے ہین نصاری نہین ہین یہود
کسی شے پر اور جس چیز کو نہین دیکھا ایمان لایا ہے جسکا مطلب ہے کہ اللہ جل وعلا پر ایمان

لایا ہے اور جو چیز کہ نہیں پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہے جس سے مراد قیامت ہے۔ حضرت عمر نے یہ سنکر کہا کہ میں
ایسی مشکل سے کہ جسکے رفع کرنے کے لیئے ابو الحسن نہ ہوں خدا سے پناہ مانگتا ہوں +

جناب امیر علیہ السلام کی صداقت

(۱) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا صدیق الاکبر
لا یقولہا ذلک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم)
عباد بن عبد اللہ سے منقول ہو کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا بھائی ہوں اور صدیق اکبر ہوں اسکو میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر کاذب میں سب لوگوں سے
سات برس پہلے نماز پڑھی ہے +

عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت الصدیق
الاکبر (اخرجہ الدیلمی والطبرانی) سلمان فارسی اور ابو ذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ جناب سرورِ عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ تم صدیق اکبر ہو +

جناب امیر علیہ السلام کی امامت

عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
من کنت ولیہ فعلی ولیہ ومن کنت امامہ فعلی امامہ (اخرجہ السید علی الہمدانی فی مودۃ القربی)
جناب فاطمہ علیہا السلام سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جسکا کہ میں ولی ہوں بس
اسکا علی ولی ہے اور جسکا کہ میں امام ہوں بس اسکا علی امام ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی خلافت

عن عبد اللہ بن مسعود قال کنت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقد اصحر فتنفس الصعداء فقال
رسول اللہ مالک تتنفس قال یا ابن مسعود نعیت الی نفسی قلت استخلف یا رسول اللہ قال من قلت ابا بکر
فسکت ثم تنفس فقلت مالی اراک تتنفس یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی فقلت استخلف یا رسول
اللہ فقال من قلت عمر بن الخطاب فسکت ثم تنفس فقلت مالی اراک تتنفس یا رسول اللہ قال نعیت
الی نفسی فقلت استخلف فقال من قلت علیا قال ذلک والذی لا الہ غیرہ لو بایعتموہ ادخلکم الجنۃ

اجمعین اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ والخوارزمی فی المناقب والطبرانی فی الکبیر (عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک
صبح کو جناب رسول اللہ صلعم ایک ٹھنڈی سانس بھر کے اٹھے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بھرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ابن مسعود مجھکو میرے
انتقال کی خبر دی گئی ہے میں نے عرض کیا آپ کسی کو خلیفہ بنا جائیں آپ نے فرمایا کسکو بناؤں میں نے عرض کیا ابوبکر کو آپ خاموش ہوگئے
پھر آپ نے ایک گہری سانس بھری میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بھرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابن مسعود مجھکو میرے انتقال کی خبر دی
گئی ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں آپ نے فرمایا کسکو میں نے عرض کیا عمر کو آپ خاموش ہوگئے پھر ایک ساعت کے بعد آپ نے ایک گہری
سانس لی میں نے عرض کیا آپ کیوں گہری سانس لیتے ہیں آپ نے فرمایا ہمیں ہمارے انتقال کی خبر دی گئی ہے میں نے عرض کیا آپ کسی کو خلیفہ بنا جائیں آپ نے فرمایا
کسکو میں نے عرض کیا علی ابن ابی طالب کو آپ نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی اگر تم لوگ اس کی بیعت کرو تو وہ تم سب کو جنت میں داخل کریگا ۔

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ اصطفانی علی الانبیاء واختارنی اوصیاء واختار ابن عمی وصیی یشد بہ عضدی کما شد عضد موسیٰ باخیہ ھارون وھو خلیفتی ووزیری ولو کان بعدی نبیا لکان علی نبیا اخرجہ سید علی الہمدانی فی مودۃ القربیٰ (انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو تمام انبیاء سے برگزیدہ کیا ہے اور مجھکو وصی بنانے کا اختیار دیا چنانچہ میں نے اپنے ابن عم کو اپنا وصی بنایا وہ میرے بازو کو قوی کریگا جسطرح موسیٰ کے بازو کو ان کے بھائی ہارون سے قوی کیا تھا اور وہ میرا خلیفہ اور وزیر ہے اور اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو وہ نبی ہوتے ۔

عن عبد الرزاق باسنادہ عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوا علیا فقد وجدوہ ھادیا مھدیا اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب (عبد الرزاق اپنی سند کے ساتھ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ اگر تم علی کو حاکم بناؤ تو تم انکو ہادی اور مہدی پاؤگے

جناب امیر علیہ السلام کی طہارت

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا نزلت فی خمسۃ فیّ وفی علی وفاطمۃ والحسن والحسین اخرجہ احمد والطبرانی والجزری وھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضھم (منتخب الاعلام) ابو سعید خدری سے روایت ہے اس آیت کے شان نزول کے متعلق کہ انہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت خصوصیت سے پانچ شخصوں کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنے ہمارے حق میں اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے حق میں یہ حدیث اکثر علما کی رائے پر حسن ہے اور بعض نے اسکو صحیح مانا ہے ۔

عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اھل البیت قد اذھب اللہ عنا

الفواحش ما ظهر منها وما بطن جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق ہم اہل بیت سے پروردگار نے ظاہری اور باطنی برائیون کو دور کر دیا ہے بن خطب الحسن فی ایام سلطانہ قال نحن حزب المفلحون وعترۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الاقربون واھل بیتہ الطاھرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفھما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والثانی کتاب اللہ (مروج الذہب مسعودی) جناب حسن علیہ السلام نے اپنے ایام خلافت مین خطبہ فرمایا کہ ہم رستگارون کا گروہ ہین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین عترت ہین اور انکے اہل بیت طیب اور طاہر ہین اور ایک ان دو بھاری چیزون مین سے ہین جنکو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب دوسرے درجہ پر ہین +

جناب امیر علیہ السلام کی عصمت

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا اما واحدۃ فھو تکائی بین یدی اللہ عز وجل حتی یفرغ من الحساب فاما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی فاما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل فاما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد فی المناقب) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ علی کو پانچ ایسے امور عطا ہوئے ہین کہ میرے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر ہین اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھ پر تکیہ لگائے رہیگا جب تک کہ حساب سے فارغ ہو دوسرے یہ ہے کہ لواء الحمد اسکے ہاتھ مین ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے نیچے ہونگی تیسرے یہ کہ میری حوض کے پیچھے کھڑا ہوگا جسکو میری امت سے پہچانیگا اسکو پلائیگا چوتھے یہ ہے کہ وہ میرے ستر کو ڈھانپے گا اور مجھکو میرے خدا کی طرف سپرد کرے گا۔ اور پانچوان یہ کہ مجھے مطلق خوف نہین کہ وہ ایسا ہو کہ بعد احصان زنا کی طرف رجوع کرے۔ یا بعد ایمان کے کفر کی جانب عود کرے +

جناب امیر علیہ السلام کی عبادت

عبادت منحصر ہے کثرت صلوۃ اور صوم اور صدقات اور ادای حج مین جسکا مفصل و مشرح بیان کیا جاتا ہے

جناب امیر علیہ السلام کی نماز

(۸) عن علی انہ کان کلما دخل وقت الصلوٰۃ تغیر لونہ فقیل لہ فی ذلک قال جاء وقت الامانۃ التی عرضہا اللہ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا فقد حملتہا مع ضعفی ولا ادری کیف اودیہا (نقلہ شیخ الاسلام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد السقیفی) جناب امیرؑ سے روایت ہی جب نماز کا وقت ہوتا آپ کا رنگ زرد پڑ جاتا ایک دفعہ اسکی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا آپنے فرمایا اس امانت کے ادا کرنیکا وقت آپہونچا ہے کہ امانت کو خدانے آسمانون پر اور زمین اور پہاڑون پر پیش کیا انہون نے اسکے اٹھانے سے انکار کیا اور مین اپنی ناتوانی کے ساتھ اسے اٹھالیا +

(۹) عن علی قال ما اعرف احدا من ہذہ الامۃ عبد اللہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیری عبدت اللہ تعالیٰ قبل ان یعبدہ احد من ہذہ الامۃ تسع سنین (اخرجہ النسائی فی الخصائص والحافظ الثقفی) جناب علی فرماتے تھے کہ مین اپنے سوا اس امت کو کسی آدمی کو نہین جانتا جس نے مجھ سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز پڑھی ہو مینے نو برس پہلے خدا کی عبادت کی ہے قبل اسکے کہ کوئی اسکی عبادت کرتا +

(۱۰) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا صدیق الاکبر لا یقول ذلک بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد والنسائی وحافظ ابو زید عثمان ابن ابی شیبہ وابن ابی عاصم والحاکم وابو نعیم والعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہین کہ جناب علی فرمایا کرتے تھے مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہون اور صدیق اکبر ہون یہ بات میرے سوا کوئی نہین کہہ سکتا مگر جھوٹ کہنے والا مینے سب لوگون سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے

قیل قد یبسط لہ نطع بین الصفین لیلۃ الہریر فیصلی علیہ ورد والسہام تقع بین یدیہ وتمر علی صماخیہ یمینا وشمالا فلا یرتاع لذلک ولا یقوم حتی فرغ من وظیفتہ (شرح نہج البلاغہ) روایت ہی کہ لیلۃ الہریر کو دونو صفون کے درمیان آپکے لیے نطع بچھائی گئی تھی آپ اسپر نماز پڑھتے تھے اور تیر انکے سامنے سے آتے تھے اور انکے کانون کے پاس ہوکر داہنے بائین نکلجاتے تھے اور جناب امیر ان تیرون سے خوف نہین فرماتے تھے جب تک کہ اپنے وظائف سے فارغ نہین ہوتے ۔ اور نہ اپنے مقام سے اٹھے جناب امیرؑ کے کثرت نوافل کا یہ حال تھا کہ علامہ ابن ابی الحدید لکھتے ہین وکانت جبہتہ کثفنۃ البعیر بطول سجودہ یعنے جناب امیر علیہ السلام کی پیشانی مبارک طول سجود سے مثل اونٹ کے ثفنہ

ثفنہ بفتح ثاء و کسرہ فاء ثفنۃ زانوی شتر کہ وقت نشستن بر زمین رسد چون میان سینہ و میان دو زانوی آن ثفنہ جمع ثفنات لقب امام زین العابدین (منتخب)

انکو ہمارے مسلمانون کے سردار کہکر پکارتے ✦

(۲) عن انس قال بینما انا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الآن یدخل سید المسلمین فاذا طلع علی (اخرجه ابوبکر ابن مردویه) انس رضی الله تعالی عنه کہتے ہین ایک روز مین جناب رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ حضرت نے فرمایا ابہی ابہی سید المسلمین یہان آئیگا اتنے مین جناب امیر حاضر خدمت ہوگئے

(۳) عن عبدالله بن اسعد بن زرارة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة اسری بی انتہیت الی ربی عزوجل فاوحی الی فی علی بثلاث انه سید المسلمین وولی المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجه ابن مردویه) عبدالله بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم فرماتے تہے شب معراج مین جب ہمنے اپنے پروردگار سے ملاقات کی پروردگار نے علی کے تین لقب ہمکو الہام کیئے کہ وہ مسلمانون کا سردار اور متقیون کا دوست اور سفید ہاتہ اور منہ والون کا پیشوا ہے ✦

سید المؤمنین

عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی اوحی الی فی علی ثلاثة اشیاء لیلة اسری بی انه سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجه الدیلمی) جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ہے کہ تحقیق شب معراج مین پروردگار نے مجھکو علی کے تین لقب القا فرمائے کہ وہ مومنون کا سردار اور متقیون کا امام اور سفید ہاتہ اور منہ والونکا پیشوا ہے ✦

سید العرب

(۱) عن الحسن بن علی علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادعوا الی سید العرب یعنی علیا فقالت عائشة الست سید العرب قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فلما جاءه ارسل الی الانصار فاتوه قال هذا سید العرب فاحبوه بحبی واکرموه بکرامتی فان جبرائیل اخبرنی بالذی قلت لکم عن الله عزوجل (قال ابونعیم فی حلیة الابرار رواه ایضا ابو البشر عن سعید بن جبیر) واخرجه محب الطبری فی الریاض النضرہ والطبرانی فی الکبیر عن ابی لیلی عن الحسن قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا انس انطلق فادع سید العرب الی آخر الحدیث جناب امام حسن علیه السلام فرماتے ہین ایک روز سرور عالم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا عرب کے سردار کو میرے پاس بلاؤ - ام المومنین عائشہ رضی الله عنہا کہنے لگین کیا آپ عرب کے سردار نہین آپنے فرمایا مین آدم کی تمام اولاد کا سردار ہون علی عرب کے سردار مین جب علی تشریف لائے حضرت نے انصار کو بلا بہیجا جب تمام انصار حاضر ہوگئے آپنے ارشاد فرمایا یہ یعنی جناب علی تمام عرب کے سردار ہین میری دوستی کی وجہ سے انکو دوست رکہو اور میری عزت کی وجہ سے ان کی عزت کرو بہ تحقیق جبرئیل علیه السلام نے خدا کا یہ پیغام مجھکو دیا ہے جو مینے تمسے بیان کیا ✦

کی ہوگئی تھی نماز کیوقت آپکو اسقدر استغراق ہوجاتا تھا کہ مطلق کسیکو کا ہوش نہیں رہتا تھا یہانتک کہ آپکو اپنے جسد عنصری سے بھی بےخبری ہوجاتی تھی چنانچہ مولوی جامی تحفۃ الاحرار میں نماز کے وقت آپکی محویت کی متعلق ایک روایت بیان کرتے ہیں +

شیر خدا شاہ ولایت علی ـ صیقل شرک خفی و جلی
روز احد چون صف ہیجا گرفت ـ تیر مخالف بتنش جا گرفت
غنچہ پیکان بگل او نہفت ـ صد گل محنت زگل او شگفت
روی عبادت سوی محراب کرد ـ پشت بدرد سر اصحاب کرد
خنجر الماس چو بیداختند ـ چاک بتن چون گلش انداختند
غرقہ بخون غنچہ زنگارگون ـ آمد ازان گلبن احسان برون
گل گل خونش بمصلا چکید ـ گفت چو فارغ ز نماز آن بدید
کاین ہمہ گل چیست تہ پای من ـ ساختہ گلزار مصلای من
صورت حالش چو نمودند باز ـ گفت کہ سوگند بدانای راز
کز الم تیغ ندارم خبر ـ گرچہ ز من نیست خبردار تر

جناب امیر علیہ السلام کی کثرت صوم

عن ابن عباس قال ان الحسن والحسین مرضا فعادهما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس معہ فقالوا یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدیک فنذر علی و فاطمۃ و فضہ جاریۃ لهما ان برءا مما بهما ان یصوموا ثلثۃ ایام فشفیا وما معهم شیء فاستقرض علی من شمعون الیهودی ثلثۃ اصوع من شعیر فطحنت فاطمۃ صاعا واختبزت خمسۃ اقراص علی عددهم فوضعت بین ایدیهم لیفطروا فوقف علیهم السائل فقال السلام علیکم اهل بیت محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فاثروه وباتوا لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیهم وقف علیهم یتیم فاثروه ووقف علیهم الاسیر فی الثالثۃ ففعلوا مثل ذلک فلما اصبحوا اخذ علی بید الحسن والحسین واقبلوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ابصرهم وهم یرتعشون کالفراخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم وقام فانطلق معهم فرای فاطمۃ فی محرابها قد التصق ظهرها ببطنها وغارت عیناها فساءه ذلک فنزل جبرائیل وقال خذها یا محمد هناک اللہ فی اهل بیتک فقرء ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایکدفعہ امام حسن و حسین بیمار ہوگئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ انکی عیادت کو تشریف لائے لوگوں نے کہا یا ابا الحسن اگر آپ اپنے ان دونوں صاحبزادوں کے لیئے کچھ نذر مانتے تو بہتر ہوتا پس جناب علی نے اور جناب سیدہ نے اور فضہ انکی لونڈی نے نذر مانی کہ جب اس بیماری سے انکو صحت ہوجائیگی

تو ہم تین دن کے روزی رکھینگے۔ خداوند تعالی نے انکو شفا عطا فرمائی انکے پاس کہانیکی کوئی چیز نہین تہی جناب
علیؑ نے شمعون یہودی سے تین پیمانے جو قرض لیے جناب سیدہ نے انکو پیسا اور پانچ روٹیان انکی تعداد
کے موافق پکائین اور افطار کے لیے انکے آگے رکہین اتنے مین ایک سائل آکر کہڑا ہوگیا اور کہنے
لگا السلام علیکم اے اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک مسکین مسلمان مسکینون مین سے حاضر ہے کچھ
مجہے کہلاؤ خدا جنت سے تمکو کہلائے انہون نے وہ روٹیان اٹھاکر اسکو دیدین اور سوائے پانی
کے گہونٹ کے کوئی چیز نہ چکہی اور صبح کو روزہ رکہا جب رات ہوئی اور طعام نکالکر کہانیکو بیٹھے ایک
یتیم آگیا وہ طعام اسکو دیدیا تیسری شب کو ایک قیدی آگیا انہون نے مثل پہلی دو راتون کے اسکو بہی
طعام دیدیا جب صبح ہوئی جناب علی علیہ السلام امام حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑکر آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے حضور مین لائے جب حضرت نے انکو دیکہا کہ مثل چوزہ مرغ کے کانپ رہے ہین فرمایا یہ کیا بری حالت
تمہاری ہمکو دکہائی دے رہی ہے اور اٹھکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لیگئے انکو محراب مین دیکہا کہ
انکا پیٹ پشت سے لگا ہوا ہے اور آنکہین گڑہے مین پڑی ہوئی ہین حضرت کو یہ حالت بہت بری معلوم ہوئی
اتنے مین جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ یہ لیجیے آپکے اہل بیت کے لیے خدا پاک
تہنیت دیتا ہے پھر یہ آیت پڑہی وہ لوگ کہ کہلاتے ہین اپنی حب سے مسکین اور یتیم اور اسیر کو ؛

جناب امیر علیہ السلام کے صدقات

عن علی لقد رأیتنی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانی لاربط الحجر علی بطنی من الجوع وان صدقتی
الیوم اربعون الفا وفی روایة ان صدقة مالی یبلغ لتبلغ اربعین الف دینار اخرجہ احمد جناب
امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر تو مجہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکہتا کہ بہوک سے پتھر اپنے شکم پر باندھ
[illegible] حالانکہ آجکے دن میری زکوۃ چالیس ہزار تہی - اور ایک روایت مین
ہے کہ میری مال کی زکوۃ چالیس ہزار دینار تک پہونچ گئی تہی ؛
محب طبری علیہ الرحمہ ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ مین اس حدیث کے ذیل مین لکھتے ہین ربما یتوہم المتوہم
ان مال علی یبلغ زکوتہ ھذا القدر ولیس کذلک فانہ رضی اللہ عنہ کان ازہد الناس علی ما علم
مما تقدم قال ابو الحسن بن فارس اللغوی سالت ابی عن ھذا الحدیث قال معناہ ان الذی
تصدقت بہ منذ کان لی مال الی الیوم کذا وکذا یعنے اگر متوہم کو اس حدیث سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے
کہ جناب امیر کے پاس اسقدر مال تہا کہ جسکی یہ مقدار زکوۃ نکلتی تہی حالانکہ یہ بات نہین ہے کیونکہ آپ سب

لوگون سے زیادہ زاہد تھے چنانچہ سابقاً آپکا حال تحریر ہوچکا ہے ابوالحسن بن فارس لغوی کہتے ہین کہ مینے اپنے والد بزرگوار سے اس حدیث کا مطلب پوچھا وہ کہنے لگے اسکا مطلب یہ ہے کہ جناب امیرؑ فرماتے ہین کہ جب سے میرے ہاتھ مین مال آیا ہے اگر وہ آج کے دن تک میرے ہاتھ مین رہتا تو اسکی زکوۃ اسقدر ہوتی۔ اسکے سوا ان اوقاف سے بھی مراد ہوسکتی ہے کہ جنکو جناب امیرؑ نے جاری کیا تھا اور قبل انکے اجرا کے وہ انکی مالک تھے اور شاید کہ انکا محاصل اس مقدار پر ہو جسکو کہ جناب نے بیان فرمایا ہے ✤

(۲) عن جعفر بن محمد عن ابیه ان عمر اقطع علیا ثم اشتری علی ارضا الی جنب قطعته فحفر فیها عینا فبینما هم یعملون فیها اذا انفجر علیهم مثل عنق الجزور من الماء فاتی علی فبشر بذلک فقال بشروا الوارث ثم تصدق بها علی الفقراء والمساکین وابن السبیل فی سبیل الله اخرجه ابن السمان (دالریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) جناب جعفر صادق اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام سے ناقل ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کو ایک زمین کا ٹکڑا جاگیر مین دیا پھر جناب علی نے اس قطعہ زمین کے پہلو مین ایک اور قطعہ مول لیا۔ اس مین ایک تالاب کھدوایا۔ لوگ تالاب کھود رہے تھے کہ ناگاہ اس مین سے مثل اونٹ کی گردن کے ایک چشمہ نکلا اور جاری ہوگیا جب جناب علی تشریف لائے تو لوگون نے انکو بشارت دی آپنے فرمایا بشارت اسکے وارث کو دینی چاہیے۔ آپنے فقیرون پر اور مسکینون پر اور مسافرون پر اسے خیرات کردیا ✤

(۳) عن ابی ذر قال کنت انا وجعفر بن ابی طالب مهاجرین الی بلاد الحبشة فاهدی لجعفر جاریة قیمتها اربعة آلاف دراهم فلما قدمنا المدینة اهدیناها الی علی لتخدمه فجعلها فی بیت فاطمة فدخلت فاطمة یوما فنظر الی راس علی فی حجر الجاریة فقالت له یا ابا الحسن فعلتها قال لا والله یا بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ما فعلت شیئا قالت فاذن لی ان اسیر الی منزل ابی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال قد اذنت لک فتجلببت بجلبابها وتبرقعت ببرقعها وارادت النبی صلی الله علیه وسلم فهبط جبریل فقال ان الله یقرأ لک السلام ویقول لک ان فاطمة ابنتک تشکو الیک علیا فلا تقبل منها فی علی شیئا۔ فدخلت فاطمة فقال لها یا بنت جئت تشکین علیا فقالت ای ورب الکعبة فقال ارجعی الیه فقولی رغم انفی لرضاک ثلاثا فقال علی واسواتاه من رسول الله صلی الله علیه وسلم شکوتنی الی خلیلی وحبیبی اشهدی یا فاطمة ان الجاریة حرة والاربعة آلاف درهم التی فضلت من عطائی علی فقراء المهاجرین ثم لبس رداءه وارادا النبی صلی الله علیه وسلم فهبط جبریل فقال یا محمد ان الله یقرئک السلام ویقول لک قل لعلی انی قد

اعطیتك الجنة بعتق الجاریة واعطیتك ان یخرج من النار من شئت بالاربعة الاٰف الدرھم
التی تصدقت بها فادخل الجنة من شئت برحمتی واخرج من النار من شئت بمغفرتی اخرجه
ابن المسبوح الاندلسی فی کتاب الشفا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میں اور جعفر بن
ابی طالب جب بلاد حبشہ کو ہجرت کر کے گئے جعفر رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم کو ایک لونڈی خریدی
جب ہم مدینہ میں واپس آئے تو ہمنے وہ لونڈی خدمت کے لیئے جناب علیؑ کو دیدی۔ جناب علیؓ نے اسکو
جناب فاطمہؓ کے گھر میں رکھا ایک روز جناب فاطمہ باہر سے گھر میں تشریف لائیں دیکھا کہ جناب علی
علیہ السلام اس لونڈی کے گود میں سر رکھکر لیٹے ہوئے ہیں جناب سیدہ نے کہا یا ابا الحسن تم نے
تو اس سے صحبت کی ہے جناب علیؓ نے کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی واللہ میں نے اس سے کچھ نہیں
کیا جناب سیدہ نے کہا آپ مجھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جانے کا اذن دیں آپنے
اذن عطا کیا حضرت سیدہ کپڑے پہنکر اور برقع اوڑھکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف
لائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل تشریف لائے اور کہا خدا نے آپکو سلام بھیجکر کہا ہے
آپ کی بیٹی علیؓ کی شکایت لیکر آپکے پاس آئی ہیں آپ انکا کہنا نہ مانیں۔ اتنے میں جناب سیدہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچ گئیں آپنے فرمایا ای بیٹی تم علی کی شکایت کرنے
آئی ہو جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا بیشک میں شکایت لیکر آئی ہوں۔ آپنے فرمایا
واپس چلی جاؤ اور علی سے تم وہ جاکر کہو کہ میری علی الرغم آپ کو اپنی رضا کا اختیار حاصل ہے
پس جناب علیؓ نے جناب سیدہ سے یہ کلام سنا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری
بڑی رسوائی ہوئی ہے کہ میرے محبوب اور میرے خلیل کے پاس میری شکایت کی ہے یا فاطمہ آپ
گواہ رہیں میں نے اس لونڈی کو آزاد کردیا ہے۔ اور چار ہزار درہم جو مجھے عطا ہوئے تھے فقراء مدینہ پر
تصدق کرنے کے لیئے دیتا ہوں۔ پھر آپ اپنی چادر کو اوڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
تشریف لائے اتنے میں جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پروردگار عالم نے
آپکو سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ آپ علی سے کہدیں کہ میں نے تجھے لونڈی آزاد کرنے کے بدلے
جنت عطا کی ہے اور ان چار ہزار درہم کے عوض کہ تو نے خیرات کیئے ہیں تجھے اختیار دیا گیا ہے کہ
جسکو تو چاہے دوزخ سے نجات دے اور میری رحمت کے ساتھ جسکو کہ تو چاہے جنت میں داخل کر
اور میری مغفرت کے ساتھ جسکو کہ تو چاہے دوزخ کی آگ سے نجات دے +

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازۃ لم یسال

عن شئ من عمل الرجل ویسال عن دینه فان قیل علیه دین کف عن الصلوٰة وان قیل لیس علیه دین صلی علیه فاتی بجنازة فلما قام لیکبر سئل هل علی صاحبکم دین قالوا دیناران فعدل صلی الله علیه وسلم وقال صلوا علی صاحبکم فقال علی هما علیّ وهو بریٔ منهما فتقدم صلی الله علیه وسلم ثم قال لعلی جزاك الله خیرا فك الله رهانك کما فککت رهان اخیك (اخرجه الدار قطنی)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے جنازہ پر تشریف لیجاتے تو اسکے اعمال کی نسبت کبھی سوال نہ فرماتے۔ بلکہ اسکے قرض کی نسبت پوچھتے اگر عرض کیا جاتا کہ اس شخص پر قرض ہے تو آپ خود نماز نہ پڑھتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے تو آپ اسکی نماز پڑھاتے۔ ایکدفعہ حضور ایک جنازہ پر تشریف لیگئے جب آپ تکبیر کے ارادے سے اٹھے تو لوگوں سے پوچھا تمہارے اس دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار قرض ہیں حضور یہ سنکر بیٹھ گئے اور لوگوں سے کہا کہ تم اپنے دوست کے جنازہ کی نماز پڑھو۔ اتنے میں جناب علی علیہ السلام نے کہا ان دونوں دیناروں کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور یہ ان سے بری الذمہ ہے حضور نے پڑھکر اس کے نماز جنازہ پڑھی اور جناب علیؓ سے فرمایا خدا تجھے نیک جزا دے اور تیرا قرض چھڑائے جیسے تو نے اپنے بھائی کو قرض چھڑایا ہے ✤

جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت

عن ابن عباس قال کان مع علی اربعة دراهم لا یملك غیرها فتصدق بدرهم لیلا وبدرهم نهارا ودرهم سرا ودرهم علانیة فانزل الله تعالی الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سرا وعلانیة فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون (نقل الواحدی فی تفسیره) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس چار درہم تھے کہ انکے سوا کچھ پاس اور نہیں تھا آپنے ایک درہم رات کو اور ایک دن کو اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر خیرات کیا اسپر حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کو خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیے انکے خدا کے پاس اجر ہے اور نہیں خوف انپر اور نہ وہ اندوہگین ہونگے ✤

عن ابی ذر الغفاری قال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما من الایام الظهر فسئل سائل فی المسجد فلم یعطه احد شیئا فرفع السائل یدیه الی السماء فقال اللهم اشهد انی سالت فی مسجد نبیك فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوٰة راکعا فاومی الیه بخنصره الیمنی

فاعطاہ الخاتم فانزل اللہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (نقلہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک سائل نے مسجد مین سوال کیا کسینے اسکو کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہا اے پروردگار گواہ رہیو مینے تیرے نبی کی مسجد مین سوال کیا ہے اور کسینے مجھے کچھ نہین دیا جناب علی علیہ السلام نماز مین تھے اپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اسکو اشارہ کیا اور انگوٹھی اسکو عطا فرمائی پس خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہارا ولی خدا ہے اور اسکا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور نماز ادا کرتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین در حالیکہ وہ جھکے ہوئے ہین +

انس بن مالک ان سائلا اتی المسجد وھو یقول من یقرض الملی الوفی وعلی راکع یقول بیدہ للسائل ای اخلع الخاتم من یدی قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر وجبت قال بابی وامی یا رسول اللہ ما وجبت قال وجبت الجنۃ واللہ ما خلعہ من یدہ حتی خلعہ من کل ذنب وخطیئۃ (اخرجہ الرافعی فی تاریخ قزوین المسمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک سائل نے مسجد میں آکر سوال کیا کہ کون ہے جو خدا کی راہ مین بھرپور قرض دے جناب امیر رکوع مین تھے اپنے ہاتھ سے پیچھے سے سائل کو اشارہ فرمانے لگے کہ انگوٹھی ہماری ہاتھ سے اتار لے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوگئی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون کیا واجب ہوگئی تم فرمایا جنت واجب ہوگئی ہے سائل نے انکے ہاتھ سے انگوٹھی نہین اتاری بلکہ انکا ہر ایک گناہ اور خطا اتار ڈالا ہے + ( ) جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کو حضرت کے منصف مزاج دشمن بھی تسلیم کرتے تھے قال معاویۃ بن ابی سفیان لمحفن بن ابی محفن لما قال لہ جئتک من عند ابخل الناس فقال ویحک کیف تقول انہ من ابخل الناس وھو الذی لو ملک بیتا من تبر وبیتا من تبن لانفد تبرہ قبل تبنہ (مطالب السؤل) یعنے جبکہ محفن بن ابی محفن نے معاویہ بن ابو سفیان سے کہا کہ مین بخیل ترین خلائق سے تیرے پاس آیا ہون معاویہ نے کہا افسوس ہے تجھ پر تو انکو کیونکر بخیل کہتا ہے کہ اگر انکو ایک سونیکا گھر اور ایک انجیر کے گھر کا مالک کیا جائے تو قبل اسکے کہ وہ انجیر کا گھر تمام ہو سونیکا گھر تمام ہو جائے گا +

قال الشعبی وقد ذکرہ علیہ السلام کان اسخی الناس علی الخلق الذی یحبہ اللہ السخاء والجود ما

قال لا لسائل قط وانه کان یستقی بیدہ لنخل قوم من یهود المدینة حتی مجلت یداہ ویتصدق بالاجرة ویشد علی بطنه حجرا (مطالب السئول) شعبی رحمة الله علیه جناب امیر علیه السلام کی سخاوت کا ذکر کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام لوگون سے ایسے سخی ترین تھے اور سخاوت اور جود کو محبوب رکھتے تھے کہ آپنے کبھی کسی سائل کے لیئے اپنی زبان مبارک سے لا یعنی نہین نہین کہا تہا اور اپنے ہاتھ سے مدینہ کے یہودیون کے نخلستان کو سیراب کرتے تھے یہانتک کہ انکے ہاتھون مین آبلے پڑجاتے تھے اور اجرت کے پیسے خیرات کرتے اور اپنے پیٹ پر بہوک کی وجہ سے پتھر باندھ لیتے تھے ۰

قال الکفوی فی الطبقات کان علی یبارز کافرا وقد اصطف الفریقان وفی المسلمین قلة وفی الکفرین کثرة بلغ عدد الکفار اثنی عشر الف فارس فقال له الکافر فی المبارزة ارنی سیفك یا علی حتی انظر الیه فدفع علی سیفه الیه فقال الکافر عجبا لك یا ابن ابی طالب بم امنت حیث دفعت السیف الی وانا اقاتلك قال لما مددت الید الی مد ید السائل ولم احسن من کرم ان ارد ید السائل وان کان کافرا فاسلم الکافر علامہ کفوی طبقات مین لکھتے ہین کہ علی ایک کافر سے لڑرہے تھا اور دونو طرف لشکر کے لوگ صف باندہے کھڑے تھے مسلمان بہت تھوڑے تھے اور کفار کثرت سے تہو کفار کی جمعیت دس ہزار لشکر قریب تھی کافر نے جناب امیر سے عرض کیا یا علی آپ اپنی تلوار مجھے دکہائیں جناب امیر نے اپنی تلوار اسکو دیدی کافر نے تلوار ہاتھ مین لیکر کہا اب کہ آپ تلوار مجھکو دیچکے ہین اب آپ مجھ سے کیونکر بچ سکینگے جناب امیر نے فرمایا چونکہ تو نے بھیک مانگنے والون کیطرح سے ہمارے سامنے ہاتھ پھیلایا تو مروت نے تقاضا کیا کہ بھیک مانگنے والیکا ہاتھ رد کیا جائے اگرچہ وہ کافر ہی کیون نہ ہو یہ سنکر وہ کافر مسلمان ہوگیا ۰

وکان علیه السلام یقول لا عجب ممن یشتری الممالیك بالمال کیف لا یشتری الاحرار بمعروفه نقله الفقیه ابو بکر ابن محمد بن الحسین السلیمانی المزندی فی مناقب الاصحاب جناب امیر علیه السلام سے مروی ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے عجب ہے ان لوگون سے جو اپنا مال غلامون کے مول لینے پر صرف کرتے ہین اور اپنے احسان سے آزاد لوگون کو مول لیکر غلام نہین بناتے ۰

جناب امیر علیہ السلام کی مہمان نوازی

بکا علی یوما فسئل فقال لم یاتنی ضیف منذ سبعة ایام اخاف ان یکون الله اهاننی نقله ابن حجر المکی فی اسنی المطالب فی صلة الاقارب) ایکبار جناب امیر علیہ السلام رونے لگے لوگون نے

رونیکا سبب پوچھا آپنے فرمایا سات روز ہوگئے ہین کہ کوئی مہمان میرے پاس نہین آیا مجھے خوف ہی کہ خدا نے کہین مجھے حقیر نہ کردیا ہو +

جناب امیر علیہ السلام کی اصابت رای

تمام مورخ متفق ہین کہ اسلام مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی خلیفہ مدبر پیدا نہین ہوا۔ اسکی خاص وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر ہر باب مین جناب علی علیہ السلام سے مشورہ لیتے تھے ایک دفعہ حضرت عمر نے خود بنفس نفیس حرب روم مین شریک ہونیکا ارادہ کیا جناب امیرؑ نے انکو منع کیا کہ آپ بذات خاص حرب مین شریک نہ ہون اگر آپ شہید ہوجائین گے تو کسر شان اسلام ہوگی اور اشاعت اسلام مین فتور آجایگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپکے فرمانے کے مطابق عمل کیا +

جناب امیر علیہ السلام کا حسن سلوک

لما ظفر علی بعائشۃ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکرمہا وبعث معہا الی المدینۃ عشرین امرأۃ من نساء عبد القیس عممهن بالعمائم وقلدهن بالسیف فلما وصلت المدینۃ القی النساء عمائمهن وقلن لها انما نحن نسوۃ (نقل الواحدی) نقل ہے کہ جب جمل مین جناب امیر علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ظفریاب ہوئی تو انکی نہایت تعظیم وتکریم کی اور انکو مدینہ منورہ کیطرف روانہ فرمایا اور بیس عورتین قبیلہ عبد القیس کی انکی معیت مین روانہ کین اور انکو عمامے اور تلوارین بندھائین جب وہ مدینہ شریف مین پہونچین تو انھون نے ظاہر کیا کہ ہم عورتین ہین آپ کی حفاظت کے لیئے ہمکو لباس مردانہ پہنا کر بھیجا ہے اور اپنے عمامے سر سے اتار دیئے +

جناب امیر علیہ السلام کا کرم

عن ابی اسحاق السبیعی قال سألت اکثر من اربعین رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان اکرم الناس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا علی بن ابی طالب (اخرجہ الفضائل) ابو اسحاق السبیعی سے روایت ہے کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چالیس صحابیون سے زیادہ کو پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین کون بزرگ زیادہ تر صاحب کرم تھا سب نے یہی کہا کہ جناب علی بن ابیطالب سب سے زیادہ صاحب کرم تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی سیاست

عن عبد اللہ بن شریک العامری عن ابیہ قال اتی علی بن ابی طالب فقیل ان ھھنا قوما علی باب المسجد
یزعمون انک ربھم فدعاھم فقال لھم ویلکم ما تقولون قالوا انت ربنا وخالقنا ورازقنا فقال ویلکم
انما انا عبد مثلکم اکل الطعام کما تاکلون واشرب کما تشربون ان اطعتہ اثابنی ان شاء اللہ وان
عصیتہ خشیت ان یعذبنی فاتقوا اللہ وارجعوا فابوا فطردھم فلما کان الغد غدوا علیہ فجاء
قنبر فقال واللہ رجعوا یقولون ذالک الکلام فقال ادخلھم علی فقالوا مثل ما قالوا وقال لھم
مثل ما قال الا انہ قال انکم ضالون مفتونون فابوا فلما کان الیوم الثالث اتوہ فقالوا مثل
ذالک القول فقال لھم واللہ لئن قلتم لاقتلنکم باخبث قتلۃ فابوا الا ان یتموا علی قولھم فخد
لھم اخدودا بین باب المسجد والقصر اوقد فیہ نارا وقال انی طارحکم فیھا او ترجعون فابوا فقذف
بھم اخرجہ الذھبی فی المخلص وتردیدھم محمول علی الاستتابۃ واحراقھم مع النھی عنہ
محمول علی رجائہ رجوعھم او رجوع بعضھم عبد اللہ بن شریک العامری اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب
امیر علیہ السلام سے لوگون نے بیان کیا کہ یہان مسجد کے دروازہ پر ایک گروہ ہے جو آپ کی نسبت یہ خیال
کرتے ہین کہ آپ انکے خدا ہین جناب امیرؑ نے انکو اپنے سامنے بلوا کر کہا تم ہلاک ہو جاؤ تم کیا بک رہے ہو
وہ لوگ سب کے سب کہنے لگے آپ ہمارے رب ہین اور آپ ہمارے خالق ہین اور آپ ہمارے رازق ہین۔
آپنے فرمایا تم ہلاک ہو جاؤ مین تو تمہاری مانند ایک بندہ ہون مین بہی کہاتا پیتا ہون جسطرح کہ تم کہاتے
پیتے ہو۔ اگر مین خدا تعالی کی اطاعت کرونگا تو انشاء اللہ وہ مجہے ثواب عطا کریگا۔ اور اگر مین گناہ کرونگا
تو ڈرتا ہون کہ مجہے عذاب کرے۔ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے باز آؤ۔ انہون نے انکار کیا جناب امیر
علیہ السلام نے انکو اپنے پاس سے ہٹا دیا۔ دوسرے دن وہ پہر آئے قنبر نے آکر عرض کیا کہ وہ آج پہر آئے
ہین اور وہی بات کہتے ہین آپنے فرمایا ان کو میرے پاس لاؤ۔ انہون نے پہر وہی بات کہی جو پہلے
کہی تہی اور آپنے بہی انسے وہی بات کہی جو پہلے کہی تہی مگر اسکے ساتہ یہ بہی کہا کہ تم گمراہ اور
فتنہ انگیز ہو۔ انہون نے پہر بہی انکار کیا تیسرے روز پہر وہ لوگ جناب امیر کے سامنے لائے گئے آپ نے
فرمایا کہ اگر تم نے پہر وہی بات کہی تو مین تمکو نہایت بری حالت سے قتل کرونگا۔ انہون نے پہر انکار کیا اور
اپنی بات پر ثابت رہے آپنے انکے لیئے مسجد اور قصر کے درمیان گڑھا کہدوا کر اس مین آگ جلوائی
اور فرمایا اب بہی تم باز آؤ ورنہ مین تمکو اس گڑھے مین ڈالدونگا۔ وہ لوگ اسی ہٹ پر رہے آپ نے انکو

اس مین ڈلوا دیا۔ علامہ ذہبی مخلص مین لکھتے ہین کہ وہ ارتداد کی وجہ سے خاص ایسی سخت سزا پانیکے لیئے اور طرح کے مجرمون مین سے مستثنی سمجھے گئے تھے اور انکا آگ مین ڈالوانا باوجودیکہ احادیث صحیحہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہی مروی ہے۔ محمول اس امر پر تھا۔ کہ شاید وہ اپنے ارتداد سے باز آئیو یا ان مین سے چند اشخاص اپنے قول سے توبہ کرین ؞

قیل نضیر مولی علیؑ لما قال لہ انت اللہ فحرقہ بالنار فقال وھو یحترق ولو لم یکن الٰھا لم یعذب بالنار (اخرجہ ملا علی القاری فی شرح شفاء قاضی عیاض) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے غلام نضیر نے جناب امیر سے کہا آپ خدا ہین حضرت امیر نے اسکو آگ مین ڈلوا دیا وہ جلتا ہوا کہنے لگا اگر یہ خدا نہ ہوتا تو آگ کا عذاب مجھہ پر وارد نہ کرتا ❖

نصرت دین یعنی جناب امیر کا جہاد

نصرت دین سے مراد جہاد ہے کہ مدار فضل سمجھا جاتا ہے اور خدا کے نزدیک مجاہد کا مرتبہ کثرت ثواب کی وجہ سے نہایت بلند ہے۔ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین۔

جہاد کی دو قسمین ہین جہاد مع النفس اور جہاد مع العدو

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع النفس

جہاد مع النفس جسے شارع علیہ السلام نے جہاد اکبر سے تعبیر کیا ہے شتہیات نفس سے مخالفت کرنے کا نام ہے۔ اور زہد و تقوی اسکے آلات ہین جناب امیر علیہ السلام کے زہد و تقوی اور نفس کشی کا حال باب زہد مین بطریق تفصیل بیان ہو چکا ہے اور ہم ثابت کر چکے ہین کہ آپ بمجرای مضمون صداقت مشحون ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سرآمد اتقیا تھے جنکے تقوی کی نسبت قرآن شریف باواز بلند شہادت ادا کرتا ہے۔ کما قال اللہ تبارک و تعالی۔ الذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون یعنے وہ جو سچائی کے ساتھ آیا ہے اور وہ جو اسکی تصدیق کرتا ہے وہی متقی ہین اخرجہ ابن عساکر عن مجاھد فی قولہ تعالی والذی جاء بالصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ علی بن ابی طالب یعنے ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ الذی جاء بالصدق سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدق بہ سے جناب علی بن ابی طالب مراد ہین ❖

(۲) عن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی فقال ھذا سید العرب فقلت بابی وامی انت سید العرب فقال انا سید العالمین وھو سید العرب (اخرجہ البیہقی و الحاکم) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ جناب امیر تشریف لائے حضرت نے فرمایا یہ عرب کا سردار ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ عرب کے سردار ہیں فرمایا میں تمام عالم کا سردار ہوں یہ عرب کا سردار ہے*

(۳) عن مسلمۃ بن نفیل مرسلا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائشۃ یا عائشۃ ان اسرک ان تنظری سید العرب فانظری الی علی قالت الست سید العرب قال انا امام المتعلمین وسید العالمین وھذا سید العرب (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) مسلم بن نفیل سے مرسلاً روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا اے عائشہ اگر تو عرب کے سردار کو دیکھنا چاہتی ہے تو علی کو دیکھ لے ام المؤمنین نے عرض کیا کیا آپ عرب کے سردار نہیں فرمایا میں تمام علم حاصل کرنیوالوں کا امام اور تمام جہان کا سردار ہوں اور یہ عرب کا سردار ہے*

(۴) اخرج الدارقطنی عن ابن عباس و الحاکم عنہ وعن جابر قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم وعلی سید العرب دارقطنی نے ابن عباس اور حاکم ابن عباس اور جابر عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں آدم کی تمام اولاد کا سردار ہوں اور علی عرب کا سردار ہے۔

سید فی الدنیا والآخرہ

عن ابن عباس قال نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی علی فقال انت سید فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ ابو عمرو الحاکم والخطیب وزاد فیہ الدیلمی من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ ومن ابغضک فقد ابغضنی وبغیضک بغیض اللہ الویل لمن ابغضک من بعدی) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کیطرف نظر کرکے فرمایا تو دنیا اور آخرت کا سردار ہے ابو عمرو اور حاکم اور خطیب بغدادی نے اسحدیث کو اسی قدر لفظوں سے روایت کیا ہے لیکن شیرویہ دیلمی نے فردوس الاخبار میں بہ لفظ اسحدیث کے ساتھ اور روایت کیے ہیں کہ یا علی جسنے تجھ سے محبت کی اسنے مجھ سے محبت کی اور تیرا دوست خدا کا دوست ہے اور جسنے تجھ سے بغض کیا مجھ سے بغض کیا اور تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے اسپر افسوس ہے جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے*

قائد الغر المحجلین

عن عبداللہ بن حکیم الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی اوحی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع العدو

یہ جہاد دو قسم پر ہے۔ جہاد بالدعوت اور جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالدعوت

جہاد بالدعوت وہ ہی کہ وعظ و نصیحت اور ترغیب و ترہیب اور دلائل قائم کرکے مخالفون کے تمام شبہات رفع کیے جائین اور انکے دل کو اسلام کیطرف گرویدہ کیا جائے۔ فی الحقیقت اس قسم کا جہاد منشاء بعثت کے مطابق ہونیکی وجہ سے نہایت افضل اور اعلے ہے حضرت امیر کے وعظ سے تمام یمن مشرف باسلام ہوا ہے عن البراء ابن عازب قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی الیمن یدعوھم الی الاسلام فکنت فیمن سار معہ فاقام علیہ ستۃ اشھر لا یجیبونہ الی شیء فبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم علی بن ابی طالب فلما وصل الی اوائل الیمن بلغ الخبر فجمعوا لہ فصلی بنا فلما فرغنا صففنا صفا واحدا فتقدم بین ایدینا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قرء علیھم کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت ھمدان کلھا فی یوم واحد وکتب بذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قرء کتابہ خر ساجدا (اخرجہ ابو عمر والحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب) براء بن عازب سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو یمن میں بھیجا تاکہ وہان کے باشندون کو اسلام کیطرف دعوت کرے مین بھی انہین کے ساتھ تھا وہ چھ مہینے تک دعوت اسلام کرتے رہے لیکن ان لوگون نے کوئی بات قبول نہ کی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف علی بن ابی طالب کو روانہ کیا جب آپ حدود یمن پر پہنچے سب لوگ انکی خدمت مین مجتمع ہوگئے جناب علیؑ نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم انکے سامنے صف باندھکر کھڑے ہوگئے آپ ہمارے سامنے تشریف لائے اور خدا کی صفت و ثنا کے بعد جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کر سنایا ہمدان کے تمام لوگ ایک ہی دن مین مسلمان ہوگئے یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لکھکر بھیجی گئی۔ آپ سجدہ شکر بجالائے ❖

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت سے جسقدر کہ دین اسلام کو نفع پہونچا ہے وہ کسی سے نہیں پہونچا۔ اربعین

مین امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین وقد کان فی الصحابۃ جماعۃ کابی دجانۃ وخالد بن
ولید وکانت شجاعتہما اکثر نفعا من شجاعۃ الکل الا تری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الاحزاب
لضربۃ علی خیر من عبادۃ الثقلین یعنے صحابہ مین مثل ابودجانہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کے
ایک ایسی جماعت تھی جو شجاعت مین مشہور تھی لیکن سب کی شجاعت سے جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت
زیادہ تر نفع رسان تھی تم نہین دیکھتے ہو کہ جنگ احزاب کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
علی کی ایک ضرب جن وانس کے عبادت سے افضل ہے *

پروردگار نے اپنی کلام پاک مین حضرت امیر کے جہاد کو دوسرے صحابہ کے اعمال پر ترجیح دی ہے اجعلتم
سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاہد فی سبیل اللہ لا یستوون
عند اللہ یعنے کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کے مانند جو اللہ
اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا نہین ہین وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک اخرج
ابو حاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن منذر والثعلبی فی تفسیرہ و
الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی
فی سننہ والسیوطی فی الدر المنثور والحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ قالوا ان علیا و
العباس وطلحۃ بن ابی شیبہ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت
کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیہا فقال علی لا ادری لقد صلیت
ستۃ اشہر قبل الناس وانا صاحب الجہاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ اجعلتم سقایۃ الحاج الخ
ابو حاتم اور ابو الشیخ اور عبد الرزاق وغیرہ لکھتے ہین کہ علی اور عباس اور طلحہ بن ابی شیبہ باہم فخر
کرنے لگے طلحہ نے کہا مین خانہ کعبہ کا متولی ہون اور اسکی کنجی میرے ہاتھ مین ہے مین چاہون
تو اسے مین رہون عباس کہنے لگے کہ مین زمزم کا مالک ہون اور اسکا نگہبان ہون علی نے
کہا مین نہین جانتا مینے چھ مہینے پیشتر سب لوگون سے نماز پڑھی ہے اور خدا کی راہ مین جہاد
کرنیوالا ہون پس پروردگار نے یہ آیت نازل فرمائی کہ کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا الخ
کتب سیر کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ حضرت امیر سوای تبوک کے کل مشاہد مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے علمدار رہے ہین چنانچہ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین عن
ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ہو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہو الذی کان لوائہ معہ فی کل زحف وہو الذی صبر معہ یوم فر عنہ

غیرہ وهو الذی غسله وادخله فی القبر ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علی کی چار خصلتین ایسی ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے کو نہین وہ سب عربی اور عجمی لوگون مین ایسے پہلے شخص ہین جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور وہ وہ شخص ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک لشکر مین علمبردار تھے اور وہ وہ شخص ہین جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سب لوگ بہاگ گئے تو وہ آپکے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ وہ شخص ہین جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا اور انکو قبر مین اتارا اور اس بات پر بھی سب محدثین کا اتفاق ہے کہ تبوک کے سوا حضرت امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد مین حاضر رہے ہین چنانچہ دوسرے مقام پر علامہ موصوف لکھتے ہین واجمعوا علی انه صلے القبلتین وهاجر وشهد بدرا والحدیبیة وسائر المشاهد وابلی ببدر واحد وخندق وذکر السراج فی تاریخه انه لم یتخلف عن مشهد شهده الا تبوک فانه خلفه رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المدینة علی عیاله یعنی سب محدثین نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے شخص ہین جنہون نے دونون قبلون کیطرف نماز پڑھی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہے اور بدر اور حدیبیہ اور تمام غزوات مین حاضر رہے ہین اور بدر اور احد اور خندق مین آپنے کارنمایان کیے ہین سراج اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ آپ کسی مشہد سے غیر حاضر نہین رہے مگر تبوک مین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنے عیال کی حفاظت کے لیئے مدینہ مین پیچھے چھوڑ گئے تھے ✦

تمام مشاہد مین جو حیرت انگیز کارروائیان حضرت امیر سے ظاہر ہوئی ہین تمام کتب سیر اس سے مملو ہین ہم انکی تفصیل باب شجاعت مین لکھین گے ✦

اس بات کے ہم بھی قائل ہین کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت مین جس قدر بلاد حوزۂ اسلام مین آئے ہین جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت مین نہین آئے ✦

لیکن اول تو جناب امیر بہت تھوڑے دن خلیفہ رہے ہین آپ کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تک رہی قائم نہین رہی۔ تذکرہ خواص الامہ مین علامہ سبط ابن الجوزی لکھتے ہین قال الواقدی و کانت خلافته خمس سنین الا ثلاثة اشهر لانه بویع فی ذی الحجة ثمان عشر لیلة خلت من سنة خمس وثلاثین واستشهد فی رمضان سنة اربعین یعنے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ آپ کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس رہی کیونکہ بارہوین ذی الحجہ ۳۵ھ کو لوگون نے آپ سے بیعت کی اور رمضان ۴۰ھ مین آپ شہید ہو گئے ✦

اس فرصت قلیل مین خانہ جنگیون سے آپکو دم بھر کی مہلت نہین ملی۔ ابھی بیعت کی تکمیل بھی نہین ہوئی تھی
کہ واقعہ جمل پیش آیا اور ابھی اس واقعہ کا خاتمہ نہین ہو چکا تھا کہ صفین کا ہنگامہ شروع ہو گیا جس مین
آپکی خلافت کا بڑا بھاری حصہ صرف ہوا۔ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین فحاربت معاویۃ
علیا خمس سنین وقال ابو عمر صوابہ اربع سنین یعنے جناب علی سے امیر معاویہ پانچ برس تک لڑتے
رہے اور ابو عمر کہتے ہین ٹھیک بات یہ ہے کہ چار برس لڑے غرضکہ ابھی آپ اس معرکہ سے فارغ نہین ہوئے
تھے کہ آپکو خارجیون سے لڑنا پڑا۔ بس یہ ایسے اتفاقات تھے کہ جنکی سد راہ ہونے سے نہ آپ ممالک غیر پر
فوج کشی کر سکتے تھے اور نہ فتح بلاد کیطرف متوجہ ہو سکتے تھے۔ اگر صحابہ کا وہی اتفاق جو عہد شیخین
مین تھا جناب امیر کی خلافت کیوقت بھی قائم رہتا تو البتہ دونون زمانون کے فتوحات کا موازنہ کیا جاتا
تاہم کتب کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ باوجود ان خانہ جنگیون کی مزاحمت کے آپنے اشاعت
اسلام اور بلاد کی فتح کرنے مین اپنی ہمت کو مبذول کیا ہے اور اس جہاد مین بھی آپ دیگر صحابہ
کرام سے کم نہین ہین چنانچہ علامہ ابن اثیر کامل التواریخ مین لکھتے ہین وتوجہ الحارث بن مرۃ
العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیر المومنین علی بن ابی طالب فغنم واصاب غنائم
وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف راس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان ھو ومن
معہ یعنے جناب امیر علیہ السلام کے حکم سے حرث بن مرہ العبدی نے سندہ کے ملک کا قصد کیا اور جہاد
کرکے بہت غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کر لیا چنانچہ ایک دن مین ایک ہزار لونڈی اور غلام
غنیمت کے مال مین تقسیم کیئے اور ایک مدت تک حارث بن مرہ وہان پر مصروف جہاد رہے۔ یہانتک
کہ وہ اور انکے تمام ہمراہی ارض قیقان مین شہید ہو گئے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا قزوین اور ری جہاد کی غرض سے فوج کا بھیجنا

روضۃ الصفا مین محمد خاوندشاہ لکھتے ہین چون برای خلیفہ زمان حضرت امیر روشن گشت کہ تسکین
حرارت تیرہ دلان شام جز بہ تحریک تیغ آبدار دلاوران خون آشام صورت نہ بندد با عمار بن یاسر و
سہیل بن حنیف وقیس بن سعد وعدی بن حاتم الطائی وجمعی دیگر از صحابہ کرام بہ محاربہ اعداد
دولت روی آوردند و مجموع طوائف قبائل کہ حاضر بودند اشارت عالیہ را قبول نمودند۔ مگر تنی چند
قلیل از اصحاب مثل عبد اللہ بن مسعود کہ بعرض رسانیدند کہ یا امام المتقین با وجود اعتراف
بکمالات ذات مرضیۃ الصفات تو در قتال اہل قبلہ بجہت تشیع اگر ما را بمحافظت ثغری از

تعود سلم باز فرمانی تا با کفار جہاد کنیم عنایت عاطفت باشد آنحضرت خمس ایشان را مسدود داشته فرمان داد که بجانب قزوین وری سوند ولاے بجز آن طائفہ لبیقه ربیع بن خثیم سارا بان جماعت سرور گردانید

انتہے ملخصاً ✤

جناب امیر علیہ السلام کا آداب الحرب

جتنے مشاہد مثل بدر و احد و احزاب و غیرہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات مین پیش آئے ان مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت ذاتی اور فن پہلوانی کا ظہور ہوا ہے۔ جنکے سامنے سام و نریمان کی سلحشوری بازیچہ اطفال سے زیادہ وقعت نہین رکھتی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو تین واقعے پیش آئے ہین۔ جمل۔ صفین۔ نہروان۔ ان تینون مین علاوہ ذاتی جوہر جلادت کے ساتھ آپکا فن سپہ سالاری اور آداب حرب اور قواعد فوج کشی ظاہر ہوا ہے۔ جس سے علی وجہ الکمال یہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ آپ اپنی تھوڑی سی فوج کے ساتھ مقابل کی تعداد کثیر کو پس پا کردیتے تھے ✤

چنانچہ واقعہ جمل کی نسبت علامہ یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین وذکر نقلۃ الاخبار واصحاب التواریخ ان عدۃ من قتل من اصحاب الجمل ستۃ عشر الفا وسبعمائۃ وتسعون رجلا وکان جملتھم ثلاثین الفا فاتی القتل علی اکثر من نصفھم وان عدۃ من قتل من اصحاب علی الف رجل وسبعون رجلا وکان عدتھم عشرین الفا یعنے ناقلان اخبار و صاحبان تاریخ ذکر کرتے ہین کہ اصحاب جمل تیس ہزار تھے جن مین سے سولہ ہزار سات سو نوے مارے گئے پس انکے مقتولون کی تعداد نصف سے زیادہ تھی۔ جناب امیر کیطرف بیس ہزار تھے ان مین سے صرف ایک ہزار ستر مقتول ہوے ✤

اور حرب صفین کی نسبت علامہ موصوف لکھتے ہین قال ابن خیثمۃ وفی اوائل سنۃ سبع وثلاثین سار معاویۃ من الشام وکان قد ہمّ بنفسہ علی من العراق فالتقیا بصفین علی شاطی الفرات فقتل من اصحاب علی خمسۃ وعشرون الفا منھم عمار بن یاسر وکان عدۃ عسکرہ تسعین الفا وقتل من اصحاب معاویۃ خمسۃ واربعون الفا وکان عدتھم مائۃ وعشرین الفا یعنے ابن خیثمہ بیان کرتے ہین کہ ہجرت کے سینتیسوین برس امیر معاویہ شام سے چلے اور وہ اپنی ذات کیلئے خلافت کے مدعی تھے اور جناب امیر علیہ السلام عراق سے روانہ ہوئے فرات کے کنارے صفین کے مقام پر دونون کا مقابلہ ہوا جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب مین سے پچیس ہزار شہید ہوئے ان مین عمار بن یاسر بھی تھے اور آپکے لشکر کی

کل تعداد نوے ہزار تھی اور امیر معاویہ کی فوج میں سے پینتالیس ہزار مارے گئے اور انکے لشکر کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تھی *

اور جنگ نہروان کی نسبت لکھتے ہیں فلم یبق منھم غیر اربعۃ الاف فزحموا الی علی فقال علیہ السلام کفوا عنھم حتی یبدؤکم فتنادوا الرواح الرواح الی الجنۃ وحملوا علی الناس فانفرقت خیل علی علی فرقتین حتی صاروا فی وسطھم ثم عطفوا علیھم من المیمنۃ والمیسرۃ واستقبلت الرماۃ وجوھھم بالنبل وعطفت علیھم الرجالۃ بالسیوف والرماح فما کان باسرع من ان قتلوھم وکانوا اربعۃ الاف فلم یفلت منھم الا سبعۃ انفس کا غیر یعنے خارجیوں میں چار ہزار سے باقی نہ بچے وہ اکٹھے ہوکر جناب امیر کیطرف آئے جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لشکر سے کہا تم چپکے رہو حتے کہ وہ تمھارے سامنے آجائیں پس وہ چلانے ہوئے کہ رحمت اور آسایش جنت ہی میں ہے جناب امیر کے لشکر پر حملہ آور ہوئے جناب امیر کا لشکر دو گروہوں میں بٹ گیا۔ یہانتک کہ تمام خارجی انکے گھیر میں آگئے۔ پھر انکا لشکر میمنہ اور میسرہ سے انپر لوٹ پڑا۔ تیر انداز انکے سامنے سے تیر اندازی کرتے ہوئے آگے بڑہے اور پیادے نیزے اور تلواروں سے انپر ٹوٹ پڑے تہوڑی دیر نہ گذرنی تھی کہ وہ چار ہزار سب کے سب مارے گئے ساتھ آدمیوں کے سوا ان میں سے باقی نہ بچے (دفی کامل التواریخ) فما افلت منھم الا تسعۃ انفس فلم یقتل من اصحاب علی الا سبعۃ علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ خارجیوں میں صرف نو آدمی باقی بچے اور جناب امیر علیہ السلام کے لشکر میں سے صرف سات آدمی شہید ہوئے *

جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

قال مصعب بن الزبیر کان علی حذرا فی الحروب شدید الروعان لا یکاد احد یتمکن منہ وکانت درعہ صدرا لا ظھر لھا فقیل لہ اما تخاف ان توتی من قبل ظھرک فقال اذا امکنت عدوی من ظھری فلا ابقی اللہ ان ابقی علی (مستطرف) مصعب بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت علی لڑائیوں میں بہت ہوشیار رہتے تہے اور اسکی گہاتیں خوب جانتے تہے ممکن نہ تہا کہ کوئی آپ پر چوٹ لگا سکے آپکی زرہ فقط آگے کے لئیے تھی پیچہے پشت کے نہیں تھی لوگوں نے آپ سے پوچہا کہ کیا حضرت آپ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ آپکا کوئی دشمن پیچہے سے آئے آپنے فرمایا کہ اگر میں اپنے دشمن کو پیچہے سے آنے دوں تو خدا مجہے باقی نہ رکہے *

(۲) لما قدم عدی بن حاتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحادثہ فقال یا رسول اللہ ان فینا اشعر الناس و اسخی الناس و افرس الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمّهم قال اما اشعر الناس فامرء القیس بن حجر و اما اسخی الناس فحاتم بن سعد یعنی اباہ و اما افرس الناس فعمرو بن معدیکرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس کما قلت یا عدی اما اشعر الناس فالخنساء بنت عمرو و اما اسخی الناس فمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نفسہ و اما افرس الناس فعلی بن ابی طالب (خزانۃ الادب) یعنے جب عدی بن حاتم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین شرفیاب ہوا اور باتین کرنے لگا کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگون مین ایک بڑا شاعر ہو اور ایک بڑا اسخی ہو اور ایک بڑا شہسوار گزرا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے نام بیان کرو وہ بولا کہ ہمارا اشعر الناس امرؤ القیس بن حجر ہے اور بڑا اسخی حاتم بن سعد میرا باپ ہے اور بڑا شہسوار عمرو بن معدیکرب ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیرکہ اسطرح نہین جیسا تو کہتا ہے بلکہ اشعر الناس خنساء بنت عمرو کی بیٹی ہے اور اسخی الناس محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور بڑا شہسوار علی بن ابی طالب ہے۔

قتیبہ لکھتا ہے کہ جب صفین کا جھگڑا بہت بڑھ گیا تو حضرت علی نے معاویہ کو اپنی مبارزت کیلئے طلب کیا تاکہ دونون مین سے ایک کے قتل کی وجہ سے مسلمان آرام پاجائین۔ عمرو بن عاص نے کہا فقد انصف علی۔ علی نے انصاف کیا ہے معاویہ نے کہا انا مرنی بمبارزۃ ابی الحسن وانت تعلم انہ الشجاع المطرق اراک طمعت فی امارۃ الشام بعدی یعنے تو مجھے ابوالحسن کے ساتھ مبارزت کرنے کیلئے کہتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ وہ نہ چوکنے والا بہادر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو میرے بعد شام کا امیر ہونا چاہتا ہے

عن ابن عباس وقد سالہ رجل اکان علی یباشر القتال بنفسہ یوم صفین فقال ما رأیت رجلا اطرح لنفسہ فی متلف من علی ولقد کنت اراہ یخرج حاسر الراس بیدہ عمامتہ وبیدہ السیف (ریاض النضرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کیا جناب امیر جنگ صفین مین بذات خود بھی لڑتے تھے ابن عباس کہنے لگے مینے انکی مانند کسیکو اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالتے ہوئے نہین دیکھا مین انکو دیکھا کرتا تھا کہ لڑائی مین ننگے سر نکلا کرتے تھے ایک ہاتھ مین عمامہ ہوا کرتا تھا اور ایک ہاتھ مین شمشیر۔

جناب امیر کی تلوار کے کاٹ کی نسبت صاحب حیوۃ الحیوان لقلادۃ الخواص سے لکھتا ہے وکانت ضربات علی ابکارا اذا اعتلا قد واذا اعترض قط یعنے جناب امیر کی ضربین ایک ہی ہی ہوا کاٹ ڈالنے والی تھین اگر سر پر پڑتی تھین تو نیچے تک اتر جاتی باقی نہ چھوڑتی تھین اور اگر کردن پر پڑتی تھین تو دو ٹکڑے کر دیتی تھین صاف

کاٹ جاتی نہین +

واقعہ شب ہجرت

کمال الدین بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین اور علامہ محمد بن یوسف گنجی الشافعی قدس اللہ سرہ کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ پہلا واقعہ کہ جس مین جناب علی علیہ السلام کی شجاعت کا ظہور ہوا ہے یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انصار مدینہ نے عقبہ اول اور دوم پر بیعت کی اور مسلمان مکہ والون کی ایذا سے مدینہ کو ہجرت کرنے لگے تو مکہ کے مشرکین نے خیال کیا کہ اب مسلمانون کے لیئے مدینہ دار ہجرت بنگیا ہے اور اکثر مسلمان اس شہر کیطرف چلے جاتے ہین۔ رؤساء قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے درپے ہوئے اور مجتمع ہوکر رائین لگانے لگے۔ شیطان شیخ نجدی کی صورت بنکر انکے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے تمہاری مشورت کا حال معلوم ہوا ہے مین بھی اسی ارادہ سے تمہارے پاس آیا ہون تم مجھ سے کوئی نیک صلاح مت چھپاؤ۔ قریش نے اسکو اپنے مجمع مین داخل کر لیا اور دار الندوہ مین جا بیٹھے عتبہ بن ربیعہ بولا میری رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گھر مین قید کرکے اسکا دروازہ بند کر دینا چاہیئے جس مین کوئی ایسا سوراخ رہے جس سے انکو کھانا پینا پہونچ سکے پھر ان کی وفات کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ شیخ نجدی نے کہا یہ رای درست نہین کیونکہ انکے کنبہ کو حمیت پیدا ہو جائیگی اور تم سے برسر پرخاش ہو جائینگے سب نے کہا یہ بڑھا سچ کہتا ہے۔ شیبہ بن ربیعہ نے کہا میری یہ رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے اونٹ پر جسے تمنے بیچ چھوڑ کر سرکش بنا لیا ہو سوار کرکے بیابان مین چھوڑ دو۔ پس وہ جنگلی بدون کے گروہ مین جا پڑینگے وہان انکی باتون مین بگڑ جائینگے امید ہے انکو قتل کر ڈالین گے پس انکا خون غیر لوگون کے ہاتھون ہی ہوگا اور تم بچ رہو گے۔ اس بڈھے شیطان نے کہا یہ بہت بری رای ہے۔ آیا تم ایسے آدمی پر اعتماد کر سکتے ہو جسنے کہ تمہاری قوم کے جاہلون اور نادانون کو بگاڑ رکھا ہے اور تم اسکو غیرون کی طرف دھکیلتے ہو تاکہ انکو بھی بگاڑ کر اپنا پیرو بنا لے حالانکہ تم اسکی شیرین بیانی اور تیز زبانی اور خوش لہجگی کو خوب جانتے ہو۔ واللہ اگر تمنے ایسا کیا تو وہ تمام لوگون کو جمع کرکے تم سے جنگ کریگا اور تمکو تمہارے شہر سے نکال دیگا اور تمہارے شرفا کو مار ڈالیگا۔ تمام کمیٹی نے اس بڈھے کی تصدیق کی۔ ابوجہل بولا مین تمہین ایک ایسی رای بتاتا ہون کہ اسکے سوا اور کوئی رای نہین۔ تم قبائل قریش کے ہر بطن مین سے ایک ایک نوجوان منتخب کر لو اور انکو تلوارین دیدو وہ مجتمع ہوکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی ضرب لگائین کہ ایک آدمی کی ضرب سمجھی جائے جب اسطرح تمنے انکو قتل کر لیا تو انکا خون تمام قبائل قریش مین متفرق ہو جائیگا۔ بنی ہاشم اپنے مین تمام قریش سے لڑنے کی طاقت نہ پاکر دیت کے لینے پر

راضی ہوجائینگے تجھے دیت دیدینا اور جو شخص نابزرگ نجدی نے کہا یہ رائے بہت ٹھیک ہے اور اسی مشورہ
مین اس نے سچ کہا ہے اور تم سب مین یہی کہری رائے والا ہے اسکی رائے سے تم نہ ہٹنا پس ابو جہل کی
رائے پر اتفاق کرکے سب اپنی اپنی جگہ گئے ادہر جبرئیل جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے
اور یہ خبر بیان کی اور کہا کہ آج شبکو آپ اپنے بستر پر نہ سوئین خدا تعالے نے آپکو یہان سے ہجرت کرنیکا حکم بھیجا
ہے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے مکر سے آگاہ ہوگئے تو آپنے حضرت علی کو اپنے بستر پر سونیکا حکم دیا اور فرمایا
ہماری ردائے حضرمی اوڑھ لو تمکو ہرگز کوئی امر مکروہ نہین پہونچیگا۔ پہر آپنے انکو وصیت کی کہ یہ لوگون کی
امانتین جو ہمارے پاس ہین ان لوگون کو سب کے سامنے دیدینا۔ یہ کہکر آپ گہر سے باہر برآمد ہوئے اور
مٹی کی ایک مٹھی بہر کے کفار کے سر پر ڈالی اللہ تعالی نے تمام کفار کی آنکھین بند کردین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انکے سامنے سے گذرتے ہوئے چلے گئے حضرت علی حضور کے بستر مبارک پر سورہے۔ تمام مشرک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری اور قتل کے لیے مجتمع تہے اور تمام رات حضرت علی پر پتہر پہینکتے تہے نہ آپ
مضطرب ہوتے اور نہ اٹہہ گئین۔ پہر کفار نے تمام گہر کا محاصرہ کرلیا اور تلوارین کہینچکر گہر مین گہس پڑے
اور انکو کہنے لگے آہا آپ علی ہین آپکے دوست کہان ہین آپ نے فرمایا مین نہین جانتا کفار گہر سے نکل
گئے۔ اور آپکے تفادمین ہے خدا تعالے نے حضرت علی کو کفار کے شر سے بچالیا۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے بعد تین دن اور رات مکہ مین رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امانتین ادا کین اسوقت
مکہ مین آپکے سوا کوئی مسلمان باقی نہین تہا پہر آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈتے ہوئے کلثوم
بن ہدم کے ساتہ مکہ سے باہر تشریف لیگئے۔ پس اگر اللہ تعالے نے آپکے دلکو قوت شجاعت اور استواری
اور ثبات نفس اور شہامت کے ساتہ مخصوص کیا ہوتا تو آپ ضرور ایسی ہولناک جگہہ مین مضطرب ہوجاتے
اگرچہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے آپ بستر نبوی پر سورہنے مین شر کے ہونیسے
بےخطر تہے۔ لیکن نفوس بشری باوجود یقینی ہونے عدم خوف کے جبکہ ڈرانیوالے امور انکی آنکہون
کے سامنے آجاتے ہین تو وہ انکو دیکہکر مضطرب ہوجاتے ہین چنانچہ جناب موسی علیہ السلام کو باوجود
حاصل ہونے درجہ نبوت کے و نیز خدا کے علم کی کہ یا موسی مت خوف کر جب خدا تعالی نے یہ حکم دیا
کہ اپنے عصا کو پہینکدے اور جناب موسی نے اپنا عصا پہینکدیا اور وہ سانپ بنگیا حضرت موسی
اسے دیکہکر خوف زدہ بہاگے اللہ تعالی نے فرمایا یا موسی مت ڈر اسکو پکڑ لے۔ ہم پہر اسکی پہلی
حالت کی طرف اسکو لوٹا دیتے ہین چونکہ جناب موسی اس حکم سے کسی طرح پر مخالفت نہین کرسکتے
تہے آپنے اپنی ردا کے کونے کو اپنے ہاتہ پر لپیٹ کر اسکو پکڑنا چاہا۔ پروردگار نے فرمایا یا موسی

نہین کیا ہوگیا ہے اگر ہم تمہاری ایذا کے لیے اسکو حکم دین تو کیا تمہارا اکبر اتمکو اسکے ایذا سے بچا سکتا ہے
جناب موسیٰ نے عرض کیا نہین بچا سکتا۔ مگر مین ضعیف ہون اور ضعف سے پیدا ہوا ہون پس نفوس بشری
کی طبیعت تو یہی ہے۔ اسی طرح سے جناب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا حال ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو
حکم دیا کہ تم اپنے لڑکے کو دریا مین پہینکدو اور غم و اندیشہ مت کرو ہم اسکو پہر تمہارے پاس پہونچا دینگے
جب انہون نے جناب موسیٰ کو دریا مین ڈالدیا بہ تقاضای نفس بشری انکے دل مین اضطراب پیدا ہوگیا
قریب تہا کہ یہ امر ظاہر ہوکر موجب فضیحت وہتک ہوتا خدا کی مہربانی نے انکو بچا لیا اور باوجود دلی اضطراب کے
بول نہ سکین اگر جناب علی کو اپنی مہربانی سے پروردگار نے وہکی قوت تارہ جسکا نام شجاعت ہے عطا نہ
فرمائی ہوتی تو وہ بہی باوجود اسکے کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تہا کہ تمکو ہرگز کوئی امر
مکروہ نہین پہونچیگا ایسے خوفناک مقام مین بہ تقاضای نفس بشریہ مضطرب ہوجاتے۔ کیونکہ اکیلا آدمی
کا دشمنون کی جماعت مین سونا جو اسکی گرفتاری اور اسکے قتل کے درپے ہون اور اسکے دین کے
معاند اور اسکی دشمنی کو ظاہر کرنے والے ہون۔ پہر وہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے
کے بعد تین دن اور راتین انہین دشمنون کے درمیان ٹہرا رہے اور پہر شہر مکہ کو نکلکر انکی زمینون
اور پہاڑون مین باوجود انکی کثرت اور اپنی تنہائی کے سیر کرتا رہے یہ تمام امور ایسے واضح دلائل
ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو جوہر شجاعت سے مخصوص کیا تہا ✦

ولیلة المبیت کانت لیلة الخمیس اول لیلة من شهر ربیع الاول سنة ثلث وعشر من المبعث
وعمره علی خمسة عشرین سنة (سیرة النبوة) لیلة المبیت یعنے جس رات مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بستر مبارک پر جناب مرتضیٰ سوئے اور انحضرت مکہ سے ہجرت فرما گئے جمعرات کی رات اور ربیع
الاول کی پہلی تاریخ تہی اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا تیرہواں برس تہا جناب علی کی
عمر اسوقت پچیس برس کے قریب تہی ✦

غزوہ بدر الکبریٰ مین جناب امیرؑ کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السئول مین اور علامہ بن یوسف الکنجی کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین کہ
ایک ان مواقع مین سے جنکی ثنا کی ہے جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مین ہجرت کے اثنا ہوئین منجملہ [?]
سترہوین رمضان کو جمعہ کے دن پیش آئی اسوقت جناب علی کی عمر ستائیس برس کی تہی [?]
جناب علی علیہ السلام اپنے حرف دل سے اور اپنی ثابت قدمی سے اس بدر کے منجد ہار مین غوطہ لگاتی [?]

بانہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الطبرانی) عبد اللہ بن حکیم الجہنی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں جناب ایزدی نے ہمکو علیؑ کے تین خطاب القا فرمائے کہ وہ مومنوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور جنکے منہ اور ہاتھ اور پاؤں سفید اور نورانی ہیں انکے پیشوا ہیں یعنی انکو بہشت کی طرف لیجانیوالے ہیں +

یعسوب المؤمنین

(۱) عن علیؑ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال علی یعسوب المؤمنین و المال یعسوب المنافقین (اخرجہ ابن عدی نقلت عن صواعق محرقہ) جناب امیر فرماتے ہیں کہ بالتحقیق جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی مومنوں کا بادشاہ ہے اور مال منافقوں کا بادشاہ ہے +

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من امن بی وھذا یعسوب المؤمنین (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کی نسبت ارشاد کرتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھہ پر ایمان لایا ہے اور یہ مومنوں کا سردار ہے +

صدیق الاکبر

عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا علی المنبر منبر البصرۃ یقول انا صدیق الاکبر (الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ لمحب الطبری) معاذہ عدویہ سے روایت ہے کہ منبر بصرہ کے منبر پر جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں صدیق اکبر ہوں +

(عن) ابی ذر الغفاریؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من امن بی و صدق وانت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم نقلت من الریاض النضرہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کو فرما رہے تھے تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے +

(۳) عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان ھذا اول من امن بی وھذا فاروق ھذہ الامۃ وھذا یعسوب المؤمنین وھذا من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا صدیق الاکبر (اخرجہ الطبری والدیلمی والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان) سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تحقیق یہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور یہ اس امت میں حق اور باطل کے درمیان فرق کرنیوالا ہے اور یہ مومنوں کا یعسوب یعنی امیر ہے اور یہ وہ ہے جو قیامت کے روز سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کریگا اور یہ صدیق اکبر ہے

(۴) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا صدیق الاکبر

تھے اور تلوار کی تیزی سے دشمنوں کی گردن قلم کرتے تھے اور جان سے سرکش لشکر فد سو نیز گرتے تھے جو کچھ کہ لوگوں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں لکھا ہے اور جسکو ابو محمد عبد الملک ہشام نے اپنی کتاب مسمّٰی بہ
سیرۃ النبوۃ میں نقل کیا ہے کہ مشرکین کے جنگ اور دن میں سے کہ جنکو جناب علی علیہ السلام نے مستقل بذاتہ
واحد یا کسی کی شرکت سے قتل کیا ہے اکیس نفر ہیں ان میں سے نو آدمیوں پر تمام ناقل اخبار متفق ہیں کہ
انکو جناب علیؑ نے تن تنہا قتل کیا ہے اور ان میں کسیکا اختلاف نہیں۔ اور ان میں سے چار نفر ایسے
ہیں جنکو آپنے دوسروں کی شرکت سے قتل کیا ہے۔ اور ان میں سے آٹھ آدمی ایسے ہیں جنکی نسبت
اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب امیر علیہ السلام نے قتل کیا ہے یا کسی اور نے۔ پس وہ اشخاص کہ جنکو جناب
علی نے مستقل بذات واحد بلا شارکت غیر قتل کیا ہے اور جن میں کہ علمای سیر کو بھی اختلاف نہیں
وہ یہ ہیں۔ ولید بن عتبہ بن ربیعہ معاویہ بن ابی سفیان کا ماموں جسکو جناب امیر علیہ السلام نے مبارزہ
میں قتل کیا یہ بڑا شجاع اور جری تھا۔ اور عاص بن سعید بن عاص بن امیہ اور عامر بن عبد اللہ اور
نوفل بن خویلد بن اسد یہ شخص قریش کے شیاطین میں سے مشہور تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سخت عداوت رکھتا تھا اور قریش اسکو ہر ایک امر میں مقدم جانتے تھے اور اپنا پیشوا اور
مجتہد سمجھتے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا تو یہی خدا سے دعا کی کہ اسکے شر سے
کفایت فرمادے جناب علی نے اسکو قتل کر دیا۔ اور مسعود بن مغیرہ اور ابو قیس بن الفاکہ۔ اور عبد اللہ بن
منذر بن ابی رفاعہ اور عاص بن منبہ بن الحجاج۔ اور حاجب ابن سائب اور وہ لوگ کہ جنکو جناب امیر
نے غیر کی مشارکت سے قتل کیا ہے وہ یہ ہیں حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب معاویہ کا بھائی اور عبیدہ
ابن الحارث اور ربیعہ اور عقیل بن الاسود بن المطلب اور وہ یہ آٹھ نفر جنکی نسبت ناقلین اخبار کا
اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب علی نے قتل کیا ہے یا کسی دوسرے نے وہ یہ ہیں طعیمہ بن عدی بن نوفل
وہ تمام گروہ اپنوں کا سردار تھا اور عمیر بن عثمان اور عمرو بن قیس اور حرملہ بن عمرو اور قیس ابن الولید ابن
المغیرہ اور ابو العاص بن قیس السہمی اور اوس الجمحی اور عقبہ بن ابی معیط اور معاویہ بن عامر یہ سب قریش کے نامدار
تھے جنکو جناب امیر نے بدر کے دن قتل کیا یہ بات ظاہر ہے اور تمام اہل مغازی اپنی کتابوں میں ناقل
ہیں کہ بدر کے دن ستر کافر مارے گئے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام رافع رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جب بدر گئے روز صبح کو لوگ اٹھے قریش صف باندھکر کھڑے ہو گئے ان سب سے آگے عتبہ
ابن ربیعہ اور اسکا بھائی شیبہ اور اسکا بیٹا ولید کھڑے ہوئے تب عتبہ نے پکار کر کہا یا محمد آپ ہمارے
قریش کے بھائیوں میں سے ہمارے مقابلے کے لیے آدمی بھیجیں انصار مدینہ میں سے کئی جوان انکی

مقابل نکلا عتبہ نے کہا تم کون ہو انہون نے اپنا حسب و نسب بیان کیا عتبہ بولا ہمکو تمہارے ساتھ لڑنے کی ضرورت نہین۔ ہمنے اپنے بھائی بندونکو طلب کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم اپنے اپنے مقام پر واپس چلے آؤ۔ پھر آواز دی۔ اے حمزہ اور اے علی اور اے عبیدہ تم کھڑے ہو جاؤ۔ اور راستی سچائی پر جسپر خدا تعالی نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے ان سے لڑو کیونکہ یہ لوگ اپنے باطل عقیدون پر آئی ہین تاکہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پھونکون سے بجھادین پس وہ اٹھے انکے سامنے صف باندھکر کھڑے ہوگئے انکے سر پر خود تھے کفار نے انکو دیکھا عتبہ نے کہا تم کون ہو اگر ہمارے بھائی بند ہو تو ہم تم سے لڑین حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا مین حمزہ بن عبد المطلب شیر خدا اور اسکے رسول کا شیر ہون عتبہ نے کہا آپ کفو کریم ہین جناب علی نے کہا مین علی بن ابیطالب ہون اور عبیدہ نے کہا مین عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب ہون عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا اے ولید اٹھ علی سے لڑ۔ آپ اسوقت تمام قوم سے چھوٹی عمر کے تھے پس دونون کی وار چلی ولید کا وار خالی گیا اور جناب علی علیہ السلام کی ضرب اسکے بائین ہاتھ پر پڑی وہ کٹ گیا پھر آپنے دوسری چوٹ ماری اور اسکو قتل کر کے پھینکدیا جناب علی سے روایت ہے جب آپ بدر کا اور ولید کے قتل کرنیکا ذکر بیان فرماتے تو اپنی حدیث مین یہی بیان فرماتے کہ اسکے ولید کے بائین ہاتھ کی انگوٹھی کی تابش میری نگاہ مین چمکی مینے اسکے ہاتھ کو کاٹ ڈالا اسکے کپڑون مین سے عطر کی خوشبو آتی تھی مینے سمجھا کہ اسکی شادی کی قریب ہی ہو چکی ہے۔ اور عتبہ جناب حمزہ سے لڑا جناب حمزہ نے اسکو قتل کر دیا۔ اور شیبہ جناب عبیدہ سے لڑا آپ کی عمر قوم مین سب سے بڑی تھی دونون کی باہم چوٹین چلین شیبہ کی تلوار آپ کی پنڈلی کو لگی اور کٹ گئی جناب علی اور حمزہ نے انکو چھڑالیا۔

سیرۃ النبوۃ مین لکھا ہے کہ موطن غزوہ بدر الکبری سترہ رمضان کو ہوا جناب علی کی عمر اسوقت ستائیس برس کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مبارزت کا حکم دیا ولید بن عتبہ آپسے لڑا یہ شخص بڑا شجاع اور جری تھا جناب علی نے اسکو قتل کیا اور بعد اسکے کفار آپ کو شمار سے تھے آپنے عاص بن سعید کو قتل کیا اور حنظلہ بن ابی سفیان آپکے مقابلہ مین نکلا آپنے اسکو بھی قتل کیا پھر عدی اور پھر نوفل بن خویلد کو قتل کیا یہ قریش کے شیطانون مین سے تھا بسبب سے آپ ایک کے بعد ایک کو قتل کرتے تھے یہانتک کہ آپنے نصف قتل کیے اور کل مقتول ستر تھے نصف اور مسلمانون نے قتل کیے

غزوۂ کدر مین جناب امیر کی شجاعت

قال ابن الاثیر فی تاریخہ کانت فی شوال سنۃ اثنتین بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتماع

بنی سلیم علی ماءٍ لہم یقال لہ الکدر فسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الی الکدر فلم یلق کیداً وکان
لواءہ مع علی وعاد ومعہ النعم والرعاء۔ ابن اثیر جزری کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ غزوہ کدر شوال سنہ
دو ہجری میں واقع ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی سلیم کی خبر لگی کہ وہ ایک کوئیں پہ کہ جسکو کدر
کہا جاتا تھا جمع ہو رہے ہیں آپ انکی طرف لشکر لے گئے کوئی تکلیف پیش نہ آئی۔ آپکا علم جناب علیؑ کے
ہاتھ میں تھا آپ اونٹ اور بکریاں غنیمت میں لیکر وہاں سے لوٹے۔

غزوہ احد میں جناب امیر کی شجاعت

ابو محمد عبد الملک بن ہشام سیرۃ النبوۃ میں لکھتے ہیں ان میں سے ایک غزوہ احد ہے جو ہجرت کے تیسرے برس
واقع ہوا ہے اس قصہ میں ملخص نقل یہ ہے کہ جب بدر کی روز اشراف قریش شکست کھا گئے اور ان میں سے
بعض قتل اور بعض قید ہوئے کہ وہ ان کو انکے اشراف اور رؤسا کے قتل ہونے کی وجہ سے سخت اندوہ
پیدا ہوا باہم مجتمع ہو کر مال کثیر صرف کیا اور کنانہ کے حبشیوں کی ایک جماعت اور وغیرہ لوگوں کو اپنی طرف
گرویدہ کر کے مدینہ کا قصد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے اور مسلمانوں کی بیخ کنی کی
درپے ہوئے اسکے بعد ابو سفیان بن حرب نے واپس آ کر لوگوں کو برانگیختہ کیا اور مدینہ منورہ کا قصد کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لائے صحابہ کی جماعت
میں سے ایک تہائی کے واپس ہو گئی اور آپ کی بیعت میں صرف سات سو مسلمان باقی رہ گئے۔ اس قصہ کا
ذکر اللہ تعالے نے سورہ آل عمران میں بھی کیا ہے۔

جبکہ لڑائی کی آگ بھڑک اٹھی اور جنگ کی چکی چلنے لگی مسلمان مضطرب ہو گئے اور جناب حمزہ نے ایک
جماعت کے ساتھ شربت شہادت نوش فرمایا۔ کفار کے جنگ آوروں سے بائیس آدمی مارے گئے اصحاب
مغازی نقل کرتے ہیں جناب علی نے ان میں سے سات آدمیوں کو قتل کیا اور وہ یہ ہیں طلحہ بن ابی طلحہ
بن عبد العزی۔ عبد اللہ بن جمیل بن عبد الدار۔ ابو الحکم بن الاخنس۔ سباع بن عبد العزی۔ ابو امیہ
بن المغیرہ۔ ان پانچ آدمیوں پر سبکا اتفاق ہے کہ جناب علیؑ ہی نے انکو قتل کیا ہے۔ اور ابو سعد طلحہ بن
ابو طلحہ۔ اور بنی عبد الدار کے غلام حبشی کے قتل میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ ابو سفیان اپنے ساتھیوں
کے ساتھ مکہ کو لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے اور اپنی شمشیر ذو الفقار کو جناب
فاطمہ علیہا السلام کو دیکر فرمایا بیٹی اس کے لہو دھو ڈالو اس نے آج مجھے سچا کیا ہے اور جناب علیؑ نے
بھی اپنی تلوار دیکر کہا اس کو لہو دھو ڈالو اس نے آج مجھے سچا کیا ہے۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ آپ

روز مین ہوا کا ایک جھونکا چلا اور جناب علیؑ نے ہاتف سے آواز سنی کہ لا سیف الا ذو الفقار و لا فتی الا علی یعنے ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں ✤

عن ابن عباس قال خرج طلحۃ بن ابی طلحۃ یوم احد وکان صاحب لواء المشرکین فقال یا اصحاب محمد تزعمون ان اللہ یعجلنا باسیافکم الی النار و یعجلکم باسیافنا الی الجنۃ فایکم یبرز الی فبرز الیہ علی وقال لہ واللہ لا افارقک حتی اعجلک بسیفی الی النار فاختلفا ضربتین فضربہ علی علی رجلیہ فقطعھا وسقط الی الارض فاراد علیؑ ان یجھز علیہ فقال انشدک اللہ والرحم یا ابن عم فانصرف عنہ الی موقفہ فقال المسلمون ھلا اجھزت علیہ فقال ناشدنی اللہ ولیس یعیش فمات من ساعتہ و بشر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسر و المسلمون بذلک قال محمد بن اسحاق وکان الفتح یوم احد بصبر علی علی عنائہ و ثباتہ و حسن بلائہ (کفایۃ الطالب للعلامہ ابن یوسف الکنجی الشافعی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن طلحہ بن ابی طلحہ مشرکون کا علم بردار فوج سے باہر نکلکر کہنے لگا اے اصحاب محمد تمہارا زعم ہے کہ ہم قریش کے لوگ تمہاری تلوار سے دوزخ مین گرائے جا رہے ہین اور تم مسلمان ہماری تلوار سے جنت مین پہنچائے جاؤ گے پس کون ہے تم مین سے کہ میرا مقابلہ کر سکے جناب علیؑ اسکے مقابلہ کے لئے نکلے اور اسکی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے مین جب تک کہ اپنی تلوار سے تجھے دوزخ مین نہ ڈالون تجھے نہیں چھوڑونگا۔ پس دونو کی مار چلی اور آپ نے اسکے پاؤن پر ایک ضرب لگائی کہ وہ زمین پر گر پڑا جناب علیؑ نے اسکو مار ڈالنے کا قصد کیا اس نے آپ کو خدا کی قسم دیکر کہا اے ابن عم آپ رحم کرین آپ اسے چھوڑ کر اپنی جگہ تشریف لائے مسلمانون نے کہا آپ نے اسکو کیون نہ مار ڈالا آپ نے فرمایا اس نے مجھے خدا کی قسم دی ہے تاہم وہ زندہ نہیں رہیگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے مرنے کی بشارت دی مسلمان خوش ہو گئے محمد بن اسحاق اپنی سیرۃ مین لکھتے ہین کہ احد کے روز جناب علیؑ کے رنج پر صبر کرنے اور آپکی ثبات نفس اور تکلیف کو اچھی طرح سے برداشت کرنے سے فتح حاصل ہوئی ✤

وروی الحافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی فی کتاب معالم العترۃ النبویۃ مرفوعا الی قیس بن سعد عن ابیہ انہ سمع علیا یقول اصابتنی یوم احد ست عشرۃ ضربۃ سقطت الی الارض فی اربع منھن فجاءنی رجل حسن الوجہ طیب الریح فاخذ بضبعی فاقامنی ثم قال اقبل علیھم فانک فی طاعۃ اللہ و رسولہ وھما عنک راضیان قال علی فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال یا علی اقر اللہ عینک ذاک جبرئیل (کفایۃ الطالب) حافظ محمد بن عبد العزیز جنابذی کتاب

معالم العترۃ النبویہ میں قیس بن سعد کی طرف مرفوع کر کے روایت کرتے ہیں انکے والد نے جناب علی کو فرماتے
ہوئے سنا ہو کہ احد کے دن سولہ زخم مجھکو ایسے لگے تھے کہ ان میں سے چار زخموں کے ساتھ میں زمین
پر گرنے کے قریب ہو گیا تھا ناگہان ایک خوبصورت خوشبو میں مہکتے ہوئے آدمی نے میرے پاس آ کر
میرا کندھا پکڑ لیا اور مجھ کو کھڑا کر دیا اور کہا پھر دشمنوں پر حملہ کر کہ تو خدا اور اسکے رسول کی اطاعت میں
ہے اور وہ دونوں تجھ سے راضی ہیں جناب علیؑ کہتے ہیں کہ مینے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیان کی آپنے فرمایا یا علی خدا تیری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کرے وہ جبرائیل تھے ۔

عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ و علی آبائہ السلام قال اصحاب اللواء یوم احد تسعۃ قتلھم
علی قال ابن الاثیر فلما قتلھم ابصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعۃ من المشرکین فقال لعلی
احمل علیھم فحمل ففرقھم وقتل فیھم ثم ابصر جماعۃ فقال لہ احمل علیھم وحمل وفرقھم وقتل
فیھم فقال جبریل ان ھذہ المواساۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ منی وانا منہ فقال
جبریل انا منکما قال فسمعوا صوتا لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (کامل التواریخ) جناب
امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ احد کے دن مشرکین کے نو علمدار تھے جنکو
جناب علیؑ نے قتل کیا ابن اثیر جزری کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ جب جناب علی نے انکو قتل کیا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی ایک جماعت کو دیکھا اور علیؑ سے فرمایا ان پر حملہ کرو آپ نے ان پر حملہ کر کے انکو
متفرق کر دیا پھر آپنے ایک اور جماعت کو دیکھا اور علی سے فرمایا ان پر بھی حملہ کرو آپنے ان پر بھی حملہ کیا اور قتل
کر کے انکو متفرق کر دیا جبریل علیہ السلام نے کہا جناب علیؑ کے لیئے قتل ہوتی چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا وہ میرا ہے میں اسکا ہوں جبریل علیہ السلام نے کہا میں تم دونوں کا ہوں ۔ اور ایک آواز
سنا گیا کہ ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر جوان نہیں ہے ۔

عن علی قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الخوارزمی) جناب
علیؑ سے منقول ہو کہ احد کے دن میرے ہاتھ کو ضرب آگئی علم میرے ہاتھ سے گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اسکے بائیں ہاتھ میں علم دیدو کہ وہ دنیا اور آخرت میں میرا علمدار ہے ۔

غزوہ خندق میں جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السؤل میں لکھتے ہیں کہ ان میں سے ایک غزوہ خندق ہے جسکو غزوہ

احزاب بھی کہتے ہین ہجرت کی پانچوین برس واقع ہوا اسکا قصہ یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قریش کے تمام قبائل مجتمع ہوئے ہین اور ابوسفیان انکا پیشرو ہے اور غطفان بھی ان سے اتفاق کیا ہے اور انکا سپہ سالار عیینہ بن حصین ہے اور یہ لوگ بنی نضیر کے یہودیون کے ساتھ متفق ہوکر مدینہ کے محاصرہ کا قصد رکھتے ہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی حفاظت کے واسطے خندق کھدوایا جب خندق سے فارغ ہوئے تو قریش کنانہ کے حبشیون اور اہل تہامہ کو ساتھ لیکر اور غطفان اہل نجد کی دس ہزار جمعیت کی ساتھ مسلمانون کے آگے اور پیچھے سے آئے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اس قصہ کا ذکر کیا ہے کہ جب قریش تمھارے آگے اور پیچھے سے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کے تین ہزار کی جماعت کے ساتھ مدینہ سے باہر تشریف لائے مشرکین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر یہودیون کے ساتھ موافقت کرکے مسلمانون پر سخت گیری شروع کی چنانچہ سورہ احزاب مین حقتعالی نے انکا مفصل ذکر کیا ہے ❀

مشرکین کو اپنی جمعیت اور یہودیون کے متفق ہوجانے کی وجہ سے مسلمانون کی بیخ کنی کا طمع پیدا ہوگیا ان مین سے قریش کے چند سوار آگے بڑھے جن مین انکا نامی شہسوار عمرو بن عبدود بھی تھا جو اکیلا ہزار سوار کی برابر گنا جاتا تھا اور عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا یہ گھوڑون کو بڑھا کر خندق پر اکٹھے ہوئے اور ایک تنگ گذرگاہ تلاش کرکے خندق سے گھوڑے کدائے اور انکے گھوڑے خندق کو اور مسلمانون کے درمیان اچھلنے اور کودنے لگے یہ دیکھکر جناب علی چند مسلمانون کے ساتھ خندق کے اس مقام کی طرف بڑھے جہان سے وہ خندق پھاند آئے تھے اور اس تنگ مقام کی ناکہ بندی کی عمرو بن عبدود لوٹ بٹا قریش نے اسکے واسطے ایک بہادری کی علامت مقرر کی ہوئی تھی جس سے اسکی قدر و منزلت اور شان و شوکت معلوم ہوسکتی تھی اسکا بیٹا حسل بھی اسکے ہمراہ تھا اور چند دوست بھی اسکے ساتھ تھے۔ عمرو ہل من مبارز کے نعرے لگانے لگا۔ جناب علی نے اسکے مقابلہ کا ارادہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بند کر بیٹھا دیا وہ پھر ہل من مبارز پکار پکار کر طعنہ زنی کرنے لگا کہ کہان ہے وہ تمھاری جنت جسکی نسبت تمھارا زعم ہے کہ جو شخص تم مین سے قتل ہوگا وہ اس مین داخل ہوجایگا۔ پھر کیون تم مین سے کوئی میرے مقابلہ پر نہین آتا جناب علی پھر آنحضرت کی خدمت مین آئے اور اسکی مبارزت کیلئے خواستگار ہوئے آنحضرت نے فرمایا یہ عمرو بن عبدود ہے جناب علی نے عرض کیا اگرچہ عمرو بن عبدود ہے مجھکو مقابلہ کیلیے اجازت دیجئے حضرت نے اپنی تلوار ذوالفقار انکو دی اور اپنے سر سے عمامہ اتارکر انکے سر پر باندھا اور فرمایا اسی شان سے چلے جاؤ جناب علی اسکے سامنے گئے وہ یہ رجز کہہ رہا تھا ؎ ولقد بححت من الندا ٭ بجمعکم ہل من مبارز ٭ ووقفت اذ جبن

الشجاع + بموقف البطل المناجز + وكذالك انی لم ازل + متسرعا نحو الهزاهز + ان الشجاعة فی الفتی + والجود من خیر الغرائز + (یعنی) بہ تحقیق میری آواز تم لوگون کو بلا مین مبارز پکارنے پکارتے تنگ گئی اور جبکہ بہادر نامردی کرتا تہا مین دلیرون کی صف مین کہڑا تہا۔ مین ہمیشہ اسیطرح لوگون کی طرف دوڑتا تہا۔ کیونکہ جوان مرد کے لیے شجاعت اور سخاوت بہت ہی اچہی طبیعت ہے۔ جناب علی نے اسکا جواب ارشاد کیا ۔ یا عمرو ویحك قد اتاك مجیب صوتك غیر عاجز + ذونیة وبصیرة + والحق منجی كل فائز + انی لارجو ان اقیم + علیك نائحة الجنائز + من ضربة تفنی ویبقی + ذکرها عند الهزاهز + یعنی اے عمرو تجہ پر افسوس ہے تیرے پاس آ رہا ہے جو تیرے پکارنے کے جواب دینے مین عاجز نہین۔ اور صاحب نیت اور بصیرت ہے اور سچ ہر ایک فیروزمند کو نجات دینے والا ہے مین بے شک امید رکہتا ہون کہ مین نوحہ کی عورتون کے مین تجہ پر برپا کرونگا۔ ایک ایسی ضرب سے کہ تو فنا ہو جایگا اور معرکون مین اسکا ذکر باقی رہیگا۔ عمرو بن عبدود نے کہا آپ کون ہین آپ نے فرمایا مین علی بن ابی طالب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عم اور داماد ہون عمرو نے کہا آپکا والد میرا دوست تہا مجہے برا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا نیزہ آپکو چہیٹ لیجائے۔ آپنے فرمایا ای عمرو بن عبدود اس بات کا ذکر چہوڑ۔ مینے سنا ہے کہ تو نے اپنے جی مین ٹہان رکہا ہے کہ اگر کوئی شخص میرے آگے تین باتین پیش کریگا۔ تو مین ان مین سے ایک کو ضرور قبول کرونگا۔ عمرو نے کہا آپ پیش کرین آپ نے فرمایا ایک یہ ہے کہ تو کلمہ پڑہ اور مسلمان ہو جا۔ وہ بولا مجہے اسکی حاجت نہین۔ آپنے فرمایا دوسری بات یہ ہے کہ تو یہان سے لوٹ جا اور اس لشکر کو بہی واپس لیجا عمرو نے کہا کیا قریش کی عورتین نہ کہینگی اور عرب گیتون مین نہ گائینگے کہ مین لڑائی کے لیئے یہان آیا اور بیچلے پاؤن لوٹ گیا۔ اور جسی قوم نے مجہے اپنا رئیس بنایا مینے اسکو رسوا کیا۔ جناب علی نے کہا تیسری بات یہ ہے کہ تو گہوڑے سے اتر کر مجہ سے جنگ کر۔ عمرو نے کہا مین نہین چاہتا کہ تجہ ایسے بزرگ کو قتل کرون۔ جناب علی نے فرمایا واللہ مین تجہکو قتل کرنا چاہتا ہون۔ عمرو جست مین آکر گہوڑے سے کود پڑا اور اسکی کونچین کاٹ دین اور جناب علی کیطرف لپکا دونون ایک ساعت تک باہم لڑتے رہے عمرو نے ایک چوٹ کی آپنے اسے سپر سے روکا سپر کاٹکر تلوار آپکے سر مین پیوستہ ہو گئی۔ جناب علی نے عمرو سے کہا تو عرب کا مشہور شہسوار ہے کیا تو لڑائی مین مجہے اکیلا کافی نہ تہا کہ تو مدد گار بلاتا ہے عمرو نے پیچہے پہر کر دیکہا آپنے اسکی دونو پنڈلیون پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ کٹ گئین اور غبار بلند ہو گیا جب کہل گیا تو لوگون نے دیکہا کہ آپ وہ اژدہی پر چڑہے ہوئے اسکی چہاتی پر سوار ہین اور اسکا سر کاٹ رہے ہین۔ ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے اسکے کندہے پر تلوار ماری اور اسکی

ایک طرف کا کندہا زمین پر گرا دیا آنحضرت اسکو اسی طرح سے مقتول چھوڑ کر اسکی بیٹی حسل پر لپکی اسکو بہی مار ڈالا
انکی گھوڑی بہاگ گئی عکرمہ بن ابی جہل نے یہ دیکھکر اپنا نیزہ پھینکدیا اور بہاگ گیا ان میں سے جس نے
بہاگنا تہا وہ بہی سکے ساتہ بہاگ نکلا جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
عمرو کی ضرب کی وجہ سے انکے سر میں سے خون بہتا تہا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل علی
لعمرو بن عبد ود افضل من عبادۃ الثقلین یعنے علی کا عمرو بن عبد ود کو قتل کرنا الجن والانس کی
عبادت سے افضل ہے۔

عن جابر بن عبد اللہ قال فما شبہت قتل علی عمروا الا بما قص اللہ تعالی من قصۃ داؤد
علیہ السلام وجالوت حیث قال عز وجل فھزموھم باذن اللہ وقتل داؤد جالوت جابر بن
عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کا عمرو کو قتل کرنا بالکل حضرت داؤد علیہ السلام اور جالوت کے قصہ سے
مشابہ ہے جسکا کہ ذکر خدا نے اسطرح پر کیا ہے کہ وہ خدا کے حکم سے بہاگ گئے اور داؤد نے جالوت کو مار ڈالا

عن عبد اللہ بن مسعود قال کان یقرء وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی وکان اللہ قویا
عزیزا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسطرح پر پڑہا کرتے تہے کہ لڑائی میں مومنون کے لیے اللہ
نے علی کی وجہ سے کفایت کی اور اللہ غالب مہربان ہے۔

عن ابی الحسن المدائنی قال لما قتل علی عمرو بن عبد ود نعی الی اختہ فقالت من ذا الذی
اجترء علیہ فقالوا علی بن ابی طالب فقالت کانت منیتہ علی ید کفو کریم ما سمعت بافخر
من ھذا یا بنی عامر فانشات بہ لو کان قاتل عمر غیر قاتلہ ✦ لکنت ابکی علیہ آخر الابد
لکن قاتلہ من لا یعاب بہ ۔ من کان یدعی قدیما بیضۃ البلد یعنے ابی الحسن مدائنی روایت
کرتے ہیں کہ جب جناب علی نے عمرو بن عبد ود کو مارا اور یہ خبر اسکی بہن کو ملی وہ پوچھنے لگی اوسپر
کسکا قابو چل گیا لوگون نے کہا علی بن ابی طالب کا کہنے لگے اسکی موت اپنے بزرگ بہائی بند
کے ہاتہ سے ہوئی ہے ۔ اے بنی عامر یعنے کوئی اس سے زیادہ صاحب فخر نہیں سنا اور اسکو
مرثیہ میں یہ شعر کہے سہ اگر عمرو کا قاتل اسکے اس قاتل کے سوا کوئی اور ہوتا ۔ تو میں ہمیشہ
اسپر رویا کرتی ۔ لیکن اسکا قاتل ایسا ہے کہ جس میں کوئی عیب نہیں اور وہ ہمیشہ سے شہر
کا سردار پکارا جاتا ہے ✦ قال فضل اللہ بن روزبہان فی کشف الغمہ روی الجمہور
ان علیا لما برز الی عمرو بن عبد ود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم برز الایمان کلہ الی
الکفر کلہ فضل اللہ بن روزبہان کشف الغمہ میں ناقل ہیں کہ جمہور اہل سنہ روایت کرتے ہیں

اور جب جناب امیر عمرو بن عبدود کے مقابلہ کے لیے نکلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پورا ایمان پورے کفر کے
مقابلہ کو نکلا ہے ✦

غزوہ خیبر میں جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

ایک غزوہ خیبر ہے جو سنہ سات ہجری میں پیش آیا۔ اسوقت جناب علی علیہ السلام کی عمر انتیس برس کی تھی۔ اس تمام قصہ کا خلاصہ
ابو محمد عبد الملک بن ہشام نے سیرۃ النبوۃ میں سلمہ بن الاکوع کیطرف مرفوع کرکے لکھا ہے وہ روایت کرتے ہیں
کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت میں خیبر کو چلے میرے چچا عامر صحابہ میں یہ رجز پڑھ رہے تھے
واللہ لولا اللہ ما اهتدينا ✦ ولا تصدقنا ولا صلينا ✦ ونحن عن فضلك ما استغنينا ✦ وثبت
الاقدام ان لاقينا ✦ وانزل من سكينة علينا ✦ یعنے اگر خدا ہمکو ہدایت نہ کرتا۔ نہ ہم صدقہ دیتے نہ
ہم نماز پڑھتے۔ ہم تیرے فضل سے مدد چاہتے ہیں۔ پس جبکہ ہم دشمنوں کے سامنے جائیں۔ تو تو ہمارے
قدم ثابت رکھیو اور ہم پر سکون اور تسلی نازل فرمائیو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے عرض
کیا گیا یہ عامر ہے آپنے فرمایا اے عامر اللہ تجھے مغفرت کرے۔ آپ خصوصیت سے جسکی نسبت دعا فرماتے وہ
ضرور شہید ہوجاتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر حضور ہمکو بھی عامر کے ساتھ اس دعا میں
مستفید کرتے تو کیا اچھا ہوتا۔ جب ہم خیبر میں پہونچ گئے مرحب یہودیوں کا سردار قلعہ سے باہر نکلکر اپنی
تلوار ہلا ہلا کر یہ رجز پڑھ رہا تھا ✦ قد علمت خیبر انی مرحب ✦ شاکی السلاح بطل مجرب ✦ تمام خیبر جانتا ہے
کہ میں مرحب ہوں۔ آلات حرب میں شوکت والا ہوں دلیر ہوں تجربہ کار ہوں۔ عامر رضی اللہ عنہ اسکے مقابلہ
کے لیے میدان میں نکلے اور رجز کہنے لگے ✦ قد علمت خیبر انی عامر ✦ شاکی السلاح بطل مغامر ✦
تمام خیبر جانتا ہے میں عامر ہوں۔ آلات حرب میں شوکت والا ہوں دلیر ہوں بے اندیشہ ہوں پس
عامر اور مرحب میں مار ہونے لگی مرحب کی تلوار عامر کے گھوڑے کو لگی وہ اچھلا کر عامر کو گرادیا۔ انکو اپنی تلوار لگ
گئی جس سے رگ ہفت اندام کٹ گئی۔ اسی میں انکی جان گئی۔ بعض صحابی کہنے لگے عامر کا عمل باطل
ہوگیا ہے کیونکہ اپنے ہاتھ سے مارے گئے میں آنحضرت کے حضور میں روتا ہوا آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا
عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے آپنے فرمایا کون کہتا ہے مینے کہا حضور کے بعض صحابی کہتے ہیں آپنے فرمایا
انکے لیے دو دو حصہ شہادت کا اجر ہے۔ پھر حضرت نے مجھے جناب علی بن ابیطالب کے بلانیکے لیے بھیجا
انکی آنکھیں دکھتی تھیں میں انکو لیکر آیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم یہ علم آج ایک ایسے آدمی
کو دینگے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں

حضرتؑ نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں کو لگایا۔ وہ اچھی ہوگئی آپ نے علم انکو دیا۔ مرحب قلعہ سے باہر نکلا۔ اپنی
بڑائی ہانکنے لگا ؎ قد علمت خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب ۔ اذا اللیوث اقبلت تلھب
واحجمت عن صولۃ المجحب ۔ قلت حمای لا یقرب ۔ اطعن احیانا وحینا اضرب ۔ ان غلب الدھر
فانی اغلب ۔ والقرن عندی بالدما مخضب یعنے تمام خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں۔ آلات حرب میں
شوکت رکھنے والا ہوں دلیر ہوں تجربہ کار ہوں۔ جبکہ معرکہ میں شیر دہاڑتے ہیں۔ آگ کے شعلے بھڑکاتے ہیں
مرحب کے حملے سے ہٹ جاتے ہیں کہ بادشاہ کا حاجب[1] ہے۔ ظاہر ہوگیا کہ میرے خوف سے کوئی نزدیک نہیں آتا
کبھی میں نیزہ مارتا ہوں اور کبھی تلوار۔ اگر تمام زمانہ مغلوب بھی ہوجائے تو بھی میں غالب ہوں میرے
سامنے حریف خون میں لتھڑا ہوا ہے جناب علیؑ نے اسکے مقابل میں یہ رجز بیان فرمائے ؎ انا الذی
سمتنی امی حیدرہ + ضرغام اجام ولیث قسورہ ۔ عبل الذراعین شدید القصرہ + کلیث غابات
کریہ المنظرہ + اکیلکم بالسیف کیل السندرہ + اضربکم ضربا یبین الفقرہ + واترک القرن
بقاع جزرہ + اضرب بالسیف رقاب الکفرہ + ضرب غلام ماجد حزورہ ۔ من یترک الحق یقوم
صغرہ + اقتل منکم سبعۃ او عشرہ + فکلھم اھل فسوق فجرہ + میں وہ ہوں کہ میری ماں
نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔ بہادری کے بیشہ کا درندہ شیر ہوں۔ قوی بازو اور سخت گردن والا
جیسے کہ ڈراونی صورت والا جنگل کا شیر۔ میں تلوار کے بڑے پیمانے سے تمہیں ناپوں گا۔ میں تمہیں
ایک ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کا ایک ایک مہرہ جدا ہوجائیگا۔ میں نیزہ کو سخت زمین میں
گاڑتا ہوں۔ میں تلوار سے کافروں کی گردن مارتا ہوں۔ بزرگ قوم کے [illegible] ہوئے نوجوان
کی ضرب ہے۔ اسکے لیے جو حق کو چھوڑ رکھے اور ذلت پر شیر تا ہے میں ان میں سات یا دس آدمیوں کو
قتل کرونگا جو سب فاسق و فاجر ہیں۔ پھر جناب علیؑ نے ایک وار کیا اور مرحب کا سر کٹکر گر پڑا۔ اور خدا
نے انکے ہاتھ سے فتح عطا کی +

دوسری روایت میں ہے کہ جناب علیؑ علم لیسکے دوڑتے ہوئے رزمگاہ کو تشریف لے گئے میں انکی خبر معلوم کرنے
کو انکے پیچھے ہولیا۔ آپنے قلعہ کے نیچے پتھریلی زمین میں علم گاڑ دیا۔ قلعہ سے ایک یہودی نے کہا آپ کون
ہیں آپنے فرمایا میں علی بن ابی طالب ہوں یہودی نے کہا تم بلندی پا جاؤ گے جو موسی علیہ السلام پر
جھوٹ بات نازل نہیں ہوئی۔ جب تک کہ قلعہ فتح نہ ہوا آپ وہاں سے واپس نہ ہوئے۔ جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ ناقل ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیؑ کو علم دیکر روانہ کیا تو ہم بھی انکے ساتھ ہولئے جب آپ قلعہ کے پاس پہونچے قلعہ والے نکلکر آپکے سامنے آئے

[1] حاجب ہوتا تھا میں بادشاہ کے دربار کا نقیب ہوا کرتا تھا۔

لا یقولہا ذالک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص والحاکم فی المستدرک وحافظ ابو زید عثمان ابن ابی شیبۃ فی سننہ وابن عاصم فی السنۃ وحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جناب امیر فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں یہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا میں نے سات برس سب سے پہلے نماز پڑھی ہے +

(٥) عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرۃ انا الصدیق الاکبر امنت قبل ان یؤمن ابوبکر واسلمت قبل ان یسلم ابوبکر (نقلہ ابن قتیبۃ فی المعارف) معاذۃ العدویہ کہتی ہیں میں نے بصرہ کے منبر پر جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں صدیق اکبر ہوں قبل اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لاتے میں ایمان لایا ہوں اور ابوبکر کے اسلام لانے سے پہلے اسلام لایا ہوں +

(٦) عن ابن عباس وابی لیلیٰ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مؤمن الیاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل مؤمن ال فرعون الذی قال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالب وہو افضلہم (اخرجہ البخاری عن ابن عباس واحمد عن ابی لیلیٰ) ابن عباس اور ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صدیق تین ہیں سے اول حبیب النجار الیاسین (یعنے جناب عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین) پر ایمان لانیوالے جنہوں نے کہا تھا اے میری قوم کے لوگو نبیوں کی متابعت کرو۔ اور فرعون کے گروہ سے ایمان لانیوالے حزقیل جس نے یہ کہا تھا۔ اے لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا پالنے والا خدا ہے۔ اور علی بن ابیطالب کہ ان سے افضل ہے +

(٧) عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم قال علی یا رسول اللہ ہل نقدر علی ان نزورک فی الجنۃ قال یا علی ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امتہ فنزلت ہذہ الایۃ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ تعالیٰ قد انزل بیان ما سئلت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت صدیق الاکبر (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں جسکا ترجمہ یہ ہے جن لوگوں نے خدا اور خدا کے رسول کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ انکے ساتھ ہیں جن پر خدا نے اپنی نعمت اتاری ہے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آیا ہم حضور کو جنت میں بھی دیکھ سکینگے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا رہا ہے جو اسپر سب سے پہلے اسلام لاتا رہا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ ان

لڑنے لگے ایک یہودی نے انکو چوٹ ماری آپنے ہاتھ سے سپر پھینکدی اور قلعہ کے دروازہ کو اٹھا کر سپر بنا لیا
اور لڑتے رہے جبتک کہ خدانے انکو فتحدی پھر آپنے اسکو پھینکدیا ہم سات آدمی جن مین آٹھوان مین
بھی شریک تھا اس دروازے کو لوٹنے لگے ہمنے نہایت زور مارا لیکن وہ ہم سے نہ لوٹ سکا۔ بریدہ اسلمی
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خیبر کے دن ابوبکرنے علم اٹھایا مگر فتح نہ ہوا اور دوسرے دن حضرت عمرنے علم لیا مگر فتح نہوا پھر آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم یہ علم ایسے آدمی کو دینگے کہ جب تک خدا اسکو فتح نہ دیگا وہ نہین
لوٹیگا جب حضرت صبح کی نماز پڑھ چکے تو علم طلب کیا اور جناب علی کو بلایا انکی آنکھین دکھتی تھین پھر
حضرت نے علم انکے سپرد کیا۔ انہون خیبر کو فتح کیا۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ جب جناب علیؑ
قلعہ قموص کے قریب گئے تو خدا کے دشمن یہود انپر تیر اور پتھر پھینکنے لگے آپنے انپر حملہ کیا یہانتک کہ آپ دروازہ
کے نزدیک پہونچ گئے آپکا پاؤن پھسل گیا۔ وہان سے آپ غضبناک ہوکر دروازہ کی دہلیز کیطرف اترے اسکو
اکھاڑکر چالیس گز پس پشت ڈالدیا غرضکہ خیبر کو انکے ہاتھ پر فتح کردیا عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتا ہے کہ
مجھے اس سے تو تعجب نہین ہوا کہ خدانے انکے ہاتھ سے خیبر کو فتح کیا بلکہ انکے قلعہ کا دروازہ اکھاڑنے اور
چالیس گز پس پشت پھینکدینے سے تعجب ہوا۔ اور چالیس آدمیون نے اسکے اٹھانے مین طاقت آزمائی کی
لیکن وہ نہ اٹھا سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپنے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ اسمین چالیس فرشتے انکے مددگار تھے
قال علی بن برهان الدین الحلبی الشافعی فی سیرته الحلبیة یروی ان علیا ضرب مرحبا فتترس فوقع السیف علی الترس فقده وشق
المغفر والحجر الذی تحته والعمامتین وفلق هامته حتی اخذ السیف فی الاضراس علی بن برہان الحلبی الشافعی سیرۃ الحلبیہ مین لکھتے
ہین کہ جناب امیر نے جب مرحب کے تلوار لگائی اسنے سپر پر لی تلوار سپر کو چیرتی ہوئی مغفر پر پہونچی اور مغفر کو پھاڑکر اس پتھر کی ٹوپیا کو کاٹ
ڈالا جو اس مغفر کے نیچے تھی پھر اسکی دستار کو اور سر کو کاٹتی ہوئی دانتون مین پہونچ گئی ٭

واقعہ جمل مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ جناب امیر کی بیعت مہاجرین و انصار نے اسوقت کی جبکہ پانچ دن تک مدینہ
مین مصر کے باغی جناب عثمان کو قتل کرکے غوغا برپا کر رکھا تھا۔ ابو بشیر عمرو بن حرب العکلی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب بیعت
کے لیے جناب امیر کی خدمت مین آتے جاتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ لوگون کا امام کو بغیر چارہ نہین آپ ہاتھ پھیلائیے فرماتے تھے کہ
مجھے تمہاری ضرورت نہین جسکو چاہو منتخب کرو مین راضی ہون لوگون نے کہا اگر ہم سوا آپکے کسیکو نہین چاہتے اور نہ ہم آپسے زیادہ اس
بات کے لیے کسیکو حقدار جانتے ہین۔ آپنے فرمایا اگر ایسی ہی ضرورت ہے تو میری بیعت خفیہ طور سے نہین ہوسکتی بعض کہتے ہین کہ آگے تو
نہین ایک جگہ مین ہوئی تھی بعض کہتے ہین کہ نبی کے منبر کو خوب تین گھنٹہ گھیر رہی تھی۔ آپ مسجد مین تشریف لیگئے لوگ بیعت کرنے
لگے سب سے اول طلحہ بن عبید اللہ نے بیعت کی انکا ہاتھ جو لڑائی مین شل ہوچکا تھا حبیب بن ذویب نے کہا انا للہ وانا الیہ

الیسا جیسون پہلی ہی ٹوٹے ہوئے ہاتہ نے بیعت کی پہر یہ بیعت پوری ہوتے ہوئے نظر نہین آتی۔ پہر انکے
پیچہے زبیر بن العوام نے بیعت کی پہر حضرت عثمان کے چند رشتہ دارون کے سوا سب مہاجر اور انصار آپکی
بیعت سے مشرف ہوئے اور جن لوگون نے آپکی بیعت نہین کی انکے نام یہ ہین۔ محمد بن بشیر بن النعمان
۔ رافع بن خدیج ۔ فضالہ بن عبید۔ کعب بن عجرہ ۔ صہیب بن حنان ۔ اسامہ بن زید۔ آپکی بیعت ہجرت کے
پینتیسوین ۳۵ برس پانچوین ذی الحجہ کو جمعہ کے دن واقع ہوئے۔ نعمان بن بشیر جناب عثمان بن عفان کا
خون بہرا کرتہ جس مین کہ انکی بی بی نائلہ کی ترشی ہوئی اونگلیان لگی تہین۔ جو حضرت عثمان رض کے
قتل کے وقت انکی بی بی نے اپنے ہاتہ کو بڑہا کر قاتل کی شمشیر کو انسے روکنا چاہا تہا اور کٹ گئی تہین
اپنے ساتہ لیکر شام کو معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور طلحہ و زبیر بہی بیعت سے چار مہینے کے بعد مکہ معظمہ مین
چلے گئے۔ جناب علی نے تمام شہرون مین عامل بہیجے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے عمال کو واپس بلا
بہیجا اور معاویہ کے بلانیکے لیے اس مضمون کا خط لکہا۔ یہ خط امیر المومنین علی کیطرف سے معاویہ کیطرف ہے
کہ اگرچہ عثمان صاحب قرابت اور حقدار تہے مین بہی ذو قرابت اور صاحب حق ہون۔ خدا تعالی نے
مہاجرین اور انصار کی مشورت سے لوگون کی حکومت میرے گلے مین ڈالی ہے دوسرے لوگون نے بہی
انہین کی رائے کی پیروی کی ہے جو کچہ کہ انکو بہلا معلوم ہوا اوسپر انہون نے عمل کیا اور جس بات سے انکو کراہت
معلوم ہوئی اسکو چہوڑ دیا تم بہت جلدی میرے پاس چلے آؤ مینے تمام عاملون کیطرف لکہہ بہیجا ہے کہ
میرا عہد انکے ساتہ ہرگز نہین ہے جو بات کہ میرے گلے پڑی ہے مین بہی انکے گلے مین ہی ڈالنا چاہتا
ہون اور اس سے مین اپنے دین اور امانت کو خریدنا چاہتا ہون۔ مجہے اس سے ہرگز چارہ نہین۔ تم
میرا خط دیکہتے ہی اپنے چند شریف دوستون کے ساتہ میرے پاس چلے آؤ جس وقت آپ اس خط کو
لکہکر فارغ ہوئے مغیرہ بن شعبہ آپکی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے یا امیر المومنین یہ خط کیسا
ہے۔ آپنے فرمایا مینے معاویہ کو لکہا ہے اور انکو اپنے پاس بلایا ہے۔ قاصد کے ہاتہ بہیجنا چاہتا
ہون مغیرہ نے کہا یا امیر المومنین اگر آپ قبول فرماوین تو مین آپ سے ایک نصیحت کرنا چاہتا ہون
آپنے فرمایا بیان کرو۔ مغیرہ نے عرض کیا معاویہ کے سوا ایسی کوئی چیز نہین سکتا۔ اسکے قبضہ مین
شام کا ملک ہے۔ اور وہ حضرت عثمان رض کا ابن عم اور انکا عامل ہے۔ آپ دوست اس سے کسی ایسے
عہد کی بابت کہلا بہیجین کہ وہ آپکی اطاعت کرے۔ جب آپکے پاؤن خوب جم جائین پہر جناب
کی رائے ہو سو کرین۔ جناب امیر نے فرمایا مجہے اس بات سے خدا تعالے کا حکم روکتا ہے۔ کہ تو گمراہ کرنے
والون کو اپنا دوست مت بنا۔ خدا کی قسم ہے پروردگار مجہکو ہرگز مددگار بنتا ہوا نہین دیکہے گا۔

بلکہ جس امر پر کہ میں ہوں اسی کیطرف میں اسکو کھینچوں گا اگر اس نے مان لیا بہتر ہے ورنہ خدا کے پاس میرا اور اسکا
انصاف ہو جائیگا۔ مغیرہ آپکے پاس سے اٹھا اور کہنے لگا آج آپ ٹھہرے رہیں اور کل تک صبر کریں میں کل
آپکے پاس آؤنگا پھر دیکھا جائیگا کہ کیا کرنا چاہیے دوسرے دن مغیرہ نے کہا کہ یا امیرالمومنین کل جو کچھ کہ مینے
عرض کیا تھا سو کیا تھا مگر آپ نے اسے نہیں مانا تھا جب میں رات کو سونے کے لیے لیٹا تو خیال کیا کہ آپ ہی
کی راے ٹھیک ہے آپنے جو کچھ کہ لکھا ہے معاویہ کیطرف بھیجدیں اگر وہ آپکے پاس چلا آئے تو بہتر ورنہ آپ اسکو معزول
کردیں کیونکہ یہ بات شوکت کے مناسب ہے آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالی میں ایسا ہی کرونگا یہ کہکر مغیرہ آپکے
پاس سے چلا گیا ابن عباس کہتے ہیں جب لوگ بیعت کر چکے میں جناب امیر کیخدمت میں گیا دیکھا مغیرہ خلوت میں
جناب امیر علیہ السلام باتیں کر رہا ہے جب وہ چلا گیا مینے جناب امیر سے عرض کیا مغیرہ آپ سے کیا کہتا تھا۔
آپ نے فرمایا مغیرہ کل میرے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ حضرت عثمان کے عمال معاویہ اور عمرو بن عاص کو عہدے
سے معزول نکریں جب تک کہ لوگوں کی شورش فرو ہو جاوے پھر ان میں سے جسے چاہیں آپ معزول کریں مینے
اس سے انکار کیا اور یہ کہا کہ میں دین میں ہرگز سستی نہیں کر سکتا۔ پھر کہنے لگا کہ آپ جسکو چاہیں معزول
کریں لیکن معاویہ کو مقرر رہنے دیں کیونکہ شام کے لوگ اسکے مطیع ہیں اور اسکے کہنے پر عمل کرتے ہیں
اور حسب جہات ہیں اور اسکے قائم رکھنے میں آپکے لیے قوی حجت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
اپنے عہد خلافت میں اسکو حاکم شام بنایا ہے۔ مینے کہا خدا کی قسم ہے وہ لوگ دو دن بھی اسکی مدد نہیں
کرینگے مغیرہ میرے پاس سے اٹھکر چلا گیا مجھے معلوم تھا کہ وہ اپنے دل میں ضرور یہ خیال کرتا ہے کہ میری راے
ٹھیک نہیں ہے۔ اب پھر لوٹ کر آیا تھا اور کہتا تھا مینے پہلی مرتبہ آپکو جو یہ مشورہ دیا تھا۔ آپنے میری راے سے
مخالفت کی تھی مینے یہ خیال کیا کہ جناب کی راے میں آیا ہے آپ وہی کرینگے اب میں بھی آپ کی راے کے
ساتھ اتفاق کرتا ہوں آپ جسکو چاہیں معزول کریں اور جسکو چاہیں متولی بنائیں۔ اللہ تعالی آپکے لیے
کفایت کرنیوالا ہے۔ یہ امر شوکت کے مناسب ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ مینے جناب امیر سے عرض کیا مغیرہ
نے پہلی مرتبہ آپسے بطور نصیحت کہا تھا۔ دوسری مرتبہ دھوکا دیا ہے۔ آپنے فرمایا پہلے مرتبہ اسنے مجھے کیونکر
نصیحت کی تھی مینے عرض کیا۔ معاویہ اور اسکے دوست صاحب دنیا ہیں جب آپ انکو انکے عمل پر قائم رہنے
دینگے تو وہ آپکے حال کے متعرض نہیں ہونگے اور جبکہ آپ انکو معزول کرینگے تو وہ یہ کہیں گے کہ جناب امیر نے
پہلے خلیفہ کو قتل کرکے خلافت کو بغیر حق کے لے لیا ہے اور شام کے لوگوں کو آپ کی طرف سے بگاڑ دینگے اسکے
سوا میں طلحہ اور زبیر سے بھی مطمئن نہیں کہ وہ بھی آپسے بگڑے ہوئے ہیں میرا مشورہ بھی یہی ہے کہ آپ
معاویہ کو معزول نکریں جبتک وہ بیعت کرے تو آپ اسکو اسکی جگہ سے اکھاڑ سکتے ہیں۔ جناب امیر نے فرمایا

مین تلوار کے سوا اور کسی چیز سے اسے جواب نہین دونگا مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ بہادر آدمی ہین لیکن
لڑائی مین آپ کی رای ٹھیک نہین آپنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا ہی کہ لڑائی فریب کی ہی
آپ نے فرمایا سچ ہے مینے کہا اگر آپ میرا کہنا مانین تو مین انکے کرنے کے بعد ان سے آپکی حسب منشا ایسا
معاملہ کرونگا کہ وہ پیچھے پھر کر نہ دیکھ سکین گے اور آپ پر بھی کوئی الزام عاید نہ ہوگا۔ آپنے فرمایا ای ابن
عباس مین تیرے اور معاویہ کے بھروسہ پر نہین۔ پھر مینے عرض کیا اچھا آپ میری دوسری بات مانین
اور دروازہ بند کرکے اپنے گھر مین بیٹھ رہین۔ عرب کے تمام لوگ دوڑ دھوپ کرینگے آپکے سوا کسی کو
خلافت کا حقدار نہین پائین گے آپ ان لوگون سے لڑائی نکرین ورنہ حضرت عثمان کا خون آپکے سر منڈھین
گے۔ آپنے انکار کیا اور فرمایا تم میرا خط لیکر شام کو چلے جاؤ مین تمکو وہان کا حاکم کرتا ہون۔ ابن عباس
نے کہا میرے نزدیک یہ رای ٹھیک نہین۔ معاویہ بنی امیہ مین سے ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ابن عم
اور عامل ہے۔ مین ہرگز اسسے مطمئن نہین۔ وہ عثمان کے بدلے میری گردن ماردیگا۔ اور اگر اس سے زیادہ
میرے حق مین احسان کریگا تو مجھے قید کریگا اور آپ کی قرابت کی وجہ سے ضرور مجھ پر تشدد کرے گا
جبکہ اس نے مجھ پر ہاتھ ڈالا تو گویا آپ پر ہاتھ ڈالا آپ اپنے خط کو کسی دوسرے کے ہاتھ اسکے پاس
بھیجدین اور اسے پیمان بلائین۔ دیکھیے وہ کیا جواب دیتا ہے جناب امیر علیہ السلام نے سبرة الجہنی کو
خط دیکر معاویہ کے پاس بھیجا۔ جب اسنے معاویہ کو خط دیا تو معاویہ نے پڑھکر تین مہینے تک کوئی اسکا جواب
نہ دیا۔ جب حضرت عثمان کی شہادت کو پورے تین مہینے کا عرصہ گذر چکا تو ماہ صفر کے آخری دنون مین
معاویہ نے بنی عبس کا ایک آدمی بلایا اور اسکو ایک سادہ خط دیکر کہا۔ کہ تو مدینہ مین دن کو داخل ہوجیو
اور لوگون کے سامنے جناب امیر کو یہ طومار دیدیجیو اسنے مدینہ مین پہونچکر جناب امیر کو طومار دیدیا۔
آپنے جب اسکو کھولا تو بالکل سادہ پایا آپنے اس سے فرمایا تیرے پیچھے شام کے باشندون کا کیا حال
ہے قاصد نے عرض کیا یا امیر المومنین اگر آپ مجھے امان عطا فرمائین تو مین عرض کرسکتا ہون
آپنے فرمایا قاصد کبھی قتل نہین کیا جاتا وہ کہنے لگا مین اپنے پیچھے ایک ایسی قوم کو چھوڑ آیا ہون جو
یہ کہتے تھے کہ ہم قصاص کے بغیر کسی طرح سے راضی نہین ہونگے مینے ساٹھ ہزار آدمی کو حضرت عثمان کی
کرتے کے نیچے روتے ہوئے چھوڑا ہے اور وہ قمیص دمشق کی مسجد کے منبر پر رکھا ہوا ہے اس مین حضرت
عثمان کی بیوی نائلہ کی انگلیان بھی لگی ہوئی ہین جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ مجھ سے عثمان کے
خون کے طلبگار ہین عثمان کے قاتلون کو خدا خراب کرے۔ خدا جس امر کا ارادہ کرتا ہے اسکو اسکی
حد تک پہونچاتا ہے عبسی نے کہا مجھے امان ہے۔ آپنے فرمایا جلد جا تجھے امان ہے سو وہ وہان سے اٹھکر

چلا گیا۔ لوگ باہم گفتگو کرنے لگے اسکے جتے ڈر کہتے کہ قاصد کو کسی نے نہیں کر لیا کیا مناسب تھا۔ واللہ اگر امیر المومنین
اسکو امان نہ عطا فرماتے ہم اسکو ضرور قتل کر ڈالتے۔ پھر جناب امیر علیہ السلام نے اہل شام کے ساتھ لڑائی کا سامان
کیا۔ اور محمد بن حنفیہ کو علم دیا۔ اور عبداللہ بن عباسؓ کو میمنہ کی فوج اور عمرو بن سلمہ کو میسرہ اور ابو لیلے عامر
ابن الجراح کو لشکر کا مقدمہ سپرد کیا۔ قثم بن عباسؓ کو اپنے پیچھے مدینہ کا حاکم بنایا اور عراق میں جناب عثمان
کے حاکم قیس بن سعد کو اور کوفہ میں ابو موسی اشعری کو خط بھیجا کہ اہل شام کی لڑائی پر لوگوں کو آمادہ کریں
اہل مدینہ سے فرمایا خدا تعالی کی محبت کے پورا کرنے میں تمہارے امیر کو ہر طرح سے عصمت حاصل ہے تم اسکی
اطاعت کرو اور اپنے دلکو غم اور غصہ میں نہ ڈالو اور اس سے سرکشی نہ بچاؤ شاید پروردگار تمہاری پریشانی
کو جمعیت سے بدل دے اور اس خرابی کے عوض اگر اس قوم نے تمہارے حق میں سوچ رکھی ہے تمہیں نیکی پہنچائے
جناب امیر علیہ السلام لشکر کو شام کیطرف بھیجا نیکا تہیہ فرما رہے تھے کہ طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ
کے برخلاف ہو جانیکی خبر ملی اور معلوم ہوا کہ وہ بصرہ کیطرف جانا چاہتے ہیں۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ جب طلحہ
اور زبیر مدینہ سے مکہ میں چلے آئے جناب ام المومنین حضرت عائشہ نے جو ایام حج کیوجہ سے مکہ میں فروکش
تھیں انسے پوچھا کہ مدینہ طیبہ میں کیا ہو رہا ہے۔ دونوں صاحبوں نے عرض کیا ہم دونوں لوگوں کے غوغا
کی وجہ سے مدینہ سے بھاگ آئے ہیں وہاں کے لوگ نہ حق کو پہچانتے ہیں اور نہ باطل سے پرہیز کرتے ہیں۔
اور نہ ایسے امور سے آپ نے انکو باز رکھتے ہیں۔ ام المومنین نے کہا اس غوغا کے فرو کرنے کے لیے ہمکو چڑھائی
کرنا چاہیے۔ طلحہ اور زبیر نے کہا یہ ہم سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا ہم بھی شام کو چلے جائیں اور معاویہ سے جا
ملیں۔ ابو عامر انہیں دنوں میں جناب عثمان کے قتل کے بعد بصرہ سے مکہ میں آیا ہوا تھا۔ کہنے لگا تمکو
شام میں جانیکی ضرورت نہیں وہاں معاویہ کافی ہے۔ تمکو بصرہ میں جانا چاہیے۔ مجھے وہاں رسوخ حاصل
ہے اور بصرہ کے لوگ طلحہ کیطرف گرویدہ ہیں۔ اور ہم میں طلحہ لائق بھی ہیں۔ بصرہ کیطرف جانیکے لیے سب
کی رائے قرار پائی جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی انکے ساتھ جانیکو آمادہ ہوئیں عبداللہ
بن عمر کو بھی ہمراہی کے لیے کہا گیا مگر انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ میں مدینہ والوں کے ساتھ ہوں جو کچھ
وہ کرینگے میں بھی وہی کرونگا۔ اسلیے وہ مکہ میں ٹھیرے رہے۔ جناب ام المومنین حفصہؓ نے بھی انکے ساتھ
چلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن انکے بھائی عبداللہ بن عمر نے انکو روک لیا۔ یعلے بن منبہ نے جو یمن میں حضرت عثمان
کا عامل تھا اور انکے قتل کے بعد مکہ میں آیا ہوا تھا ایکہزار درہم اور سات سو اونٹ انکے پاس بھیجدیے
اور مکہ میں منادی کرادی کہ ام المومنین عائشہؓ و طلحہ اور زبیر بصرہ کو جانیوالے ہیں جو شخص دین کی
عزت کے لیے لڑنا اور حضرت عثمان کے خون کا بدلا لینا چاہتا ہے اور اسکے پاس سامان اور سواری نہو

وہ ہمارے پاس آ جائے۔ چھ سو شتر سوار اور ایک ہزار پیادہ باشندگان مکہ اور مدینہ کے انکے ساتھ ہولئے
انکے سوا اور بھی لوگ انکے ہمراہ ہو گئے جنکی تعداد تین ہزار کے قریب پہنچ گئی۔ یعلے بن منبہ نے جناب
ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی سواری کو ایک اونٹ دیا جسکا نام عسکر تھا۔ دو سو دینار کے بدلے اس
کو خریدا تھا اس اونٹ کی نسبت بعض یہ روایت کرتے ہیں کہ عرینہ کے ایک آدمی کے پاس تھا۔ وہ بیان
کرتا ہے کہ میں ایک روز اس اونٹ پر سوار تھا کہ مجھے والیٔ ابن الحباب ملا۔ اور کہنے لگا۔ تو اپنے اونٹ
کو بیچے گا۔ میں نے کہا ہاں میں بیچتا ہوں۔ اس نے قیمت پوچھی میں نے ہزار درہم بتائی اس نے کہا تو دیوانہ
تو نہیں میں نے کہا کیوں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اسپر سوار ہو کر کسی کے پیچھے نہیں ہوتا
کہ میں نے اسے نہ پالیا ہو۔ اور میرا کسی نے ... پیچھا نہیں کیا کہ میں اس سے گم نہ ہو گیا ہوں۔ اس نے کہا
تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہم یہ اونٹ کس کے لیے مانگتے ہیں۔ ہم اسے جناب ام المؤمنین کی سواری کے واسطے
مانگتے ہیں۔ تو میں نے کہا تم بلا قیمت لیلو۔ وہ کہنے لگا نہیں بلکہ تو میرے ساتھ ایک آدمی کے پاس چل
وہ تجھے ایک ناقہ اور درہم دیدیگا۔ میں اسکے ساتھ گیا۔ انہوں نے مجھے چھ سو درہم اور ایک اونٹنی اسکے
عوض عطا کی۔ ام الفضل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی عبد اللہ بن عباس کی والدہ ماجدہ نے جہینہ
کے بدوؤں میں سے ایک آدمی کو اجرت دیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں اس خبر کے پہونچانیکو بھیجا
کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا و طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ بصرہ کی طرف گئی ہیں۔ پھر جناب ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے مکہ سے بر آمد ہو کر منزل
کیطرف کوچ کیا۔ جب نماز کا وقت آیا مروان بن الحکم اذان کہکر طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اسوقت ان دونو
کے بیٹے انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگا تم دونوں میں سے میں کس ایک کو امیر ہونیکا سلام
کہوں اور نماز کا اذن کس سے لوں عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باپ کو اور محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے
باپ کو یہ بات جناب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہونچی انہوں نے مروان کو کہلا بھیجا کیا تو ہماری بات کو
بگاڑنا چاہتا ہے۔ عبد الرحمن بن عتاب نماز پڑہائیں۔ معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ اگر مروان ظفر یاب
ہو جاتا تو ضرور ہم آپس میں لڑ مرتے۔ نہ زبیر طلحہ کو اور نہ طلحہ زبیر کو چھوڑنے والا تھا جناب ام المؤمنین رضی اللہ عنہا
کے ساتھ اور امہات المؤمنین بھی انکے وداع کرنے کے واسطے مکہ سے ذات عرق تک نکلی تھیں
اسلام کیحالت پر رونے لگیں اور انکے ساتھ تمام لوگ رونے لگے۔ اس دن سے زیادہ کوئی رونے
کا دن نہیں دیکھا گیا اسلیئے اسکا نام یوم النحیب رکھا گیا۔ پھر وہ لوگ بصرہ کو نکلے اور جناب امیر علیہ
السلام اپنے لشکر لیکر ربیع الاول سنہ چھتیس ہجری کی آخری تاریخوں میں شام کے قصد سے مدینہ
سے باہر نکلے۔ آپ ابھی روانہ نہ ہوئے تھے کہ ام الفضل کے قاصد نے پہونچکر خبر دی کہ طلحہ و زبیر اور ام

المومنین عائشہ بگڑ کر مکہ سے بصرہ کو چلی گئی ہین۔ جب آپکو یہ خبر ملی اکابر اہل مدینہ کو بلا کر آپ نے انکے سامنے
خطبہ پڑہا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد بیان فرمایا کہ کسی بات کا انجام بخیر نہین ہوتا جب تک کہ خدا اسکی درستی
نکرے بس تم خدا کی مدد کرو خدا تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے سب کام اچہے کر دیگا۔ جناب علیؑ نے یہ
فرما کر شام کیطرف سے اعراض فرمایا اور بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تا کہ طلحہ و زبیر کے بصرہ مین پہونچنے سے
پہلے رستے مین انکو جا لین اور انکو واپس کر لائین یا ان سے جنگ کرین۔ جب آپ ربذہ مین پہونچے تو آپ
کو خبر ملی کہ وہ بصرہ کی میدان سے بڑہ گئے ہین۔ علقمہ بن وقاص اللیثی کہتا ہے کہ جب اہل بصرہ طلحہ اور زبیر
سے بیعت کر چکے تو مین طلحہ سے ملا کرتا مین انسے علیحدہ ملنا اچہا سمجہتا تہا دیکہا کہ اکثر وہ اپنی داڑہی کو پکڑی
ہوئے خلوت مین متفکر بیٹہے رہتے ہین مینے انسے کہا یا ابا محمد مین آپکو ہمیشہ خلوت مین شگفتہ پایا کرتا
تہا اب دیکہتا ہون کہ آپ اپنی داڑہی کو پکڑے ہوئے متفکر بیٹہے رہتے ہین اگر کوئی بری بات تمہارے
پیش آئی ہے تو کوئی نیک امر اختیار کرو۔ مجہ سے کہنے لگے کہ حضرت عثمان کے حق مین مجہ سے خطا ہو چکی ہے
جسکی توبہ مین سوا اسکے نہین جانتا کہ انکے خون کے طلب مین میرا خون بہایا جائے۔ مینے کہا آپ اپنے بیٹے
محمد کو واپس بہیجدین انکی زمین ہے اور عیال بہی ہے اگر آپ پر کوئی حادثہ وارد ہو تو وہ آپکی جائداد کی اور
اور عیال کی خبر گیری کر سکے کہنے لگے شاید وہ تیری بات مان لے۔ مینے محمد کے پاس جا کر کہا کہ اگر کوئی
حادثہ تیرے باپ پر نازل ہو اور تو زندہ رہے تو تو اسکی زمین اور عیال کی خبر گیری کر سکتا ہے اس نے کہا مین اپنے
باپ سے سواے اوسی کے لیئے طلب نہین کر سکتا۔ روایت ہے کہ طلحہ ان دنون مین کہا کرتے تہے کہ ہم قبل سے
اکثر اس فتنہ کے باتین کیا کرتے تہے انکے دوستون مین سے کسی نے کہا آپ اسکا نام فتنہ رکہتے ہین اور
خود اس مین پڑتے بہی ہین۔ کہنے لگے تجہ پر سخت افسوس ہے کبہی ہم مشتبہ بہی ہوئے ہین اور کبہی نہین
بہی ہوئے مگر کبہی ایسا واقعہ پیش نہین آیا کہ مینے اس مین اپنے قدم دہرنے کی جگہ کو معلوم کر لیا ہو
مگر مین اس معاملہ مین نہین جانتا کہ مقبل ہون یا مدبر۔ شہاب ابن طارق کہتا ہے کہ جناب امیر جنگ جمل کے
لیئے تشریف لائے اور ربذہ مین فروکش ہوئے آپکے لشکر مین میرا ایک رفیق تہا مین اسکے ملنے کے لیئے گیا اور
جناب امیر علیہ السلام کی تشریف آوری کی وجہ پوچہی اس نے بیان کیا کہ طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین
عائشہ حضرت علی سے برخلاف ہو کر بصرہ کیطرف چلی گئی ہین اور وہ مقابلے پر آمادہ ہین۔ مینے اپنے جی مین
کہا۔ اگر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریین اور جناب ام المومنینؓ کے ساتھ جنگ کرون تو
یہ ایک امر گران معلوم ہوتا ہے اور اگر جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرون تو یہ بہی مشکل ہے کیونکہ
وہ سب مسلمانون سے اول ہین۔ اسی تامل مین تہا کہ مین اپنے دوست کے پاس سے لشکر جناب امیرؑ کے خدمت مین گیا

اور سلام عرض کیا۔ آپنے سلام کا جواب ارشاد فرمایا میں آپکے پاس بیٹھ گیا۔ آپنے میری جانب متوجہ
ہو کر ان لوگوں کا تمام تذکرہ بیان فرمایا جب آپ اس قصہ کو بیان کر چکے تو آپنے نماز کا حکم دیا اور ہمارے
ساتھ ظہر کی نماز ادا کی پھر لوٹ کر بیٹھ گئے جناب حسن علیہ السلام اٹھکر انکے سامنے جا بیٹھے اور کہہ کر کہنے
لگے میں نے آپ سے عرض کیا تھا مگر آپنے نہ مانا میں نے پھر عرض کیا تھا۔ اب دیکھیے کہ آپ کل کیسے تنگ موقع
میں پڑینگے اور کوئی آپ کا مددگار نہ ہوگا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا کہو تو سہی کیا بات ہے تم ہمیشہ لڑکیوں کی
طرح سے روتے ہو مینے کیا ایسی بات کہی تھی کہ جسکی نسبت تمہارا زعم ہے کہ میں نے اسے نہیں مانا جناب امام
حسنؑ نے عرض کیا جسوقت لوگوں نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کو گھیر لیا تھا تو میں نے عرض کیا تھا
کہ آپ یہاں سے کسی سمت کو چل دیں۔ جب یہ لوگ جناب عثمان کو قتل کرینگے تو ضرور آپ کو ڈھونڈینگے
اور آپکی بیعت کرینگے۔ لیکن آپنے نہ کیا۔ پھر جب حضرت عثمان شہید ہو گئے اور لوگ آپ سے بیعت
کرنے کو آئے میں نے عرض کیا کہ جب تک آپکے پاس تمام عرب کے قاصد نہ آجائیں آپ بیعت نہ لیں۔ پھر
جب طلحہ و زبیر بیعت کر کے آئے تو میں نے کہا کہ آپ انکا کہنا نہ مانیں اگر تمام امت اجماع کرے تو آپ
بیعت قبول کریں اور اگر اختلاف واقع ہو تو آپ قضای الٰہی پر راضی رہیں۔ جناب امیر علیہ السلام
نے کہا واللہ میں کفتار نہیں بننا چاہتا کہ جب آدمی اسکے بھٹ میں گھستا ہے تو اسکو حیران کر کے اسکی
پاؤں میں رسے ڈالتا ہے اور زبان زبان پکار کر اسکی نسیں کاٹ دیتا ہے تیرا باپ تو مدبر کو مقبل سے
اور عاصی کو مطیع اور مخالف کو فرمان پذیر سے لڑاتا ہے پھر خدا جو چاہے سو کرے پھر جناب امیرؑ نے ربذہ
میں طلحہ و زبیر کیطرف خط لکھا۔ کہ اے طلحہ اور اے زبیر تم بخوبی جانتے ہو۔ کہ جب تک لوگوں نے
میری بیعت کا ارادہ نہیں کیا میں نے بھی انکا قصد نہیں کیا۔ تم دونوں نے کسی کے رعب سے دبکر بیعت
نہیں کی اے زبیر تو تو شہسوار قریش ہے اور اے طلحہ تو تو شیخ المہاجرین ہے۔ قبل اسکے کہ تم اس
بات میں پڑتے اسکا چھوڑ دینا تمہارے لیے زیبا تھا۔ عثمانؓ کے بیٹے موجود ہیں وہ عثمانؓ کے ولی ہیں
اور انکے خون کا مطالبہ کر سکتے ہیں تم دونوں مہاجرین میں سے ہو مگر اپنی ماں کو گھر سے باہر
کھینچ لائے ہو جسے خدا نے مہارے گھر سے میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اور تمہارے لیے کافی
ہے والسلام۔ اور جناب ام المومنین عائشہؓ کو یہ خط علیحدہ لکھا کہ آپ کو اپنے گھر سے ایسے امر
کی طلب کیلیے باہر نکلنا زیبا تھا۔ جو آپ کی شان کے مناسب ہوتا۔ اسپر آپکا یہ زعم ہے کہ صلح
بین الناس میں آپ کی اور کوئی مراد نہیں۔ بھلا آپ یہ تو بیان کریں کہ عورتوں کو لشکر کی
سپہ سالاری سے کیا سروکار ہے۔ آپ اپنے زعم میں جناب عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کرتی ہیں

عثمان بنی امیہ مین سے تھے آپ بنی تمیم مین سے ہین جسنے کہ آپ کو اس امر کے لیئے گھر سے باہر نکالا ہے اور اسپر
برانگیختہ کیا ہے وہ ایک بھاری گناہ کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ خدا سے ڈرین اور اپنے گھر کو لوٹ جائین
اور ستر کا لحاظ کہین۔ پھر جناب امیر علیہ السلام نے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر کو اہل کوفہ کیطرف خط
دیکر روانہ کیا اور اس مین لکھا کہ مینے تمکو سب شہرون کے باشندون مین سے انتخاب کیا ہے اور جو امر
کہ اسوقت حادث ہوا ہے اسکے لیے مینے تمہاری طرف توجہ کی ہے پس تم خدا کے دین کے اعوان اور
انصار ہو۔ اور ہمارے ساتھ آمادہ ہو جاؤ۔ شاید کہ اس امت مین پھر اصلاح عود کر آئے اور ہم لوگ
ایک دوسرے کے بھائی بنجائین تو دونون محمد کوفہ کیطرف روانہ ہوئے۔ اور جناب امیر لوگون مین خطبہ پڑھنے
کیلئے کھڑے ہوئے اور ارشاد کیا کہ پروردگار نے اسلام کی وجہ سے ہمین عزت دی ہے اور ہمارا قدر بلند
کیا ہے اور ذلت اور باہمی نفرت اور عداوت کے بعد اسی کی وجہ سے ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔ پس
جب تک کہ خدا نے چاہا لوگ اسپر چلتے رہے اسلام انکا دین اور حق انکا مذہب اور قرآن انکا پیشوا رہا
یہانتک کہ یہ مین ان لوگون کے ہاتھ مین آپھنسا جنکو کہ شیطان نے پھسلایا ہے اور وہ ضرور اس
امت کو پھسلانیوالا ہے جسطرح سے اس امت سے پہلی امتون مین پھوٹ پڑی ہے اس امت مین
بھی ضرور پڑیگی۔ ہونیوالے شر سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین (اسکو دوبارہ کہکر) فرمایا ہونیوالی بات ضرور
ہوکر رہیگی اور عنقریب یہ امت تہتر فرقون مین بٹ جائیگی جن میں سے ایک کے سوا سب جہنمی ہونگے پس
تم اپنے دین کی تکریم کرو اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنا شعار بناؤ۔ اور انہین کی سنت کا
اتباع کرو۔ اور جو مشکل کہ پیش آئے تمکو اس مین قرآن کیطرف رجوع کرو۔ جو کچھ کہ قرآن جتلائے اسے
مانو اور جس سے انکار کرے اسے چھوڑ دو اور اسپر خوش رہو کہ اللہ تمہارا رب اور اسلام تمہارا دین اور
محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے نبی ہین اور قرآن کے رہنما اور پیشوا ہونے پر راضی رہو۔ پھر آپ
ربذہ سے ذی قار کی طرف روانہ ہوئے اور دونو محمد کوفہ مین پہنچ گئے ابوموسی کو خط دیا انھون نے
سب کے سامنے پڑھا اور کچھ جواب نہ دیا۔ رات کو ذوی الحجی کے لوگ اکٹھے ہوکر ابوموسے کے پاس
گئے اور پوچھا کہ روانہ ہونے کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے ابوموسی نے کہا آج تو نہین ہین کل
اپنی رائے بیان کرونگا۔ دوسرے روز ابوموسی نے منبر پر چڑھکر بیان کیا کہ دو امر ہین ایک آخرت
کے واسطے گھر مین بیٹھے رہنا۔ اور دوسرا دنیا کے واسطے گھر سے باہر نکلنا جو ان دونون مین آسان
سمجھو اسے اختیار کرو پس لوگون مین سے ان دونون محمدون کے ساتھ کوئی چلنے کے لیئے
.. آمادہ نہ ہوا۔ اور وہ دونون غصہ مین آکر ابوموسی سے سخت و سست کہنے لگے ابوموسی نے کہا

کہ ابھی تک عثمان کی بیعت میری اور تمہارے آقا کے گلے میں پڑی ہوئی ہے اگر لڑائی سے چارہ نہیں تو جب
تک کہ عثمان کے قاتلوں سے جہاں کہیں کہ ہوں فراغت حاصل نہ ہو جائے۔ کوئی نہیں لڑ سکتا۔ دونوں محمد و اشتر
سے جناب امیرؑ کی خدمت میں واپس چلے آئے اور ساری خبر بیان کی۔ آپنے اشتر سے فرمایا تو ہماری طرف
سے ابو موسیٰ کے پاس جا اور اسکی بات پر اعتراض وارد کر تیری رائے کے سوا ابو موسیٰ کوفہ کے عمل پر نہیں رہ
سکتا جناب حسن کو بھی اپنے ساتھ لیجا اور اس فساد کی اصلاح کر جناب حسن اور اشتر ایسے وقت میں کوفہ میں
پہونچے کہ اسوقت لوگ مسجد میں جمع تھے اور ابو موسیٰ انہیں خطبہ سنا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے
لوگو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہی لوگ ہیں جو شرفیاب صحبت ہوئے ہیں پس وہی لوگ ان
لوگوں سے کہ جنکو شرف صحبت حاصل نہیں ہوا خدا اور رسول کا زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ تم کو نصیحت
کرنا ہمارا فرض ہے یہ فتنہ سخت ہے۔ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب ایک فتنہ
پیدا ہونیوالا ہے کہ بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنیوالا سوار سے بہتر ہوگا
خدا تعالی نے ہمکو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور ہمارا خون اور مال یکدوسرے پر حرام کیا ہے
جناب حسن علیہ السلام نے کھڑے ہو کر ابو موسیٰ سے فرمایا اے بوڑھے تیری ماں مرے ہمارے عمل سے علیحدہ
ہو جا۔ ابو موسیٰ نے عرض کیا آپ آج کی شب مجھے مہلت دیں۔ جناب حسن علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر
خطبہ ارشاد کیا اے لوگو۔ تم اپنے امیر کی دعوت مانو اور اپنی بھائیوں کیطرف دوڑو۔ امیر المومنین
فرماتے ہیں میں ان دو راہوں میں سے ایک راہ پر نکلا ہوں یا ظالم ہوں یا مظلوم اگر مظلوم ہوں تو جو شخص میری مدد کریگا خدا
تعالی اسکی مدد کریگا۔ اور اگر ظالم ہوں تو مجھے پکڑ لیگا۔ خدا کی قسم ہے طلحہ و زبیر وہ ہیں جنہوں نے
سب سے پہلے مجھ سے بیعت کی ہے اور وہی سب سے پہلے لڑائی کے لیے نکلے ہیں آیا مینے کسی کے مال
میں ہاتھ ڈالا ہے یا خدا کے کسی حکم کو بدلا ہے۔ پس تم جلدی کرو۔ اور اچھی بات کو مانو۔ اور بری بات
سے بچو۔ عمار بن یاسر نے بھی یہی گفتگو کی۔ امام بخاری جامع صحیح میں ابی مریم عبداللہ بن زیاد سے روایت
کرتے ہیں کہ جب طلحہ و زبیر اور ام المومنین عائشہ بصرہ کیطرف چلی گئیں جناب امیرؑ نے عمار بن یاسر اور
اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام کو کوفہ میں ہمارے پاس بھیجا جناب حسنؑ نے منبر پر چڑھکر اور عمار بن یاسر
نے منبر کے نیچے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بصرہ کو چلی گئی ہیں۔ خدا
کی قسم ہے وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں خدا نے اسوقت تمکو امتحان
میں ڈالا ہے کہ تم علیؑ کی اطاعت کرتے ہو یا ام المومنینؓ کی اور ہر اشتر ہر ایک قبیلہ اور جماعت کو دعوت
کرنے لگے۔ لوگ بھی انکی دعوت کو بہ رغبت قبول کرنے لگے۔ ہند بن عمر نے کھڑے ہو کر اپنی قوم سے کہا امیر المومنین

لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر خدا نے اپنی نعمت نازل کی ہے یعنی نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہونگے اور یہ لوگ انکے اچھے رفیق ہونگے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلایا اور فرمایا یا علی خدا تعالیٰ نے تیرے سوال کا بیان نازل فرمایا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے کیونکہ تو سب سے پہلے مجھ پر اسلام لایا ہے اور تصدیق اکبر ہے

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی القیمۃ غیرنا اربعۃ فقام رجل من الانصار فقال فداک ابی وامی من ھم یا رسول اللہ قال انا علی البراق واخی صالح علی ناقۃ اللہ التی عقرت وعمی حمزۃ علی ناقتی العضباء واخی علی علی ناقۃ من نوق الجنۃ بیدہ لواء الحمد ینادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقول الآدمیون ما ھذا الا ملکا مقربا او نبیا مرسلا او حامل العرش فیجیبھم ملک من بطنان العرش یا معشر الآدمیین لیس ھذا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا ولا حامل عرش ھذا الصدیق الاکبر علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابو جعفر العقیلی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ قیامت میں ہم چار شخصوں کے سوا کوئی شخص سوار نہ ہوگا انصار میں سے ایک شخص نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں وہ چار شخص کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ میں براق پر سوار ہونگا اور میرے بھائی صالح نبی اس ناقۃ اللہ پر سوار ہوگا جسکے پاؤں کاٹے گئے تھے اور میرے چچا حمزہ ناقہ عضباء پر سوار ہونگے اور میرا بھائی علی جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہوگا اور انکے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارتا ہوگا تمام آدمی کہیں گے یہ کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے عرش کے اندر سے ایک فرشتہ جواب دیگا کہ اے لوگو نہ یہ مقرب فرشتہ ہے اور نہ نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے۔

فاروق اعظم

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت الصدیق الاکبر وانت الفاروق الاعظم الذی یفرق بین الحق والباطل (الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الطبری) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جناب امیر سے فرماتے تھے کہ تم صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہو کہ تم حق اور باطل میں فرق کرو گے۔

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من آمن بی وھذا اول من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا الصدیق الاکبر وھذا فاروق الاعظم یفرق بین الحق والباطل وھذا یعسوب المؤمنین والمال یعسوب المنافقین (اخرجہ الدیلمی والطبرانی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کی نسبت فرماتے تھے یہ وہ شخص ہے جو مجھ پر سب سے پہلے ایمان لایا ہے اور یہ وہ ہے کہ سب سے پہلے قیامت کے روز مجھ سے ملیگا اور یہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور مومنوں کا

نے ہمکو بلایا ہے اور اپنے فرزند ارجمند کو بھیجا ہے۔ ہمکو انکی بات پذیرا کرنی چاہیئے۔ اور انکے حکم کو
ماننا چاہیئے اور اپنی رائے سے مدد دینا چاہیئے تم انکے ساتھ جلد چلو۔ حجر بن عدی نے کہا اے لوگو امیرالمومنین
کی دعوت کو قبول کرو تم سبکدوش ہو یا زیر بار جس حالت مین ہو دوڑ کر چلو۔ تم سب مین سے اول مین روانگی کا
فرمان پذیر ہون جناب حسن نے فرمایا اب ہم روانہ ہوتے ہین جو شخص خشکی کے رستہ سے آنا چاہتا ہو وہ ہمارے ساتھ چلے
ورنہ دریا کی راہ سے ہمارے پاس پہونچ جائے نو ہزار آدمی خشکی کے رستے سے انکے ہمراہ ہو لیئے اور دو ہزار
نہ سو ذی قار مین دریا کی رستہ سے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین پہونچے آپنے عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہ جیسے بزرگوار صاحبون کے ساتھ انکی ملاقات کی اور آؤ بھگت کرکے فرمایا۔ اے کوفہ والو
تم نے عجم کے بادشاہون کو قتل کیا ہے اور انکے جتھے کو توڑ پھوڑ کر انکی میراث چھین لی ہے۔ ہم نے تم کو
اسلیئے بلایا ہے کہ تم ہمارے اور ہمارے اہل بصرہ کے بھائی بندون کے درمیان گواہ بنے رہو۔ اگر وہ لوٹ
جائین تو یہی ہماری مراد ہے۔ اور اگر وہ ہٹ کرینگے تو ہم ان سے مدارا پیش آئینگے یہانتک کہ وہ ہمپر
ظلم شروع کرین۔ ہم کوئی رفع فساد کے واسطے اصلاح کی بات انپر صرف کرنے سے باقی نہین چھوڑ دینگا
پھر آپنے قعقاع رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اہل بصرہ کے پاس جانیکا حکمدیا۔ قعقاع آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ کرام مین سے تھے ان سے جناب امیر نے فرمایا تم جاکر طلحہ و زبیر کو خدا سے ڈراؤ اور ان دونون
کو الفت اور جماعت کیطرف دعوت کرو اور فرقت اور مباینت کی برائی جتلاؤ۔ تمہارے جیسا آدمی خود
جانتا ہے کہ ایسے معاملات مین کیا کرنا چاہیئے۔ قعقاع بصرہ مین پہونچے اور اول جناب ام المومنین کیخدمت
مین گئے اور سلام کے بعد عرض کیا اے مادر مہربان اس شہر مین آپکی تشریف آوری کا کیا باعث ہے
جناب ام المومنین نے فرمایا۔ میرے بیٹے میرا آنا صرف لوگون مین اصلاح قائم کرنے کے لیے ہوا ہے قعقاع
نے کہا آپ طلحہ و زبیر کو میرے پاس بلا دین تاکہ مین آپکے مواجہ مین ان سے گفتگو کرون جناب ام المومنین نے
انکو بلا بھیجا جب وہ خدمت مین حاضر ہوئے قعقاع نے ان سے کہا مینے جناب ام المومنین سے تشریف آوری
کا باعث پوچھا تھا۔ آپنے فرمایا کہ میرا آنا صرف لوگون مین اصلاح پیدا کرنے کے لیے ہوا ہے۔ آپ دونو
صاحب بیان کرین کہ آپ اس امر مین متابع ہین یا کہ مخالف دونو صاحبون نے کہا ہم متابع ہین۔ قعقاع
نے کہا اب آپ بیان کرین کہ اصلاح کی کیا صورت ہے خدا کی قسم ہے اگر تمنے اسکو ہمین جتادیا تو البتہ ہم
اصلاح کرنیوالے ہین اور اگر آپ نے انکار کیا تو کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے گی دونون نے کہا جناب
عثمان کے قاتل دیئے جائین قعقاع نے کہا یہ اسوقت نہین ہو سکتا میری راے مین آتا ہے کہ اس
وقت یہ بھڑکتی ہوئی آگ بجھا دی جائے تاکہ مسلمانون کا خون زمین پر نہ گرے اس کے

اسکے سوا اور کوئی دوسرا علاج نہین اگر تمنے انکار کیا تو کام بگڑ جائیگا۔ اور اس سے اعراض کرنا علامت شر اور مال
کے تلف ہو جانے کا باعث ہوگا۔ تم لوگون کو عافیت پہونچاؤ خدا تمھین عافیت روزی کریگا تم نیکی کی
کنجیان بنو اور بلا کو مت چھیڑو تاکہ تمھین اور ہمین آپس مین نہ لڑوادے۔ دونون کہنے لگے تمنے ٹھیک کہا
ہے۔ اگر یہ معاملہ آپ جیسے شخص کے رای پر چل نکلا تو درست ہو جائیگا۔ قعقاع وہان سے واپس چلے آئے
اور جناب امیر سے عرض کیا۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ تمام لوگ صلح پر مطلع ہو گئے۔ جسکو کہ برا معلوم ہونا تھا برا
معلوم ہوا۔ اور جسے خوش ہونا تھا خوش ہو گیا تمام عرب کی قاصد بصرہ سے جناب امیر کی خدمت مین حاضر
ہو گئے تاکہ اپنے اہل کوفہ کے بھائیون کی رائے سے واقفیت حاصل کرین کوفہ والون نے بھی ان سے بیان
کیا کہ صلح کے سوائے کوئی دوسرا خیال ہمارے دل مین نہین۔ پھر جناب امیر خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے
اور حمد و ثنا کے بعد جاہلیت کا اور اسکی برائیون کا ذکر کیا پھر آپنے ارشاد کیا کہ مین کل یہان سے کوچ کرنے
والا ہون جسنے کہ عثمان کے قتل پر اعانت کی ہو وہ ہمارے ساتھ نہ چلے۔ ذی قار مین جناب عثمان کے
قاتلون مین سے دو ہزار آدمی جناب امیر کے لشکر مین موجود تھے رات کو باہم مشورت کرنے لگے انکے رئیس
عبداللہ بن سبا جو ابن السوداء کے نام سے بھی مشہور ہے ان سے کہنے لگا تمھاری عزت اسی مین ہے کہ
تم لوگون مین ملے رہو اور جناب علی کا ساتھ نہ چھوڑو۔ جب صبح ہو تو تم لوگون مین ملکے لڑنے لگنا جو لوگ
کہ تمھارے ساتھ ہونگے وہ بھی ناچار ہو کر لڑ پڑینگے۔ جب جنگ چھڑ جائے تو تمنے تماشا دیکھنا کہ کیا ہوتا
ہے وہ لوگ عبداللہ بن سبا کی رای پر متفرق ہو گئے صبح کو جناب امیر قبیلہ بنی عبد القیس کے پاس جا اترے اور
وہان سے بصرہ کا ارادہ کیا۔ اعور بن سنان المنقری جناب امیر علیہ السلام سے کہنے لگا یا امیر المومنین
آپ بصرہ کی طرف کیون تشریف لائے ہین۔ آپنے فرمایا مین لوگون مین اصلاح قائم کرنے کے لیے اور
اس آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلہ کو بجھانے کے لیے آیا ہون شاید میری وجہ سے پروردگار اس امت کے
تفرقہ کو دور کردے اور جمعیت عطا فرمائے اور یہ لوگ لڑائی کو چھوڑ دین۔ اعور بن سنان نے کہا
اگر ان لوگون نے ہماری کہنے کو نہ مانا آپنے فرمایا ہم انکا پیچھا چھوڑ دینگے جس طرح سے کہ وہ ہمکو چھوڑ دینگے
وہ کہنے لگا اگر انھون نے ہمین نہ چھوڑا۔ آپنے فرمایا اگر وہ ہمکو نہ چھوڑین گے تو ہم انکو اپنی جان سے زور
کیساتھ ہٹا دینگے۔ اسنے کہا آیا کوئی نظیر اسکی قائم ہو سکتی ہے۔ آپنے فرمایا ہان (اس جگہہ معلوم
ہوتا ہے کہ اصل کتاب سے کچھ عبارت رہ گئی ہے واللہ اعلم مترجم) پھر ابو سلام کھڑا ہو کر کہنے لگا
امیر المومنین آپ اس قوم کے ساتھ جنگ کی تاخیر کرنے مین کوئی حجت مد نظر رکھتے ہین آپ نے
فرمایا ہان جب کسی شے مین کچھ حکم نہ پایا جائے تو اس مین اس امر پر عمل کیا جاتا ہے جو احسن طریقے

مناسب ہو اور حسب بن نفع عام ہو۔ وہ کہنے لگا پھر ہمارا اور انکا کیا حال ہونیوالا ہے آپنے فرمایا مین امید کرتا
ہون کہ جو کوئی ہم مین سے اور ان مین سے قتل ہوگا اگر اسکا دل خدا کے ساتھ خالص ہے تو وہ جنت مین داخل
ہوگا۔ پھر طلحہ و زبیر اور جناب ام المومنین عائشہ بصرے روانہ ہو کر قصر ابن زیاد کے پاس پہونچی جناب امیر
کا لشکر بھی وہان اتنے فاصلہ سے ٹہرا ہوا تھا کہ یہ انکو اور وہ انکو دیکھ سکتے تھے تین دن تک وہان
ٹہرے رہے سوا صلح کے اور کوئی امید نظر نہ تھا۔ اور باہم خط و کتابت جاری تھے۔ اور یہان دونون
لشکرون کا ملنا جمادی الآخر کے نصف سنہ چھتیس ہجری کو ہوا جناب امیر نے لشکر مین خطبہ پڑھنے
کو کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم اپنے ہاتھ اور زبان کو ان لوگون سے روک رکھو جو شخص آج کے دن
دخل دیگا وہی کل دشمن قرار دیا جائیگا۔ ادہر جناب ام المومنین ازد کے قبیلہ کے پاس فروکش ہوئین
ان دنون میں صبرہ بن شیمان قوم ازد کا رئیس تھا۔ کعب بن سوار اسکو کہنے لگا جبکہ یہ دونو لشکر
ایک دوسرے کے آمنے سامنے اتر پڑے ہین تو اب انکا بند رہنا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ دونون لشکر
لہراتے ہوئے دریا ہین۔ تم میری بات مانو اور تم انکے درمیان مت گھسو۔ اپنی قوم کو بھی ان سے
بچا رکھو۔ مجھے خوف ہے مبادا صلح نہ ہو۔ اور جنگ چھڑ جائے یہ دونو بھائی ہین اگر باہم راضی ہو گئے
تو بہتر اور اگر نہ ہوئے تو بھی کل ہم انپر حکم ٹھیرینگے۔ کعب جاہلیت مین نصرانی تھے۔ صبرہ نے ان سے کہا مجھے
ڈر ہے کہ تجھ مین نصرانیت کا کچھ بقیہ نہ رہگیا ہو۔ تو مجھے یہ کہتا ہے کہ اصلاح بین الناس سے غائب رہون
اور جناب ام المومنین اور طلحہ اور زبیر کی مدد نکرون جبکہ ان لوگون نے صلح کا ارادہ کیا ہے۔ خدا کی قسم
ہے مین ہرگز ایسا نہین کرونگا۔ خباب بن رشد تیم اور عدی اور کعل اور بنی عبد مناة اور بنی الیاس کے
پنج قبائل کی جمعیت کے ساتھ اور ابو الجرباء بنی تمیم اور بنی عمر کے گروہ کے ساتھ اور ہلال بن وکیع حنظلہ
کی قوم کے ساتھ اور صبرہ بن شیمان قبیلہ ازد کے ساتھ اور مجاشع بن مسعود السلمی بنی سلیم کے ساتھ اور
زفر بن الحارث بنی عامر کے ساتھ اور غطفان بن شیخ بنی بکر کے ساتھ اور حارث بن رشد بنی ناجیہ کے
ساتھ اور ذوالحرمیہ باہلہ کے لوگون کے ساتھ جناب ام المومنین کے لشکر مین حاضر تھے۔ پس بنی
مضر اپنے بھائی بندون مضر کے قریب اور ربیعہ اپنے رشتہ دارون ربیعہ کے متصل اور اہل یمن اہل
یمن کے پاس جو جناب امیر علیہ السلام کے لشکر مین تھے اترے جناب امیر کے لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب
اور طلحہ و زبیر کی فوج کی تعداد تیس ہزار کے قریب تھی یہان دونو لشکر کے فروکش ہونے کے تیسری شب کو
عبداللہ بن عباس کی زبانی جناب امیر نے طلحہ و زبیر کو اور طلحہ و زبیر نے جناب امیر کو سلام کہلا بھیجا۔ اور باہم
صلح کے لیئے قاصد آمد و رفت کرنے لگے اور صلح کی بات دونون گروہون مین شائع ہو گئی لوگ نہایت

بھی خوش ہوئے اور صلح پر مطلع ہونے سے شب کو ایسی خوشی سے سوگئے کہ ویسے کبھی نہیں سوئے تھے قاتلان
عثمان نے جب لوگوں کی باہمی خط وکتابت کو دیکھا اور صلح کی قرار داد پر مطلع ہوئے نہایت پریشانی
میں پڑ گئے اور تمام رات باہم مشورت کرتے رہے آخر انکی رائے لڑائی پر ٹھہری اور اسپر اتفاق کیا
ابھی رات کا اندھیرا باقی تھا کہ انہوں نے طلحہ و زبیر کے لشکر پر شبخون مارا اعیان دونوں کے لشکر میں
سے مضر اپنی ہم قوم مضر پر اور ربیعہ ربیعہ پر غرض اسی طرح سے ہر قبیلہ والے اپنے قبیلے کے لوگوں پر چڑھ آیا جو
کے لشکر میں تھے اٹھ کھڑے ہوئے اور لڑائی برپا ہوگئی لوگ حیران تھے کہ یہ کیا معاملہ ہے طلحہ و زبیر کے میمنہ
پر عبدالرحمن بن الحارث اور میسرہ پر عبدالرحمن بن عتاب قائم ہوگئے اور خود طلحہ و زبیر قلب میں جا
ٹھہرے اور پوچھنے لگے لڑائی یکایک کیوں چھڑ گئی ہے لوگوں نے جواب دیا اسکی وجہ ہمیں خبر نہیں
ناروں کی چھاؤنی ہی تھی کہ پھر تلواریں پڑنے لگیں طلحہ و زبیر کہنے لگے تاوقتیکہ ہم انکو قتل نہ کریں
علی ہماری بات نہیں مانینگے ادھر جناب امیر بھی اپنے اصحاب کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور پوچھنے لگے
یہ لڑائی کیونکر شروع ہوئی سائب نے عرض کیا کہ جب تک کہ ہم پہنچے نہیں گھوڑے ہمکو نہیں معلوم
ہوا کہ کیا ہو رہا ہے۔ پھر ہم بھی سوار ہو گئے۔ اور جنگ شروع ہو گئی جناب امیر نے فرمایا جبتک کہ طلحہ
و زبیر قتل نہ ہو جائیں وہ ہماری اطاعت کرنیوالے نہیں کعب بن سور جناب ام المومنین کی خدمت
میں جا کر کہنے لگے اے مادر مہربان آپ سوار ہو جائیں لڑائی چھڑ گئی ہے لوگ صلح سے انحراف
کر گئے ہیں۔ انکو ایک ہودج میں سوار کرایا گیا اور ہودج کی چار طرف کو زرہ سے چھپا دیا جناب امیر
نے اپنی فوج میں آواز بلند پکار کر ارشاد کیا۔ اے لوگو میں تمکو خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ کسی
بھاگتے ہوئے کا پیچھا نہ کرنا اور زخمیوں کا لباس مت اتارنا اور لونڈی اور غلام مت بنانا اور
کسی کے سلاح اور سامان اور کپڑوں کو مت لوٹنا۔ پھر آپنے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر جناب
الٰہی میں عرض کیا الٰہی تو دانا ہے کہ طلحہ و زبیر نے مجھ سے بیعت کر کے دغا کی ہے تو جسطرح
چاہے اور جس چیز کے ساتھ چاہے انسے میرا حق لے ہر طرح سے اعانت کر۔ جناب امیر آں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری خاصہ کی خچر شہبا نامی پر سوار تھے صرف قمیص پہنے اور ردا
اوڑھے اور عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ نہ بکتر کچھ بھی لگائے ہوئے تھے جب یہ ہودج نکل
آئی تو آپ دونوں صفوں کے درمیان میں جا کھڑے ہوئے اور میدان میں نکلکے زبیر رضی اللہ عنہ کو باآواز
بلند پکار کر فرمایا زبیر بن العوام کہاں ہیں انکو چاہیے کہ میرے پاس آئیں لوگوں نے عرض کیا یا امیر
المومنین آپ اس حالت میں زبیر کو بلاتے ہیں باوجودیکہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ وہ قریش کے بہادر

شہسوار ہیں جناب امیرؑ نے فرمایا وہ میرا کچھ نہیں کر سکتے پھر آپنے پکار کر فرمایا زبیر کہاں ہیں۔ میری پاس چلے
آئیں زبیر اپنے لشکر سے نکلکر جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے اور اسقدر قریب آگئے کہ دونوں
کے گھوڑوں کی گردنیں باہم مل گئیں اور ان میں فرق نہیں معلوم ہوتا تھا جناب امیر علیہ السلام نے
ان سے فرمایا۔ اے زبیر تجھے اس فعل پر کسنے ابھارا ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عثمانؓ کے خون
کا بدلا لینے نے آپنے فرمایا اگر تم اور تمہارے صاحب انصاف کریں تو خود تمنے انکو قتل
کیا ہے لیکن میں تم سے خدا کی قسم دیکر اس روز کا تذکرہ پوچھتا ہوں کہ جب تم سے جناب رسول کریم صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے زبیر کیا تو علی سے محبت کرتا ہے تمنے عرض کیا تھا یہ تو میرے ماموں کے
بیٹے ہیں میں کیوں انسے محبت نہیں رکھتا حضرت نے فرمایا تھا عنقریب تو اسپر خروج کریگا اللہ سے اور
تو اسکے حق میں ظلم کریگا۔ زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔ پھر جناب امیرؑ نے فرمایا
میں دوبارہ قسم دیکر تمسے اس روز کا تذکرہ بھی پوچھتا ہوں جو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بنی عبد عوف کی بستی سے تشریف لارہے تھے اور میں بھی حضرت کے ساتھ تھا۔ آپنے تمہارا ہاتھ پکڑا
تھا اور تم نے منہ پھیر کر اور حضرت کو دیکھکر سلام عرض کیا تھا حضرت مجھے دیکھکر اور میں حضرت
کو دیکھکر ہنسنے لگے تھے تمنے میری نسبت کہا تھا ابن ابیطالب دل لگی نہیں چھوڑتے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے زبیر تم ان باتوں کو چھوڑ دو علی دل لگی نہیں کرتے عنقریب تم
انپر خروج کروگے اور تم انکے حق میں ظالم ہوگے۔ زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے خدا گواہ ہے یہ امر بھی
ہوا ہے۔ لیکن میں اسکو بھول گیا تھا۔ اب کہ آپنے مجھے یاد دلایا ہے میں ابھی واپس چلا جاتا ہوں اگر
آپنے اس سے پہلے اسکا تذکرہ کیا ہوتا تو واللہ میں ہرگز خروج نکرتا۔ لیکن یہ دیکھو میں جناب سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی تصدیق کرتا ہوں یہ کہکر زبیر وہاں سے لوٹ پڑے جناب ام المومنین
نے ان سے کہا اے زبیر تمہارے بعد فوج کا کیا حال ہوگا۔ زبیر نے عرض کیا کہ میں کبھی شرک میں اور اسلام
میں کسی موقع میں حاضر نہیں ہوا کہ مجھے اسکی نسبت پوری بصیرت حاصل نہ ہوگئی ہو۔ میں آجکے دن
اپنے معاملہ میں شک رکھتا ہوں قریب ہے کہ میں اپنے قدم دہرنیکی جگہہ نہ دیکھوں پھر صف چیر کر . . .
مکہ کے رستہ کو روانہ ہوگئے اور بنی تمیم کی قوم میں جا اترے عمرو بن جرموز المجاشعی نے انکی مہمانی کی اور
وادی السباع کیطرف انکے ساتھ گیا دیکھا کہ وہ رفاقت اور مجانست کا طلبگار نہیں دہوکا دیکر انکو
قتل کر ڈالا۔ انکی تلوار اور انگوٹھی لیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں فتح کی مبارکباد کے لئے
حاضر ہوا اور حضرت کو جناب زبیر کے قتل سے آگاہ کیا۔ آپنے اس سے فرمایا میں تجھے دوزخ کی بشارت

بشارت دیتا ہون یعنے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابن صفیہ کا قاتل دوزخی ہوگا ابن جرموز کہنے
لگا انا للہ وانا الیہ راجعون عجب معاملہ ہے کہ اگر ہم آپکے ساتھ لڑین توبھی ہم دوزخی نہین اور اگر آپ کیطرف
سے لڑین توبھی دوزخی نہین آپنے فرمایا ابن صفیہ کے واسطے پیشتر سے یہ پیشین گوئی ہو چکی ہے طلحہ رضی
اللہ عنہ کی نسبت اہل علم کہتے ہین کہ جناب علیؑ نے انکو بھی میدان مین بلایا اور اپنی فضیلت اور سبقت کے
حقوق انکو جتائے جس طرح زبیر واپس چلے آئے تھے وہ بھی واپس چلے آئے۔ اور فوج سے علیحدہ ہوگئے
مروان بن الحکم جو انہین کے گروہ مین تھا اوس نے انکے پاؤن پر تیر مارا۔ یحیی بن سعید کہتے ہین کہ جمل
کے دن مینے طلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ شعر پڑہتے سُنا ۔ ندمت ندامۃ الکسعی لما + شریت رضی بنی جرم
برغمی + یعنے مجھے کسعی کی ندامت جیسی ندامت حاصل ہوی۔ جبکہ مینے اپنے علی الرغم بنی جرم کی رضا
کو پورا کرنا اپنے اوپر گوارا کر لیا۔ کہتے ہین کہ جب انکو تیر لگا اور ان کا پاؤن زخمی ہوگیا۔ قعقاع رضی
اللہ عنہ ان سے کہنے لگے اب آپ جس امر کے طلبگار تھے اس سے اعراض کر چکے ہین آپ خیمہ کے اندر گھس
جائیے انکے پاؤن سے خون جاری تھا اور کہہ رہے تھے ای پروردگار عثمانؓ کے بدلے تو میری جان کو لیلے
تاکہ تو مجھ سے راضی ہوجائے جب انکا موزہ خون سے بھر گیا۔ اپنے غلام سے کہنے لگے تو میرے پیچھے سوار
ہو جا اور مجھے گرنے سے تھام لے۔ میرے لیئے ایک مکان خرید کر مین اس مین اتر پڑون آپ اسی حال سے بصرہ
مین پہونچے اور بصرہ کے باہر ویرانہ مین ایک گھر مین جا اترے اور انتقال کر گئے ذکر ہے کہ جناب امیر علیہ
السلام کے اصحاب مین سے ایک شخص انکے پاس سے ہو کر گذرا طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کون
ہے اس نے کہا مین جناب امیرؑ کے اصحاب مین سے ہون طلحہ کہنے لگے جلد اپنا ہاتھ بڑہا کہ مین تیرے ہاتھ
پر بیعت کرون مجھے خوف ہے کہ مین مرجاؤن اور میری گردن مین خلیفہ وقت کی بیعت نہ ہو جب وہ وفات
پاگئے۔ تو بصرہ کے بعد بنی سعد کے قبرستان مین دفن ہوئے۔ اسکے بعد طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لشکر
مین ہل چل پڑ گئی اور بہت جلد بھاگ گئے جناب امیر علیہ السلام کی فوج کے لوگ جناب ام المومنین
کی سواری کے اونٹ تک پہونچ گئے جب بھاگنے والون نے دیکھا کہ لشکر کے لوگ جمل کے پاس پہونچ
گئے ہین جس طرح سے کہ وہ پہلے ثابت قدم ہو کر لڑ رہے تھے اسیطرح سے پھر دل ہو کر لوٹ پڑے اور
دونون لشکر کے لوگ باہم خلط ملط ہو گئے اس واقعہ سے کوئی واقعہ شدید تر نہ اس سے پہلے اور نہ
پیچھے روایت ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ کوئی ایسا واقعہ ذکر کیا گیا ہے جس مین کہ اسقدر لوگون کے ہاتھ
پاؤن کٹکر ڈھیر کے ڈھیر لگ جانیکا ذکر کیا گیا ہو تمام روز یہی کیفیت رہی جب تک کہ فریقین سے بے
تعداد بہادر جمل کے گرد نہ مارے گئے روایت ہے کہ جمل کی مہار ستر آدمیون نے پکڑی ہوئی تھی ان مین سے

ایک ہی بار نہ گیا بلکہ سب مارے گئے ان میں سے محمد بن طلحہ ہی تھے کہ جمل کی مہار پکڑ کر حملہ پر حملہ کرتے تھے
اور جب کبھی حملہ کرتے تھے حٰم لا ینصرون پڑھ لیتے انہوں نے یہ شعار جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب کا اختیار
کیا ہوا تھا وہ لوگ حملہ کرنے کے وقت اکثر اس آیت کو پڑھا کرتے تھے جناب امیر علیہ السلام نے حکم دیا ہوا تھا
کہ محمد بن طلحہ کو کوئی شخص قتل نہ کرے اور نہ انکو ایذا پہونچائی اور زندہ پکڑ لی۔ شریح بن اوفی العبسی نے انپر
حملہ کیا محمد بن طلحہ نے حٰم لا ینصرون پڑھا اسکے حملہ کو رد کا شریح نے انکو نیزہ مارا جس سے وہ جان بحق ہو گئے
محمد بن طلحہ بڑے نامور بہادر عابد مشہور تھے اور کثرت صلوٰۃ کی وجہ سے سجاد کہے جاتے تھے۔ اپنے والد
بزرگوار کی اطاعت کی وجہ سے لڑائی میں ہم آخر تھے۔ انکی نسبت انکے قاتل شریح بن اوفی العبسی کا قول ہے ؎
وہ [illegible] دینے والا نہیں تھا۔ آنکھوں نے ایسا مسلمان کم دیکھا ہے جیسا کہ اور کسی امر پر نہیں مارا گیا کہ علی کا
تابع نہ تھا۔ اور جو کوئی حق کا تابع نہ ہو آخر کار ندامت اٹھاتا ہے مجھے اس نے حٰم پڑھ کر سنائی باوجودیکہ
میرا نیزہ زخم لگانیوالا تھا۔ آیا حٰم پیشدستی کے آگے پڑھی جا سکتی ہے۔ میں نے اسکی قمیص کے گریبان کو نیزہ
سے پھاڑ ڈالا وہ تڑپتا ہوا ہاتھوں کے بل اور منہ کے بل زمین پر گر گیا۔ انکے قتل کے بعد جمل کی مہار
کو عمرو بن الاشرف نے تھاما جو شخص اسکے قریب جاتا تھا اوسکو وہ تلوار سے درخت کے پتے کی طرح زمین پر بچھا
دیتا تھا۔ حارث بن زہیر الازدی یہ کہتا ہوا اسکی طرف بڑھا ؎ یا امنا یا خیر ام نعلم ۔ اما ترین کم شجاع
یکلم ۔ وتختلی ہامہ والمعصم (اے ہماری ماں اور سب سے اچھی ماں تم نہیں سمجھتے ہو کہ کس قدر تمہاری
بہادر پیشدستی ہوئے ہیں۔ اور کس قدر سر اور ہاتھ کٹکر گر گئے ہیں) میں دونوں باہم وار کرنے لگے اور
ایک دوسرے کے زخم سے ہلاک ہو گئے۔ بہادروں نے جمل کے گرد گھیرا ڈال لیا جو شخص کہ جمل کی مہار پکڑتا تھا
قتل ہو جاتا تھا اور مہار پکڑنے کے وقت اپنی حسب نسب کا بیان کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میں فلان شخص
ہوں اور میرا باپ فلان شخص تھا جب عبداللہ بن الزبیر کی نوبت پہونچی تو مہار پکڑ کر چپکے کھڑے ہو گئے
جناب ام المومنین نے فرمایا اے شخص تو اپنی حسب نسب کو کیوں بیان نہیں کرتا۔ عبداللہ عرض کرنے
لگے اماں جان آپ کی بہن کا بیٹا ہوں فرمانے لگیں کیا تو عبداللہ ہے افسوس کیا اسما میری بہن [illegible]
جائیگی۔ اتنے میں اشتر آ پہونچا اور دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی اشتر نے انکے سر پر چوٹ ماری
جس سے خفیف سا زخم لگ گیا پھر دونوں دست و گریبان ہو کر کشتی کرنے لگے یہانتک کہ دونوں زمین
پر گر گئے ابن زبیر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے مجھکو اور مالک اشتر کو مار ڈالو لیکن وہ پہچان نہیں سکتے
تھے کہ مالک کون سا ہے اور عبداللہ کون سا ہے اگر وہ مالک کو پہچان لیتے تو ضرور مار ڈالتے پھر دونوں ایک
دوسرے سے جدا ہو گئے اشتر کہا کرتے تھے جمل کے روز مجھے ایک بہادروں کی جماعت کا سامنا ہوا

لیکن جو مجھے ابن الزبیر اور عبد الرحمن بن عتاب کے ساتھ جنگ کرنے میں دقت پیش آئی وہ کسی کو پیش نہیں
آئی۔ میں نے اکثر ہیبت ناک بہادر دل ثابت سینہ والوں کا سامنا کیا ہے مگر قریب تھا کہ میں ان دونوں سے
نجات نہ پاتا میں اپنے دل میں کہتا تھا کاش میرا ان سے سامنا نہ ہوتا۔ اس روز کے ایسے ایسے اتفاقات کثرت
سے روایت ہوئے ہیں دونوں لشکروں میں سے جمل کے گرد جسقدر لوگ مارے گئے انکا شمار مشکل ہے
اور جسقدر کہ ہاتھ اور بازو کٹ کٹ کر گر گئے تھے انکی گنتی ہی نہیں تھی جناب امیر علیہ السلام یہ دیکھکر چلائے
کہ اونٹ کے پاؤں کاٹ ڈالو جب لوگوں نے اسکے پاؤں کاٹنے کا ارادہ کیا اور متفرق ہو کر دوڑے
بجیر بن دلجہ الکلبی نے جلدی سے دوڑ کر اسکی ایک ٹانگ کاٹ ڈالی اور وہ ایک پہلو کے بل زمین پر گر گیا
گرتے ہوئے ایسی ہولناک آواز نکالی کہ کبھی سننے میں نہیں آئی تھی جب اسکا ہودج زمین پر گرا تو
ایک سخت شور برپا ہو گیا۔ تیروں کے لگنے کی کثرت سے ہودج خار پشت کی نظیر بنا ہوا تھا لوگوں نے
اسکے ارد گرد گھیرا ڈال لیا۔ اور جس نے بھاگنا تھا بھاگ نکلا جناب امیر علیہ السلام نے منادی کرا دی
کہ کوئی بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرے اور زخمیوں کے کپڑے نہ اتارے اور کسی خیمہ میں نہ گھسے اور ہتھیار اور
کپڑا اور سامان نہ لے پھر اپنے مقتولوں کے درمیان میں سے ہودج کے اٹھانیکا حکم دیا۔ اور ام المومنین
کی خدمت میں انکے بھائی محمد بن ابی بکر کو بھیجکر حکم دیا کہ اس ہودج کے گرد خیمہ برپا کر دیں اور خود
ملاحظہ کریں کہ جناب ام المومنین کو کوئی تیر وغیرہ تو نہیں لگا۔ محمد بن ابی بکرؓ نے ہودج میں سر ڈالکر
دیکھنا چاہا ام المومنین نے فرمایا تو کون ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا میں آپ کا قریبی اہل ہوں
فرمانے لگیں کیا تو اسماء بنت عمیس خثعمیہ کا بیٹا ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا ہاں میں وہی ہوں
ام المومنینؓ نے فرمایا اے میرے باپ کی یادگار خدا کا شکر ہے جس نے تجھے سلامت رکھا ہے۔ رات
کے وقت محمد بن ابی بکر نے انکو بصرہ میں داخل کیا اور عبد اللہ بن خلف الخزاعی کے گھر میں صفیہ
بنت الحارث بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار کے پاس جو ام طلحہ الطلحات کے
نام سے مشہور تھیں جا اتارا۔ اور زخمیوں کو رات بھر کے آسایش ملی اور بصرہ میں داخل ہو گئے۔
اور جناب امیرؑ نے بصرہ کے باہر نزول اجلال فرمایا اور مقتولوں کے دفن کا حکم دیا۔ لوگ بصرہ سے باہر
نکلکر انکو دفن کرنے لگے جناب امیرؑ خود بدولت ہر ایک مقتول کی لاش پر تشریف لیجاتے تھے جب
کعب بن سوار کی لاش پر پہونچے فرمایا کہ تم لوگوں کا زعم تھا کہ بجز چند احمقوں کے کوئی اس گروہ کا
شریک نہ ہوگا اور کعب بن سوار۔ تو بڑے اچھے آدمی تھے۔ پھر عبد الرحمن بن عتاب کو دیکھکر فرمایا
یہ شخص قوم کا یعسوب تھا۔ یہ وہ شخص تھا کہ لوگ ہر وقت اسکے ارد گرد پھرا کرتے تھے اور انعام کے

حاصل کرنیکے لیے انکے پاس جمع رہتے تہے وہان سے طلحہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر پہونچے اور کہنے لگے انا للہ وانا
الیہ راجعون یا ابا محمد افسوس ہے۔ مین ہرگز نہین چاہتا تہا کہ قریش کو اسلحہ سے خون مین تڑپا ہوا پاؤن
واللہ یا ابا محمد کسی نے یہ شعر کیا اچہا کہا ہے ؎ فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ + اذا ما ہو استغنے
ویبعدہ الفقر + ایک جوان تونگری مین اپنی دولت کو اپنے قریب بٹہایا کرتا تہا۔ جب وہ اسکا دوست
تونگر ہو گیا تو وہ اسکی فقیری کی وجہ سے اس سے دوری اختیار کرنے لگا۔ پہر محمد بن طلحہ کو پڑا ہوا دیکھکر
فرمایا اسے اسکی باپکی اطاعت نے مار ڈالا ہے پہر آپنے تمام اہل کوفہ اور اہل بصرہ کے مقتولون کا جنازہ
پڑہکر سبکو ایک بڑی قبر مین دفن کیا۔ اور دونون لشکرون کے ہتہیار اور کپڑے جمع کرکے مسجد مین
رکہوا دی اور فرمایا کہ ہتہیارون کے سوا لوگ اپنی اپنی چیز کو پہچانکر لے جائین۔ اور ہتہیارون کو خزانہ
مین جمع رکہنے کیلئے فرمایا کیونکہ وہ غلبہ سے حاصل ہوئے ہین۔ پہر آپ بصرہ مین تشریف لیگئے تمام بصرہ
والون نے یہانتک کہ زخمیون نے اور پناہ مانگنے والون نے بہی آپکی بیعت کی۔ بیعت لیکر آپ جناب
ام المومنین رض کے پاس تشریف لائے اور ان سے سلام علیک کرکے انکے پاس بیٹہ گئے۔ پہر جناب ام
المومنین رض نے مقتولون کی نسبت استفسار کیا کہ دونون لشکرون مین سے کون کون مارے گئے ہین۔
جب ان سب مقتولون کے نام بیان کیے گئے فرمانے لگین خدا انپر رحم کرے لوگون نے عرض کیا یہ کیونکر
ہوسکتا ہے فرمایا کہ مین اسیطرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فلان فلان شخص جنت
مین ہونگے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ ان دونون لشکرون مین سے جس کسیکا
دل خدا کے لیے خالص تہا اور مارا گیا خدا اسکو جنت مین داخل کریگا پہر جناب ام المومنین رض کیلیے
سواری اور زاد راہ وغیرہ کا سامان کرکے انکو مکہ کیطرف روانہ کرنا چاہا اور جو لوگ کہ بصرہ مین قیام
کرنا پسند کرتے تہے انکے سوا جسقدر کہ لوگ حضرت ام المومنین رض کے لشکر کے اس واقعہ کے بعد بچ گئے
تہے انکی معیت مین روانہ کیے اور اہل بصرہ کی چالیس عورتین انکے ساتہہ بہیجین اور انکے ساتہ انکی
بہائی محمد بن ابی بکر کو بہی روانہ کیا اور کوچ کے روز خود بدولت تشریف لائے اور انکی خدمت مین
حاضر رہے پہر جناب ام المومنین رض فرمانے لگین واللہ میرے اور علی کے درمیان کوئی پہلے دشمنی نہین تہی
بلکہ ایسی ہی رنجش تہی جیسے کہ عورت کو اپنے سسرال والون سے ہوا کرتی ہے جناب امیر نے فرمایا سچ فرماتی
ہین۔ سوا اس امر کے ہمارے اور انکے درمیان مین کبہی کسی قسم کا کوئی تنازع نہین ہوا وہ دنیا اور
آخرت مین ہماری نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین۔ پہر جناب ام المومنین رض مکہ کیطرف روانہ ہوئین
اور جناب امیر بہی چند میل تک بطریق مشایعت انکے ہمراہ گئے اور اپنے دونون صاحبزادون کو پہر کئی

ایک دن تک انکی مشایعت میں رہنے کے لیے بھیجا یا جناب ام المومنینؓ حج کے دنوں تک مکہ میں رہیں پھر
مدینہ کو تشریف لے گئیں جب جناب امیرؑ اہل بصرہ کی بیعت سے فارغ ہو چکے جسقدر کہ لوگ انکی رکاب
سعادت میں حاضر و اقعہ ہوئے تھے بیت المال کو انپر تقسیم کرنیکا حکم دیا چنانچہ ہر ایک آدمی کو پانسو دینار
عطا ہوا آپنے فرمایا اگر خدا اے پاکنے اہل شام پر ظفر یاب کیا تو ہر ایک کو اتنا ہی انعام دیا جائے گا
قعقاع رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جمل کی لڑائی کے ساتھ صفین کی لڑائی کو کچھ مشابہت نہیں
اگر تم ہوتے تو دیکھتے کہ ہم نیزونکے سرا اپنے سینہ پر دہر کر جہانکی نہیں سہی اونکی بہالین جمل والوں
کے بدن میں چبھوتے تھے اور وہ بھی ہمسے یہی معاملہ کرتے تھے۔ عبداللہ بن سنان الکاہلی کہتے
ہیں کہ جمل کے دن ہمنے اسقدر تیر چلائے کہ ہماری ترکش خالی ہو گئے اور اس قدر نیزے مارے کہ انکی
بہالین ٹوٹ گئیں۔ ہمارے سینے اور انکے سینہ مثل چھلنی کے سوراخ سوراخ ہو گئے تھے۔ جناب امیرؑ
نے چلاکر فرمایا تھا کہ اے مہاجرین اور انصار کے نور چشمو تلوارین کھینچ لو سرون کے خود پر تلوارونکے
کے ٹھنکی صدا بالکل دہوبیون کے پٹے کی آواز کے مشابہ تھی۔ مدینہ کے لوگ مغرب سے پہلے اس واقعہ
سے آگاہ ہو گئی تھی۔ اور اسکی خبر انکو یونہی ہوئی کہ اکثر چیلیں مقتولون کے اعضا کو لیکر اڑتی تھیں چنانچہ
ایک ہاتھ کو لیکر اڑی وہ مدینہ میں اسکے پنجہ میں سے گر گیا۔ لوگون نے اسے اٹھا کر دیکھا اسکی انگوٹھی
کا نقش پڑھا گیا اسپر عبدالرحمن بن عتاب رضی اللہ عنہ کا نام کندہ تھا۔ اسطرح سے مکہ اور مدینہ کی
مابین کے باشندے بھی اس سے مطلع ہو گئے تمام مورخ جناب امیرؑ کے لشکر کے مقتولون کی تعداد ایک
ہزار سے تک بیان کرتے ہیں۔ اور کل لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب تھی۔ اور اصحاب جمل کے
مقتولون کی تعداد سترہ ہزار سات سو نوے آدمی بیان کرتے ہیں اور انکے لشکر کی کل تعداد
تیس ہزار تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصف سے زیادہ مارے گئے تھے +

جنگ صفین میں جناب امیرؑ کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ الشافعی مطالب السئول میں لکھتے ہیں ایک ان میں سے صفین کی لڑائی ہے
جس میں جناب امیر علیہ السلام کو متعدد واقعات پیش آئے اسکا ہر ایک واقعہ ایسا ہے جسکے سننے
سے بہادر آدمی کا دل کانپ اٹھتا ہے اور بچہ بوڑھا ہو جاتا ہے جب جناب امیر علیہ السلام نے معرکہ
جمل سے فراغت پاکر کوفہ کا قصد کیا اور جناب عثمانؓ کے عامل ہمدان جریر بن عبداللہ البجلی اور عامل
آذربیجان اشعث بن قیس کو بلا بھیجا اور ان سے بیعت لیکر عمل پر بدستور سابق رہنے دیا پھر معو

یعسوب (یعنے امیر ہے) اور مال منافقون کا امیر ہوتا ہے ٭

(٣) عن ابی لیلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستکون من بعدی فتنة فاذا کان ذلک فالزموا علیا فانه الفاروق بین الحق والباطل اخرجه الخوارزمی والدیلمی) وابن عبد البر فی الاستیعاب ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عنقریب میری امت میں فتنہ برپا ہوگا جب ایسا ہو تو تم ملازمت علی ع کی اختیار کرو بتحقیق وہ حق و باطل میں فرق کرنیوالا ہے ٭

خاتم الوصیین

عن انس قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا انس اسکب لی وضوء فتوضی وصلی ثم انصرف فقال لی یا انس اول من یدخل علی الیوم امیر المؤمنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین وامام الغر المحجلین فجاء علی حتی ضرب الباب فقال من هذا یا انس فقلت علی قال افتح له فدخل (اخرجه ابوبکر ابن مردویه) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس پانی لاکر ہمیں وضو کرا پس حضرت نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ لوٹ بیٹھے اور ارشاد کیا آج جو شخص کہ سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ امیر المومنین اور خاتم الوصیین اور سید المسلمین اور سفید ہاتھ پاؤں اور روشن والوں کا امام ہے۔ اتنے میں جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا اے انس دروازہ پر کون ہے میں نے عرض کیا کہ جناب امیر ہیں حضرت نے فرمایا دروازہ کھولدو میں نے دروازہ کھولدیا جناب امیر اندر تشریف لے آئے ٭

خیر الوصیین

عن انس قال بینما انا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الآن یدخل سید المسلمین وامیر المؤمنین وخیر الوصیین اذ طلع علی ابن ابی طالب (اخرجه الدیلمی وابوبکر بن مردویه) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا ابھی اسوقت سید المسلمین اور امیر المومنین اور خیر الوصیین آئیگا اتنے میں جناب امیر تشریف لائے ٭

الوصی

(١) عن ابی سعید الخدری عن سلمان الفارسی قال قلت یا رسول الله لکل نبی وصی فمن وصیک فقال هل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانه کان اعلمهم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترک بعدی وینجز عدتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجه ابوبکر ابن مردویه والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان الفارسی) ابوسعید خدری سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہر ایک نبی کے لیے وصی ہوتا رہا ہے حضور کا وصی کون ہے فرمایا تو جانتا ہے کہ موسی کا وصی کون تھا میں نے عرض کیا یوشع بن نون حضرت

سے آپ باہر نکلے اور فوج آراستہ کرکے معاویہؓ اور اہل شام کی لڑائی کے لیے لوگوں سے امداد کے خواستگار ہوئے۔ یہ بات معاویہؓ کو بھی معلوم ہو گئی۔ اس نے اپنے وزیر عمرو بن العاص سے مشورہ کیا۔ عمرو بن عاص نے کہا جبکہ جناب امیر بذات خاص لڑنے کو نکلے ہیں تجھے بھی بذات خود انکی لڑائی کے لیے نکلنا مناسب ہے معاویہ نے عمرو بن العاص کو اپنے ہمراہ لیکر خط لکھا اور فوج آراستہ کرکے ایک علم عمرو بن عاص کیلیے اور ایک ایک اسکے دونوں بیٹوں عبداللہ اور محمد کے لیے اور ایک اسکے غلام کے سپرد کیا۔ پھر دونوں یعنی جناب امیرؑ اور معاویہؓ ایک دوسرے کے مقابلہ کے لیے روانہ ہوئے اور فرات پر جا ملے۔ جناب امیر علیہ السلام نے ابو عمرو اور بشیر بن محصن انصاری اور سعد بن قیس الہمدانی اور شبث بن ربعی التمیمی کو بلا کر کہا تم اس شخص یعنی معاویہؓ کے پاس جاؤ۔ اور اسکو خدا کیطرف بلاؤ۔ اور اطاعت اور جماعت کی طرف دعوت کرو۔ شاید کہ خدا اسے ہدایت کرے اور اس امت کی باہمی تفرقہ کو مٹا دے جس قدر وہ لوگ بطریق سفارت معاویہ کے پاس گئے۔ اس قدر یکم ذی الحجہ سنہ ۳۶ چھتیس ہجری کی تاریخ تھی اول بشیر بن عمرو الانصاری نے خدا کی صفت وثنا کے بعد معاویہ سے کہا۔ اے معاویہ دنیا تجھ سے زائل ہونیوالی ہے اور تو آخرت کی جانب رجوع کرنے والا ہے۔ خدا تجھ سے حساب لینے والا اور جزا دینے والا ہے۔ میں تجھے خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تو اس امت میں تفرقہ مت ڈال اور لوگوں کا خون زمین پر مت گرا معاویہؓ نے اسکی بات کاٹ کر کہا کبھی تو نے اپنے دوست سے اسلام میں سبقت رکھنے والے صاحب فضل صاحب دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار کو یہ وصیت کی ہے اے ابن عمرو تو بیان کر کیا کہنا چاہتا ہے۔ بشیر بن عمرو نے کہا میں تجھے خدا سے ڈرنے اور جو کچھ کہ تیرا ابن عم تجھے کہتا ہے اسکے ماننے کے لیے کہتا ہوں کیونکہ اس نے تجھے دنیا و آخرت کی نسبت اختیار دیا ہے۔ معاویہؓ کہنے لگا۔ کیا میں عثمان کے خون کا دعوی چھوڑ دوں۔ واللہ میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ پھر سعد بن قیس اور شبث بن ربعی بھی گفتگو کرنے لگے۔ معاویہ نے انکی گفتگو کی طرف التفات نکرکے کہا تم یہاں سے چلے جاؤ میرے پاس تلوار کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ شبث نے کہا تو ہمیں تلوار سے ڈراتا ہے۔ خدا کی قسم ہے ہم تجھے بہت جلد تلوار کے ساتھ تیری طرف عجلت کرنیوالے ہیں یہ کہکر وہ معاویہ کے پاس سے واپس چلے آئے اور جناب امیرؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا۔

مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب میں لکھتے ہیں۔ کہ معاویہ نے جناب امیر علیہ السلام کے قدوم سے پیشتر صفین پہنچکر اپنے لشکر کے لیے ایک عمدہ موقع اختیار کر لیا۔ فرات پر اترنیوالے کے واسطے اس گرد و نواح میں اس مقام سے بہتر کوئی جگہ نہ تھی۔ اس مقام کے سوا اور وہاں شیب شیب اونچے

ٹہلے تہے جہان پر سے گہاٹ دور تہا سا اور پانی کا لینا دشوار تہا۔ معاویہ نے ابو الاعور سلمی کو جو اسکے مقدمۃ
الجیش کا افسر تہا چالیس ہزار آدمی کے ساتہ گہاٹ کی راہ بند کرنے کے لیے متعین کیا۔ جناب امیرؑ اور
جناب امیرؑ کے لشکر کے نوی ہزار عراق کے باشندے وہان پہونچکر تلوارین اپنے کندہے پر دہری
ہوئے تمام رات پیاسے پڑے رہے۔ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا۔ ان لوگون کو بہی پانی پینے کے
واسطے چہوڑ دینا چاہیے۔ معاویہ نے جواب دیا۔ واللہ ہرگز ایسا نہین ہوگا جس طرح عثمان پیاسے
مرگئے ہین اسیطرح سے یہ لوگ بہی پیاس سے مرجائین تو بہتر ہے۔ جناب امیرؑ نے اشعث کو حکم دیا کہ
چار ہزار سوار لیکر معاویہ کے لشکر مین گہس جاؤ اور انکو پریشان کر کے اپنے آدمیون کو پانی پلا
لاؤ ہم باقی سوار اور پیادے لیکر تمہارے پیچہے آتے ہین اشعث وہان سے روانہ ہوئے اور جناب
امیرؑ انکے پیچہے ہولیے اور معاویہ کی فوج مین گہس گئے۔ ابو الاعور کی فوج کو گہاٹ کے رستہ سے ہٹا دیا
جس مقام پر کہ معاویہ ٹہیرا ہوا تہا وہان جا اترے۔ معاویہ نے عمرو بن العاص سے کہا۔ یا ابا عبد اللہ
اس شخص کی نسبت تیرا کیا خیال ہے جس طرح سے ہمنے اسکو پانی سے روک رکہا تہا یہ بہی ہمین روک
دیگا۔ عمرو بن العاص نے جواب دیا جب تک کہ تو اسکے اطاعت مین داخل نہو جاوے یہ تجہے پانی
کا ایک قطرہ دینے پر بہی راضی نہوگا معاویہ نے جناب امیرؑ کی خدمت مین آدمی بہیجکر گہاٹ کی آمد و
رفت اور اپنے لشکر کے لیے پانی پینے کے واسطے اذن مانگا۔ جناب امیر علیہ السلام نے اذن کو
اذن عطا فرمایا ✤

پہر جناب امیرؑ اپنے دوستون مین سے ایک ایک قوم بزرگ کو سوار دیکر جنگ کے لیئے میدان مین
بہیجنے لگے۔ انکے مقابلہ مین معاویہ بہی اپنے دوستون کی ایک جماعت بہیجتا رہا اور باہم لڑائی
ہوتی رہی۔ کبہی جناب امیرؑ خود بذولت اور کبہی مالک اشتر اور کبہی حجر بن عدی الکندی اور
کبہی زیاد بن حفص التمیمی اور کبہی سعید بن قیس الریاحی اور کبہی قیس بن سعد الانصاری لڑنے
کے لیئے نکلا کرتے تہے اور معاویہ کیطرف سے کبہی عبد الرحمن بن خالد بن الولید اور کبہی
ابو الاعور سلمی وغیرہ میدان مین آیا کرتے تہے ذی الحجہ کے تمام دنون مین اسیطرح جنگ
ہوتی رہی کبہی کبہی دن مین دو دو دفعہ بہی لڑائی ہوجاتی تہی۔ جب محرم کا مہینا آگیا اور ہجری کے
سینتیسوان سال شروع ہوا۔ قاعدہ عرب کے مطابق لڑنا ملتوی کر دیا گیا۔ اور طرفین میں
صلح کی امید پر قاصدون کی آمد و رفت شروع ہوئی لیکن آخر محرم تک صلح کی کوئی بات قرار
نہ پائی۔ صفر کی پہلی تاریخ کو جناب امیرؑ نے اہل شام مین منادی کرنیکا حکم دیا۔ کہ اے شام والو

امیرالمومنینؑ فرماتے ہین مینے تمکو حق کی طرف بلایا تمنے اسکی طرف التفات نہین کی اور تم سرکشی سے باز
نہین آئے اور نہ تم نے اطاعت قبول کی خدا تعالی خیانت کرنیوالون کو پیار نہین کرتا۔ پہر جناب
امیرؑ نے کوفہ کے سوارون پر مالک اشتر کو اور بصرہ کے سوارون پر سہل بن حنیف کو اور کوفہ کے پیادون
پر عمار بن یاسر کو اور بصرہ کے پیادون پر مسعر بن فدکی کو مقرر کرکے اپنا علم ہاشم بن عتبہ کو دیا اور میدان
مین تشریف لے آئے۔ معاویہ بھی اپنی شامی فوج کے ساتھ میدان مین آکھڑا ہوا جب میدان کارزار
گرم ہوا تو غنیم کی فوج مین سے ایک دلاور تجربہ کار شہسوار مخراق نامی باہر نکلکر دونون صفون کے درمیان
مین آکر مبارز طلب کرنے لگا اہل عراق مین سے عبید المرادی اسکے مقابلہ کو نکلا پہلے باہم نیزہ بازی
کرتے رہے پہر تلوار لگانے لگے۔ شامی نے اسکو مار ڈالا اور گھوڑے سے اترکر اسکا سر کاٹکر پیشانی کے بل
زمین پر اوندہا کرکے رکھدیا۔ اور گھوڑے پر چڑہکر مبارز طلب کرنے لگا۔ ازد کے قبیلہ کا ایک نوجوان
مسلم بن عبدالرحمن نامی اسکے مقابلہ کو نکلا اس شامی نے اسکے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا جو اس سے
پہلے جوان کے ساتھ کیا تھا۔ پہر کیے پہر مبارز طلب کرنے کو کہتا ہوا۔ جناب امیر علیہ السلام لباس
بدلکر اسکے مقابلہ کو نکلے شامی انکو پہچان نہ سکا جناب امیرؑ نے چابکدستی کرکے کندہے پر تلوار ماری
کہ اسکے جوان کا کندہا کٹ گیا اور وہ زمین پر گر گیا۔ آپ گھوڑے پر سے اترے اور اسکا سر تن سے جدا کرکے
اسکا مونہہ آسمان کی طرف پہیرکر زمین پر رکھدیا۔ اور گھوڑے پر سوار ہوکر مبارز طلب فرمانے لگے
شام کا ایک اور شاہ سوار آپکے مقابلہ پر نکلا آپنے اسکے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا جو اسکے پہلے دوست
کے ساتھ کیا تھا اس طرح سے سات سوار یکے بعد دیگرے آپکے مقابلہ پر نکلے آپ انکے ساتھ اسیطرح
سے پیش آئے جس طرح سے پہلے شامی سوار کے ساتھ پیش آئے تھے۔ یہ دیکھکر شام کے لوگ آپکے
سامنے سے ہٹ گئے پہر اور کوئی آپ کی مبارزت پر پیش قدمی نہ کرسکا۔ آپ دونون صفون
کے درمیان مین ٹہلنے لگے۔ تغیر لباس کیوجہ سے شامی حضرت کو نہین پہچان سکتے تھے معاویہ کا
ایک غلام تھا جسکو حرب کہتے تھے۔ یہ شخص بہادری مین شہرۂ آفاق تھا معاویہ نے اس سے کہا۔ ای حرب
تو اس سوار کے مقابلہ مین جا اور اسکو قتل کرکے میرا جی ٹہنڈا کر تو دیکھتا ہے کہ اس نے میرے کتنے
دوست مار ڈالے ہین حرب کہنے لگا مین اس سوار کے مرتبہ کو خوب جانتا پہچانتا ہون۔ اگر تیری تمام فوج
بھی اسکے مقابلہ پر نکلے گی تو وہ اسکو بھی فنا کردیگا۔ اگر تیرا یہی منشا ہے کہ مین اسکے مقابل جاؤن
تو یہ سمجھ لے کہ اسکے ہاتھ سے میری موت آگئی ہے ورنہ اسکے سوا کسی اور کے مقابلہ مین بہیجکر
دیکھ لے۔ معاویہ کہنے لگا مین ہرگز تیری موت کا خواستگار نہین۔ تو اپنی جگہ پر ٹہر جا کہ تیرے

سوا کوئی اور شخص اسکے مقابلہ کو نکلے۔ جناب امیر علیہ السلام بآواز بلند فرمانے لگے اے شامیون تمہین
کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم مین سے کوئی نوجوان میرے سامنے نہین آتا۔ پھر آپنے اپنے سر اقدس سے مغفر اٹھا کر
سب لوگ آپ کو پہچان گئے۔ اور آپ اپنے لشکر کیطرف واپس ہو گئے پھر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ دونو
لشکر آمنے سامنے کھڑے تھے شام کے بہادرون مین سے ایک شخص جو کریب بن الصباح کے نام سے مشہور
تھا میدان مین دونون صفون کے بیچ مین کھڑا ہو کر مبارز طلب کرنے لگا۔ عراق کے لوگون مین
سے ایک شہسوار جسکا نام مبرقع الخولانی تھا اسکے سامنے گیا شامی نے اسے قتل کر دیا۔ پھر حارث
الحکمی اسکے ساتھ لڑنے کو نکلا وہ بھی اسکے ہاتھون سے مارا گیا۔ جناب امیر علیہ السلام نے اسکی جلادت
کو دیکھا اور خود بدولت سوار ہو کر اسکے سامنے تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے
اس نے جواب دیا مجھے کریب ابن الصباح الحمیری کہتے ہین۔ آپنے فرمایا اے کریب مین تجھے کہتا ہون
کہ تو اپنے دل مین خدا کا خوف کر میری نگاہون مین تو بہادر معلوم ہوتا ہے۔ پس اگرچہ ہمارا حال
ہو وہی تیرا بھی ہو تو بہتر ہے۔ تو خدا کے عذاب سے اپنی جان کو بچا۔ کہین معاویہ تجھے جہنم مین نہ لیجائے
کریب نے کہا یا علی اگر آپ لڑنا چاہتے ہین تو میرے پاس تشریف لائیے۔ یہ کہکر وہ اپنی تلوار کو چمکانے
لگا جناب امیر علیہ السلام نے اسکے پاس جا کر اپنی تلوار کو میان سے باہر کیا۔ ایک آدہ گھڑی تک آپس مین
چوٹین چلتی رہین۔ جناب امیر نے سبقت فرما کر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہو کر زمین پر گر گیا۔
آپ اس سے فارغ ہو کر پھر شامیون کی طرف متوجہ ہوئے اور ہل من مبارز پکارنے لگے اسکا بھائی حارث
الحمیری آپکے مقابلہ پر نکلا آپنے ایک ہی وار مین اسکا کام بھی تمام کیا۔ اسیطرح سے چار آدمی اس روز آپ
کے ہاتھ سے قتل ہوئے آپ لڑتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے الشهر الحرام بالشهر الحرام
والحرمات قصاص فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم واتقوا
الله واعلموا ان الله مع المتقين یعنے حرمت کا مہینا مقابل حرمت کے مہینے کے اور ادب رکھنے مین
بدلا ہے پھر جس نے تمپر زیادتی کی تم اسپر زیادتی کرو جیسے اس نے تمپر زیادتی کی اور ڈرتے رہو اللہ سے
اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگارون کے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے چلا کر فرمایا اے معاویہ میری اور تیری لڑائی
ہے بیچ مین عرب کا ناحق کلام تمام ہوا جاتا ہے تو خود میرے سامنے آ تا کہ جو فتحیاب ہو میدان اسکے
ہاتھ مین رہے۔ معاویہ نے جواب دیا۔ مجھے آپکے مقابلہ کی ضرورت نہین آپنے عرب کے یہ چار خونخوار
مرد مار ڈالے اب انہین پر آپ کفایت کرین۔ معاویہ کی فوج مین سے عروہ بن داؤد
چلایا کہ اے ابن ابی طالب اگر معاویہ آپکے مقابلہ سے ڈرتا ہے آپ میرے مقابل تشریف

لائی۔ جناب امیرؑ اسکی طرف ٹہپے۔ عروہ نے پیش قدمی کرکے ایک وار چلایا جو اوچھا پڑا جناب امیرؑ نے
بڑہکر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہو کر گر گیا جناب امیرؑ نے فرمایا سیدہا جہنم کو چلا جا۔ عروہ کا مارا جانا
شامیون پر نہایت گران گذرا کیونکہ وہ انکے مشہور بہادرون مین سے شمار کیا جاتا تہا۔ اتنے مین رات
ہو گئی اور حضرت امیرؑ اپنی فوج مین واپس چلے آئے پہر ایک اور روز ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونون لشکر بالمقابل
کہڑے ہوئے تہے جناب امیرؑ حسب معمول دونون لشکرون کے درمیان ٹہل رہے تہے عمرو بن عاص فوج سے
باہر نکلا چونکہ جناب امیرؑ نے اپنا بہیس بدلا ہوا تہا تاکہ کہین معاویہ سے آمنا سامنا ہو جائے اور یہ روز کا قصہ
ختم ہو جائے۔ اسوجہ سے وہ حضرت کو پہچان نہ سکا اور میدان مین نکلا اور یہ رجز پڑہنے لگا ؎ یا اهل
الکوفة یا اهل الشقاق + اضربکم ولا اری ابا الحسن + اے کوفے کے سپہ سالار + اور اے فتنے کے
جگانے والو + مین تمہین مار ڈالون گا۔ اور ابا الحسن کا لحاظ نہین کرونگا جناب امیر علیہ السلام نے اسپر
حملہ کیا اس نے حضرت کو پہچان لیا اور میدان سے پیٹہ پہیر کر بہاگا آپنے ملکر اسے نیزہ مارا نیزہ اسکی زرہ
کے حلقہ مین گہس گیا۔ اور وہ جہٹکا کہا کر زمین پر گرا اسکو یہ خوف پیدا ہوا کہ جناب امیرؑ اب مجھے زندہ نہین
چہوڑینگے اس نے اپنی دونون ٹانگین اٹہا کر اپنی شرمگاہ کو ننگا کر دیا۔ حضرت امیرؑ نے اس سے اپنا مونہہ
پہیر لیا اور اپنے لشکر مین واپس چلے گئے۔ عمرو بن عاص وہان سے اٹہکر خوف زدہ معاویہ کے پاس گیا۔
معاویہ اسے دیکہکر ہنسنے لگا۔ عمرو بن عاص کہسیانہ ہو کر کہنے لگا تو کیون ہنستا ہے واللہ اگر تو میری جگہ
پر ہوتا تو تیری شرمگاہ بہی اسیطرح ننگی ہو جاتی جسطرح سے کہ میری ننگی ہو گئی تہی۔ اگر اسوقت مین جناب
امیرؑ واپس نہ جاتے تو تیرے عیال کو ضرور تقسیم کر جاتے اور تیرے مال کو لوٹ لیتے۔ معاویہ نے کہا مینے
تو ہنسی سے یہ بات کہی تہی اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم تمسخر کو برداشت نہین کر سکتے ہو تو مین ہرگز ایسا نہ کہتا
عمرو بن عاص نے کہا مین تمہارے تمسخر سے خفا نہین ہوتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر ایک بہادر
دوسرے بہادر سے لڑتا ہوا اور وہ گر جائے اور دوسرا اسکے مارنے سے دستکش ہو کر اسکو قتل نہ کرے
تو آسمان اسپر خون کے آنسوؤن سے روتا ہے۔ معاویہ نے کہا بلکہ ہمیشہ کے لیئے فضیحت اور رسوائی
دنیا مین یادگار رہجاتی ہے۔ عمرو بن عاص نے کہا مینے ان کو نہین پہچانا تہا۔ اگر مین انکو پہچان
لیتا تو کبہی انکی طرف قدم نہ بڑہاتا۔ پہر معاویہ کے لشکر کے شہسوارون مین سے بشر ابن ارطاۃ نے
جو شجاعت مین مشہور تہا جناب امیرؑ کے پکارنے کو سنا کہ آپ معاویہ کو اپنے مقابلہ مین طلب فرماتے
ہین اور معاویہ مقابل جانے سے جان چراتا ہے اسپر بشر نے اپنے غلام لاحق سے مشورہ کیا کہ مین
علی کے مقابل جانا چاہتا ہون شاید وہ میرے ہاتہ سے قتل ہو جائین اور میری وجہ سے انکی شہرت عرب

سے گم ہوجائے۔ لاحق نے کہا اگر تو اپنے مین اُنکے مقابلہ کا حوصلہ دیکھتا ہے تو اس لہر کی طرف مبادرت کر
ورنہ اس قصد سے باز آ۔ کیونکہ بخدا یہ شخص بہادر شیر کو کہانے والا ہے ؎ فانت لہ یا بشیر ان کنت مثلہ
والا فان اللیث للضبع اکل + متی تلقہ فالموت فی راس رمحہ + وفی سیفہ شغل لنفسک
شاغل + ای بشیر اگر تو اُسکی مانند ہے تو اُسکے ساتھ لڑائی کا قصد کر ورنہ تو خود جانتا ہے کہ شیر کفتار کو
کہانے والا ہے۔ تو کب اُسکے پاس جا سکتا ہے کیونکہ اُسکے نیزہ کے سر مین موت ہے اور اُسکی تلوار مین
تیری جان کے ساتھہ سروکار ہے۔ بشیر نے کہا اے لاحق تجھ پر افسوس ہے۔ بہلا موت کے سوا اور کوئی
بات نہین ہے پہر جو کچھ ہو سو ہو۔ مین اُسکے مقابلہ کے لیے جاتا ہون۔ یہ کہکر بشیر میدان مین گیا جناب
امیر علیہ السلام نے دیکھکر اُس پر نیزہ سے حملہ کیا وہ نیزہ کی نوک سے زمین پر چت گر پڑا اور اپنی دونو
ٹانگین اٹھا کر شرمگاہ کو کہولدیا جناب امیرؑ نے اُس سے مونہ پہیر لیا۔ بشیر کود کر کہڑا ہو گیا اُسکے
سر سے مغفر اتر گئی۔ جناب امیر علیہ السلام کے لشکر کے آدمیون نے اُسے پہچانکر جناب امیر سے عرض کیا
یا امیر المومنین یہ بشیر بن ارطاۃ ہے آپ اُسکو زندہ نہ جانے دین آپنے فرمایا اگرچہ بشیر بن ارطاۃ ہی
ہے تو بہی اُسکی شکل گم ہونے دو۔ جس بات کا کہ یہ مستحق ہے وہی اُس پر وارد ہو۔ پہر بشیر گہوڑے پر
سوار ہو کر معاویہ کے پاس چلا گیا معاویہ ہنس کر کہنے لگا کوئی شرم کی بات نہین عمرو بن عاص کو بہی
یہی معاملہ پیش آیا ہے۔ جناب امیرؑ کی فوج مین سے کوفہ کے ایک جوان نے دور سے چلا کر کہا اے
اہل شام تمکو حیا نہین آتی تمکو عمرو بن عاص نے معرکہ جنگ مین اپنا ستر کہولدینا خوب سکہادیا ہے بشیر
عمرو بن عاص کو اور عمرو بن عاص بشیر کو دیکھکر آپس مین ہنسا کرتے تہے۔ جناب امیر علیہ السلام سے
شام کے باشندے نہایت خوف زدہ ہو گئے اور کسی کو اُنکی مبارزت پر جرءت کرنے کی جسارت نہ رہی
ایک دفعہ جناب عثمانؓ کا غلام جسکا نام احمر تہا میدان مین آیا اُسکے مقابلہ مین کیسان حضرت امیرؑ کا
غلام لڑنے کو نکلا۔ احمر نے اُسے قتل کر ڈالا جناب امیرؑ نے یہ دیکھکر فرمایا۔ اگر مین تجھے قتل نہ کرون
تو خدا مجھے قتل کرے۔ یہ کہکر آپنے اُس پر حملہ کیا وہ غلام بہی تلوار کہینچکر جناب امیرؑ پر چلا اور حملہ کیا
جناب امیرؑ نے اُسکی تلوار پر تلوار ماری اور قریب جا کر ہاتھہ بڑہایا اور اُسکی گردن کو پکڑ کر گہوڑے پر سے
اٹھا لیا۔ اور زمین پر دے پٹکا کہ اُسکی ہڈی پسلی چور چور ہو گئی۔ معاویہ اپنے غلام حریث کو جو نامور
بہادر تہا جناب امیرؑ کے مقابلہ کرنے سے ڈرایا کرتا تہا ایک دفعہ جناب امیر بہیس بدلکر میدان مین نکلے مبادا
طلب فرما رہے تہے عمرو بن العاص نے حریث کو کہا جا اس سوار کا مقابلہ کر اور قتل کرنے سے سکوت
چہوڑ۔ حریث میدان مین گیا وہ جناب امیرؑ کو پہچان نہین سکا تہا کچہ دیر نہ گذری کہ جناب امام نے اسکو

سر کے چاندر پر تلوار ماری جسکے گہاؤ سے وہ گھائل ہوکر زمین پر گر گیا معاویہ اور اہل شام تاڑ گئے کہ یہ جناب
امیر مومنین معاویہ کو اپنے غلام کے مارے جانیکا نہایت قلق گذرا عمرو بن عاص سے کہنے لگا تو نے میرے غلام
کو مروا ڈالا ہے کیونکہ تو نے اسے غرہ کر کے میدان میں بہیجا تہا۔ پہر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ جناب
امیر کے دوست عباس بن ربیعہ الہاشمی میدان میں نکلے اور ادہر سے معاویہ کے دوستون مین سے غرار
انکے مقابلہ کو آیا عباس سے کہنے لگا اے عباس تو میرے ساتھ لڑے گا؟ عباس نے کہا تو میرے ساتھ
نیچے اتر کر جنگ کریگا؟ یہ کہکر دونون گہوڑے سے نیچے اترے اور جنگ کرنے لگے دونون لشکر ہمکر دور
سے دونون بہادرون کی کاریستانی دیکہنے لگے ایک گہنٹہ تک دونون لڑتے رہے کوئی اندونون مین
سے ایک دوسرے پر غالب نہ آیا۔ پہر دوبارہ جنگ کرنے لگے عباس بن ربیعہ کو شامی کی زرہ کا بند ایک
جگہ سے ڈہیلا نظر آیا عباس کی تلوار نہایت تیز تہی عباس نے اسکی زرہ کو ڈہیلے بند کے بیچا بیچ مین تاک کر
ایسی تلوار لگائی کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ لوگون نے یہ ہاتھ کی صفائی دیکہکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور
حیران رہگئے۔ معاویہ اور اور دیگر اہل شام کو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ علی لباس بدلکر میدان میں آئے
ہوئے ہیں۔ عباس وہان سے لوٹکر گہوڑے پر سوار ہوئے اور تہوڑی دیر تک دونون صفون کے
درمیان میں ٹہلتے رہے پہر اپنے مکان کو واپس چلے گئے۔ معاویہ نے اپنے لشکر والون سے کہا کوئی
ہے جو میدان میں جاکر اس سوار کو قتل کرے میں اسے بہت سا انعام دونگا یہ سنکر باشندگان یمن
مین سے بنی لخم کے دو نوجوان اچہل پڑے کہ ہم اس مہم کو انجام دینگے۔ معاویہ نے کہا جو شخص کہ تم دونو
مین سے اس سوار کے قتل کرنے پر سبقت کرے گا جو کچھ کہ مینے وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرونگا اور
دوسرے شخص کو بہی اسیقدر انعام دونگا۔ دونو ملکر میدان میں گئے۔ اور مبارزت کے مقام پر پہونچکر
چلائے کہ عباس ہمارے مقابلہ کیلیے باہر نکل۔ عباس کہنے لگے میں اپنے آقا سے اجازت لیکر تمہارے
پاس آتا ہون۔ وہان سے جناب امیر کی خدمت میں اذن لینے کے واسطے گئے جناب امیر نے ان کو
اپنے پاس بلاکر انکے ہتیار اپنے زیب تن فرمائے اور انکے گہوڑے پر سوار ہوکر میدان میں تشریف
لے گئے اسوقت جناب امیر ع اور ابن عباس میں فرق کرسکنا دشوار تہا دونون لخمیون نے آپ
سے کہا اے عباس آپ اپنے آقا سے اجازت لے آئے میں آپ نے انکے جواب میں اس آیت کو پڑہا
اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر ۔ اذن دیا گیا ہے واسطے
ان لوگون سے کہ لڑائی کرتے ہین وہ بسبب اسکے کہ وہ ظلم کیے گئے ہین۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ انکو
فتح دینے پر قادر ہے ان دونون مین سے ایک نوجوان نے آپ پر حملہ کیا آپنے اسکی ناف پر

تلوار ماری اور اس صفائی سے کاٹ ڈالا کہ لوگون کو گمان ہوا کہ آپ کا وار خالی گیا ہے۔ لیکن جب گھوڑا اچھلا تو اسکے دونون ٹکڑے زمین پر گر گئے پھر آپنے دوسرے جوان پر حملہ کر کے اسکو بھی اسی کے دوست کے ساتھ ملا دیا۔ پھر جناب امیر علیہ السلام ایک گھنٹہ تک میدان مین گھوڑا پھیرتے رہے معاویہ تاڑ گیا کہ یہ جناب امیرؑ ہین کہنے لگا کہ خدا ناحق کی جھنجھٹ کا ستیاناس کرے۔ جناب امیرؑ تو بیٹھے ہوئے تھے مینے خود سوار ہو کر اپنے آپ کو رسوا کیا۔ عمرو بن عاص نے کہا رسوا تو نحس ہوئے جو مارے گئے۔ معاویہ نے کہا مردک خاموش رہ تیرے بولنے کا وقت نہین۔ عمرو بن عاص نے کہا اگر میرے بولنے کا وقت نہین تو خدا تعالی لخمیو نپر رحم کرے۔ اور مین جانتا ہون کہ خدا نے انپر ضرور رحم کیا ہوگا۔ اس تمام لڑائی مین جو صفین کے نام سے مشہور ہے لیلۃ الہریر کا واقعہ نہایت ہی حیرت ناک ہے اس رات مین جناب امیرؑ جسوقت کسی آدمی کو قتل کرتے تو آواز بلند تکبیر پڑھتے۔ شمار کیا گیا تو اس رات مین آپنے پانسو تیس تکبیرین پانسو تیس آدمیون کے قتل کرنے پر پڑھین لوگ اس رات مین سیل کیطرح سے موجزن تھے اور جس طرح سے زمستی سے پھیرتے پھیرتے رہے تھے جب صبح نمودار ہوئی مقتولون کی تعداد تیس ہزار سے تجاوز کر گئی تھی۔ یہ جمعہ کے دن کی رات تھی صبح کو جناب امیرؑ اور آپ کا سارا لشکر میدان کارزار مین مصروف کشت و خون تھا آپ قلب مین رونق افروز تھے میمنہ مین مالک اشتر اور میسرہ مین عبد اللہ بن عباس گرم پیکار تھے جناب امیر کی فوج پر فتحمندی کے آثار نمایان تھے مالک اشتر میمنہ سے مصروف تیر اندازی تھے کبھی اپنے لشکر سے یہ کہتے تھے کہ اس نیزہ کے فاصلے سے تیر ڈالو اور کبھی کہتے تھے کہ اس کمان کے فاصلے سے تیر چلاؤ۔ اور کبھی یہ کہتے تھے کہ اب اندازہ پر تیر پھینکتے رہو۔ جب جناب امیرؑ نے دیکھا کہ مالک اشتر فتح یاب ہونے کے قریب ہین آپ نے انکی مدد کے واسطے اور لشکر روانہ کیا۔ معاویہ نے دیکھا کہ شام کی فوج سست ہو چکی ہے اور عراق والے غالب آ گئے ہین شامی بھاگنے پر کمربستہ ہین ابن عاص سے کہنے لگا اسوقت کوئی تدبیر ایسی ہے کہ جس کی وجہ سے ہم پریشانی سے بچ جائین اور عراق والون مین پھوٹ پڑ جائے ابن عاص نے کہا ہان یہ تدبیر ہے کہ قرآن مجید نیزون کے ساتھ باندھکر علم کر دین اور اہل عراق سے یہ کہین کہ خدا کی کتاب ہمارے اور تمہارے درمیان حکم ہے اگر انہون نے قبول کر لیا تو ہم لڑائی کو دوسرے وقت پر ٹالدینگے اگر ان مین سے بعض نے انکار کیا تو بعض ضرور یہ کہین گے کہ خدا کی کتاب کو ماننا چاہیئے۔ اس وجہ سے ان مین پھوٹ پڑ جائیگی۔ پس شامیون نے چند کلام مجید نیزون سے باندھکر علم کر دیے اور کہا کہ اے اہل عراق یہ خدا کی کتاب تمہارے اور ہمارے درمیان حکم ہے جب لوگون نے کلام اللہ کو نیزون سے بندھا ہوا دیکھا کہنے لگے ہمکو خدا کی کتاب کا لحاظ کرنا چاہیے۔ جناب امیرؑ نے ان سے فرمایا۔ اے

بندگان خدا اپنے حقوق کو مت چھوڑو معاویہ اور ابن عاص اور ابن ابی معیط اور ابن ابی سرح اور ضحاک
کو مین خوب جانتا ہون یہ لوگ ہرگز قرآن والے نہین ہین۔ مجھے لڑکپن اور جوانی مین انسے صحبت رہی ہے
بخدا ان لوگون نے ازراہ مکر و فریب قرآن شریف کو نیزون پر باندھکر بلند کیا ہے۔ اب یہ لوگ جنگ
مین سست ہو چلے ہین اور بھاگنے پر آمادہ ہین جناب امیر علیہ السلام کی لشکر کے لوگون نے لڑنے
سے انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا مین انسے صرف اسلیے جنگ کرتا ہون کہ وہ خدا کی کتاب کا حکم مانین
لیکن وہ خدا کے حکم سے نافرمانی کرتے ہین اور عہد کو توڑتے ہین انہون نے خدا کی کتاب کو چھوڑ دیا
ہے۔ مسعود بن فدکی التمیمی اور زید ابن حصین الطائی جناب امیرؑ سے کہنے لگے جبکہ ان لوگون
نے آپ کو خدا کی کتاب کی طرف بلایا ہے تو آپ انکی دعوت کو قبول کرین ورنہ ہم آپ کو پکڑ کر انکے سپرد
کر دینگے۔ جناب امیرؑ اور ابن عباس لڑائی سے دست بردار ہو گئے۔ لیکن مالک اشتر بدستور لڑتے
رہے۔ لوگون نے جناب امیرؑ سے عرض کیا کہ آپ مالک اشتر کو بلا لین تاکہ وہ بھی لڑائی سے دستکش
ہو جائین۔ جناب امیرؑ نے یزید بن ہانی سے کہا کہ مالک اشتر کو جا کر یہ کہو کہ میرے پاس چلا آئے اشتر
نے یزید سے کہا کہ امیر المومنینؑ کی خدمت مین جا کر میری طرف سے عرض کر کہ یہ وقت میرے آنیکا
نہین آپ اسوقت مجھے بلانے نہ ہٹائین مجھے فتح کے آثار نظر آ رہے ہین۔ یزید بن ہانی نے
آکر جناب امیرؑ سے اشتر کا پیغام عرض کیا۔ آپنے اسے دوبارہ اشتر کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ
یہان فتنہ برپا ہو گیا ہے تم جلدی چلے آؤ اشتر دوڑتے ہوئے جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر
ہوئے اور کہنے لگے جسوقت کہ شامیون نے قرآن نیزون پر اٹھائے تھے مجھے معاً خیال پیدا
ہو گیا تھا کہ ہمارے آدمیون مین ضرور پھوٹ پڑ جائیگی۔ یہ قرآن نیزون کے ساتھ باندھنا بے
شک ابن عاص کا مشورہ ہے پھر قوم کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ اے عراق والو اے ذلت اور
خواری کے انگشتاؤ۔ اب تم غالب ہونیکے قریب تھے اونہون نے تمہین غلبہ پاتے ہوئے دیکھ کر
نیزون پر قرآن شریف بلند کر دیے۔ مجھے دم بھر کو چھوڑ دو فتح ابھی ہوئی جاتی ہے۔ لشکر
کے لوگ کہنے لگے یہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ ہم تجھے اذن دیکر تیرے ساتھ گناہ مین شریک ہون
اشتر نے کہا تم مجھے یہ تو بتاؤ بھلا تم کسوقت حق پر تھے۔ آیا جس وقت تم لڑ رہے تھے اور شامی
تمہارے بندون کو قتل کر رہے تھے یا کہ اب اسوقت کہ تم نے اپنے ہاتھ لڑائی سے روک لیے ہین
لشکر کے لوگ کہنے لگے اے اشتر ان باتون کو چھوڑ دے ہم انکے ساتھ صرف خدا کے لیے لڑتے
تھے اب محض خدا کے لیے انکو چھوڑتے ہین۔ اشتر نے کہا تم دھوکا دے رہے ہو اور دھوکا کھا رہے

ہو تمنے عزت کو چھوڑ کر روسیاہی کی زندگی کو قبول کر لیا ہے۔ ہم تمہاری نماز کو دنیا و آخرت میں زہد اور خدا
کے ملنے کے شوق کے لیے سمجھتے تھے۔ میں دنیاوی غرض کے سوا اور کوئی تمہاری مراد نہیں دیکھتا تم
گوبر کھانے والی گائے کی مانند ہو کبھی تم عزت کا مونہہ نہیں دیکھو گے۔ اے ظالمو میرے سامنے سے
چلے جاؤ۔ اشتر نے انکو برا بھلا کہا وہ اشتر کو برا کہنے لگے۔ جناب امیرؑ نے اسے مالک اشتر پر جلائے تمام
لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ قرآن مجید کو حکم بنایا جائے۔ اشعث بن قیس نے جناب امیرؑ سے عرض کیا
میں دیکھتا ہوں کہ جس امر کی نسبت شامیوں نے ہمیں دعوت دی ہے۔ اس پر ہمارے لوگ بھی راضی
ہو بیٹھے ہیں کہ قرآن مجید کو انکے درمیان حکم قرار دیا جائے۔ اگر آپ کی منشا ہو تو میں معاویہ سے پوچھ
آؤں کہ انکی غرض کیا ہے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا جاؤ پوچھ آؤ۔ اشعث معاویہ کے پاس گیا اور کہنے
لگا اے معاویہ تم نے قرآن شریف نیزوں پر کیوں بلند کیے ہیں معاویہ نے کہا اسلیے کہ ہم اور تم
خدا کی کتاب اور اسکے حکم کیطرف رجوع کریں۔ اشعث نے کہا یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ وہاں سے
واپس آکر جناب امیرؑ کی خدمت میں معاویہ کی تمام گفتگو بیان کی سب لوگ کہنے لگے ہم بھی اسی بات
پر راضی ہیں۔ پھر اہل شام نے کہا کہ ہم تو ابو موسے کی حکومت پر راضی ہیں۔ جناب امیرؑ نے فرمایا
تمنے اول میری نافرمانی کی ہے اب تو مت کرو۔ میں ابو موسے میں حکومت کی لیاقت نہیں پاتا وہ
ضعیف الرائے ہے عمرو بن عاص کے مکروں سے واقف نہیں۔ اشعث اور زید بن حصین اور مسعر
بن فدکی کہنے لگے ہم اسکے سوا کسی پر راضی نہیں جس چیز میں کہ ہم ڈرے ہیں اس نے ہمیں اس
سے پہلے ہی ڈرایا تھا۔ ہم اسکے سوا کسی کی بات نہیں مانیں گے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا ابو موسے
سے یہ بات پوری نہیں ہو سکے گی۔ ابن عباس موجود ہیں اگر تم کہو تو میں انکو حکومت پر مقرر کروں
لوگ کہنے لگے بخدا ہم اسکی پروا بھی نہیں کرتے۔ انکا حکم ہونا تو خود آپ کا اپنے لیے حکم بنانا
ہے ہم ایسے شخص کو پسند کرتے ہیں۔ جو آپ کا اور معاویہ کا برابر طرفدار ہو جناب امیرؑ نے فرمایا پس
چھوڑ دو کہ میں اشتر کو مقرر کروں وہ بولے اشتر ہی نے تو یہ آگ لگائی ہے۔ حضرت امیرؑ نے فرمایا جبکہ
تم میری بات کو تسلیم نہیں کرتے تو جاؤ ابو موسی کو میرے پاس لے آؤ۔ اور جو چاہو سو کرو۔ ابو موسی
ان دنوں دونوں گروہوں سے الگ تھے لڑائی میں شامل نہیں ہوئے تھے انکا غلام انکے پاس
اس خبر کے پہونچانے کو دوڑتا ہوا گیا کہ دونوں گروہوں میں مصالحت ہو گئی ہے۔ ابو موسی نے
صلح کی خبر سنکر کہا الحمد للہ پھر غلام نے بیان کیا کہ تم کو لوگوں نے حکم مقرر کیا ہے۔ کہنے لگا
انا للہ وانا الیہ راجعون جب ابو موسی جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے

نے فرمایا کیوں یہ گذارش کیا اسلئے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں سب سے زیادہ عالم تھے سو آپ نے فرمایا پس میرا وصی اور میرا راز دار۔ اور جن لوگوں کو کہ میں اپنے بعد چھوڑتا ہوں ان سب سے بہتر اور میرے وعدوں کو پورا کرنیوالا اور میرے قرضوں کا ادا کرنیوالا علی بن ابیطالب ہے +

(۲) عن انس بن مالك قال حدثني سلمان انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اخي ووزيري ووصيي وخير من اخلف بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه ابن مردويه) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرا وصی اور میرے پیچھے رہنے والوں میں سب سے افضل علی بن ابی طالب ہیں

(۳) عن سلمان قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدري من كان وصي موسى قلت يوشع بن نون فقال وصيي في اهلي وخير من اخلفه بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه ابن مردويه) سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسیٰ کا وصی کون تھا میں نے عرض کیا یوشع بن نون حضرت نے فرمایا میرا وصی میرے اہل میں اور جنکو کہ میں اپنے بعد میں چھوڑتا ہوں ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہیں +

(۴) عن بريدة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي وصي ووارث وان عليا وصيي ووارثي (اخرجه البغوي في معجمه والديلمي في فردوس الاخبار) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی کا ایک وصی اور وارث ہوا کرتا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے +

(۵) عن انس قال قلنا لسلمان سل النبي صلى الله عليه وسلم من وصيه فقال سلمان من وصيك يا رسول الله فقال يا سلمان من كان وصي موسى قال قلت يوشع بن نون قال فان وصيي ووارثي ويقضي ديني وينجز موعدي علي بن ابي طالب (اخرجه احمد في مناقبه) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا تم جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ حضور کا وصی کون ہے سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جناب کا وصی کون ہے حضرت نے فرمایا اے سلمان موسیٰ علیہ السلام کا وصی کون تھا سلمان نے عرض کیا یوشع بن نون جناب نے ارشاد کیا میرا وصی اور وارث اور میرے قرض کا ادا کرنے والا اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے +

(۶) عن علي قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اخي ووارثي ووصيي قلت وما ارث منك يا نبي الله قال ما ورث الانبياء من قبلي قلت وما ورث الانبياء من قبلك قال كتابهم وسنت نبيهم (اخرجه ابن المحضرمي) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب سردار انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام

احنف بن قیس بھی لڑائی سے اکتا گئے تھے وہ بھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا امیر المومنین
ابن عاص نے آپ کو زمین پر پٹکدیا ہے۔ میں ابوموسی کی واپسی سے متعجب ہوں میں تھوڑی دور تک
اسکے ہمراہ ہولیا تھا میں اسکو کند زبان اور بہت بھولی عقل کا آدمی پاتا ہوں۔ وہ ان لوگوں کی اصلاح
کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ ان کیواسطے ایسا شخص چاہیئے جو انکے پاس پھر پھر آسمان کے تارے کی
طرح سے ان سے دور رہے۔ اگر آپ مجھے حکم بناتے تو دیکھتے کہ میں کیا کرتا۔ ورنہ آپنے مجھے ابوموسی
کے ساتھ دوسرا پانسیر الحکم بنایا ہوتا۔ عمرو بن عاص نے میرے سامنے کوئی ایسی گرہ نہیں لگائی کہ
میں اسکو نہ کھولدیا ہو۔ جناب امیرؑ نے فرمایا لوگ ابوموسی کے سوا کسیپر راضی نہیں تھے۔ پھر ابوموسی
اور عمرو بن عاص عہدنامہ لکھنے کے لیئے جناب امیرؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کاتب نے عہدنامہ لکھنا
شروع کیا جسکا عنوان یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ وہ عہدنامہ ہے کہ امیر المومنین علی بن ابیطالب
اور معاویہ بن ابی سفیان اور ان دونوں کے ساتھ والوں کے حسب منشا لکھا جاتا ہے۔ عمرو بن العاص
نے کاتب سے کہا جناب علیؑ آپ لوگوں کے امیر المومنین ہیں ہمارے امیر نہیں۔ امارت سے آپ کا نام محو
کردے۔ احنف بن قیس نے جناب امیرؑ سے عرض کیا آپ ہرگز محو نکریں اگرچہ بعض لوگ بعض کو قتل کر
ڈالیں۔ اگر آپنے اپنا نام امارت سے مٹا دیا مجھے خوف ہے کہ پھر کبھی امیر المومنین کا نام اپنے لیے قائم
نکرسکیں گے۔ آپ نے بھی محو کرنے سے انکار فرمایا۔ اشعث بن قیس اس امر میں بحث کرنے لگا اسنے
آپ کا نام مٹا دیا۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر سنت کے مقابل سنت پوری ہوگئی۔ بخدا صلح
حدیبیہ کے روز میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب عہدنامہ تھا جبکہ مینے محمد رسول اللہ لکھا کفار
کہنے لگے آپ رسول اللہ نہیں ہیں یا علی تم آپ کا اسم مبارک اور آپکے والد ماجد کا اسم مبارک لکھو۔
مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کرنے کے لیئے حکم دیا۔ مینے عرض کیا مجھ سے
ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہمیں وہ مقام بتادے۔ مینے حضرت کو
وہ مقام بتادیا حضور نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا۔ اور فرمایا عنقریب تجھے بھی ایسی جگہ پیش
کی جائیگی اور تجھ کو بھی لوگوں کا کہنا ماننا پڑے گا۔ پھر جناب امیرؑ نے کاتب سے فرمایا۔ لکھ یہ وہ عہدنامہ
ہے کہ علی بن ابی طالب اور معاویہ ابن ابی سفیان اور اہل کوفہ اور اہل شام کی حسب منشا لکھا گیا ہے
کہ ہم خدا کے حکم اور اسکی کتاب کو حکم مقرر کرتے ہیں جسکو وہ موت کا حکم دے ہم بھی اسکی موت پر راضی
ہونگے اور جسکو وہ زندہ کرے ہم بھی اسکی زندگی پر راضی رہیں گے۔ پس ابوموسی الاشعری اور عمرو
ابن العاص اسکے لیے حکم مقرر کیئے گئے ہیں جو کچھ کہ یہ دونوں خدا کی کتاب میں پائیں گے اسپر حکم

دینگے اور اگر خدا کی کتاب مین نہ پائینگے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت جامع غیر مفرقہ کی طرف رجوع کرینگے دونو منصفون نے جناب علی اور معاویہ اور ان دونو کے لشکر سے عہد لے لیا ہے اور وہ دونون انکے اہل وعیال اور جان و مال کے امین ہین۔ اور جو فیصلہ کہ دونون منصف بیان کرینگے اسکے اجرا مین تمام امت انکی معاون ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ دونون منصف تمام امت کی نسبت فیصلہ کرین نہ کسی خاص گروہ یا فرقہ کی نسبت اور رمضان کے مہینے تک ان دونون کو مہلت دیجاتی ہے۔ اور اگر ان دونون کا منشاء ہو تو بعد رمضان کے فیصلہ دیسکتے ہین اور فیصلہ بیان کرنیکا مقام ایسا ہونا چاہیے جو کوفہ اور شام کے وسط مین ہو۔ عہد نامہ پر اشعث بن قیس اور عدی بن حجر اور سعید بن قیس الہمدانی اور عقبہ بن زیاد الحضرمی اور یزید بن حجیہ التیمی اور مالک بن کعب الہمدانی حضرت امیر علیہ السلام کی طرف سے۔ اور ابو الاعور السلمی اور حبیب بن مسلمہ وغیرہ معاویہ کی طرف سے گواہ لکھے گئے۔ اشعث نے عہد نامہ لوگون کو پڑھکر سنایا۔ اور یہ عہد نامہ بدھ کے روز تیرھوین صفر سنہ ۳۷ سنتیس ہجری کو لکھا گیا۔ سب لوگون نے متفق ہوکر کہا کہ دومۃ الجندل مین منصفون کا اجتماع ہونا چاہیے۔ بعد ازان صفین سے لوگ واپس چلے آئے ۔

علامہ مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب مین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کو صفین مین ایک سو دس روز تک ٹہیرنا پڑا تھا۔ آپکے لشکر مین سے جو لوگ کہ نائل رتبہ شہادت ہوئے ان مین سے پچیس اہل بدر تھے چنانچہ عمار بن یاسر معروف بابن سمیہ رضی اللہ تعالی عنہ بھی انھین مین سے تھے جنکی عمر اسوقت ترانوے برس کی تھی۔ حضرت امیر کو صفین مین ستر لڑائیان پیش آئین ۔

علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین حبہ ابن جوین العرنی سے ناقل ہین کہ مینے حذیفہ بن الیمان سے عرض کیا کہ ہم لوگ فتنہ مین پڑنے سے نہایت خائف ہین ہمین آپ کوئی طریق اس سے بچنے کا بتا دیجئے۔ وہ کہنے لگے جس گروہ مین کہ ابن سمیہ ہو تم اسی گروہ مین شامل رہو کیونکہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اسکو رستہ سے بہکا ہوا باغیون کا گروہ قتل کرے گا۔ اور دنیا سے اسکی آخری خوراک پانی ملا دودھ ہوگا۔ حبہ کہتے ہین کہ مین جناب عمار کی شہادت کے روز انکے پاس موجود تھا۔ عمار کہہ رہے تھے کہ مجھے میرا آخری رزق دنیا کا لا دو۔ کسی نے ایک پیالے مین پانی ملا دودھ انکو لا دیا مینے دیکھا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حدیث کے روایت کرنے مین ایک حرف بھی خطا نہین کیا تھا۔ پھر عمار کہنے لگے آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے۔ بخدا اگر لوگ مجھے ہجر تک بھی بھگا دین تو بھی مین یہی جانتا ہون کہ ہم حق

پر ہین اور وہ لوگ باطل پر ہین۔ اسکے بعد عمار جنگ گاہ مین گئے۔ اور ابو الغادیہ کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ اور
ابن جوی السکسکی نے انکا سر اقدس بدن سے کاٹ لیا بعض راوی یہ کہتے ہین کہ آپ کو ابو الغادیہ کے سوا کسی
اور نے شہید کیا ہے۔ انکی شہادت سے پیشتر ذو الکلاع نے ایک دفعہ عمرو بن العاص کو کہتے ہوئے سنا تھا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کی نسبت فرمایا ہے کہ اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا۔ اور
تیرا آخری رزق دنیا مین پانی ملا ہوا دودھ ہوگا اکثر ذو الکلاع عمرو بن العاص سے کہا کرتا تھا اے عمرو
تجھپر افسوس ہے یہ کیا بات ہے عمار جناب علی علیہ السلام کیطرف ہین۔ عمرو بن العاص اسکو کہا کرتا تھا کہ
اگرچہ اسوقت عمار جناب علی کیطرف ہین لیکن عنقریب وہ ہماری جانب چلے آئین گے۔ ذو الکلاع جناب
عمار سے پہلے معاویہ کیطرف سے مارا گیا اور بعد مین جناب عمار حضرت علی کیطرف سے مارے گئے۔ عمرو بن العاص
نے معاویہ سے کہا مین نہین جانتا کہ مین ان دونون مین سے کس کے قتل ہونے پر زیادہ خوشی کرون۔ عمار کے
شہید ہونے پر یا ذو الکلاع کے مارے جانے پر۔ بخدا اگر ذو الکلاع عمار کے بعد جیتا رہتا تو اہل شام کے عام
لوگون کو اپنے ساتھ لیکر جناب امیر علیہ السلام کی طرف مائل ہو جاتا۔ جب حضرت عمار شہید ہوئے چند آدمی
معاویہ کے پاس گئے ان مین سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ مینے عمار کو قتل کیا ہے اتنے مین ابن جوی
السکسکی آکر کہنے لگا۔ مینے انکو قتل کیا ہے مینے انکو کہتے ہوئے سنا تھا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے عاشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے جا ملینگے۔ عمرو بن عاص نے ابن جوی سے
کہا اور تیرا دوست معاویہ اس بات پر خوش ہو۔ افسوس ہے کہ تیرے ہاتھ نے اسپر فتح حاصل کی لیکن
تو نے اپنے خدا کو اپنے آپ پر ناراض کر لیا۔ ذکر کرتے ہین کہ ابو الغادیہ حجاج کے زمانہ تک زندہ تھا۔ ایک
دن حجاج کے پاس کسی ضرورت کے لیئے گیا اس نے اسکی خوب آؤ بھگت کر کے پوچھا کہ عمار بن یاسر کو تو نے
ہی قتل کیا تھا وہ کہنے لگا مینے ہی قتل کیا تھا۔ حجاج کہنے لگا جو شخص کہ بڑے چوڑے چکلے آدمی کو قیامت
مین دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ پھر ابو الغادیہ نے اپنی ضرورت بیان کی۔ حجاج نے اس
کے پورا کرنے سے انکار کیا۔ اور کہنے لگا ہم ان لوگون کو دنیا کیونکر دے سکین جبکہ ان کو اس مین سے
کچھ بھی نہین دیا گیا۔ اور اسپر یہ خیال کرتا ہے کہ مین قیامت مین عظیم الباع ہونگا۔ لوگون نے حجاج سے
پوچھا عظیم الباع کسے کہتے ہین حجاج نے کہا عظیم الباع اس قوی ہیکل آدمی سے مراد ہے جس کے
دانت مثل احد کے اور ران مثل جبل ورقان کی ہون اور اسکا ایک چوتڑ مدینہ مین اور ایک ربذہ
مین ہو۔ واللہ اگر عمار کو ساری دنیا کے لوگ آپس مین ملکر قتل کر دیتے تو اللہ تعالی ان سب کو جہنم مین
دھکیل دیتا۔ عبد الرحمن السلمی روایت کرتے ہین کہ جب عمار شہید ہو گئے مین معاویہ کے لشکر مین گیا

عمرو بن العاص اور ابو الاعور کو تسلی کی باتیں کرتا ہوا پایا۔ میں نے اپنے گھوڑے کو انکے لشکر میں ڈالدیا تاکہ انکی باتیں خوب غور سے سنوں عبد اللہ اپنے والد عمرو بن العاص سے کہہ رہا تھا۔ ابا جان آج تمنے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جسکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہ فرمایا تھا فرمایا تھا۔ عمرو بن العاص نے کہا کیا فرمایا تھا۔ عبد اللہ نے کہا تمہیں نہیں معلوم کہ مسجد کی بنا کیوقت لوگ ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمار رضی اللہ عنہ آخرت میں دگنا اجر پانے کے لیے دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھکر فرمایا اے عمار تجھے باغیوں کا گروہ قتل کرے گا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا تم سنتے ہو عبد اللہ کیا کہتا ہے معاویہ نے کہا کیا کہتا ہے عمرو بن العاص نے عبد اللہ کی روایت کو بیان کیا معاویہ نے کہا کیا ہمنے عمار کو قتل کیا ہے؟ بلکہ اس نے قتل کیا ہے جو اپنے ساتھ اسکو مروانیکے لیے لایا تھا۔ یہ سنکر لوگ اپنے اپنے خیمہ و خرگاہ سے باہر نکل آئے اور باہم کہنے لگے عمار کو اس نے قتل کیا ہے جو انکو اپنے ہمراہ لایا تھا۔ عبد الرحمن اسلمی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ معاویہ کی گفتگو زیادہ حیرت انگیز تھی یا کہ اسکے لشکر کے لوگوں کی۔ جب عمار شہید ہو گئے جناب امیر علیہ السلام نے ربیعہ اور ہمدان کی قوموں سے کہا تم میری زرہ اور سپر ہو قریب بارہ ہزار آدمی کے جناب امیرؑ کے ساتھ ہو گئے آگے آگے جناب امیر خچر پر سوار تھے اور پیچھے پیچھے آپکے سب لوگ ہو لیے سب نے متفق ہو کر حملہ کیا اور اہل شام کی صفوں کو تتر بتر کر دیا۔ پھر جناب امیرؑ نے چلا کر فرمایا۔ اے معاویہ لوگ ہمارے درمیان کیوں مارے جائیں تو خود فوج سے باہر نکل آ۔ تاکہ میں خدا کے سامنے تجھ سے لڑوں جو شخص ہم دونوں میں سے اپنے حریف کو مار ڈالے تمام امور اسی کی ذات سے متعلق ہو جائیں۔ عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا جناب امیرؑ نے انصاف کی بات بیان فرمائی ہے معاویہ نے کہا لیکن تو نے تو انصاف کی نہیں کہی تو اچھی طرح سے جانتا ہے کہ کوئی شخص انکے مقابلہ پر نہیں گیا کہ قتل نہیں ہوا۔ عمرو بن العاص نے کہا تجھے ان سے مقابلہ نکرنا کیا بہل معلوم ہوتا ہے۔ معاویہ نے کہا تیری ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے بعد تجھے شام کی امارت کیواسطے طمع پیدا ہو گئی ہے۔

علامہ یوسف الکنجی الشافعی قدس سرہ العزیز کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں جب حکومت کا وقت آگیا جناب امیرؑ نے چار سو سوار شریح بن ہانی الحارثی کے ماتحتی میں ابو موسی کے ساتھ روانہ کیے اور انکی امامت نماز عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمائی۔ ادہر سے معاویہ نے عمرو بن العاص کو چار سو آدمی دیکر روانہ کیا دونوں حکم دومۃ الجندل میں پہونچ گئے۔ عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن الزبیر اور عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اور عبد الرحمن بن یغوث الزہری

اور ابوجہم بن حذیفہ اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ بھی وہان پہونچ گئے ان دلون سعد بن ابی وقاص بنی سلیم کے مال کے ساتھ جنگل کو گئے ہوئے تھے انکا خلف عمرو بن سعد انکے پاس جاکر کہنے لگا ابو موسی اور عمرو ابن عاص حکومت کے لیے دومۃ الجندل پر اکٹھے ہوئے ہین اور اکثر قریش کے لوگ بھی فیصلہ سننے کے لیے وہان گئے ہین۔ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور خاصکر ان چھ صاحبون مین سے ہو جنکو حضرت عمر نے شوریٰ کے لیے مقرر کیا تہا۔ تم اس امر مین کیون نہین داخل ہوتے تم تو لوگون سے زیادہ تر خلافت کا استحقاق رکھتے ہو۔ سعد نے وہان کے جانے سے انکار کیا بعض رواۃ یہ بھی لکھتے ہین کہ بعد ازان وہ بھی وہان تشریف لیگئے تھے لیکن پھر اپنی حاضری سے نادم ہوکر بیت المقدس کو چلے گئے اور وہان سے احرام عمرہ باندہکر مکہ معظمہ مین واپس چلے آئے جب کہ عمرو بن العاص اور ابو موسی جناب علیؑ اور معاویہ کے حکم مقرر ہوئے تہے اسوقت سے عمرو بن العاص ہر امر مین ابو موسے کو مقدم کرتا تہا اور آپ پیچھے رہتا تہا اور بہنایت تعظیم وتکریم سے پیش آتا تہا اور یہ کہتا تہا کہ مین نہ کسی امر مین تقدم کرنا نہین پسند کرتا۔ آپ مجھ سے عمر مین بڑے ہین آپکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے کہ اے میرے پروردگار۔ تو عبد اللہ بن قیس کے گناہ بخشدے اور قیامت کے روز اسے اچھی جگہہ مین داخل کر ایسے حرکات سے ابو موسی کے ذہن نشین ہوگیا کہ عمرو بن عاص کا ہر امر مین مجھے اپنی ذات پر مقدم کرنا فی نفسہ تعظیم وتکریم ہے اور عمرو ابن العاص انکو فریب مین لا رہا تہا جب دونون حکومت کے لیے اکٹھے ہوئے اور باہم رائے لگانے لگے۔ عمرو بن العاص نے کہا آپ بخوبی جانتے ہین کہ جناب عثمان رضی اللہ تعالے عنہ مظلوم شہید ہوے ہین۔ ابو موسے نے کہا بجا یہ بات بالکل درست ہے مین بھی اسکی گواہی دیتا ہون پھر اس نے کہا کہ آپکو یہ بھی معلوم ہے کہ معاویہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے۔ ابو موسی نے کہا ہان ٹھیک ہے۔ عمرو بن العاص نے کہا پھر اب آپکو اسے قریش کا متولی بنانے مین کیا پس وپیش ہے اگر آپ اس امر سے خائف ہین کہ اسے سبقت اسلام کا درجہ حاصل نہین یہ شرط تو اس مین موجود ہے کہ وہ خلیفہ مقتول یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے۔ اور انکے قصاص کا طالب ہے اور صاحب حسن سیاست اور صاحب تدبیر ہے اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بھائی ہے۔ ابو موسی نے کہا اے عمرو بن العاص خدا سے خوف کر۔ معاویہ کی شرافت مین یہ باتین جو تو بیان کر رہا ہے آیا اہل دین اور صاحبان عقل کے نزدیک یہ شرافت کی باتین ہوسکتی ہین۔ اگر مین افضل قریش کو خلافت کے واسطے پسند کرتا تو جناب علیؑ کے سپرد

کرنا۔ یہ بات جو تونے بیان کی ہے کہ وہ عثمان کا ولی ہے ہواسطے یہ امر اُسکو سپرد کیا جائے مین خاص اس
امر کے لیے اسکو خلافت نہین دے سکتا کیونکہ مہاجرین اور انصار پر اُسکو کسی طرح سے اولویت حاصل
نہین ہے۔ اور تونے جو اسکے غلبہ کی بات کو پیش کیا ہے اگر واللہ معاویہ تمام اہل زمین پر غلبہ بھی حاصل
کرلے مین اُسکو خلیفہ نہین بنا سکتا۔ عمرو بن العاص نے کہا اگر آپ معاویہ کو خلیفہ نہین بناتے تو میرے
بیٹے عبداللہ کی نسبت آپ کیا کہتے ہین آپ پر اُسکی صلاحیت اور فضیلت کا حال بخوبی روشن ہے
ابوموسی نے جوابدیا تونے اپنے بیٹے کو خود اس فتنہ کے دریا مین ڈبو دیا ہے اسلیے یہ امر اُسکے متعلق ہرگز
نہین کیا جاسکتا۔ عمرو بن العاص کہنے لگا۔ آخر یہ امر ایسے ہی آدمی کے سپرد کیا جائیگا جو روٹی کھاتا
ہو پانی پیتا ہو۔ ہمنے کوئی فرشتہ تو اسکے لیے نہین آئیگا۔ ابن زبیر نے سنکر کہا اے ابوموسی عمرو
کی بات کو غور سے سن اور خیال کر یہ کیا کہہ رہا ہے۔ ہوشیار ہوجا۔ پھر ابن زبیر نے ابن عاص سے کہا
اے ابن عاص عربنے باہم شمشیر زنی اور تیر اندازی کے بعد تجھ پر بھروسا کرکے اس امر کو تیرے سپرد
کیاہے۔ تو پھر اُنکو فتنہ مین مت ڈال اور خدا سے خوف کر۔ پس جبکہ عمرو بن العاص کی آرزو کو ابوموسے
نے نہ مانا ابوموسے نے اس امر کی خواہش کی کہ عبداللہ بن عمر کو خلیفہ بنایا جائے۔ عمرو بن العاص نے
اس امر کے ساتھ اتفاق کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ اسکے سوا کوئی اور رائے پیش کرو۔
ابوموسے نے کہا میری رائے مین یہ آتا ہے کہ ان دونون یعنے علی اور معاویہ کو خلافت سے علاحدہ
کرکے اس بات کو لوگون کے مشورہ پر چھوڑ دینا چاہیے تاکہ مسلمان جس شخصکو پسند کرین اپنے لیے
خلیفہ بنالین۔ عمرو بن العاص نے کہا یہ رائے بہت ہی درست ہے۔ اسپر اتفاق کرکے دونون باہر نکل آئے
اور لوگ انکے انتظار مین تھے کہ دیکھین کس بات پر دونون متفق ہوتے ہین۔ عمرو بن العاص نے کہا
اے ابوموسی آپ آگے بڑھکر لوگون سے اپنی رائے بیان کرین ابوموسے نے بڑھکر کہا اے لوگو ہمدونوں کی
رائے [illegible] ایک ایسے امر پر اتفاق کیا ہے جسکے ذریعے سے ہم امید کرتے ہین کہ خداوند تعالی اس
امت کے کام کو ٹھیک کردیگا اور لوگون کی پراگندگی کو دور کرکے انکے تفرقہ کو مٹا دیگا اور ان کو
ایک جماعت بنا دیگا۔ عمرو بن العاص نے کہا ابوموسے سچ کہتے ہین جناب عبداللہ بن عباسؓ نے ابوموسے
سے کہا تمنے عمرو بن العاص سے اگر کسی رائے پر اتفاق کرلیا ہے تو تم اسکو بڑھنے دو تاکہ وہ آپ
سے پہلے اپنی رائے کا اظہار کرے مین اسکے فریب سے ڈرتا ہون مجھے ہرگز اسپر اطمینان نہین
بیشک اسنے اسوقت تمہاری رائے پر اپنی رضا ظاہر کی ہوگی لیکن جب تم لوگون کے درمیان اپنی
رائے ظاہر کروگے تو وہ برخلاف بیان کرے گا ابوموسے نے کہا ہمنے باہم اتفاق کرلیا ہے اور

راضی ہو گئے ہیں ہرگز مخالفت نہیں ہوگی ابو موسی سلیم القلب تھے یہ کہکر خدا کی صفت و ثنا کے بعد بیان
کرنے لگے صاحبو لوگو ہمنے اس معاملہ میں نہایت غور کیا ہے کسی نہج سے اس امت کا کام ٹھیک نہیں
بیٹھتا۔ اور باہمی پراگندگی کسی نہج سے رفع نہیں ہوتی میری اور ابن عاص کی راے اس بات پر قرار
پائی ہے کہ ہم علی اور معاویہ کو خلافت سے علاحدہ کر کے اس کام کو امت کے سپرد کر دیں جسے چاہے
اختیار کرے ہمنے علی اور معاویہ دونوں کو علیحدہ کر دیا ہے تم جسکو چاہو اختیار کر لو۔ یہ کہکر ابو موسی
پیچھے ہٹ گیا۔ عمرو بن العاص نے یہ کہکر کہا اے لوگو ابو موسے نے اپنے دوست علی کو خلافت سے علیحدہ
کر دیا ہے اور جو کچھ کہ کہا ہے تم نے سنا ہے میں بھی انکے دوست کو علیحدہ کیا ہے اور اپنے دوست معاویہ
کو قائم رکھا ہے کیونکہ وہ حضرت عثمانؓ کا ولی اور انکے قصاص کا طالب ہے اور بسبب تمام لوگوں
کے انکے عہدہ کا زیادہ تر حقدار ہے۔ یہ کہکر وہاں سے الگ ہو گیا۔ ابو موسے نے کہا اے ابن عاص
تجھے کیا ہو گیا خدا تجھے یاری نہ دے تو نے بڑی بیوفائی کی ہے اور فجور کیا ہے تیری بالکل اس کتے کی
سی مثال ہے جسکا ذکر خدا نے اپنے کلام پاک میں کیا ہے ابن عاص نے ابو موسی سے کہا تیری
ٹھیک مثال گدہے کی سی ہے کہ جسپر بہت سی کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ سعد بن ابی وقاص نے کہا اے
ابو موسی عمرو بن العاص نے تجھے اپنے مکر سے کسقدر ضعیف کر دیا ہے ابو موسی کہنے لگا میں کیا کروں
اس نے اول ایک بات پر مجھ سے اتفاق کر کے پھر مجھ سے بدعہدی کی تھی ابن عباس کہنے لگے یہ تیرا گناہ
نہیں بلکہ اسکا گناہ ہے جس نے کہ تجھے اس مقام پر پیش کیا عبد الرحمن بن ابی بکر کہنے لگے اگر
اشعری آج دن سے پہلے دنیا سے غائب ہو جاتا تو اس کے لیے بہتر تھا۔ شریح ابن ہانی نے ابن
عاص پر حملہ کر کے کوڑے لگائے۔ عمرو بن عاص نے شریح پر عصا اٹھایا۔ لوگوں نے بیچ بچاؤ
کر دیا۔ اکثر شریح کہا کرتے تھے میں کسی بات پر اسقدر نہیں پچتایا جسقدر کہ بجاے ابن عاص کو کوڑے لگانے
کے عوض تلوار سے کیوں نہیں مارا۔ تحکیم کے بعد لوگوں نے ابو موسی کو تلاش کیا لیکن معلوم
ہوا کہ وہ سوار ہو کر مکہ کو چلے گئے۔ ابو موسے کہا کرتا تھا کہ مجھے ابن عباس نے ابن عاص کے
فریب سے ڈرایا تھا لیکن میں نے ابن عاص کی باتوں پر اطمینان کر لیا۔ اور مجھے گمان ہو گیا
کہ یہ کسی مسلمانوں کی مصلحت اور امت کی نصیحت میں کسی طرح سے اپنے غدر کا اثر نہیں ظاہر
کرے گا۔ مختصر بعد حکومت کے اہل شام عمرو بن عاص کے ساتھ معاویہ کے پاس گئے اور انپر
امیر ہونیکا سلام بجا لائے معاویہ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر بیان کیا کہ جو کوئی کہ ہماری خلافت میں
کچھ بھی دخل رکھتا تھا اسکو چاہیے کہ اب ہمارے پاس اپنا اطلاع حاصل کرے۔ ابن عمر کہا کرتے تھے

اسوقت میرے دل میں آیا کہ میں اسکو یہ کہوں کہ تیری خلافت میں اور تو کوئی نہیں مگر وہی لوگ چون چرا کرتے ہیں جو اسلام میں تجھ سے اور تیرے باپ سے بڑے ہیں۔ لیکن مجھے خوف تھا کہیں اس بات کے بیان کرنے سے میری گردن نہ ماری جاوے ✤

جنگ نہروان میں جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

علامہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں جب جناب امیر علیہ السلام صفین سے کوفہ کو واپس ہونے لگے راہ میں حروریہ آپ کے مخالف ہو کر لشکر سے علیحدہ ہو گئے اور تحکیم کو برا کہنے لگ گئے کہ خدا کے سوا کسی کا حکم ماننے کے قابل نہیں اور خدا کی نافرمانی کی اطاعت واجب نہیں یہ سب سے پہلی بات تھی جو ان سے ظاہر ہوئی جس راہ پر کہ وہ تھے اس سے منحرف ہو گئے۔ جب جناب امیر علیہ السلام کوفہ کے قریب پہنچے اور اس شہر کی عمارتیں دکھائی دینے لگیں اثناء راہ میں عبداللہ بن ودیعۃ الانصاری حضرت امیر سے ملے اور سلام عرض کیا آپ نے انسے پوچھا ہمارے معاملہ میں لوگ کیا کہتے ہیں عبداللہ نے عرض کیا بعض معجب ہیں بعض اس تحکیم کو برا ہی خیال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو ذوی الرای ہیں انکا کیا قول ہے۔ اس نے جواب دیا کہ انکا یہ قول ہے کہ جناب امیر نے ایک جماعت اکٹھی کر لی تھی لیکن پھر ان کو متفرق کر دیا اور اپنے لیے ایک مضبوط قلعہ بنا لیا تھا جسکو کہ اب گرا دیا۔ اب گرا ہوا قلعہ کیونکر بنے گا اور متفرق جماعت اب کب جمع ہو سکے گی۔ اگر حضرت امیر اطاعت کرنیوالوں کے ساتھ کارروائی کرتے تو جو شخص کہ نافرمان ہوا تھا ہوا تھا۔ ہوشیاری کی تو یہی بات تھی کہ دشمنوں سے جنگ کرتے رہتے یا فتح حاصل ہوتی یا شہید ہو جاتے۔ جناب امیر نے فرمایا میں نے اس قلعہ کو گرایا ہے یا کہ خود ان لوگوں نے اسکو گرایا ہے میں نے انکو پراگندہ کیا ہے یا کہ وہ خود پراگندہ ہو گئے ہیں۔ تم یہ جو کہتے ہو اگر حضرت امیر اطاعت شعاروں کے ساتھ کارروائی کرتے اور جو شخص نافرمان ہو جاتا ہو جاتا تھا اسکی پرواہ نہ کرتے اور دشمنوں سے جنگ کرتے رہتے یا فتح پا جاتے یا شہید ہو جاتے۔ بخدا یہ بات میری نگاہ میں تھی لیکن میں نے خیال کیا کہ یہ دونوں لڑکے حسن و حسین ہلاک ہو جائینگے اور اس امت سے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہو جائیگی اور یہ بات مجھے نہایت بری معلوم ہوئی نیز مجھے یہ خوف پیدا ہو گیا تھا کہ حسنین کے بعد یہ دونوں بھائی عبداللہ بن جعفر اور محمد بن الحنفیہ بھی ہلاک ہو جائینگے کیونکہ لشکر میں یہ میرے ساتھ تھے خدا کی قسم ہے آج سے کل کے بعد میں کبھی انکو ساتھ لیکر جنگ میں نہیں جایا کروں گا۔ یہ کہکر آپ نے گھوڑا ہانکا چلا اور آگے

تو سے ناگمان اپنی بائین جانب چھ سات قبرین دیکھین پوچھا کہ یہ قبرین کس کی ہین لوگون نے عرض کیا
یا امیر المومنین علیؑ آپکے تشریف لیجانے کے بعد خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے انھون نے
وصیت کی تہی کہ مجہے کوفہ کے باہر دفن کرنا یہ انکی قبر ہے اور باقی قبرین اور مسلمانون کی ہین اور قبل از
کوفہ کے باشندے اپنے مردون کو گہرون اور صحنون مین دفن کیا کرتے تہے سب سے اول خباب کوفہ کے
باہر دفن ہوے پہر انکے پہلو مین اور مسلمان بہی دفن کیے گئے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا خدا خباب پر
رحمت نازل کرے وہ اپنی رغبت سے مسلمان ہوے اور انہون نے اپنی خواہش سے ہجرت کی اور اپنی
زندگی مین جہاد کرتے رہے اور سالہا برس تک امتحان مین رہے خدا اچہے کام کرنیوالون کے عمل کو
ہرگز ضائع نہین کرتا آپ وہان پر کہڑے ہوکر فرمانے لگے اے وحشت ناک شہر کے رہنے والو اور اے
اجڑے مکانون کے باشندو مومن مردون مین سے اور مومن عورتون مین سے مسلمان مردون مین سے اور
مسلمان عورتون مین سے تم پر سلام ہو تم ہم سے آگے گئے ہو۔ ہم تمہارے پیچہے آنیوالے ہین اب
تہوڑی مدت کے بعد ہم تم سے ملین گے اے ہمارے پروردگار تو ہمکو اور انکو مغفرت کر اور اپنی عفو کے
ساتھ ہمارے گناہون سے اور انکے گناہون سے درگذر فرما اسکو خوشی حاصل ہو جو آخرت کو یاد کرے
اور اسکے واسطے نیک عمل کرے۔ اور اپنی روزی پر قانع اور اپنے خدا پر راضی ہے پہر آپ وہان
سے بنی حوال ہمدانیون کے کوچہ کے پاس پہونچے اور رونے کی آواز سنی آپ نے فرمایا یہ کیسی آواز ہے
عرض کیا گیا کہ لوگ صفین کے شہدا پر روتے ہین۔ آپ نے فرمایا کہ مین اس شخص کا گواہ ہون
جسنے صبر سے اپنے قتل ہونیکو گوارا کیا ہے اسی طرح سے خدا تعالے کا ذکر کرتے ہوے دار
الامارہ کے آگے پہنچے اور قصر مین داخل ہوگئے۔ خارجی آپ کے ساتھ کوفہ مین داخل نہ ہوے اور ایک
گاون مین جسکا نام حروراتہا جا اترے اسیوجہ سے وہ حروریہ مشہور ہوے [illegible]
تہے انہون نے اپنے گروہ مین منادی کرادی کہ شبث ابن ربعی تمیمی ہمارا امیر قتال ہے اور عبداللہ
ابن الکوی ہمارا امیر صلوۃ ہے اور ہر ایک کام مشورت سے کیا جائیگا۔ خدا پاک کے سوا کسی کی
بیعت واجب نہین اچہے کام کرنے چاہیے اور بری باتون سے باز رہنا چاہیے۔ اپنے علم مین وہ
یہ سمجہنے لگے کہ چونکہ جناب علیؑ نے حکم نہین مقرر کیے تہے وہ بیشک امام تہے حکومت کے
مقرر کرنے سے انکو اپنی امامت مین شک پیدا ہوگیا اور اپنی بات مین حیران ہوگئے۔ اور
یہ ان کی تعریف خدا تعالی نے اپنے پاک کلام مین بیان فرمائی ہے حیران له اصحاب یدعونه
الی الہدی ائتنا یعنی وہ سرگشتہ ہو اور اسکے یار اسکو ہدایت کی طرف بلاتے ہین کہ ہمارے

پاس چلا آ۔ کمبخت خارجی اس آیت کریمہ کے ورود کو حضرت امیر علیہ السلام کے شان مین خیال کرنے لگے
حالانکہ پروردگار عالم نے اپنی پاک کلام مین ایک غیر شخص کی بات کو تمثیلاً بیان فرمایا ہے جسکی توضیح کتب
تفسیر سے بخوبی ملسکتی ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام کے غلام بھی حیران نہین تھے بلکہ ان سے سرگشتگان
وادی حیرت ہدایت پاتے تھے جب جناب امیرؑ کے دوستون نے انکی یہ باتین سنین جناب عبداللہ بن
عباس انکے پاس جانے کو آمادہ ہوئے۔ جناب امیرؑ نے ان سے فرمایا۔ تم نے انکی باتون کی جواب دہی
مین جلدی نہ کرنا مین تمہارے پیچھے آرہا ہون۔ میرا انتظار کر لینا جب عبداللہ بن عباس انکے پاس
گئے خوارج نے پوچھا یا ابن عباس آپ کہان سے تشریف لائے ہین انہون فرمایا مین جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد اور انکے ابن عم کے پاس سے آیا ہون جو ہم سب سے زیادہ خدا کو پہچاننے والا ہے
اور انکے نبی کی سنت کو زیادہ جاننے والا ہے۔ خارجیون نے کہا۔ اے ابن عباس ہم نے ایک بڑے گناہ
سے توبہ کی ہے کیونکہ ہمنے خدا کے دین مین منصف مقرر کیے تھے۔ اگر جناب علی بھی ہماری طرح سے توبہ
کرین اور ہمارے دشمنون کے مقابلہ کے لیے آمادہ ہوجائین۔ تو ہم بھی جناب علی کیطرف رجوع کرینگے
ابن عباسؓ سے ان کے جواب دینے مین صبر نہ ہوسکا اور ان سے کہنے لگے۔ مین تمہین خدا کی قسم دیکر
پوچھتا ہون کہ جو کچھ کہ خداوند تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کیا تم اسکی تصدیق نہین کرتے؟ کہ مرد اور عورت
کے حق مین فرمایا ہے کہ تم مرد اور عورت کے اہل سے ایک ایک منصف مقرر کرو۔ ان دونون مین مصالحت کا ارادہ
کرین خدا تعالے ان مین موافقت پیدا کر دیگا خوارج بولے خدا کی قسم اسی طرح سے ہے ابن عباسؓ
نے کہا اب بتاؤ کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین کیون حکم مقرر نہ کیے جائین خارجیون نے جواب دیا جس
امر کے حکم کو خدا نے لوگون کے تفویض کیا ہے اس مین غور کرنے کے لیے خدا نے انکو حکم بھی دیا ہے
اس مین وہ خود بھی غور کر سکتے ہین اور حکم لگا سکتے ہین۔ اور جس امر مین کہ خدا نے خود حکم لگایا ہے اور
اسکو جاری کیا ہے۔ بندونکو اس مین غور کرنے کی گنجایش نہین۔ جیسے کہ زانی کو سو درہ لگانے اور
چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم خود خدا نے لگایا ہے۔ ان باتون مین لوگون کو غور نہ کرنا چاہیے ابن عباس نے
کہا خدا تعالے اس شخص کی نسبت کہ حرم مین شکار کرے اور ایک خرگوش جسکی قیمت ایک درہم
کی چوتھائی سے زیادہ نہین ہے ذبح کرے فرماتا ہے کہ تم مین سے صاحبان عدل اسکی قربانی کا حکم لگائین۔
خوارج نے کہا اے ابن عباس کیا تم شکار کے حکم اور عورت اور مرد کی شکر رنجی کے حکم کو مسلمانون
کے خون کے حکم کی برابر شمار کرتے ہو۔ اور کیا تمہارے نزدیک عمرو بن العاص عادل ہے کل بہت
لڑ رہا تھا۔ اگر وہ عادل ہو تو ہم عادل نہین ٹھیر سکتے۔ جسنے خدا کے حکم مین منصف قرار دیے ہین باوجود

نے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے حضور سے کیا ورثہ ملیگا فرمایا جو ورثہ کہ مجھ سے پہلے انبیا نے پایا ہے میں نے عرض کیا حضور سے پہلے انبیا نے کیا ورثہ چھوڑا ہے فرمایا کتاب اللہ اور اپنے نبی کی سنت +

(۷) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت اخی ووارثی ووصیی قال علی ما ارث منک قال ما یرث النبیون بعضہم بعضا قال اللہ ورسولہ اعلم فقال کتاب اللہ وسنۃ نبیہ (اخرجہ ابن المغازلی) معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے جناب امیر نے گذارش کیا حضور کا کیا ورثہ مجھے ملیگا فرمایا اگلے نبیوں نے ایکدوسرے سے کیا ورثہ پایا ہے جناب امیر نے عرض کیا کہ خدا اور اسکا رسول ہی جانتا ہوگا پس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ اور نبی کی سنت +

(۸) عن حبۃ العرنی عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوصیک بالعرب خیرا (اخرجہ ابن السراج) حبۃ العرنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علی میں تمکو عرب کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں +

(۹) عن حبیش بن رزین قال رأیت علیا یضحی بکبش فقلت لہ ما ھذا قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضحی عنہ (اخرجہ احمد) حبیش بن رزین کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام کو ایک مینڈھے کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا میں نے گذارش کیا یہ کیا ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں انکی طرف سے قربانی کیا کروں +

(۱۰) عن ام المومنین ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اختار من کل امۃ نبیا واختار لکل نبی وصیا وانا نبی ھذہ الامۃ وعلی وصیی فی عترتی واھل بیتی وامتی من بعدی (اخرجہ ابو بکر الخوارزمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبوی علیہ التحیۃ والثنا فرماتے تھے بالتحقیق ہر ایک امت سے خدا تعالی نے ایک نبی منتخب کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیئے اسکی امت سے ایک وصی انتخاب فرمایا ہے میں اس امت کا نبی ہوں اور میرے بعد میری امت اور میری عترت اور میرے اہل بیت میں میرا وصی علی ہے +

(۱۱) عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ فاتتہ فاطمۃ تعودہ فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجہد والضعف استعبرت فبکت حتی سال الدموع علی خدیہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ ان لکرامۃ اللہ ایاک زوجک من اقدمہم سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما ان اللہ تعالی اطلع الی اہل الارض اطلاعۃ فاختارنی منہم فبعثنی نبیا مرسلا ثم اطلع اطلاعۃ فاختار منہم بعلک فاوحی الی ان ازوجہا ایاک واتخذہ وصیا (اخرجہ الدارقطنی) و

خدا تعالیٰ نے معاویہ اور اسکے احباب کی نسبت اپنا حکم اس طرح جاری فرمایا ہے کہ یا وہ قتل کیے جائیں یا اپنی
بات سے باز آئیں تم نے صلحنامہ میں لڑائی کی میعاد لکھدی ہے۔ باوجودیکہ جزیہ کے اقرار کرنے والوں کو
سوا سورہ برات نازل فرما کر خدا تعالیٰ نے اہل حرب کے ساتھ اہل اسلام کی موادعت کو مطلق قطع
کر دیا ہے۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ جناب امیر بھی آ پہونچے اور عبد اللہ بن عباس سے فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں
ان سے گفتگو کرنے سے منع نہیں کیا تھا؟ پھر خوارج سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے تمہارا کوئی وکیل
ہے جو تمہاری طرف سے جواب دے سکے سب نے متفق ہو کر کہا عبد اللہ بن الکوی ہمارا وکیل ہے۔ جناب امیر
نے اس سے سوال کیا کہ تم نے ہم پر کیوں خروج کیا ہے اس نے جواب دیا کہ صفین کے روز کی تمہاری تحکیم
کے تقرر نے ہمیں اس بات پر مجبور کیا ہے۔ جناب امیر نے فرمایا جب شامیوں نے قرآن بلند کیے تھے میں نے
تم سے نہیں کہا تھا کہ میں انکے مکر و فریب کو [illegible] جانتا ہوں۔ ان لوگوں نے قرآن شریف
صرف مکر کی وجہ سے بلند کیے ہیں۔ تاکہ تمہیں فریب دیکر تمہیں اپنی لڑائی سے باز رکھیں چنانچہ
انہوں نے اس مکر کو کام میں لا کر لڑائی کو منقطع کر دیا اور تم آفت کے نازل ہونیکے امیدوار ہو بیٹھے
جناب امیر نے تمام سرگذشت انکو کہہ سنائی اور پھر فرمایا کہ اسدن تم نے میری بات ایک نہ مانی۔
میں نے صلحنامہ میں یہ شرط لکھدی تھی کہ دونوں منصف اسی امر کو زندہ کریں جسے کہ قرآن نے
زندہ کیا ہے اور اسی امر کے مارنے کے درپے ہوں جسے کہ قرآن نے مارا ہے قرآن الحمد اور و
الناس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان لکھا ہوا ہے وہ خود نہیں بولتا مگر لوگ اس سے متکلم ہوتے
ہیں۔ خارجیوں نے کہا فرمایئے آپ نے میعاد کیوں مقرر فرمائی تھی۔ جناب امیر نے فرمایا اسلیے
کہ اس میعاد میں ہماری حقیقت سے ناواقف شخص واقف ہو جائے اور واقف کو زیادہ تر ثبوت
مل جائے۔ نیز یہ بھی خیال تھا کہ شاید خدا تعالیٰ اس مدت کے درمیان [illegible] اتفاق پیدا
کر دے خدا ہلکو راہ راست دکھا دے۔ خارجیوں نے کہا اب یہ بتایئے کہ جسدن صلحنامہ لکھا
گیا تھا اور کاتب نے یہ لکھا تھا کہ یہ وہ امر ہے جسکی خواہش امیر المومنین علی اور معاویہ کرتے ہیں تو عمرو
ابن عاص کے انکار پر آپ نے مومنین کی امارت سے اپنے نام کو مٹا دیا اور کاتب سے یہ لکھوایا کہ یہ
وہ امر ہے جسکی علی اور معاویہ خواہش کرتے ہیں۔ پس جبکہ آپ امیر المومنین نہ ہوئے اور ہم لوگ
مومنین میں سے ہیں تو آپ ہمارے امیر نہ ٹھہرے۔ جناب امیر نے جواب دیا تمکو معلوم ہوگا کہ حدیبیہ
کے روز میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا لکھو یہ وہ امر ہے
جسپر کہ محمد رسول اللہ اور سہیل بن عمرو صلح کرتے ہیں۔ اسپر سہیل کہنے لگا اگر ہم آپکو رسول اللہ

جانتے تو جناب سے جنگ کیون کرتے بس جس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کیا تہا مینے
بہی امارت مومنین سے اپنا نام محو کیا ہے۔ اس فعل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل میرا مقتدا تہا۔
اب بتاؤ کہ تمہاری کوئی حجت باقی رہگئی ہے۔ تمام لوگ خاموش ہوگئے جناب امیر نے ان سے فرمایا۔ اب اٹھو
اور اپنے شہر مین چلو خدا تمپر رحم کرے۔ کہنے لگے ہم شہر مین چلینگے۔ لیکن حکومت کی میعاد ختم ہونے
تک ہم یہین ٹہیرتے ہین جناب امیر انکے پاس سے واپس تشریف لے آئے۔ وہ لوگ اپنے قول مین بالکل
جہوٹے تہے۔ جب منصفون نے فیصلہ دیدیا۔ اور ہانی بن شریح ابن عباسؓ کے ساتھ جناب امیر کی
خدمت مین پہونچ گیا۔ اور حکومت کے فیصلہ سے آپ کو مطلع کیا۔ آپ نے کہڑے ہوکر لوگون کو خطبہ
سنایا اور حمد و نعت کے بعد ارشاد کیا کہ بتحقیق معصیت کا وبال حسرت اور نتیجہ ندامت ہے مینے تمکو ان
دونون شخصون کی حکومت سے آگاہ کیا تہا لیکن تمنے میرا کہنا نہ مانا اور میری راے کو چہوڑدیا۔ ان
دونون آدمیون نے جنکو تم نے حکم مقرر کیا تہا خدا کی کتاب کے حکم پس پشت ڈالدیا۔ اور جس امر
کی نسبت قرآن نے موت کا حکم دیا تہا اسکو زندہ کیا اور جس امر کے زندہ کرنے کا قرآن نے حکم دیا تہا
اسکو ماردیا اور خدا کی ہدایت کو چہوڑکر دونون ہی اپنی اپنی خواہش کے پیرو ہوگئے اور خدا کی حجت
روشن اور حضرت کی نورانی سنت کو چہوڑکر دونون نے اپنی راے سے فیصلہ دیا اور [illegible] امر مین اختلاف
کیا اور دونون راہ راست سے محروم رہے۔ پس تم شام کے سفر کے واسطے مستعد ہوجاؤ۔ اور پہلے روز
لشکر یہان سے کوچ کرجائے۔ یہ فرماکر آپ منبر سے اترے اور خارجیون کو ایک خط لکہا جسکا مضمون یہ تہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے بندے امیر المومنین علی کی طرف زید بن حصین اور عبداللہ بن وہب الراسبی۔ اور عبداللہ بن الکوی
وغیرہ کو معلوم ہو کہ ان دونون شخصون نے کتاب اللہ کی مخالفت کی ہے اور خدا کی ہدایت کو چہوڑکر حکومت
مین اپنی اپنی خواہش کی پیروی کی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہین کیا قرآن کے
حکم کے مستفاد نہین ہنے جسوقت تمہارے پاس میرا یہ خط پہونچے تم میرے پاس چلے آؤ۔ کیونکہ ہم اپنے
اور تمہارے دشمنون کیطرف جانیوالے ہین۔ اور اسی پہلے امر پر ثابت قدم ہین جسپر کہ ہم پیشتر تہے
خارجیون نے جناب امیر کے خط کا جواب یہ لکہا۔ اما بعد آپنے اپنے خدا کا غضب تو نہین کیا بلکہ
اپنے آپ کا غضب کیا ہے آپنے اپنی جان مین کفر کیا ہے اگر آپنے توبہ کی تو ہم غور کرینگے کہ ہم کو
انکے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔ جناب امیر اس خط کو پڑہکر انکی طرف سے مایوس ہوگئے۔ اور خیال
کیا کہ انکا پیچہا چہوڑدیا جاے اور شام والون سے لڑنا چاہیے۔ اسلیے آپ کوفہ کے لوگون کو خطبہ

سنانیکے لیئے کہڑے ہوے اور خدا کی صفت وثنا کے بعد فرمایا جس نے جہاد کو ترک کیا اور خدا کے حکم کی تعمیل مین
سستی کی وہ ہلاکت کے کنارے کے قریب ہے۔ مگر وہ شخص کہ جسکے لیئے اللہ تعالے اپنی نعمت سے تدارک کرے
بس تم لوگ خدا سے ڈرو۔ اور جو شخص کہ خدا سے لڑنا چاہتا ہے۔ اور خدا کی روشنائی کو بجہانا چاہتا ہے
اس سے لڑو۔ اور ان خیانت کرنے والون گمراہون سے جنگ کرو۔ کہ جنکو اگر ولایت ملجاے تو کسرے
اور ہرقل کے افعال کی پیروی کرنا اپنا فخر سمجہتے ہین۔ اب اپنے دشمنون کی لڑائی کے لیئے آمادہ ہو
جاؤ۔ ہمنے تمہارے بہائیون اہل بصرہ کو لکہہ بہیجا ہے کہ وہ بہی تمہارے پاس پہونچ جائین انشا
اللہ تعالے انکے پہونچنے کے بعد ہم بہی روانہ ہو جائینگے۔ جناب امیرؑ کیطرف سے اندنون ابن عباس
بصرے کے حاکم تہے آپنے انکی طرف خط روانہ کیا کہ ہم شہر سے نکلکر نخیلہ مین فوج کے پاس پہونچ
گئے ہین۔ ہماری راے دشمنون کے ساتھ جنگ کرنے پر قرار پائی ہے اہل بصرہ مین سے جو اشخاص کہ
ہماری شرکت کرنا چاہتے ہون آپ انکو اپنے ہمراہ لاوین والسلام پہر آپنے ہر ایک قبیلہ کے رئیس
کو لکہہ بہیجا کہ اپنے کنبہ کے بہادرون اور غلامون کو لیکر لشکر مین پہونچ جاے۔ چنانچہ سب سے اول
سعد بن قیس الہمدانی نے آکر عرض کیا یا امیر المومنین مین بسر وچشم سب سے پہلے حاضر ہون انکے
بعد معقل بن قیس اور عدی بن حاتم الطائی اپنے اپنے قوم کے بزرگون اور قبائل کے ساتھ حاضر خدمت
ہو گئے جنکی تعداد چالیس ہزار تہی انکے سوا سولہ ہزار غلامون کا گروہ تہا آپنے مدائن مین سعد
ابن مسعود کو بہی لکہہ بہیجا تہا کہ لڑائی کے لیئے جس قدر کہ بہادر دستیاب ہو سکین لشکر مین بہیجدیے
جائین۔ اسی اثنا مین جناب امیرؑ کو یہ معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگ یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت ہماری شرکت
فرماوین تو ہم ان حروریہ سے جنگ کرکے فیصلہ کرلین جب ہم ان سے نبٹ جائینگے تو پہر اہل
شام سے لڑنیکا قصد کرینگے۔ آپنے لشکر والون سے فرمایا تم ان خارجیون کا پیچہا چہوڑ دو اور
میرے ساتھ معاویہ اور اہل شام کی طرف چلکر ان سے جنگ کیا جاے تاکہ وہ خدا کی زمین پر جبر
نہ بنجائین بندگان خدا کو اپنا خدمتگار نہ بنالین۔ لوگون نے باواز بلند عرض کیا یا امیر المومنین
ہم آپکے انصار اور شیعہ اور آپکے پیرو ہین ہم آپکے دشمن کے دشمن اور دوست کے دوست
ہین ہم آپکی اطاعت کرنے والے کے مطیع ہین۔ خواہ وہ کوئی ہو اور کہین ہو جہان آپکی
منشا چاہے آپ ہمکو لے چلین۔ جناب امیرؑ انکے ساتہہ یہ گفتگو کر ہی رہے تہے کہ آپکو خبر
پہونچی کہ خارجیون نے خروج کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبد اللہ بن الخباب بن الارت
رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ اور انکی بی بی حاملہ تہین اسکا پیٹ چاک کر ڈالا ہے انکے سوا اور

تین عورتون کو قتل کیا ہے اور ام السنان الصید۔۔۔ کو بھی مار دیا ہے۔ آپنے حارث بن مرۃ العبدی کو خوارج کی جانب روانہ کیا کہ اس خبر کی صحت کو دریافت کرکے لکھہ بھیجین اور کوئی بات لکھنے سے باقی نہ چھوڑین۔ جب حارث خارجیون کے پاس گئے اور ان سے اسکا ماجرا پوچھا ان کمبختون نے انکو بھی مار ڈالا حضرت امیرؑ ابھی لشکر ہی مین تھے کہ آپ کو انکے قتل کی خبر ملی لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ ان خارجیون کو کیون یہ چھوڑے جاتے ہین تاکہ ہمارے مال کو ہمارے پیچھے لوٹین اور ہمارے عیال کو مار ڈالین۔ آپ ہمارے ساتھ ان کی لڑائی کو تشریف لے چلین۔ جب ہم ان سے فراغت حاصل کر لین گے تو ہم اپنے شامی دشمنون کی طرف چلین گے۔ اشعث بن قیس نے بھی کھڑے ہو کر اسی بات کی تائید کی۔ اکثر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اشعث خارجیون کی طرفداری کریگا۔ کیونکہ صفین کے روز اس نے کہا تھا کہ اس قوم نے نہایت انصاف کی بات کہی ہے کہ شامی ہمکو کتاب اللہ کیطرف دعوت کرتے ہین اب جبکہ اشعث نے انکی برخلاف یہ بات بیان کی تو لوگون کو معلوم ہو گیا کہ وہ خوارج کی رائے کا طرفدار نہین ہے۔ حضرت امیرؑ نے بھی خوارج کی طرف روانہ ہونے کا قصد فرمایا اتنے مین ایک ازدی قوم کا منجم جسکا نام مسافر بن عدی تھا حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین آپ خارجیون کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے فلان ساعت مین باہر نکلین اور اگر آپ اس ساعت کے سوا کسی دوسرے وقت مین تشریف لیجائین گے تو آپ کو اور آپکے دوستون کو نہایت تکلیف ہونچیگی حضرت نے اس کے قول کی مخالفت کی اور اسکی مقررہ ساعت کے برخلاف دوسری ساعت مین جنگ پر تشریف لے گئے اور ظفریاب ہو گئے جب جناب امیرؑ کوچ فرما کر خوارج کے اتنے قریب جا پہونچے کہ جہان سے آپ انکو اور وہ آپ کو دیکھ رہے تھے آپنے انکو کہلا بھیجا کہ اگر تم ہمارے بھائیون کے قاتلون کو دیدو کہ ہم ان کو قتل کر دین تو ہم تمہین قتل نہین کرینگے اور تمکو چھوڑ دینگے۔ کیونکہ ہم اہل شام کے ساتھ جنگ کرنے کو جا رہے ہین۔ شاید خدا تعالے تمہارے دلون کو پھیر دے اور جس برے کام کو تم پہلے کر رہے تھے اسی کیطرف تمکو لوٹا دے۔ خوارج نے جواب دیا کہ ہم سب نے متفق ہو کر انکو قتل کیا ہے۔ اور تم سب ملکر تمہاری خون کو بہانا حلال سمجھتے ہین۔ حضرت امیرؑ کے لشکر سے قیس بن سعد بن عبادہ باہر نکلکر کہنے لگے۔ اے بندگان خدا تم ہمارے بھائیون کی قاتلون کو ہمین دیدو اور جس امر سے کہ تم ہم سے علیحدہ ہوئے ہو۔ اور ہمارے ساتھ ہو اسی امر مین شامل ہو جاؤ۔ اور ہمارے دشمنون اور اپنے دشمنون کے ساتھ جنگ کرنے کے لیئے ہمسے ملجاؤ۔ تم بڑے بھاری گناہ کا ارتکاب کر رہے ہو کہ ہمکو مشرک ٹھیراتے ہو اور خود مسلمانون کے خون بہاتے ہو۔ عبد اللہ بن سبحرۃ السلمی انکے جواب مین کہنے

لگا۔ پھر حق ظاہر ہوگیا ہم تمہارا اتباع ہرگز نہیں کرینگے۔ پھر جناب امیر علیہ السلام خود بدولت لشکر
سے باہر تشریف لیگئے اور خوارج کو مخاطب کرکے فرمانے لگے۔ اے گنہگاروں کے گروہ جسکو کہ ناحق
کے جھگڑے اور بیہودہ شُبہے نے فتنہ اور فساد پر آمادہ کیا ہے اور خواہش نفسانی اور ستیزہ خوئی
نے حق کی پیروی سے باز رکھا ہے۔ تمہارے نفوس خود سرکش ہیں۔ اور تمنے حکومت کی آڑ پکڑ رکھی
ہے تمنے خود مجھ سے اسکی خواہش کی تھی۔ میں تو اسے براہی جانتا رہا۔ میںنے تم سے نہیں کہا تھا
کہ شامی تمکو دہوکا دے رہے ہیں۔ تمنے مخالفوں کی مانند میرے کہنے کو نہ مانا اور مثل نافرمان
لوگوں کے میرے دشمن بنگئے میںنے ناچار اپنی رائے کو بھی تمہاری رائے کیطرف پھیر دیا باوجودیکہ
اسوقت شامیوں کا کام تمام ہوچکا تھا اور وہ پریشان نظر آرہے تھے۔ ۔ قریب ہوگئے تھے
لیکن تمہارے بڑے بوڑھوں کی رائے اسپر قرار پائی کہ دو شخص حکم بنائے جائیں پھر میںنے
ان دونوں سے یہ شرط ٹھیرائی کہ قرآن سے فیصلہ کریں اور ہرگز اس سے تجاوز نکریں مگر ان دونوں
نے حق کو چھوڑ دیا۔ باوجودیکہ حق انکی آنکھوں کے سامنے پھر رہا تھا۔ اب تم بیان کرو کہ کیوں
تم ہمارے ساتھ لڑنے کو حلال سمجھتے ہو۔ اسپر تم لوگوں کو ناحق ستاتے اور . . ! انکے گلے کاٹتے
ہو یہ بات تو دنیا و آخرت میں صاف گھاٹا کھانے کی نشانی ہے یہ سنکر خوارج چلانے لگے کہ ہرگز
کوئی جواب نہ دے اور لڑائی پر آمادہ ہوجاؤ۔ اور پکار کر کہنے لگے جنت کے سوا اور کوئی مقام
آرام کا نہیں ہے۔ حضرت اپنے اصحاب کے پاس واپس تشریف لے آئے اور صف آرائی کا حکم
دیا میمنہ پر حجر بن عدی اور میسرہ پر شبیب بن ربعی یا معقل یا ابن قیس الریاحی کو مقرر کیا اور سواروں
کی سپہ سالاری ابو ایوب انصاری کی سپرد فرمائی اور پیادوں کی افسری ابو قتادۃ الانصاری
کے متعلق کی اور مقدمۃ الجیش قیس بن سعد بن عبادہ کے سپرد کیا اور خود قلب میں جاگزین ہوئے
خوارج نے میمنہ زید بن قیس الطائی اور میسرہ شریح ابن عوفی العبسی کے سپرد کرکے سواروں
پر حمزہ بن سنان الاسدی اور پیادوں پر حرقوص بن زہیر السعدی کو مقرر کیا۔ ادھر جناب امیر
علیہ السلام نے رایت امان حضرت ابو ایوب انصاری کے تفویض فرمایا۔ انہوں نے آواز بلند بگلے
کی منادی کردی کہ جو شخص اس علم کے نیچے آجائیگا اور اس نے کسی کو قتل نکیا ہوگا اور کسی مسلمان کو
اذیت نہ پہنچائی ہوگی اسکو قتل سے امان دیگا اور جو شخص کوفہ کو چلا جائے یا مدائن کو لوٹ جائے
اسکو بھی امان حاصل ہے۔ اگر اسوقت بھی ہمارے بھائیوں کے قاتل ہمکو دیدیے جائیں تو ہمیں
تمہارے ساتھ جنگ کرنے کی ضرورت نہیں منادی کو سنکر فروہ بن نوفل الاشجعی پانسو سوار

ایک حضرت امیر کے لشکر میں آملا اور ایک گروہ انہیں سے کوفہ کو اور ایک گروہ مدائن کو چلا گیا۔ بارہ ہزار کے قریب
ان کی جمعیت تھی لیکن ان میں سے چار ہزار باقی رہ گئے۔ اور جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنے کو دوڑے۔
آپنے اپنے لشکر سے فرمایا جبتک کہ وہ تم پر حملہ نکریں تم ان سے کچھ مت کہو اتنے میں خارجی الرواح الرواح فی
الجنۃ پکارتے ہوئے حملہ آور ہوئے۔ حضرت امیر کے لشکر دو حصوں میں منقسم ہو گئی اور خارجیوں کو بیچ میں
لے لیا۔ میمنہ اور میسرہ کی فوجیں دونوں طرف سے انپر ٹوٹ پڑیں تیر انداز انکے سامنے آکھڑے ہوئے اور
پیادے تلواروں اور نیزوں سے انپر ٹوٹ پڑے کچھ دیر نہیں گذرنی پائی تھی کہ سوا سات آدمیوں کے
تمام خارجی مارے گئے۔ دو آدمی ان میں سے خراسان کیطرف بھاگ نکلے۔ چنانچہ ابتک اس ملک میں ان
دونوں کی نسل موجود ہے اور دو آدمی یمن کیجانب فرار کر گئے وہاں بھی ان کی نسل موجود ہے جو اباضیہ
کے نام سے مشہور ہے کیونکہ انکے مورث اعلے کا نام عبداللہ بن اباض تھا۔ اور دو آدمی تل موزن کیطرف
چلے گئے۔ جناب امیر کے لشکر کو تمام انکا مال ومتاع غنیمت میں دستیاب ہوا اور حضرت کے لشکر میں سے
صرف دو آدمی مارے گئے۔ اور خارجیوں سے صرف سات آدمی باقی بچے۔ یہ حضرت امیر علیہ السلام کی
کرامت تھی کہ آپنے اس جنگ سے پیشتر اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری فوج میں سے دس آدمی بھی
نہیں مارے جائینگے اور انکی گروہ میں سے دس آدمی بھی باقی نہیں بچیں گے۔

محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ کہ جناب امیر خوارج کے ظہور سے پیشتر اپنے اصحاب سے بیان فرمایا
کرتے تھے کہ عنقریب ایک ایسا گروہ خروج کرنے والا ہے جو دین سے اس طرح پر بھاگے گا جس طرح سے کہ تیر
کمان سے بھاگتا ہے۔ انکی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک ننھا آدمی ہوگا۔ بارہا لوگوں نے اس گفتگو کو
جناب سے سنا ہوا تھا جب نہروانیوں نے خروج کیا۔ تو آپ اپنے دوستوں کے ساتھ انکی جنگ کے
لیے تشریف لے گئے اور جو حال کہ گذرنا تھا گذر چکا اور انکو جنگ سے فراغت حاصل ہو گئی۔ آپنے اپنے
اصحاب سے فرمایا۔ اب انہیں تم اس ننھے کو تلاش کرو لوگ اسکو تلاش کرنے لگے بعض شخصوں نے آکر
عرض کیا وہ تو ان میں نہیں تھا۔ بلکہ بعض یہی کہنے لگے کہ وہ ان میں نہیں ہے آپنے فرمایا واللہ
انہیں میں ہے قسم ہے خدا کی نہ مینے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ اتنے میں ایک شخص
نے آکر مژدہ سنایا کہ یا امیر المومنین ہمنے اسے ڈھونڈ نکالا ہے بعض راویوں کا یہ بیان ہے کہ قبل
اسکے کہ کوئی آکر اسکے دستیاب ہونیکا مژدہ سناتا حضرت خود بدولت اسکی تلاش کو نکلے آپکے ساتھ سلیم
ابن ثمامہ الحنفی اور ریان بن صبرہ بھی سرگرم تلاش ہوئے ناگہان نہر کے کنارے ایک گڑھے میں پچاس
لاشوں کے نیچے سے برآمد ہوا سب لوگوں نے اسکو دیکھا کہ اسکا ایک ہاتھ مع بازو کے نہیں ہے اور بجائے ہاتھ

کے بازو پر عورت کے پستان کی صورت کا ایک لوتھڑا گوشت کا لٹکا ہوا ہے۔ اور سر پستان کا سا سر بھی بنا ہوا ہے اور اسپر کالے کالے بال جمع ہوئے ہین۔ جب اسکو کھینچا جاتا تھا تو وہ بڑھ کر پورے ہاتھ کے برابر لانبا ہو جاتا تھا اور جب چھوڑ دیا جاتا تو پھر سمٹ کر پستان کی سی شکل بنجاتا تھا جب جناب امیر نے اسکو دیکھا تو تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا واللہ نہ مینے جھوٹ کہا تھا۔ اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا تھا اگر اسبات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم عمل نیک نہ چھوڑ بیٹھو۔ تو مین تمکو اس شخص کی شان مین کہ جو ان لوگون سے لڑے اور لڑائی مین اس شخص کو لگا۔ کہا ہے جنانچہ جس حق پر کہ ہم ہین مین جو کچھ کہ خداے پاک نے اپنے نبی کریم کی زبان مبارک پر جاری فرمایا ہے ضرور بیان کر دیتا۔

جناب امیر علیہ السلام کے لشکر سے صرف سات آدمی شہید ہوئے۔ یہ واقعہ سنہ اڑتیس ہجری مین پیش آیا اور اس واقعہ مین جناب امیر علیہ السلام کے دوستون مین سے یزید بن نویرۃ الانصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ انہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور انکو شرف سبقت فی الاسلام بھی حاصل تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے جنتی ہونے کی نسبت اپنی زبان مبارک سے بشارت بیان فرمائی تھی انکو ابتداء واقعہ ہی مین خوارج نے شہید کیا۔

ان لوگون کی تعداد جنکو جناب امیر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے

روضۃ الصفا مین خاوندشاہ لکھتے ہین نقل است کہ حضرت امیر در ایام حرب فرزندان خود را بسیار وصیت نمودہ بود از انجملہ یکے این است کہ با امیر المومنین حسن فرمود کہ چون من رحلت کنم چنان کن کہ خلق را معلوم نشود کہ مدفن من کدام است کہ من دہ ہزار کس از شجاعان کفرہ و دلیران اسلام کہ قتل بر ایشان واجب بود بدست خود کشتہ ام و بیم است کہ فرزندان ایشان قبر من بشکافند و مخالفت من از بنی امیہ بیشتر است انتہی۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانیہ کا بیان

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانی کا حال لکھتے ہین اور یہ بھی دو قسم پر ہے جیسے حسن صورت و قوت بدن۔

جناب امیر علیہ السلام کا حسن صورت

حسن صورت میں جناب امیر علیہ السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عرب میں مشہور تھے ◆

عن ابی الحجاج قال رأیت علیاً یخطب و کان من احسن الناس وجہاً (اسد الغابہ) ابی الحجاج کہتے ہیں کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے

جناب امیر علیہ السلام کا جسمانی حلیہ مبارک

(۱) عن محمد بن باقر قال کان علی ضخم العینین عظیمہما ذا بطن اصلع ربعة لا یخضب (اسد الغابہ) جناب محمد بن باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت امیر بڑی بڑی آنکھوں والے اور توندیلی پیٹ والے تھے انکے چاند پر بال کم تھے انکا قد میانہ تھا داڑھی کو نہیں رنگتے تھے ◆

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یطہر قوماً من الذنوب بالصلعة فی رؤسہم وان علیاً لاولہم (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابو بکر بن محمد بن حسین السیلانی الرازی فی مناقب الصحابہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو گناہوں سے بوجہ انکے چندلے پن کے پاک کیا ہے اور علی ان سب سے پہلا ہے ◆

(۳) عن ابی لبید قال رأیت علیاً یتوضأ فحسر العمامة عن رأسہ فرأیت رأسہ مثل راحتی علیہ مثل خط الاصابع من الشعر (اخرجہ ابن الضحاک) ابو لبید سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپنے اپنا عمامہ سر سے اٹھایا مینے آپکے سر کو دیکھا کہ مثل میری ہتھیلی کے تھا اسپر انگلیوں کے خط کیطرح بال تھے ◆

(۴) عن قیس بن عباد قال قدمت المدینة اطلب العلم فرأیت رجلاً علیہ بردان وله ضفیرتان قد وضع یدہ علی عاتق عمر فقلت من ہذا قالوا علی (اخرجہ ابن الضحاک) قیس بن عباد کہتا ہے کہ میں مدینہ میں علم حاصل کرنے کے لیے گیا ایک آدمی کو دیکھا اسپر صرف دو چادریں تھیں یعنے ایک ردا اور ایک تہبند اور انکی دو چوٹیں گندھے ہوئے تھیں وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ دھرے ہوئے تھے مینے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا علی ہیں ◆

قال محب الطبری فی ریاض النضرة ولا تضاد بینہما اذ یکون الشعر انحسر عن وسط رأسہ وکان فی جانبہ شعر مترسل یعنے ان دونوں روایتوں میں تضاد نہیں ہے جبکہ جناب امیر کے سر کے درمیان کے چاند پر کم ہونا بالوں کا مانا جائے اور گدی کی طرف کے بال چھوٹے ہوئے تسلیم کیے جائیں ◆

(۵) قال ابو اسحاق السبیعی رأیته ابیض الراس واللحیة وکان ربما خضب اللحیة (اسد الغابہ)
ابو اسحاق سبیعی کا بیان ہو کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ اُن کے سر اور داڑھی کے بال بالکل سفید تھے اور کبھی ریش مبارک کو خضاب بھی کیا کرتے تھے ۔

(۶) عن رزام بن سعد الضبی قال سمعت ابی ینعت علیا قال کان رجل فوق الربعة ضخم المنکبین طویل اللحیة وان شئت قلت اذا نظرت الیه قلت ادم وان تبینته من قریب قلت ان یکون اسمر ادنی من ان یکون ادم (اسد الغابہ) رزام بن سعد الضبی سے منقول ہو کہ میں نے اپنے والد کو جناب امیر علیہ السلام کا حلیہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر میانہ قد سے کچھ اونچے تھے انکے شانے اور بازو بھرے بھرے اور گھنی داڑھی تھی اگر تو انکو دور سے دیکھتا تو کہتا کہ سبزہ رنگ ہیں اور اگر تو گہری نظر کر کے انکو قریب سے دیکھتا تو کھلتی ہوئی گندمی رنگ تھی قریب سبزہ رنگ کے ۔

(۷) عن قدامة بن عتاب قال کان علی ضخم البطن ضخم مشاش المنکب ضخم عضلة الذراع ضخم عضلة الساق دقیق مستدقها قال ورأیت یخطب فی یوم من الشتاء علیه قمیص وازار قطریان معتم بشی مما ینسج فی سواد کم (اسد الغابہ) قدامہ بن عتاب سے روایت ہو کہ جناب امیر علیہ السلام توند بڑے پیٹ والے تھے انکی شانہ کی ہڈی چوڑی تھی انکے بازو بھرے بھرے اور کلائیاں باریک اور انکی رانیں پر گوشت اور پنڈلیاں پتلی تھیں میں نے انکو جاڑے کے موسم میں دیکھا تھا وہ قطری قمیص پہنے ہوئے اور قطری تہبند باندھے ہوئے تھے انکا عمامہ سیاہ دھاریوں والا تھا ۔

(۸) عن ابی الحجاج قال رأیت علیا یخطب وکان من احسن الناس وجها وقیل کان کانما کسر ثم جبر لا یغیر شیبه خفیف المشی ضحوک السن (اسد الغابہ) ابو الحجاج سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو میں نے خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا کہ سب لوگوں سے خوبصورت تھے اور روایت ہو کہ گسرا تھے اپنی داڑھی کو نہیں رنگتے تھے آہستہ چلتے تھے انکے دانت ہنسی سے کھلے رہتے تھے ۔

(۹) واحسن ما رأینه فی صفته رضی الله عنه کان ربعة من الرجال الی القصر ما هو ادعج العینین حسن الوجه کانه القمر لیلة البدر حسنا ضخم البطن عریض المنکبین شثن الکفین اغید کان عنقه ابریق فضة اصلع لیس فی رأسه شعر الا من خلفه کثیف اللحیة لمنکبیه مشاش کمشاش السبع الضاری لا یبین عضده من ساعده ادمجت ادماجا اذا مشی تکفأ وان امسك بذراع رجل امسك بنفسه فلم یستطع ان یتنفس وهو الی السمرة ما هو شدید الساعد والید فاذا

يمشي الى الحرب هرولة ثبت الجنان قويا ما صارع احدا قط الا صرعه شجاعا منصورا على من لاقاه (استيعاب) علامہ ابن عبد البر استیعاب میں بصدد ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہیں کہ میں نے کیا خوب انکے اوصاف لکھے ہوئے دیکھے ہیں کہ جناب امیر کا قد مبارک میانہ مگر کسیقدر پستہ تھا انکی آنکھیں بڑی بڑی اور کالی تھیں انکا چہرہ خوبصورتی میں چودھویں رات کے چاند کی مثل تھا۔ انکا پیٹ توندیلا اور ان کے کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی انکی ہتھیلیں سخت تھیں موٹی موٹی انگلیوں والے تھے انکی گردن مثل ایک چاندی کی صراحی کے تھی۔ انکے چاند پر بال کم تھے مگر گدی اور سر پیچھے کی طرف سو سر بالوں سے بہرا ہوا تھا انکی داڑہی اسقدر گھنی تہی کہ کندھوں کے دونوں طرف تک پہونچتی تھی دونوں کندھوں کی ہڈیاں مثل شیر کے کندھوں کی ہڈیوں کی تھیں انکی کلائی اور بازوؤں میں فرق نہیں تھا یعنے دونوں ایک سے تھے اور ٹھوس اور مضبوط تھے چلنے میں آگے کو جھک کر چلتے تھے جب کسی کی کلائی پکڑ لیتے تو اس شخص کا گلا گھٹ جاتا کہ وہ سانس نہیں لے سکتا تھا وہ رنگ میں گندم گون تھے انکی کلائی اور ہاتھ سخت تھے جب جنگ کو جاتے تھے تو دوڑ کر نہایت شدت سے دل سے جاتے تھے وہ ایسے بہادر تھے کہ جس جنگ کی اسمیں فتحیاب ہوئے۔

(۱) عن الشعبی قال رایت علیا راسه ولحيته قطن بيضاء اخرجه ابن الضحاک (شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیر کو دیکھا کہ آپکا سر اور داڑہی سفید روئی کی طرح تھی۔

اور محب الطبری ریاض النضرہ میں لکھتے ہیں و روی انه کان اصفر اللحیة والمشہور انه کان ابیضها و یشبهان یکون خضبها مرة ثم ترك یعنے روایت ہے کہ آپ کی ریش مبارک زرد تھی اور مشہور زیادہ تر یہ ہے کہ سفید تھی شاید کبھی آپنے اپنی ریش مبارک رنگا ہو اور پہر چھوڑ دیا ہو۔

جناب امیر علیہ السلام کی قوت بدن

عن ابی رافع قال خرجنا مع علی حین بعثه رسول الله صلی الله علیه وسلم برایته فلما دنا من الحصن فخرج الیه اهله فقاتلهم فضربه رجل یهودی وطرح ترسه من یده فتناول الباب کان عند الحصن فترس به نفسه فلم یزل بیده حتی فتح الله علیه ثم القاه من یده حین فرغ فلقد رایتنی فی نفر معی سبعة عشر وانا منهم نجتهد علی ان نقلب ذلك الباب فما نقلبه (اخرجه احمد) ابو رافع رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول کہ جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علم کو علم دیکر خیبر میں روانہ کیا ہم جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ تھے۔ ایک یہودی نے قلعہ سے نکلکر ان

اخرج الطبرانی والخطیب عن ابن عباس والحاکم عنه وابی هریرة ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب جناب سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام بیمار ہوئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے تشریف لائیں حضور پر ضعف اور تکلیف کو دیکھکر رونے لگیں یہانتک کہ دونوں رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے یہ دیکھکر سرکار نے ارشاد کیا اے فاطمہ اللہ کی خاص مہربانی تھی تیرے حق میں کہ میں نے تیرا نکاح ایسے شخص کے ساتھ کیا ہے کہ وہ اسلام لانے میں سب سے مقدم اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا اور حلم میں سب سے بڑا ہے۔ خدا تعالیٰ نے زمین کے رہنے والوں کو خوب دیکھکر انمیں سے مجھے انتخاب کیا اور مجھے نبی رسل بنایا پھر دوبارہ اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب کیا اور مجھے حکم بھیجا کہ میں اسکے ساتھ تیرا نکاح کروں اور اسکو اپنا وصی بناؤں ❊

(۱۲) عن ابی هارون العبدی قال اتیت اباسعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیء مما سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرك ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضة نقه ودخلت علیه فاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة یا رسول اللہ فقال یا فاطمة ان اللہ اطلع الی اهل الارض اطلاعة فاختار منهم اباك ثم اطلع ثانیة فاختار منهم بعلك فاوحی الی فانکحته واتخذته وصیا وما علمت انك بکرامة اللہ اياك زوجك اعلمهم علما واکثرهم حلما واقدمهم سلما فضحکت واستبشرت فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزیدها مزید الخیر کله الذی قسمه اللہ تعالیٰ لمحمد وال محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لها یا فاطمة لعلی ثمانیة اضراس یعنی مناقب ایمان باللہ ورسوله وحکمته وزوجته وسبطاه الحسن والحسین وامره بالمعروف ونهیه عن المنکر یا فاطمة انا اهل البیت اعطینا ست خصال لم یعطها احد من الاولین ولا یدرکها احد من الاخرین نبینا خیر الانبیاء وهو ابوك ووصینا خیر الاوصیاء وهو بعلك وشهیدنا خیر الشهداء وهو حمزة عم ابیك ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك ومنا مهدی هذه الامة الذی یصلی عیسی خلفه ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من هذا مهدی امة (اخرجه الدارقطنی) ابی ہارون العبدی کہتے ہیں میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جاکر پوچھا کیا تم جنگ بدر میں حاضر تھے کہنے لگے کہ ہاں۔ میں نے کہا کیا تم مجھے نہیں بتا سکتے جو کچھ تم نے علی کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہنے لگے اے میرے بیٹے میں تجھے سناتا ہوں جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوکر ضعیف ہوگئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں میں سرکار کے داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ضعف اور ناتوانی کا غلبہ دیکھکر

پر چوٹ چلائی آپ نے سپر پھینک کر قلعہ کا دروازہ اٹھا لیا جب تک کہ خدا تبارک و تعالے نے آپ کو فتح دی وہ آپ کے ہاتھ اقدس میں تھا۔ پھر آپ نے اسے پھینک دیا میں نے سترہ آدمیوں کے ساتھ اسے لوٹنا چاہا وہ ہم سے نہ لوٹ سکا ۔

عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ قال حمل علی الباب علی ظہرہ یوم خیبر حتی صعد المسلمون علیہ ففتحوھا وانھم جروہ بعد ذلک فلم یحملہ الا اربعون رجلا (تاریخ الخلفاء) وفی کنز العمال عن جابر بن سمرۃ فقال ھذا حدیث حسن وفی طریق ثم اجتمع علی سبعون رجلا جھدھم ان اعادوا الباب (اخرجھما الحاکمی فی الاربعین) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام نے خیبر کے دن دروازہ کو اپنی پشت اقدس پر اٹھا لیا تھا یہاں تک کہ مسلمانوں نے اس پر چڑھ کر قلعہ کو فتح کیا بعد اس کے چالیس آدمیوں نے اس کو اٹھانا چاہا۔ تو نہ اوٹھا سکے کنز العمال میں یہ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی ہے اور صاحب کنز العمال کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایک روایت میں ہے کہ پھر ساٹھ آدمیوں نے اسکے لوٹانے پر کوشش کی ۔

(۲) لما توجہ علی الی صفین واحتاج اصحابہ الی الماء والتمسوا یمینا وشمالا فلم یجدوہ فعدل بھم امیر المؤمنین عن الجادۃ قلیلا فلاح لھم الدیر فساروا یسالون من فیہ عن الماء فقال بینکم وبین الماء فرسخان فیردوا الحیث اقول لکم لعلکم تدرکون الماء فقال امیر المؤمنین اسمعوا لما یقول الراھب فقالوا بامرنا ان نسیر الی حیث اومی الینا لعلنا ندرک الماء ولیس لنا قوۃ فقال علی لاحاجۃ بکم الی ذلک ولوی عنق بغلتہ نحو القبلۃ واشار الی مکان یقرب الدیر فقال اکشفوا فظھرت صخرۃ عظیمۃ فقالوا یا امیر المؤمنین ھھنا صخرۃ علی الماء فاجتھدوا فی قلعھا فما زالت عن موضعھا فاجتمع القوم وجھدوا فی تحریکھا فلم یجدوا الی ذلک سبیلا واستصعبت علیھم فلما رای ذلک لوی رجلہ عن سرجہ ثم حسر عن ساعدہ ووضع اصابعہ تحت جانب الصخرۃ تحرکھا وقلعھا بیدہ فظھر لھم الماء فبادروا وشربوا وکان اعذب ما ھو شربوہ فی سفرھم وابردہ ثم جاء الی الصخرۃ فتناولھا بیدہ ووضعھا حیث کانت والراھب ینظر من فوق دیرہ فنادی یا قوم انزلونی انزلوہ فوقف بین یدی امیر المؤمنین فقال یا ھذا انت نبی مرسل قال لا قال فملک مقرب قال لا قال انا وصی رسول اللہ محمد بن عبداللہ خاتم النبیین قال ابسط یدک اسلم علی یدک فبسط امیر المؤمنین والراھب اسلم علی یدہ رسالتہ

السئول لطالب الشافعی) جناب امیر علیہ السلام جب صفین کی طرف متوجہ ہوئے ایک مقام پر جناب امیر کے
رفقا کے پاس پانی نہ رہا پینے پانی ڈھونڈھا کہیں پتہ نہ ملا جناب امیرؑ انکو راستہ سے اتار کر ایک طرف
لیگئے تھوڑی دور جا کر میدان میں عیسائیون کا ایک گرجا دکھائی دیا لوگون نے اسکے قریب جا کر اسکو
پادری سے پانی کے لیے استفسار کیا اس نے کہا کہ پانی یہان سے دو فرسخ پر ہے جسطرف کہ مین تمہین
اشارہ کرتا ہون اس طرف چلے جاؤ امید ہے کہ تمکو پانی ملجائے گا امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ سنو راہب
کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ وہ ہم کو پانی کا پتہ بتاتا ہے کہ یہان سے دو فرسخ پر ہے لیکن ہم مین
وہان تک پہونچنے کی طاقت نہین جناب امیرؑ نے فرمایا تمکو وہان جانے کی ضرورت نہین قبلہ کیطرف
اپنی خچر کا منہ پھیر کر اس دیر کے قریب ایک مکان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسکو کھودو لوگون نے
کھودنا شروع کیا وہان ایک بھاری پتھر نمودار ہوا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین یہان پتھر
ہے جس مین کھودنا ممکن نہین آپنے فرمایا یہی پتھر پانی پر ہے لوگون نے اسکو اکھاڑنا شروع کیا اسکو
جنبش تک نہ ہوئی اور وہ اپنی جگہ پر سے نہ ہلا۔ تمام لشکر کے لوگون نے متفق ہوکر زور مارا مگر وہ اپنی جگہ
سے نہ ہٹا ۔ یہ دیکھکر آپ اپنی سواری سے اترے اور آستین کو الٹکر اس پتھر کے نیچے انگلیان رکھکر اسکو
ہلایا اور ہاتھ پر اٹھا لیا اسکے نیچے سے نہایت میٹھے پانیکا چشمہ نکل آیا لوگ دوڑ کر پانی پینے لگے انکو پورے
سفر مین ایسا ٹھنڈا اور میٹھا پانی نہین ملا تھا پھر آپنے اس پتھر کو وہین پر رکھدیا جس طرح سے کہ وہ
پہلے تھا راہب نے گرجا کی چھت پر سے یہ کیفیت دیکھ رہا تھا لوگون سے کہنے لگا مجھے نیچے اتارو لوگون
نے اسے چھت پر سے نیچے اتارا اور جناب امیرؑ کی سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا معلوم ہوتا ہے کہ آپ
نبی مرسل ہین آپنے فرمایا نہین وہ بولا تو آپ فرشتہ مقرب ہین آپنے فرمایا نہین مین خدا کے رسول محمد
ابن عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا وصی ہون راہب کہنے لگا آپ ہاتھ بڑھائیے مین آپکے
ہاتھ پر مشرف باسلام ہوتا ہون آپنے ہاتھ بڑھایا اور وہ راہب مسلمان ہو گیا ۔

(۳) عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا وجلس لی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فتخیل الی انی لو شئت لنلت
افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وعن
شمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ

علیہ کیا نستبق حتی تواریتا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد والحاکم)

جناب علی فرماتے ہین کہ ایک دفعہ مین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا بیٹھ جا مین بیٹھ گیا اور میرے دوش پر سوار ہوئے مین اٹھنے لگا جبکہ جناب نے میری ناتوانی کو دیکھا تو اتر پڑے اور خود بدولت بیٹھ گئے اور فرمایا میرے کندہے پر سوار ہو مین جب دوش اقدس پر سوار ہوا تو خیال کیا جاتا تہا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤن یہانتک کہ مین خانہ کعبہ کی چھت پر چڑہ گیا۔ وہان ایک مورت پیتل یا تانبے کی رکھی ہوئی تھی مین اسکو دہنے بائین اور آگے پیچھے سے ہلانے لگا یہانتک کہ وہ اکھڑ گئی جناب نے مجھے فرمایا کہ اسکو پہینکدے مین اسکو اکھاڑ کر پہینکدیا وہ بت اسطرح سے ٹوٹ گیا جس طرح سے کہ کانچ ٹوٹ جاتا ہے پہر مین اتر آیا اور جناب کی معیت مین دوڑنے لگا اور ہم دونون گھر مین چھپ گئے تاکہ کوئی ہمکو نہ دیکھے علامہ ابن حدید کہتے ہین کہ اس بت کا نام ہبل تہا اور وزن مین اسقدر بہاری تہا کہ کئی آدمی اسکو نہین اٹہا سکتے تہے جناب امیر نے اسکو باسانی اٹہالیا۔

باوجودیکہ حضرت امیر اکثر صائم الدہر رہتے تہے۔ اور کہانا بہی پیٹ بہر کر نہین کہاتے تہے اور وہ بہی سوکہی روٹی ہوا کرتی تہی اسپر قوت کا یہ حال تہا کہ ابن قتیبہ لکھتے ہین ماصارع احدا الاصرعہ یعنے کسی پہلوان سے حضرت کشتی نہین کی کہ اسکو پچھاڑا نہ ہو حضرت کی قوت جسمانی کا حال بالتفصیل باب شجاعت مین بیان ہو چکا ہے صرف اسیقدر بیان کافی ہے۔ غرضکہ حضرت کی قوت مظہر قوت خدا تہی چنانچہ خود حضرت کا مقولہ ہے ماقلعت باب خیبر بقوۃ جسمانیۃ ولکن بقوۃ رحمانیۃ یعنے مینے خیبر کا دروازہ قوت جسمانی سے نہین اکہاڑا بلکہ قوت رحمانی سے اکہاڑا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل خارجیہ کا بیان

فضائل خارجی کئی قسم پر ہین مثلاً نسب کا عالی ہونا قرابت اچھی ہونی۔ مصاہرہ مین شرف کا ہونا اولاد صالح ہونی

جناب امیرؑ کی نسب عالی

علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن ناحور بن مقوم بن تیرح بن یعرب بن

ثابت بن اسمعیل علیہ السلام بن ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام نسب عالی اس سے کیا بہتر ہوسکتی ہے کہ جناب مرتضی والدین کیطرف سے ہاشمی اور ہمجد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنکے فضائل میں بیشمار حدیثیں وارد ہیں +

بنی ہاشم کے فضائل کا بیان

(۱) عن واثلة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی بنی کنانة من بنی اسمعیل واصطفی من بنی کنانة قریشا ثم اصطفی من قریش بنی هاشم (اخرجه المسلم والترمذی وابوهاشم وغیرهم) واثلہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق منتخب کیا اللہ تعالے نے بنی کنانہ کو بنی اسمعیل سے اور منتخب کیا بنی کنانہ سے قریش کو پھر برگزیدہ کیا قریش سے بنی ہاشم کو +

(۲) عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال جبریل علیہ السلام قلبت الارض مشارقها ومغاربها فلم اجد بنی اب افضل من بنی هاشم۔ (اخرجه احمد فی المناقب والذهبی فی المخلص والحاملی والسمرقندی وابن الجراح) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے منقول ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے میںنے مشرق سے اور مغرب سے زمین کو الٹا ہے لیکن بنی ہاشم سے زیادہ افضل کسی باپ کی اولاد کو نہیں پایا +

بنی ہاشم کا سب سے اول جنت میں جانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا معشر بنی هاشم والذی بعثنی بالحق نبیا لو اخذت بحلقة باب الجنة ما بدات الا بکم (اخرجه احمد فی المناقب والمخلص الذهبی والمحاملی) جناب علی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے گروہ بنی ہاشم اس ذات پاک کی قسم ہے جس نے مجھ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث کیا ہے اگر میںنے جنت کے دروازہ کی کنڈی پکڑی تو میں ہرگز تمہارے سوا کسی سے اندر داخل کرنیکا آغاز نہیں کرونگا

بنی ہاشم کی عبادت کا مسلمانوں پر فرض ہونا

عن زید بن اسلم عن ابیہ قال قال عمر بن الخطاب للزبیر بن عوام هل لك فی ان تعود الحسن ابن علی فانہ مریض فکان الزبیر تلکا علیہ فقال لہ عمر اما علمت ان عیادۃ بنی هاشم فریضۃ وزیارتهم نافلۃ (اخرجہ بن السمان فی الموافقۃ) زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام سے کہا کیا تم جناب حسن کی بیمار پرسی کا ارادہ رکھتے ہو کیونکہ وہ بیمار ہیں زبیر رضی اللہ عنہ کو کچھ اس میں توقف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نہیں جانتے ہو کہ عیادت بنی ہاشم کی فرض ہے اور زیارت انکی نفل +

بنی ہاشم کا بغض نفاق کی علامت ہونا

عن طلحۃ بن مصرف قال کان یقال لبغض بنی هاشم نفاق (اخرجہ ابوبکر ابن یوسف ابنهلول) طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ عہد صحابہ میں کہا جاتا تھا کہ بنی ہاشم کا بغض علامت نفاق ہے +

بنی عبد المطلب کے فضائل کا بیان

عن انس بن مالك ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن بنی عبد المطلب سادۃ اهل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمهدی (اخرجہ ابن ماجۃ والدیلمی) انس بن مالک کہتے ہیں کہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم بنی عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت اللہ لکم ثلثۃ ان یجعل لکم جوما نجلا لہ رحما (اخرجہ بن السری) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای بنی عبد المطلب میں نے تمہارے لیے خدا سے تین باتوں کی دعا کی ہے کہ تمکو سخی اور دلیر اور رحیم دل بنادے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت اللہ الرغبۃ ثلثکم وان یهدی ضالکم وان یعلم جاهلکم وان یجعلکم رحماء نجباء (اخرجہ الملائی سیرتہ وابوبکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر الغتانی) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای بنی عبد المطلب میں نے خدا سے آرزو کی ہے کہ تمہارے قائم کو ثابت رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت کرے اور تمہارے جاہل کو تعلیم کرے اور تمکو رحم دل اور نجیب بنا

عن ابن عباس قال دخل اناس من قریش علی صفیة بنت عبد المطلب فجعلوا یتفاخرون ویذکرون الجاهلیة فقالت صفیة منا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا تنبت النخلة فی الارض الکبا قالت وما الکباء قالوا الارض التی لیست بطیبة فذکرت ذلک صفیة لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال ھجر بالصلوٰة فھجر فقام علی المنبر فنادی بصوتہ قال یا ایھا الناس من انا قالوا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انسبونی قالوا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب قال اجل انا محمد بن عبد اللہ وانا رسول اللہ فما بال اقوام یبتذلون اھلی فواللہ لانا افضلھم اصلا وخیرھم موضعا اخرجہ البزار والمحب الطبری فی الاکتفاء) ابن عباسؓ نقل کرتے ہیں کہ چند آدمی قریش کے صفیہ بنت عبد المطلب کے پاس گئے اور فخر کرنے لگے اور جاہلیت کا ذکر کرنے لگے جناب صفیہ نے کہا ہم میں سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں وہ کہنے لگے ایک درخت زمین کبا میں پیدا ہوا ہے صفیہ نے کہا کیا چیز ہے وہ کہنے لگے کبا وہ زمین ہے جو اچھی نہو یہ بات کو صفیہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آنحضرت نے بلال سے کہا اے بلال لوگوں کو نماز کے لیئے پکار بلال رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز کے لیے پکارا حضرت منبر پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے اے لوگو میں کون ہوں لوگوں نے عرض کیا آپ رسول اللہ ہیں آپ نے فرمایا میری نسب بیان کرو لوگوں نے کہا آپ محمدؐ عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں محمدؐ عبد اللہ اور رسول اللہ ہوں پس کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے اہل کو حقیر سمجھتے ہیں واللہ میں سب لوگوں سے از روی اصل و وضع بہت افضل ہوں ٭

عن العباس بن عبد المطلب قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یقول الناس فی اھلہ فصعد المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فقال انا محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیر خلقہ ثم جعلھم فرقتین وجعلنی فی خیر فرقة وخلق القبائل فجعلنی فی خیر قبیلة وجعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا (اخرجہ احمد) جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ لوگ آپکے اہل کی نسبت کچھ کہتے ہیں پس حضرت منبر پر چڑھے اور فرمانے لگے میں کون ہوں لوگوں نے عرض کیا آپ رسول اللہ ہیں آپنے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ ہوں خدا نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے اپنی بہترین خلقت میں گردانا پھر انکے دو گروہ بنائے اور مجھے انکے بہتر گروہ سے بنایا پھر ہر فرقہ سے قبائل بنائے اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں سے بنایا پھر انکے گھر بنائے اور مجھے ان میں سے اچھے گھر میں سے اٹھایا ٭

جناب ابوطالب ابن عبدالمطلب کا ذکر

جناب ابوطالب کا نام عبد مناف ہے بعض مورخین نے عمران بھی لکھا ہے حاکم لکھتے ہیں کہ انکا نام عبد مناف ہے اور ابوطالب انکی کنیت ہے یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبد اللہ بن عبد المطلب کے برادر حقیقی تھے ان دونو بزرگواروں کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ المخزومیہ تھین سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ سیرۃ النبوۃ مین لکھتے ہین کان ابوطالب ممن حرم الخمر علیہ فی الجاهلیة کابیه عبد المطلب یعنے ابوطالب ان لوگون مین سے تھے کہ جنھون نے جاہلیت مین اپنے پر شراب کو حرام کیا ہوا تھا مثل اپنے والد عبد المطلب کے ؁

ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تخمیناً ۳۵ برس بڑے تھے۔ اور باوجودیکہ فقیر تھے لیکن شیخ قریش اور سید بطحا اور رئیس مکہ مشہور تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبد اللہ بن عبد المطلب کا انتقال ہو گیا تو اسوقت آپکی جد امجد عبد المطلب بقید حیات تھے حضرت انکے دامن عاطفت مین تربیت پاتے رہے جب جناب عبد المطلب کا انتقال ہو گیا تو جناب ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کفیل حال ہوئے اصابہ فی تمیز الصحابہ مین علامہ ابن حجر لکھتے ہین لما مات عبد المطلب اوصی بمحمد الی ابی طالب فکفله واحسن تربیته وسافر بصحبته الی الشام وهو شاب ولما بعث قام فی نصرته وذب عنه لمن عاداه ومدحه عدة مدائح منها قوله لما استسقی اهل مکة فسقوا وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل یعنے جب جناب عبد المطلب کا انتقال ہو گیا انھون جناب ابوطالب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کے لیے وصیت کی پس جناب ابوطالب نے آپکی عمدہ طرح سے کفالت کی اور تربیت مین اپنے باپ کی وصیت بجا لائے۔ اور آپ کو ساتھ لیکر شام کا سفر کیا حضرت اسوقت جوان ہو چکے تھے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث بالرسالۃ ہوئے جناب ابوطالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کرنے والے ہوئے۔ اور جو لوگ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہو گئے تھے انکے شر کو حضرت سے دور کیا اور حضرت کی بہت تعریفین بیان کین منجملہ انکے جناب ابوطالب کا وہ مشہور شعر ہے جب ایک دفعہ مکہ کے لوگ خشکسالی مین مبتلا ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے باران رحمت نازل ہوئی جناب ابوطالب نے آپ کی مدح مین کہا تھا جسکا ترجمہ یہ ہے ۔
جناب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم نہایت خوبصورت اور نورانی چہرہ والے ہین آپ کی وجہ سے

ابری میں سرپرست ہر اور آپ یتیموں کے فریادرس اور بیواؤں کے پشت و پناہ ہیں محدث علی ابن برہان الدین الشافعی انسان العیون میں جناب ابوطالب کی ہمدردی کا حال جو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے رہے ہیں اس طرح سے بیان کرتے ہیں وکان ابوطالب فی کل لیلة یامر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یاتی فراشہ ویضطجع بہ فاذا نام الناس اقامہ وامر احد بنیہ او غیرہم من اخوانہ او ابن عمہ ان یضطجع مکانہ خوفا علیہ ان یغتالہ احد ممن یرید بہ السوء یعنی جناب ابوطالب ہر شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر لیٹنے کے لیے کہتے اور جب لوگ سو جاتے تو آپ کو وہاں سے اٹھا کر اپنے کسی بیٹے یا بھائی یا ابن عم کو آپکے بستر پر اس خوف سے سلاتے کہ مبادا وہ لوگ کہ آپکے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتے تھے آپ کو تکلیف نہ پہنچائیں ٭

عن ابن عباس فی قولہ تعالی وینھون وینأون عنہ قال نزلت فی ابوطالب کان ینہی عن اذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینای عما جاء بہ (اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف) جناب ابن عباس اس آیہ کے شان نزول میں جسکا کہ یہ ترجمہ ہے (کہ بند کرتے ہیں اور باز رکھتے ہیں اس سے) کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی سے باز رکھتے تھے اور حضرت کو بھی جسکے لیے وہ مبعوث ہوئے تھے بند کرتے تھے ٭

وما نقلہ القرطبی فی کتابہ المسمی بالاعلام عن صدق محبت ابی طالب لسیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج الی الکعبة یوما واراد ان یصلی فلما دخل فی الصلوة قال ابوجہل لعنہ اللہ من یقوم الی ہذا الرجل فیفسد علیہ الصلوة فقام عبد اللہ ابن الزبعری واخذ فرثا ودما فلطخ بہ وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانفتل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ واتی الی ابی طالب عمہ وقال یا عم الا تری ما فعل بی فقال لہ ابوطالب من فعل بک ہذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن الزبعری فقام ابوطالب ووضع سیفہ علی عاتقہ ومشی حتی اتی القوم فلما راوہ قد اقبل نہضوا لہ فقال ابوطالب ان قام رجل جللتہ بسیفی ہذا ثم قال یا بنی من فعل بک ہذا فقال عبد اللہ بن الزبعری فاخذ ابوطالب فرثا ودما فلطخ وجوہہم ولحاہم وثیابہم واساء لہم القول قرطبی اپنی کتاب اعلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ابوطالب کی سچی محبت کا ذکر اس طرح سے کرتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لیگئے اور نماز پڑھنے لگے ابوجہل ملعون نے کہا کوئی ہے کہ انکی نماز کو فاسد کرے یہ سنکر عبد اللہ بن زبعری نے اٹھکر لید اور خون آنحضرت صلے

اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مُنہ مبارک پر ملدیا حضرت وہان سے نماز کو ترک کرکے اپنے چچا ابوطالب کے پاس گئے
اور کہا اے چچا تم نہیں دیکھتے ہو کہ میرے ساتھ کیا کیا گیا ہے ابوطالب نے پوچھا کہ گستاخی کس نے
کی ہے آپنے فرمایا عبداللہ بن زبعری نے پس جناب ابوطالب اپنے کاندھے پر تلوار رکھکر لوگون کے پاس
آئے جب ان لوگون نے ابوطالب کو متوجہ اپنی طرف پایا تو وہ اٹھہ کھڑے ہوئے جناب ابوطالب نے
کہا واللہ اگر کوئی تم مین سے اٹھیگا تو مین اس تلوار سے اسکو قتل کرونگا بعدہ انحضرت صلے اللہ علیہ
آلہ وسلم سے پوچھا اے میرے بیٹے کس نے تم سے یہ گستاخی کی ہے آپ نے عبداللہ بن زبعری کا نام
لیا جناب ابوطالب نے لید اور خون لیکر انکے چہرون اور داڑھیون کو اور کپڑون کو ملدیا اور سخت و
سست باتین کہین +

انکے اسلام لانیکی نسبت نہایت اختلاف ہی۔ ثقۃ الحفاظ ابو الکرام عبد السلام بن محمد بن حسن لکھتے ہین
اتفق اجماع اهل البيت ان ابا طالب مات مسلما وخلاف اهل البيت فی الاسلام غیر معتبر یعنے اجماع
اہل بیت علیہم السلام اس بات پر متفق ہین کہ جناب ابوطالب مسلمان ہوگئے تھے اور انکے اسلام مین اہل
بیت کے خلاف روایتین معتبر نہین +

انسان العیون مین علامہ علی بن برہان الدین الشافعی لکھتے ہین عن مقاتل ان ابا طالب قال عند
موته يا معشر بنی هاشم اطيعوا محمدا وصدقوا ترشدوا (مقاتل سے روایت ہے کہ جناب ابوطالب
نے وقت وفات بنی ہاشم کو وصیت کی کہ اے گروہ بنی ہاشم تم انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
کرو اور انکو سچا جانو ہدایت پکڑو رستگاری پاؤگے +

عن ابن عباس قال لما تقارب من ابی طالب الموت نظر العباس اليه يحرك شفتيه فاصغى اليه
فقال يا ابن اخی والله لقد قال اخی الكلمة التی امرته بها (انسان العيون للعلامه علی بن
برهان الدين الشافعی) اس روایت کو شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بھی مدارج النبوۃ مین
لکھا ہے۔ در روایت ابن اسحاق آمدہ کہ وے اسلام آوردہ بہ نزدیک موت۔ و ابن عباس گفتہ کہ چون
قریب شد موت ابوطالب نظر کرد عباس بسوئے وے و دید کہ می جنباند لبہائے خود را پس گوش
نہاد بسوئے او پس گفت بآنحضرت یا ابن اخی واللہ تحقیق گفت برادر من کلمہ را کہ امر کردی تو او را بدان
کلمہ۔

ابن عساکر اپنی تاریخ مین ذیل ترجمہ جناب ابوطالب صاف طور سے قائل ہوئے ہین کہ انہ اسلم
خود جناب ابوطالب کے بعض اشعار سے انکا اسلام ثابت ہوتا ہے چنانچہ انکا قول ہے ؎

ودعوتنی وعلمت انک صادق ولقد صدقت وکنت قبل امینا

ولقد علمت بان دین محمد من خیر ادیان البریة دینا

یعنے ہدایت کی تونے مجکو اور مینے جان لیا کہ تو سچا ہے۔ اور بیشک تونے سچ کہا ہے اور تو پہلے سے امین ہے اور جان لیا مینے کہ دین محمدی تمام خلقت کے دینون سے بہتر ہے۔

عن ابی رافع قال سمعت اباطالب یقول سمعت ابن اخی محمد بن عبد اللہ یقول انہ ربہ بعثہ بصلة الارحام وان یعبد اللہ وحدہ ولا یعبد معہ غیرہ ومحمد الصدوق الامین (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) ابو رافع کہتے ہین کہ مینے جناب ابوطالب کو کہتے ہوے سنا ہے کہ میرے بھائی کا بیٹا محمد بن عبد اللہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے صلہ رحم کے لیے بھیجا ہے اور اسکے لیے ہین ایک خدا کی پرستش کرون اور اسکے سوا کسی دوسرے کو نہ پوجون اور محمد بہت سچ گو اور امین ہین *

اگرچہ جناب ابوطالب کے اسلام کی نسبت مورخین کا اختلاف ہے لیکن اسمین کسیکو کلام نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کی وفات پر نہایت تاسف فرمایا ہے اور انکے انتقال کے برس کا نام عام الحزن رکھا۔ اور خدا سے انکی مغفرت[۱] مانگی قال الواقدی عن علی لما توفی ابوطالب اخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکا بکاءً شدیدا ثم قال اذهب فاغسله وکفنه غفر اللہ له فقال له العباس یا رسول اللہ اترجو له فقال ای واللہ انی لارجو له وجعل رسول اللہ یستغفر له ایاما لا یخرج وقال ابن عباس عارض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال وصلتک رحم فجزاک اللہ یا عم خیرا (تذکرہ خواص الامہ لسبط ابن الجوزی) واقدی کہتے ہین کہ حضرت علی فرماتے تھے جب جناب ابوطالب کا انتقال ہوا اور مینے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچائی آپ بہت روئے اور مجھے ارشاد کیا جا انکو غسل دو اور کفناؤ خدا انکو بخشے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ انکی مغفرت کے امید رکھتے ہین آپنے فرمایا واللہ مین امید رکھتا ہون اور آپ کتنے دن گھر سے باہر نہ نکلے اور ابوطالب کیلیے طلب مغفرت کرتے رہے ابن عباس کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلعم نے ابوطالب کے جنازہ کے لیے جگہ خالی کیا اور فرمایا اے چچا مین تم سے صلہ رحم بجا لایا اور اے چچا تمکو اللہ جزا ے

[۱] عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعثت الی ادیم عمومتی لما العباس فیکنی بابی الفضل فله ولولده الفضل الی یوم القیمة اما حمزة فیکنی بابی یعلی فاعلی اللہ قدره فی الدنیا والاخرة اما عبد العزی فیکنی بابی لهب فادخله اللہ النار وانهبها علیه اما عبد مناف فیکنی بابیطالب فله ولولده المعاودة والرفعة الی یوم القیمة (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور فی سورة تبت یدا ابی لهب)

رونے لگیں یہانتک کہ رونے سے انکا دم گھٹ گیا اور رخساروں پر آنسو نکل آئے سرکار نے فرمایا یا فاطمہ تم کیوں روتی ہو۔ گذارش کیا کہ حضور کے بعد میں اپنے ہلاک ہونے سے ڈرتی ہوں۔ آپنے ارشاد کیا بالتحقیق پروردگار عالم نے زمین کے باشندوں کو اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے باپ کو ان میں سے منتخب کیا پھر دوبارہ دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب فرمایا پس مجھے الہام کیا اور میں نے تیرا نکاح اس سے کر دیا اور اسکو اپنا وصی بنایا تم نہیں جانتے ہو کہ خدا تعالی نے خاص تمہارے حق میں کیا مہربانی کی ہے کہ تیرا شوہر سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا اور اسلام لانے میں سب سے زیادہ پیش قدم ہے جناب سیدہ یہ سنکر تبسم فرمانے لگیں اور خوش ہو گئیں جناب سرور نے چاہا کہ انکو اور زیادہ خیر سے حصہ دیا جاوے جسکا کہ پروردگار نے محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حصہ دیا ہے پس حضرت نے فرمایا یا فاطمہ علی کے آٹھ تیز دانت ہیں یعنے آٹھ مناقب ہیں۔ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لایا۔ اور اسکی حکمت۔ اور اسکی زوجہ مطہرہ۔ اور اسکی اولاد یعنے حسن اور حسین کہ وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں۔ اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنے اچھی باتوں کا کرنا اور بری باتوں سے بچنا) یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چھ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے لوگوں کو بھی نہیں دی گئیں اور ہم سے پیچھے آنیوالے بھی نہیں حاصل کرسکیں گے۔ ہمارا نبی تمام نبیوں سے بہتر ہے۔ اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب وصیاؤں سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے ہمارا شہید سب شہیدوں سے برتر ہے یعنے حمزہ وہ تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں اور اس امت کا مہدی بھی ہم سے ہے کہ جسکے پیچھے حضرت عیسی علیہ السلام نماز پڑھیں گے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب حسین علیہ السلام کے دوش مبارک پر ہاتھ مار کر فرمایا مہدی امت انسے پیدا ہونگے ✦

(۱۳) عن الاسود بن یزید قال ذکروا عند ام المؤمنین عائشۃ ان علیا کان وصیا وفی روایۃ انہ اذاذکر لہم قالوا انہ وصی فلم تکذبھم بل ذکرت انہا قد سمعت ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وفاتہ (الجمع بین الصحیحین للحمیدی) اسود بن یزید سے روایت ہے کہ لوگوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ذکر کیا کہ علی وصی تھے دوسری روایت میں ہے کہ ان لوگوں نے ان سے کہا کہ وہ وصی ہیں پس ام المؤمنین نے انکی تکذیب نکی بلکہ ذکر کیا کہ میں نے خود اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات کے وقت سنا تھا ✦

(۱۴) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی عہد الی فی علی عہدا فقلت یا رب بینہ لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایۃ الہدی وامام اولیائی ونور من اطاعنی وھو الکلمۃ التی الزمتہا المتقین من احبہ احبنی ومن ابغضہ ابغضنی فبشرہ بذلک فجاء علی فبشرتہ فقال یا رسول اللہ انا عبد اللہ وفی قبضتہ فان یعذبنی فبذنبی وان یتمم لی الذی بشرتنی بہ فاللہ اولی بی قال قلت اللہم اجل قلبہ واجعل ربیعہ الایمان فقال اللہ تعالی قد فعلت بہ ذلک ثم انہ رفع الی انہ سیخصہ من البلاء

خیر دے۔

عن علی قال لما مات ابوطالب خبرت النبی صلی الله علیہ وسلم بموته فبکی وقال اذهب فاغسله وکفنه وواره غفر الله له ورحمه (اخرجه ابوداؤد والنسائی وابن خزیمة وغیرهم) جناب علی کہتے ہیں کہ جب ابوطالب فوت ہو گئے تو میں نے جناب سرور دنیا و دین کو انکے انتقال کی خبر دی آپ نے پہلے فرمایا جاؤ انکو نہلاؤ اور کفن پہناؤ اور دفن کرو خدا ان کو بخشے اور رحم کرے۔

بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف بھی لے گئے بلکہ انکے جنازہ کے پیچھے انکی بنی اعمام سے تابع بھی کیا ہے چنانچہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں عن ابی عامر الهوزنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج معارضا جنازة ابی طالب و هو یقول یا عم وصلتک رحم یعنے ابی عامر ہوزنی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوطالب کے جنازہ پر انکی بنی اعمام سے تابع کرنے کو نکلے اور فرمایا اے چچا میں نے تم سے صلہ رحم بجا لایا۔

اس میں بھی شک نہیں کہ جناب ابوطالب اپنی اولاد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی وصیت کرتے رہے عن علی انا سلم قال له ابوطالب الزم ابن عمک (اخرجه ابن عساکر) جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا تو ابوطالب فرمانے لگے اپنے ابن عم کی متابعت کر۔

عن عمران بن حصین ان اباطالب قال لجعفر لما اسلم قیل جناح ابن عمک فصلی جعفر مع النبی صلی الله علیه وسلم (اخرجه ابن عساکر) عمران بن حصین نقل کرتے ہیں کہ جب جناب جعفر مشرف باسلام ہوئے تو ابوطالب نے ان سے کہا اپنے ابن عم کے بازو کو تھام لو پس جعفر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کو ادا کیا۔

جب تک کہ جناب ابوطالب بقید حیات رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچنے دی عن هشام بن عروة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما نالت منی قریش شیئا اکرهه حتی مات ابوطالب (اخرجه بن جریر الطبری فی تاریخه) ہشام بن عروہ اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جبتک کہ ابوطالب زندہ رہے ہمیں کوئی مکروہ امر قریش سے نہیں پہنچا۔

جناب امیر کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا ذکر

علامہ ابن حجر انکے صدر ترجمہ میں لکھتے ہیں فاطمہ بنت اسد بن ھاشم بن عبد مناف القرشیۃ الھاشمیۃ ام علی بن ابی طالب وھی اول ھاشمیۃ ولدت خلیفۃ قال الزھری ھی اول ھاشمیۃ ولدت ھاشمی یعنے جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم مادر مہربان جناب امیر المومنین علی علیہ السلام وہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن سے اول خلیفہ بنی ہاشم تولد ہوئے اور زہری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے سب سے اول تدوین حدیث فرمائی ہے فرماتے ہیں کہ جناب فاطمہ بنت اسد پہلی ہاشمیہ عورت ہیں جو ہاشمی ہر جناب ابوطالب سے حاملہ ہوئیں کہ جنکی ماں ہیں یعنے جناب امیر علیہ السلام ایسے اول ہاشمی ہیں کہ جنکے دونوں ماں باپ ہاشمی تھے +

جناب فاطمہ بنت اسد کی اسلام پر سب مورخ متفق ہیں کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہجرت تھیں اور سابقات الاسلام کی فہرست میں بعد خدیجۃ الکبری کے انہیں کا نام درج ہے - قال الشعبی اسلمت وھاجرت مع النبی صلی اللہ علیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو اپنی والدہ کے برابر سمجھتے تھے +

عن انس بن مالک قال لما ماتت فاطمۃ بنت اسد بن ھاشم ام علی فدخل علیھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجلس عند راسھا وقال رحمک اللہ یا امی کنت امی بعد امی تجوعین و تشبعنی وتعرین وتکسینی وتمنعین نفسک طیب الطعام وتطعمنی تریدین بذلک وجہ اللہ والدار الاخرۃ وقال انس امر بغسلھا فلما بلغ الماء الذی فیہ الکافور اسکبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہٖ علیھا والبسھا قمیصہ وامر عمرا واسامۃ بن زید وابا ایوب الانصاری یحفر قبرھا فلما حفروا وبلغوا لحد لحفر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدہٖ واخرج ترابہ ثم اضطجع فیہ وادخلھا فیہ ھو وابوبکر والعباس ثم دعا بھذا الدعاء اللھم اغفر لامی فاطمۃ بنت اسد ولقنھا حجتھا ووسع علیھا مدخلھا بحق نبیک محمد والانبیاء الذین من قبلی انک ارحم الراحمین وروی عن ابن عباس نحو ذلک وزاد فقالوا ما رأیناک صنعت بلحد ما صنعت بھذہٖ قال انہ لم یکن بعد ابی طالب ابر منھا البستھا قمیصی لتکسی من حلل الجنۃ واضطجعت فی قبرھا لیھون علیھا عذاب القبر وروی ایضا من علی باختلاف یسیر اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب فاطمہ بنت ہاشم جناب علی کی مادر مہربان کا انتقال ہو گیا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف لے گئے اور انکے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا اے میری ماں تجھ پر خدا رحم کرے تو میری ماں کے بعد میری ماں تھی تو آپ بھوکی رہتی تھی اور مجھے کھلاتی تھی اور تو آپ ننگی رہتی تھی اور مجھے پہنایا کرتی تھی تو اپنی جان کو اچھے کھانے سے باز رکھتی تھی

اور مجھے کھلاتی تھی تو خاص خدا کے لیے اور آخرت کے گھر کے لیے حسن سلوک مجھ سے کرتی تھی انس کہتے ہین کہ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے غسل کا حکم دیا جب اس پانی کے ڈالنے کی نوبت پہنچی جس مین کہ کافور ملا ہوا تھا تو آپنے اپنے دست مبارک سے اپر وہ پانی ڈالا اور اپنا پیراہن انکو پہنایا اور جناب عمر بن خطاب اور اسامہ بن زید اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کو قبر کھودنے کا حکم دیا جب وہ قبر کھود چکے اور لحد تک پہونچے تو آپ نے اپنے دست مطہر سے اسکو کھودنا شروع کیا اور اس کی مٹی نکالی اور اس مین لیٹ گئے اور اسکے بعد خود بدولت حضور تھے اور جناب ابو بکرؓ اور عباسؓ نے قبر مین اتارا اپر انکے لیے یہ دعا پڑھی کہ اے پروردگار میری ماں فاطمہ بنت اسد کو مغفرت کر اور اسکی دلیل اسکو تلقین فرما اور اسپر اسکی قبر کو کشادہ کر بطفیل اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیا علیہم السلام کے جو کہ مجھ سے پہلے گذرے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسیطرح مروی ہے انہوں نے اس بات کو اپنی روایت مین زیادہ بیان کیا ہے کہ جب جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم انکی قبر مین خود بدولت لیٹے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے جو آج تک آپنے کسی سے نہین کیا آپنے فرمایا کہ بعد جناب ابو طالب کے ان سے زیادہ کوئی میرے ساتھ نیکی کرنیوالا نہین تھا مینے اسلیے اپنا پیراہن انکو پہنایا تا کہ وہ جنت کی پوشاک پہنین اور ان کی قبر مین اسلیے لیٹا کہ انپر عذاب قبر آسان ہو جائے جناب امیر نے بھی اس حدیث کو تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے ◆

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کا فضل

(۱) عن ابن عباس قال توفی لصفیۃ بنت عبد المطلب ابن فبکت علیہ قال لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبکین یا عمۃ من توفی لہ ولد فی الاسلام کان لہ بیت فی الجنۃ یسکنہ فلما خرجت لقیها رجل فقال لها ان قرابتک محمد صلی اللہ علیہ وسلم لن تغنی عنک شیئا فبکت فسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتها ففزع من ذلک وخرج وکان صلی اللہ علیہ وسلم مکرما لها فقال لها یا عمۃ تبکین وقد قلت لک ما قلت قالت لیس ذلک ابکانی واخبرتہ بما قال الرجل فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال هجر بالصلوۃ فهجر ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع ان کل سبب ونسب ینقطع یوم القیمۃ الا سببی ونسبی وان رحمی موصولۃ فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الطبرانی والبیہقی) ابن عباس رضی اللہ

عنہ کہتے ہین کہ جناب صفیہ بنت عبد المطلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پہپی کا ایک بیٹا مر گیا وہ رونے لگین آپنے ان سے کہا پہپی جان تم روتے ہو حالانکہ جس شخص کا بیٹا اسلام مین مرجائے جنت مین اسکو ایک گہر رہنے کے لیے ملیگا جب جناب صفیہ گہر سے باہر نکلین تو ان سے ایک آدمی کہنے لگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت سے آپ کو کچہ نفع نہین ملیگا وہ پہر رونے لگین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا رونا سنا حضرت گہبرا اٹہے آپ انپر نہایت مہربان تہے آپنے انسے کہا پہپی جان ہمنے آپ سے جو کچہ کہنے کا حق تہا کہا ہے آپ پہر روتی ہین جناب صفیہ نے عرض کی مین بیٹے کے مرنے سے نہین روتی اور آپ کو تمام قصہ سنایا جو کہ اس آدمی سے کہا تہا جناب بہت خفہ ہوئے اور بلال سے فرمایا اے بلال لوگون کو نماز کے لیے پکار بلال نے لوگون کو نماز کے لیے پکارا پہر جناب خطبہ کے لیے کہڑے ہوئے اور بعد حمد و ثنا، باریتعالے کے فرمایا کیا حال ہے اس گروہ کا جو یہ خیال کرتے ہین کہ میری قرابت قیامت کے دن نفع نہین دیگی۔ بیتحقیق کہ ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن میرے سبب اور نسب کے سوا منقطع ہو جائیگی میری قرابت دنیا و آخرت مین ملنے والی ہے ✦

(۲) عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لا یدخل قلب امرء ایمان حتی یحبکم للہ ولقرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ واللہ کسی آدمی کے دل مین ایمان داخل نہین ہوگا جب تک کہ تم سے للہ اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نکرے ✦

اگرچہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شرف قرابت مین حضرت عباس بن عبد المطلب بہی شریک ہین لیکن جناب علی مرتضیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر قریب ہین کیونکہ جناب عبداللہ والد ماجد سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو طالب والد ماجد جناب علی علیہ السلام برادر عینی تہے ان دونون بزرگوارون کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن العائذ المخزومیہ تہین یہ قرب حضرت عباس کو حاصل نہین تہا چنانچہ اسکا ذکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بہی فرمایا ہے ✦

(۳) عن الشعبی قال بینما ابوبکر جالس اذطلع علی المار اہ قال من سرہ ان ینظر الی اقرب الناس قرابتہ واعظمہم منزلہ وافضلہم حالتہ واعظمہم عناعند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلینظر الی ھذا الطالع واشار الی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن السمان فی الدارقطنی) شعبی کہتے ہین کہ ایکدفعہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹہے ہوئے تہے کہ جناب علی علیہ السلام تشریف لائے جب انہونے جناب علیؑ کو دیکہا تو کہنے لگے جو شخص کہ خوش ہوتا ہو کہ ایسے آدمی کو

کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ قرابت والے اور سب سے بڑے منزلت والے اور سب سے افضل حالت والے اور سب لوگوں سے بڑے رتبہ والے کو دیکھنا چاہتا ہو تو اس آنیوالے کو دیکھے اور جناب علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کیا ۔

(۴) قال ابوبکر بن عیاش لو اتانی ابوبکر و عمر و علی لبدأت بحاجۃ علی قبلھما لقرابتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولان اخر من السماء احب الی من ان اقدمھما علیہ (صواعق محرقہ) ابوبکر عیاش کہتے ہیں کہ اگر میرے پاس ابوبکر و عمر اور علی تشریف لائیں تو میں حضرت علی کے ضرورت کو پہلے روا کرونگا ان دونوں صاحبوں کی ضرورت پر بوجہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے آسمان سے زمین پر گر نا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ میں ان دونوں صاحبوں کی ضرورت کو جناب امیر کی ضرورت پر مقدم سمجھوں ۔

(۵) اخرجہ الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال لھم انشدکم باللہ ھل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ فی الرحم منی ومن جعلہ صلے اللہ علیہ وسلم نفسہ و ابناءہ ابناءہ غیری قالوا اللھم لا ۔ دارقطنی روایت کرتے ہیں کہ مشورت کے روز اہل شوریٰ پر جناب امیر نے حجت پیش کی کہ میں تمہیں قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ تم میں رشتہ داری میں مجھ سے کوئی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی ہے میرے سوا اور کس کے نفس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا نفس اور کس کے بیٹوں کو اپنا بیٹا کہا ہے سب نے کہا خدا کی قسم کوئی نہیں ۔

(۶) واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین والمھاجرین عن عباس قال ذلک علی لانہ کان مؤمنا مھاجرا ذا رحم (اخرجہ ابن مردویہ) اور قرابت والے بعض انکے نزدیک تر ہیں بعض سے اللہ کی کتاب میں ایمان والوں اور ہجرت کرنے والوں میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر سے مراد ہے کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے ۔

مصاہرت کا شرف

(۱) عن محمد بن سیرین فی قولہ تعالیٰ وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا و صھرا قال انما نزلت فی النبی صلعم و علی بن ابی طالب ھو ابن عم النبی و زوج فاطمۃ فکان نسبا و صھرا (کفایۃ الطالب) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی شان نزول میں کہ جسکا ترجمہ یہ ہے

کہ وہ (وفات جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور پھر نسب اور سسرال والے بنائے) بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی بن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ جناب رسول پاک کے ابن عم اور جناب سیدہ کے زوج ہیں پس انکے دو رشتے ایک از روے نسب اور ایک از روے سسرال والی کے ٹھہرا ؛

(۲) عن عمر بن الخطاب قد ذکر عندہ علی قال ذاک صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل جبریل فقال ان اللہ یامرک ان تزوج ابنتک من علی (اخرجہ ابن السمان) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ذکر کیا اور انکے پاس جناب علی علیہ السلام بھی تشریف رکھتے تھے۔ کہ یعنے جناب علی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں جبرئیل نے شرف نزول فرما کر کہا کہ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ حکم فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم آپ اپنی دختر نیک اختر کی شادی علی سے کریں ؛

(۳) عن ابی الحمراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوتیت ثلاثا لم یوتی احد ولا انا اوتیت صہرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلہا واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلہما ولا انتم منی وانا منکما (اخرجہ الدیلمی ابو سعد فی شرف النبوۃ والامام علی بن موسیٰ الرضا فی مسندہ) ابی حمراء سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ یا علی تجھے تین ایسی باتیں عطا ہوئی ہیں کہ کسی ایک کو حاصل نہیں ہوئیں اور مجھے بھی وہ باتیں نہیں ملیں۔ تجھ کو مجھ سا سسرال ملا ہے کہ مجھ کو نہیں ملا اور تجھ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے کہ مجھ کو ایسی نہیں ملی تجھ کو تیری صلب سے حسن اور حسین ملے ہیں اور مجھکو میری صلب سے ان جیسا نہیں ملا۔ بتحقیق تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں ؛

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اشہد قد بلغت ھذا اخی وابن عمی وصہری وابو ولدی اللہم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ ابن النجاری) ابن عباس نے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے پروردگار تو گواہ رہیو کہ میں نے لوگوں کو یہ بات پہونچا دی ہے کہ یہ یعنے علی بن ابیطالب میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچوں کا باپ ہے اے پروردگار جو شخص کہ اسے دشمن رکھے اسے آگ میں اوندھا گرا ؛

یہ شرف جناب مرتضے علیہ التحیۃ والثنا کی ذات بابرکات کے سوا کسی صحابی کو حاصل نہیں ہوا اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جناب سرور صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ لیکن جناب نبوی کی اشرف اولاد حضرت سیدہ ہی تھیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار کا ظہور حضرت سیدہ ہی سے

ہوا ہے ہوا ہے اور حضرت سیدہ کے سوا حضرت کی نسل منقطع ہو گئی ہے اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہو کہ جناب سیدہ علیہ التحیۃ والثنا کے مناقب وفضائل کا کسیقدر اس مقام مین ذکر کیا جائے۔

مناقب جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا التحیۃ والثناء

جناب سیدہ علیہا السلام کی سنہ ولادت مین مورخین کا اختلاف ہو بعض کے نزدیک انکا تولد مبارک بعثت سے پانچ برس پہلے ہے اور بعض کے نزدیک سال بعثت مین واقع ہوا ہے عن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر الہاشمی یقول ولد فاطمۃ سنہ احدی واربعین من مولد النبی صلے اللہ علیہ وسلم (استیعاب) عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر ہاشمی سے روایت ہو کہ جناب فاطمہ علیہا السلام کا تولد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے اکتالیس برس کے بعد واقع ہوا ہے ❊

بعض مورخین کے نزدیک بعثت سے پانچ برس کے بعد واقع ہوا ہے۔ بہرحال بقول صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث بالرسالۃ ہو چکنے کے بعد حضرت سیدہ علیہا السلام کا تولد ہوا ہے۔ اور احادیث مندرجہ ذیل بہی اسی کی موید مین ❊

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل بسفرجلۃ من الجنۃ فاکلتہا لیلۃ اسری بی فعلقت خدیجۃ فحملت بفاطمۃ فکنت اذا اشتقت رائحۃ الجنۃ شممت فیہ فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جبریل جنت کی ایک بہی میرے پاس لائے اور شب معراج مین مینے اسے کہا لیا اور خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اسی شب مین مجہسے حاملہ ہوئین بعد فاطمہ کے جنینے بس جب مجہکو جنت کی بو کا شوق غالب ہوتا ہے تو مین فاطمہ کا دہن مبارک سونگہتا ہون ❊

(۲) عن ام المومنین عائشۃ قالت قلت یارسول اللہ اذا اقبلت فاطمۃ جعلت لسانک فی فیہا فانک ترید ان تلعقہا عسلا فقال صلے اللہ علیہ وسلم انہ لما اسری بی الی السماء ادخلنی جبریل الجنۃ وناولنی تفاحۃ فاکلتہا فصارت نطفۃ فلما نزلت من واقعت خدیجۃ ففاطمۃ من تلک النطفۃ فکلما اشتقت الی تلک التفاحۃ قبلتہا (اخرجہ الخطیب فی الالقاب وابو سعد فی شرف النبوۃ) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ مینے عرض کیا یارسول اللہ جبکہ جناب فاطمہ تشریف لاتی ہین آپ اپنی زبان مبارک کو انکے منہ مین ڈالتے

ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ شہد چاٹ رہی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب معراج مین مجھ کو آسمانون کی سیر کرائی گئی اور جبریل مجھ کو جنت مین لے گئے اور وہ میری پاس جنت کی ایک بہی لائے مینے اسکو کہایا وہ تحلیل پاکر ایک نطفہ کی شکل بن گئی جب مین زمین پر آیا اس سے جناب خدیجہ کبری حاملہ ہوئین اور اس نطفہ سے جناب فاطمہ پیدا ہوئین جب مجھے اس بہی کیطرف شوق غالب ہوتا ہے تو مین جناب فاطمہ کے مونہ کو چومتا ہون +

جناب فاطمہ علیہا السلام کی والدہ ماجدہ کا نام نامی ام المومنین سابقۃ الاسلام صدیقۃ الکبری خدیجہ بنت خویلد ہے جو سب سے اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائی ہین جنکے فضل مین لا تعدو لا تحصے احادیث وارد ہین +

عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت خدیجۃ علی نساء امتی کما فضلت مریم علی نساء العالمین (اخرجہ الدیلمی) روایت ہی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدیجہ کو میری امت کی عورتون پر اس طرح سے فضیلت دی گئی ہے جس طرح سے کہ مریم بنت عمران کو تمام جہان کی عورتون پر فضیلت عطا ہوئی ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل نساء اہل الجنۃ اربع مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمہ بنت محمد وآسیہ بنت مزاحم قال ابن عباس خط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اربع خطوط ثم قال اتدرون لم خططت ہذہ الخطوط قالوا لا قال ذلک (اخرجہ الدیلمی)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خط کہینچے اور پہر فرمایا کیا تم جانتے ہو مینے یہ خط کیون کہینچے ہین لوگون نے عرض کیا نہین فرمایا کہ اہل جنت کی عورتون مین سے چار عورتین افضل ہین مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم +

جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ تسمیہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے +

(۱) انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمہا من النار (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹی اسلیے فاطمہ نام رکہا ہے کہ اللہ تعالی نے انکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے +

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء ادمیۃ لم تحض و

ولد فطمت انما سماها فاطمة لان الله عزوجل فطمها من النار (اخرجه الغسانی) ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میری بیٹی فاطمہ نوع انسان مین حور ہے حیض و نفاس سے طاہر ہے اسکا نام اسلیئے فاطمہ رکھا گیا ہے کہ بہ تحقیق اللہ تعالے نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے ✦

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمة علی یا رسول اللہ لم سمیت فاطمة قال ان اللہ قد فطمها وذریتها من النار (اخرجه ابو القاسم الدمشقی ونقله محب الطبری عن مسند علی بن موسی الرضا علیه الف التحیة والثناء) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کہکر پکارا۔ حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکا نام نامی فاطمہ کیون رکھا ہے فرمایا کہ خداوند تعالے نے انکو اور ان کی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے ✦

اسد الغابہ میں وکانت فاطمة تکنی بابیها ای فاطمة بنت محمد) یعنے جناب فاطمہ اپنے والد ماجد کے نام مبارک کنیت کی جاتی تھین یعنے فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ✦

بعض لوگ ام الحسن بھی کہا کرتے تھے (نزل الابرار)

جناب سیدہ کے اشہر القاب میں سے (البتول۔ سیدة النساء۔ افضل النساء۔ خیر النساء۔ الصدیقہ۔ الزہراء۔ المبارکہ۔ الطاہرہ۔ الزکیہ۔ الراضیہ۔ المرضیہ۔ المحدثہ) ہین (نزل الابرار)

البتول

عن علی قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناک یا رسول اللہ تقول مریم بتول وفاطمة بتول فقال البتول التی لم ترحمرة قط ای لم تحض فان الحیض مکروه فی بنات الانبیاء (اخرجه الحاکم) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بتول کے کیا معنے ہین کیونکہ ہم نے آپکو کہ بتول اور فاطمہ بتول فرماتے ہوئے سنا ہے فرمایا بتول وہ ہے جسنے سرخی کو نہ دیکھا ہو یعنے اسکو کبھی حیض نہ ہوا ہو کیونکہ انبیا علیہم السلام کی بیٹیون پر حیض مکروہ ہے ✦

سیدة النساء

(۱) عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لفاطمة الا ترضیین ان تکونی سیدة نساء العالمین وسیدة نساء المؤمنین وسیدة نساء اهل الجنة وسیدة نساء هذه الامة اخرجه الحاکم۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلے

اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں ہوتیں کہ تم تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو۔ اور تم تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو۔ اور تم تمام اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔ اور تم اس امت کی عورتوں کی سردار ہو ✦

(۲) عن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل ملک من السماء فاستاذن اللہ ان یسلم علی فبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی والرویانی والحاکم وابن حبان) روایت ہو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اللہ تعالے سے اس نے میرے سلام کرنے کے لیے اذن طلب کیا اور مجھکو خوشخبری پہونچائی کہ تحقیق فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے ✦

(۳) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا ما کان مریم بنت عمران (اخرجہ ابو یعلے۔ وابن حبان۔ والطبرانی والحاکم) ابو سعید ناقل ہیں کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سردار ہے اہل جنت کی لوگوں کی عورتوں کی سوا مریم بنت عمران کے ✦

(۴) عن فاطمۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ اما ترضین ان تاتی یوم القیامۃ سیدۃ نساء المؤمنین (اخرجہ الدیلمی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ مجھکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہ تو راضی نہیں ہوتی کہ قیامت کے روز تو سب مومنین کی عورتوں کی سردار ہو ✦

(۵) عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد فاطمۃ وھی مریضۃ فقال لھا کیف تجدینک یا ابنۃ قال انی وجعۃ وانہ لیزیدنی مالی طعام اکلہ قال یا بنیۃ اما ترضین انک سیدۃ نساء العالمین قال یا ابت فاین مریم بنت عمران قال سیدۃ نساء عالمہا وانت سیدۃ نساء عالمک اما واللہ لقد زوجتک سیداً فی الدنیا والاخرۃ (استیعاب عبد البر) عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سرور دنیا و دین علیہ الصلوۃ والتسلیم جناب فاطمہ کی عیادت کو گئے وہ مریض تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے بیٹی ہم یہ کیا حال تیرا دیکھ رہے ہیں عرض کیا یا رسول اللہ میں بیمار ہو گئی ہوں۔ اور مجھ کو اسی اور بھی لاچار کیا ہے کہ میرے پاس کچھ کھانے کی چیز نہیں جسے میں کھا سکوں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو راضی نہیں ہوتی کہ تو تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو جناب فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پس مریم بنت عمران کہاں رہیں حضرت نے فرمایا وہ اپنے عالم کی سردار

بشئی لم یخص بہ احدا من اصحابی فقلت یارب اخی و صاحبی فقال تعالی ان ھذا شئی قد سبق انہ مبتلاء و مبتلا بہ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق اللہ تعالی نے علی کے باب میں مجھ سے ایک عہد کیا پس میں نے کہا اے میرے پروردگار مجھ سے اس عہد کو بیان فرما اللہ تعالے نے فرمایا علی علم ہے ہدایت کا اور میرے دوستوں کا امام ہے اور نور ہے سب کے لیے جو میری طاعت کرتے ہیں اور وہ ایسا کلمہ ہے کہ پرہیزگاروں نے اسکو لازم کرلیا ہے جس نے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی مجھ سے دشمنی کی پس تو اسکو بشارت دے بعد اسکے علی آئے میں نے انکو بشارت دی وہ کہنے لگے کہ میں خدا کا بندہ ہوں اور اسکے اختیار میں ہوں اگر مجھے عذاب دے تو میرے گناہ کے سبب سے ہے اور اگر وہ اس بات کو پورا کرے جسکی کہ حضور نے مجھے بشارت دی ہے تو اللہ میرے واسطے زیادہ مہربان ہے۔ جناب رسول اللہ فرماتے ہیں میں نے دعا کی کہ بار الہا اسکے دلکو روشن کر اور اسکا ایمان کی بہار بنا پس اللہ تعالی نے فرمایا تحقیق میں نے اسے ایسا ہی کر دیا ہے پھر میری طرف یہ حکم کیا اللہ تعالی علی کو ایسی بلا سے آزمایش کریگا کہ میرے اصحاب میں سے کسی صحابی کو نہیں کیا۔ پس میں نے عرض کیا اے پروردگار یہ میرا بھائی اور وصی ہے اللہ تعالے نے فرمایا یہ بات ہو چکی ہے اور وہ ضرور اس میں مبتلا ہوگا اور اسکے ساتھ لوگوں کی آزمایش کیجائیگی +

امام البررہ

عن جابر رضہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی امام البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ (اخرجہ الحاکم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بالتحقیق جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کی نسبت ارشاد کیا ہے کہ علی نکوکاروں کا امام اور بدکاروں کا قاتل ہے فتحمند ہوا جس نے کہ اسکی مدد کی۔ اور چھوڑا گیا جس نے کہ اسکو چھوڑا +

قاتل الفجرہ

نقل ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ و رفعہ بسندہ الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ ابن عباس جالسا قریبا من بئر الزمزم یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ قال الرجل قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فقال ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی فمن لم یعرفنی فانا ابو ذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھاتین والا صمتا یقول لعلی بن ابی طالب قائد البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں بعد اس حدیث کی اسناد کہ جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تک پہونچی ہے کہ ایک دفعہ ابن عباس زمزم کے کوئیں کے پاس بیٹھے ہوئے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے کہ ناگہان ایک شخص نے آکر کہا کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے تھے۔ ابن عباس نے قسم دیکر کہا بتا تو کون ہے۔ وہ کہنے لگا اے لوگو جس نے کہ مجھے پہچانا ہے پہچانا ہو اور جس نے کہ نہیں پہچانا ہو اب پہچان لے کہ

ہے اور تم اپنے عالم کی ہو ٭

(۶) عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فاطمۃ عام الفتح فحدثہا فبکت ثم حدثہا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتہا عن بکائہا وضحکہا فقالت اخبرنی انہ یموت فبکیت ثم اخبرنی انی سیدۃ نساء اہل الجنۃ الا مریم بنت عمران فضحکت (اخرجہ الترمذی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے برس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کو بلایا ان سے کوئی بات کی وہ رونے لگیں پھر ان سے دوسری بات کی وہ ہنسنے لگیں جب جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا میں نے انکو انکے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی جناب فاطمہ فرمانے لگیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے انتقال پُر ملال کی خبر دی میں رونے لگی پھر حضرت نے مجھے خبر دی کہ میں سوا مریم بنت عمران کے سب اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوں پس میں ہنس پڑی ٭

(۷) عن ابی ہریرۃ و ابی الدرداء قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین ما خلا مریم بنت عمران (اخرجہ الدیلمی و الطبرانی و ابن حبان) ابوہریرہ اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سب جہان کی عورتوں کی سردار ہے سوا مریم بنت عمران کے ٭

(۸) عن عائشۃ قالت کنا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہ فاقبلت فاطمۃ ما تخفی مشیتہا من مشیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما راٰہا قال مرحبا یا ابنتی ثم اجلسہا ثم سارہا فبکت بکاء شدیدا فلما رای حزنہا سارہا الثانیۃ فاذا ہی تضحک فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتہا عما سارک قالت ما کنت لافشی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرہ فلما توفی قلت عزمت علیک بما لی علیک من الحق لما اخبرتنی قالت اما الآن فنعم اما حین سارنی فی امر الاول فانہ اخبرنی ان جبرائیل کان یعارضنی القرآن کل سنۃ مرۃ وانہ عارضنی بہ العام مرتین ولا اری الاجل الا قد اقترب فاتقی اللہ و اصبری فانی نعم السلف انا لک فلما رای جزعی سارنی الثانیۃ قال یا فاطمۃ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء اہل الجنۃ و سیدۃ نساء المومنین (اخرجہ البخاری و مسلم) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیاں آپکے پاس موجود تھیں اتنے میں جناب فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں انکی رفتار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار سے جہیتی نہین تہی - یعنے بعینہا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رفتار کے مشابہ تہی جب حضور نے انکو دیکہا تو مرحبا لے میری بیٹی کہکر پکارا پہران سے سرگوشی کی وہ سخت رو ئیں جب حضور نے انکا غم و اندوہ دیکہا دوبارہ ان سے سرگوشی کی وہ ہنس پڑین جب حضور اٹہکر تشریف لے گئے جناب عائشہ کہتی ہین کہ مینے جناب فاطمہ سے پوچہا کہ حضور نے آپسے کیا سرگوشی کی تہی - جناب فاطمہ نے کہا مین ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا نہین کرنے کی جب حضور اس دار دنیا سے رحلت فرما گئے تو مینے جناب فاطمہ سے کہا مین تمکو اس حق کی جو میرا تمپر ہے قسم دیکر پوچہتی ہون کہ مجہے اس راز کو بتاؤ - جناب فاطمہ نے فرمایا - اب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما چکے ہین اب مین اسکو بیان کرتی ہون جب پہلے امر مین مجہ سے حضور نے سرگوشی کر تو بیان کیا کہ ہر برس مین جبرئیل مجہسے ایک دفعہ قرآن مجید کا مقابلہ کیا کرتے تہے اس سال مین دو دفعہ مقابلہ کیا ہے مین سوا اسکے نہین دیکہتا کہ میری رحلت قریب آگئی ہے پس تو خدا سے ڈریو اور صبر کریو مین تیرا اچہا آگے جانیوالا ہون - جب حضور نے میرے رونے کو ملاحظہ کیا تو پہر مجہ سے سرگوشی کی اور فرمایا یا فاطمہ تو راضی نہین ہوتی کہ تو سب اہل جنت کی عورتون کی سردار اور سب مومنین کی عورتون کی سردار +

افضل النساء

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل نساء اہل الجنۃ خدیجۃ بنت خویلد و فاطمۃ بنت محمد (اخرجہ ابوداؤد والنسائی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب اہل جنت کی عورتون سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین -

خیر النساء

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء امتی فاطمۃ بنت محمد (اخرجہ الحاکم) انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ حضور نبوی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میری امت کی عورتون سے بہتر فاطمہ بنت محمد ہین (صلے اللہ علیہ وسلم)

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العالمین مریم بنت عمران و خدیجۃ بنت خویلد و فاطمۃ بنت محمد و آسیہ بنت مزاحم (اخرجہ احمد) انس رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فضل مین کافی ہین تیرے لیے سب دنیا کی عورتون سے چار عورتین مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم +

الصدیقہ

عن ابی الحمراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوتیت ثلاثا لم یؤتی

احد ولا انا اوتیت صہرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلھا واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلھما ولا نتم منی وانا منکم (اخرجہ الدیلمی) ابوالحمرا رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تجھ کو تین ایسی باتین عطا ہوئین ہین کہ کسیکو نہین ملین۔ اور وہ مجھ کو بھی نہین ملین تجھ کو سسر مجھسا ملا ہے اور مجھ کو مجھسا نہین ملا۔ تجھ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے اور مجھ کو ویسی نہین ملی۔ تجھ کو حسن حسین تیری صلب سے عطا ہوئے ہین۔ اور مجھکو ان جیسی نہین ملی۔ اور البتہ تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہون +

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک احب اہل بیت ہونا جناب سیدہ کا

عن اسامۃ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احب اھلی الی فاطمۃ (اخرجہ الترمذی والحاکم) و قال الدیلمی قالہ حین سالہ صلی اللہ علیہ وسلم علی والعباس فقالا یارسول اللہ ای اھلک احب الیک اسامہ بن زید سے روایت ہو کہ بتحقیق جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب میرے اہل سے میرے نزدیک پیاری فاطمہ ہے۔ اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہی اور دیلمی فردوس الاخبار مین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات مبارک اسوقت ارشاد فرمائے تھے جبکہ جناب علی اور عباس نے حضور سے پوچھا تھا کہ آپکے نزدیک آپکے اہل سے کون بڑا پیارا ہے +

(۲) عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجھا (اخرجہ الترمذی والنسائی) جمیع بن عمیر نقل کرتے ہین کہ مین اپنی پھپی کے ساتھ جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا اور انسے پوچھا کہ سب لوگون سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ پیارا تھا فرمانے لگین جناب فاطمہ پھر کہا گیا کہ مردون مین سے کون زیادہ پیارا تھا۔ فرمایا کہ ان کا خاوند یعنی علی بن ابیطالب)

(۳) عن بریدۃ قال کان احب النساء الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ومن الرجال علی (استیعاب علامہ ابن عبد البر) بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ سب عورتون سے زیادہ آنحضرت کو جناب فاطمہ پیاری تھین اور سب مردون سے زیادہ جناب علی +

جناب فاطمہ کا بضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن علی قال کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای شیٔ خیر للمرأۃ فسکتوا فلما رجعت قلت لفاطمۃ ای شیٔ خیر للنساء قالت ان لا یراھن الرجال فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان فاطمۃ بضعۃ منی (اخرجہ البزار فی مسندہ) حضرت علی سے منقول ہے کہ میں ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں موجود تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے لیے کیا چیز مناسب ہے سب چپ ہو رہے جب میں لوٹکر گھر میں آیا تو میںنے جناب فاطمہ سے پوچھا کونسی چیز عورتوں کے لیے بہتر ہے انھوں نے جواب دیا کہ انکو مرد نہ دیکھنے پائیں پس میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو بیان کیا آپنے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جسنے فاطمہ کو ایذا دی ایذا دی

(۱) عن المسور بن مخرمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاھا فقد اذانی (اخرجہ الدیلمی و احمد والحاکم) مروی ہے مسور بن مخرمہ سے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جسنے اسکو ایذا دی مجھکو ایذا دی *

(۲) عن ابن الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی یؤذینی ما اذاھا (اخرجہ احمد والترمذی والحاکم) منقول ہے ابن زبیر سے کہ سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے ایذا دیتی ہے وہ چیز مجھے جو اسے ایذا دیتی ہے *

(۳) روی عن مجاھد قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو آخذ بید فاطمۃ فقال من عرف ھذہ فقد عرفھا و من لم یعرفھا فھی فاطمۃ بنت محمد وھی بضعۃ منی وھی قلبی وھی روحی التی بین جنبی من اذاھا فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ (اخرجہ ابن عساکر) مجاہد کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا جو شخص اسکو پہچانتا ہو پہچانتا ہو اور جو کوئی نہ پہچانتا ہو پس یہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ میرے دل کا ٹکڑہ اور میرا دل ہے اور یہ میری روح ہے جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے جسنے کہ اسکو ایذا دی مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی *

ذکر اس بات کا کہ جناب فاطمہ کا غضب اللہ تعالی کا غضب ہے

عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ یا فاطمۃ ان اللہ یغضب بغضبک و یرضی برضاک (اخرجہ ابو یعلی . والطبرانی والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تیرے غضب کی وجہ سے غضب میں آتا ہے اور تیری خوشی سے خوش ہوتا ہے ؂

جناب سیدہ رض کا حیض و نفاس سے طاہر ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض و لم تطمث انما سماہا فاطمۃ لان اللہ فطمہا من النار (اخرجہ الدولابی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور دنیا و آخرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہے جو حیض اور طمث سے پاک ہے اسلیے اسکا نام فاطمہ رکھا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا رکھا ہے ؂

(۲) عن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناک یا رسول اللہ تقول مریم بتول و فاطمہ بتول فقال البتول التی لم ترحمرۃ قط ای لم تحض فان الحیض مکروہ فی بنات الانبیاء (اخرجہ الحاکم) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا بتول کس کو کہتے ہیں کیونکہ یا رسول اللہ ہم نے بارہا سنا ہے کہ آپ مریم بتول اور فاطمہ بتول فرمایا کرتے ہیں حضور نے ارشاد کیا بتول وہ ہے جو سرخی کو نہ دیکھے یعنے حیض اور طمث سے پاک ہو۔ کیونکہ حیض نبیوں کی بیٹیوں کے لیے مکروہ ہے ؂

(۳) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمۃ بالحسن فلم ار لہا دما فقلت یا رسول اللہ لم ار لفاطمۃ دما فی حیض ولا نفاس فقال لہا صلے اللہ علیہ وسلم اما علمت ان ابنتی طاہرۃ مطہرۃ لا یری لہا دما فی طمث (مسند اہل البیت) اسماء بنت عمیس روایت کرتی ہیں کہ حسن علیہ السلام کے تولد کے وقت میں جناب سیدہ کی دائی تھی میں نے انکو کسی قسم کا خون جو عورتوں کو ولادت کے وقت ہوا کرتا ہے نہ دیکھا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جناب سیدہ کے لیے خون حیض اور نفاس کا نہیں دیکھا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو نہیں جانتی کہ میری بیٹی پاک اور پاکیزہ ہے اسکے لیے طمث میں خون نہیں دیکھا جا سکتا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب فاطمہ سے زیادہ کوئی شبیہ نہیں تھا

(١) عن ام سلمة قالت كانت فاطمة اشبه الناس شبها و وجها بالنبي صلى الله عليه وسلم (اخرجه ابن عساكر)

جناب ام المومنین ام سلمہ کہتی ہیں کہ جناب سیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شکل و شمائل میں نہایت شبیہ تھیں ٭

(٢) عن عائشة قالت ما رأيت احدا اشبه سمتا ودلا وهديا وحديثا برسول الله صلى الله عليه وسلم في قيامها وقعودها من فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت وكانت اذا دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قام اليها فقبلها واجلسها في مجلسه وكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل عليها قامت من مجلسها فلما مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم دخلت فاطمة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكبت عليه فقبلته ثم رفعت رأسها فبكت ثم اكبت عليه ثم رفعت رأسها فضحكت فقلت ان كنت لاظن ان هذه من اعقل النساء فاذا هي من النساء فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لها أرأيت حين اكببت على النبي صلى الله عليه وسلم فرفعت رأسك فبكيت ثم اكببت عليه فرفعت رأسك فضحكت ما حملك على ذلك قالت اني اذا لبذرة اخبرني انه ميت من وجعه هذا فبكيت ثم اخبرني اني اسرع اهله لحوقا به فضحكت (اخرجه الترمذي وابو داود والنسائي وابو حاتم باختلاف يسير)

جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب فاطمہ سے زیادہ قیام و قعود میں بات کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کو شبیہ نہیں دیکھا جب فاطمہ تشریف لاتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے اٹھ کھڑے ہوتے اور انکی پیشانی پر بوسہ دیتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مریض ہوئے جناب فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور حضور پر جھک پڑیں اور چہرہ اقدس کو چومنے لگیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں میں نے کہا میں گمان کرتی تھی کہ یہ یعنی جناب فاطمہ تمام عورات سے عقلمند ہیں یہ تو معمولی عقل والی عورتوں میں سے نکلیں جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے میں نے انسے کہا میں نے آپکو دیکھا کہ جب آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں تو سر اٹھا کر رونے لگیں پھر دوبارہ آپ ان پر جھکیں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں۔ آپکو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تھا۔ آپنے فرمایا کہ اسوقت اسکی وجہ بیان کرنا باعث افشا ہوتا حضور نے مجھکو خبر دی تھی کہ ہم اس مرض میں انتقال فرمائینگے پس میں رو پڑی پھر مجھ کو خبر دی کہ میں انکو سب اہل سے پہلے انکے ساتھ جا ملونگی پس میں اس سبب سے ہنسنے لگیں ٭

ذکر اس امر کا کہ جب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو سب سے

اول جناب سیدہ علیہا السلام سے ملاقات فرماتے

(۱) عن ثوبان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر آخر عہدہ باتیان فاطمۃ و اول من یدخل علیہ اذا قدم فاطمۃ (اخرجہ احمد والبیہقی) ثوبان کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لیجاتے تو سب سے آخر جناب فاطمہ علیہا السلام سے ملتیں۔ اور جب تشریف لاتے تو سب سے اول جناب فاطمہؑ سے ملتے۔

(۲) عن ابی ثعلبۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من غزو او سفر بدا بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم اتی فاطمۃ ثم اتی ازواجہ (اخرجہ ابو عمر) ابو ثعلبہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوات سے یا سفر سے تشریف لاتے تو مسجد سے شروع کرتے اور اس میں دو رکعتیں پڑھکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لاتے پھر ازواج کے پاس تشریف لیجاتے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر قبل فاطمۃ (اسعد الغابہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو پہلے جناب فاطمہؑ کے پاس جاتے۔

قیامت کے روز سب سے اول جنت میں جناب فاطمہؑ کا داخل ہونا

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شخص یدخل الجنۃ علی و فاطمۃ مثلہا فی ہذہ الامۃ کمثل مریم بنت عمران فی بنی اسرائیل ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ اول جنت میں داخل ہونگے وہ علی اور فاطمہ ہیں فاطمہؑ کی مثال اس امت میں ایسی ہے جیسے کہ بنی اسرائیل میں مریم بنت عمران۔

(۲) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبعث الانبیاء یوم القیامۃ علی الدواب لیوافق المؤمنین من قومہم و یبعث صالح علی ناقتہ و ابعث انا علی البراق و تبعث فاطمۃ امامی (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام قیامت کے دن ایسے چارپایوں کے اوپر سوار کیے جائیں گے جو انکی قوم کے مومنوں کے مطابق ہونگے اور صالح پیغمبر اونٹنی پر سوار کیے جائینگے اور میں براق پر سوار ہونگا اور میرے آگے فاطمہ ہونگی۔

قیامت کے روز جناب سیدہ کے ورود کے وقت اہل موقف کو سر جھکانا

اور نگاہ نیچے رکھنے کا من جانب اللہ تعالیٰ حکم ہونا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ نادی منادمن بطنان العرش یا اھل الموقف غضوا ابصارکم ونکسوا رؤسکم لتجوز فاطمۃ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم علی الصراط (اخرجہ اسمعیل بن احمد) ابن عمر کہتے ہیں کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا اے اہل موقف اپنی آنکھیں بند کرلو اور اپنے سر جھکا دو تاکہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم صراط سے گذر جاوے۔

(۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ جمع اللہ الاولین والآخرین فی صعید واحد ثم ینادی منادمن بطنان العرش ان الجلیل جل جلالہ یقول نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم فان ھذا فاطمۃ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ترید ان تمر علی الصراط (اخرجہ الخوارزمی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع کریگا، پھر ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکاریگا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اے اہل موقف تم اپنے سر کو جھکا لو اور اپنی آنکھوں کو بند کرلو یہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں صراط سے گذرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

(۳) عن علی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ نادی منادی اھل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمۃ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم حتی تمر (اخرجہ الدینوری فی المجالسۃ وابو نعیم فی الدلائل والسیوطی فی بلدء السافرۃ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا ایک پکارنے والا پکاریگا اے لوگو بند کرلو اپنی آنکھیں جب تک کہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہ گذر لے۔

جناب سیدہ کو جنت میں ام موسیٰ اور مریم بنت عمران سے بھی ستر قصر زیادہ ملینگے

عن ابی سعید الخدری انہ صلے اللہ علیہ وسلم مر فی السماء السابعۃ قال رأیت فیھا مریم وکلثم ام موسیٰ وآسیۃ امرأۃ فرعون وخدیجۃ بنت خویلد قصورا من یاقوت ولفاطمۃ بنت محمد سبعین قصرا من مرجان الاحمر مکللا باللؤلؤ ابوابھا من عود (اخرجہ ابن مردویہ) ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ساتویں آسمان پر گذر کرکے دیکھا کہ مریم اور ام موسے اور آسیہ فرعون کی بی بی اور حضرت خدیجہ بنت خویلد کے لیے یاقوت کے گھر بنے ہوئے ہیں اور فاطمہ

بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے سبز قصر ہونگے کہ دیکھے جو بوتیوں سے غرب کے بنے انکے دروازے عود کی لکڑی کے تہے ◆

جنت میں جناب سیدہ کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مکان میں ہونا

عن ابی فاختة قال قال علی زارنا رسول الله صلے الله علیه وسلم وبات عندنا والحسن والحسین نائمان فاستسقی الحسن فقام رسول الله صلے الله علیه وسلم الی قربة لنا فجعل یعصرها فی القدح ثم جاء یسقیه فتناول الحسن فتناول الحسین لیشرب فمنعه وبدأ بالحسن فقالت فاطمة یا رسول الله کانه احبهما الیک قال هو استسقی اول مرة ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی وایاک وهذین یعنی حسنا وحسینا وهذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیامة (اخرجه احمد فی المناقب) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور رات ہمیں بسر فرمائی اور جناب حسن اور حسین علیہما السلام دونوں سوئے ہوئے تھے پس حضرت حسن نے پانی مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور مشک کیطرف تشریف لیگئے اور پیالے میں پانی ڈالا پھر آئے تاکہ پلاویں حسن کو مگر پکڑ لیا اسے جناب حسین نے پینے کے لیے پس حضور نے انہیں روکدیا اور پہلے جناب حسن کو پلایا اور فرمایا جناب فاطمہ علیہا السلام نے یا رسول اللہ گویا آپکو ان دونوں میں سے حسن سے زیادہ الفت ہے فرمایا اسلیے کہ حسن نے پہلے مانگا تھا پھر فرمایا کہ میں اور تم اور یہ دونوں یعنے حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن مکان واحد میں ہونگے ◆

اس حدیث سے بعض صاحبوں کا شبہ بالکل جاتا رہتا ہے جو ایک قیاسی مسئلہ پیش کرتے ہیں کہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سیدہ علیہا السلام سے افضل ہیں کیونکہ امہات المومنین جنت میں بصحبت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکان اور ایک درجہ میں ہونگے۔ اور حضرت سیدہ بصحبت جناب مرتضوی دوسرے قصر جنت میں تشریف رکھتے ہونگے۔ لامحالہ جناب مرتضوی کے مکان سے حضور کا مکان درجہ عالی پر ہوگا اس سبب سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی حضرت سیدہ علیہا السلام سے برتر مقام میں ہونگے اور جنت میں برتر مقام ہونا دلیل افضلیت ہے۔ لیکن احادیث کے مقابل قیاسات کو پیش کرنا نہ چاہیے۔ اہلحدیث کے مصنفات کو دیکھنا چاہیے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ صاف لا نفضل احدا علی بضعة الرسول کے قائل ہیں ◆

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں عن ابن عباس فی قوله تعالی والحقنا بهم ذریاتهم قال

ان الله یرفع ذریة المؤمن فی درجته وان کانوا دونه فی العمل ثم قرءوا الذین امنوا واتبعتهم ذریاتهم بایمان والحقنا بهم ذریاتهم وما التناهم من عملهم من شیء قال سیکے جلال الدین السمهودی فان کان هذا فی ذریة مطلق المؤمن فما ظنک بذریته صلی الله علیه وسلم (جواهر العقدین) ابن عباس اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں جسکا ترجمہ یہ ہے کہ جنہوں نے انکی ذریت کو ان سے ملا دیا ہے فرماتے ہیں کہ پروردگار عالم مومن کی ذریت کو اسی کے درجہ میں رکھیگا اگرچہ عمل میں اس سے کم ہو مگر پھر اس آیت کو پڑھا جسکا ترجمہ یہ ہے (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور انکی رہ چلی انکی اولاد ایمان سے پہونچا دیا ہمنے اُن تک انکی اولاد کو اور گہٹایا نہیں اُن سے اُن کا کیا کچھ بہی سید جلال الدین سمہودی لکھتے ہیں کہ یہ مرتبہ مطلق مومن کی ذریت کو ملیگا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت کا درجہ دیکھنا چاہیئے۔

جناب سیدہ علیہا السلام کے نکاح کا بیان

(۱) عن عبدالله بن جعفر الهاشمی قال انکح رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة بعد واقعة احد وکان عمرها اذذاک خمسة عشر سنة وخمسة اشهر ونصف وکان سن علی احدی وعشرین سنة وخمسة اشهر وقال زبیر بن بکار تزوجها علی فی السنة الثانیة من الهجرة وکان عمرها اذذاک خمسة عشر وخمسة اشهر (استیعاب) عبداللہ بن جعفر بن سلیمان بن جعفر الہاشمی لکھتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا نکاح بعد واقعہ احد کے کیا ہے انکی عمر اسوقت پندرہ برس اور ساڑھے پانچ مہینے کی تھی۔ اور جناب علی کا سن مبارک اکیس سال اور پانچ ماہ کا تہا۔ اور زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ سے جناب علی کا نکاح ہجرت کے دوسرے برس ہوا ہے اور جناب فاطمہ علیہا السلام کا سن اسوقت پندرہ برس اور پانچ ماہ کا تہا۔

(۲) عن الحارث عن علی قال خطب ابوبکر وعمر یعنی فاطمة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فابی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر انت لها یا علی فقلت مالی من شیء الا درعی فزوجه رسول الله صلی الله علیه وسلم (اسد الغابه فی معرفة الصحابه) حارث جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے واسطے جناب فاطمہ علیہا السلام کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہا یا علی آپ جناب فاطمہ کی زوجیت کے لیے مناسب معلوم ہوتے ہیں جناب علی نے کہا میرے پاس تو سوای زرہ کے اور کوئی سامان

میں ابوذر غفاری ہوں میں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ان دونو کانوں سے سنا ہے ورنہ یہ دونوں بہری ہو جائیں کہ آپ جناب امیر کی نسبت ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب نکوکاروں کا پیشوا ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص جس نے کہ اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے کہ اسے چھوڑ دیا +

صاحب الرایہ

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع یا ابا برزۃ ان اللہ عزوجل عھد الی فی علی بن ابی طالب انہ رایۃ الھدی ومنار الایمان وامام الاولیاء ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزۃ علی بن ابی طالب امینی غدا فی القیامۃ وصاحب رایتی ومفاتیح خزائن رحمۃ ربی وھو الکلمۃ التی الزمتھا المتقین (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی برزہ سے فرماتے تھے اور میں سن رہا تھا کہ ای ابا برزہ خدا تعالیٰ نے علی بن ابی طالب کی نسبت مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے اور جس قدر کہ میری اطاعت کرنیوالے لوگ ہیں ان سب کا نور ہے ۔ ای ابا برزہ علی کل قیامت کے روز میرا امین اور علم بردار ہے ۔ علی میرے پروردگار کے خزانوں کی کنجی ہے ۔ اور وہ ایک پاک کلمہ ہے جسکو متقیوں نے اپنے لیئے لازم کر لیا ہے +

مقیم الحجہ

عن عبد اللہ بن مسعود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ تعالی ادم ونفخ فیہ من روحہ عطس ادم فقال الحمد للہ فاوحی اللہ الیہ حمدنی عبدی بعزتی لولا عبدان اریدان اخلقھما فی دار الدنیا ما خلقتک قال الھی یکونان منی قال نعم یا ادم ارفع راسک وانظر فرفع راسہ فاذا مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ محمد نبی الرحمۃ وعلی مقیم الحجۃ (اخرجہ الخطیب فی المناقب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب پروردگار نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی تو آدم کو چھینک آئی اور الحمد للہ کہا پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے میرا شکر کیا ہے ۔ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے اگر میں اپنے دو بندوں کو دنیا میں پیدا کرنے کا ارادہ نکرتا تو میں تجھے ہرگز پیدا نکیا ہوتا حضرت آدم نے عرض کیا یا الٰہی وہ دونوں مجھ سے پیدا ہونگے ارشاد ہوا کہ ہاں ۔ ای آدم اپنے سر کو اٹھا کر دیکھ حضرت آدم نے دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رحمت کا نبی ہے علی حجت کا قائم کرنیوالا ہے +

اسد اللہ

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال این علی بن ابی طالب فوثب علی قائما علی قدمیہ فقال ھا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنت منہ فضمہ الی صدرہ وقبل بین عینیہ

دینا وی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے انکا نکاح کر دیا ❖

(٣) عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال خطب ابوبکر فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا صغیرۃ فخطبہا علی فزوجہا منہ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر نے حضرت سیدہ کی خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ابھی چھوٹی ہیں پھر جناب علی نے خواستگاری کی حضور نے ان سے نکاح کر دیا ❖

(٤) عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یخلق علی ما کان لفاطمۃ کفو (اخرجہ الدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر علی نہ پیدا ہوتے تو فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا ❖

(٥) عن انس قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فغشیہ الوحی فلما افاق قال لی یا انس اتدری ما جاءنی بہ جبرائیل من صاحب العرش عز وعلا قلت بابی انت وامی ما جاءک بہ جبرئیل قال قال لی ان اللہ تبارک وتعالی یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی فانطلق وادع لی ابابکر وعمر وطلحۃ والزبیر وبعدتہم من الانصار قال فانطلقت فدعوتہم فلما ان اخذوا مجالسہم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحمد للہ المحمود بنعمتہ والمعبود بقدرتہ المطاع سلطانہ المرہوب من عذابہ النافذ امرہ فی ارضہ وسمائہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل جعل المصاہرۃ نسبا لاحقا وامرا مفترضا وحکما عادلا وخیرا جامعا وشج بہ الارحام والزمہا للانام فقال عز وجل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصہرا وکان ربک قدیرا وامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاءہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب ثم ان اللہ تعالی امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی واشہدکم انی زوجت فاطمۃ من علی علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ان رضی بذلک علی السنۃ القائمۃ والفریضۃ الواجبۃ فجمع اللہ شملہما وبارک اللہ لہما واطاب نسلہما وجعل نسلہما مفاتیح الرحمۃ ومعادن الحکمۃ وامن الامۃ اقول قولی ہذا واستغفر اللہ لی ولکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبسما یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمۃ وانی قد زوجتکہا علی اربعمائۃ مثقال فضۃ فقال علی رضیت یا رسول اللہ ثم ان علیا خر ساجدا شکرا للہ فلما رفع راسہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بارک اللہ لکما وعلیکما واسعد جدکما واخرج منکما

کثیر الطیب قال انس واللہ لقد لخرج منھما الکثیر الطیب (اخرجہ احمد فی المناقب و ابو حاتم) انس
سے منقول ہے کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین موجود تھا آپ کو وحی کے سبب سے
غش طاری ہوا جب افاقہ مین آئے مجھ سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے میرے پاس جبرئیل خداوند عرش کی
طرف سے کیا حکم لایا ہے مینے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون جبرئیل آپکے پاس کیا حکم لائے ہین
فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی آپ کو حکم کرتا ہے کہ فاطمہ کی علی سے تزویج کرین پس تو
جا اور میرے پاس ابوبکر و عمر و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم اور انہین کی تعداد کے موافق انصار مین سے لوگون
کو بلالا۔ انس کہتا ہے کہ مین گیا۔ اور انکو بلا لایا۔ پس جسوقت وہ لوگ آئے اور بیٹھے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا کہ جمیع حمد ثابت واسطے اللہ کے ہے جو محمود ہے بسبب اپنی نعمتون کے اور معبود ہے
بسبب اپنی قدرت کے اور اطاعت کیا گیا ہے بسبب اپنے غالب ہونیکے اور اسکی طرف لوگ گریز کرتے ہین
اسکے عذاب سے۔ جاری ہے حکم اسکا اسکی زمین اور اسکی آسمان مین وہ ایسا ہے کہ اسنے خلقت کو اپنی
قدرت سے پیدا کیا ہے اور اپنے احکام سے انکو تمیز دی ہے اور اپنے دین کے سبب سے انکو عزت بخشی
ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب سے انکو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ بتحقیق اللہ عزوجل نے سسرالی رشتہ
کو نسب تازہ اور امر واجب اور حکم عادل اور خیر جامع گردانا ہے اور اسکے سبب سے رحمون کو ملایا ہے اور
تمام خلق پر اسکو لازم کر دیا ہے اور فرمایا ہے وہ اللہ ایسا ہے کہ اسنے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پس اسکو
واسطے نسب اور سسرال کا رشتہ قرار دیا اور تیرا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔ اور خدا کا حکم اسکی قضا
کیطرف جاری ہوتا ہے۔ اور اسکی قضا قدر کیطرف جاری ہوتی ہے۔ اور واسطے ہر قضا کے ایک قدر
ہے اور واسطے ہر قدر کے ایک زمانہ معین ہے اور واسطے ہر زمانہ معین کے ایک کتاب ہے محو کر دیتا ہے
اللہ جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اسکے پاس ہے اصل کتاب۔ یعنے لوح محفوظ) اما بعد پس
اللہ تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ کا علی سے عقد کرون اور مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے فاطمہ
کا علی سے چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے۔ اگر علی اسبات پر راضی ہو یہ سنت قائم ہے اور فریضہ
واجب پس اللہ تعالے ان دونون مین جمعیت عطا کرے اور ان دونو مین برکت دے اور ان دونون
کی نسل کو پاکیزہ کرے اور ان دونون کی نسل کو رحمت کی کنجیان اور حکمت کی کان اور امت کے لیے
امان بنائے مین یہ کہتا ہون اور اللہ تعالی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہون بعد اسکے
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم کرکے فرمایا یا علی اللہ تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ سے
تیرا نکاح کرون سو مینے تم دونون کا چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے۔ پس علی نے عرض کیا کہ

راضی ہون بعد اسکے حضرت علی سجدہ مین گرے شکر کرنے کے لیے پس جب اپنا سر مبارک سجدہ سے اوٹھایا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے تم دونون کے واسطے اور تم دونون پر برکت کرے اور تم دونون کی کوشش کو نیک کرے اور تم دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کرے۔ انس کہتے ہین کہ واللہ حق سبحانہ وتعالی نے ان دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کی ہے ✤

(۲) عن انس قال لما زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة امرھم ان یجھزوھا فجعل لھا سریرا ووسادة من ادم حشوھا لیف وقال زین ابنتی لعلی وامرہ ان لا یعجل علیھا حتی اتیھا فجاءت مع ام ایمن حتی قعدت فی جانب البیت فلما صلی العشاء اقبل برکوة فیھا ماء فتفل فیھا فقال لفاطمة تقدمی فتقدمت فنضح بین ثدیھا وعلی رأسھا وقال اللھم انی اعیذ بک وذریتھا من الشیطان الرجیم ثم قال لھا ادبری فادبرت فصب بین کتفیھا وقال اللھم انی اعیذ بک وذریتھا من الشیطان الرجیم ثم قال تقدم یا علی وصب علی رأسہ وبین ثدییہ ثم قال اللھم انی اعیذ بک وذریتہ من الشیطان الرجیم ثم قال ادبر فادبر فصبہ بین کتفیہ وقال اللھم انی اعیذ بک وذریتہ من الشیطان الرجیم فقال لعلی ادخل باھلک بسم اللہ الرحمن الرحیم فبکت فاطمة فقال ما یبکیک وقد زوجتک اقدمھم سلما واحسنھم خلقا فخرج وغلق علیھما الباب بیدہ (اخرجہ احمد وابو حاتم والنسائی وابو الخیر الحاکمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا عقد کر دیا لوگون کو انکے جہاز کی تیاری کا حکم دیا انکے لیے ایک تخت اور ایک بچھونا چمڑے کا لیف خرما سے بھرا ہوا بنایا گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میری بیٹی کو علی کے لیئے زینت دو اور جناب علی کو کہلا بھیجا کہ جب جناب فاطمہ پہونچین تو تعجیل نہ کرے۔ پس جناب سیدہ ام ایمن کے ساتھ جناب علی کے گھر مین تشریف لے گئین اور گھر مین ایک طرف بیٹھ گئین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز عشا سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک لوٹا لیکر تشریف لائے اور اس مین اپنا لعاب دہن مبارک سے ڈالا اور جناب فاطمہ سے کہا آگے آؤ وہ آگے گئین حضرت نے انکی چھاتی پر اور سر مبارک پر اس پانی کے چھینٹے دیے اور دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر ان سے کہا لوٹو وہ لوٹین اور انکے دونون کندھون کے درمیان پانی کے چھینٹے دیکر دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر جناب علی سے کہا یا علی آگے آؤ وہ آگے گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی چھاتی اور سر اقدس پر اس پانی کے

چھینٹے دیے اور دعا کی کہ اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر ان سے کہا لوٹو وہ لوٹے اور انکی دو نوں کندھوں کے درمیان میں پانی کے چھینٹے دیکر فرمایا اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر جناب علی سے کہا اب آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لیجایئں ساتھ نام اللہ مہربان رحم والے کے پس جناب فاطمہ رونے لگیں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ تم کیوں روتی ہو میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو سب سے پہلے اسلام لانیوالا ہے اور سب سے اچھے خلق والا ہے۔ یہ فرماکر آنحضرت باہر تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے انکا دروازہ بند کر دیا +

ذکر اس امر کا کہ جناب سیدہ علیہا السّلام کا نکاح پروردگار کے حکم سے ہوا ہے

(۱) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار والطبرانی فی الکبیر) ابن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق پروردگار عزوجل نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہ کا علی سے نکاح کردوں +

(۲) عن انس بن مالک قال ابوبکر خطب الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ابنتہ فاطمۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر لم ینزل القضاء ثم خطب عمر مع عدۃ من قریش فقال لہ مثلہ لابی بکر فقیل لعلی لو خطبت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخلیق ان یزوجہا قال وکیف وقد خطبہا اشراف قریش فلم یزوجہا فخطبہا فقال صلے اللہ علیہ وسلم قد امرنی ربی عزوجل بذلک (اخرجہ احمد) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جناب فاطمہ کی خواستگاری کی حضور نے ارشاد فرمایا یا ابابکر حکم خدا نازل نہیں ہوا۔ پھر حضرت عمرؓ نے چند قریش کے آدمیوں کے ساتھ خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی ویسا ہی جواب دیا جو کہ جناب ابوبکر کو دیا تھا۔ تب حضرت علیؓ سے کہا گیا۔ اگر آپ خواستگاری کرتے تو جناب فاطمہ کے لیئے زیادہ حقدار تھے جناب علیؓ نے کہا میں کسطرح سے استدعا کروں کیونکہ اشراف قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی نسبت استدعا کی اور حضور نے انکا نکاح نہیں کیا پس جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے انکا نکاح کردیا اور فرمایا کہ مجھکو اسکا حکم پروردگار نے کیا ہے +

(۳) عن عمر قال ذکر عند علی قال ذاک صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نزل جبریل فقال

ان اللہ یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی (اخرجہ ابن السمان روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جناب علی کا ذکر کیا گیا وہ کہنے لگے وہ داماد ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تحقیق جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپکو امر کرتا ہے کہ آپ فاطمہ کا علی سے نکاح کردیں ؀

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ زوجک فاطمۃ وجعل صداقھا الارض فمن مشی علیھا مبغضا لک مشی حراما (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا علی تحقیق اللہ تعالےٰ نے تجھ سے فاطمہ کا نکاح کیا ہے اور تمام زمین کو اسکا مہر قرار دیا ہے پس جو شخص بحالت تیرے بغض کے اسپر چلتا ہی اسپر اسکا چلنا حرام ہے

جناب سیدہ علیہا السلام کا مہر

واختلف فی مہرہا اباھا وروی انہ مہرھا درعۃ وانہ لم یکن لہ ذلک الوقت صفراء وبیضاء وقیل ان علیا تزوج فاطمۃ علی اربعمائۃ وثمانین درھم (استیعاب عبد البر) جناب سیدہ علیہا السلام کے مہر میں علما کا اختلاف ہی روایت ہی کہ انکا مہر زرہ تھی کیونکہ جناب علی کے پاس اسوقت سونے چاندی کچھ موجود نہیں تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جناب علی نے چار سَو اسی درہم پر ان سی نکاح کیا تھا

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کا نکاح ملائکہ کی گواہی سے ہوا ہے

(۱) عن انس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال لعلی ھذا جبرائیل یخبرنی ان اللہ عز وجل زوجک فاطمۃ واشھد علی تزویجھا اربعین الف ملک واوحی الی الشجرۃ ان انثری علیھم الدر والیاقوت فنثرت علیھم الدر والیاقوت (اخرجہ الملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دن ہم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سی فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ اللہ عز وجل نے تیرا نکاح فاطمہ سے کیا ہے اور انکے نکاح پر چالیس ہزار فرشتے کو گواہ کیا ہے اور طوبیٰ درخت کو اشارہ کیا کہ انپر در و یاقوت نثار کرے پس اسنے در و یاقوت انپر نثار کیے ؀

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ یا فاطمۃ لما اراد اللہ ان املکک بعلی امر اللہ جبرائیل فقام السماء الرابعۃ وصف الملائکۃ صفوفا ثم خطب علیھم فزوجتک من علی ثم امر اللہ شجر الجنان فحملت الحلی والحلل ثم امرھا فنثرت علی الملائکۃ

فمن اخذ منہم شیئا اکثر مما اخذ غیرا افتخر بہ الی یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی) ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا یا فاطمہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تمکو علی کی ملکیت میں دے جبرئیل کو حکم دیا اس نے کھڑے ہو کر چوتھے آسمان پر فرشتوں کی بہت سی صفیں باندھیں پھر انپر خطبہ ارشاد فرمایا پھر جنت کی درخت کو حکم دیا وہ زیورات اور عمدہ حلوں سے بارور ہوا پھر اسکو حکم دیا اور اس نے ان زیورات کو فرشتوں پر نثار کیا پس جس نے ان میں سے بہ نسبت دوسرے کے کچھ زیادہ لیا وہ اسکی وجہ سے قیامت تک فخر کرتا رہا ❖

(۳) عن بلال بن حمامۃ قال طلع علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات یوم متبسما ضاحکا ووجہہ مشرق کدارۃ القمر فقام الیہ عبد الرحمن بن عوف فقال یا رسول اللہ ما ھذا النور قال بشارۃ اتتنی من ربی فی اخی وابن عمی وابنتی فان اللہ زوج علیا من فاطمۃ وامر رضوان خازن الجنان فھز شجرۃ الطوبی فحملت رقاقا یعنی صکاکا بعدد محبی اہل بیت وانشا تحتھا ملائکۃ من نور ودفع الی کل ملک صکا فاذا استوت القیمۃ باھلھا بالخلائق فلا یبقی محب لاھل بیتی الا دفعت الیہ صکا فیہ فکاکہ من النار فصار اخی وابن عمی وابنتی فکاک رجال ونساء من امتی من النار (رواہ ابوبکر الخوارزمی) بلال بن حمامہ کہتے ہیں کہ ایکروز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے ہماری پاس تشریف لائے۔ اپکا رخ انور چاند کے ہالہ کی طرح سے نورانی تھا عبد الرحمن بن عوف نے اٹھکر عرض کیا یا رسول آج چہرہ اقدس پر یہ کیسا نور ہے آپنے فرمایا مجھے میرے پروردگار سے میرے بھائی اور ابن عم اور میری بیٹی کی نسبت بشارت آئی ہے بتحقیق اللہ تعالے نے علی کے ساتھ فاطمہ کا نکاح کیا ہے اور رضوان خازن جنت کو حکم کیا ہے اس نے درخت طوبیٰ کو ہلایا ہے وہ بارور ہو گیا ہے یعنے دستکاری ایک برات نجات کا کاغذ بنگیا اور شجر طوبیٰ کے نیچے فرشتے نور کے پیدا کیے اور ہر ایک فرشتے کو برات کا کاغذ دیا جبکہ قیامت اپنے تمام لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی پس میرے اہل بیت کا محب باقی نہیں رہے گا۔ کہ اوسکو برات کا کاغذ دیا جاوے اس میں دوزخ کی آگ سے رہائی کا پروانہ لکھا ہوا ہوگا۔ پس میرا بھائی اور ابن عم اور میری بیٹی مردوں اور عورتوں کے لیے دوزخ کی آگ سے رہائی کا سبب ہوئے ❖

جناب سیدہ رضہ کی اولاد کا بیان

قال ابوعمر فولدت لہ الحسن والحسین وام کلثوم وزینب ولم یتزوج علی علیھا غیرھا حتی ماتت رضی اللہ عنہا ابو عمر کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ علیہا السلام نے جناب علی کے لیے امام حسن اور حسین اور ام کلثوم اور زینب

کو جنا ہے۔ اور جناب علی علیہ السلام نے ان کے سامنے انکی سوا دوسرا نکاح نہین کیا۔ جبتک کہ انکا انتقال ہو گیا

جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سب سے اول آخرت مین لاحق ہوئے ہین

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ انت اول اھلی لحوقا بی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تم سب میرے اہل سے پہلے مجہہ سے ملوگے +

(۲) عن عائشۃ قالت ما رأیت احدا اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام الیہا فلما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت فاطمۃ فاکبت علیہ ثم رفعت رأسہا فبکت ثم اکبت ثم رفعت رأسہا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لہا رأیت حین اکبت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رفعت رأسک فبکیت ثم اکبت علیہ فرفعت رأسک فضحکت ما حملک علی ذلک قالت انی اذا لبذرۃ اخبرنی انہ میت من وجعہ ھذا فبکیت ثم اخبرنی انی اسرع لحوقا بہ فذلک حین ضحکت (اخرجہ الترمذی و ابو داؤد و النسائی) البذرۃ قال الھروی البذر الذی یفشون ما یسمع من السر یقال بذرت بین الناس تبذیرا ای بذرت جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہین کہ جناب فاطمہ کے سوا کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شبیہ نہین تہا۔ جب وہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لاتین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے لیے اٹھ کہڑے ہوتے۔ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جناب سیدہ تشریف لائین اور حضرت پر جہک گئین پہر سر اٹہا کر رونے لگین پہر دوبارہ حضرت پر جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو مینے ان سے کہا کہ مینے تمکو دیکہا جبکہ آپ پہلی مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہکین تو سر اٹہا کر رونے لگین اور پہر دوبارہ جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین۔ آپ کو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تہا۔ انہون نے فرمایا۔ اس وقت اسکے افشا کا اندیشہ تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے خبر دی تہی کہ ہم اس بیماری سے انتقال فرمانے والے ہین اسلیے مین رونے لگی پہر مجہکو خبر دی کہ تم بہت جلدی مجہ سے ملنے والے ہو لیس اس وجہ سے مین ہنسنے لگی +

جناب سیدہ علیہا السلام کی وفات کا بیان

(۱) عن عائشة قالت انها لم تضحک فی مدة حیاتها بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم وانها کانت تذوب من الحزن علیه و شوقها الیه (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنی مدت حیات میں نہیں ہنسے اور غم میں پگھلتی رہیں۔ اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے شوق میں گھلتی رہیں +

(۲) عن عائشة رضی الله عنها ان فاطمة عاشت بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ستة اشهر و دفنت لیلا (اخرجه ابن عساکر) ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں اور رات کے وقت دفن ہوئیں +

(۳) عن عروة ان فاطمة توفیت بعد النبی صلی الله علیه وسلم بستة اشهر (استیعاب) عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق حضرت سیدہ علیہا السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ مہینے بعد فوت ہوئیں +

(۴) وقیل بعضهم ماتت بعد وفات ابیه بمائة یوم (استیعاب) بعض راویوں نے یہی کہا ہے کہ جناب سیدہ نے اپنے والد بزرگوار صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو دن بعد انتقال فرمایا ہے +

(۵) روی ابن شهاب ثلثة اشهر (استیعاب) ابن شہاب زہری جنہوں نے سب سے اول حدیث کو بحکم عمرو بن عبد العزیز مدون کیا ہے روایت کرتے ہیں کہ جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد تین مہینے تک زندہ رہی ہیں +

(۶) عن ابن بریدة قال عاشت بعد النبی صلی النبی صلی الله علیه وسلم سبعین یوما (استیعاب) ابن بریدہ کہتے ہیں کہ جناب سیدہ ستر دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہیں +

(۷) قیل بخمسین یوما (نزل الابرار) یہی کہا گیا ہے کہ پچاس دن زندہ رہی ہیں +

(۸) قیل باربعین یوما (نزل الابرار) بعض نے چالیس دن بھی کہے ہیں +

(۹) قال عبد الله بن حارث وعمرو بن دینار توفیت بعد ابیها ثمانیة اشهر (استیعاب) عبداللہ بن حارث اور عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اپنے والد کے آٹھ مہینے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام نے انتقال فرمایا ہے +

والاصح انها لبثت بعد وفات ابیها بستة اشهر و هو مذهب الجمهور (استیعاب) اور زیادہ صحیح بات یہی ہے کہ جناب سیدہ اپنے والد ماجد کی وفات کے چھ مہینے تک زندہ رہی ہیں اور یہی جمہور کا مذہب ہے

(١٠) قال المدائني ماتت لثلث ليال خلون من شهر رمضان ...... سنة احدى عشر وهي ابنة تسع و عشرين سنة (استيعاب) مدائنی کہتے ہیں کہ جناب سیدہ نے رمضان کی تاریخ ١١ھ گیارہویں ہجری کو وفات پائی ہے اسوقت انکی عمر انتیس برس کی تھی ☆

(١١) قال ابن الخشاب توفيت ولها ثمان وعشرين سنة وخمسين يوما (تاريخ مواليد ووفات اهل بيت) ابن خشاب کہتے ہیں کہ جناب سیدہ کی عمر شریف وفات کے وقت اٹھائیس برس اور پچاس دن کی تھی

(١٢) قال الزبير بن بكار سألت عن عبد الله ابن حسين يا ابا محمد كم بلغت فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم من السن فقال ثلثين (استيعاب) زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ مینے جناب عبد اللہ بن حسین سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا یا ابا محمد جناب سیدہ علیہا السلام کا سن مبارک وفات کیوقت کیا تھا۔ فرمایا تیس برس کا ☆

(١٣) واختلفوا في غسلها اخرجه احمد عن ام سلمة قالت اشتكت فاطمة فمرضتها فاصبحت يوما كانت مثل ما كانت تخرج على فقالت يا امتاه اسكبي لي غسلا فقامت واغتسلت كاحسن ما كانت تغتسل ثم قالت ناولني ثيابي الجدد فناولتها اياها فلبستها ثم قالت قد الفراش الى وسط البيت فقدمت فاضطجعت واستقبلت وجعلت يدها تحت خدها وقالت انا مقبوضة وقد اغتسلت فلا يكشفني احد وقبضت فجاء على فبكا فقال والله لا يكشفها احد ثم حملها وصلى عليها ودفنها (ذخائر العقبى) جناب سیدہ کے غسل میں علماء سیر کا اختلاف ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سیدہ بیمار ہوئیں اور انکا مرض طول پکڑ گیا۔ ایک دن صبح کو ہمیں انکا مزاج مبارک جیسے کہ تھا ویسے ہی علیل تھا جناب علی گھر سے باہر تشریف لیگئے جناب سیدہ نے خادمہ سے ارشاد کیا کہ ہمیں غسل کرا۔ آپنے نہایت عمدہ طرح سے غسل کیا اور ایسا غسل کیا کہ حالت صحت سے بھی بدرجہا بہتر تھا۔ پھر فرمایا کہ ہمارے نئے کپڑے سلاؤ خادمہ نئے کپڑے لائی آپنے انکو پہنا۔ پھر ارشاد کیا کہ ہمارا بستر گھر کی آنگن میں بچھادو۔ خادمہ نے آپ کا بستر صحن کے درمیان بچھادیا۔ آپ رو بقبلہ ہو کر لیٹ گئیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو رخسار کے نیچے رکھ لیا۔ اور فرمایا۔ میں اسوقت انتقال کرنے والی ہوں اور مینے غسل کر لیا ہے۔ مجھکو اب کوئی نہ کھولے یہ فرماکر دار آخرت کو رحلت کر گئیں پھر جناب علی تشریف لائے اور رونے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم ہے انکو کوئی نہیں کھولیگا پس اسیطرح سے جنازہ کو اٹھا کر لے گئے اور نماز ادا کی اور انکو دفن کر دیا ☆

(۱۴) وفی نزل الابرار فدفنها بغسلها ذلک ولم تغسل بعد الموت وکان ذلک شئ خصص بہ ابوھا صلی اللہ علیہ وسلم اور نزل الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ جناب سیدہ اسی غسل سے دفن ہوئی ہیں جو کہ بحالت حیات خود انہوں نے کیا تھا اور یہ ایک ایسی بات تھی کہ انکے والد ماجد صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے خاص مقرر کی تھی ◆

(۱۵) روی عن محمد بن اسحاق ان الملائکۃ غسلها (طبقات ابن سعد) محمد بن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ بعد وفات کے فرشتوں نے انکو غسل دیا ہے ◆

(۱۶) وروی ان اسماء بنت عمیس غسلتها (تذکرۃ خواص الامۃ) یہ بھی روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس نے جناب سیدہ کو غسل دیا ◆

(۱۷) والاصح ان علیا غسلها وکانت اسماء بنت عمیس تعیب علیها وکان ذلک مخصوصا بعلی و انما انکر علیہ ابن مسعود قال لہ اما سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول هی زوجتک فی الدنیا والاخرۃ (تذکرۃ خواص الامۃ) زیادہ تر صحیح یہ بات ہے کہ جناب علیؑ نے انکو غسل دیا تھا اور اسماء بنت عمیس مدد گار تھیں - اور یہ بات صرف جناب علیؑ کے لیے ہی مخصوص تھی چنانچہ عبد اللہ بن مسعود نے اسکی نسبت آپ پر اعتراض بھی کیا تھا جناب علیؑ نے فرمایا کہ شاید تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو نہیں سنا ہے کہ مجھ سے فرمایا تھا - کہ یہ دنیا و آخرت میں تیری بی بی ہیں ◆

(۱۸) قیل صلی علیها علیؑ وقیل عباسؓ (نزل الابرار) روایت ہے کہ جناب سیدہ کے جنازہ کی نماز حضرت علیؑ نے پڑھی تھی - اور بعض کہتے ہیں حضرت عباسؓ نے پڑھی تھی

(۱۹) وقیل انها دفنت فی زاویۃ عقیل (تذکرۃ خواص الامۃ) یہی روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام عقیل بن ابیطالب کے گھر کے کونے میں دفن کی گئی ہیں ◆

(۲۰) وقیل انها دفنت فی البقیع الغرقد (تذکرۃ خواص الامۃ) اور بعض کہتے ہیں کہ بقیع غرقد میں آپکا جسد اطہر مدفون ہے ◆

اولاد صالح

جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا جناب امیر علیہ السلام کی صلب سے ہونا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللهم اشهد انی قد بلغت هذا اخی وابن عمی وصهری وابو ولدی اللهم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ ابن النجاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ

وبکی حتی سالت دموعہ علی خدہ وقال باعلی صوتہ یا معشر المسلمین ہذا علی بن ابی طالب ہذا شیخ المہاجرین والانصار ہذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی ہذا ابو السبطین الحسن والحسین سید شباب اہل الجنۃ ہذا مفرج الکرب عنی ہذا اسد اللہ فی ارضہ وسیف المسلول علی اعدائہ فعلی مبغضیہ لعنۃ اللہ ولعنۃ اللاعنین واللہ منہ بری وانا منہ بری فمن احب ان یبرا من اللہ ومنی فلیبرا منہ فلیبلغ الشاہد منکم الغائب (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور خطبہ پڑھا حمد وثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور خوف دلایا اور ڈرایا پھر اشکبار ہوکر اور کہا کہ علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جست کرکے اپنے دونون پاؤن پر کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے یارسول اللہ مین یہان حاضر ہون حضرت نے فرمایا میرے نزدیک آجاؤ جناب امیر سرکار کے پاس گئے حضرت نے انکو سینہ سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتک کہ رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے پھر بلند آواز سے فرمایا اے مسلمانو یہ علی بن ابیطالب مہاجرین اور انصار کا شیخ یہ میرا بھائی اور میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا داماد اور میرا گوشت اور میرا خون ہے یہ سبطین حسن اور حسین جو جوانان اہل جنت کے سردار ہین انکا باپ ہے یہ مجھ سے تکلیف کو دور کرنیوالا ہے یہ خدا کی زمین پر اسکا شیر ہے یہ خدا کے دشمنون کے لیے خدا کی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پر خدا اور اسکے فرشتون کی پھٹکار ہو۔ اسکے دشمن سے خدا بیزار ہے مین بھی اس سے بیزار ہون۔ پس جو شخص کہ خدا اور اسکے رسول کی بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس سے بیزار ہو۔ چاہیے کہ تم حاضرین غائبین کو یہ اطلاع دیدو +

حجۃ اللہ

(۱) عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی حجۃ اللہ علی عبادہ (اربعین للحافظ ابی بکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر الفتوانی) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین اور علی خدا کے بندون پر خدا کی حجت ہین +

(۲) عن انس قال کنت جالسا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا اقبل علی بن ابی طالب فقال یا انس ہذا حجۃ اللہ علی خلقہ (اخرجہ الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ علی بن ابیطالب تشریف لائے حضرت نے فرمایا اے انس یہ خدا کی مخلوق پر خدا کی حجت ہے +

(۳) عن انس بن مالک رض قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای علیا مقبلا فقال یا انس قلت لبیک قال ہذا المقبل حجتی علی امتی یوم القیامۃ (اخرجہ النقاش) انس بن مالک کہتے ہین کہ مین جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ آپ نے جناب امیر کو آتے ہوئے دیکھا مجھے ارشاد کیا اے انس مینے عرض کیا مین حاضر ہون فرمایا یہ آنیوالا قیامت کے روز میری امت پر میری حجت +

سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پروردگار گواہ رہیو کہ میں نے پہنچا دیا ہے کہ یہ لڑکے علی بن ابیطالب) میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہی اے پروردگار جو شخص اسکو دشمن رکھے اسکو اوندھا دوزخ کی آگ مین گرا ۔

(۲) عن ابن عباس قال کنت انا والعباس جالسین عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی و سلم فرد علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقام الیہ وعانقہ وقبل بین عینیہ واجلسہ عن یمینہ فقال العباس یا رسول اللہ اتحب ہذا فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی والخطیب فی تاریخہ والطبرانی

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین اور عباس دونون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین جناب علی تشریف لائے اور سلام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب سلام دیا اور اٹھکھڑے ہوئے اور معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا آیا یا رسول اللہ آپ ان سے محبت کرتے ہین آپنے فرمایا اے چچا واللہ خدا کے لیے مین ان سے نہایت محبت رکھتا ہون بتحقیق پروردگار نے ہر ایک نبی کی ذریت کو اسی کی صلب مین قرار دیا ہے اور میری ذریت کو علی کی صلب مین قرار دیا ہے ۔

(۳) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ و جعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ جل جلالہ عم نوالہ نے ہر ایکنبی کی ذریت کو خاص اسی کی صلب مین قرار دیا ہے اور میری ذریت کو علی کی صلب مین قرار دیا ہے ۔

(۴) عن علی قال طلبنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوجدنی فی حائط نائما فضربنی برجلہ قال قم فواللہ لارضینک انت اخی وابو ولدی (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ڈھونڈھا اور ایک دیوار کے نیچے سوتا ہوا پایا۔ آپنے پائے مبارک سے مجھکو ہلا کر فرمایا اٹھ مین تجھ کو خوش کرتا ہون کہ تو میرا بھائی اور میرے بچون کا باپ ہے ۔

(۵) عن محمد بن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما انت یا علی فختنی وابو ولدی وانت منی وانا منک (اخرجہ احمد والبغوی والحاکم) محمد بن اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی سے فرماتے تھے پس یا علی تو ہمارا

داماد اور ہمارے بچون کا باپ ہے۔ اور تو میرا اور مین تیرا ہون ✦

(۲) عن ابن عمر رضی قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم اللھم اشھد قد بلغت ھذا اخی وابن عمی وصھری وابو ولدی اللھم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ الشیرازی فی الالقاب وابن النجار) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے پروردگار گواہ رہیو مینے پہونچادیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور ابن عم اور داماد اور میری بچون کا باپ ہے اے اللہ جو اسے دشمن رکھے اُسے اوندھا آگ میں دھکیل ✦

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کے سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہوگئی ہے

(۱) وفی اسد الغابہ وانقطع نسل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا منہا (اسد الغابہ فی تمیز الصحابہ) مین علامہ ابن اثیر لکھتے ہین کہ سوائے نسل جناب سیدہؓ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہوگئی ہے۔

(۲) قال السمھودی فی جواھر العقدین لما رای علی بن ابی طالب الحسین یسرع الی الحرب فی الصفین قال یا ایھا الناس املکوا عنی ھذین الغلامین اخاف ان ینقطع بھما نسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علامہ جلال الدین سمہودی جواہر العقدین مین لکھتے ہین کہ جبکہ جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا کہ امام حسین صفین کے میدان مین لڑائی کے لیے تشریف لیجا رہے ہین۔ فرمایا اے لوگو ان دونون لڑکون کو یعنے حسنین علیہما السلام کو تھام لو مین ڈرتا ہون کہ انکے شہید ہوجانے کیوجہ سے کہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع نہ ہوجاے ✦

جناب سیدہؓ کی اولاد کو لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ولی اور عصبہ ہونا

(۱) عن فاطمۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل نبی اب ینتمون الی عصبۃ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وعصبتھم (اخرجہ الطبرانی، قال العلامۃ ابن حجر لہ طرق یقوی بعضھا بعضا (صواعق محرقہ) جناب سیدہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک بنی اب کی نسبت ایک عصبہ کیطرف کیجاتی ہے مگر فاطمہ کی اولاد کے لیے مین ولی اور عصبہ ہون ✦

(۲) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل بنی اب عصبۃ ینتمون الیہ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وانا عصبتھم وھم عترتی خلقوا من طینتی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک وابن عساکر فی تاریخہ) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ ہر ایک نبی اب کے لیے عصبہ ہوا کرتا ہے کہ اسکی طرف انکو منسوب کیا جاتا ہے مگر اولاد فاطمہ کہ انکے لیے ولی اور عصبہ میں ہوں اور وہ میری عترت میں اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔

(۳) سال الرشید عن موسی الکاظم کیف قلتم انا ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم ابناء علی فتلا موسی ومن ذریتہ داؤد وسلیمان الی قال عیسی ولیس لہ اب (صواعق محرقہ)

روایت ہے کہ جناب موسی کاظم علیہ السلام سے رشید نے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر کہلاتے ہو باوجودیکہ آپ تو حضرت علی کی ذریت ہیں۔ جناب امام نے یہ آیت پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان تھے۔ اور عیسی۔ پس امام نے فرمایا کہ عیسی کا تو باپ نہیں وہ اپنی ماں کیوجہ سے ذریت ابراہیم میں کیونکر ہے۔

(۴) عن الشعبی و عاصم بن النجود المقری ان الحجاج ابن یوسف الثقفی بلغہ ان یحیی بن یعمر التابعی یقول ان الحسن والحسین من ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یحیی یومئذ بخراسان فکتب الحجاج الی قتیبۃ بن مسلم والی خراسان ان ابعث الی یحیی بن یعمر فبعث بہ الیہ فقام بین یدیہ فقال انت الذی تزعم ان الحسن والحسین من ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجل یا حجاج قال الشعبی فتعجبت من جوابہ فقال الحجاج تاتینی بہا بینۃ واضحۃ من کتاب اللہ ولا تاتینی بہذہ الآیۃ ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم قال فان خرجت ورد من ذلک واتیتک بہا بینۃ واضحۃ من کتاب اللہ فہو امانی قال نعم فقال قال اللہ تعالی ووہبنا لہ اسحق ویعقوب کلا ہدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وہارون کذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصلحین ثم قال یحیی بن یعمر کان ابو عیسی قد الحقہ تعالی بذریۃ ابراہیم ومابین عیسی وابراہیم اکثر مابین الحسن والحسین ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم (تاریخ ابن خلکان۔ وحیوۃ الحیوان للدمیری والروض الازہر) شعبی اور مقری عاصم ابن النجود رحمہما اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف الثقفی کو خبر لگی کہ یحیی بن یعمر التابعی یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت ہیں اس وقت یحیی خراسان میں تھے حجاج نے قتیبہ بن مسلم والی خراسان کو لکھا کہ یحیی بن یعمر کو میری طرف روانہ کر قتیبہ نے یحیی کو حجاج کے پاس بھیجدیا جب وہ سامنے آیا حجاج نے کہا آیا تیرا زعم ہے کہ حسن اور حسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریت ہیں یحیی نے کہا ہاں شعبی کہتا ہے مجھے تعجب

کے بے دھڑک ہان کہنے سے تعجب آیا حجاج نے کہا کوئی دلیل واضح کتاب اللہ سے بیان کر۔ اور قل تعالوا ندع ابنآءنا وابنآءکم کی آیت کو دلیل مین پیش نکریو۔ یحیے نے کہا اگر مینے اس آیت کے سوا دوسری آیت قرآن سے واضح طور پر پیش کی تو تو مجھکو امان دیگا۔ حجاج نے کہا ہان یحیے نے یہ آیت پڑھی جسکا ترجمہ یہ ہے (اور دیا ہمنے اسکو اسحاق اور یعقوب سبکو ہمنے ہدایت کی اور نوح کو ہمنے ہدایت کی اس سے پہلے اور اسکی ذریت سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسی اور ہارون اسیطرح سے ہم جزا دیتے ہین محسنون کو اور زکریا اور یحیے اور عیسی اور الیاس ہر ایک نیکون مین سے) پہر یحیے بن یعمر نے کہا عیسے کا کون باپ تہا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے انکو حضرت ابرہیم علیہ السلام کی ذریت مین ملادیا ہے اور عیسی اور ابرہیم علیہما السلام کے درمیان فاصلہ جناب حسن اور حسین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا ہے ✦

(۴) عن لطیفة عن ذکوان مولے المعاویة قال قال لی معاویة لا اعلم احدا سمی هذین الغلامین ابنی رسول الله صلے الله علیہ وسلم ولکن قولوا ابنی علی قال ذکوان فلما کان بعد ذلك امرنی ان اکتب بنیه فی الشرف قال فکتبت بنیه وبنی بنیه وترکت بنی بناته ثم اتیته بالکتاب فنظر فیه فقال ویحك لغفلت اکبر بنی فقلت من قال اما بنو فلانة بنی لابنته قال فقلت الله اکبر لیکون بنی بناتك بنیك ولا یکون بنی فاطمة بنی رسول الله صلے الله علیہ وسلم قال لا یسمعن هذا احد منك (اخرجه الحافظ عبد العزیز بن الاخضر) امیر معاویہ کا غلام ذکوان بیان کرتا ہے کہ ایکدفعہ معاویہ نے کہا مین نہین جانتا کہ ان دونون لڑکون (یعنے حسن و حسین) کو کس نے جناب رسالت مآب کے بیٹے قرار دیا ہے۔ انکو تو علی کے بیٹے کہنا چاہیے۔ ذکوان کہتا ہے کہ اسکے بعد مجھکو معاویہ نے دفتر مین اپنی اولاد کی نام لکہنے کا حکم دیا۔ مینے اسکی بیٹون اور پوتون کا نام لکہا اور نواسون کا نام چہوڑ دیا اور وہ کاغذ معاویہ کے دکہانے کو لایا۔ معاویہ مجہے کہنے لگا تو میرے بڑے بیٹون کے نام درج کرنا بہول گیا ہے مینے کہا وہ کون مین معاویہ بولا آیا میری فلانی بیٹی کے بیٹے میرے بیٹے نہین مینے کہا اللہ اکبر تیری بیٹی کے بیٹے تو تیرے بیٹے ٹہیرے اور جناب فاطمہ کے بیٹے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے نہ ٹہیرے معاویہ نے کہا خبردار تجہسے کوئی یہ بات نہ سن پاوے ✦

قیامت کے دن بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسب کے کل سبب اور نسب کا منقطع ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم کل سبب ونسب منقطع یوم القیامة الا

سببی و نسبی و کل ولد ام فان عصبتهم لابیهم ما خلا ولد فاطمة فانی انا ابوهم و عصبتهم (اخرجه ابو صالح - و ابو نعیم فی الحلیة - و ابن السمان - و المسلم فی المتابعات و الدارقطنی و الطبرانی فی الاوسط و البیہقی - و ابو الحسن المغازلی فی المناقب - و الدولابی فی الذریة الطاہرة) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائیگی مگر میرا نسب اور سبب - اور ہر ایک ماں کے بیٹون کے لیے عصبہ باپ کی جانب سے ہوتا ہے بجز اولاد فاطمہ کے کہ مین انکا باپ اور عصبہ ہون ◆

(۲) عن فاطمة و ابن عمر و صح عن عمر کما مر انه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل سبب و نسب منقطع یوم القیمة ما خلا سببی و نسبی (اخرجه الطبرانی) جناب سیدہ علیہا السلام اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جیسے کہ صدر مین بیان کیا گیا ہے اسی حدیث کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تصحیح ہو چکی ہے کہ انہون نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر سبب و نسب قیامت کے دن منقطع ہوگی بجز میرے سبب اور نسب کے -

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا طیب اور طاہر ہونا

عن انس قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فغشیه الوحی فلما افاق قال هل تدری ما جاء به جبریل قلت اللہ و رسوله اعلم قال امرنی ربی ان ازوج فاطمة من علی فادع لی ابا بکر و عمر فلما اقبل علی قال له یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجك فاطمة و قد زوجتکما علی اربعمائة مثقال فضة ارضیت قال یا رسول اللہ رضیت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل اللہ منکما الکثیر الطیب و بارك اللہ فی نسلکما قال انس و اللہ لقد اخرج منهما الکثیر الطیب (اخرجه ابو الخیر قزوینی و الرویانی فی مسنده و الدولابی و السمهودی فی جواهر العقدین) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ حضرت وحی کے نزول سے بیہوش ہو گئے جبکہ ہوش مین آئے مجھ سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے کہ جبرئیل میرے پاس کیا پیغام لایا ہے مینے عرض کیا کہ اللہ اور ہمکا رسول زیادہ جاننے والا ہے آپنے فرمایا خدا تعالٰے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ کا علی سے نکاح کر دون تو جا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بلا لا جب جناب علی تشریف لائے آپنے ان سے ارشاد کیا یا علی بہ تحقیق پروردگار عالم نے مجھکو حکم دیا ہے کہ فاطمہ کا تجھ سے نکاح کر دون مین نے تم دونون کا چار سو مثقال چاندی پر نکاح کیا ہے - آیا تو راضی ہے - جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ

امیرین راضی ہون۔ آپ نے دعا فرمائی اور کہا اللہ تعالیٰ تم دونون مین سے بہت سے طیب پیدا کرے مانس کہتے ہین خدا کی قسم ہے اللہ تعالیٰ نے ان دونون مین سے بہت سے طیب پیدا کیے ہین +

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قطعی جنتی ہونا

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت فرجہا فان اللہ ادخلہا بالحصان فرجہا وذریتہا الجنۃ اخرجہ الطبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق فاطمہ علیہا السلام نے اپنے آپ کو نگاہ رکھا ہے اور اس نگاہ رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسکو اور اسکی ذریت کو جنت مین داخل کیا ہے +

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد پر دوزخ کی آنچ کا حرام ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدرین لم سمیت فاطمۃ قال علی لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال قال ان اللہ فطمہا وذریتہا من النار (اخرجہ ابو القاسم الدمشقی و نقلہ محب الطبری عن مسند علی بن موسی الرضا) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے فاطمہ تم جانتے ہو کہ بیٹے تمہارا نام فاطمہ کیون رکھا ہے علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیون فاطمہ نام رکھا ہے حضور نے ارشاد کیا اسلیے کہ پروردگار نے اسکو اور اسکی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قیامت کے دن غیر معذب ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ ان اللہ غیر معذبک ولا ولدک یوم القیامۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب بتول سے فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ تجھ کو اور تیری اولاد کو قیامت کے دن عذاب نہین کرنیوالا

صحت ولادت کے باعث جناب امیر کی اولاد کا انکے آبائے کرام کے نام سے پکارا جانا

عن العباس بن عبد المطلب قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل علی فلما راٰہ اسفر وجہہ فقلت یا رسول اللہ انک تسفر فی وجہ ھذا الغلام فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ولم یکن نبی

الا وذریته الباقیة بعدہ من صلبه ان ذریتی من بعدی من صلب هذا انه اذا کان یوم القیٰمة دعی الناس باسمائهم واسماء امهاتهم ستراً من الله علیهم الا هذا وشیعته فانهم یدعون باسمائهم واسماء ابائهم لصحة ولادتهم (مروج الذهب المسعودی) جناب عباسؓ بن عبد المطلب ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ناگہان جناب علی تشریف لائے جب حضور اقدس نے انکو دیکھا چہرہ اقدس سرخ ہو گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا چہرہ مبارک اس لڑکے کو دیکھکر کیوں زرد ہو گیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا واللہ مجھکو اس سے سخت محبت ہے کوئی نبی نہیں گذرا کہ اسکی ذریت اسی کی صلب سے اسکے بعد باقی نہ رہی ہو۔ اور میری ذریت میرے بعد اسکی صلب سے باقی رہے گی۔ جب قیامت کا دن ہوگا لوگوں کو خدا کی طرف سے بوجہ انکی پردہ پوشی کے انکے ناموں سے اور انکی ماؤں کے ناموں سے پکارا جائیگا۔ الا یہ یعنے علی بن ابی طالب (اور اسکی اولاد کہ وہ بباعث انکی صحت ولادت کے انکے ناموں اور انکے باپوں کے ناموں سے پکارے جاینگے

مناقب جناب امام حسن علیہ السلام السبط الاکبر

(۱) قال الزهری ولد الحسن فی نصف من رمضان سنه ثلاث من الهجرة (اسد الغابه) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت نصف رمضان ہجرت کے تیسرے سال واقع ہوئی ۔

(۲) قال ابن سعد وابن عبد البر ولد الحسن سنه ثلاث فی نصف شهر رمضان وقیل فی شعبان وقیل سنه اربع وقیل سنه خمس والاول اصح (اصابه فی تمیز الصحابه) علامہ ابن سعد طبقات میں اور ابن عبد البر استیعاب میں لکھتے ہیں کہ جناب امام حسن علیہ السلام ہجرت کے تیسرے برس نصف رمضان کو اور بعض کے نزدیک چوتھے برس اور بعض کے نزدیک پانچویں برس پیدا ہوئے ہیں اور پہلی بات صحیح زیادہ ہے ۔

(۳) روی ابن الخشاب الشیعی انه ولد لسته اشهر ولم یولد لسته اشهر مولود فعاش الا الحسن وعیسی بن مریم وفی روایة الا الحسن و یحیی (زنادیخ موالید ووفات اهل بیت) ابن خشاب ذکر کرتے ہیں کہ جناب حسن چھ مہینے کے پیدا ہوئے ہیں کوئی لڑکا چھ مہینے کا نہیں پیدا ہوا اور پھر زندہ رہا ہو بجز حسن اور عیسے ابن مریم کے اور ایک روایت میں ہے بجز حسن اور یحیے بن زکریا کے

(۴) عن ام الفضل قال قلت یا رسول الله رأیت کان عضوا من اعضائك فی بیتی فقال خیرا

رأیتہ تلد فاطمۃ غلاما فترضعہ بلبن قثم (اخرجہ البغوی والدولابی) ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ حضور کے جسد اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے حضور نے فرمایا تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے فاطمہ ایک بیٹا جنے گی تو اسکو قثم بن عباس کا دودھ پلائے گی۔

(۵) عن علی عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بکبش وقال یا فاطمۃ احلقی رأسہ وتصدقی بزنۃ شعرہ فضۃ فکان وزنہ درھما او بعض درھم (اخرجہ الترمذی) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کے عقیقہ میں ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا اے فاطمہ اسکے سر کو منڈوا۔ اور اسکے بالوں کے برابر چاندی تصدق کر۔ پس ان بالوں کا وزن ایک درہم یا اس سے کچھ کم تھا۔

(۶) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا او کبشین (اخرجہ ابوحاتم) ابن عباس سے منقول ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین علیہما السلام کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے یا دو دو مینڈھوں سے کیا تھا۔

(۷) عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین وختنھما بسبعۃ ایام (اخرجہ الطبرانی) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنینؓ کا عقیقہ اور ختنہ ساتویں دن کیا تھا۔

(۸) عن علی قال لما ولد الحسن اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنہ الیمنی واقام فی اذنہ الیسریٰ وختنہ یوم السابع وعق عنہ کبشین ووزن شعرہ وتصدق بوزنہ فضۃ واعطی القابلۃ رجل العقیقۃ (نزل الابرار) جناب علی سے روایت ہے کہ جب حسن علیہ السلام تولد ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے داہنے کان میں اذان اور داہنے کان میں اقامت پڑھی اور ساتویں دن ختنہ کیا اور دو مینڈھے عقیقہ کیے اور انکے سر کے بال کو وزن کر کے اسکے برابر چاندی خیرات کی اور عقیقہ کے مینڈھے کے پائے دائی کو عطا کیے۔

(۹) عن علی قال لما ولد الحسن سمیتہ باسم عمی حمزۃ فلما ولد الحسین سمیتہ باسم عمہ جعفر فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انی امرت ان اغیر اسما ابنی ھذین فقلت اللہ ورسولہ اعلم فسماھما حسنا وحسینا (اخرجہ احمد والھیثمی کلیب الشاشی والحاکم فی المستدرک) جناب علی ذکر کرتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے انکا نام اپنے چچا حمزہ کے نام پر حمزہ رکھا اور

جب حسین پیدا ہوئے انکا نام انکے چچا کے نام پر جعفر رکھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ مجھے
حکم ہوا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام بدلدوں میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے
والا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا نام حسن اور حسین رکھا ۔

(١٠) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمة بالحسن فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اسماء هلمی ابنی
فدفعته الیه فی خرقة صفراء فالقاها عنه قائلا الم اعهد الیکن ان لا تلفقوا مولودا فی خرقة صفراء فلففته
فی خرقة بیضاء فاخذه فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسری ثم قال لعلی ای شیء سمیت ابنی قال
ما کنت لاسبقك بذلك فقال لا ولا انا اسبق ربی فهبط جبریل فقال یا محمد ان ربك یقرأ السلام
ویقول لك علی منك بمنزلة هارون من موسی لکن لا نبی بعدك فسم ابنك هذا باسم ولد هارون
فقال وما کان اسم ابن هارون یا جبریل فقال شبر فقال ان لسانی عربی فقال سمه الحسن ففعل صلی
اللہ علیہ وسلم فلما کان بعد حول ولد الحسین فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت مثل الاول وساقت
قصة التسمیة کالاول وان جبریل امره ان یسمیه باسم ولد هارون شبیر فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مثل الاول فقال سمه حسینا اخرجه الامام علی بن موسی الرضا علیه التحیة والثنا فی
مسنده والوصابی فی فضائل الاربعة الخلفاء) اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ جناب حسن کی ولادت میں حضرت
سیدہ کی دائی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے ارشاد کیا کہ اسماء میرے بیٹے کو مجھے دے میں نے جناب
حسن کو حضرت کی گود میں دیدیا میں نے انکو زرد کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا حضرت نے وہ کپڑا اتار کر پھینک دیا اور فرمایا کیا میں نے
تمسے عہد نہیں لیا ہے کہ کسی بچے کو زرد کپڑے میں مت لپیٹا کرو میں نے انکو سفید کپڑے میں لپیٹ دیا حضرت نے لیکر انکے دہنے کان
میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی پھر جناب امیر سے پوچھا تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے جناب امیر نے
عرض کیا میں اس بارہ میں حضور پر سبقت نہیں کر سکتا ہوں ۔ آپنے ارشاد کیا میں بھی اس امر میں اپنے رب
پر سبقت نہیں کرتا ۔ پس جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہو کر کہا خدا تعالی نے آپکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ علیؓ
آپ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے ہے لیکن وہ آپکے بعد نبی نہیں ہیں تو آپ اپنے بیٹے کا نام ہارونؑ
کے بیٹے پر رکھیں ۔ حضرت نے فرمایا ہارون کے بیٹے کا نام کیا تھا ۔ جبرئیل نے کہا شبر حضرت نے
فرمایا میری زبان عربی ہے جبرئیل کہنے لگے آپ ان کا نام حسن رضی اللہ عنہ رکھیں ۔ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے حسن رکھا ۔ دوسرے برس کے گذرنے پر جب جناب حسین رضی اللہ تعالی عنہ تولد ہوئے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تب یہی معاملہ پیش آیا جو جناب حسن کی ولادت
کے وقت پیش آیا تھا ۔ جبرئیل نے اُن کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے شبیر پر حسین

بتایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور انکا نام حسین رکھا۔

(۱۰) علی قال لما ولد الحسن سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارونی ابنی ما سمیتموہ قلنا حربا قال ہو حسن فلما ولد الحسین سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارونی ابنی ما سمیتموہ قلنا حربا فقال ہو حسین فلما ولد الثالث سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارونی ابنی ما سمیتموہ فقلنا حربا فقال ہو محسن ثم قال انما سمیتہم بولد ہارون شبر وشبیر ومشبر (اخرجہ احمد والطبرانی والدارقطنی والحاکم والبیہقی وابن عساکر) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جب حسن تولد ہوئے تو ہم نے انکا نام حرب رکھا پس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکھا ہے ہم نے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسن ہے۔ پھر جب حسین پیدا ہوئے تو ہمنے انکا نام حرب رکھا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکھا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسین ہے۔ پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہمنے انکا نام حرب رکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا نام تمنے کیا رکھا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے ارشاد فرمایا اسکا نام محسن ہے پھر فرمایا ہمنے انکے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں اور ان کے نام شبر اور شبیر اور مشبر تھے۔

(۱۱) عن سلمان ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال سمی ہارون ابنیہ شبرا وشبیرا وانی سمیت ابنی الحسن والحسین کما سمی ہارون ابنیہ (اخرجہ البغوی) روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت ہارون نے اپنے دونوں بیٹوں کا نام شبر وشبیر رکھا تھا ہمنے اپنے دونوں بیٹوں کا نام حسن وحسین رکھا ہے۔

(۱۲) عن عمران بن سلیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین اسمان من اسماء اہل الجنۃ ما سمیت العرب بہما فی الجاہلیۃ (اخرجہ ابن سعد) عمران بن سلیمان کہتے ہیں کہ سرور دنیا ودین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین دو اسم ہیں اسماء اہل جنت سے کبھی

لہ وقیل ہما بالسریانیۃ شبرا وشبیرا الحسن والحسین ... شبر مثل جبل وجمیل ... [illegible] کہ یہ دونام سریانی زبان میں انکے مثل حسن وحسین کے ہیں ... شبر مثل جبل جمیل ... [illegible]

رایۃ الہدی

عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی برزة وانا اسمع ان الله
عزوجل عهد الی فی علی انه رایة الهدی ومنار الایمان (اخرجه ابن مردویه) انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ابی برزہ سے فرما رہے تھے اور مین سن رہا تھا کہ
اے ابا برزہ پروردگار نے مجھسے علی کے حق مین عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے ۔

ولی اللہ

(۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اسری بی رایت علی باب الجنة
مکتوبا بالذهب لا اله الا الله محمد حبیب الله وعلی ولی الله وفاطمة امة الله و
الحسن والحسین صفوة الله علی باغضیهم لعنة الله (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ شب معراج مین مینے جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا کہ محمد خدا کا حبیب ہے علی خدا کا دوست ہے فاطمہ پروردگار
کی خادمہ ہے اور حسنین خدا کے برگزیدہ ہین انکے دشمنون پر خدا کی لعنت ہے ۔

(۲) عن ابی ذر قال کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی البقیع الغرقد[1] قال والذی نفسی بیده
ان فیکم رجلا یقاتل الناس بعدی علی تاویل القرآن کما قاتلت المشرکین علی تنزیله وهم یشهدون ان لا
اله الا الله فیکبر قتلهم علی الناس حتی یطعنوا علی ولی الله ویسخطوا عمله کما سخط موسی امر السفینة
وقتل الغلام وامر الجدار وکان خرق السفینة وقتل الغلام واقامة الجدار لله رضی (اخرجه
الخوارزمی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد مین تشریف فرما تھے
اور مین خدمت اقدس مین حاضر تھا کہ آپنے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ تم مین
ایک ایسا شخص ہے کہ جو قرآن کی تاویل پر لوگون سے لڑیگا جسطرح مینے قرآن کی تنزیل پر مشرکون سے جہاد کیا ہے
وہ لوگ لا اله الا الله کہنے والے ہونگے اسلیئے ان سے جہاد کرنا لوگون پر شاق گذریگا یہانتک کہ لوگ اس خدا کے
ولی پر طعنہ زن ہونگے اور اسکے کام سے ناراض ہوجائینگے جیسے حضرت موسی علیہ السلام کشتی کے امر مین اور لڑکے
کے قتل کرنے مین اور دیوار کے بنانے مین حضرت خضر علیہ السلام پر ناراض ہوئے تھے حالانکہ کشتی کا توڑنا اور
لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار کا بنانا محض خدا کی رضا کے لیے تھا ۔

صفوۃ اللہ

عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صحن الدار نائما واذا راسه
فی حجر دحیة الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف اصبح رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقال بخیر قال له دحیة انی لاحبک وان لک مدحة ازفها الیک انت امیر المؤمنین
وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک یوم القیمة تزف
انت وحزبک مع محمد صلی الله علیه وسلم وحزبه الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک وخسر من تخلاک محبو

[1] الغرقد درخت خوبہ بقیع الغرقد مدینہ منورہ کے قبرستان کا نام ہے جہان غرقد کے درخت کثرت سے ہین ۔

عرب نے یہ نام جاہلیت میں نہیں رکھے +

(۱۳) قال ابو محمد العسکری سماہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم الحسن وکناہ ابا محمد ولم یکن ھذا الاسم فی الجاہلیۃ (اسد الغابہ) جناب ابو محمد عسکری فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن کا نام حسن اور انکی کنیت ابو محمد رکھی تھی۔ اور یہ کنیت جاہلیت مین کبھی کسی کی نہین تھی +

(۱۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حسن سبط من الاسباط (اسد الغابہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن سبط ہین اسباط مین سے +

(۱۵) ویلقب السید والتقی والطیب والزکی والولی والمجتبی (نزل الابرار) آپکے اشہر القاب مین سے سید اور نقی اور طیب اور زکی اور ولی اور مجتبی ہین +

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلیہ مبارک

کان ادعج العینین سہل الخدین دقیق المسربہ کث اللحیۃ ذا وفرہ کان عنقہ ابریق فضۃ عظیم الکرادیس بعید بین المنکبین ربعۃ لیس بالطویل ولا بالقصیر من احسن وجہا وکان یخضب بالسواد وکان جعد الشعر حسن البدن (ذکرہ الدولابی) آپکی آنکھین سیاہ اور بڑی بڑی نہایت خوشنما تہین۔ رخسار شگفتہ کتابی خط وخال کے تہے۔ کلا نیا گل گلا۔ ڈاڑہی گنجان کانون کی لونک بال پہانسی ہوئی تہی۔ گردن ایسی صراحی کیطرح سفید اور بلند تہی۔ شانے اور بازو گدگدے اور کبیر تہے سینہ چوڑا چکلا تہا۔ قد نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ بلکہ درمیانہ تہا۔ آپکی صورت نہایت پاکیزہ تہی وسمہ کا رنگ کیا کرتے تہے آپکے بال گہونگر والے تہے بدن خوب صورت اور سڈول تہا۔

جناب حسن علیہ السلام کا سب لوگون سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمشبیہ ہونا

(۱) عن علی قال الحسن اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بین صدر الی الراس والحسین اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حسن علیہ السلام سینہ سے لیکر سر تک سب سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ تہے اور حسین علیہ السلام اس سے نیچے یعنے سینہ سے پاؤن تک حضور کے ساتھ سب سے زیادہ شبیہ تہے +

(۲) عن انس بن مالک قال لم یکن اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن (اسد الغابہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام حسن سے کوئی زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم شکل نہین تہا

(۳) عن عقبة بن الحارث قال صلی ابوبکر العصر ثم خرج یمشی ومعه علی فرأی الحسن یلعب مع الصبیان فحمله ابوبکر علی عاتقه قال بابی شبیه بالنبی صلی الله علیه وسلم لیس شبیه بعلی قال وعلی تبسم (رواه البخاری)

عقبہ بن الحارث سے روایت ہے کہ ایک روز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز پڑھکر مسجد سے باہر نکلے جناب علی علیہ السلام بھی انکے ہمراہ تھے امام حسن کو دیکھا کہ لونڈون کے ساتھ کھیل رہے ہین ابوبکرؓ نے انکو اپنے کندھے پر اٹھالیا اور کہا مجھے اپنے باپ کی قسم ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شبیہ مین علی کے ہمشکل نہین اور علی ہنس رہے تھے +

احب خلائق ہونا جناب امام حسن علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن عبد اللہ بن الزبیر قال اشبه اهل النبی صلی الله علیه وسلم به واحبهم الیه الحسن بن علی رأیته یجیئ وهو ساجد فیرکب رقبته او قال ظهره فما ینزله حتی یکون هو الذی ینزل ولقد رأیته یجیئ وهو راکع فیفرج له بین رجلیه حتی یخرج من جانب الاخر (اخرجه ابن سعد) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امام حسن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب گھر والون سے زیادہ آنحضرت کے ساتھ شبیہ تھے۔ اور سب گھروالون سے آنحضرت کو پیارے تھے بتحقیق مینے انکو دیکھا ہے کہ وہ آتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ مین ہوتے اور امام حسن حضور کی گردن مبارک پر یا پشت اطہر پر سوار ہوجاتے اور جب تک کہ وہ خود نہ اترتے حضور انکو نہ اتارتے۔ اور بتحقیق مینے انکو دیکھا ہے کہ وہ تشریف لائے ہین۔ اور حضور حالت رکوع مین ہین حضرت نے انکے لیے اپنی دونون ٹانگین کھولدین اور وہ ایک طرف سے گھسے اور دوسری طرف سے نکل گئے +

(۲) عن ابی هریرة قال لا ازال احب هذا الرجل یعنی الحسن بن علی بعد ما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع بما یصنع بغیره قال رأیت الحسن فی حجر النبی صلی الله علیه وسلم وهو یدخل اصابعه فی لحیته والنبی صلی الله علیه وسلم یدخل لسانه فی فیه ثم یقول اللهم انی احبه فاحبه (ذخائر العقبی)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہین کہ مین اسوقت سے ہمیشہ اس مرد یعنے امام حسن کو دوست رکھتا ہون جب کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انکے ساتھ پیش آتے دیکھا ہے کہ انکے سوا کسی دوسرے سے پیش نہین آئے۔ مینے جناب حسن کو حضور کے آغوش۔۔۔۔ مبارک مین دیکھا ہے کہ وہ حضور کی ریش مبارک مبارک مین اپنی انگلیان ڈالے ہے ہین اور حضور اپنی زبان اطہر کو انکے مونہ مین ڈال کر۔۔۔ فرماتے ہین کہ اے پروردگار مین اسے پیار کرتا ہون تو بھی اس سے پیار کر +

(۳) عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والحسن علی عاتقه وهو يقول اللهم انی احبه فاحبه (رواہ البخاری) براء بن عازب کہتے ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ امام حسن حضور کے کندہے پر سوار ہین اور حضور فرماتے ہین اے پروردگار مین اسے پیار کرتا ہون تو بہی اسے پیار کر۔

(۴) عن ابی سلمة بن عبد الرحمن قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدلع لسانه للحسن بن علی فاذا رای الصبی حمرة اللسان هش الیه (اخرجه بن سعد) ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کے لیے اپنی زبان مبارک کو باہر نکالتے اور جب وہ زبان مبارک کی سرخی کو دیکھتے تو انکی جانب جہک پڑتے۔

(۵) عن ابی هریرة انه لقی الحسن بن علی فی بعض طرق المدینة فقال له کشف لی عن بطنك فداك ابی حتی اقبل حیث رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبله قال فکشف عن بطنه فقبل سرته (اخرجه ابو حاتم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ انہون نے جناب حسن علیہ السلام کو مدینہ طیبہ کی بعض بازارون مین دیکہا اور کہا آپ پیٹ سے کپڑا اٹہا دین تاکہ جس جگہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا ہے مین بہی وہان پر بوسہ دون جناب امام حسن نے اپنا بطن مبارک کہولدیا پس ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپکی ناف کو بوسہ دیا۔

(۶) عن ابی هریرة قال خرجت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی طائفة لا یکلمنی ولا اکلمه حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی خباء فاطمة فقال اثم لکع اثم لکع یعنی حسنا فظننا انه انما تحبسه امه لان تغسله وتلبسه سخابا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منهما صاحبه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللهم انی احبه فاحبه واحبب من یحبه (اخرجه احمد والبخاری والمسلم وابن ماجة وابو یعلی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ مین ایک جماعت کے نزدیک ہوکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ باہر نکلا نہ حضور مجہہ سے بات کرتے تہے اور نہ مین حضور سے بات کرنے کی جرات کرسکتا تہا۔ یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار مین تشریف لیگئے۔ اور پہر وہان سے لوٹے اور جناب فاطمہؓ کے گہر پر تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکا ہے یعنی حسن ہے ہمنے گمان کیا کہ شاید انکی والدہ ماجدہ نے انکو پکڑ رکہا ہے اور وہ انکو نہلا رہی ہین کپڑے اوتار رہی ہین یا پہنا رہی ہین کچہہ دیر نہین گذری تہی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور کے سینہ مبارک سے لپٹ گئے دونون نے ایک دوسرے کو سینہ سے چمٹا لیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار مین اسے پیار کرتا ہون تو بہی اس سے پیار کر اور اسے

بھی پیار کر جو کہ اس سے پیار کرے ۔

عن المقبری قال کنا مع ابی هریرة فجاء الحسن بن علی فسلم فرد علیه القوم ومضی ابو هریرة لا یعلم فقیل له هذا حسن بن علی یسلم فلحقه فقال وعلیک یا سیدی فقیل له تقول له سیدی فقال اشهد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انه سید (اخرجه الطبرانی) مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ ابو ہریرہ کے پس آئے حسن بن علی ... سلام ارشاد کیا پس جواب دیا قوم نے انکو اور چلے گئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور نہ جانتے تھے (کہ یہ کون ہے) ... لوگوں نے کہا انکو کہ یہ سلام کہنے والے حسن بن علی ہیں ابو ہریرہ دوڑ کر جا ملے اور فرمایا وعلیک السلام یا سیدی پس کہا گیا انکو کہ تم نے یا سیدی کیوں کہا ہے ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سید کہا ہے ۔

(۹) عن انس بن مالک قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم راقد فی بیته علی قفاه اذ جاء الحسن یدرج حتی قعد علی صدر رسول الله صلی الله علیه وسلم فمنعته فقال ویحک یا انس دع ابنی وثمرة فوادی فان من اذی هذا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ثم دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بالماء فصبه علی البول صبا (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دفعہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں پیٹھ کے بل سوئے ہوئے تھے ناگہاں حضرت حسن علیہ السلام تشریف لائے اور سرکتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر بیٹھ گئے میں نے انکو روکا پس فرمایا آنحضرت نے افسوس ہے تجھکو اے انس چھوڑ دے میرے بیٹے اور میرے دل کے پھل کو پس جس نے ایذا دی اسکو اس نے ایذا دی مجھے اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالی کو ایذا دی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر انکا بول دھو ڈالا ۔

(۹) عن زید بن الارقم قال قام الحسن بن علی یوما یخطب فقام رجل فقال انی اشهد لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر فجاء الحسن یمشی حتی اخذه رسول الله صلی الله علیه وسلم ورفعه علی عاتقه وقال من احبنی فلیحبه ولیبلغ الشاهد منکم الغائب ولولا کرامة رسول الله صلی الله علیه وسلم ما حدثت به (اخرجه الحاکم) زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ایک روز جناب حسن علیہ السلام خطبہ فرمانے لگے اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ جناب تشریف لا رہے ہیں جب حضور نے انکو دیکھا انکو پکڑ کر اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا کہ جو کوئی مجھ کو دوست رکھتا ہے اسکو چاہیے کہ اسکو دوست رکھے اسلم حاضرین پر لازم

ہے کہ یہ بات ان لوگوں کو سمجھا دیں جو کہ غائب ہیں اگر جناب بہ سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی کراست نہ ہوتی تو میں یہ بات نہ بیان کرتا ۔

(۱۰) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب ھو (اخرجہ البخاری والمسلم والترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے دوش اقدس پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے کہا ای صاحبزادے یہ اچھا مرکب ہے جسپر کہ تم سوار ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سوار بھی تو عمدہ ہے ۔

(۱۱) عن عبد اللہ بن شداد بن الہاد عن ابیہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العشاء وھو حامل حسنا فتقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ ثم کبر للصلوٰۃ فصلی فسجد بین ظہرانی الصلوٰۃ سجدۃ اطالھا قال ابی انی رفعت راسی فاذا صبی علی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ساجد فرجعت الی سجودی فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ قال الناس یا رسول اللہ انک سجدت بین ظہرانی صلوٰتک سجدۃ اطلتھا حتی ظننا انہ قد حدث امر او انہ یوحی الیک قال کل ذلک لم یکن ولکن ابنی ھذا ارتحلنی فکرھت ان اعجلہ حتی یقضی حاجتہ (اخرجہ احمد والبغوی والنسائی والطبرانی والحاکم والبیہقی) عبد اللہ ابن شداد بن الہاد اپنے والد سے ناقل ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشاکی نماز کے لیے برآمد ہوئے اور جناب حسن علیہ السلام کو اٹھائے ہوئے تھے انکو زمین پر بٹھا کر حضور نے تکبیر کہی اور نماز شروع کی جب نماز میں سجدہ کو گئے تو اسکو طول دیا میرا باپ کہتا ہے کہ میں نے سر اٹھایا کیا دیکھتا ہوں کہ جناب حسن حضور کی پشت پر سوار ہیں اور حضور سجدہ میں ہیں پس میں نے بھی سجدہ کیطرف رجوع کیا۔ جب حضور نماز ادا کر چکے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپنے نماز کے درمیان جو سجدہ کو بیانتک طول دیا کہ ہمیں گمان ہوا کہ کوئی امر حادث ہوا ہے یا وحی نزول فرمایا ہے آپ نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں تھی لیکن یہ میرا بیٹا میری پشت پر سوار ہوگیا تھا مجھے برا معلوم ہوا کہ میں اسے جلدی سے اتاروں جبتک کہ اسکی آرزو پوری نہ ہولے ۔

(۱۲) عن ابی بکرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہ وھو یقول ان ابنی ھذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ فئتین عظیمتین (اخرجہ احمد والبخاری وابوداؤد والنسائی والطبرانی) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سرور دنیا و دین کو منبر

پر تشریف رکھتے ہوئے دیکھا کہ پہلو میں جناب حسن علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے یہ میرا بیٹا سردار ہے امید ہے کہ پروردگار اسکی وجہ سے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادیگا

(۱۳) اخرج الدارقطنی ان الحسن بن علی جاء لابی بکر وھو علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انزل عن مجلس ابی فقال صدقت واللہ انہ لمجلس ابیک ثم اخذہ واجلسہ فی حجرہ وبکی دارقطنی کہتے ہیں کہ جناب امام حسن علیہ السلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے ہوئے تھے جناب حسن نے ان سے کہا میرے باپ کی جگہہ سے نیچے اترآؤ حضرت ابوبکر نے فرمایا تونے سچ کہا ہے واللہ یہ تیرے باپ کی جگہہ ہے پھر ابوبکر نے جناب حسن کو پکڑکر اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور رونے لگے۔

(۱۲) عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی الحسن (صواعق محرقہ) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ جوانان اہل جنت کے سردار کو دیکھنا پسند کرتا ہے وہ حسن کو دیکھے۔

(۱۴) عن البراء بن عازب وابن مسعود وابی ھریرۃ قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احبنی فلیحبہ یعنی الحسن (اخرجہ الدیلمی) براء بن عازب اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھے دوست رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ اسے دوست رکھے یعنے حسن بن علی علیہ وعلی ابیہ السلام کو۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی کرامات

عن الاعمش قال تغوط رجل علی قبر الحسن فجن فجعل ینبح کما ینبح الکلب ثم مات فسمع یعوی فی قبرہ اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ) اعمش رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک خبیث ... نے جناب امام حسن علیہ السلام کی مزار مطہر پر پاخانہ پھر دیا پس وہ مجنون ہوگیا۔ اور کتے کی طرح سے بھونکنے لگا۔ اور مرگیا جب دفن ہوا تو اسکی قبر سے بھی کتے کے بھونکنے کی سی آواز نکلتی رہی۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا زہد

ھذا ما روی انہ خرج للہ تعالی من مالہ ثلاث مرات وشاطرہ مرتین حتی فی نعلہ (مراۃ اما عبد اللہ یافعی) اور جناب حسن علیہ السلام کے زہد کی نسبت روایت ہے کہ تین دفعہ انہوں نے

اپنی کل مال کو راہِ خدا میں لٹا دیا اور دو دفعہ اپنا آدھا مال بخش دیا یہانتک کہ اپنی جوتی کا ایک پٹ دیدیا اور ایک راہ خدا میں دیدیا۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا جود

وعن جودہ انہ سالہ انسان فاعطاہ خمسین الف درہم وخمسمائۃ دینار وقال ایت بحمال یحمل لک فاتی بحمال فاعطاہ طیلسانہ وقال یکون کراء الحمال من قبلی (مرآۃ الجنان للیافعی) اور جناب امام حسن علیہ السلام کی سخاوت کی نسبت روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کچھ مانگا آپ نے اسکو پچاس ہزار پانسو درہم بخش دیا اور کہا حمال کو لے آ تاکہ اٹھا کر لیجائے وہ حمال کو لے آیا آپ نے اس حمال کو اپنا چوغہ اتار کر دیا اور ارشاد کیا کہ مزدور کی مزدوری بھی ہماری طرف سے ہونی چاہیئے۔

(٢) ان رجلا سالہ وشکا الیہ حالہ فدعا الحسن وکیلہ وجعل یحاسبہ علی نفقاتہ ومقبوضاتہ حتی استقصاہا فقال ہات الفاضل فاحضر خمسین الف درہم ثم قال ما فعلت بالخمسمائۃ دینار التی معک قال عندی قال فاحضرہا فلما احضرہا دفع الدراہم والدنانیر الی الرجل واعتذر منہ (انوار الابصار) ایک شخص نے جناب حسن علیہ السلام سے کچھ مانگا اور اپنے حال زار کی شکایت کی آپنے وکیل کو بلایا اور آپ اس سے اپنی آمدنی اور اخراجات کی جانچ کرنے لگے یہانتک کہ تمام جانچ ہو چکی پس اپنے وکیل سے فرمایا اب جو کچھ کہ اور فاضل ہو اسکو لے آ۔ وہ پچاس ہزار درہم لے آیا پھر آپنے فرمایا کہ تیرے پاس پانسو دینار تھے تونے کیا کیے ہیں وکیل نے عرض کیا وہ میرے پاس موجود ہیں آپنے فرمایا اسکو حاضر کر جب اس نے حاضر کیے آپنے وہ سب درہم و دینار اس شخص کو دیدیے اور اس سے عذرخواہی کی۔

(٣) ومن کرمہ ما نقل عنہ انہ سمع رجلا یسال اللہ ربہ ان یرزقہ عشرۃ الاف درہم فانصرف الحسن الی منزلہ وبعث بہا الیہ (نور الابصار) اور جناب کے کرم کی نسبت نقل ہے کہ آپنے سنا کہ ایک آدمی اللہ جل جلالہ سے دس ہزار درہم مانگ رہا ہے جناب حسن علیہ السلام وہاں سے گھر کو لوٹ پڑے اور اسکے پاس دس ہزار درہم بھیجدیے۔

(٤) قیل للحسن لای شیٔ نراک لا ترد سائلا وان کنت علی فاقۃ فقال انی للہ سائل وفیہ راغب وانا استحیی ان اکون سائلا وارد سائلا وان اللہ تعالی عودنی عادۃ عودنی ان یفیض نعمہ علی وعودتہ ان افیض نعمہ علی الناس فاخشی ان قطعت العادۃ ان یمنعنی العادۃ وانشد

اذا ما اتانی سائل قلت مرحبا بمن فضلہ فرض علی معجل
ومن فضلہ فضل علی کل فاضل وافضل ایام الفتی حین یسئل

(نور الابصار) جناب حسن سے لوگون نے عرض کیا کہ ہم دیکھتے ہین کہ باوجودیکہ آپ فاقہ سے بھی ہوتے ہین تو سائل کو رد نہین کرتے آپنے فرمایا مین خدا کی درگاہ کا سائل ہون اور خدا سے مانگنے والا ہون اور مجھے حیا آتی ہے کہ سائل ہوکر سائل کو رد کرون ۔ خداوند تعالی نے میرے ساتھ یہ عادت جاری کی وہ مجھپر اپنی نعمتون کو پہونچاتا ہے اور مینے عادت کی ہے کہ اسکی نعمتون کو اسکی خلقت پر پہنچا دُون پس مین ڈرتا ہون کہ عادت اللہ منقطع نہ ہوجائے اگر مین اپنی عادت کو روکون پھر یہ شعر پڑھا کہ جب میرے پاس سائل آتا ہے تو مین اسکو مرحبا کہتا ہون ۔ اسلئے فضل ہی سے ہے مجھپر فرض کو جلدی ادا کرنا ۔ اور اسی کے فضل سے ہر ایک فاضل پر فضل ہے ۔ اور جوان مرد کی عمر کا وہ حصہ نہایت افضل ہے جس مین کہ وہ بخشش کرتا ہے ؁

جناب امام حسن علیہ السلام کی تواضع

ذکر جماعۃ من العلماء فی تصانیفہم انہ مر بصبیان معہم کسر خبز فاستضافوہ فنزل من علی فرسہ فاکل معہم ثم حملہم الی منزلہ وکساہم وقال الید لہم لانہم لم یجدوا غیر ما اطعمونی ونحن نجد اکثر منہ (مرآۃ الجنان للیافعی) علما کی ایک جماعت نے اپنی تصانیف مین اسکا ذکر کیا ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام ایک دفعہ چند لڑکون کے پاس سے ہوکر گذرے انکے پاس روٹیون کے ٹکڑے تھے لڑکون نے آپکی ضیافت کی آپ گھوڑے پر سے اترے اور انکے ساتھ کھانے کو بیٹھے پھر انکو اپنے گھر لے گئے اور انکو کپڑے پہنائے اور انکے لیے بدلا دینے کے واسطے حکم دیا اور فرمایا کیونکہ انکے پاس سوا اسکی کہ جو کچھ انھونے ہمکو کھلایا ہے اور کچھ نہین تھا ۔ اور ہمارے پاس تو اس سے زیادہ ہے ۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا توکل

مما روی انہ بلغہ ان ابا ذر رضی اللہ عنہ یقول الفقر احب الی من الغنا والسقم احب الی من الصحۃ فقال رحم اللہ ابا ذر اما انا فاقول من اتکل علی حسن اختیار اللہ تعالی لم یتمن غیر ما اختار اللہ لہ (مرآۃ الجنان للیافعی) روایت ہو کہ جناب امام حسن کو خبر لگی کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تونگری سے میرے نزدیک فقر بہتر ہے اور صحت سے بیماری آپنے فرمایا ابوذر پر خدا رحم کرے مین یہ کہتا ہون کہ جس نے خدا کے حسن اختیار پر توکل کیا کیون خدا کے اختیار کئے ہوئے کے سوا اور کچھ اختیار کرے ؁

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلم

(١) عن عمیر بن اسحاق قال کان مروان امیرا علینا فکان یسب علیا کل جمعۃ علی المنبر والحسن یسمع فلا یرد شیئا ثم ارسل الیہ رجلا یقول لہ بعلی وبعلی وبعلی وبک وبک وبک وما وجدت مثلک الا مثل البغلۃ یقال لہا من ابوک فتقول امی الفرس فقال لہ الحسن ارجع الیہ فقل لہ انی واللہ ما امحو عنک شیئا مما قلت ولکن موعدی وموعدک اللہ فان کنت صادقا جزاک اللہ بصدقک وان کنت کاذبا فاللہ اشد نقمۃ (اخرجہ ابن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ مروان ہمپر حکمران تھا اور وہ ہر جمعہ کو منبر پر چڑھکر جناب امیر علیہ السلام پر سب کیا کرتا تھا۔ اور جناب حسن علیہ السلام سنا کرتے۔۔۔۔ اور جواب نہ دیتے۔ ایک دن اس نے جناب حسن علیہ السلام کے پاس ایک آدمی کو بھیجا۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ علی پر اور علی پر اور علی پر اور تجھپر اور تجھپر اور تجھپر اور تمہاری مثال ایک خچر کی ہے کہ جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا باپ کون ہے وہ کہتا ہے کہ میری ماں گھوڑی ہے۔ جناب حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ تو واپس مروان کے پاس جاکر ہماریطرف سے بیان کر دے کہ خدا کی قسم ہے کہ ہم تجھ سے گستاخی کو نہیں بھولے۔ لیکن ہمارے اور تیرے درمیان پروردگار انصاف کرنے والا ہے اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو خداوند تعالیٰ تجھ کو جزا دیگا۔ اور اگر تو جھوٹ بک رہا ہے تو پروردگار کی نقمت بہت سخت ہے ✦

(٢) عن زرین سوار قال کان بین الحسن وبین مروان کلام فاقبل علیہ مروان فجعل یغلظ وحسن ساکت فامتخط مروان بیمینہ فقال لہ الحسن ویحک ما علمت ان الیمین للوجہ والشمال للفرج اف لک فسکت مروان (اخرجہ ابن سعد) زرین سوار سے نقل ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام اور مروان کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی مروان گالیاں بکنے لگا جناب حسن چپ ہو رہے مروان نے اپنے سیدھے ہاتھ سے ناک سنکی جناب حسن نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر تو نہیں جانتا کہ سیدھا ہاتھ مونہہ کے لیے ہے اور الٹا فرج کے لیئے افسوس ہے تجھپر مروان چپ ہو گیا ✦

(٣) عمیر بن اسحاق قال ما تکلم عندی احد کان احب الی اذا تکلم ان لا یسکت من الحسن ما سمعت منہ کلمۃ فحش قط الا مرۃ فانہ کان بین الحسن وعمرو بن عثمان خصومۃ فی ارض فعرض الحسن امرا لم یرضہ عمرو فقال الحسن فلیس عندنا الا ما رغم انفہ قال فہذہ اشد

کلمۃ فحش ما سمعتہا منہ قط (اخرجہ بن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ سینے میرے پاس گفتگو نہیں کی کہ مجھے بہلی معلوم ہوتی ہو جبکہ جناب امام حسن بات کرنے لگتے تو ہسکا چپ رہنا جناب حسن کے سامنے مجھے بہلا معلوم ہوتا۔ مینے کبھی کوئی کلمہ فحش انکی زبان مبارک سے نکلتے ہوئے نہیں سُنا۔ مگر ایک دفعہ کہ جناب حسن اور عمرو بن عثمان میں ایک زمین کی نسبت جھگڑا تہا۔ جناب حسن علیہ السلام نے ایک امر پیش کیا عمرو بن عثمان اسپر راضی نہ ہوا جناب حسن نے فرمایا ہمارے پاس انکی ناک پہ مٹی ڈالنے کے سوا اور کوئی امر نہیں۔ عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ گویا بڑا سخت فحش کا کلمہ تہا جو مینے کبھی جناب حسن سے نہیں سُنا تہا +

جناب امام حسن علیہ السلام کی عبادت

قیل ان الحسن بن علی حج عدۃ حجات ماشیا و کان یقول انی لاستحیی من ربی ان القاہ ولم امش الی بیتہ (اسد الغابہ) کہتے ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام نے بہت سے حج پیادہ پا کیے تہے اور فرمایا کرتے تہے کہ مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے رب سے ملوں اور اسکے گہر کی طرف پیادہ پا نجاؤں۔

(۲) عن عبد اللہ بن عمیر قال لقد حج الحسن خمسا وعشرین حجۃ ماشیا (اخرجہ الحاکم) عبد اللہ بن عمیر ناقل ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام نے پچیس حج پیادہ پا کیے تہے +

جناب امام حسن علیہ السلام کی خلافت کا بیان

وولی الخلافۃ بعد قتل ابیہ لثلاث عشر بقیت من رمضان من سنۃ اربعین وبایعہ اکثر من اربعین الفا کانوا قد بایعوا اباہ وبقی سبعۃ اشہر خلیفۃ بالعراق ثم ترک الخلافۃ (اسد الغابہ) جناب حسن اپنے والد ماجد کی شہادت کے بعد رمضان کے تیرہ دن باقی رہے چالیسوین سنہ میں خلیفے ہوئے چالیس ہزار آدمی سے زیادہ نے انکی بیعت کی اور ان لوگون نے انکے والد بزرگوار کی بیعت بہی کی تہی۔ اور عراق میں سات مہینے خلیفہ رہے پہر آپنے خلافت کو ترک کر دیا +

(۲) عن سفینۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ ثلثون عاما ثم یکون بعد ذلک الملک (اخرجہ احمد واصحاب السنن ومحمد بن حبان) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال ہو گی پہر بادشاہی ہو گی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور صاحبان سنن اربعہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے +

محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوك ومبغضوا محمد مبغضوك لن ينالهم شفاعة محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یا صفوة الله فاخذ راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعه فی حجره فاستيقظ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما هذه الهمهمة فاخبره الحديث قال لم يكن دحية كان جبرئيل سماك باسم سماك الله به وهو الذی القی محبتك فی صدور المؤمنين ورهبتك فی صدور الكافرين (اخرجه ابوبكر بن مردويه)

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانہ کے صحن میں استراحت فرما رہے تھے اور سر اقدس وحیہ کلبی کے آغوش میں تھا کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے سلام کے بعد حضرت کا مزاج پوچھا وحیہ نے جواب دیا کہ خیریت ہے۔ اور کہا کہ میں تجھے دوست رکھتا ہوں اور میرے پاس تمہاری تعریف ہے کہ میں تم سے بیان کرتا ہوں آپ امیر المومنین اور قائد الغر المحجلین اور انبیا اور مرسلین کے سوا تمام اولاد آدم کے سردار ہیں قیامت کے روز لواء الحمد تمہارے ہاتھ میں ہوگا اور تمہارا گروہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کے ساتھ جنت کی طرف اتراتا ہوا جائیگا بتحقیق رستگار ہوا جس نے کہ تمہاری محبت اختیار کی اور نقصان اٹھایا اس نے جس نے کہ تمکو چھوڑ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تمہارے دوست ہیں اور انکے دشمن تمہارے دشمن ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت انہیں ہرگز نصیب نہ ہوگی۔ اے برگزیدہ خدا میرے پاس تشریف لایئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنی آغوش سے اٹھا کر انکی آغوش میں رکھدیا اتنے میں سرکار بیدار ہو گئے فرمایا کیسا شور ہے جناب امیر نے تمام سرگذشت بیان کی۔ فرمایا یہ وحیہ کلبی نہیں تھے یہ جبرئیل تھے تمہارا نام تم سے بیان کرنیکو آئے تھے جو کہ خدا تعالیٰ نے تمہارا رکھا ہے وہ خدا جس نے کہ تمہاری محبت کو مومنوں کے سینہ میں اور تمہاری رعب کو کافروں کے دلوں میں ڈالا ہے ✤

شیخ المہاجرین والانصار

عن ابن عباس قال ان رسول الله صلی الله عليه وسلم صعد المنبر فحمد الله واثنی عليه وقال بعد ما قال این علی فوثب علی قائما علی قدميه فقال ها انا يا رسول الله فقال ادن منی فدنی منه وضمه الی صدره وقال يا علی صوتيا معشر المسلمين هذا علی بن ابی طالب هذا شيخ المهاجرين والانصار (شرف النبوة لابی سعد)

ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد جو کہنا تھا کہکر فرمایا علی کہاں ہیں جناب امیر جست کرکے اپنے دونوں پاؤں پر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں یہاں حاضر ہوں حضرت نے فرمایا قریب آجاؤ جب جناب امیر حضرت کے پاس گئے حضرت نے انکو اپنی چھاتی سے لگا کر آواز بلند فرمایا اے مسلمانوں یہ علی بن ابی طالب مہاجرین اور انصار کا شیخ ہے ✤

قال العلماء لم یکن فی الثلثین بعدہ صلے اللہ علیہ وسلم الا الخلفاء الاربعۃ وایام الحسن (تاریخ الخلفاء) علماء کہتے ہین کہ تیس برسون مین صرف خلافت خلفاے اربعہ رضی اللہ عنہم کی اور جناب امام حسن کی خلافت کے دن تہے ❖

(۳) عن سعید بن جمھان قال قلت لسفینۃ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیھم فقال کذب بنو الزرقاء بل ھم ملوک من اشد الملوک واول الملوک معاویہ (تاریخ الخلفاء للسیوطی) سعید بن جمہان کہتے ہین کہ مینے سفینہ سے پوچھا بنی امیہ کا زعم ہے کہ خلافت ان مین ہے وہ کہنے لگے یہ گنجی عورت کی پوت جھوٹ بولتے ہین یہ بادشاہ ہین سخت ترین بادشاہون مین سے اور پہلا بادشاہ معاویہ ہے ❖

(۴) عن یوسف بن سعد قال قام الرجل الی الحسن بن علی بعد ما ترک الخلافۃ فقال سودت وجوہ المسلمین فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری بنی امیۃ علی المنبر فساءہ ذلک فنزلت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر تملکھا بعدی بنو امیۃ (اخرجہ الترمذی والحاکم وابن جریر فقط من اسد الغابہ) یوسف بن سعد سے نقل ہے کہ جب جناب امام حسن علیہ السلام نے خلافت کو ترک کر دیا ایک شخص نے کہڑے ہوکر کہا آپنے مسلمانون کا سر نیچا کر دیا ہے۔ آپنے فرمایا بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خواب مین دیکہا کہ بنی امیہ حضور کے منبر پر چڑہتے اترتے ہین حضور کو برا معلوم ہوا حضور کی تسلی کے لیے یہ سورت نازل ہوئی۔ کہ مینے اتاری شبقدر اور یا رسول اللہ تو کیا جانتا ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ یہ وہی ہزار مہینہ ہے کہ میرے بعد بنی امیہ جسکے مالک ہونگے ❖

(۵) وقد اختلف فی وقت وفاتہ قال الواقدی مات سنۃ تسع واربعین (اصابہ فی تمیز الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام کی وفات مین اختلاف ہے واقدی کہتے ہین کہ ہجرت کے انچاسویں برس آپنے انتقال فرمایا ہے ❖

(۶) وقال المدائنی مات فی ربیع الاول سنۃ خمسین (استیعاب فی اصابہ) اور مدائنی کہتے ہین کہ پچاسوین برس آپکا انتقال ہوا ہے ❖

(۷) وقال الھیثم بن عدی مات سنۃ اربع واربعین (اصابہ) اور ہیثم بن عدی کہتے ہین کہ چوالیسوین برس آپنے رحلت فرمائی ہے

(۸) وکان سبب موتہ ان زوجتہ جعدۃ بنت الاشعث بن قیس سقتہ السم فکان توضع تحتہ طست

وترفع اخرى نحو اربعين يوما فمات منه فلما اشتد مرضه قال لاخيه الحسين يا اخى سقيت السم
ثلاث مرات ولم اسق مثل هذه انى لاضع كبدى قال الحسين من سقاك يا اخى قال ما سؤالك
عن هذا تريد ان تقاتلهم اكلهم الى الله عز وجل ولما حضرته الوفاة ارسل الى عائشة رضى
الله تعالى عنها يطلب منها ان يدفن مع النبى صلى الله عليه وسلم فاجابته الى ذلك فقال لاخيه اذا
انا مت فاطلب الى عائشة ان ادفن مع النبى صلى الله عليه وسلم فلقد كنت طلبت منها فاجابت
الى ذلك فلعلها تستحيى منى فان اذنت فادفنى فى بيتها وما اظن القوم يعنى بنى امية سيمنعونك فان
فعلوا فلا تراجعهم فى ذلك فادفنى فى بقيع الغرقد فلما توفى جاء الحسين الى عائشة فى ذلك فقالت
نعم وكرامة فبلغ ذلك مروان وبنى امية فقالوا والله لا يدفن هنالك ابدا فبلغ ذلك الحسين ومن معه
فلبس السلاح ولبسه مروان فسمع ابو هريرة فقال والله انه لظلم يمنع الحسن ان يدفن مع ابيه والله انه
لابن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اتى الى الحسين فكلمه وناشده الله وقال اليس قد قال اخوك
ان خفت فردنى الى مقبرة المسلمين ففعل فحمله الى البقيع ولم يشهده احد من بنى امية اسد الغابة

جناب امام حسن علیہ السلام کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو آپ کی بیبی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے
زہر دیا ایک طشت آپکے لیے کہا جاتا تھا اور وہ خون سے بھرا ہوا اٹھا لیا جاتا تھا یہی حالت چالیس دن تک رہی کہ انکا مرض
ترقی کر گیا۔ آپنے بھائی جناب امام حسین علیہ السلام سے فرمایا اے بھائی مجھکو تین دفعہ زہر دیا گیا
ہے لیکن کبھی ایسا زہر نہیں دیا گیا۔ میرا جگر کٹ کر گر گیا ہے۔ جناب امام حسین نے عرض کیا آپ کو
کس نے زہر دیا ہے۔ آپنے فرمایا تم کیوں پوچھتے ہو آپکا ان سے لڑنیکا ارادہ ہے۔ میں ان کو خدا
کے سپرد کرتا ہوں۔ جب جناب امام کی وفات کا وقت قریب آیا جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہونے کی اجازت دیں
جناب ام المومنین نے اسکو منظور کیا جناب امام حسن علیہ السلام اپنے بھائی جناب حسین علیہ السلام سے
فرمانے لگے جب ہمارا انتقال ہو جائے آپ جناب ام المومنین سے میرے دفن کرنے کی نسبت کہلا
بھیجیں انہوں نے مجھ سے شاید کہ بوجہ حیا اقرار کر لیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھکو
جگہ دیجائے گی پس اگر وہ اجازت دیدیں مجھکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کرنا
لیکن ہمارا خیال ہے کہ بنی امیہ کی یہ ... آپ کو میرے وہاں پر دفن کرنے سے مانع ہونگے پس ان کو
نہ جھگڑیں اور آپ مجھکو بقیع غرقد میں دفن کردیں جبکہ جناب امام حسن علیہ السلام کا انتقال ہو گیا
جناب امام حسین علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاس اسکے لیے تشریف

لے گئے آپ نے فرمایا بہتر ہے اور ان کا دفن ہونا عین کرامت ہے یہ خبر مروان اور بنی امیہ کو پہونچی۔ کہنے لگے ہم انجملہ کبھی نہیں دفن ہونے دینگے جب جناب امام حسین علیہ السلام نے سنا سلاح جنگ زیب تن فرمائی اور مروان نے بھی ہتھیار باندھ لیے یہ سنکر ابوہریرہ کہنے لگے خدا کی قسم ہے یہ ظلم ہے جناب امام حسن علیہ السلام کو انکے والد ماجد علیہ التحیۃ والثناء کے پاس دفن کرنے سے منع کیا جائے۔ واللہ وہ ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں۔ پھر جناب امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ جنگ نہ کریں آیا آپ سے آپکے برادر بزرگوار نے نہیں کہا تھا کہ اگر آپ کو کسی قسم کا خوف ہو تو مجھکو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کریں پس جناب امام حسین حضرت حسن علیہ السلام کے جنازہ کو جنت البقیع میں لیگئے اور بنی امیہ میں سے کوئی شخص آپکے جنازہ پر حاضر نہ ہوا

(۹) وسمته امرأته جعدة بنت الاشعث بن قيس الكندى وقالت طائفة كان ذلك منها بتدسيس معاوية (استيعاب) اور آپ کو آپکی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس الکندی نے زہر دیا۔ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا امیر معاویہ کی سازش سے تھا۔

(۱۰) وذكر ان امرأته جعدة سقته السم وقد كان معاوية دس اليها ان احتلت فى قتل الحسن وجهت اليك بمائة الف درهم وزوجتك يزيد فكان ذلك الذى بعثها على سمه فلما مات وفى لها معاوية بالمال وارسل اليها انا نحب حياة يزيد ولولا ذلك لوفينا لك بتزويجه (مروج الذهب المسعودى) ذکر کرتے ہیں آپ کی بیوی جعدہ نے آپ کو زہر دیا اس میں معاویہ کی سازش تھی کہ اگر تو نے کسی حیلہ سے جناب امام حسن کو قتل کیا تو میں تجھ کو ایک لاکھ درہم بھیجونگا اور یزید لعین سے تیرا نکاح کردونگا۔ پس اس فریب نے اسکو جناب امام حسن کی زہر دینے پر برانگیختہ کیا تھا جب جناب امام رحلت فرما گئے امیر معاویہ نے حسب وعدہ مال اسکے پاس بھیجدیا اور کہلا بھیجا کہ میں یزید کی زندگی کا خواہاں ہوں اگر اسبات کا خوف نہ ہوتا تو میں تیرا نکاح اس سے کردیتا۔

(۱۱) عن الفضل بن عباس قال وفد عبد الله بن عباس على معاوية قال فوالله انى لفى المسجد اذ كبر معاوية فى الخضراء فكبر اهل الخضراء ثم كبر اهل المسجد بتكبير اهل الخضراء فخرجت فاختة بنت قرظة بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف من خوخة لها فقالت سرك الله يا امير ماهذا الذى بلغك فسررت به قال موت الحسن بن على فقالت انا لله وانا اليه راجعون ثم بكت وقالت مات سيد المسلمين وابن بنت رسول رب العالمين۔ فقال معاوية نعما والله

فقلت انه کان کذلک اهلا ان یبکی علیه ثم بلغ الخبر ابن عباس فراح فدخل علی معاویة فقال علمت
ابن عباس ان الحسن توفی قال الذلک کبرت قال نعم قال والله ما موته بالذی یؤخر اجلک
ولئن اصبنا به فقد اصبت بسید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العالمین فجبر
الله تلک المصیبة ورفع تلک العبرة فقال ویحک یا ابن عباس ما کلمتک الا وجدتک معدا (اخرجه
محمد ابن جریر الطبری فی تاریخه) فضل بن عباس کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس بطابق سفارت معاویہ
کے پاس گئے ہوئے تھے وہ ناقل ہیں کہ میں مسجد میں تھا ناگہان معاویہ نے تکبیر کہی میں بیکی اور فقہ خدائے آدمی جو
تکبیر کہنے لگے اور اسکی آواز سُنکر مسجد کے لوگ بھی تکبیر پڑھنے لگے یہ سُنکر فاختہ بنت قرظہ بن ... گرہ سے
باہر نکلیں اور کہا اے امیر خدا آپکو خوش رکھے کونسی ایسی خبر آئی ہے جس کی وجہ سے آپ خوش
ہوئے ہیں معاویہ نے کہا جناب حسن علیہ السلام کے مرنے کی خبر سے خوش ہوا ہوں۔ فاختہ انا للہ وانا الیہ راجعون
کہکر رونے لگیں اور کہنے لگیں افسوس ہے کہ مسلمانوں کا سردار اور رسول رب العالمین کی بیٹی کا بیٹا
مرگیا ہے۔ معاویہ نے کہا ہاں قسم ہے خدا کی وہ ایسا ہی اہل تھا جو کچھ تم نے کہا ہے۔ وہ ہرگز اس کا
اہل نہیں تھا کہ کوئی اسپر روئے۔ یہ خبر ابن عباس تک پہونچی۔ وہ سوار ہو کر معاویہ کے پاس گئے معاویہ نے
کہا اے ابن عباس مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ حسن بن علی کا انتقال ہوگیا ہے۔ عبداللہ بن عباس کہنے
لگے اہا تم نے اسی لیے تکبیر پڑھی تھی معاویہ نے کہا ہاں ابن عباس نے کہا واللہ اگر وہ مرگئے ہیں تو تو بھی
باقی نہیں رہیگا۔ اور اگر ہم مرجائیں گے تو سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول
رب العالمین کے پاس پہونچ جائیں گے پس خداوند تعالیٰ ہمارے زخم کی مرہم پٹی کرے گا اور ہماری آنسو
پونچھ جائیں گی معاویہ کہنے لگے کہ بڑا افسوس ہے اے ابن عباس میں نے کبھی تجھ سے گفتگو نہیں کی مگر
تمکو طیار پایا ہو۔

مناقب جناب امام حسین علیہ السلام

(۱) قال اللیث بن سعد ولدت فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم الحسین بن علی فی
لیال خلون سنة اربع (اخرجه الدولابی) لیث بن سعد کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام ہجری کے چوتھے
برس کچھ روز گذرے ہوئے پیدا ہوئے۔

(۲) قال الزبیر بن بکار ولد الحسین بخمس خلون من شعبان سنة اربع (اسد الغابه) زبیر بن بکار
کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام شعبان کی پانچویں تاریخ ہجرت کے چوتھے برس تولد ہوئے ہیں۔

(۳) قال جعفر بن محمد لم یکن بین الحمل بالحسین بعد ولادۃ حسن الا طہر واحد (اسد الغابہ) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بن محمد باقر سے منقول ہے کہ حسین علیہ السلام کے حمل اور ولادت حسن علیہ السلام مین فاصلہ ایک طہر کا تھا *

(۴) وقال القتادۃ ولد الحسین بعد الحسن بسنۃ وعشرۃ اشہر فولد ستین وخمسۃ اشہر ونصف شہر من الھجرۃ (اسد الغابہ) ور قتادہ کہتے ہین کہ جناب امام حسین علیہ السلام جناب امام حسن علیہ السلام کی ولادت کے ایک برس اور دس مہینے بعد تولد ہوئے ہین پس جناب امام حسین علیہ السلام ہجرت سے ساڑہے پانچ مہینے کے بعد پیدا ہوئے

(۵) قال الواقدی علقت فاطمۃ بالحسین بعد ولادت الحسن بخمسین لیلۃ (اصابہ) وھذا ارجح المرویات (نزل الابرار) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب حسین علیہ السلام کا علوق حضرت حسن علیہ السلام کے پچاسوین شب کے بعد ہوا ہے۔ علامہ ابن حجر نے اسکو اصابہ فی تمیز الصحابہ مین لکھا ہے اور نزل الابرار مین علامہ بدخشی لکھتے ہین کہ سب روایتون مین یہ روایت راجح ہے *

(۶) قال بعض الرواۃ انہ ولد لستۃ اشہر (نزل الابرار) بعض راویون کا یہ قول ہے کہ جناب حسین علیہ السلام چھ ماہ کے پیدا ہوئے ہین *

(۷) فلما ولد اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنہ الیمنی واقام فی اذنہ الیسری وختنہ یوم السابع من ولادتہ وعق عنہ کبشا او کبشین وقال لفاطمۃ زنی شعرہ وتصدقی بوزنہ فضۃ واعطی القابلۃ رجل العقیقۃ (نزل الابرار) جب جناب امام حسین علیہ السلام تولد ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سیدھے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اور ساتوین روز ختنہ کیا اور ایک مینڈھا عقیقہ کیا یا دو مینڈھے ذبح کیے جناب فاطمہ سے فرمایا انکے بالون کو وزن کرکے اسکے برابر چاندی خیرات کرو اور دائی کو عقیقہ کے پائے دو *

(۸) عن محمد بن المنکدر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ختن الحسین لسبعۃ ایام اخرجہ الدولابی محمد بن المنکدر کہتے ہین کہ جناب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسین علیہ السلام کا ساتوین روز ختنہ کیا ہے *

(۹) وسماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسینا وکان یکنی ابا عبد اللہ ویلقب السید و الطیب والزکی والسبط والرشید والوفی والمبارک والتابع لمرضات اللہ والدلیل علی ذات اللہ والشہید الاکبر (نزل الابرار) اور حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسین اور کنیت

ابا عبد اللہ۔ اور لقب سید اور طیب اور زکی اور سبط اور رشید اور وفی اور مبارک اور تابع لمرضاۃ اللہ اور دلیل علی ذات اللہ اور شہید اکبر رکھا ٭

(۱۰) عن علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس و الحسین اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک اخرجہ الترمذی جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سر سے سینہ تک حسن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شبیہ تھے اور حسین صدر سے پاؤں تک حضور کے مشابہ تھے ٭

(۱۱) عن انس بن مالک قال اتی ابن زیاد برأس الحسین فجعل فی طست ینکت علیہ و قال فی حسنہ شیئا قال انس کان اشبہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ انس بن مالک کہتے ہیں کہ ابن زیاد کے پاس جناب حسین علیہ السلام کا سر اقدس ایک طشت میں لایا وہ چھڑی مار کر آپ کے حسن و جمال میں کچھ کہنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شبیہ تھے ٭

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب الحسین حسین سبط من الاسباط اخرجہ الدیلمی وابن سعد وابن ابی شیبۃ و احمد والبخاری وابن ماجۃ والترمذی والحاکم وابو نعیم وابن اثیر فی اسد الغابہ یعلی بن مرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں خدا اسکو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھے حسین سبط ہے اسباط سے

(۱۳) عن العیزار بن حریث بینما عبد اللہ بن عمر جالس فی ظل الکعبۃ اذ رای الحسین مقبلا فقال ھذا احب اھل الارض الی اھل السماء الیوم (اصابہ فی تمیز الصحابہ) عیزار ابن حریث سے روایت ہے کہ ایک روز عبد اللہ بن عمر کعبۃ اللہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہاں جناب امام حسین علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور کہا کہ آج کے دن یہ شخص اہل آسمان کے نزدیک تمام اہل زمین سے زیادہ محبوب ہے ٭

(۱۴) قال الزبیر بن بکار حدثنی مصعب قال حج الحسین خمسا و عشرین حجۃ ماشیا (اسد الغابہ) عن مصعب بن عبد اللہ قال حج الحسین خمسا و عشرین حجۃ ماشیا اخرجہ الطبرانی فی الکبیر زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ مجھ سے مصعب ذکر کرتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام نے پچیس حج پاپیادہ کیے ہیں

(۱۵) عن ابی ھریرۃ قال ابصرت عینای وسمعت اذنای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو آخذ

بکفی حسین وقدماه علی قدمی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یقول حزقة حزقة ترق عین[1] بقة قال فرقی الغلام حتی وضع قدمیه علی صدر رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم افتح فاك ثم قبله ثم قال اللهم انی احبه فاحبه (اخرجه ابو عمر والطبرانی فی الکبیر) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور دونوں کانوں سے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ جناب حسین علیہ السلام کے پکڑے ہوئے تھے اور جناب حسین کے دونوں قدم حضور کے سینہ مبارک پر تھے اور آپ فرماتے تھے اے ریزہ ریزہ بچے مچھر کی سی آنکھوں والے اوپر کو چڑھ چل۔ پس لڑکے نے یعنی امام حسین نے چڑھنا شروع کیا اور دونوں قدم حضور کے سینہ مطہر پر رکھے تب آپ نے فرمایا اپنے منہ کو کھول پھر آپ نے انکے منہ کو چوما۔ اور فرمایا اے پروردگار میں اسکو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اس کو محبوب رکھ +

(٦) عن عبید بن حنین قال حدثنی الحسین قال اتیت عمر وهو یخطب علی المنبر فصعدت الیه فقلت انزل عن منبر ابی واذهب الی منبر ابیك فقال عمر لم یکن لابی منبر واخذنی فاجلسنی معه اقلب حصی بیدی فلما نزل انطلق بی الی منزله فقال لی من علمك فقلت والله ما علمنی احد قال بعنا تیته وهو خال بمعاویة وابن عمر رضی الله تعالی عنهما فی الباب فرجع ابن عمر فرجعت معه فلقینی بعد ذلك فقال لم ارك قلت یا امیر المؤمنین انی جئت وانت خال بمعاویة مع ابن عمر رضی الله تعالی عنهما فقال انت احق من ابن عمر (رضی الله عنه) سند صحیح عند الخطیب واصابه عبید بن حنین کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں حضرت عمر کے پاس گیا وہ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے اوپر چڑھ کر کہا میرے باپ کے منبر پر سے اتر جا اور جا اپنے باپ کے منبر پر بیٹھ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باپ کا منبر نہیں تھا۔ یہ کہکر مجھ کو پکڑ کے اپنے پاس منبر پر بٹھا لیا میں اسپر بیٹھا رہا اور کنکروں کو ادھر ادھر لوٹ پوٹ کرتا رہا جب وہ منبر سے اترے مجھ کو اپنے ساتھ اپنے گھر میں لیگئے اور مجھ سے پوچھا کہ یہ بات تمکو کس نے سکھائی ہے۔ میں نے کہا واللہ مجھ سے کسی نے نہیں سکھائی جناب امام فرماتے ہیں کہ پھر میں انکے پاس گیا وہ معاویہ کے ساتھ خلوت کر رہے تھے اور ابن عمر دروازہ پر تھے پس ابن عمر لوٹ پڑے اور میں بھی انکے ساتھ لوٹ آیا۔ پیچھے اسکے بعد عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے میں نے آپ کو نہیں دیکھا میں نے کہا یا امیر المومنین میں تمہارے پاس آیا تھا تم معاویہ کے ساتھ خلوت میں تھے۔ پس ابن عمر نہ

[1] عرب کی عورتیں بچہ کو کھلاتے ہوئے اکثر یہی کہتی ہیں

ساتھ لوٹ گیا۔ وہ کہنے لگے تم ابن عمر سے زیادہ تر حقدار تھے ۔

(۱۷) عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسین علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (نزل الابرار) براء ابن عازب کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسین علیہ السلام کو کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یا الٰہی میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر ۔

(۱۸) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان ینظر الی سید شباب اہل الجنۃ فلینظر الی الحسین بن علی (اخرجہ ابن حبان۔ وابو یعلی وابن عساکر) جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اہل جنت کے سردار کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو وہ حسین ابن علی کو دیکھ لے ۔

(۱۹) عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی المسجد فجاء الحسین یمشی حتی سقط فی حجرہ فجعل اصابعہ فی لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمہ ای الحسین فادخل فاہ فی فیہ ثم قال اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ (اخرجہ خیثمۃ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کی آغوش مبارک میں لیٹ گئے اور اپنی انگلیاں حضور کی ریش مبارک میں ڈالنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے منہ کو کھولا اور اپنا منہ انکے منہ میں ڈال دیا پھر فرمایا اے پروردگار میں اسکو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ ۔

(۲۰) عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمص لعاب الحسین کما یمص الرجل التمرۃ (اخرجہ ابن الضحاک) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کی لعاب دہن اس طرح سے چوستے تھے جس طرح سے کہ آدمی کھجور کو چوستا ہے ۔

(۲۱) عن یزید بن زیاد خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فمر علی باب فاطمۃ فسمع حسینا یبکی فقال الم تعلمی ان بکاءہ یؤذینی (نزل الابرار) یزید بن زیاد کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر سے نکلکر جناب سیدہ علیہا السلام کی دروازہ پر سے گذرے اور جناب حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا اور فرمایا فاطمہ تم نہیں جانتے کہ اسکے رونے سے مجھے ایذا پہنچتی ہے کہ اسکے رونے سے میرا دل دکھتا ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امام حسین کی شہادت سے خبر دینا

عن ابی امامۃ الباہلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکوا ھذا الصبی یعنی حسینا قال
وکان یوم ام سلمۃ فنزل جبریل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .... وقال لام سلمۃ لا تدعی
احدا یدخل علی فجاء الحسین فلما نظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت اراد ان یدخل فاخذتہ
ام سلمۃ واحتضنتہ وجعلت تناغیہ وتسکتہ فلما اشتد البکاء خلت عنہ فدخل حتی جلس فی حجر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امتک ستقتل ابنک ھذا فتناول جبریل
تربتہ فقال بمکان کذا وکذا فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد احتضن حسینا کاسف البال مغموما
فظنت ام سلمۃ انہ غضب من دخول الصبی فقالت یا نبی اللہ جعلت لک الفداء انک قلت لنا لا تبکوا
ھذا الصبی وامرتنی ان لا ادع احدا یدخل علیک فجاء فخلیت عنہ فلم یرد علیہا جوابا فخرج
الی الصحابۃ وھم جلوس فقال لھم ان امتی یقتلون ھذا وفی القوم ابو بکر وعمر وقال صلی اللہ
علیہ وسلم ھذا تربتہ واراھم ایاھا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابی امامۃ الباھلی) ابی
امامہ باہلی سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ اس لڑکے یعنے امام حسین علیہ
السلام کو تم مت رلایا کرو۔ اس روز جناب ام سلمہ رض کے گھر کی باری تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل
نازل ہوئے حضرت گھر کی کوٹھری میں تشریف لیگئے۔ اور ام سلمہ سے فرمایا میرے پاس کسی کو مت آنے دینا
ناگہان جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت کو دیکھکر کوٹھری میں گھسنے لگے جناب ام سلمہ نے انکو
پکڑ کر گلے سے لگالیا۔ اور انکو اندر جانے سے روک رکھا اور انکو رونے سے چپ کرانے لگیں جب وہ سخت
رونے لگے جناب ام سلمہ نے انکو چھوڑ دیا اور وہ حضرت کے پاس جاکر گود میں بیٹھ گئے جبریل علیہ السلام نے
عرض کیا آپ کی امت انکو عنقریب قتل کریگی اور اتنا کہہ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑی سی مٹی دی
اور کہا وہ ایسے مکان میں شہید کیے جائیں گے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب حسین کو گود میں لیے ہوئے
نہایت غمگین برآمد ہوئے جناب ام سلمہ نے خیال کیا کہ شاید حضرت جناب حسین کے اندر جانے سے ناراض ہوئے ہیں وہ عرض کرنے لگیں
یا نبی اللہ میں آپکے قربان ہو جاؤں حضرت نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ اس لڑکے کو مت رلایا کرو اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ کسیکو میرے پاس
گھر میں مت داخل ہونے دینا جب جناب امام حسین تشریف لائے تو میں نے انکو روک رکھا تھا حضرت نے جناب
ام سلمہ کو کچھ جواب نہ دیا اور صحابہ کے پاس تشریف لائے سب صحابہ بیٹھے ہوئے تھے حضرت نے ان سے فرمایا کہ تحقیق
میری امت اسکو شہید کریگی صحابہ میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے حضرت نے انکو دکھا کر فرمایا
کہ جہاں یہ شہید کیے جائیں گے وہاں کی یہ مٹی ہے +

(۲) عن انس بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ابنی ھذا یقتل بارض

العراق يقال لها كربلا فمن شهد ذلك منكم فلينصره فخرج انس بن الحارث الى كربلا فقتل بها مع الحسين (اخرجه ابن السكن والبغوى وابن منده وابو نعيم وابن عساكر) انس بن الحارث کہتے ہیں کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ میرا بیٹا یعنے امام حسین عراق کی زمین مارا جائیگا جسکو کربلا کہتے ہیں پس جو شخص کہ تم میں سے وہان موجود ہو اسکو چاہیے کہ اسکی مدد کرے۔ پس انس بن حارث امام حسن کے رکاب سعادت میں نکلے اور وہان شہید ہو گئے۔

(۳) عن عائشة رضی اللہ عنها ان النبی صلے اللہ علیه وسلم قال اخبرنی جبریل ان ابنی الحسین یقتل بارض الطف وجاءنی بهذه التربة واخبرنی ان فیها مضجعه (اخرجه ابن سعد والطبرانی) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھکو خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین طف کی زمین مین مارا جائے گا۔ اور یہ مٹی مجھکو لاکر دکھائی گئی ہے۔ کہ اس مین انکی قبر ہوگی +

(۴) عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان الحسین دخل علی النبی صلے اللہ علیه وسلم وعنده جبریل فی بیت عائشة رضی اللہ عنها فقال له جبریل ستقتله امتك وان شئت اخبرتك بالارض التی یقتل فیها واشار جبریل بیده الی الطف بالعراق فاخذ تربة حمراء فاراه ایاها (اخرجه البیهقی) ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب امام حسین علیہ السلام پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب مین تشریف لائے اور اسوقت حضور کے پاس جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین جبریل تشریف رکھتے تھے حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور سے عرض کیا کہ انکو آپ کی امت مار ڈالے گی اور اگر آپ چاہین تو مین اس زمین سے خبر دے سکتا ہون جس مین کہ وہ شہید ہونگے اور جبریل نے اپنے ہاتھ سے طف عراق کی طرف اشارہ کیا اور سرخ مٹی وہان کی انکو دکھائی +

(۵) عن ام الفضل بنت الحارث ان النبی صلے اللہ علیه وسلم قال اتانی جبرائیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی هذا یعنی الحسین واتانی من تربة حمراء (اخرجه ابو داؤد والحاکم) ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ مجھکو جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ میری امت اس میرے بیٹے یعنے حسین کو عنقریب قتل کریگی۔ اور مجھے سرخ مٹی وہان کی لادی ہے

(۶) عن ام الفضل بنت الحارث قالت دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم یوما بالحسین فوضعته فی حجره ثم حانت منی التفاتة فاذا عینا رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم تهریقان فقال اتانی جبرائیل فاخبرنی ان امتی تقتل ابنی هذا فاتانی بتربة من تربة حمراء (اخرجه الحاکم والبیهقی) ام الفضل بنت حارث

قسیم النار والجنۃ

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت قسیم النار والجنۃ وانت تقرع باب الجنۃ وتدخلھا احبائک بغیر حساب (اخرجہ الدیلمی و ابن المغازلی وقاضی عیاض فی الشفاء) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تم جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو اور تم جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤگے اور اس میں اپنے دوستوں کو بغیر حساب کے داخل کروگے +

(۲) عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی ان علیا قال للستۃ جعل عمر رضی اللہ عنہ الامر شوریٰ بینھم کلاما طویلا من جملتہ انشدکم اللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت قسیم النار والجنۃ یوم القیامۃ غیری قالوا اللھم لا (اخرجہ الدارقطنی نقلت من صواعق محرقہ و جواھر العقدین) ابو طفیل عامر بن واثلہ الکنانی نقل کرتے ہیں کہ جناب امیر نے ان چھ صحابیوں سے جنکو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد شورت کے لیے مقرر کیا تھا۔ ایک طویل گفتگو کی منجملہ اسکے یہ بھی کہا کہ میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم میرے سوا کوئی ایسا شخص جانتے ہو کہ جسکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ یا علی تم دوزخ اور جنت کے تقسیم کرنیوالے ہو سب نے متفق ہو کر کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہیں +

وارث رسول اللہ

(۱) عن ابی اسحاق قال سالت قثم ابن عباس کیف ورث علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونکم قال لانہ کان اولنا بہ لحوقا واشدنا بہ لزوقا (اخرجہ الحاکم) ابن اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم لوگوں کے سوا علی کیونکر جناب سرور خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وارث قرار دیے گئے قثم نے جواب دیا اسلیے کہ وہ ہم سے پہلے جناب رسول خدا سے ملے اور ہم سے زیادہ حضرت کی ملاقات میں رہے +

(۲) عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ علی بن ابی طالب علیہ وعلی ابنائہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم خندق اللھم انک اخذت منی عبیدۃ بن الحارث یوم بدر وحمزۃ بن عبد المطلب یوم احد وھذا علی فلا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین (اخرجہ الخوارزمی) جناب علی ابن الحسین جناب حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد جناب امیر علیہ وعلیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے روز جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار سے التجا کی کہ اے میرے پروردگار تو نے بدر کے روز عبیدہ بن الحارث کو مجھ سے لے لیا اور احد کے روز حمزہ ابن عبد المطلب کو لے لیا اب یہ علی باقی رہگیا ہے۔ بس تو مجھے اب اکیلا مت چھوڑ۔ تو سب وارثوں سے بہتر ہے +

(۳) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول افان مات

کہتے ہیں کہ میں جناب حسین علیہ السلام کو لیے ہوئے ایک دن آنحضرت صلعم کے حضور میں گئے اور میں نے انکو حضور
کے گود میں رکھدیا پھر مجھے ایک کام پیش آگیا جب اس سے فارغ ہوئے تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضرت کی چشم مبارک
اشکبار ہیں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور خبر دی
ہے کہ میرے اس بیٹے کو میری امت قتل کرے گی اور مجھ کو وہاں کی سرخ مٹی لاکر دکھائی ہے ٭

(٦) عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل علي اليوم ملك ولم يدخل علي
قبلها فقال لي ان ابنك هذا حسينا مقتول وان شئت اريتك من تربة الارض التي يقتل بها
فاخرج تربة حمراء (اخرجه احمد) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے کہ آج میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے جو اس سے کبھی نہیں آیا تھا کہنے لگا تحقیق آپکا بیٹا
حسین شہید ہونے والا ہے اگر آپ چاہیں تو جس زمین میں وہ قتل ہونگے اسکی مٹی حضور کو دکھاؤں پھر
سرخ مٹی مجھے نکالکر دی ٭

(٧) عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اضطجع ذات يوم فاستيقظ وهو خاثر وفي يده تربة
حمراء يقلبها فقلت ما هذه التربة يا رسول الله قال اخبرني جبريل ان هذا يعني الحسين يقتل
بارض العراق وهذه تربتها (اخرجه اسحاق بن راهويه والبيهقي وابو نعيم) جناب ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرماکر اٹھے انکے دست مبارک
میں سرخ مٹی تھی جسکو الٹ پلٹ کر رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مٹی کیسی ہے آپنے ارشاد کیا
کہ جبریل نے مجھکو خبر دی ہے کہ حسین عراق کی زمین میں شہید ہونگے اور یہ وہاں کی مٹی ہے ٭

(٨) عن ام سلمة قالت كان الحسن والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبريل فقال يا محمد ان امتك
تقتل ابنك هذا من بعدك واومى الى الحسين واتاه بتربة فشمها ثم قال ريح كرب وبلاء وقال
يا ام سلمة اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمي ان ابني قد قتل فجعلتها في قارورة (اخرجه ابو نعيم)
جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب حسنین علیہما السلام میرے گھر میں کھیل رہے
تھے اتنے میں جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق آپکی امت آپکے
بیٹے کو آپکے بعد قتل کرے گی اور حضور کو اس جگہ کی مٹی لاکر دکھائی آپنے اسکو سونگھکر فرمایا اس سے
تکلیف اور رنج کی بو آتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ام سلمہ جب تم اس مٹی کو لال اور
خون ہوئی پاؤ پس سمجھ لو کہ میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے میں نے وہ ایک شیشہ میں ڈالدی ٭

(٩) عن معاذ بن جبل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعي الي الحسين واتيت بتربته واخبرت

بقاتله (اخرجه الدیلمی) معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حسین کی شہادت سے خبردار کیا گیا ہے اور مجھ کو اسکی مٹی دکھائی گئی ہے اور اسکے قاتل کی خبر دی گئی ہے ۔

(۱۰) عن ابن عباس قال ما کنا نشک واهل البیت متوافرون ان الحسین یقتل بارض الطف (اخرجه الحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اور بہت سے اہل بیت ہرگز اسمین شک نہین کرتے تھے کہ حسین علیہ السلام زمین طف مین شہید کیے جائینگے ۔

(۱۱) عن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نصف النهار اشعث واغبر بیده قارورة فیها دم ملتقط فسالته فقال دم الحسین واصحابه لم ازل اتبعه منذ الیوم فنظر وافوجد ولله قتل ذلك الیوم (اخرجه احمد والترمذی والبیهقی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے ژولیدہ مو غبار آلودہ انکے ہاتھ مین ایک شیشی تھی اس مین مٹی سے ملا ہوا خون تھا حضور سے استفسار کیا گیا آپنے فرمایا حسین اور اسکے دوستون کا خون ہے ۔ ابن عباس کہتے ہین کہ مین ہمیشہ اسکو دیکھا کرتا تھا ایک دن اسکو دیکھا کہ بالکل خون ہوگیا ہے پس معلوم ہوا کہ جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہوگئے ہین ۔

(۱۲) عن انس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استاذن ملك المطر ربه ان یزور النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذن به وکان فی یوم ام سلمة فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ام سلمة احفظی علینا الباب لا یدخل احد فبینا هی علی الباب اذ دخل الحسین فاقتحم فوثب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یلثمه ویقبله فقال الملك اتحبه قال نعم قال ان ستقتله امتك وان شئت اریك المکان الذی یقتل به فاراه فجاء بسهلة او تراب احمر فاخذته ام سلمة فجعلته فی ثوبها (اخرجه البغوی فی معجمه وابو حاتم فی صحیحه وابو نعیم فی الحلیة واحمد والملا فی سیرته وروی احمد نحوه وفی روایة الملا قالت ام سلمة فرناولنی کفا من تراب احمر وقال ان هذا من تربة الارض التی یقتل بها فمتی صار دما فاعلمی انه قد قتل قالت ام سلمة فوضعته فی قارورة عندی وکنت احول ان یوما یحول فیه دما) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینہ کے فرشتے نے پروردگار عالم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اذن مانگا خداوند تعالے نے اسکو اذن دیا اسدن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف رکھتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ دروازہ بند کردے تا کہ ہمارے پاس کوئی نہ آئے اتنے مین جناب حسین تشریف لائے اور دروازہ کو دھکیل کر آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم پر کود پڑے حضور انکو چومنے لگے فرشتے نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان سے محبت رکھتے ہیں آپنے فرمایا ہان۔ اس نے عرض کیا کہ آپ کی امت انکو قتل کریگی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ مکان دکھادون جہان پر وہ شہید ہونگے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہ دکھائی۔ اور حضور کو سرخ مٹی یا خاک وہان کی لا کر دی پس اس مٹی کو جناب ام سلمہ نے اپنے کپڑون میں رکھ لیا بغوی نے معجم میں اور ابو حاتم نے اپنی جامع صحیح میں اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا میں اس حدیث کو روایت کیا ہے اور امام احمد نے بھی اسیطرح سے روایت کی ہے۔ اور ملا نے اپنی سیرت میں اس حدیث کو کسیقدر زیادتی سے روایت کیا ہے کہ جناب ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بہر سرخ مٹی مجھکو دی اور کہا یہ مٹی اس زمین کی ہے کہ جہان وہ شہید ہونگے پس جبکہ یہ خون بنجاے تو تمنے جان لینا کہ وہ قتل ہوگئے ہین جناب ام سلمہ کہتی ہین کہ مینے اسکو ایک شیشی مین رکھ لیا۔ اور مین اسکو الٹ پلٹ کرتی رہی ایک دن جو مینے اسکو دیکھا تو وہ خون ہوگئی تھی ❖

(۱۳) عن الشعبی قال مر علی بکربلا عند مسیرہ الی صفین وحاذی نینوی قریۃ علی الفرات فوقف وسال عن اسم ھذہ الارض فقیل لہ کربلا فبکی حتی بل الارض من دموعہ ثم قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبکی فقلت ما یبکیک قال کان عندی جبریل انفا واخبرنی ان ولدی الحسین یقتل بشاطی الفرات بموضع یقال لہ کربلا ثم قبض جبریل قبضۃ من تراب یشمنی ایاھا (اخرجہ احمد) شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ صفین کیطرف جاتے ہوے جناب امیر علیہ السلام قریہ نینوی کے مقابل فرات کے کنارے کربلا میں ایستادہ ہوکر پوچہا کہ اس زمین کا نام کیا ہے لوگون نے کہا کربلا آپ رونے لگے یہانتک کہ آپکے اشکون سے زمین تر ہوگئی پہر فرمایا کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضور رو رہے تھے مینے عرض کیا جناب کیون گریہ کر رہے ہین حضرت نے فرمایا ابہی ابہی جبریل میرے پاس آئے تہے مجھکو کہنے لگے کہ میرا بیٹا حسین فرات کے کنارہ پر شہید کیا جائیگا جس مقام کا نام کربلا ہے پہر جبریل نے وہان کی مٹی کی مٹھی بہر کر مجھے سنگہائی ❖

(۱۴) عن اصبغ بن نباتہ قال اتینا مع علی علی موضع قبر الحسین فقال ھھنا مناخ رکابھم وھھنا موضع رحالھم وھھنا مھراق دمائھم فتیۃ من ال محمد صلے اللہ علیہ وسلم یقتلون بھذہ العرصۃ تبکی علیھم السماء والارض (اخرجہ الملا وابو نعیم) اخطب الخطباء الشیخ الیتقا اصبغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی رکاب سعادت مین موضع قبر حسین

علیہ السلام پر گذرے جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے یا انکے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے یا انکے اسباب کی جگہ ہے یا انکے خون کے بہنے کی جگہ ہے۔ ایک گروہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اس میدان میں شہید ہوگا انپر آسمان اور زمین روئینگے ✦

(۱۵) عن الشعبی قال ان ابن عمر قدم المدینۃ فاخبر ان الحسین قد توجہ الی العراق فلحقہ فی مسیرہ لیلتین عن المدینۃ فقال لہ ان اللہ تعالی خیر نبیہ بین الدنیا والاخرۃ فاختار الاخرۃ وانکم بضعۃ واللہ لا یلیہا احد منھما ابدا وما صرفہا اللہ تعالی عنکم الا للذی ھو خیر لکم فارجعوا فابی فاعتنقہ ابن عمر قال استودعک اللہ تعالی من قتیل (اخرجہ البیہقی) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ کو آرہے تھے انکو خبر لگی کہ جناب حسین علیہ السلام نے عراق کیطرف توجہ فرمائی ہے وہ ان سے سفر میں آملے اور ربذہ میں بعد اتین انہیں کے ساتھ رہے پس کہنے لگے اللہ تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو درمیان دنیا اور آخرت کے مختار کیا ہے۔ پس حضور نے آخرت کو اختیار فرمایا اور آپ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ ہیں آپ لوگوں میں سے کسی ایک کو کبھی دنیا نہیں ملے گی اللہ تعالے نے آپ صاحبوں سے اسکو نہیں ہٹایا مگر ایسی چیز کے لیے جو آپ کے لیے بہت بہتر ہے۔ آپ یہاں سے واپس تشریف لیچلیں۔ آپنے انکار کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں وداع ہوتا ہوں شہید سے ✦

(۱۶) عن محمد بن عمر بن حسن قال کنا مع الحسین بنھر کربلا فنظر الی الشمر ذی الجوشن فقال صدق اللہ ورسولہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کانی انظر الی کلب ابقع یلغ فی دم اھل بیتی وکان شمر ابرص (اخرجہ ابن عساکر) محمد بن عمر بن حسن کہتے ہیں کہ ہم جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھ نہر کربلا پر تھے کہ ناگہاں آپنے شمر ذی الجوشن کو دیکھا اور فرمایا اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے تھے کہ ہم ایک کتے چتکبری کو دیکھ رہے ہیں کہ میرے اہل بیت کے خون کو چاٹ رہا ہے۔ اور شمر برص دار تھا ✦

(۱۷) عن ام سلمۃ قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام باکیا وبراسہ ولحیتہ التراب فسالتہ فقال شھدت قتل الحسین انفا (اخرجہ الترمذی والدیلمی والحاکم والبیہقی) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میںنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا روتے ہوئے اور سر اقدس اور ریش مبارک غبار آلودہ میںنے وجہ استفسار کی آپ نے فرمایا ہم ابھی قتل حسین سے آرہے ہیں

(۱۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجز ابنتی فاطمۃ دمعھا ثیاب مصوغۃ

بالدم فتتعلق بقائمة من قوائم العرش فتقول یا عادل احکم بینی و بین قاتل ولدی فیحکم لابنتی ورب الکعبة (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کے روز میری بیٹی فاطمہ اٹھینگی اور انکے پاس خون کا بھرا ہوا کپڑا ہوگا۔ عرش کے پائے کو پکڑ کر کہینگی اے عادل انصاف کر درمیان میرے اور میرے بیٹے کے قاتل کے۔ پس حکم دیا جاویگا حسب منشا میری بیٹی کی۔ کعبہ کے رب کی قسم ہے ۔

(۱۹) عن یحیی الحضرمی انه سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینوی نادی صبرا اباعبدالله بشط الفرات قلت ماذی قال ان النبی صلی الله علیه وسلم حدثنی جبرائیل ان الحسین یقتل بشط الفرات واراني قبضة من تربته (اخرجه ابونعیم) یحیی حضرمی (جنہوں نے جناب امیر کے ساتھہ صفین کیطرف سفر کیا ہے) کہتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام موضع نینوی کے مقابل ہوئے چلا کر فرمانے لگے یا اباعبداللہ فرات کے کنارے صبر کرو۔ مینے عرض کیا کیا بات ہے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بتحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو جبرئیل علیہ السلام نے آگاہ کیا ہے کہ بے شک امام حسین علیہ السلام فرات کے کنارے شہید کیے جائینگے اور اسجگہہ کی مٹی کی ایک مٹھی مجھے دکھائی ہے ۔

(۲۰) عن علی قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم قاتل الحسین فی تابوت من النار علیه نصف عذاب اهل النار (اخرجه الدیلمی والحاکم فی المستدرك والذهبی فی التلخیص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جناب حسین علیہ السلام کا قاتل آگ کے ایک صندوق میں ہوگا اسپر نصف اہل نار کا عذاب ہوگا۔

عن رأس الجالوت قال کنا نسمع انه یقتل بکربلا ابن نبی فکنت اذا دخلتها رکضت فرسی حتی اجوزعنها فلما قتل الحسین جعلت اسیر بعد ذلك علی هینتی (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) راس جالوت کا بیان ہے کہ ہم ہمیشہ سنا کرتا تھا کہ کربلا میں کسی نبی کا بیٹا قتل کیا جائیگا سو اسلئے جب میں کربلا میں پہنچتا تو اپنے گھوڑے کو جلد وہاں سے چلا کر لیجاتا حسین علیہ السلام کے شہید ہونے کے بعد بھی میں اسی طرح وہاں سے گذرتا رہا ۔

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا بیان

قال العلامه ابو اسحاق الاسفرائنی فی کتابه المسمی بنور العین فی مشهد الحسین فیما

الحسین جالسا فی بیته یوما من الایام اذا فارس اتی الی بابه وطرقه فقال الحسین من بالباب فقیل له رسول
من اهل الکوفة فاذن له بالدخول فدخل علیه اخرج الکتاب فناوله فاخذه وقرءه فاذا هو من اهل
الکوفة ویقولون فیه یکون فی علمک یا حسین یا ابن بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یزید بن معاویة
ظلم وجار وقتل الرجال ونهب الاموال وطغی وتمرد وقد عم ظلمه سائر الاقطار یامر بالمنکر وینهی عن المعروف
ویشرب الخمر لا یخش الله وافشی القبائح فی جمیع البلاد واظهر الظلم والجور فی العباد وعدم مراقبة الله
فی شیء من الاشیاء واخفی العدل فی الرعیة واظهر الظلم والجور بالکلیة وانا قد ارسلنا الیک یا ابا
عبد الله سابقا غیر هذا الکتاب فنطلبک ان تحضر الی عندنا ونحن نساعدک علی الیزید ونأخذ خلافة
ابیک وجدک لان الخلافة لک ولابیک ولا لیزید ولا لابیه تتولی علینا احد من اهل بیتک و
نسألک بحق جدک محمد صلی الله علیه وسلم ان تحضر الینا وان لم تحضر ففی غد بین یدی الله سبحانه
نخاصمک ونقول یا رب ظلمنا الحسین ورضی فینا بالظلم ما جوابک الذی تقوله لله وتخلص به من
حقوق الله فلما قرأ الحسین المکتوب اقشعر جلده خوفا من الله تعالی۔ انتہی۔ علامہ ابو اسحاق اسفرائنی اپنی
کتاب مسمی بہ نور العین فی مشہد الحسین میں لکھتے ہیں کہ ایک دن جناب امام حسین علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے
ہوئے تھے کہ کوفہ کے ایک سوار نے دروازہ کھٹکھٹایا جناب امام حسین نے فرمایا دروازہ پر کون ہے عرض کیا
گیا اہل کوفہ کا ایک ایلچی ہے آپنے اسکو اندر داخل ہونیکا اذن دیا اس نے داخل ہو کر جناب امام کو ایک خط دیا
آپنے اسکو لیکر پڑھا دیکھا کہ وہ خط اہل کوفہ کی طرف سے ہے اس میں لکھتے ہیں۔ یا امام حسین اے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے آپکو معلوم ہوگا۔ کہ یزید بن معاویہ نے ظلم اور جور اور بے گناہوں کو قتل کرنا اور
لوگوں کے مال کا لوٹنا شروع کیا ہے اور سرکشی اور تمرد کو اختیار کیا ہے ہر طرف اسکا ظلم پھیل گیا ہے بری
باتوں کے لیے حکم کرتا ہے اور اچھی باتوں سے باز رکھتا ہے شراب پیتا ہے خدا سے نہیں ڈرتا تمام شہروں
میں برائیوں کو پھیلا رکھا ہے ظلم اور جور کو خدا کے بندوں پر ظاہر کرتا ہے کسی شے کے کرنے میں خدا سے خوف
نہیں کرتا۔ عدل کو رعیت سے پوشیدہ اور ظلم و جور کو بالکل ظاہر کر رکھا ہے یا ابا عبد اللہ ہم پہلے قریب اسکے اور
خط کے آپکی خدمت میں بھیج چکے ہیں ہم آپکی تشریف آوری کے لیے عرض کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس
تشریف لائیں ہم آپکی یزید کے مقابلہ میں مدد کرینگے آپکے باپ دادا کی خلافت کو لینگے کیونکہ خلافت آپکا اور آپکے
والد بزرگوار کا حق ہے نہ یزید اور اسکے باپ کا آپ ہم پر اپنے اہل بیت میں سے کسیکو والی کر کے بھیجیں ہم
آپکے جد امجد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ اگر آپ
تشریف نہیں لائیں گے ہم کل خدا کے سامنے آپسے جھگڑینگے اور ہم کہیں گے اے پروردگار امام حسین علیہ

السلام نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہم میں ظلم اور جور کو روا رکھا ہے آپ خدا کو کیا جواب دینگے اور اس کے حقوق سے

کیونکر عہدہ برآ ہو سکیں گے جب جناب امام حسین علیہ السلام نے خط کو پڑھا آپ بدن مبارک پر رونگٹے کھڑے ہو گئے

خدا پاک کے خوف سے

قال عمار بن معاویة الدهنی قلت لابی جعفر محمد بن علی بن الحسین حدثنی عن مقتل الحسین کان

حضرته فقال لما مات معاویة والولید بن عتبة بن ابی سفیان علی المدینة فارسل الی الحسین لیاخذ بیعته

لیلیه فقال اخرنی وارفق به فاخره فخرج الی مکة فاتاه رسل اهل الکوفة انا قد حبسنا انفسنا علیک

ولسنا . . . نحضر الجمعة مع الوالی فاقدم علینا رجل من اهل بیتک قال وکان النعمان بن بشیر

الانصاری علی الکوفة فبعث الحسین الیهم مسلما فقال سر الی الکوفة فانظر ما کتبوا فان کان حقا

قدمت الیه فخرج مسلم حتی اتی المدینة فاخذ منها دلیلین فمرا به فی البریة فاصابهم عطش فمات

احد الدلیلین فقدم مسلم الکوفة فنزل علی رجل یقال له عوسجة فلما علم اهل الکوفة بقدومه

دخلوا الیه فبایعه منهم اثنا عشر الفا فقام رجل ممن یهوی یزید بن معاویة الی النعمان بن بشیر

قال انک ضعیف مستضعف وقد فسد البلد فقال له النعمان لان اکون ضعیفا فی طاعة الله

احب الی ان اکون قویا فی معصیة الله ما کنت لاهتک سترا فکتب الرجل بذلک الی یزید فدعا

یزید مولی له یقال له سرجون فاستشاره فقال له لیس للکوفة الا ابن زیاد وکان ممن عزله

عن البصرة فکتب الیه برضاه عنه وانه قد اضاف الیه الکوفة وامره ان یطلب مسلما فان ظفر به

قتله فاقبل ابن زیاد فی وجوه اهل البصرة حتی قدم الکوفة ملتثما فلا یمر علی احد الا قال له اهل

المجلس علیک السلام یا ابن رسول الله یظنونه الحسین قد قدم علیهم فلما نزل ابن زیاد القصر دعا

مولی له فدفع الیه ثلاثة الاف درهم فقال اذهب حتی تسال عن الرجل الذی یبایعه اهل الکوفة

فادخل علیه اعلمه انک من حمص وادفع الیه المال وبایعه فلم یزل المولی یتلطف حتی دلوه

علی شیخ یلی البیعة فذکر له امره فقال لقد سرنی اذ هداک الله وساءنی ان امرنا لم یستحکم ثم ادخله

علی مسلم فبایعه ودفع له المال وخرج حتی اتی ابن زیاد فاخبره وتحول مسلم حین قدم

ابن زیاد من تلک الدار الی دار هانی ابن عروة المرادی وکتب ابن زیاد قال لاهل الکوفة ما بال

هانی ابن عروة لم یاتنی فخرج الیه محمد بن الاشعث فی ناس من وجوه اهل الکوفة وهو علی

باب داره فقالوا له ان الامیر قد ذکرک واستبطاک فانطلق الیه فرکب معهم حتی دخل

علی ابن زیاد وعنده شریح القاضی فلما سلم علیه قال له یا هانی این مسلم بن عقیل فقال لا ادری

فاخرج اليه المولى الذی دفع الدراهم الى مسلم فلما راٰه سقط فی یده قال ایها الامیر واللہ ما دعوته الى
منزلی ولکنه جاء فطرح نفسه علیّ فقال ائتنی به فتلکأ فاستدناه فادناه فضربه بالقضیب وامر بحبسه
فبلغ الخبر قومه فاجتمعوا علی باب القصر فسمع ابن زیاد الجلبة فقال لشریح القاضی اخرج الیهم فاعلمهم
انی انما حبسته لاستخبره عن خبر مسلم ولا باس علیه منی فبلغهم ذلک فتفرقوا ونادی مسلم لما بلغه
الخبر شعاره فاجتمع الیه اربعون من اهل الکوفة فرکب وبعث ابن زیاد الی وجوه اهل الکوفة فجمعهم
عنده فی القصر فامر کل واحد منهم ان یشرف علی عشیرته فیردهم فکلموهم فجعلوا یتسللون فامسی مسلم
ولیس معه الا عدد قلیل منهم فلما اختلط الظلام ذهب اولئک ایضا فلما بقی وحده تردد فی الطرق
باللیل فاتی باب امرأة فقال اسقینی ماء فسقته فاستمر قائما فقالت یا عبد اللہ انک مریب فما شانک
قال انا مسلم فهل عندک ماوی قالت نعم ادخل فدخل وکان لها ابن من موالی محمد بن اشعث
فانطلق الی محمد بن اشعث فاخبره فلم یفجأ مسلما الا والدار قد احیط بها فلما رأی ذلک خرج
بسیفه یدفعهم عن نفسه فاعطاه محمد بن اشعث الامان فامکن من یده فاتی به الی ابن
زیاد فامر به فاصعد علی القصر ثم قتله وقتل هانی بن عروه وصلبهما ولم یبلغ الحسین ذلک
حتی کان بینه وبین القادسیه ثلثة امیال فلقیه الحر بن یزید التمیمی فقال ارجع فانی لم ادع لک خلفی خیرا
فاخبره الخبر فهم ان یرجع وکان معه اخوة مسلم فقالوا واللہ ما نرجع حتی نصیب بثارنا او نقتل
فساروا وکان ابن زیاد قد جهز الجیش لملاقاته فوافوه بکربلا فنزلها ومعه خمسة واربعون نفسا
من الفرسان ونحو مائة راجل فلقیه الحسین وامیرهم عمر بن سعد ابن ابی وقاص وکان ابن زیاد
ولاه الری وکتب له بعهده علیها اذا رجع من حرب الحسین فلما التقیا قال له الحسین اختر
منی احدی ثلث اما ان الحق بثغر من الثغور واما ان ارجع الی المدینة واما ان اضع یدی فی ید یزید
فقبل ذلک عمر بن سعد منه فکتب به الی ابن زیاد فکتب الیه لا اقبل منه حتی یضع یده فی یدی فامتنع الحسین
فقاتلوه فقتل معه اصحابه ومنهم سبعة عشر شابا من اهل بیته ثم کان اخر ذلک ان قتل واتی
براسه الی ابن زیاد فارسله ومن بقی من اهل بیته الی یزید منهم علی بن حسین کان مریضا ومنهم
عمته زینب بنت فاطمة فلما قدموا علی یزید ادخلهم علی عیاله ثم جهزهم الی المدینة (اصابه
فی تمیز الصحابة لابن حجر) عمار بن معاویہ ذہبی کہتے ہیں کہ میں نے جناب ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہ
وعلی آبائہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھے جناب حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر اس طرح بیان کریں کہ
انکی تصویر میری آنکھوں میں پھر جائے آپ نے ارشاد کیا کہ جب امیر معاویہ مرگیا ان دنوں میں ولید بن عتبہ بن

ابی سفیان مدینہ کا حاکم تھا۔ اس نے جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف یزید کی بیعت کرنیکے لیے پیغام بھیجا آپ
نے فرمایا مجھے مہلت دو اور نرمی کی اس نے مہلت دی آپ مکہ معظمہ میں تشریف لے گئے۔ آپ کے پاس کوفیوں
کے خط پہونچے کہ جنتا کی وجہ سے اپنے آپ کو یزید کی بیعت سے روک رکھا ہے۔ اور ہم حاکم کے ساتھ نماز
جمعہ میں شریک نہیں ہوتے آپ ہمارے پاس اپنا آدمی اپنے گھر کے لوگوں میں سے بھیجدیں اور نعمان
بن بشیر الانصاری کوفہ کا حاکم تھا جناب امام حسین علیہ السلام نے انکے پاس مسلم کو بھیجا اور فرمایا کوفہ
کیطرف جاؤ اور دیکھو یہ کیا لکھتے ہیں اگر سچ ہے تو ہم کوفہ میں آئیں۔ مسلم وہاں سے مدینہ طیبہ میں آئے
اور وہاں سے دو رہنما اپنے ساتھ لیکر بیابان کیطرف نکلے۔ پیاس کیوجہ سے ایک رہنما مر گیا۔ اور مسلم
کوفہ میں پہونچ گئے اور عوسجہ نامی ایک شخص کے گھر میں فروکش ہوئے جب کوفیوں کو ان کی تشریف آوری
کی خبر لگی تو جوق جوق ان کی خدمت میں آنے لگے اور ان میں سے دس ہزار آدمی نے بیعت کی۔ ایک
شخص نے یزید کی ہواخواہوں میں سے نعمان بن بشیر سے کہنے لگا تو ضعیف ہے اسلیے شہر بگڑ گیا ہے
نعمان بن بشیر نے کہا اگر میں خدا کی طاعت میں ضعیف ہوں لیکن میں اسکو اس سے بہتر سمجھتا ہوں
کہ خدا کی معصیت میں قوی ہوں میں نے کبھی کسی کی پردہ دری نہیں کی۔ اس آدمی نے یہ ماجرا یزید کو
لکھ بھیجا یزید نے اپنے غلام سرجون سے مشورہ کیا اس نے رائے دی کہ اسوقت کوفہ کی حکومت کے لیے
ابن زیاد ملعون سے کوئی زیادہ لائق نہیں یزید نے اسکو بصرہ سے معزول کیا ہوا تھا۔ یزید نے اسکو خط
لکھکر خوشنود کر لیا اور اسکی حکومت میں کوفہ کو اور بڑھا دیا اور حکم دیا کہ کوفہ میں پہونچکر مسلم کو تلاش کرکر
اگر وہ ہاتھ لگ جائیں تو مار ڈالے۔ ابن زیاد اہل بصرہ کے ساتھ کوفہ کو روانہ ہوا اور لباس بدلکر رات
کو اندھیرے میں داخل کوفہ ہوا کسی آدمی کے پاس کو نہیں گذرتا تھا کہ وہ اور اہل مجلس اسکو جناب امام حسین
علیہ السلام کا گمان کرکے السلام علیک یا ابن رسول اللہ نہیں کہتے تھے۔ وہ خیال کرتے تھے کہ جناب
امام حسین علیہ السلام تشریف لے آئے ہیں جب ابن زیاد قصر دار الامارہ میں اترا اس نے اپنے ایک غلام
کو تین ہزار درہم دیے اور کہا جا کر اس شخص کو تلاش کر جسکی اہل کوفہ بیعت کرتے ہیں۔ اور اسکے پاس
پہونچکر جتلا کہ میں حمص سے آیا ہوں اور یہ روپیہ اسکو دیدے اور اسکی بیعت کر۔ وہ غلام اسیطرح سے ہر
ایک سے بجانت بوجھتا پھر رہا۔ یہانتک کہ اسکو ایک بزرگ کے پاس لے گئے اس نے اسکے پاس اپنا حال
بیان کیا۔ وہ بزرگ بولا کہ مجھے مسرت حاصل ہوئی جبکہ تجھے اللہ تعالی ہدایت دیگا۔ ہمارا کام
ابھی پختہ نہیں ہوا ہے پھر اسکو مسلم کے پاس لے گیا اور اس نے بیعت کی اور وہ مال انکو دیدیا وہاں
سے نکلکر ابن زیاد کے پاس آیا اور خبر بیان کی۔ جب ابن زیاد کوفہ میں آیا تھا اسوقت مسلم عوسجہ کے گھر

سے ہانی بن عروہ مرادی کے گھر میں چلے گئے تھے ۔ ابن زیاد لوگوں سے کہا کرتا تھا ۔ کہ ہانی کا کیا حال ہے وہ میرے
ملنے کو نہیں آتا ۔ پس محمد بن اشعث اکابر اہل کوفہ کے ساتھ اسکے پاس گیا وہ اسوقت اپنے گھر کے دروازہ
پر تھا اسکو کہنے لگا امیر تجھے یاد کرتا ہے اور تیرے نہ ملنے کی وجہ پوچھتا ہے وہ اسکے ساتھ گھوڑے پر سوار
ہوکر ابن زیاد کے پاس گیا ابن زیاد کے پاس اسوقت قاضی شریح بھی موجود تھا جب اس نے ابن زیاد
کو سلام کیا ابن زیاد بولا اے ہانی مسلم کہاں ہیں وہ کہنے لگا میں نہیں جانتا ہوں ابن زیاد نے
اس غلام کو جسے کہ درہم دیئے تھے اسکے سامنے کیا جب ہانی نے اس غلام کو دیکھا ابن زیاد کے
سامنے زمین پر گر گیا اور کہنے لگا اے امیر میں نے مسلم کو اپنے گھر میں نہیں بلایا وہ خود آگیا ہے ابن زیاد
نے کہا اسکو میرے پاس لاؤ وہ کسمسایا لوگوں نے اسکو پکڑ کر نزدیک کیا ابن زیاد نے چھڑی سے اسکو مارا اور
اسکے قید کرنے کا حکم دیا جب یہ خبر اسکی قوم کو پہونچی قصر دار الامارہ کے دروازہ پر اکٹھے ہو کر آئے جب
ابن زیاد نے جھگڑا سنا قاضی شریح سے کہا انکو کہدے کہ میں نے ہانی کو اسلیے بند کیا ہے کہ
اس سے مسلم کی خبر کو پہچانوں مجھ سے کوئی تکلیف اسکو نہیں پہونچے گی ۔ لوگ سنکر متفرق
ہوگئے جب مسلم کو ہانی کے قید ہونے کی خبر لگی کوفہ کے چالیس ہزار مرد اسکے پاس جمع ہوگئے اور مسلم
سوار ہوئے اسوقت قصر میں ابن زیاد کے پاس اکابر کوفہ جمع تھے اس نے انکو حکم دیا کہ اپنے اپنے قبیلہ
سے باتیں کرکے انکو لوٹا دو وہ انکو تسلی دینے لگے شام کیوقت مسلم کے پاس چند نفر کے سوا کوئی باقی نہ رہا
جب اندھیرا ہوگیا تو وہ بھی جاتے رہے اور مسلم اکیلے رہ گئے رات کو راہ میں بھٹک کر ایک عورت
کے دروازہ پر پہونچے اس عورت سے کہا مجھے پانی پلا اس نے پانی پلایا اور کہا اے بندہ خدا
تم پریشان معلوم ہوتے ہو تمہارا کیا حال ہے آپ نے کہا میں مسلم ہوں آیا تیرے پاس آج رات کی جگہ ہے
اس عورت نے کہا ہاں آپ اندر تشریف لے آئیے آپ اندر گئے اس عورت کا ایک بیٹا تھا جو محمد بن اشعث کی غلامی
کیا کرتا تھا ۔ اس نے جا کر محمد بن اشعث کو خبر پہنچائی ۔ ناگہاں مسلم کیا دیکھتے ہیں کہ تمام گھر کا لوگوں نے
محاصرہ کر لیا ہے جب مسلم نے یہ دیکھا اپنی تلوار کھینچکر باہر نکلے اور جنگ کرنے لگے محمد بن اشعث نے ان کو
امان دیکر ہاتھ پکڑ لیا ۔ اور ہمراہ لیکر ابن زیاد کے پاس آیا ۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ انکو قصر کی چھت پر لیجاؤ
لوگوں نے چھت پر چڑھا کر انکو شہید کیا اور ہانی بن عروہ کو بھی مار ڈالا اور دونوں کی نعش کو لٹکوا دیا یہ خبر جناب
امام حسین علیہ السلام کو نہ ملی جب تک کہ وہ قادسیہ سے تین میل پر پہونچ گئے ۔ آپ سے حر بن یزید التمیمی ملا
اور عرض کیا آپ واپس تشریف لیجاویں اور انکو مسلم کے شہید ہونے سے آگاہ کیا حضرت کی رکاب سعادت میں
مسلم بن عقیل کے بھائی بھی حاضر تھے ۔ انہوں نے کہا جب تک کہ ہم بدلا نہ لیں یا قتل نہ ہو جائیں واپس

او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ہدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقاتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت واللہ انی لاخوہ وولیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات میں فرمایا کرتے تھے کہ پروردگار فرماتا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے خدا کی قسم ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیوں کے بل نہیں لوٹینگے جبکہ خدا تعالی نے ہمکو ہدایت فرمائی ہے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائیں یا قتل ہو جائیں ہم لڑینگے جس پر کہ وہ لڑتے رہے ہیں یہانتک کہ ہم بھی مارے جائیں خدا کی قسم میں انکا بھائی اور چچا کا بیٹا اور وارث ہوں مجھ سے کون زیادہ حقدار ہے۔

(۴) عن بریدۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی وصی ووارث وان علیا وصیی ووارثی (اخرجہ البغوی فی معجمہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر ایک نبی کا وصی اور وارث ہوتا رہا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے۔

(۵) عن ربیعہ بن ماجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین کیف ورثت ابن عمک دون عمک قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد المطلب فصنع لہم مدا من طعام فاکلوا حتی شبعوا وبقی الطعام کانہ لم یمس ثم دعا بغمر فشربوا حتی رووا وبقی الشراب کانہ لم یمس فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصۃ والی الناس عامۃ وقد رأیتم من ہذہ الآیۃ ما قد رأیتم فایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی ووارثی ووزیری فلم یقم الیہ احد فقمت الیہ وکنت اصغر القوم سنا فقال اجلس ثم قال ثلث مرات کل ذلک اقوم الیہ فیقول اجلس حتی کان فی الثالثۃ فضرب بیدہ علی یدی ثم قال انت اخی وصاحبی ووزیری فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی (اخرجہ احمد فی المسند والنسائی فی الخصائص وابن جریر فی تہذیب الآثار والضیا فی المختارۃ) ربیعہ ابن ماجد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے جناب امیر سے پوچھا اے امیر المؤمنین آپنے اپنے چچا کو چھوڑ کر اپنے ابن عم کا ورثہ کیوں پایا ہے جناب امیر نے فرمایا ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد المطلب کو جمع کیا اور انکے لیے کھانا ایک پیالے میں پکایا وہ کھانیکو آئے اور کھانے لگے یہانتک کہ سیر ہو گئے اور کھانا جونکا تون بچا رہا پھر حضرت نے شربت کا مٹکا منگوایا لوگ شربت پینے لگے یہانتک کہ سب سیر ہو گئے اور شربت بچ رہا۔ گویا کہ کسی نے چھوا تک نہ ہو پھر حضرت نے فرمایا اے بنی عبد المطلب میں تمہارے لیئے خاص کر مبعوث ہوا ہوں اور عام طور سے اور لوگوں کی طرف تم نے اس معجزہ کو دیکھا ہے۔ پس تم میں کوئی ہے کہ میری بیعت کرے اور میرا بھائی اور دوست اور وارث اور وزیر بنے ان میں سے کوئی نہ اٹھا۔ میں کھڑا ہو گیا کیونکہ اسوقت سب سے چھوٹا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جا پھر تین دفعہ حضرت نے یہی کلمات ارشاد کیے

نہیں جا ئیں گے۔ ابن زیاد نے انکے لیے فوج تیار کی ہوی تہی جوان سے کربلا میں آملی اس فوج کا امیر عمر بن سعد ابن ابی وقاص تہا ابن زیاد نے ری کی حکومت کا اس سے وعدہ کیا تہا کہ جناب امام حسین علیہ السلام سے جنگ کرنیکے بعد اس ملک کا اسکو حاکم کیا جائیگا جناب امام حسین علیہ السلام نے اس سے بیان فرمایا کہ تین باتوں میں سے ایک بات کو اختیار کرے یا تو ہمیں کسی قلعہ تک پہونچ جانے دے۔ یا ہم مدینہ طیبہ کو لوٹ جائیں یا ہمکو یزید کے پاس پہونچا دے۔ عمر بن سعد نے پہلی شرط کو قبول کیا اور ابن زیاد کو لکہہ بہیجا ابن زیاد نے جواب میں لکہا میں منظور نہیں کہ حسین کا ہاتہ میرے ہاتہ میں دیا جانا چاہیے جناب امام حسین علیہ السلام نے اسکو قبول نہ فرمایا۔ اس بات پر جنگ شروع ہو گئی اور آپ کے ساتھ تمام آپکے اصحاب شہید ہوگئے ان میں آپ کے اہل بیت کے سترہ جوان تہے آپ سب سے آخر میں شہید ہوئے آپکا سر اقدس ابن زیاد کے پاس لائے ابن زیاد نے اسکو اور آپکے اہل بیت کو یزید کے پاس بہیجدیا۔ ان میں جناب علی بن حسین علیہ السلام مریض تہے۔ اور جناب کی پہوپہی حضرت زینب بنت فاطمہ علیہا السلام بہی تہیں یزید نے انکو مدینہ منورہ میں بہیجدیا ؛

(۳) وقتله سنان بن انس النخعي وقال قتله رجل من بني مذحج وقيل قتله شمر بن ذي الجوشن وكان شمر ابرص واجتز خولي بن يزيد الاصبحي من حمير رأسه واتى به الى ابن زياد (استيعاب) جناب امام حسین علیہ السلام کو سنان بن انس نخعی نے قتل کیا ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ بنی مذحج کے ایک آدمی نے بعض کہتے ہیں شمر بن ذی الجوشن نے قتل کیا ہے اور شمر برص دار تہا۔ اور خولی بن یزید الاصبحی آپکا سر اقدس نیزہ پر چڑہا کر ابن زیاد کے پاس لا یا تہا ؛

(۴) واختلف في سن الحسين يوم قتله فقيل قتل وهو ابن سبع وخمسين وقيل قتل وهو ابن ثمان وخمسين (استيعاب) آپ کے سن مبارک میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شہادت کے وقت ستاون برس کے تہے بعض اٹہاون برس بیان کرتے ہیں۔

(۵) عن هلال بن نافع انه قال كنت واقفا مع عمر بن سعد اذ خرج واذا الصايح يقول ابشر ايها الامير فقد قتل الحسين فوالله ما رايت قتيلا مضمخا بدمه احسن ولا انور وجها وجالسنا الحسين فحصرت ما في بدنه من جراح السيف والرماح والنبال فوجدتها مائة وعشرين جراحة (نور العين في مشهد الحسين) ہلال بن نافع کہتا ہے کہ میں عمر بن سعد کے پاس کہڑا ہوا باتیں کر رہا تہا کہ ایک چلاتا ہوا آیا اے امیر بشارت ہو حسین مارے گئے ہلال کہتا ہے خدا کی قسم ہے میں نے کسی قتیل کو خون میں تہڑا ہوا انکی مانند نہیں دیکہا اور باوجود

اسکے چہرہ کا نور وجمال آسمان کیطرف صعود کر رہا تہا۔ پہر مینے انکے جسد اطہر کے زخمون کو شمار کیا جو تلوارون سے اور نیزون سے اور تیرون سے لگے تہے کل ایک سو بیس زخم تہے +

(۶) انه قتل علی رأس احدی وستین یوم الجمعة وقیل یوم السبت وهو یوم عاشوراء من المحرم بکربلا من ارض العراق (راس الغابه) جناب امام حسین علیه السلام کی شہادت سنہ ۶۱ ہجری کے ابتدا مین جمعہ کے دن ہوئی ہے اور بعض کہتے ہین کہ ہفتہ کے دن ہوئی ہے دسوین محرم کو کربلا کے میدان مین جو ملک عراق مین واقع ہے +

(۷) عن حبیب بن ثابت قال لما اصیب الحسین قال زید بن ارقم بباب المسجد افعلتموها اشهد انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم انی استودعکهما وصالح المؤمنین فقیل لابن زیاد ان زید بن ارقم قال کذا وکذا فقال ذاك شیخ قد ذهب عقله (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) حبیب بن ثابت کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید ہوگئے زید بن ارقم نے مسجد کے دروازہ مین بیان کیا کہ کیا تمنے یہ کام کیا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے آنحضرت صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ای پروردگار مین ان دونوں کو اور صالح المؤمنین کو تیرے سپرد کرتا ہون جب یہ بات ابن زیاد سے بیان کی گئی زید بن ارقم یون کہتے ہین وہ کہنے لگا یہ سبب بڑہاپے اسکی عقل جاتی رہی ہے۔

جناب امام حسین علیه السلام کی شہادت پر جنات کا نوحہ

(۱) عن حبیب بن ثابت قال سمعت الجنة تنوح علی الحسین وهی تقول ؎ مسح النبی جبینه فله بریق فی الخدود ابواه فی علیا قریش وجده خیر الجدود (اخرجه ابو نعیم) حبیب بن ثابت کہتے ہین کہ مینے پریون کو جناب امام حسین علیه السلام کی شہادت پر روتے سنا ہے کہتی تہین نبی صلے الله علیه وسلم نے انکے ماتہے کو چوما ہے انکے رخسارون مین چمک تہی۔ انکے ماں باپ قریش کے بزرگ تہے۔ انکے نانا سب ناناون سے بہتر تہے +

(۲) عن ام سلمة قلما کانت لیلة قتل الحسین سمعت قائلا یقول ؎ ایها القاتلون جهلا حسینا ابشروا بالعذاب والتنکیل + قد لعنتم علی لسان ابن داؤد + وموسی وحامل الانجیل (رموز عوقه) جناب ام سلمہ رضی الله عنہا فرماتی ہین کہ مینے امام حسین علیه السلام کی شب شہادت مین ایک کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ کہ اے جہالت سے امام حسین کے قتل کرنے والو تمکو عذاب اور خواری کی بشارت ہو۔ تمپر لعنت ڈالی جاچکی ہے سلیمان ابن داؤد کی اور موسی اور حامل انجیل یعنے عیسی کی

زبان سے ٭

(۲) عن حبیب بن ثابت عن ام سلمۃ قالت ما سمعت نوح الجن منذ قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اللیلۃ وما اری ابنی الا قد قتل یعنی الحسین فقلت لجاریتی اخرجی فاسئلی فاخبرت انہ قد قتل واذا الجنۃ تنوح ــ الا یا عین فانہملی بجہد ۔ ومن یبکی علی الشہداء بعدی ــ علی رہط تقودہم المنایا الی متجبر فی ملک عبد (اخرجہ ابو نعیم) حبیب بن ثابت جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نہیں جب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا ہے میں نے سوا اس رات کے کبھی جنات کے نوحہ کی آواز نہیں سنا میں نے اسوقت سمجھا کہ میرا بیٹا یعنے حسین بیارا مارا گیا ہے چنانچہ اپنی خادمہ سے کہا کہ باہر نکل اور پوچھ اس نے مجھے خبر لاکر دی کہ وہ شہید ہوگئے ہیں سو وہ یہ نوحہ کرتی تھیں خبردار ہو اے میری رونے والی آنکھ اور سعی کر رونے میں ۔ اور میرے بعد شہیدوں پر کون روئیگا اس گروہ پر کہ موت انکو کھینچکر لے گئی طرف بیچ ملک اور زمانے کے ظالم بادشاہ کے ٭

امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس کی کرامتیں

(۱) عن المنہال بن عمرو قال انا واللہ رایت راس الحسین حین حمل وانا بدمشق وبین یدی الراس رجل یقرء سورۃ الکہف حتی بلغ قولہ تعالی ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا فانطق اللہ الراس بلسان ذرب فقال اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی (اخرجہ ابن عساکر) منہال بن عمرو کہتا ہے کہ واللہ میں نے دیکھا کہ جبکہ جناب امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس نیزہ پر چڑھایا گیا اور میں اسوقت دمشق میں تھا ۔ سر اقدس کے سامنے ایک مرد قرآن شریف کی سورہ کہف پڑھ رہا تھا جب اس آیت کریمہ پر پہنچا کہ جسکا ترجمہ مبارک یہ ہے کہ کیا جانتے اصحاب کہف اور رقیم تھے وہ ہماری عجیب نشانیوں میں سے ۔ سر اقدس فصیح زبان سے بولا کہ اصحاب کہف سے میرا قتل اور نیزہ پر چڑھایا جانا زیادہ تعجب انگیز ہے ٭

(۲) عن ابی قبیل قال لما قتل الحسین واحتز راسہ وقعد فی اول مرحلۃ یشربون النبیذ

فخرج علیہم قلم من حدید فکتب سطرا بالدم ۔ اترجوا امۃ قتلت حسینا ۔ شفاعۃ جدہ یوم الحساب
(اخرجہ ابو نعیم) ابی قبیل کہتا ہے کہ جب جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے اور آپکا سر اقدس نیزہ پر چڑہایا
گیا۔ اور وہ لوگ پہلے مرحلہ میں بیٹھکر شراب پینے لگے غیب سے ایک قلم نکلا اور اس نے خون سے یہ سطر لکھی ہے
کیا وہ امت کہ جس نے امام حسین کو شہید کیا ہے۔ قیامت کے روز اسکے جد کی شفاعت کی امید رکھہ سکتی ہے
ہرگز نہیں +

(۳) عن الواقدی ان شخصا منہم علق فی سبب فرسہ راس الحسین فرای بعد ایام وجہہ اشد
سوادا من القار فقیل انک کنت انضر العرب وجہا فقال مامرت علی لیلۃ حین حملت تلک الراس
الا واثنان یاخذان بضبعی ثم ینتہیان بی الی النار تاجج فیدفعانی فیہا وانا انکص فتسفعنی
کما تری ثم مات علی افبح حالۃ (تذکرہ خواص الامۃ) واقدی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ان
میں سے ایک شخص نے جناب امام کا سر اقدس اپنے گھوڑے کی رسی سے باندہ لیا۔ بعد چند روز کے دیکھا
گیا کہ اسکا مونہہ کالا کیا ہوا ہے۔ اس سے پوچھا گیا تو تو عرب کا سبز رنگ والوں میں شمار کیا جاتا تھا
وہ کہنے لگا جب سے اس سر اقدس کو اٹھایا تو مجھ پر ایک رات گذرنے نہیں پائی ہے کہ کیا دیکھتا ہوں کہ
دو آدمی میری گردن پکڑ کر بھڑکی ہوئی آگ میں دہکیلتے ہیں اور میں پیچھے ہٹتا ہوں پس آگ نے مونہہ جلس دیا
جیسے کہ تو دیکھتا ہے۔ پہر وہ بری حال سے مر گیا +

جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی سزا

(۱) عن ابن عباس قال اوحی اللہ تعالی الی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم انی قتلت بیحیی بن زکریا سبعین
الفا وانی قاتل بابن بنتک سبعین الفا (اخرجہ الحاکم من طرق متعددۃ وصححہ) ابن عباس رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بہیجی کہ میں نے یحیی بن زکریا
کے بدلے ستر ہزار آدمی کو مارا ہے اور تیرے نواسے کے بدلے ستر ہزار کو ماروں گا لا محالہ +

(۲) عن سفیان عن جدتہ قالت شہد رجلان قتل الحسین فاما احدہما فطال ذکرہ حتی کان یلفہ
علی عنقہ کانہ حبل واما الآخر فیستقبل الراویۃ فیشربہا حتی یاتی علی آخرہا فما یروی (اخرجہ ابو نعیم
ومنصور بن عمار) سفیان اپنی دادی سے نقل کرتا ہے کہ وہ کہتی تہیں کہ دو آدمی جناب امام حسین کے
قتل پر موجود تہے پس ان دونوں میں سے ایک کا ذکر اسقدر لمبا ہو گیا کہ وہ رسی کی طرح اسکو اپنی گردن سے لپیٹتا
تھا اور دوسرے کا یہ حال تہا کہ ایک مشکیزہ کو مونہہ لگاتا تہا پورا پی جاتا تہا اور پہر بہی اسکی پیاس نہیں بجہتی تہی

ایک آدمی کو دیکھا کہ اسکا منہ مثل خنزیر کے ہے وہ کہنے لگا کہ میں جناب علی علیہ السلام پر ہر روز ایک ہزار مرتبہ
لعنت کیا کرتا تھا اور ہر جمعہ کے دن چار ہزار مرتبہ اور انکی اولاد علیہم التحیۃ والسلام پر سب کیا کرتا تھا۔
ایک دفعہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا منصور کہتا ہے کہ اس شخص نے ایک
طویل خواب بیان کیا۔ اس میں سے یہی ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے حضور نبوی میں اس شخص
کی شکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے منہ پر تھوکا جہاں پر حضور کا تھوک پڑا وہ جگہ خنزیر کی
شکل بن گئی۔ اور وہ آدمی لوگوں کے لیے ایک خدا کی نشانی ہو گیا۔

(۱۰) لما ارسل عمرو بن سعد عمرو بن الحجاج علی خمسمائۃ فارس فنزلوا علی الشریعۃ وحالوا بین
الحسین وبین الماء ونادی عبد اللہ بن حصین الازدی یا حسین اما تنظر الی الماء لا تذوق منہ
قطرۃ حتی تموت عطشا فقال الحسین اللھم اقتلہ ولا تغفر لہ ابدا قال فمرض فیما بعد فکان
یشرب الماء القلۃ ثم یقی ثم یعود فیشرب حتی یبغر ثم یقی ثم یشرب فما یروی فما زال کذلک
(کامل ابن اثیر) جب عمرو بن سعد نے عمر بن حجاج کو پانسو سوار دیکر بھیجا اور وہ فرات کے کنارہ پر جا
اترے اور جناب امام حسین علیہ السلام اور دریائے فرات کے درمیان حائل ہو گئے عبد اللہ بن حصین
الازدی نے پکار کر کہا یا حسین پانی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھیے آپ اس سے ایک قطرہ بھی نہیں پی سکتے
یہاں تک کہ آپ پیاسے مر جائیں جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے میرے پروردگار اس کو
ہلاک کر اور بخش نہیں سکتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے بعد وہ بیمار ہو گیا اور پانی کی مشک پی جاتا تھا۔ بعد
پھر قے کر دیتا تھا اور پھر پانی پیتا تھا اور پھر قے کرتا تھا اور ہرگز اسکی سیری نہیں ہوتی تھی مرنے
تک اسکا یہی حال رہا۔

(۱۱) عن المسروق قال تقدم رجل عن عسکر عمر بن سعد یقال لہ ابن حوزہ فقال للحسین یا
حسین ابشر بالنار فقال الحسین کذبت بل تقدم علی رب رحیم وشفیع مطاع فمن انت قال
ابن حوزہ فرفع الحسین یدیہ فقال اللھم حرقہ بالنار فغضب ابن حوزہ فاقتحم فرسہ
فی نھر فتعلقت قدمہ فی الرکاب وجال بہ الفرس فسقط عنھا فانقطعت فخذہ وساقہ
وقدمہ وبقی جنبہ الاخر متعلقا بالرکاب یضرب بہ شجرۃ وحجر حتی مات (کامل ابن اثیر)
مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص عمر بن سعد کے لشکر کا جسے ابن حوزہ کہا کرتے تھے پکار کر
کہنے لگا اے حسین تمکو آگ کی بشارت ہو جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹ بکتا ہے
بلکہ میں رب رحیم اور شفیع اور مطاع کی طرف جانے والا ہوں اور فرمایا تیرا نام کیا ہے اس نے

فخرج علیہم قلم من حدید فکتب سطرا بالدم ؎ اترجوا امۃ قتلت حسینا - شفاعۃ جدہ یوم الحساب (اخرجہ ابونعیم) ابی قبیل کہتا ہے کہ جب جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے اور آپکا سر اقدس نیزہ پر چڑہایا گیا - اور وہ لوگ پہلے مرحلہ مین بیٹھکر شراب پینے لگے غیب سے ایک قلم نکلا اور اسنے خون سے یہ سطر لکھی ؎ آیا وہ امت کہ جسنے امام حسین کو شہید کیا ہے قیامت کے روز انکے جد کی شفاعت کی امید رکھ سکتی ہے ہرگز نہین +

(۳) عن الواقدی ان شخصا منہم علق فی لبب فرسہ راس الحسین فرای بعد ایام وجہہ اشد سوادا من القار فقیل انک کنت انضر العرب وجہا فقال ما مرت علی لیلۃ منذ حملت ذالک الراس الا واثنان یاخذان بضبعی ثم ینتہیان بی الی النار تاجج فیدفعانی فیہا وانا انکص فتسفعنی کما تری ثم مات علی اقبح حالۃ (تذکرہ خواص الامہ) واقدی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ ان مین سے ایک شخص نے جناب امام کا سر اقدس اپنے گھوڑے کی رسی سے باندہ لیا - پہر چند روز کے دیکہا گیا کہ اسکا مونہ کالا کیا ہوا ہے - اس سے پوچہا گیا تو تو عرب کے سبز و رنگ والون مین شمار کیا جاتا تہا وہ کہنے لگا جب سے مین نے اس سر اقدس کو اٹہایا تو مجہپر ایک رات گذرنے نہین پائی تہی کہ کیا دیکہتا ہون کہ دو آدمی میری گردن پکڑکر بہڑکی ہوئی آگ مین دہکیلتے ہین اور مین پیچہے ہٹتا ہون پس آگ نے مونہ جہلس دیا جیسے کہ تو دیکہتا ہے - پہر وہ بری حال سے مر گیا +

جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلون کی سزا

(۱) عن ابن عباس قال اوحی اللہ تعالی الی نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم انی قتلت بیحیی بن زکریا سبعین الفا وانی قاتل بابن بنتک سبعین الفا (اخرجہ الحاکم من طرق متعددۃ وصححہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بہیجی کہ مینے یحیی بن زکریا کے بدلے ستر ہزار آدمی کو مارا ہے اور تیرے نواسے کے بدلے ستر ہزار کو مارونگا انتہی +

(۲) عن سفیان عن جدتہ قالت شہد رجلان قتل الحسین فاما احدہما فطال ذکرہ حتی کان یلفہ علی عنقہ کانہ حبل واما الاخر یستقبل الراویۃ فیشربہا حتی یاتی علی آخرہا فما یروی (اخرجہ ابونعیم ومنصور بن عمار) سفیان اپنے دادی سے نقل کرتا ہے کہ وہ کہتی تہین کہ دو آدمی جناب امام حسین کے قتل پر موجود تہے پس ان دونون مین سے ایک کا ذکر اسقدر لمبا ہو گیا کہ وہ اسی کیطرح سانپ کو گردن کے ساتہ لپیٹتا تہا اور دوسرے کا یہ حال تہا کہ ایک مشک کو مونہ لگاتا تہا اور سب کو پی جاتا تہا اور اسکی نہین بجہتی تہی پیاس

ایک آدمی کو دیکھا کہ اسکا منہ مثل خنزیر کے ہے وہ کہنے لگا کہ میں جناب علی علیہ السلام پر ہر روز ایک ہزار مرتبہ لعنت کیا کرتا تھا اور ہر جمعہ کے دن چار ہزار مرتبہ اور انکی اولاد علیہم التحیۃ والسلام پر چار ہزار مرتبہ کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا منصور کہتا ہے کہ اس شخص نے ایک طویل خواب بیان کیا۔ اس میں سے یہی ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے حضور نبوی میں اس شخص کی شکایت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے منہ پر تھوکا جہاں پر حضور کا تھوک پڑا وہ جگہ خنزیر کی شکل بن گئی۔ اور وہ آدمی لوگوں کے لیے ایک خدا کی نشانی ہو گیا۔

(۱۰) لما ارسل عمرو بن سعد عمرو بن الحجاج علی خمسمائۃ فارس فنزلوا علی الشریعۃ وحالوا بین الحسین وبین الماء فنادی عبد اللہ بن حصین الازدی یا حسین اما تنظر الی الماء لا تذوق منہ قطرۃ حتی تموت عطشا فقال الحسین اللھم اقتلہ ولا تغفر لہ ابدا قال فمرض فیما بعد فکان یشرب الماء القلۃ ثم یقیئ ثم یعود فیشرب حتی یبغر ثم یقیئ ثم یشرب فما یروی فما زال کذالک (کامل ابن اثیر) جب عمرو بن سعد نے عمر بن حجاج کو پانسو سوار دیکر بھیجا اور وہ فرات کے کنارہ پر جا اترے اور جناب امام حسین علیہ السلام اور دریائے فرات کے درمیان حائل ہو گئے عبد اللہ بن حصین الازدی نے پکار کر کہا یا حسین پانی کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھیے آپ اس سے ایک قطرہ بھی نہیں پی سکتے یہانتک کہ آپ پیاسے مر جائیں جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے میرے پروردگار اس کو ہلاک کر اور نہ بخش نہیں۔ کہتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے بعد وہ بیمار ہو گیا اور پانی کی مشک پی جاتا تھا اور پھر قے کر دیتا تھا اور پھر پانی پیتا تھا اور پھر قے کر دیتا تھا اور ہرگز اسکی سیری نہیں ہوتی تھی مرنے تک اسکا یہی حال رہا۔

(۱۱) عن المسروق قال تقدم رجل عن عسکر عمر بن سعد یقال لہ ابن حوزہ فقال للحسین یا حسین ابشر بالنار فقال الحسین کذبت بل اقدم علی رب رحیم وشفیع مطاع ممن انت قال ابن حوزہ۔ فرفع الحسین یدیہ فقال اللھم حرقہ بالنار فغضب بن حوزہ فاقتحم فرسہ فی نھر فتعلقت قدمہ فی الرکاب وجال بہ الفرس فسقط عنھا فانقطعت فخذہ وساقہ وقدمہ وبقی جنبہ الاخر متعلقا بالرکاب یضرب بہ شجر وحجر حتی مات (کامل ابن اثیر) مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص عمر بن سعد کے لشکر سے جسے ابن حوزہ کہا کرتے تھے بڑھکر کہنے لگا اے حسین تمکو آگ کی بشارت ہو جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ میں رب رحیم اور نبی شفیع اور مطاع کی طرف جانے والا ہوں اور تم تمہارا نام کیا ہے اس نے

کما عملیام ابن حوزہ جناب امام نے دونون ہاتھ بلند کرکے فرمایا اے میرے رب اسکو آگ مین جلا۔ ابن حوزہ غصہ مین بگڑا اسکا گھوڑا ایک نہر مین کود پڑا اسکا پاؤن رکاب مین الجھ گیا اور گھوڑا اوچھلنے کودنے لگا۔ وہ اس سے گر پڑا اور اسکی ران اور قدم جدا ہو گیا اسکا دوسرا طرف رکاب مین پھنسا رہگیا وہ پتھرون پر اور درختون پر اسکو مارتا پھرتا رہا یہانتک کہ وہ مر گیا ✦

ان قدرتی آثار کا بیان کہ جناب امام حسین علیہ السّلام کی شہادت سے ناظرین کی عبرت کے لیے نمودار ہوئے

(۱) عن بصرۃ الازدیۃ قالت لما قتل الحسین مطرت السماء فاصبحنا وحبابنا وجرارنا وکلشیء لنا ملان دما (اخرجہ البیہقی و ابونعیم) بصرہ ازدیہ کہتی ہین کہ جب جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے تو مینہ برسا صبح ہمارے ڈول اور ہمارے مٹکے اور ہماری ہر ایک شئی خون سے لبالب تھی ✦

(۲) عن الزہری قال بلغنی انہ یوم قتل الحسین لم یقلب حجر من احجار بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط (اخرجہ البیہقی و ابونعیم والطبرانی فی الکبیر) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مجھکو یہ خبر لگی ہے کہ جناب امام حسین کے شہادت کے روز بیت المقدس کا کوئی پتھر نہین اٹھایا گیا کہ اسکے نیچے خون نہ پایا گیا ہو ✦

(۳) عن ام حبان قالت یوم قتل الحسین اظلمت علینا ثلاثا ولم یمس منا احد من زعفرانہم شیئا یجعلہ علی وجہہ الا احترق ولم یقلب حجر بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط (اخرجہ البیہقی) ام حبان کہتی ہین کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے دن سے تین دن ہمپر اندھیرا چھا گیا اور انکے زعفران کو ہم مین سے کسینے نہین چھوا۔ کہ اسکو مونہ پر ملا اور وہ جل گیا۔ اور کوئی بیت المقدس کا پتھر نہین اٹھا۔ گیا کہ اسکے نیچے خون تازہ نہ پایا گیا ہو ✦

(۴) عن جمیل بن مرۃ قال اصابوا ابلا یوم قتل الحسین فنحروھا وطبخوھا فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان یسیغوا منھا شیئا (اخرجہ البیہقی و ابونعیم) جمیل بن مرہ کہتا ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کے شہادت کے دن ان لوگون نے ایک اونٹ پایا اور اسے ذبح کر کے پکایا۔ وہ مثل حنظل (اندرائن) کے کڑوا ہو گیا۔ کوئی اس سے کچھ کھا نہ سکا ✦

(۵) عن سفیان قال قالت جدتی کنت ایام قتل الحسین جاریۃ شابۃ فکانت السماء ایاما کانہا

لہ (اخرجہ البیہقی) سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری دادی بیان کرتی تھیں کہ میں جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے دن جوان لونڈی تھی آسمان کئی دن تک ان پر روتا رہا۔

(۶) اخرج عثمان بن ابی شیبۃ ان السماء بکت بعد قتلہ سبعۃ ایام تری علی الحیطان کانھا ملاحف معصفرۃ وان الدنیا اظلمت ثلاثۃ ایام ثم ظہرت الحمرۃ فی السماء (صواعق محرقہ) عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند میں لکھتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر سات دن تک برابر آسمان روتا رہا دیواروں کو دیکھا جاتا تھا گویا کہ وہ چادریں کسم کی رنگی ہوئی ہیں اور بہ تحقیق دنیا پر تین دن تک اندھیرا چھا گیا پھر آسمان پر سرخی نمودار ہو گئی۔

(۷) عن ابی سعید قال ما رفع حجر من الدنیا الا تحتہ دم عبیط ولقد امطرت السماء دما وبقی اثرہ فی الثیاب مدۃ حتی انقطعت (صواعق محرقہ) ابو سعید کہتے ہیں کہ اس دن کوئی دنیا کا پتھر نہیں اٹھایا گیا کہ اسکے نیچے تازہ خون نہ ہو اور آسمان سے خون برستا رہا اور اسکا اثر ایک مدت تک کپڑوں میں رہا یہاں تک کہ وہ کپڑے پھٹ گئے۔

(۸) لما جیء براس الحسین الی دار زیاد سالت حیطانھا دما (صواعق محرقہ) جناب حسین علیہ السلام کا سر اقدس دار زیاد میں لائے دیواروں سے خون جاری ہو گیا۔

(۹) اخرج الثعلبی ان السماء بکت وبکاءھا حمرتھا وقال غیرہ احمرت افاق السماء ستۃ اشھر بعد قتلہ ثم لا زالت تری بعد ذلک (صواعق محرقہ) ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر آسمان روتا رہا اور اسکا رونا سرخی کا نمودار ہونا ہے اور ثعلبی کے سوا اور لوگوں نے لکھا ہے کہ آسمان کے کنارے آپ کے قتل کے بعد چھ مہینے تک سرخ رہے پھر ہمیشہ وہ سرخی نمودار ہونے لگی۔

(۱۰) عن ابن سیرین قال اخبرنا ان الحمرۃ التی مع شفق لم تکن حتی قتل الحسین (صواعق محرقہ) ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ یہ سرخی جو شفق کے ساتھ ہے جناب امام حسین کے قتل سے پہلے نہ تھی۔

(۱۱) ذکر ابن سعد ان ھذہ الحمرۃ لم تر فی السماء قبل قتلہ (صواعق محرقہ) ابن سعد نے طبقات میں لکھتے ہیں کہ یہ سرخی آسمان پر جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے پہلے نہیں دیکھی گئی

(۱۲) قال سبط ابن الجوزی حکمتہ ان غضبنا یوثر حمرۃ الوجہ والحق تنزہ عن الجسمیۃ فاظھر تاثیر غضبہ علی من قتل الحسین بحمرۃ الافق (صواعق محرقہ) سبط ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ ذکر

خواص الاۃ مین لکھتے ہین کہ اس سرخی کے نمودار ہونیمین حکمت یہ ہے کہ غضب ہونے کو سرخ کردیتا ہے اور
اللہ سبحانہ وتعالی جسم سے منزہ ہے پس اسکا غضب ان لوگون پر جنکے ہاتھ سے جناب امام حسین شہید ہوئے
ہین حمرۂ افق کے پیرایہ مین ظاہر ہوا ہے ۰

(۱۲) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السماء بکت لقتل یحیی بن زکریا وانھا
لتبکی لقتل ابنی ھذا وتطلع الشمس اربعین یوما محمرۃ ولو اذن بھا لذابت یعنی للحسین
بن علی (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ آسمان یحیی بن زکریا کے قتل پر رونا رہا ہے اور میرے بیٹے کے قتل پر رویگا اور
آفتاب چالیس دن تک سرخ رہیگا اور اگر اسکو اذن دیا جائے تو وہ گداختہ ہو جائیگا اور آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے بیٹے سے مراد حسین بن علی تھے ۰

جناب حسنین علیہما السلام کے فضائل کا بیان

(۱) عن عمران بن سلیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین اسمان من اھل
الجنۃ ما سمیت العرب بھما فی الجاھلیۃ (اخرجہ ابن سعد) عمران بن سلیمان سے روایت ہو کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن و حسین دو نام ہین اہل جنت کے نامون مین سے عرب
نے جاہلیت مین یہ نام کبھی نہین رکھے ۰

(۲) عن العسکری قال لم یکن ھذا الاسم یعرف فی الجاھلیۃ (تاریخ الخلفاء) عسکری کہتے ہین کہ
جاہلیت مین اس نام کو کوئی نہین جانتا تھا ۰

(۳) عن المفضل قال ان اللہ حجب اسم الحسن والحسین حتی سمی بھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابنیہ
(تاریخ الخلفاء) مفضل کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے حسن اور حسین کے نامون کو پوشیدہ رکھا جب تک
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹون کے یہ نام رکھے ۰

(۴) اخرج النسائی والرویانی والضیاء عن حذیفۃ وابو یعلی عن ابی سعید واحمد والترمذی
وابن حبان عن کلیھما وابن ماجۃ عن ابن عمر وابن عدی عن ابن مسعود والحاکم عن کلا الاربعۃ
وابو نعیم عن علی والطبرانی عنہ وعن ابن عمر وحذیفۃ وابو سعید وابی ھریرۃ وجابر والبراء
واسامۃ بن زید ومالک بن الحویرث والدیلمی عن انس وابن عساکر عن علی وابنہ الحسن وعائشۃ
وابن عمر وابن عباس وابی رمثۃ وابن النجار عن ابی ھریرۃ والحسین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تم سی ہر دفعہ انہتاریا اور حضرت فرماتے رہی بیٹھ جا تیسری بار حضرت نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارکر فرمایا تو میرا اور وارث ہے اسلیے میں نے اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورثہ پایا ہے ۔

علی مرادہین

خلیفہ رسول اللہ

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ ... من المولی هو من نور واحد قبل ان خلق اللہ آدم باربعة آلاف عام فلما خلق آدم رکب ذلک النور فی صلبه فلم یزل فی شیٔ واحد حتی فترقا فی صلب عبد المطلب ... فی علی الخلافة (اخرجه الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب ... نے فرمایا ہے کہ میں اور علی چار ہزار برس آدم سے پہلے ایک نور تھے جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو ... کی پشت میں ملا دیا وہ نور ہمیشہ ایک ہی شے میں رہتا چلا آیا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب میں ... محمد میں نبوت ہے۔ اور علی میں خلافت ہے ۔

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خلفنی علی المدینة خلفتک لتکون خلیفتی قلت کیف اتخلف عنک یا رسول اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی (اخرجه الطبرانی فی الاوسط) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب غزوہ تبوک میں حضرت مجھے اپنے ... چھوڑ کر تشریف لیجانے لگے تو فرمایا ہم تجھے اسلیے اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہیں تاکہ تو ہمارا خلیفہ بنے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکے پیچھے کسطرح سے رہ سکتا ہوں فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ بنے تو مجھ سے ہارون کی جگہ موسیٰ سے مگر ... نبی نہیں ہے ۔

(۳) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل علیا علی الخلافة فاقتلوه ... من کان (اخرجه الدیلمی) ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علی کے ساتھ خلافت پر لڑے اسکو قتل کردو جو کوئی کہ ہو ۔

منار الایمان

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا برزة ان اللہ عز وجل عهد الی فی علی انه رایة الهدیٰ ... (اخرجه ابن مردویه) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... سے کہ اے ابا برزہ بتحقیق اللہ عز وجل نے علی کے بارہ میں مجھ سے عہد کر لیا ہے کہ وہ ہدایت کا جھنڈا ہے ... ایمان کی نشانی ہے ۔

امام الاولیا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزة ان اللہ عز وجل عهد الی فی علی انه رایة الهدیٰ و منار الایمان و امام الاولیاء (اخرجه ابن مردویه)

قال الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وزاد ابو يعلى وابن حبان والحاكم في روايتهم عن
ابي سعيد وابو نعيم عن علي والطبراني عن كليهما الا ابني خالة عيسى بن مريم ويحيى بن ذكريا و
زاد ابن ماجة عن ابن عمر والحاكم عنه وعن ابن مسعود والطبراني عن مالك بن الحويرث والذهبي
عن انس وابن عساكر عن علي وابن عمر بعد قوله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة وابوهما خير منهما
وفي الطبراني عن حذيفة وابوهما افضل منهما وفي رواية الطبراني عن اسامة بعد قوله
صلى الله عليه وسلم اهل الجنة اللهم اني احبهما فاحبهما وعند ابن عساكر من احبهما فقد احبني
ومن ابغضهما فقد ابغضني والديلمي عن ابي هريرة من احب الحسن والحسين فقد احبني و
من ابغضهما فقد ابغضني امام نسائی اور رویانی اور ضیا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو یعلی ابو سعید
اور امام احمد اور ترمذی اور ابن حبان دونو صحابیوں سے اور ابن ماجہ ابن عمر سے اور ابن عدی عبد اللہ
بن مسعودؓ سے اور حاکم چاروں صاحبوں سے اور ابو نعیم جناب علی علیہ السلام سے اور طبرانی ان سے
اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور جابر اور براء بن عازب اور اسامہ بن زید اور
مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالے عنہم سے اور دیلمی انسؓ اور ابن عساکر جناب علی اور انکے فرزند
ارجمند جناب حسن اور ام المومنین جناب عائشہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی رمثہ سے اور ابن
النجار ابی ہریرہ اور جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ابو یعلی اور ابن حبان اور
حاکم نے اپنی روایت میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے جناب علی سے اور طبرانی نے
دونوں صاحبوں سے روایت کرنے میں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ بھی فرمایا کہ سوا میری خالہ کے بیٹوں عیسے بن مریم اور یحیے بن زکریا کے اور ابن ماجہ نے ابن عمر
سے اور حاکم نے ان سے اور ابن مسعود سے اور طبرانی نے مالک بن حویرث سے اور ذہبی نے
انس سے اور ابن عساکر نے جناب امیر علیہ السلام اور ابن عمر سے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے قول مبارک کے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا اور ان دونوں کا یعنے امام حسنین کا
والد ان سے بہتر ہے۔ اور طبرانی نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ انکے والدین ان سے افضل
ہیں۔ اور ایک روایت میں طبرانی نے جو اسامہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے اس میں بعد لفظ اہل
جنت کے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ اے میرے پروردگار میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں
تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ۔ اور ابن عساکر کے نزدیک یہ الفاظ مروی ہیں کہ آپنے فرمایا جو

جو شخص کہ ان دونوں سے محبت کرے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی ان سے بغض رکھے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور دیلمی نے ابوہریرہ سے یوں روایت کی ہے کہ جو شخص حسن وحسین سے محبت کرتا ہے اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا +

(۴) عن فاطمة علیها السلام قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما الحسن فله هیبتی وسوددی واما الحسین فان له جرأتی وجودی (اخرجه الطبرانی) جناب سیدہ علیها السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن میں میری ہیبت اور پیشوائی ہے اور حسین میں میری جرات اور میرا جود ہے +

(۵) عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الحسن والحسین هما ریحاناتی فی الدنیا (اخرجه الترمذی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول کے پودے ہیں +

(۶) عن ابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان ابنی هذین ریحانتی من الدنیا (اخرجه ابن عدی وابن عساکر) ابی بکرہ سے مروی ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونو میرے بیٹے تمام دنیا میں سے میرے دو پھول کے پودے ہیں +

(۷) عن انس بن مالك قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم والحسن والحسین ینقلبان علی بطنه ویقول هما ریحانتای من هذه الامة (اخرجه النسائی) انس بن مالک سے روایت کہ میں ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور جناب حسن وحسین علیهما السلام آپکے بطن مبارک پر لیٹ رہے تھے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میری امت سے یہ میرے دونوں پھول کے پودے ہیں +

(۸) عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب الحسن والحسین احببته ومن احببته احبه الله ومن ابغضهما ابغضته ومن ابغضته ابغضه الله (اخرجه الطبرانی فی مسند سلمان) سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے دوست رکھا جناب حسن اور حسین کو دوست رکھا میں نے اسکو اور جسکو دوست رکھا میں نے دوست رکھا اسکو اللہ نے اور جس نے دشمن جانا ان دونوں کو دشمن جانا میں نے اسکو اور جسکو دشمن جانا میں نے دشمن جانا اس کو اللہ تعالیٰ نے +

(۱۰) عن ابن نعیم قال کنت عند ابن عمر فاتاه رجل من اهل العراق یساله عن دم البعوضة یصیب الثوب فقال ابن عمر انظر الی هذا یسال عن دم البعوضة وقد قتلوا ابن رسول الله صلی الله

علیہ وسلم وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین ہما ریحانتای من الدنیا اخرجہ النسائی والدیلمی) ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں ابن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عراق کے آدمی نے آکر ان سے مچھر کے خون کی نسبت پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو اسکا کیا حکم ہے۔ ابن عمر نے کہا کہ اس آدمی کیطرف دیکھو کہ مچھر کے خون کی نسبت پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور بتحقیق میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حسن اور حسین دونو دنیا سے میرے لیے پھول کے سے پودے ہیں ✤

(۹) عن ابی ایوب الانصاری قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین یلعبان بین یدیہ فقلت اتحبہما یا رسول اللہ قال وکیف لا احبہما وہما ریحانتای من الدنیا (اخرجہ الطبرانی والضیا) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک دفعہ میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں گیا اور جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام حضور کے سامنے کھیل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں کیونکر ان سے محبت نکروں۔ اور حالانکہ یہ دونوں اس دنیا سے میرے دو منے پھولوں کے پودے ہیں ✤

(۱۰) عن اسامۃ بن زید بن حارثۃ قال طرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ لبعض الحاجۃ فخرج وہو مشتمل علی شئ ولا ادری ما ہو فلما فرغت من حاجتی قلت ما ہذا الذی انت مشتمل علیہ فکشف فاذا الحسن والحسین - فقال ہذان ابنای وابنا بنتی اللہم انک تعلم انی احبہما فاحبہما (اخرجہ الترمذی والنسائی والطبرانی) اسامہ بن زید ابن حارثہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی کسی حاجت کے لیے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے دروازہ کی زنجیر کھنکھٹائی حضور برآمد ہوئے حضور کی گود میں کوئی چیز معلوم ہوتی تھی میں نہیں جانتا تھا کہ کیا چیز ہے جب میں اپنی ضرورت کو عرض کر چکا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی گود میں کیا ہے آپ نے اپنی ردا کو کھولدیا جناب امام حسن اور حسین گود میں تھے آپ نے ارشاد فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے خدا تو جانتا ہے کہ میں انکو پیار کرتا ہوں تو بھی ان سے پیار کر ✤

(۱۱) عن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذ جاء الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فحملہما ووضعہما بین

بدیہ ثم قال صدق اللہ ورسولہ انما اموالکم واولادکم فتنہ نظرت الی ہذین الصبیین یمشیان
ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتہما (اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وابو
داؤد والنسائی وابن حبان والحاکم) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام گرتے پڑتے تشریف لائے انکو
گلے میں سرخ کرتے تھے حضور انکو دیکھکر منبر سے نیچے اتر آئے اور انکو اٹھا لیا اور اپنے سامنے بٹھا لیا پھر
فرمایا کہ اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا ہے کہ سوا اسکے نہیں کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں
میں نے ان لڑکوں کو چلتے اور گرتے پڑتے دیکھا اور مجھ میں صبر نہ رہا یہانتک کہ میں نے اپنی بات کو کاٹکر انکو اٹھا لیا

(۱۲) عن عقبۃ بن عامر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الحسن والحسین سیفا العرش ولیسا بمعلقین
(اخرجہ الطبرانی) عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حسن
اور حسین دو عرش کی شمشیریں ہیں کہ معلق نہیں ✦

(۱۳) عن یعلی بن مرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الحسن والحسین سبطان من الاسباط (اخرجہ
البخاری والترمذی وابن ماجۃ) یعلے بن مرہ سے منقول ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں کہ حسن اور حسین دو سبط ہیں اسباط میں سے ✦

(۱۴) عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال احب اہل بیتی الی الحسن والحسین (اخرجہ الترمذی)
انس کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے سب اہل بیت سے مجھے زیادہ تر
پیارے حسن اور حسین ہیں ✦

(۱۵) عن ابی ہریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من احب الحسن والحسین فقد احبنی ومن
ابغضہما فقد ابغضنی (اخرجہ احمد وابن ماجۃ والحاکم والدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل
ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جسنے حسن اور حسین سے پیار کیا اس نے مجھ سے
پیار کیا اور جسنے ان سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا ✦

(۱۶) عن ابی ہریرۃ قال وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بیت فاطمۃ فخرج الیہ الحسن او
الحسین فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارق بابیک انت عین البقہ واخذ باصبعیہ
فرقی علی عاتقہ وخرج الآخر الحسن او الحسین فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بک ارق
بابیک انت عین البقہ واخذ باصبعیہ فاستوی علی عاتقہ الآخر واخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم باقفیتہما حتی وضع افواہہما علی فیہ ثم قال اللہم انی احبہما فاحبہما واحب من یحبہما

(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کے دروازہ پر کھڑے ہوگئے اتنے میں امام حسن یا امام حسین باہر نکلے حضرت نے انسے ارشاد کیا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک آ اپنے باپ کے کاندھے پر سوار ہولیں وہ صاحبزادہ حضرت کی دونو انگلیاں پکڑکر دوش اقدس پر سوار ہوگیا اتنے میں دوسرا صاحبزادہ نکلا آیا حضرت نے اس سے بھی فرمایا شاباش اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک آ اپنے باپ کے کاندھے پر سوار ہو۔ پس وہ صاحبزادہ بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں انگلیاں پکڑ کر دوش اقدس پر سوار ہوگیا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی گردن کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنا منہ انکے منہ پر رکھکر فرمایا اے اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ تو بھی ان کو دوست رکھ۔ اور دوست رکھ اس شخص کو جو انہیں دوست رکھے ✚

(۱۷) عن ابی ھریرۃ قال دخل التیمی الاقرع بن حابس علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فراٰہ یقبل اما حسنا واما حسینا فقال تقبلھما ولی عشرۃ من ولد ما قبلت واحدا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ من لا یرحم لا یرحم (اخرجہ ابو حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تیمی اقرع ابن حابس جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور آپکو دیکھا کہ کبھی حسن اور کبھی حسین علیہما السلام کو چوم رہے ہیں کہنے لگا آپ انہوں کو چومتے ہیں اور باوجودیکہ میرے دس بچے ہیں میں ایک کو بھی نہیں چومتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہیں رحم کرتا نہیں رحم کیا جاتا۔

(۱۹) عن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی والحسن والحسین یثوثبان علی ظہرہ فیباعدھما الناس فقال صلے اللہ علیہ وسلم دعوھما بابی ھما وامی من احبنی فلیحب ھذین (اخرجہ ابو حاتم) والنسائی والحافظ الدمشقی والدیلمی وابن السری) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور حسن و حسین علیہما السلام آپ کی پشت مبارک پر کودا کرتے تھے ایک دفعہ لوگوں نے انکو ہٹا دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو چھوڑ دو۔ میری ماں اور میرا باپ ان پر تصدق ہوں جو کوئی مجھے پیار کرتا ہے چاہیے کہ انسے پیار کرے ✚

(۱۹) عن اسرائیل قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من احب الحسن والحسین فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ۔ وعن ابی ھریرۃ مثلہ (اخرجہ ابن حرب الطائی والحافظ السلفی وابو الطاہر المخلصی) اسرائیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مینے جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص

حسن اور حسین کو پیار کریگا مجھ سے پیار کریگا۔ اور جس نے انسے بغض کیا مجھ سے بغض کیا۔ ابوہریرہ سے بھی اسی کی مثل مروی ہے ✦

(۱۹) عن ابی ہریرة قال کنا نصلی مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم العشاء فاذا سجد وثب الحسن والحسین علی ظہرہ فاذا رفع رأسہ اخذہما بیدہ من خلفہ اخذا رفیقا فیضعہما علی الارض فاذا عاد عادا حتی قضی صلوتہ فاقعدہما علی فخذیہما (رواہ احمد) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشا میں شریک تھے جب سرور دین پناہ نے سجدہ کیا حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے جب جناب نے سر اٹھایا تو ان دونو صاحبزادوں کو اپنے دست مبارک سے آہستہ اپنے پیچھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا اور جب پھر حضور سجدے کو لوٹے تو وہ دونوں صاحبزادے پھر حضور کی پشت اقدس پر سوار ہو گئے یہانتک کہ حضور نے نماز کو ادا کیا اور اندونوں کو اپنی زانو پر بٹھالیا ✦

(۲۰) عن انس بن مالک قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل عہدا فدخل الرجل لیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلے فرای الحسن والحسین یرکبان علی عنقہ مرة ویرکبان علی ظہرہ مرة ویمران بین یدیہ وخلفہ فلما فرغ صلے اللہ علیہ وسلم قال لہ الرجل ما یقطعان الصلوة فغضب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وقال ناولنی عہدک فاخذہ فمزقہ ثم قال من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا ولا انا منہ (اخرجہ النسائی وابن ابی الفراتی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص کے واسطے پروانہ لکھا ہوا تھا وہ حضور میں سلام کے لیے حاضر ہوا حضور اسوقت نماز میں تھے اس نے دیکھا کہ حسنین علیہما السلام کبھی آپکی گردن مبارک پر اور کبھی پشت اقدس پر سوار ہوتے ہیں اور آگے پیچھے سے ہو کر گذر جاتے ہیں جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا ان دونو صاحبزادوں نے کیسا نماز کو خراب کیا ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے غصہ میں آکر اس آدمی سے کہا اپنا پروانہ ہمیں دے اور اس سے وہ پروانہ لیکر پھاڑ ڈالا اور فرمایا جو کوئی ہمارے چھوٹوں پر رحم نکرے اور ہمارے بڑوں کی توقیر نکرے وہ ہمارا نہیں ہم اسکے نہیں ہیں

(۲۱) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیتہما یعنی الحسن والحسین باسم ابنی ہارون شبر وشبیر (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھا انکا حسن اور حسین مانند نام دونو فرزندوں ہارون علیہ السلام کے انکا نام شبر اور شبیر تھا ✦

(٢١) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اسمی هذین حسنا وحسینا (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں کا حسن اور حسین نام رکھنے کا حکم ہوا ہے ✤

(٢٢) عن ابی هریرة قال کان الحسن والحسین یصطرعان بین یدی النبی صلی الله علیه وسلم فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هی حسن فقالت فاطمة یا رسول الله تقول هی حسن فقال ان جبریل یقول هی حسین (اخرجه ابن مثنی فی معجمه) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب حسنین علیہما السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کشتی کر رہے تھے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے شاباش اے حسن جناب سیدہ علیہا السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ حسن کو شاباش دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حسین کو جبریل شاباش دیتا ہے ✤

(٢٣) عن ابن عباس قال بینما نحن ذات یوم مع النبی صلی الله علیه وسلم اذ اقبلت فاطمة تبکی فقال لها فداک ابوک ما یبکیک قالت ان الحسن والحسین خرجا ولا ادری این باتا فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تبکین فان خالقهما الطف بهما منی ومنک ثم رفع یدیه فقال اللهم احفظهما وسلمهما فاتی جبریل وقال یا محمد لا تحزن فهما فی حظیرة بنی النجار نائمین وقد وکل الله بهما ملکا یحفظهما فقام النبی صلی الله علیه وسلم ومعه اصحابه حتی اتی الحظیرة فاذا هما متعنقان نائمین واذا الملک الموکل بهما قد جعل احد جناحیه تحتهما والآخر فوقهما یظلهما فاکب النبی صلی الله علیه وسلم علیهما یقبلهما حتی انتبها من نومهما ثم جعل الحسن علی عاتقه الایمن والحسین علی عاتقه الایسر فتلقاه ابو بکر فقال یا رسول الله ناولنی احد الصبیین احمله عنک فقال نعم المطی مطیهما ونعم الراکبان هما وابوهما خیر منهما حتی اتی المسجد فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم علی قدمیه وهما علی عاتقیه ثم قال معاشر المسلمین الا ادلکم علی خیر الناس جدا وجدة قالوا بلی یا رسول الله قال الحسن والحسین جدهما رسول الله صلی الله علیه وسلم وخاتم النبیین وجدتهما خدیجة بنت خویلد سیدة نساء اهل الجنة الا ادلکم علی خیر الناس اما وابا قالوا بلی یا رسول الله قال الحسن والحسین ابوهما علی وامهما فاطمة سیدة نساء العالمین الا ادلکم علی خیر الناس عما وعمة قالوا بلی یا رسول الله قال الحسن والحسین عمهما جعفر بن ابی طالب وعمتهما ام هانی بنت ابی طالب الا ادلکم علی خیر الناس خالا وخالة قالوا بلی یا رسول الله قال الحسن والحسین خالهما القاسم ابن رسول الله صلی الله

علیہ وسلم وخالتھما زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم انک تعلم ان الحسن والحسین
فی الجنۃ ومن احبھما فی الجنۃ ومن ابغضھما فی النار (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ ایک دن ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین تھے کہ ناگہان جناب سیدہ
علیہا السلام روتی ہوئی تشریف لائین حضور نے انسے فرمایا تیرا باپ تجھ پر فدا ہو تم کیون روتی ہو عرض
کیا کہ حسنین گھر سے نکل گئے ہین نہین معلوم کہان سو گئے ہین حضور نے فرمایا انکا خالق انپر تجھ سے
اور مجھ سے زیادہ مہربان ہے پھر ہاتھ اٹھا کر آپنے دعا کی اے میرے پروردگار انکی حفاظت فرما اور انکو
سلامت رکھ پس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد آپ غمگین نہون وہ دونو خطیرہ بنی نجار مین سو
گئے ہین خدا تعالے نے انپر ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے کہ انکی حفاظت کرے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم اپنے اصحاب کرام کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور خطیرہ مین تشریف لائے اور حسنین علیہما السلام کو ایک
دوسرے کے ساتھ لپٹا ہوا اور سوتا ہوا دیکھا اور وہ فرشتہ جو انپر موکل ہے اس نے اپنا ایک بازو انکے
نیچے بچھایا ہوا ہے اور ایک بازو کا انپر سایہ کیا ہوا ہے پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جھک کر ان کو
چوما اور جگایا پھر جناب حسن کو دا ہنے کندھے پر اور جناب حسین بائین کندھے پر سوار کیا ابوبکر رضی
اللہ عنہ رستے مین ملے انہون نے عرض کیا یا رسول مجھے ایک صاحبزادہ کو دیدین کہ مین اٹھالون
آپنے فرمایا نہایت عمدہ ہے سواری انکی اور وہ نہایت عمدہ سوار ہین۔ اور ان کا باپ انسے بہتر ہے پھر آپ
مسجد مین تشریف لائے اور دونون پاؤن پر کھڑے ہوگئے۔ اور وہ دونون صاحبزادے آپکے کندھون پر
سوار تھے۔ آپنے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانان مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب آدمیون سے
از روی دادا اور دادی کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور بیان فرماوین آپنے فرمایا وہ
حسن اور حسین ہین کہ انکا دادا خدا کا رسول اور نبیون کا ختم کرنیوالا ہے اور انکی دادی ام المومنین خدیجہ
بنت خویلد اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے پھر فرمایا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب
آدمیون سے از روی باپ اور مان کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین
کہ ان کا باپ علی بن ابی طالب ہے اور انکی مان فاطمہ ہے جو سب دنیا کی عورتون کی سردار ہین پھر ارشاد
کیا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب آدمیون سے از روی چچا اور پھپی کے بہتر ہین لوگون نے
عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ انکے چچا جعفر طیار ہین اور انکی پھپی ام ہانی
بنت ابی طالب ہے پھر فرمایا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو از روی ماموں اور خالہ کے سب سے
بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ ماموں انکا قاسم بن محمد

صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور خالہ انکی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہے پھر آپنے دعا کی کہ اے میرے پروردگار تو جانتا ہے کہ حسن اور حسین جنت میں ہونگے اور جو کوئی ان سے محبت کریگا وہ بھی جنت میں ہوگا اور جو کوئی انسے بغض کریگا وہ دوزخ میں ہوگا ❖

(۲۲) عن جابر قال دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو یصلے والحسن والحسین علی ظھرہ وھو یقول نعم الجمل جملکما (اخرجہ النسائی) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسالت مآب صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ الامجاد کے حضور میں گیا آپ اسوقت نماز پڑھ رہے تھے اور جناب حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر چڑھے ہوئے تھے۔ آپنے فرمایا کیا اچھا ہے تمہارا اونٹ

(۲۳) عن سلمان قال کنا حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت ام ایمن فقالت یا رسول اللہ لقد ضل الحسن والحسین قال وذلک زاد النھار فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قوموا واطلبوا ابنی قال واخذ کل رجل تجاہ وجھہ واخذت نحو النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل حتی اتی سفح جبل واذا الحسن والحسین ملتزق کل واحد منہما صاحبہ واذا شجاع قائم علی ذنبہ یخرج من فیہ شبہ النار فاسرع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاسرع مخاطبا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انساب فدخل فی بعض الاجحر ثم اتاھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافرق بینہما ومسح وجوھھما وقال بابی وامی انتما اکرمکما علی اللہ ثم حمل احدھما علی عاتقہ الایمن و الآخر علی عاتقہ الایسر فقلت طوبی لکما نعم المطیۃ مطیتکما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکبان ھما وابوھما خیر منھما (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسانید الحسن) روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک وقت ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ام ایمن نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ دن بہت آگیا ہے حسنین کہیں گم ہوگئے ہیں حضرت نے فرمایا میرے بچوں کو تلاش کرو ہر ایک نے اپنی ناک کی سیدھ پکڑلی میں حضرت کے ساتھ ہوگیا۔ ہم ایک پہاڑ کے نیچے پہونچے حسنین علیہما السلام کو ایکدوسرے سے لپٹے ہوئے ستا پایا اور ایک سانپ کو انپر سایہ کیے ہوئے دیکھا جسکے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے حضرت اس کی طرف دوڑے اور وہ حضرت کی طرف دوڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتیں کرنے لگا پھر وہ لوٹ کر ایک سوراخ میں گھس گیا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑھ کر ان کو جدا کیا اور ان کے چہرہ کا غبار پونچھا اور فرمایا میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تم خدا کے بڑے پیارے ہو۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کو ایک کاندھے اور دوسرے

دوسرے کاندھے پر اٹھا لیا۔ میں کہا اے صاحبزادو تمہیں مبارک ہو تمہاری سواری کیا اچھی ہے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ سوار بھی تو اچھے ہیں اور ان کے ماں باپ
ان سے بہتر ہیں۔

(۲۲) عن ابن عباس قال لما فتح اللہ المدائن علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام عمر امر عمر
بالانطاع فبسطت فی المسجد فاول من بدء الیہ الحسن فقال یا امیر المومنین اعطنی حقی بما افاء
اللہ علی المسلمین فقال عمر بالرحب والکرامة فامر له بالف درهم ثم انصرف فبدر الیہ الحسین فامر
له بالف درهم ثم انصرف فبدر الیہ عبد اللہ بن عمر فامر له بخمسمائة درهم فقال له یا امیر المومنین
انا رجل مشتد اضرب بالسیف بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین
طفلان یدرجان فی سکک المدینة تعطیهم الف الف درهم وتعطینی خمسمائة قال عمر نعم اذهب
فاتنی باب کابیهما وام کامهما وجد کجدهما وجدة کجدتهما وعم کعمهما وعمة کعمتهما وخالة
کخالتهما فانک لا تاتینی به اما ابوهما فعلی المرتضی وامهما فاطمة الزهراء وجدهما محمد مصطفی
وجدتهما خدیجة الکبری وعمهما جعفر بن ابی طالب وعمتهما ام هانی بنت ابی طالب وخالتهما
رقیة وام کلثوم بنتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخالهما ابراهیم اخرجه ابو سعید الدمان
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اللہ سبحانہ وتعالی نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر مدائن کو فتح کیا جناب عمر نے غنیمت کے مال کی تقسیم کرنے کا حکم دیا
سب سے پہلے جناب امام حسن علیہ السلام انکے پاس تشریف لائے اور کہا اے امیر المومنین ہمارا حق دیجیے
اس چیز سے جو کہ اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں کے لیے فتح کی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بزرگی سے اور
کرامت سے پس جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے ہزار درہم کا حکم دیا جب وہ لوٹے تو جناب امام حسین علیہ
السلام تشریف لائے جناب عمر نے انکو لیے بھی ہزار درہم کا حکم دیا جب وہ لوٹے تو عبد اللہ بن عمر انکے
پاس آئے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے پانسو درہم کا حکم دیا عبد اللہ بن عمر کہنے لگے یا امیر المومنین
میں مضبوط آدمی ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو تلوار سے لڑتا تھا اور حسن اور حسین
لڑکے تھے اور مدینہ کے بازاروں میں کھیلا کرتے تھے آپ نے انکو ہزار ہزار درہم اور مجھکو پانسو درہم دیا
ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں جا اور میرے پاس انکے باپ جیسا باپ اور انکی ماں جیسی ماں اور
انکے دادا جیسا دادا اور انکی دادی جیسی دادی اور انکے چچا جیسا چچا اور انکی پھپی جیسی پھپی اور انکے
ماموں جیسا ماموں اور انکے خالہ جیسی خالہ لیکر آ۔ تو ہرگز نہیں لا سکے گا۔ انکا باپ علی مرتضی

كفاية

...رتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ سے فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ عزوجل نے مجھ سے علی کی بابت عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے +

الشاہد / الہادی

(۱) عن ابن عباس قال لما نزل قولہ تعالیٰ انما انت منذر و لکل قوم ھاد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر و علی ھاد (اخرجہ ابو نعیم فیما نزل فی القرآن فی علی) ... رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت کریمہ کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک ہادی ہے نازل ہوئی ... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں منذر ہوں اور علی ہادی ہے +

... ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر و علی الھادی و بک یا علی یہتدی المہتدون (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ... میں منذر ہوں اور علی ہادی ہے اور یا علی تجھ سے ہدایت پانیوالے ہدایت پائیں گے +

صاحب اللواء

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی و تؤدی دینی و تواریني فی حفرتی و تفی بذمتی و انت صاحب لوائی فی الدنیا و الآخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ ... تھے یا علی تم میرے جثہ کو غسل دو گے اور میرے قرض کو ادا کرو گے اور مجھ کو میری قبر میں دفن کرو گے ... میرے ذمہ ہوگا پورا کرو گے اور تم دنیا و آخرت میں میرے صاحب علم ہو +

ناصر رسول اللہ

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بلال بن الحارث و ابی الحمراء قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء رایت علی ساق العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و ایدتہ و نصرتہ بعلی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس اور بلال بن الحارث اور ابی الحمراء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شب معراج میں میں نے عرش کی ساق پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور میں نے اسکی تائید اور نصرت علی سے کی +

صالح المومنین

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ و صالح المومنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عساکر و ابن مردویہ و السیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پروردگار تعالیٰ کے اس قول میں کہ فان اللہ ھو مولاہ و جبریل و صالح المومنین صالح المومنین سے علی بن ابی طالب مراد ہیں +

(۲) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول و صالح المومنین ھو علی (الدر المنثور للسیوطی) اخرجہ ابو نعیم و ابن ابی حاتم و المتقی فی کنز العمال (اسماء بنت عمیس رضی

انکی ماں فاطمہ زہرا ہے انکے جد امجد محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں انکی جدہ کریمہ جناب ام المومنین خدیجہ الکبریٰ ہیں انکے چچا جعفر طیار اور انکی پھپھی ام ہانی بنت ابی طالب اور انکی خالہ رقیہ اور ام کلثوم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان ماموں ابراہیم علیہ السلام انکے ماموں ہیں۔

اہل عبا علیہم السلام کے فضائل کا بیان

(۱) عن انس بن مالک قال فی قولہ تعالیٰ مرج البحرین یلتقیان قال علی وفاطمۃ یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسین (اخرجہ صاحب کتاب الدرر) انس بن مالک اس آیت کریمہ کی تفسیر میں کہ دو دریا باہم ملنے میں فرماتے ہیں کہ دو دریا سے مراد جناب علی اور فاطمہ ہیں اور دوسری آیت کے معنے یہ ہیں کہ نکالے ہیں انسے موتی اور مونگا کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ان سے مراد حسن اور حسین ہیں۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنۃ انا وانت وفاطمۃ والحسن والحسین قلت فمحبونا قال من ورائکم (اخرجہ ابن سعد والحاکم) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اول جنت میں میں داخل ہونگا پھر یا علی تم اور سیدہ فاطمہ اور حسن و حسین میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے محب آپنے فرمایا تمہارے پیچھے۔

(۳) عن ابی ہریرۃ قال نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی علی وفاطمۃ والحسن والحسین فقال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم (اخرجہ احمد والطبرانی والحاکم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کیطرف نگاہ فرما کر کہا میں لڑنے والا ہوں اس سے جو ان سے لڑے۔ اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو ان سے صلح کرے۔

(۴) عن زید بن ارقم قال نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی علی وفاطمۃ والحسن والحسین فقال انا حرب من حاربھم وسلم لمن سالمھم (اخرجہ الترمذی والطبرانی فی الکبیر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کیجانب نظر فرما کر ارشاد کیا میں جنگ کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے صلح کرے۔

(٥) عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم خیم خیمة وهو متکئ
علی قوس عربیة وفی الخیمة علی وفاطمة والحسن والحسین فقال یا معشر المسلمین انا سلم لمن سالم
اهل هذه الخیمة وحرب لمن حاربهم وولی لمن والاهم لا یحبهم الا سعید الجد طیب المولد
ولا یبغضهم الا شقی الجد ردی الولادة نقله محب الطبری فی ریاض النضرة حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک خیمہ برپا کرتے ہوئے دیکھا
اور آپ عربی کمان پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔ اور خیمہ میں جناب علی اور فاطمہ اور حسین اور حسن علیہم السلام
تشریف فرما تھے حضور نے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانوں کے میں اس خیمہ والوں سے صلح کرنیوالے
کے ساتھ صلح کرنیوالا ہوں اور جنگ کرنیوالوں کے ساتھ جنگ کرنیوالا ہوں اور ان سے دوست رکھتا
ہوں جو انہیں دوست رکھے انکو نہیں دوست رکھیگا مگر نیک بخت پاک ولادت والا۔ اور انکو نہیں
دشمن رکھیگا مگر بدبخت ناپاک ولادت والا +

(٦) عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة
الا ابنی خالة عیسی بن مریم ویحیی بن زکریا وفاطمة سیدة نساء اهل الجنة الا ما کان لمریم
(اخرجه ابو یعلی وابن حبان والطبرانی والحاکم) ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم حسن وحسین الجنت کے جوانوں کے سردار ہیں مگر میری خالہ کے بیٹے عیسے بن مریم
اور یحیے بن زکریا اور فاطمہ الجنت کی عورتوں کی سردار ہے +

(٧) عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم یبعث الله الانبیاء یوم القیامة علی الدواب و
یبعث صالحا علی ناقته کیما یوافی بالمؤمنین من اصحابه المحشر ویبعث الحسن والحسین علی
ناقتین من نوق الجنة وعلی بن ابی طالب علی ناقتی وانا علی البراق ویبعث بلالا علی ناقة
فینادی بالاذان ویشاهد حقا حقا حتی اذا بلغ اشهد ان محمدا رسول الله شهد بها جمیع
الخلائق من الاولین والآخرین فقبلت ممن قبلت منه (اخرجه الطبرانی وابو الشیخ والحاکم
والخطیب وابن عساکر) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ برانگیختہ کریگا اللہ قیامت کے دن انبیا علیہم السلام کو دوابوں پر اور صالح نبی کو انکی اونٹنی پر تاکہ
وہ قیامت کے دن اپنی امت کے مومنین کے ساتھ موافقت کریں اور حسن اور حسین جنت کے ناقوں پر
سوار کیے جائینگے اور علی بن ابی طالب میرے ناقہ پر سوار کیے جائینگے اور میں براق پر سوار ہونگا
اور بلال اپنے ناقہ پر سوار کیے جائینگے اور اذان میں پکاریگا اور تمام مخلوق حق حق کہا

اور جب بشہادت ان محمد رسول اللہ کہیگا تمام اول و آخر کی خلایق اسکی شہادت دیگی پس جو ہے کہ بیشے قبول کرتا ہوگا اسے قبول کرونگا +

(۸) عن حذیفة قال قلت لامی ائتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب واسالہ ان یستغفر لی ولك فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی حتی صلوۃ العشاء ثم انفتل فتبعته فسمع صوتی فقال من هذا احذیفة قلت نعم قال ما حاجتك غفر اللہ لك ولامك ان هذا ملك لم ینزل الارض قط قبل هذه اللیلة استاذن ربه ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة والحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة (اخرجه الترمذی واخرجه احمد والنسائی وابن حبان والرویانی والحاکم باختلاف یسیر والطبرانی فی الکبیر) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنی والدہ سے کہا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں میں انکے ساتھ مغرب کی نماز پڑہنے جاتا ہون اور حضور نبوی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے دعائے مغفرت چاہونگا۔ پس میں خدمت میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا۔ اور حضور کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی پہر حضرت نے عشا کی نماز پڑھی اور پہر لوٹ پڑے میں نے حضرت کا اتباع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سنکر فرمایا کون ہے آیا حذیفہ ہے میں نے عرض کیا ہان آپ نے فرمایا تیری کیا حاجت ہے خدا تیری اور تیری ماں کی مغفرت کرے یہ ایک فرشتہ اس رات کے پہلے کبھی زمین پر نہیں نازل ہوا تہا۔ اس نے اپنے پروردگار سے تیرے سلام کے لیے اذن پایا ہے اور مجکو بشارت دی ہے۔ کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں +

(۹) عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ملکا لم یکن زارنی فاستاذن اللہ فی زیارتی فبشرنی ان فاطمة سیدة نساء امتی وان الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة (اخرجه ابن عساکر) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تہی خداوند تعالے نے اسے میری زیارت کا اذن دیا اس نے مجکو بشارت دی ہے کہ فاطمہ میری امت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین اہل جنت کے جوانون کے سردار ہیں۔

(۱۰) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فاطمة وعلیا والحسن والحسین فی حظیرة القدس فی قبة بیضاء سقفها عرش اللہ تعالی (اخرجه ابن عساکر) ابن عمر رضی

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہ تحقیق فاطمہ اور علی اور حسن و حسین رب العزت کی پاک درگاہ میں گنبد سفید میں ہونگے کہ جسکی سقف خدا کا عرش ہو۔

(۱۱) عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی و فاطمۃ والحسن والحسین یوم القیمۃ فی قبۃ تحت العرش (اخرجہ الدیلمی) ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور فاطمہ اور حسنین قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک قبہ میں ہونگے۔

(۱۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر رجالکم علی وخیر شبابکم الحسن والحسین وخیر نساءکم فاطمۃ (اخرجہ الخطیب و ابن عساکر فی تاریخیہما) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے سب آدمیوں میں بہتر علی ہیں۔ اور تمہارے نوجوانوں میں بہتر حسن حسین ہیں اور تمہاری عورتوں میں بہتر فاطمہ ہیں۔

(۱۳) عن ابن عمر و علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابنای ہذان الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ وابوہما خیر منہما (اخرجہ ابن ماجۃ عن ابن عمر والحاکم عنہ وعن ابن مسعود والطبرانی عن ابن الحویرث وابن عساکر عن ابن عمر و علی) عبد اللہ بن عمر اور جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور انکا باپ ان سے بہتر ہے۔

(۱۴) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید حسن وحسین قال من احبنی واحب ہذین واباہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ (اخرجہ الترمذی والدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے ماں باپ کو پیار رکھے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(۱۵) عن علی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وفاطمۃ وحسن وحسین مجتمعون ومن احبنا یوم القیامۃ فی مکان واحد ناکل ونشرب حتی یفرق بین العباد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) حضرت امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اور فاطمہ اور حسنین اور جو لوگ ہمکو دوست رکھتے ہیں ایک مکان میں مجتمع ہونگے کھاوینگے اور پیوینگے یہانتک کہ لوگ متفرق کیے جاوینگے۔ دوزخی دوزخ کے لیے۔ اور جنتی جنت کے لیے۔

(۱۵) عن انس ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال نحن ولد عبد المطلب سادات اهل الجنة انا وحمزة وعلی وجعفر والحسن والحسین والمهدی (اخرجه ابن ماجة والحاکم والدیلمی) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی ۔

(۱۶) عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول باذنی والا صمتا انا شجرة وعلی لقاحها وفاطمة حملها والحسن والحسین ثمارها ومحبوا اهل بیت ورقها وکلنا فی الجنة حقا حقا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس رضے اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے سنے ان کانوں کے ساتھ سنا ہے ورنہ دونوں بہرے ہو جائیں کہ میں درخت ہوں اور علی اسکا پیوند ہے اور فاطمہ اسکا حمل ہے اور حسن اور حسین اسکے پھل ہیں اور ہم اہل بیت کے محب اسکے اوراق ہیں بیچ ہم سب جنت میں ہونگے ۔

(۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمة انی وایاک وهذین یعنی حسنا وحسینا وهذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمة (اخرجه احمد) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ میں اور تم اور حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن ایک مکان میں ہونگے ۔

(۱۸) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا میزان العلم وعلی کفتاه والحسن والحسین خیوطه وفاطمة علاقته والائمة من امتی عموده یوزن فیه اعمال المحبین لنا والمبغضین لنا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں علم کا ترازو ہوں اور علی اسکے پلڑے ہیں اور حسنین اسکی ڈوریاں ہیں اور فاطمہ اسکا علاقہ ہے اور میری امت کے امام اسکی لکڑی ہیں کہ جس میں ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کیے جاتے ہیں ۔

(۱۹) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی رأیت علی باب الجنة مکتوبا بالذهب لا اله الا الله محمد حبیب الله علی ولی الله وفاطمة امة الله والحسن والحسین صفوة الله علی باغضیهم لعنة الله (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب شب معراج کو ہمیں سیر کرائی گئی ہمنے جنت کے دروازہ پر سونے سے لکھا ہوا پایا لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ کا ہے علی خدا کا دوست ہے فاطمہ اسکی کنیز ہے حسن و حسین برگزیدگان خدا ہیں اور انکے بغض رکھنے والوں پر خدا کی لعنت ہے ۔

فائدہ

خاندان نبوت یعنی ان ذوات مقدسہ کی شان مین چار لفظ استعمال ہوتے ہین (۱) آل (۲) اہلبیت (۳) عترت (۴) ذوالقربے جنکی نسبت تفصیل کے ساتھ بحث درج ذیل ہے ✦

آل کی تحقیق

لغت مین آل کا لفظ خاص قرابت دارون اور گھر کے لوگون کے لیے وضع ہوا ہے اور کبھی دور کے رشتہ دار بھی مراد لیے جاتے ہین۔

بعض کے نزدیک آل اصل وضع مین اہل تہا (ہ) ہا ہمزہ سے بدل گیا جیسے ہیہات اور ایایات مین ہا ہمزہ سے بدلا ہے پھر توالی ہمزتین کی وجہ سے ایک ہمزہ الف سے بدل گیا۔ اسی لیے اسکی تصغیر (اہیل) مستعمل ہے ✦

کسائی امام نحو کے نزدیک اسکی تصغیر (اویل) بھی آئی ہے ✦

اہل کا اطلاق بہ نسبت آل کے عام ہے کیونکہ محاورہ عرب مین اہل البصرہ بولا جاتا ہے نہ آل البصرہ

امام راغب مفردات مین لکھتے ہین آل اہل سے تو بنا ہے لیکن آل کی اضافت اعلام ناطقین کے ساتھ مخصوص ہے اور اسما نکرہ اور زمانہ اور مواضع کیطرف مضاف نہین ہوتا برخلاف لفظ اہل کے چنانچہ کلام عرب مین آل زید یا آل عمر مستعمل ہے نہ آل رجل اسیطرح سے آل موضع و آل قریہ اور آل زمان بھی مستعمل نہین بخلاف اسکے اہل رجل و اہل موضع اور اہل قریہ اور اہل بلدہ وغیرہ کلام عرب مین شائع و ذائع ہے ✦

ابن عرفہ کہتے ہین کہ آل سے وہ قریبی رشتہ دار مراد ہین جو کسی شخص کیطرف قرابت مین رجوع کرین اور یہ ماخوذ ہے لفظ اول سے کہ اسکے معنے رجوع کے ہین (کتاب الغریبین لابی عبید احمد بن محمد بن ابی عبید العبدی ✦

ابن درید جمہرہ مین لکھتا ہے کہ آل سے قریبی رشتہ دار مراد ہین ✦

اس بات کے متعین کرنے مین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کون ذوات مقدسہ ہین علمار کا اختلاف ہے ایک گروہ کے نزدیک ازواج مطہرات اور جناب علی مرتضے اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے آل امجاد ہین ✦

اور ایک گروہ وہ اشخاص مراد لیے ہین جنپر زکوٰۃ حرام ہے یعنے اولاد عبدالمطلب

تیسرے گروہ نے پیروان دین کو بھی آل مین داخل کیا ہے۔

اور ایک گروہ نے آل سے صرف ذات جناب علی و جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو مراد لیا ہے

امام رغب مفردات مین لکھتے ہین ویستعمل فیمن یختص بالانسان اختصاصا ذاتیا او بقرابة قریبة او بموالاة قال آل ابراهیم وآل عمران وقال ادخلوا آل فرعون اشد العذاب وقیل آل النبی اقاربه وقیل المختص به من حیث العلم وذالک ان اهل الدین ضربان ضرب مختص بالعلم المتقن والعمل المحکم فیقال لهم آل النبی وامته وضرب یختصون بالعلم علی سبیل التقلید ویقال لهم امة محمد ولا یقال لهم آل محمد وکل آل النبی امته ولیس کل امته آله یعنے اس لفظ کا استعمال اسی مین کیا جاتا ہے جو انسان کے ساتھ خصوصیت یا قرابت قریبہ رکھتا ہو یا دوستی کیوجہ سے نزدیک ہو اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم اور آل عمران کا لفظ قرآن شریف مین وارد کیا ہے اور فرمایا ہے ای آل فرعون تم سخت عذاب مین داخل ہو۔ آل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت کے قریبی رشتہ دار مراد لیے جاتے ہین اور بعض لوگ ان سے وہی مراد لیتے ہین جو علم کی حیثیت سے حضرت کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہین۔ اور ان سے مراد دیندار لوگ ہین جنکی دو قسمین ہین ایک وہ لوگ جو علم الیقین اور عمل محکم کے ساتھ مخصوص ہین۔ پس وہ لوگ آل نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی امت کہلائے جاتے ہین اور دوسرے وہ لوگ کہ بطریق تقلید علم کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہین اور وہ محض امت کہلائے جاتے ہین انپر آل کا اطلاق نہین ہوتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کل آل آپ کی امت ہے۔ اور کل امت آل نہین +

ابو عبیدہ نقل کرتے ہین کہ مینے ایک فصیح اعرابی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کہہ یا تہا را اهل مکة آل الله فعلنا ما تعنی بذلک قال الیس مسلمین والمسلمون آل الله وانما یقال آل فلان للرئیس المتبع وفی شبه مکة لانها ام القری۔ ومثل فرعون فی الضلال واتباع قومه له فعلنا له یقال لقبیلة الرجل آل فلان لا لا اهل بیته خاصة (انتہی) یعنے اہل مکہ خدا کی آل ہین مینے اس سے پوچھا کہ اس سے تیری کیا مراد ہے وہ کہنے لگا کیا یہ لوگ مسلمان نہین۔ اور مسلمان خدا کی آل ہین رچنانچہ کہا جاتا ہے کہ آل فلان کی تو اس سے اسکے متبعین مراد ہوتے ہین مکہ بھی اسی کے شبیہ ہے کیونکہ وہ ام القرے ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ فرعون کے متبعین کو گمراہی مین اسکی آل کہا گیا ہے۔ مینے کہا کیا کسی آدمی کے قبیلہ کو اسکی آل کہا جاتا ہے وہ بولا نہین بلکہ اسکے گہر کے لوگون کو خاصکر اسکی آل کہا جاتا ہے۔

اسی کی موید وہ حدیث ہے جسکو کہ امام بغوی نے شرح السنة مین لکہا ہے عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة قال الا اهدی لک هدیة سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم

فقلت بلی اھدھا الی فقال سالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الصلوۃ علیکم اھل البیت قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید (واخرجہ البخاری) عبد الرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے کہ مجھ سے کعب بن عجرہ ملے اور کہنے لگے کہ مین تجھے ایک تحفہ دون جو مینے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مینے کہا بیان فرمایئے کعب کہنے لگے ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ اہلبیت پر کسطرح سے درود بھیجنا چاہیے آپنے فرمایا کہ تم اسطرح سے پڑھا کرو کہ اے پروردگار رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جسطرح سے کہ تونے رحمت نازل کی ہے حضرت ابراہیم پر اور انکی آل پر اور برکت دے محمد اور آل محمد کو جسطرح کہ تونے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو تو ہی ہے ستودہ بزرگ +

کمال الدین بن طلحہ شافعی رح مطالب السئول مین اس حدیث کو درج کرکے لکھتے ہین فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فسر احدھما بالاخر والمفسر والمفسر بہ سواء فی المعنی فیکون الہ اھل بیتہ واھل بیتہ الہ فیتحدان فی المعنی ویکشف حقیقۃ ذلک ان اصل ال اھل (انتہی) یعنے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک کو دوسرے کے ساتھ تفسیر بیان فرمائی ہے اور مفسر اور مفسر بہ معنے مین برابر ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل آپکے اہل بیت ہین اور اہلبیت آل ہین پس یہ دونون معنے مین متحد ہین اور اسکی حقیقت کا انکشاف اس سے ہوتا ہے کہ آل اصل مین اہل ہے اس تقریر سے یہ امر تو ثابت ہوگیا کہ آل سے مراد اہل بیت ہے اب رہا یہ امر کہ آل اور اہلبیت سے کون کون ذوات مقدسہ مراد ہین پس حدیث مندرجہ ذیل اسکی تعیین کے لیے کافی ثبوت ہے +

عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ائتنی بزوجک و ابنیک فجاءت بھم فالقی علیھم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کساء ثم قال اللھم ھؤلاء ال محمد فاجعل صلوتک وبرکاتک علی ال محمد کما جعلتھا علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید (اخرجہ البیھقی) شہر بن حوشب جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا اپنے خاوند اور دونون بیٹون کو ہمارے پاس لے آو جب وہ اپنے ہمراہ لائین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر اپنی چادر اڑھا دی اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہے تو اپنی رحمت اور برکت انپر نازل کر جیسے کہ تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہے بلا شک تو ہے ستودہ اور برگزیدہ +

اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خدای پاک کی کلام مین صالح المومنین سے مراد علی
تنبیہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین قالوا المراد بصالح المؤمنین علی والمراد هو
الناصر لان المفهوم المشترك للمولى بين الله وبين جبريل وبين صالح المؤمنين ليس الا
مفسرین کہتے ہین کہ صالح المومنین سے مراد جناب علی بن ابی طالب ہین اور مولی کے معنے ناصر ہین کیونکہ اللہ
اور جبریل اور صالح المومنین کے درمیان لفظ مولی کا مفہوم مشترک ناصر کے سوا اور کچھ نہین ہے

مولی المومنین

قال صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غدیر خم کے روز جسکا مین مولا ہون
علی مولا ہے *

صواعق محرقہ مین علامہ ابن حجر اسحدیث کی بحث مین لکھتے ہین رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثون
صحابیا وان کثیرا من طرقہ صحیح او حسن یعنے اسحدیث کو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابہ
نے روایت کیا ہے ان مین اکثر روایتین صحیح اور حسن ہین اسکی مفصل بحث اگلے باب مین لکھی جائیگی *

منجز الوعد

عن ابن عباس او ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی
طالب ینجز وعدتی ویقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباسؓ یا ابن عمرؓ سے
روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب میرے وعدہ کو پورا کرنے والا اور میرے قرض
کو ادا کرنے والا ہے *

قاتل الناکثین و القاسطین و المارقین

عن جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
قولہ تعالی فاما نذہبن بک فانا منہم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین و
المارقین جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خدائے پاک کی اس آیت کی
شان نزول مین فرماتے ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اگر ہم تجھے لیجائین تو بھی ہم ان سے انتقام لینے والے
ہین یہ آیت علیؑ کے حق مین نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ میرے بعد عہد توڑنیوالون اور ظالمون اور دین سے
نکلنے والون کے ساتھ لڑیگا *

المرتضی

عن علی قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم نمشی فی طرقات المدینۃ
اذ مررنا بنخل من نخلہا فصاحت نخلۃ باخری ہذا النبی المصطفی وہذا علی المرتضی
ثم جزناہا فصاحت ثانیۃ بثالثۃ ہذا موسی واخوہ ہارون اخرجہ الخوارزمی وابن یوسف الکنجی فی

یعنے مفسرین کی ایک جماعت نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ وہ آیت سلام علی ال یاسین کی
تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد اس سے آل محمد ہے۔ کلبی علیہ الرحمۃ سے نقاش روایت کرتے ہیں کہ آل یاسین سے
آل محمد مراد ہے۔ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی یاسین کہا ہے جسطرح سے کہ حضرت یعقوب
علیہ السلام کا نام اسرائیل کہا ہے اور احمد اور محمد آپکے نام رکھے ہیں ✤

والثانیۃ فی الطہارۃ قال اللہ تعالی طٰہ ای یا طاہر ما انزلنا الیک القرآن لتشقی وقال لاہل
بیتہ ویطہرکم تطہیرا یعنے دوسرا امر کہ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو
شریک اور مساوی کیا ہے وہ طہارت ہے۔ اللہ تعالی جلشانہ فرماتا ہے طٰہ جسکے معنے یہ ہیں کہ اے طاہر
ہمنے اسلیے تیری طرف قرآن کو نازل نہیں کیا کہ تو ہلک جاوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل
بیت کے لیے فرمایا ہے کہ طاہر کریگا تمکو حق طاہر کرنے کا ✤

والثالثۃ فی الصلوٰۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وعلی الہ کما فی التشہد یعنے تیسرا امر جس میں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے۔ وہ درود شریف ہے
جیسے باب تشہد میں ہے ✤

عن کعب بن عجرۃ قال لما نزلت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما۔ قلنا یا رسول اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک وکیف نصلی علیک قال قولوا اللہم
صل علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وال ابراہیم انک حمید مجید (اخرجہ
البخاری والمسلم) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بتحقیق اللہ تعالی
اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو درود بھیجو اسپر اور سلام
بھیجو حق سلام بھیجنے کا۔ ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں آپ تعلیم فرماویں کہ ہم آپ پر کس طرح سے
درود بھیجا کریں اور کسطرح سے سلام بھیجا کریں آپنے ارشاد کیا کہ تم یوں کہا کرو اے ہمارے پروردگار
رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تو نے برکت نازل کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بیشک
تو ہی ہے ستودہ بزرگ ✤

عن ابی مسعود البدری قال اتانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادۃ
فقال لہ بشیر ابن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک فسکت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسألہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللہم صل
علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وال ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک

علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید (اخرجہ مسلم) و عند الطبرانی
فسکت حتی جاءہ الوحی فقال تقولون اللھم صل الخ ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے
پاس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے بشیر بن سعد نے
عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو اللہ تعالےٰ نے آپ پر درود پڑھنے کا حکم کیا ہے پس ہم کس طرح سے آپ پر درود پڑھا
کریں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے یہانتک کہ ہمکو خیال پیدا ہوا کہ کاش بشیر بن سعد
حضور سے نہ سوال کرتے۔ پھر آپنے ارشاد کیا کہ تم یون پڑھا کرو۔ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد اور
آل محمد پر جیسے کہ تونے رحمت نازل کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بے شک تو ہی ستودہ اور برگزیدہ ہے اے
ہمارے پروردگار برکت دے محمد اور آل محمد کو جیسے کہ تونے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو تحقیق
تو ہی ستودہ اور برگزیدہ ہے۔ یہ روایت تو مسلم کی ہے اور طبرانی نے اس حدیث کو اس طرح پر روایت کیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشیر بن سعد کے پوچھنے پر خاموش ہو گئے یہانتک کہ حضور کیطرف جناب الٰہی
سے وحی نازل ہوئی اور آپ نے ارشاد کیا کہ تم یون درود پڑھا کرو اللھم صل الخ

عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ائتینی بزوجک
وابنیک فجاءت بھم فالقی علیھم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کساءً کان تحتی خیبریا اصبناہ من
خیبر ثم قال اللھم ھؤلاء آل محمد فاجعل صلوتک وبرکاتک علیٰ محمد کما جعلتھا علیٰ ابراہیم
وآل ابراہیم انک حمید مجید (اخرجہ البیھقی) شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ جناب ام المومنین ام سلمہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا
میرے پاس اپنے شوہر اور دونون بیٹون کو بلا لاؤ وہ انکو اپنے ہمراہ لائین آپنے ایک کپڑا جو مجھے خیبر مین ملا
تھا اور میرے پاس تھا انپر ڈالدیا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہین پس تو اپنی رحمت اور
برکتین انپر نازل فرما جسطرح سے کہ تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہین اور تو ہے ستودہ اور برگزیدہ

عن عمر رضی اللہ عنہ قال انہ لا یکون الصلوٰۃ الا بقراءۃ وتشھد وصلوٰۃ علی النبی وآلہ (نقلہ
حافظ ابن حجر فی عمل الیوم واللیلۃ) جناب عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نماز نہین ہوتی مگر ساتھ قرات
کے اور تشہد کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود پڑھنے کے

عن ابن مسعود قال لا صلوٰۃ لمن لم یصل فیھا علی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (رواہ ابن عبد البر) عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس شخص نے تشہد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر درود
نہ پڑھا اسکی نماز نہین ہوئی

عن الشعبی قال من لم یصل علی النبی و آلہ فی التشہد فلیعد صلوتہ (اخرجہ البیہقی) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جس نے تشہد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر درود نہ پڑہا اسکو چاہیے کہ نماز کا اعادہ کرنے +

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصلوا علی الصلوۃ البتراء قالوا وما الصلوۃ البتراء یا رسول اللہ قال تقولون اللہم صل علی محمد وتمسکون بل قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد (جواہر العقدین لجلال الدین السمہودی الشافعی وینابیع) جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعا مروی ہے کہ آپنے فرمایا مجہپر تم درود ناقص نہ پڑہا کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول آپ ناقص درود کیا ہے اپنے فرمایا کہ تم لوگ کہا کرتے ہو کہ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد پر اور پہر تم خاموش ہو جاتے ہو بلکہ یوں کہا کرو کہ اے پروردگار رحمت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر وقد قال الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ ؎

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم	فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم	من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ

(جواہر العقدین للسمہودی) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اے اہل بیت رسول اللہ تمہاری محبت کو خدانے فرض کیا ہے اور قرآن شریف اسکے لیے نازل کیا ہے تمہارے مرتبہ کی بڑائی کے لیے یہی کافی ہے کہ جو شخص تمپر درود نہ پڑہے اسکی نماز نہیں ہوتی -

والرابعۃ تحریم الصدقۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لمحمد ولا لآل محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنے چوتہا امر کہ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ صدقہ کا حرام ہونا ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ محمد اور آل محمد پر حلال نہیں +

عن الحسین بن علی قال انا آل محمد لا تحل لنا الصدقۃ (جواہر العقدین للسمہودی الشافعی) جناب حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں ہمپر صدقہ حلال نہیں +

عن ابی ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحہا ثم قال اما شعرت ان لا تحل لنا الصدقۃ (اخرجہ المسلم والبخاری) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب حسن علیہ السلام نے ایک پہل صدقہ کے پہلوں میں سے

لیکر اپنے منہ میں ڈال لیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کخ کخ کیا تاکہ وہ ڈالدیں پھر فرمایا تو نہیں جانتا کہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ⁕

(والخامسة) المحبة قال الله تعالى فاتبعوني يحببكم الله وقال لاهل بيته قل لا اسالكم عليه اجرا الا المودة فى القربى (نقله السمهودى) یعنے پانچواں امر کہ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ محبت ہے اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہدے یا رسول اللہ اتباع کرو میرا تم کو اللہ دوست رکھیگا۔ اور حضرت کے اہل بیت کی نسبت فرمایا ہے کہ یا محمد کہدے نہیں مانگتا میں اسپر اجر مگر دوستی قریبیونکی ⁕

احادیث فضائل آل علیہم السلام

(۱) عن الاعمش عن ابى وائل قال قرات مصحف عبد الله بن مسعود ان الله اصطفى آدم ونوحا وآل ابراهيم وآل عمران وآل محمد على العالمين (تفسير ثعلبى) اعمش ابی وائل سے ناقل ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ میںنے عبد اللہ بن مسعود کے قرآن شریف میں اس آیت کو اسطرح پر پڑھا ہے کہ خدانے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران اور آل محمد کو سب جہان سے برگزیدہ کیا ہے ⁕

عن سلمان قال انزلوا آل محمد بمنزلة الراس من الجسد وعلى بمنزلة العين من الراس فان الجسد لا يهتدى الا بالراس وان الراس لا يهتدى الا بالعين (اخرجه الطبرانى) نقل ہے سلمان سے روایت ہے جان لو آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم بمنزلہ سر کے ہے بدن سے اور جناب علی بمنزلہ آنکھ کے سر سے پس تحقیق بدن نہیں رستہ پاتا مگر ساتھ سر کے اور سر نہیں رستہ دیکھتا مگر ساتھ آنکھ کے ⁕

(۲) (فى تفسير قوله تعالى اهدنا الصراط المستقيم قال مسلم بن حبان سمعت ابا بريدة يقول صراط محمد وآله (تفسير ثعلبى معالم التنزيل) اور اللہ تعالی کے قول میں کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دکھا ہم کو راہ سیدھی مسلم بن حبان کہتے ہیں کہ میںنے ابو بریدہ سے سنا ہے کہ کہتے تھے کہ صراط مستقیم سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کی راہ ہے ⁕

(۳) عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حب آل محمد يوما خير من عبادة سنة ومن مات عليه دخل الجنة (اخرجه الديلمى) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول پاک صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ نے ارشاد فرمایا کہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایکدن کا محبت کرنا ایک برس کی عبادت کے برابر ہے۔ اور جو شخص اسپر مرا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۴) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلی علی محمد وعلی آل محمد مائة مرة قضی اللہ لہ مائة حاجة (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام بیان فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر سو دفعہ درود پڑہتا ہے خداتعالی اسکی سو حاجتین پوری کرتا ہے*

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا قام علی قدمیہ بین الرکن والمقام وصام وصلی ثم لقی اللہ تعالی مبغضا لآل محمد دخل النار (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن والدہ روایت کرتے ہین کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی مابین رکن ومقام اپنے دونو قدمو پر کہڑا ہوکر روزہ رکہے اور نماز پڑہتا رہے پہر خدا سے جاملے درانحالیکہ وہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکہتا ہو تو وہ دوزخ مین داخل ہوگا*

(۶) عن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات شہیدا الا ومن مات علی حب آل محمد مات مغفورا الا ومن مات علی حب آل محمد زف الی الجنة کما تزف العروس الی بیت زوجہا۔ الا ومن مات علی حب آل محمد فتح اللہ من قبرہ بابان من الجنة الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ زوار قبرہ ملائکة الرحمة الا ومن مات علی حب آل محمد جاء یوم القیمة مکتوب بین عینیہ آیة من رحمة اللہ الا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافرا۔ الا ومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحة الجنة (رواہ الثعلبی) عبداللہ بجلی کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ شہید مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ مغفور مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ جنت کی طرف خرامان ہوگا جیسکہ دولہن اپنے دولہا کے گہر کی طرف خرامان ہوتی ہے۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ قیامت کے دن آئیگا اسکی پیشانی پر اللہ کی رحمت کی آیت لکہی ہوی ہوگی اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ کافر مریگا۔ اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ جنت کی بو تک نہین سونگہے گا۔

(۷) عن مجاہد عن ابن عباس قال لما خلق اللہ عزوجل آدم ونفخ فیہ من روحہ عطس فالہمہ اللہ الحمد للہ رب العالمین فقال لہ ربہ یرحمک ربک فلما سجد لہ الملائکة تداخلہ العجب فقال یارب خلقت خلقا ہو احب الیک منی فلم یجب ثم قال الثانی فلم یجب ثم قال الثالثة فلم یجب ثم قال الرابعة فقال اللہ عزوجل لہ نعم ولولاہم ما خلقتک فقال یارب ارنیہم فاوحی اللہ

عزوجل الملائکة الحجب ارفعوا الحجب فلما رفعت اذا آدم بخمسة اشباح قدام العرش فقال یا رب من هؤلاء قال یا آدم هذا نبیی وهذا علی امیر المؤمنین وهذا فاطمة بنت نبیی وهذان الحسن والحسین ابنا علی وولد نبیی ثم قال هم اولی ففرح بذلک فلما اقترف الخطیئة قال یا رب اسألک بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی و فاطمة والحسن والحسین لما غفرت لی فغفر اللہ له فهذا قال اللہ تبارک وتعالی فتلقی آدم من ربه کلمات فتاب علیه فلما اهبط الی الارض صاغ خاتما فنقش علیه محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویکنی آدم بابی محمد واخرجه ابو الفتح محمد بن علی بن ابراهیم النطنزی فی خصائص العلویة) مجاہد ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انکے قالب میں اپنی روح کو ڈالا تو حضرت آدم چھینک کر الہام ربانی سے خدا کا شکر بجا لائے۔ خدا نے یرحمک اللہ کا جواب دیا پھر جب فرشتوں نے حضرت آدم کو سجدہ کیا تو حضرت آدم نے بوجہ عجب خدا سے عرض کیا۔ کہ کیا کوئی مخلوق تو نے مجھ سے زیادہ محبوب پیدا کی ہے جناب الٰہی سے اسکا جواب نہ ملا پھر دوبارہ عرض کیا تب بھی جواب نہ ملا اسیطرح تیسری مرتبہ پوچھا۔ اور جواب نہ پایا چوتھی دفعہ کے استفسار پر ارشاد ہوا ہاں اگر ہم انکو نہ پیدا کرتے تو تجھے بھی نہ پیدا کرتے۔ آدم نے عرض کیا اے پروردگار وہ اشخاص مجھے دکھا کہ کون ہیں۔ خدا تعالی نے عرش کے پردہ دار فرشتوں کو پردہ اٹھانیکا حکم دیا۔ جب انہوں نے پردہ اٹھایا تو عرش کے سامنے پانچ صورتیں نظر پڑیں آدم نے کہا اے پروردگار یہ کون بزرگ ہیں باری تعالی نے ارشاد کیا۔ یہ میرا نبی ہے اور یہ امیر المومنین علی ہے اور یہ میرے نبی کی بیٹی فاطمہ ہے اور یہ حسن وحسین علی کے دونو بیٹے ہیں اور یہی سب سے پہلے پیدا ہوئے ہیں آدم کو انکے دیکھنے سے خوشی ہوئی پس جب آدم سے لغزش سرزد ہوئی تو آدم نے کہا اے میرے پروردگار میں ان پنجتن پاک کو وسیلہ گردان کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری خطا سے درگذر فرما پس خدا نے حضرت آدم کو بخشدیا پس یہی وہ حدیث ہے جسکا اللہ نے قرآن میں ذکر کیا ہے (پس سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے چند کلمے اور توبہ کی انکی [illegible]ت) پھر جب آدم زمین پر اتارے گئے تو انہوں نے ایک انگوٹھی بنا کر اسپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش کندہ کیا اور حضرت آدم کی کنیت ابو محمد ہو گئی۔

اہل بیت کی تحقیق

ازروے لغت اہل الرجل وہ لوگ ہیں جو اسکے ساتھ ایک گھر یا ایک نسب میں شریک ہوں اور الامین دونو سے قائم مقام اسکی دین یا صنعت اور شہر کے لوگ بھی اسکے اہل کہلاتے (دیکھو مفردات امام راغب) اس امر کے متعین کرنے میں کہ اہل بیت نبوی کون کون ذوات مقدسہ ہیں متقدمین نے اختلاف کیا ہے۔ امام

مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بنی ہاشم مراد ہیں۔ بعض نے بنی قصی اور بعض نے تمام قریش کو شامل کیا ہے۔
زید بن ارقم کے نزدیک صرف بنی عبد المطلب ہیں۔ سعید بن جبیر کے نزدیک ازواج مطہرات اور اولاد اہل
بیت ہیں۔ مقاتل اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک اور ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ
رضی اللہ عنہما کے نزدیک صرف اہل عبا مراد ہیں اور آیت تطہیر انہیں کی شان میں نازل ہوئی ہے
اور قتادہ وغیرہ تابعین بھی اسی کے قائل ہیں +

متاخرین نے ان مختلف اقوال میں ایک گونہ تطبیق پیدا کی ہے کہ بیت دو قسم کے ہیں (بیت النسب)
(بیت سکنے) (بیت ولادت) (۱) بنی ہاشم اور اولاد عبد المطلب اہل بیت النسب ہیں۔

(۲) ازواج مطہرات اہل بیت سکنی ہیں +

(۳) اولاد امجاد اہل بیت ولادت ہیں +

اہل عبا بسبب ازدیاد فضل انہیں چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔ اور باوجود ضمیر جمع مذکر کے ازواج کا اہل بیت
سے خارج کرنا سیاق آیت کے مخالف ہے کیونکہ آیات سابق و لاحق میں انہیں کیطرف خطاب ہے۔ اور
ضمیر جمع مذکر تغلیب کیوجہ سے ہے کیونکہ رجال (یعنے جناب علی و حسنین) ان میں داخل ہیں لیکن
زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج کو اہل بیت میں داخل نہیں کیا عن زید بن حیان
قال انطلقت انا وحصین بن سبرۃ وعمران بن حصین الی زید بن ارقم فلما جلسنا قال له حصین
لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعت منه وغزوت معه
وصلیت خلفه حدثنا یا زید ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابن اخی لقد
کبرت سنی وقدم عهدی ونسیت بعض الذی کنت اعی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فما حدثتکم فاقبلوا وما لا فلا تکلفونیه ثم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما خطیبا
بماء یدعی خما بین مکة والمدینة فحمد اللہ واثنی علیه ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایها الناس
فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ
فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا به فحث ورغب فیه ثم قال واهل بیتی
اذکرکم اللہ فی اهل بیتی فقال حصین یا زید الیس نساءه من اهل بیته فقال لا وایم اللہ
ان المرأة تکون مع الرجل العصر من الدهر ثم یطلقها فترجع الی ابیها وقومها اهل بیته
اصله وعصبته الذین حرموا الصدقة بعده (اخرجه المسلم) زید بن حیان کہتے ہیں
میں اور حصین بن سبرہ اور عمران بن حصین زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب ہم

انکے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید آپ نے بہت نیکی حاصل کی ہے کہ آپنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے اور ان کی احادیث کو سنا ہے اور جنکی صحبت میں غزوات کیے ہیں اور آپکے پیچھے نماز
پڑھی ہے جو کچھ کہ آپنے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو ہم سے بھی بیان کریں زید کہنے لگے
اے میرے بھتیجے میری عمر بہت ہو گئی ہے اور زمانہ میرا پرانا ہو گیا ہے بعض باتیں کہ میں نے جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں اور مجھے یاد تھیں میں انکو بھول گیا ہوں پس جو کچھ کہ میں تمہیں
بتاؤں اسے قبول کرو اور جو کچھ کہ میں نہ کہوں اسمیں مت کلام کرو پھر زید کہنے لگے کہ ہم میں ایک روز
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چشمہ کے کنارے جسے خم کہتے ہیں درمیان مکہ اور مدینہ کے
خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے پس خداوند تعالی کی حمد و ثنا اور وعظ و نصیحت بیان فرمائی اور فرمایا اما بعد
اے لوگو میں بھی ایک بشر ہوں اب گمان ہے کہ میرے پاس میرے اللہ کا قاصد آئیگا پس میں اسے مان لونگا
اور میں تم لوگوں میں دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک تو خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور
نور ہے پس تم خدا کی کتاب کو لے لو اور اسکے متمسک ہو جاؤ پس جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے لوگوں کو برانگیختہ کیا اور اسکی رغبت دلائی پھر فرمایا دوسری چیز اہل بیت ہے میں تمکو
اپنے اہل بیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں پس حصین نے کہا اے زید آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہیں زید نے کہا نہیں خدا کی قسم ہے عورت مرد کے
ساتھ بہت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہے پھر اسکو وہ طلاق دیدیتا ہے پس وہ عورت اپنے باپ اور قوم
کی طرف رجوع کرتی ہے۔ آپکے اہل بیت آپکی اصل اور خویش ہیں جنپر آپکے بعد صدقہ حرام ہے
اس حدیث کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں (ومن اهل بيته نساؤه قال لا) هذا
دليل لابطال قول من قال هم قريش كلها فقد كان في نسائه قرشيات وهن عائشة وحفصة وام سلمة
وسودة وام حبيبة رضي الله تعالى عنهن) یعنی حصین ابن سبرہ کے اس سوال پر کہ آیا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہیں زید بن ارقم کا یہ کہنا کہ نہیں۔
یہ لکھنا دلیل ہے اس قوم کے باطل کرنے کے لیے کہ جو شخص کہ کہتا ہے کہ تمام قریش آپ کی اہلبیت
تھا کیونکہ آپکی بیبیوں میں قریشی عورتیں بھی تھیں اور وہ جناب ام المومنین عائشہ و بلقیہ اور
جناب حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ ہیں۔ رضی اللہ تعالی عنہن
اور جناب ام المومنین ام سلمہ کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

آیۃ التطہیر

(١) عن ام سلمة قالت ان هذه الاٰية نزلت فی بیتی انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا وانا جالسة عند الباب فی البیت رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعلی وفاطمة وحسن وحسین فجللهم بکساء وقال اللهم هؤلاء اهل بیتی وحامتی اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا قالت ام سلمة وانا معهم یا رسول الله قال انک علی الخیر (اخرجه المسلم والترمذی والدولابی والبیهقی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی (جسکا ترجمہ یہ ہے) سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ لیجائے تم سے پلیدی کو اے اہل بیت اور پاک کرے تمکو پاک کرنا میں دروازہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور گھر کے اندر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام تشریف رکھتے تھے پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر کپڑا اڑھا دیا اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہیں ان سے پلیدی کو لیجا اور پاک کردے اُن کو پاک کرنا۔ جناب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی انہیں میں سے ہوں آپنے فرمایا تو خیر پر ہے

(٢) عن ام سلمة قالت بینما رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی بیتی یوما اذ قالت الخادمة ان علیا وفاطمة بالسدة قالت فقال لی قومی فتنحی عن اهل بیتی قالت فقمت فتنحیت من البیت قریبا فدخل علی وفاطمة والحسن والحسین وهما صبیان صغیران فاخذ الصبیین فضمهما واجلسهما فی حجره فقبلهما واعتنق علیا باحدی یدیه وفاطمة بید الاخری فقبل فاطمة وعلیا فاغدف علیهم خمیصة سوداء فقال اللهم الیک لا الی النار انا واهل بیتی قالت قلت وانا یا رسول الله فقال وانت علی مکانک (اخرجه احمد والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف رکھتے تھے کہ خادمہ نے عرض کیا کہ جناب علی اور سیدہ دروازہ پر ہیں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اوٹھ اور میرے اہل بیت سے ایک طرف ہو جا ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں اٹھکر گھر سے قریب ایک طرف کو ہو گئی پس جناب علی اور فاطمہ اور حسنین گھر میں داخل ہو گئے اور حسنین اسوقت چھوٹے لڑکے تھے پس دونوں لڑکوں کے بازو پکڑ کر انکو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور اُنکو بوسہ دیا۔ اور جناب علی کی گردن میں ایک ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے جناب فاطمہ کو پکڑا۔ اور ان دونوں کو بھی بوسہ دیا۔ اور انپر سیاہ کمل اڑھا دیا اور فرمایا اے رب پروردگار میں تیرے سپرد کرتا ہوں نہ دوزخ کی میں اپنے آپکو اور اپنے اہل بیت کو۔ ام سلمہ کہتی ہیں مینے عرض کیا یا رسول

اللہ اور میں بھی فرمایا تو اپنے مکان پر ہے۔

(۳) عن عمر ابن ابی سلمہ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال نزلت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمہ فدعا النبی صلے اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمہ وحسنا وحسینا فجللھم بکساء ثم قال اللھم ھولاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمہ وانا معھم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک (اخرجہ البیھقی والحاکم) عمر ابن ابی سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیب یعنی جناب ام المومنین ام سلمہ کی بیٹے سے روایت ہے کہ انما یرید اللہ الخ کی آیت جناب ام سلمہ کے گھر نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی ور سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلوایا اور انکو کپڑا اوڑھا کر فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے پلیدی کو دور کر اور پاک کر انکو پورا پاک کرنا۔ ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں آپنے فرمایا تو اپنی جگہہ پر ہے +

(۴) عن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمہ فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ مسلم والترمذی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور ایک سیاہ بالوں کی ایک گلیم منقش تھی پس حسن تشریف لائے آپنے انکو اسمیں لے لیا پھر حسین تشریف لائے وہ بھی انکے ساتھ داخل ہوگئے پھر جناب فاطمہ تشریف لائیں انکو بھی حضرت نے داخل کر لیا پھر جناب علی تشریف لائے انکو بھی حضرت نے داخل کر کے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کہ ای اہل بیت تمسے پلیدی کو دور کرے اور پاک کرے تم کو پورا پاک کرنا۔

(۵) عن واثلہ بن الاسقع قال اتیت فاطمہ اسئلھا عن علی فقالت توجہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلست انتظرہ اذا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اقبل ومعہ علی والحسن والحسین فاخذ بید کل واحد منھم حتی دخل الحجرۃ فاجلس الحسن علی فخذہ الیمنی والحسین فخذہ الیسری وجلس علی وفاطمہ بین یدیہ ثم لف علیھم الکساء ثم قرا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد والبو حاتم والحاکم والبیھقی والدیلمی) واثلہ بن الاسقع کہتے ہیں کہ میں جناب سیدہ علیہا السلام کی خدمت میں اس غرض سے گیا کہ جناب علی کے بارے میں اون سے کچھ پوچھوں وہ فرمانے لگیں کہ جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تشریف لے گئے ہیں میں ان کے انتظار میں وہاں بیٹھ گیا ناگاہ میں حضور تشریف لائے اور حضور کے ساتھ جناب علی اور حسنین بھی تھے پس آپنے ان میں سے

کفایۃ الطالب) جناب امیر سے روایت ہے کہ ایکدفعہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے بعض کوچون مین جارہا تھا ناگاہ ہم ایک نخلستان مین سے ہو کر گذرے۔ ایک نخل دوسرے سے پکار کر کہنے لگا یہ نبی مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ علی المرتضے ہین پھر ہم آگے نکل گئے پھر ایک دوسرا نخل تیسرے سے کہنے لگا یہ موسی ہین اور انکا بھائی ہارون ہے +

الشاہد

عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول ما من رجل من قریش الا وقد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسألنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک هل تقرأ سورة هود ثم قرأ افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاهد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاهد منہ (اخرجہ ابن مردویہ وفقیہ ابن المغازلی وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) عباد بن عبد اللہ الاسدی کہتے ہین مینے جناب امیر کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قریش مین سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جسکے حق مین ایک یا دو آیتین نازل ہوئی ہون ایک شخص نے پوچھا آپکے شان مین کونسی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیر غصہ ہو کر فرمانے لگے اگر تو سب کے سامنے نہ پوچھتا تو مین ہرگز تجھے نہ بتاتا۔ افسوس ہے تونے سورہ ہود مین نہین پڑھا افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاهد منہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من ربہ مین اور یتلوہ شاهد منہ مین ہون +

الشہید

عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وهو یقول بابی الوحید الشہید (اخرجہ ابو یعلی فی مسندہ وابن حجر فی الصواعق) ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ علی کو بغل مین لیے ہوئے ہین اور انکو چوم رہے ہین اور فرماتے ہین میرا باپ قربان ہو یہ وحید ہے اور شہید ہے +

الراکع

عن مجاهد عن ابن عباس فی قولہ تعالی وارکعوا مع الراکعین نزلت فی علی خاصۃ لانہ اول من رکع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص وابو نعیم وفقیہ ابن المغازلی فی المناقب وتذکرۃ خواص الامۃ) مجاهد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ وارکعوا مع الراکعین مین جناب امیر مراد ہین کیونکہ وہی سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع مین شریک ہوئے ہین +

الساجد

عن موسی بن جعفر عن آبائہ علیہ وعلیہم السلام فی قولہ تعالی تراهم رکعا سجدا انہا نزلت فی علی (اخرجہ فقیہ ابو الحسن ابن المغازلی) جناب امام موسی کاظم اپنے آبای کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے ہین کہ آیۃ تراهم رکعا سجدا جناب امیر کی شان مین نازل ہوئی ہے +

الصفی

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت صفیی وامینی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام روایت فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمانے لگے تو

پھر ایک کا ہاتھ پکڑ کر حجرہ میں داخل ہو گئے پس جناب حسن کو اپنے داہنی ران پر بٹھایا اور جناب حسین کو بائیں پر اور جناب علی اور سیدہ علیہما السلام کو اپنی سامنے بٹھایا۔ اور انکو اوپر کپڑا لپیٹا دیا اور یہ آیت کو پڑھا کہ سوائے اسکے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اے اہل بیت پلیدی کو تم سے دور کرے اور پاک کرے تمکو پورا پاک کرنا۔

(٦) عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان يمر بباب فاطمة ستة اشهر اذا خرج الى صلوة الفجر يقول الصلوة يا اهل البيت انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا۔ (اخرجه احمد والترمذی) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ مہینے تک جناب سیدہ علیہا السلام کے دروازے پر سے گذرتے جبکہ نماز صبح کے لیے گھر سے باہر تشریف لاتے اور فرماتے الصلوۃ یا اہل البیت اور یہ آیت تطہیر پڑھتے۔

(٧) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم تسعة اشهر فكان اذا اصبح اتى على باب فاطمة وهو يقول اهل البيت يرحمكم الله انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا (اخرجه احمد) ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں رہا جب صبح ہوتی تو جناب فاطمہ کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے کہ اے اہل بیت تم پر اللہ رحم کرے اور یہ آیت تطہیر پڑھتے۔

(٨) عن الحسن بن علی قال فی خطبة نحن اهل البيت الذی قال الله سبحانه فينا انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا (اخرجه ابن سعد) جناب امام حسن علیہ السلام نے ایک دفعہ خطبہ میں ارشاد کیا کہ ہم ہیں اہل بیت جنکی شان میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سوائے اسکے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے اور پاک کرے تمکو پورا پاک کرنا۔

(٩) عن ابی سعيد فی قوله تعالى انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا قال انها نزلت فی خمسة النبی وعلی وفاطمة والحسن والحسين۔ (اخرجه احمد فی مسنده وابن جرير الطبری مرفوعا والطبرانی والثعلبی فی تفسيره وهذا الحديث حسن على راى اكثر العلماء وقد صححه بعضهم) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت تطہیر پنج تن پاک کے شان میں نازل ہوئی اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مرفوع کرکے اور طبرانی نے معجم کبیر میں اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے اور بعض نے

اکثر علماء کے نزدیک حسن ہے اور بعض نے اسکی صحت بھی بیان کی ہے۔

(۱۰) وذهب ابوسعید الخدری رضی الله تعالی عنه وجماعة من التابعین منهم مجاهد وقتادة وغیرهما الی انهم علی وفاطمة والحسن والحسین (تفسیر معالم التنزیل) یعنے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ اور تابعین میں سے ایک جماعت کہ جن میں سے مجاہد اور قتادہ وغیرہما ہیں انکا یہ مذہب ہے کہ آیت تطہیر میں علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام ہی مراد ہیں

(۱۱) عن علی قال نحن اهل البیت قد اذهب الله عزوجل عنا الفواحش ما ظهر منها وما بطن (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمیں وہ اہل بیت ہیں جنسے کہ خدا عزوجل نے برائیں ظاہر وباطن کی دور کی ہیں۔

آیت مباہلہ

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الاية فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هؤلاء اهل بیتی (اخرجه مسلم والترمذی والنسائی) سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی کہ پس کہہ دی یارسول اللہ نصاری کو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اے خدا یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(۲) عن جابر بن عبدالله قال انفسنا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمة (رواه الحاکم فی المستدرک) جابر ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ انفسنا سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی مراد ہیں اور ابناءنا سے جناب حسنین اور نساءنا سے حضرت سیدہ رضی اللہ تعالی عنہا۔

(۳) عن ابن عباس قال ان رهطا من نجران قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا ما شانک تذکر صاحبنا قال من هو قالوا عیسی تزعم انه عبدالله قال اجل قالوا فهل رایت مثل عیسی او انبئت به ثم خرجوا من عنده فجاءه جبرائیل فقال له قل لهم اذا اتوک ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم

وفی روایۃ ان واحدًا منہم قال لہ المسیح ابن اللہ الرب وقال اٰخر المسیح ہو اللہ لانہ احیا الموتیٰ واخبر عن الغیوب وابرأ الاکمہ والابرص ویخلق من الطین طیرا وتزعم انہ عبد فقال صلے اللہ علیہ وسلم ہو عبد اللہ وکلمتہ القاہا الیٰ مریم فغضبوا فقالوا انما نحن نریدان تقول ہو اللہ قالوا ان کنت صادقًا فارنا عبدا للہ یحیی الموتیٰ ویبرئ الاکمہ والابرص یخلق من الطین طیرًا فینفخ فیہ فیطیر فسکت عنہم فنزل الوحی بقولہ تعالیٰ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم وقولہ تعالیٰ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل اٰدم وقولہ تعالیٰ فمن حاجک من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ثم قال لہم ان اللہ امرنی ان لم تنقادوا للاسلام اباہلکم ثم انہم وعدوا الی الغد ولما اصبح صلی اللہ علیہ وسلم اقبل ومعہ حسن وحسین وفاطمۃ وعلی وعند ذلک فقال لہم اسقفہم انی لاری وجوہا لو سألوا اللہ ان یزیل لہم جبلا لازالہ فلا تباہلوا فتہلکوا۔ ولا یبقی علی وجہ الارض نصرانی فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باہلک (خرجہ ابوحاتم نقلت من سیرۃ الحلبیہ) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ نجران کا ایک گروہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین اکر کہنے لگا آپ ہمارے صاحب کو کیا کہتے ہین آپنے فرمایا وہکون ہے وہ بولے کہ عیسیٰ جنکی نسبت آپ یہ گمان کرتے ہین کہ وہ خدا کا بندہ ہے آپنے ارشاد کیا کہ ہمارا گمان بجا ہے وہ کہنے لگے آپنے عیسیٰ جیسا کوئی دیکھا ہے یا آپکو ویسے کی خبر لگی ہے۔ یہ کہکر وہ آپکے پاس سے چلے گئے۔ پس جبرئیل آپ کے پاس تشریف لائے اور کہا جب وہ آئین تو آپ اُن سے کہدین کہ خدا کے نزدیک عیسیٰ بعینہ آدم کی مثال رکھتے تھے۔ اور ایک روایت مین اس طرح سے ہے۔ کہ گروہ نجران مین سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ مسیح خدا کے بیٹے ہین اُنکا کوئی باپ نہین اُنکے ساتھ والے دوسرے شخص نے کہا بلکہ وہ خود خدا تھے کیونکہ وہ مردے کو زندہ کرتے تھے اور غیب کی خبرین دیتے تھے اندھے اور کوڑہی کو اچھا کرتے تھے اور مٹی سے جانور بناتے تھے اور آپ اُنکو بندہ خیال کرتے ہین۔ حضرتؐ نے فرمایا وہ خدا کے بندے اور اُس کا پاک کلمہ تھے جو مریم کی طرف القا ہوا تھا وہ غصے ہوگئے اور کہنے لگے ہم نہین راضی ہون گے جب تک آپ یہ نہ کہین کہ وہ خدا تھے سو اگر آپ صادق ہین تو آپ ہمین کوئی ایسا خدا کا بندہ بتاوین کہ جو مردے کو زندہ کرے اور اندھے اور کوڑہی کو اچھا کرے اور مٹی سے جانور بنائے اور اُن مین پھونکے اور وہ اڑجا مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہوگئے۔ پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہتے ہین کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مسیح

ابن مریم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ بعینہ مثل آدم کے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جو شخص کہ تجھ سے جھگڑے اسکے بعد کہ تجھے علم آگیا ہے پس کہہ دے کہ آؤ ہم بلالیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔ پھر آپ نے گروہ نصاریٰ سے کہا کہ اگر تم اسلام کے منقاد نہیں ہوگے تو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے مباہلہ کروں پھر انہوں نے دوسرے دن کا وعدہ کیا جب صبح کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب حسنین اور علی اور فاطمہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر تشریف لائے اسقف نے کہا میں انکے ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر خدا سے یہ مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاوے تو ضرور ٹل جائیگا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہیں رہیگا۔ پس اسقف نے کہا کہ ہم مباہلہ نہیں کرتے ؛

اہل بیت کا مخزن حکمت ہونا

عن حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن قضاء قضاہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اہل البیت (اخرجہ احمد) حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب فرما کر کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے ؛

اہل بیت کا مفاتیح رحمت اور موضع رسالت اور معدن حلم ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحن اہل البیت مفاتیح الرحمۃ وموضع الرسالۃ ومعدن الحلم (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت رحمت کی کنجیاں اور رسالت کا مقام اور علم کی کان ہیں۔

اہل بیت کا امت کے لیے امان ہونا

عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاہل السماء واہل بیتی امان لامتی (اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابو یعلی فی مسانیدہم وابو عمرو الغفاری والطبرانی فی الکبیر)

فی مسند سلمہ بن الاکوع (سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہیں)۔

(۲) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاہل السماء واہل بیتی امان لاہل الارض فاذا ہلک اہل بیتی جاء اہل الارض من الآیات ما کانوا یوعدون (اخرجہ ابن المظفر) انس بن مالک کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت اہل زمین کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت ہلاک ہو جائیں گے اہل زمین کو وہ نشانات پیش آئینگے جنکا کہ ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاہل السماء فاذا ذہبت النجوم ذہب اہل السماء واہل بیتی امان لاہل الارض فاذا ذہب اہل بیتی ذہب اہل الارض (اخرجہ احمد فی المناقب ومسندہ والحاکم فی المستدرک وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی المعجم الکبیر والسیوطی فی احیاء المیت۔ وصاحب نوادر الاصول) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان والے بھی جاتے رہیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت کے لوگ جاتے رہیں گے تو زمین والے بھی جاتے رہیں گے۔

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاہل الارض من الغرق واہل بیتی امان لامتی من الاختلاف فاذا خالفتہا قبیلۃ من العرب فصاروا حزب ابلیس (اخرجہ الحاکم) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے زمین والوں کے لیے غرق سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے اختلاف سے امان ہے جبکہ عرب کا کوئی قبیلہ اسکا مخالف ہو جائیگا تو اس قبیلہ کے لوگ شیطان کا گروہ بن جائینگے۔

اہل بیت کا مثل باب حطہ بنی اسرائیل ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابی ذر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اہل بیتی فیکم کمثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ (اخرجہ الدیلمی عن کلیہما والحاکم فی تاریخہ وابو یعلی وسماک والبزار وابو الحسن المغازلی عن ابن ذر والطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی ذر

(وفی الصغیر والاوسط عن ابی سعید الخدری) ابن عباس اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اہل بیت تم لوگوں میں ایسے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل میں توبہ کا دروازہ جو شخص کہ اسمیں داخل ہوا وہ بخشا گیا۔

اہل بیت کا مثل سفینہ نوح ہونا

عن حبیش بن المعتمر قال رأیت اباذر اخذ بعضادتی باب الکعبۃ وھو یقول من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح فی قومہ من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق (اخرجہ الحاکم فی تاریخہ وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر والاوسط وسماک بن الحرب فی البزار وابو الحسن المغازلی) حبیش بن المعتمر کہتے ہیں میں نے ابوذر غفاری کو خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ پکڑے ہوئے دیکھا وہ کہہ رہے تھے جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہوا اور جس نے نہ پہچانا ہو پہچان لے میں ابوذر غفاری ہوں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل ہیں جو انکی قوم کے لیے تھی جو شخص اسپر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا۔

(۲) عن ابی فدانہ قال ھو اخذ بباب الکعبۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا ھلک (اخرجہ احمد فی مسندہ والحریری فی تاریخہ) ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ وہ کعبہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل ہیں جو اسپر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو مخالف ہوا ہلاک ہوا۔

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ والبزار فی المسند) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا نجات یاب ہوا جو مخالف ہوا ہلاک ہوا۔

(۴) عن سلمۃ بن الاکوع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ

نوح علیہ السلام کی کشتی جو اسپر سوار ہوا نجات یاب ہوا۔

(۵) عن عبد اللہ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا سلم ومن ترکہا غرق (اخرجہ البزار فی مسندہ) عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا سلامت رہا جس نے اسے ترک کیا غرق ہوا۔

(۶) عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وانما مثل اہل بیتی فیکم کمثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ (اخرجہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوا اس کے نہیں کہ تم میں میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا۔ اور سوا اسکے نہیں کہ تم میں میرے اہل بیت دروازہ توبہ کی مانند ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا جو اسمیں داخل ہوا بخشا گیا۔

اہل بیت کے ساتھ دوسرں کا قیاس نہیں ہو سکتا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اہل البیت لا یقاس بنا احد (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اہل بیت میں ہمارے ساتھ کسیکا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) عن علی قال علی المنبر نحن اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقاس بنا احد (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے منبر پر فرمایا کہ ہم ہیں اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے ساتھ کسی کا قیاس نہیں ہو سکتا۔

اہل بیت کے سوا کسی مرد یا عورت کا جنب یا حیض کیحالت میں مسجد نبوی میں داخل نہ ہونا

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل

حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واهل بیتہ علی وفاطمۃ والحسن والحسین (اخرجہ البیہقی والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرمایا کہ میری مسجد حیض والی عورت اور جنب والے مرد پر حرام ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام پر ÷

قیامت کے دن سب سے اول اہلبیت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من اشفع امتی یوم القیمۃ اہل بیتی ثم الاقرب من القریش ثم الانصار ثم من امن بی من الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا ھو افضل (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے اول جسکی کہ میں شفاعت کرونگا وہ میرے اہل بیت ہیں پھر قریش میں سے قریبی رشتہ دار پھر انصار پھر یمن والے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں پھر تمام عرب پھر تمام عجم کے باشندے اور جسکی میں پہلے شفاعت کرونگا وہی افضل ہوگا ÷

اہل بیت کا سب سے اول جنت میں داخل ہونا

(۱) عن علی قال شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احد الناس فقال لی اما ترضی ان تکون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وازواجنا عن ایماننا (اخرجہ الثعلبی واحمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام نے روایت کی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک آدمی سے شکایت کی آپؐ نے مجھے فرمایا کہ تو نہیں راضی ہوتا کہ ان چاروں میں سے تو چوتھا ہو جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے وہ میں اور تو اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری بیبیاں ہمارے دائیں بائیں ہونگی ÷

(۲) عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذریتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ وہ چار شخص جو سب سے اول جنت میں داخل ہونگے وہ میں ہوں اور تو ہے اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری اولاد ہمارے پس پشت ہوگی اور ان کے پیچھے ہماری بیبیاں

ہونگی اور ہمارے گروہ کے لوگ ہمارے داہنے بائیں ہونگے +

(۳) عن ابن عمر قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع المہاجرین والانصار الا من کان فی المدینۃ اذ اقبل علی یمشی وھو متغضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغضبہ فقد اغضبنی فلما جلس قال مالک یا علی قال اذانی بنو اعمک قال یا علی اما ترضی ان تکون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذراریناً واشیاعنا عن ایماننا وشمائلنا۔ اخرجہ احمد فی المناقب وابو سعید عبد الملک فی شرف النبوۃ عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر تھا۔ اور تمام مہاجر اور انصار بھی موجود تھے مگر وہ لوگ کہ لشکر مین تھے کہ ناگہان جناب علی بن ابیطالب پیادہ پا تشریف لائے اور وہ بیچین ہو گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسکو خفا کیا مجھے خفا کیا جب جناب علی بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے علی تجھے کیا ہوا ہے انہون نے عرض کیا حضور کے بنی عم نے مجھے ستایا ہے حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تو چوتھا شخص ان چارون کا ہو جو سب سے پہلے جنت مین داخل ہونگے۔ مین اور تو اور حسن اور حسین اور ہماری اولاد اور دوست ہمارے داہنے بائیں ہونگے +

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد الحوض اہل بیتی ومن احبہم من امتی۔ اخرجہ الدیلمی والملا فی سیرتہ۔ جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول وہ لوگ کہ حوض پر وارد ہونگے میرے اہل بیت ہین اور میری امت کے وہ لوگ جو انہین دوست رکھین گے +

جنت مین اہلبیت نبوی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درجہ مین ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لفاطمۃ انی وایاک وھذین یعنی حسنا وحسینا وھذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمۃ۔ اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار۔ جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ مین اور تو اور یہ دونون بیٹے حسن و حسین اور یہ سونیوالا یعنی علی قیامت کے روز ایک مکان مین ہونگے +

اہلبیت کا قطعا دوزخ پر حرام ہونا

قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ نقل القرطبی عن ابن عباس انہ قال رضی محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یدخل احد من اہل بیتہ فی النار (اخرجہ الثعلبی والقرطبی فی تفسیرہ وابن جریر فی تفسیرہ والسیوطی فی احیاء المیت) اللہ تعالیٰ کی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ البتہ عنقریب تیرا رب تجھے دیگا پس تو راضی ہو جائیگا) قرطبی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم راضی کیسے گئے ہیں کہ نہیں داخل کیا جائیگا آپ کے اہل بیت میں سے کوئی ایک شخص آگ میں

(۲) عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت ربی ان لا یدخل النار احدا من اہل بیتی فاعطانی ذلک (اخرجہ ابو سعید عبد الملک الواعظ فی شرف النبوۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرتہ) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو ایک کو وہ آگ میں نہ ڈالے پس خدا نے میری دعا کو قبول کیا

اہل بیت کا غیر معذب ہونا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی ربی فی اہل بیتی ان لا یعذبہم (اخرجہ الحاکم) انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے میرے اہل بیت کی نسبت وعدہ کیا ہے کہ انہیں عذاب نہیں کریگا۔

اہل بیت کا شفیع امت ہونا

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعاء خمسۃ القرآن والرحم والامانۃ ونبیکم واہل بیت نبیکم (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شفاعت کرنیوالے پانچ ہیں قرآن اور رحم اور امانت اور تمہارا نبی اور تمہارے نبی کے اہل بیت

اہل بیت کی محبت کا سات جگہ پر کام آنا

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب اہل بیتی نافع فی سبع مواطن اہوالہن عظیمۃ عند الوفات وعند القبر وعند النشور وعند الکتاب وعند الحساب وعند المیزان وعند

یا علی تم میرے برگزیدہ اور امین ہو +

الامین

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع یا ابا برزۃ ... امینی غدا یوم القیامۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ ای ابو برزہ کل قیامت کے روز علی میرا امانت دار ہوگا +

باب حطہ

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی باب حطۃ[1] من دخلہ کان مومنا ومن خرجہ کان کافرا (اخرجہ الدارقطنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی توبہ کا دروازہ ہے جو شخص کہ اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکل گیا وہ کافر ہے +

مثیل ہارون

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی (اخرجہ المسلم وغیرہ) جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے +

نفس الرسول

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ہذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الخ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء اہل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرہم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ کہ پس کہدو آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں۔ نازل ہوئی تو حضرت نے جناب علی اور سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلا کر کہا ای میرے پروردگار یہ ہیں میرے اہل بیت +

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال انفسنا محمد و علی وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور ابناءنا سے حسنین علیہما السلام اور نساءنا سے جناب سیدہ مراد ہیں +

(۳) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوۃ ذات السلاسل وکنت اظن لیس احد احب الی رسول اللہ صلی

---

[1] مراد اس سے یہ قول ہے تعالی وقولوا حطۃ ای حط عنا اوزارنا وہی کلمۃ امر بہا بنو اسرائیل لو قالوا لحطت اوزارہم یعنی خدا کی ایک کلمہ ہے کہ حطہ کہو یعنی ہمارے بوجھ کو کم کر دے یہ ایک خاص کلمہ تھا جس کے کہنے کا بنو اسرائیل کو حکم ہوا تھا اگر وہ اس کلمہ کو کہتے تو انکا بوجھ کم ہو جاتا +

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی محبت سات مقام میں نفع رسان ہے جنکے خوف بھاری ہیں وفات کے وقت قبر میں۔ اٹھنے کے وقت حساب کتاب کے مقام پر میزان کے قریب اور صراط کے پاس +

مسلمانوں پر اہل بیت کی اطاعت کا فرض ہونا

عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض طاعتی وطاعة اہل بیتی علی الناس خاصة وعلی الخلق عامة قیل یا رسول اللہ فما الناس وما الخلق قال الناس اہل مکة والخلق ماخلق اللہ من ذی روح (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے میری اور میرے اہل بیت کی اطاعت کو لوگوں پر خصوصا اور خلقت پر عام طور سے فرض کیا ہے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ لوگ کون ہیں اور خلقت کیا ہے۔ آپنے ارشاد کیا لوگ اہل مکہ ہیں اور خلقت جو کہ خدا نے ذی روح پیدا کیے ہیں +

اہل بیت کے محب کا جنتی ہونا

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید الحسن والحسین وقال من احبنی واحب ہذین واباہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمة (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو کوئی مجھے اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے ماں باپ کو محبت رکھیگا قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا +

اہل بیت کے دشمن کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اہلی واحبوا علیا من ابغض احدا من اہل بیتی فقد حرم علیہ شفاعتی (اخرجہ احمد فی المناقب) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل کو اور علی کو پیار کرو جس نے کہ میرے اہل بیت میں سے کسی ایک سے بغض رکھا بتحقیق اسپر میری شفاعت حرام ہوگئی +

اہل بیت کے دشمن پر جنت کا حرام ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم الجنۃ علی من ظلم اہل بیتی اوقاتلھم اواغار علیھم اوسبھم (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ تعالے نے جنت کو حرام کر دیا ہے اس شخص پر جو کہ میرے اہل بیت پر ظلم کرے یا انسے لڑے یا انکو لوٹے یا انکو برا کہے +

اہل بیت کے دشمن کا دوزخی ہونا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لایبغضنا اہل البیت احد الا اکبہ اللہ فی النار (اخرجہ الحاکم وابن حبان وروایۃ الاخری عند الحاکم الا ادخلہ اللہ النار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات پاک کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم اہل بیت سے کوئی بغض نہ رکھیگا مگر اسکو اللہ تعالے آگ میں ڈالیگا اور حاکم اور امام احمد کے نزدیک دوسری روایت میں یون ہے کہ مگر خدا اسکو آگ میں ڈالے گا +

اہل بیت کے دشمنون پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دعاء بد کرنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارزق من یبغضنی و یبغض اہل بیتی کثرۃ المال والعیال کفاھم بذالک غیا ان یکثر مالھم فیطول حسابھم وان یکثر عیالھم فتکثر شیاطینھم (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے میرے پروردگار جو مجھسے اور میرے اہل بیت سے بغض کرین انکو مال اور عیال کثرت سے نصیب کر اور ان دونو کو انکی گمراہی کیلیے کافی گردان تاکہ انکا مال بہت ہو پس ان کا حساب طول پکڑے اور انکا عیال بہت سا ہو پس انکے شیاطین اور بڑہین +

حدیث انی تارک فیکم الثقلین کا بیان

عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی وانھما لن یتفرقا حتی یردا علی (اخرجہ الطبرانی فی مسند زید بن ثابت وفی روایۃ انی تارک فیکم خلیفتین) زید بن ثابت سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین تم مین

دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں خدا کی کتاب اور میری عترت وہ دونوں ایک دوسرے سے نہیں جدا ہونگے جب تک کہ میرے پاس نہ آئیں اور ایک روایت میں ہے کہ میں دو خلیفے چھوڑے دیتا ہوں ۰

(۲) عن زید بن ارقم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایھا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فانا اجیب انی تارک فیکم الثقلین اولھم کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی (اخرجہ احمد و مسلم والترمذی والحاکم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ ایک دن ایک پانی کے کنارے جسے خم کہا جاتا تھا جو مابین مکہ اور مدینہ کے واقع ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے پس خدا کی صفت وثنا بیان کی اور وعظ وتذکیر کے بعد فرمایا اے لوگو میں بھی آدمی ہوں گمان کیا جاتا ہے کہ میرے پاس خدا کا پیغام پہونچا نیوالا آیگا اور میں اسکی اجابت کرنے والا ہوں میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑنیوالا ہوں اول خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس تم خدا کی کتاب کو لیلو اور اس سے تمسک کرو۔ پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی کتاب پر لوگوں کو برانگیختہ کیا اور رغبت دلائی پھر فرمایا میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہوں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہوں ۰

(۳) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اوشک ان ادعی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین اما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی وان اللطیف الخبیر اخبرنی انھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (اخرجہ احمد والطبرانی وابو یعلی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ میں پکارا جاونگا اور میں اجابت کرونگا اور میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑنیوالا ہوں اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے ایک دراز رسی اتری ہے اور دوسری میرے خویش اہل بیت ہیں مجھے مہربانی والے خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ یہ دونو ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں

(۴) عن جابر بن عبد اللہ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم العرفۃ وھو علی ناقۃ

العضباء یخطب فسمعته یقول یا ایها الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا بعدی کتاب الله
وعترتی اهل بیتی (اخرجه الترمذی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے عرفہ کے دن
جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ناقہ عضباء پر سوار دیکھا کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے ہین اور مینے سنا
کہ آپ کہتے ہین کہ مینے اپنے بعد تم مین دو چیزین چھوڑی ہین اگر تمنے انکو پکڑا تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے
وہ اللہ کی کتاب اور میرے خویش اہلبیت ہین +

(۴) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم خلیفتین کتاب اللہ عز وجل
حبل ممدود ما بین السماء والارض وعترتی اهل بیتی وانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجه
احمد فی مسنده والطبرانی) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول ثقلین صلوات اللہ وسلامہ
علیہ فرماتے ہین کہ مین تم مین دو خلیفے چھوڑنیوالا ہون اللہ عز وجل کی کتاب جو ایک دراز رسی درمیان آسمان
اور زمین کے ہے اور میرے خویش اہل بیت اور بیشک یہ دونون ہرگز ایک دوسرے سے نہین جدا ہونگے جب
تک کہ حوض پر وارد نہ ہون +

(۵) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا کتاب الله سببه
بیده وسببه بایدیکم واهل بیتی (اخرجه اسحاق بن راهویه فی مسنده) جناب امیر علیہ السلام سے مروی
ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق مینے تم مین وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تمنے اسکو
پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ ایک تو اللہ کی کتاب ہے جسکا ایک سرا خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا تمہارے
ہاتھون مین ہے۔ اور میرے اہل بیت ہین۔

(۶) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انی مخلف فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا کتاب
الله عز وجل طرفه بید الله وطرفه بایدیکم وعترتی اهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (رواه
البزار والدولابی) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ مین تم مین وہ چیز چھوڑنیوالا ہون کہ اگر تم نے اسکو پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ اللہ عز وجل
کی کتاب ہے کہ انکا ایک طرف خدا کے ہاتھ مین اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھ مین ہے اور میرے خویش
اہل بیت ہین۔ اور ہرگز یہ دونون نہین جدا ہونگے جبتک کہ حوض پر نہین اترینگے +

(۷) عن ابی ذر انه اخذ بحلقة باب الکعبة فقال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول انی تارک
فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی
فیهما (اخرجه الترمذی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کعبہ کے دروازہ کا حلقہ پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے

کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین تم مین دو بہاری چیزین چھوڑنیوالا ہون کتاب اللہ اور میری عترت پس بتحقیق وہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون پس دیکھو تم ان دونو سے میرے پیچھے کیا برتاؤ کرتے ہو۔

(۸) عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم مصدرہ عن حجۃ الوداع قام خطیبا بالناس بالهاجرۃ فقال ایها الناس انی ترکت فیکم الثقلین الثقل الاکبر والثقل الاصغر فاما الثقل الاکبر فبید اللہ طرفه والطرف الآخر بایدیکم وهو کتاب اللہ ان تمسکتم به لن تضلوا ابدا واما الثقل الاصغر فعترتی اهل بیتی ان اللہ هو الخبیر اخبرنی انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض (اخرجه ابن عقدۃ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹ کر غدیر خم پر نازل ہوئے تو لوگون کو دوپہر کے وقت خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مینے تم مین دو بہاری چیزین چھوڑی ہین ایک ثقل اکبر اور ایک ثقل اصغر پس ثقل اکبر ایک طرف اسکا خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا طرف اس کا تمہارے ہاتھ مین اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو ہرگز ابد تک نہین گمراہ ہوگے اور ثقل اصغر پس میرے خویش اہل بیت ہین بتحقیق اللہ تعالے نے کہ وہ خبر دینے والا ہے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونو ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہون۔

(۹) عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی خلفت فیکم اثنین ان تمسکتم بهما لن تضلوا بعدی ابدا کتاب اللہ ونسبی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض (اخرجه البزار) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین تم مین دو چیزین چھوڑتا ہون اگر تم نے ان دونون کے ساتھ تمسک کیا تو ابد تک گمراہ نہ ہوگے اللہ کی کتاب اور میری نسب اور ہرگز یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون ٭

(۱۰) عن ام هانی بنت ابی طالب قالت نفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ حتی اذا کان بغدیر خم امر بدوحات فقممن ثم قام خطیبا بالهاجرۃ ثم قال اما بعد ایها الناس فانی اوشک ان ادعی فاجیب وقد ترکت فیکم ما لن تضلوا بعدہ ابدا کتاب اللہ طرفه بید اللہ وطرفه بایدیکم وعترتی اهل بیتی اذکرکم اللہ فی اهل بیتی الا انه لن یفترقا حتی یردا علی الحوض (اخرجه البزار) ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج سے واپس ہوکر غدیر خم پر پہونچے دو درختون کے نیچے جھاڑو دینے کا حکم دیا۔ پھر دوپہر کو خطبہ پڑھنے

کے لیئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں گمان کرتا ہوں کہ میں بلایا جاؤنگا اور میں منظور کرونگا اور میں تم میں
وہ چیز چھوڑتا ہوں کہ جسکے ساتھ متمسک رہنے سے تم ابد تک گمراہ نہیں ہوگے وہ اللہ کی کتاب ہے کہ جس کا ایک
طرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھوں میں ہے اور میرے خویش اہلبیت ہیں میں
تمہیں اپنے اہلبیت کی نسبت خدا سے ڈرواتا ہوں شان یہ ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا
نہیں ہونگے جبتک کہ حوض پر وارد نہ ہوں ۔

(۱۱) عن ام سلمة قالت اخذ رسول الله صلے الله علیه وسلم بید علی بغدیر خم فرفعها حتی رأینا بیاض
ابطه فقال من کنت مولاه فعلی مولاه ثم قال ایها الناس انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله و
عترتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجه ابن عقدة) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
منقول ہے کہ مقام غدیر خم میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر یہانتک بلند کیا کہ
ہمنے آپ کی بغل کی سفیدی کو مشاہدہ کیا ۔ اور فرمایا جسکا کہ میں مولا تہا اسکا علی مولا ہے ۔ پہر فرمایا ای
لوگو میں تم میں دو بہاری چیزیں پیچھے چھوڑنیوالا ہوں اللہ کی کتاب اور اپنی عترت اور یہ دونوں ہرگز ایک
دوسرے سے جدا نہیں ہونیوالے جبتک کہ حوض پر وارد نہ ہوں ۔

(۱۲) عن عامر بن ابی لیلی بن ضمرة وحذیفة بن اسید وزید بن ارقم قالوا لما صدر رسول الله صلی
الله علیه وسلم من حجة الوداع ولم یحج غیرها حتی کان بالجحفة نهی اصحابه عن سمرات بالبطحاء
متقاربات لا تنزلوا تحتهن حتی اذا نزل القوم واخذوا منازلهم سواهن ارسل الیهن فقم ما
تحتهن من الشوك وعمد الیهن فصلی تحتهن ثم قام فقال ایها الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر
انه لن یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیه من قبله وانی لاظن ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم
مسئولون هل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول قد بلغت وجاهدت ونصحت فجزاك الله خیرا
فقال الستم تشهدون ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان جنته حق وان ناره
حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشهد قال ایها الناس الا تسمعون الا فان الله مولای
وانا اولی بکم من انفسکم الا من کنت مولاه فهذا مولاه واخذ بید علی فرفعها حتی عرفه
القوم اجمعون قال اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ثم قال ایها الناس انا فرطکم
وانکم واردون علی الحوض حوضی ما بین بصری وصنعاء فیه عدد نجوم السماء قدحان هلا و
انی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیهما حتی تلقونی قالوا وما
الثقلان یا رسول الله قال الثقل الاکبر کتاب الله طرفه بید الله وطرفه بایدیکم فاستمسکوا به لا

تضلوا بعدہما لا تنالوا والثقل الاصغر عترتی فانی قد نبانی اللطیف الخبیر ان لا یفترقا حتی یلقیانی وسالت ذلک ربی لہم ذلک فاعطانی فلا تسبقوا بہم فتہلکوا ولا تعلموہم فہم اعلم منکم (اخرجہ ابن عقدۃ وابو موسی المدینی والطبرانی فی الکبیر) عامر بن ابی لیلے بن حمزہ اور حذیفہ بن اسید اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم ناقل ہین جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے تشریف لائی اور اس حج کے بعد آپنے پھر کوئی حج نہین کیا۔ اور جحفہ مین فروکش ہوئے اپنے دو ستون کو منع کیا کہ زمین مین غار دار درختون کے جھنڈ کے نیچے اترنے سے منع کیا جب لوگ اپنی اپنی فرودگاہون مین فروکش ہوئے ان درختون کو برابر کرایا اور انکے نیچے سے کانٹون کو جھاڑو دلائے اور انکے نیچے نماز ادا کی پھر فرمایا اے لوگو مجھے مہربان خبر دینے والے خدا نے خبر دی ہے کہ کسی نبی نے عمر نہین پائی مگر اپنے سے پہلے نبی گذرے ہوئے کی عمر سے آدہی۔ اور مین گمان کرتا ہون کہ مین بلایا جاؤنگا پس مین خدا کی دعوت کو مان لونگا۔ اور مین پوچھا جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤگے کہ آیا مینے خدا کا پیغام پہونچا دیا پس تم کیا کہنے والے ہو سبنے عرض کیا کہ ہم کہینگے کہ آپ نے پہونچا دیا اور نہایت کوشش کی اور نصیحت بیان فرمائی سو اللہ تعالی آپکو جزا دے۔ فرمایا آیا تم نہین گواہی دیتے ہو کہ نہین ہے کوئی موجود سوا خدا کے اور بے شک محمد اسکا بندہ اور رسول ہو اور تحقیق جنت اور دوزخ حق ہو اور موت کے بعد جی اٹھنا حق ہے لوگون نے عرض کیا ہان ہم گواہی دیتے ہین۔ فرمایا اے لوگو تم نہین سنتے کہ پروردگار میرا مولا ہے اور مین تمہاری جانون سے بہتر ہون پس جسکا کہ مولا مین ہون یہ اسکا مولا ہے حضرت نے علی کا ہاتھ پکڑ کر یہانتک بلند کیا کہ ساری قوم نے انکو دیکھ لیا پھر فرمایا اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے پھر فرمایا اے لوگو مین تمہارے آگے جانیوالا ہون اور تحقیق تم حوض پر وارد ہونے والے ہو جسکا کہ عرض میری آنکھون کے سامنے سے صنعا تک ہے اور اس مین آسمان کے ستارون کی تعداد کے موافق پیالے ہین بے شک جبکہ تم میرے پاس آؤنگے تو مین تمکو تمہاری چیزون سے پوچھنے والا ہون۔ پس دیکھو کہ تم کیا میرے پیچھے کرتے رہتے ہو یہانتک کہ تم مجھ سے ملو۔ لوگون نے عرض کیا۔ وہ دو بہاری چیزین کیا ہین فرمایا وہ جو بڑی بہاری چیز ہے خدا کی کتاب ہے اسکا ایک طرف خدا کے ہاتھ مین ہو اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھون مین ہے پس تم اسی سے تمسک اختیار کرو اور گمراہ نہین ہوگے اور اسکو مت بدلو اور وہ جو چھوٹی چیز بہاری ہے میری عترت ہے پس مہربان خبر دینے والے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جب تک کہ مجھ سے ملین گے اور یہ بات مینے

خدا سے طلب کی ہے پس اسنے مجھے عطا فرمائی ہے پس تم میری عترت پر سبقت مت کرو کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور انکو مت سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں ﴿

(۱۳) عن ابی الطفیل ان علیا قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال انشد الله من شهد یوم غدیر خم الا قام ولم یقم رجل یقول انبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناه ووعا قلبه فقام سبعة عشر رجل منهم خزیمة بن ثابت وسهل بن سعد وعدی بن حاتم الطائی وعقبة بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو لیلا وابو الهیثم وابو سعید الخدری وشریح الخزاعی وابو قدامة الانصاری ورجال من قریش فقال علی هاتوا ما سمعتم فقالوا نشهد انا اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع حتی اذا کان الظهر خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر بشجرات فشذبن فالقا علیهن ثوبه ثم نادی الصلوة فخرجنا فصلینا ثم قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللهم اشهد ثلاث مرات فقال انی اوشك ان ادعی فاجیب انی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا ان دماءکم واموالکم حرام کحرمة یومکم هذا وحرمة شهرکم هذا اوصیکم بالنساء واوصیکم بالجار واوصیکم بالممالیك واوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایها الناس انی تارك فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل بیتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلك اللطیف الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه فقال صدقتم وانا علی ذلك من الشاهدین (اخرجه ابن عقدة) ابو الطفیل رضی الله عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے کھڑے ہو کر خطبہ بیان فرمایا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ میں اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جو غدیر خم کے دن موجود تھا اور وہ کھڑا ہو جائے اور وہ شخص کھڑا نہ ہو جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا یہ کہے کہ یہ بات مجھ تک پہونچی ہے۔ مگر وہ شخص کہ جس کے کانوں نے سنا ہو اور دل نے یاد رکھا ہو۔ پس سترہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے ان میں خزیمہ بن ثابت اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم طائی اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب انصاری اور ابو لیلی اور ابو الہیثم ابن التیہان اور ابو سعید خدری اور شریح الخزاعی اور ابو قدامہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہم اور قریش میں سے چند نفر بھی تھے جناب امیر علیہ السلام نے کہا بیان کرو تم نے کیا سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سے لوٹے جب ظہر کا وقت ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے اور درختوں کے نیچے سے جھاڑنے کا حکم دیا اور ان پر اپنے کپڑے ڈالدیئے پھر نماز کے لیئے لوگوں کو پکارا ہم اپنے اپنے

خیمون سے باہر نکلے اور نماز ادا کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے اور خدائے پاک کی صفت اور ثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو تم کیا کہنے والے ہو۔ لوگون نے عرض کیا آپ نے خدا کا پیغام پہونچا دیا آپ نے تین دفعہ فرمایا اے میرے خدا گواہ رہیو۔ پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ مین پکارا جاؤنگا اور خدا کی دعوت کو منظور کرونگا۔ مین بھی پوچھا جانیوالا ہون اور تم بھی پوچھے جاؤ گے۔ تمہارا خون اور تمہارا مال حرام ہوگیا ہے مثل تمہارے حج کے دن کی حرمت کی اور اس تمہارے مہینے کی حرمت کی مین تمہین عورتون کے لیئے اور ہمسایون کے لیئے اور غلامون کے لیئے عدل اور احسان کی وصیت کرتا ہون۔ پھر فرمایا اے لوگو مین تم مین دو بھاری چیزین چھوڑنیوالا ہون۔ اللہ کی کتاب اور میرے خویش اہلبیت پس یہ دونون جب تک حوض پر وارد نہ ہون ہرگز ایکدوسرے سے نہین جدا ہونگے مجھکو خدائے مہربان خبر دینے والے نے یہ خبر دی ہے پھر علی کا ہاتھ پکڑکر فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے جناب علی علیہ السلام فرمانے لگے تم لوگون نے سچ کہا ہے اور مین بھی اسپر گواہ ہون ◆

(۱۴) عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضه الذی قبض فیه وقد امتلات الحجرة من اصحابه ایها الناس یوشك ان اقبض قبضا سریعا فینطلق وقد قدمت الیکم القول معذرة الیکم انی مخلف فیکم الثقلین کتاب ربی عز وجل وعترتی اهل بیتی ثم اخذ بید علی فقال هذا مع القرآن والقرآن مع علی لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض فاسالهما ما خلفتم فیهما (اخرجه ابن عقدہ) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض مین کہ جس مین حضور انتقال فرما گئے فرمایا اور اسوقت صحابہ سے حجرہ بھرا ہوا تھا کہ اے لوگو گمان کیا جاتا ہے کہ مین بہت جلدی انتقال کرنیوالا ہون اور مینے عذر کے ساتھ بات تمہین سنادی ہے مین تم مین دو بھاری چیزین چھوڑنیوالا ہون۔ اپنے رب بزرگ و برتر کی کتاب اور اپنے خویش اہلبیت پھر علی کا ہاتھ پکڑکر فرمایا یہ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن اسکے ساتھ ہے یہ دونو جبتک کہ حوض پر نہ پہونچین ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے ◆

(۱۵) عن محمد بن عبد الرحمن بن خلاد وکان من رهط جابر بن عبد اللہ حیث اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی و الفضل بن عباس فی مرض وفاته قال فخرج یعتمد علیهما حتی جلس علی المنبر وعلیه عصابة فحمد اللہ واثنی علیه ثم قال اما بعد ایها الناس فما ذا تستنکرون من موت نبیکم الم ینع الیکم نفسه وتنع الیکم انفسکم ام هل خلد احد من بعث قبل فیخلد الیهم

فاخلف بیکم فانی لاحق بربی وقد ترکت فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا ابداً کتاب اللہ بین ایدیکم تقرؤنہ صباحا ومساء فیہ ما تلقون وما تدعون لا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا اخوانا کما امرکم اللہ الا ثم اوصیکم بعترتی اہل بیتی ۔ اخرجہ السید ابو الحسین یحییٰ ابن الحسن فی کتاب اخبار المدینۃ) روایت ہے محمد بن عبد الرحمن بن خلاد سے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے گرد ہم سب تھے جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اور فضل بن عباسؓ کا ہاتھ پکڑ کر مرض وفات میں حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور ان دونوں پر تکیہ کیے ہوئے تھے ۔ یہاں تک کہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور حضور کے سر اقدس پر اسوقت دستار مبارک بندھی تھی ۔ پس خدا کی صفت و ثنا کی بعد فرمایا اے لوگو تم اپنے غلاموں کے ہونے سے کیا راضی ہو گے کیا راضی نہیں ہوتے ہو کہ آیا تمہاری جانوں جیسی اسکی جان نہیں ہے اور تمہاری جانیں اسکی جان جیسی نہیں ۔ آیا جو لوگ مجھ سے پہلے آیا ہے ۔ اور جو لوگ کہ رسالت کے ساتھ مبعوث ہوئے ان میں کوئی ہمیشہ رہا ہے ۔ کہ میں تم میں ہمیشہ رہوں ۔ پس میں اپنے رب کے ساتھ ملنے والا ہوں میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں کہ اگر تم نے اسکے ساتھ تمسک کیا تو تم میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے وہ خدا کی کتاب ہے کہ تم اسے صبح و شام پڑھتے ہو اس میں وہ امور ہیں جو تمہیں پیش آئیں گے ۔ اور جنکا تمکو وعدہ دیا گیا ہے ۔ پس آپس میں مت جھگڑو اور نہ حسد کرو اور نہ دشمنی کرو جیسے کہ خدا نے تمکو حکم کیا ہے آپس کے بھائی بنجاؤ پھر میں تمکو اپنے خویش اہلبیت کی نسبت وصیت کرتا ہوں ۔

(۱۶) عن ابن عمر قال اخر ما تکلم بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اخلفونی فی اہل بیتی (طبرانی)
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ تم میرے اہل بیت کے ساتھ میرے بعد حسن سلوک سے پیش آؤ ۔

احادیث متفرقہ اہل بیت کے فضائل میں

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت ہذہ الآیۃ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب قال ذاک من احب اللہ ورسولہ واحب اہل بیتی صادقا غیر کاذب (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسکا ترجمہ ہے کہ خدا کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو خدا تعالے اور اسکے رسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت رکھتا ہو ۔ نہ جھوٹی ۔

(۲) عن علی قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغضبا حتی استوی علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم

اللہ علیہ وسلم منی فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ فقلت انی لست اسالک عن النساء قال ابوھا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصۃ قلت لست اسالک عن النساء قال ابوھا۔ قلت یا رسول اللہ فاین علی فالتفت الی اصحابہ فقال انظروا الی ھذا یسالنی عن النفس (اخرجہ ابن النجار) عمرو ابن العاص ناقل ہے کہ جب مین غزوہ ذات السلاسل کی فتح سے واپس آیا میرا گمان تہا کہ حضرت کو مجہ سے زیادہ کوئی محبوب نہ ہوگا مین اسی زعم سے حضرت سے پوچہنے لگا یا رسول اللہ سب سے کون زیادہ آپ کو محبوب ہے حضرت نے فرمایا عائشہ۔ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت نہین عرض کرتا آپنے فرمایا اسکا باپ مینے عرض کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضور کو کون زیادہ محبوب ہے فرمایا حفصہ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت تو پوچہتا ہی نہین آپنے فرمایا اسکا باپ عمر رضی اللہ عنہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ علی کہان گئے حضرت اپنے صحابہ کی طرف ملتفت ہوکر فرمانے لگے اس شخص کو دیکہو کہ میری جان کی نسبت مجہ سے پوچہتا ہے ✤

(۴) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلہا فقال انشدکم باللہ ھل منکم احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم ومن جعلہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ وابناءہ ابناءہ غیری فقالوا اللھم لا۔ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ شوری کے روز جناب امیر علیہ السلام نے بغرض اتمام حجت اہل شوری سے فرمایا مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون کہ میرے سوا تم مین کوئی ایسا شخص موجود ہے جو رشتہ مین حضرت کا قریبی ہو اور کسی شخص کی جان کو آپنے اپنی جان قرار دیا ہو۔ اور کسی کے بیٹون کو اپنے بیٹے بنایا ہو۔ سبنے کہا بخدا آپکے سوا کوئی نہین ✤

سیف اللہ

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا علی بن ابی طالب ھذا سیف اللہ المسلول علی اعداءہ (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ علی بن ابیطالب خدا کی برہنہ شمشیر ہے خدا کے دشمنون پر ✤

(۲) عن جابر قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض حیطان المدینۃ وید علی فی یدہ فمررنا بنخل فصاح النخل ھذا محمد سید الانبیاء وھذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ المطہرین ثم مررنا بنخل فصاح النخل ھذا محمد رسول اللہ وھذا علی سیف اللہ فالتفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فقال لہ سمہ الصیحانی فسمی من ذلک الیوم صیحانی فکان ھذا سبب تسمیتہ ھذا النوع بذلک (اخرجہ السمہودی فی خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت مین مدینہ کی ایک دیوار کے نیچے گذر رہا تہا اور حضرت نے علی کا ہاتہ پکڑا ہوا تہا ناگاہ ایک نخل کے پاس ہوکر گذرے وہ نخل چلا کر کہنے لگا

قال ما بال رجال یؤذوننی فی اهل بیتی والذی نفسی بیده لا یؤمن عبد حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب
ذوی قرابتی (اخرجه ابن حبان) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہایت غصہ میں دولت خانہ سے باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر بعد خدا پاک کی صفت وثنا بیان فرما
کر کہا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے اہل بیت کی نسبت مجھکو ایذا دیتے ہیں اس ذات پاک کی قسم ہے
کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی بندہ تب تک ایمان نہیں لائیگا جب تک مجھ سے محبت
نہیں کریگا۔ اور مجھ سے محبت نہیں کریگا جب تک کہ میری ذریت سے محبت نہیں کریگا ●

(۳) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیرکم خیرکم لاهلی من بعدی (اخرجه الحاکم
وابو یعلی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ تم میں نیک وہ ہے جو میرے اہل کے ساتھ میرے بعد نیک ہو ●

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احبوا الله لما یغذوکم من نعمه واحبونی
لحب الله واحبوا اهل بیتی لحبی (اخرجه الترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا سے محبت کرو اس چیز کی وجہ سے کہ تمکو اپنی نعمتوں
سے کھلاتا ہے اور مجھ سے خدا کے لیے محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے لیے محبت کرو۔

(۵) عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحبنا اهل البیت الا مومن تقی ولا یبغضنا
الا منافق شقی (اخرجه الملا فی سیرته) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت کو نہیں دوست رکھیگا مگر مومن متقی اور نہیں دشمن رکھیگا
مگر منافق بدبخت ●

(۶) عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ابغض اهل البیت فهو منافق
(اخرجه احمد فی المناقب) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اہل بیت سے بغض رکھیگا وہ منافق ہے ●

(۷) عن ابی بکر الصدیق ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من حفظنی فی اهل بیتی فقد اتخذ عند الله عهدا
(اخرجه ابو سعد والملا فی سیرته) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے اہل بیت کی حفاظت کریگا میں نے اسکے لیے خدای
تعالے سے عہد لیا ہے ●

(۸) عن ابی بکر الصدیق قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم استوصوا باهل بیتی فانی اخاصمکم

خصمہ عادا ومن اکن خصمہ وخصمہ اللہ ومن خصمہ اللہ دخل النار (اخرجہ ابو سعد فی الملاء) ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نیکی کرو میرے اہل بیت
کے ساتھ میں بیشک انکے بدلے کل تم سے جھگڑونگا اور جس سے کہ میں جھگڑنے والا ہونگا اس سے اللہ تعالیٰ
جھگڑیگا۔ اور جس سے اللہ تعالیٰ جھگڑیگا وہ آگ میں گھسیگا۔

(۹) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذی فی اہلی فقد اذی اللہ (اخرجہ الدیلمی)
جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے
میرے اہل کو ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی۔

(۱۰) عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل قلب امرء ایمان حتی
یحبکم للہ ولقرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مرد کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا مگر میرے قرابتیوں کی محبت سے۔

(۱۱) عن جابر قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ یقول ایہا الناس من ابغضنا اہل البیت
حشرہ اللہ یوم القیامۃ یہودیا (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو جس نے دشمن رکھا
میرے اہل بیت کو اللہ تعالیٰ اسکو دن قیامت کے یہودیوں میں اوٹھائیگا۔

(۱۲) عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء اساس واساس الاسلام حب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحب اہل بیتہ (اخرجہ البخاری فی تاریخہ والسیوطی فی احیاء
المیت) امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضور پر نور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
ہر ایک چیز کے لیے ایک بنیاد ہوتی ہے اور بنیاد اسلام کی محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور
آپکے اہل بیت کی۔

(۱۳) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ ولسوف یعطیک ربک فترضی قال رضی محمد ان
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے اور قریب ہے کہ دیگا تجھے رب تیرا پس
راضی ہو جائیگا تو۔ کہا راوی نے پس راضی ہوئے محمد صلعم کہ اہل بیت دوزخ میں نہ داخل ہونگے۔

(۱۴) عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعتی لامتی من احب
اہل بیتی (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شفاعت میری امت کے لیے ہے واسطے اس شخص کے جو میرے اہلبیت کو دوست رکھے

برونکو انکے نیکون کے بدلے بخش اور ان سب کو بہت سے بخشدیا اور حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے ایسا ہی کیا ہے۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعة انا لهم شفيع يوم القيامة المكرم لذريتي والقاضي لهم حوائجهم والساعي لهم في امورهم عند ما اضطروا اليه والمحب لهم بقلبه ولسانه (اخرجه الامام علی بن موسی الرضا علیه التحية والثنا فی مسند اهل البيت) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار آدمیون کو قیامت کے روز میری شفاعت پہونچیگی ایک وہ شخص جو کہ میری ذریت کی تکریم کرنیوالا ہے دوسرا وہ شخص جو انکی حاجتون کو پورا کرتا ہے تیسرے وہ جو کہ انکے امور مین بوقت اضطرار مین کوشش کرتا ہے چوتھے وہ جو کہ دل و زبان سے انکا دوست ہے۔

(۳) عن ابن عباس فی قوله تعالی الحقنا بهم ذريتهم قال ان الله يرفع ذرية المؤمن معه فی درجته فی الجنة وان كانوا دونه فی العمل ثم قرأ والذين امنوا واتبعناهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم الخ وقال فان كان هذا فی ذرية مطلق المؤمن فما ذاك بذرية صلی اللہ علیہ وسلم (نقله السمهودی فی جواهر العقدين) ابن عباس سے اس آیت کریمہ کی تفسیر مین جسکا ترجمہ یہہ ہے (کہ ملا دیا ہے ہمنے انکی ذریت کو) روایت ہے کہ بتحقیق اللہ تعالی بلند کر دیگا مومن کی ذریت کا درجہ اس کے ساتھہ جنت مین اگرچہ اس مومن سے عمل مین وہ کمتر ہونگے پہر ابن عباس نے آیت کریمہ جس کا ترجمہ یہہ ہے (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور ہمنے انکی ذریت کو انکا پیرو کیا ہے ایمان کے ساتھہ ملا دیا ہے ہمنے انکے ساتھہ انکی ذریت کو) اور یہہ کہا کہ جب کہ مطلق مومن کی ذریت کا حال یہ ہے تو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کا کیا مرتبہ ہوگا۔

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لك ولذريتك ولولدك ولاهلك ولشيعتك ولمحبي شيعتك فابشر فانك الانزع البطين (اخرجه الديلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یعنی علی سے فرمایا کہ یا علی تحقیق خدا نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل اور تیرے شیعون کو تیرے شیعون کے محبون کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو تو انزع البطین ہے۔

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمة کنت انا وانت وولدك علی خیل بلق متوجين بالدر والياقوت فيأمر الله بكم الی الجنة والناس ينظرون (اخرجه الامام علی بن موسی الرضا علیه التحية والثنا فی مسنده) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ

آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اور تو اور تیری اولاد ابلق گھوڑوں پر سوار ہونگے اور انکے سروں پر در اور یاقوت کے جڑاؤ تاج رکھے ہوئے ہونگے پس تمکو اللہ تعالی جنت کی طرف جانیکا حکم دیگا اور لوگ دیکھتے ہونگے ✦

(۶) عن عاصم بن النجود عن زر بن حبیش عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت فرجہا فحرم اللہ ذریتہا علی النار (اخرجہ البزار فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیۃ)
قاری عاصم بن النجود زر بن حبیش سے اور وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنے شرمگاہ کو محفوظ رکھا ہے۔ پس خدا نے اسکی ذریت پر آگ کو حرام کر دیا ہے ✦

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدرین لما سمیت فاطمۃ قال علی لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال ان اللہ قد فطمہا و ذریتہا من النار (اخرجہ الحافظ ابو القاسم الدمشقی ونقلہ المحب الطبری فی الریاض عن مسند علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ تمہارا فاطمہ کیوں نام ہوا ہے علی نے کہ اسوقت حاضر تھے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے کیوں فاطمہ نام رکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اسکو اور اسکی ذریت کو آگ سے چھڑایا ہے۔

(۸) عن عبد الرحمن بن عوف قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ انصرف الی الطائف فحاصرہا سبع عشرۃ او تسع عشرۃ یوما ثم قام خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اوصیکم بعترتی خیرا فانی موعدکم الحوض۔ والذی نفسی بیدہ لتقیمن الصلوۃ وتوتن الزکوۃ او لابعثن علیکم رجلا کنفسی یضرب اعناقکم ثم اخذ بید علی فقال ہو ہذا (اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابو یعلی والحاکم) عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو طائف کیطرف لوٹے اور اسکا سترہ دن یا انیس دن محاصرہ کیا پھر خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں پس بیشک حوض کوثر تمہارے وعدے کی جگہہ ہے مجھے اسی کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور تم نماز پڑھو اور زکوۃ دو ورنہ تمہاری طرف ایسے ایک آدمی کو بھیجونگا کہ وہ میرے جیسا ہے وہ تمہاری گردن مارے گا پھر جناب علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا وہ یہ ہے۔

(۹) عن ابن عمر قال آخر ما تکلم بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخلفونی فی عترتی اہل

بیہقی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والسیوطی فی احیاء المیت) ابن عمر سے روایت ہے کہ سب سے آخری کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے کہ میرے بعد میری عترت اہلبیت سے نیکی کرو ✦

(۱۰) عن مغفل بن یسار قال سمعت ابابکر رضی اللہ عنہ یقول علی بن ابی طالب عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الذی حث علی التمسک بہم (اخرجہ الدار قطنی) مغفل بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب علی بن ابی طالب ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عترت ہیں جنکے کہ تمسک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو برانگیختہ فرمایا تھا۔

(۱۱) عن ابی لیلیٰ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی اکون احب الیہ من نفسہ ویکون عترتی احب الیہ من عترتہ ویکون اہلی احب الیہ من اہلہ ویکون ذاتی احب الیہ من ذاتہ (اخرجہ الدیلمی) ابو یعلے رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایمان لائیگا کوئی بندہ کہ جب تک مجھ کو اپنی جان سے زیادہ محبت نہ کرے۔ اور میری عترت کو اپنی عترت سے سوا پیار نہ کرے اور میرے اہل کو اپنے اہل سے زیادہ محبوب نہ رکھے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ نہ چاہے ✦

(۱۲) عن ابی سعید قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ عز وجل علی من اذانی فی عترتی (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کا غضب بہت سخت ہے اس شخص پر جو کہ مجھے میری ذریت کی بابت ایذا دیتا ہے۔

(۱۳) ومن خطب الحسن فی ایامہ فی بعض مقاماتہ انہ قال نحن حزب اللہ المفلحون وعترۃ رسول اللہ الاقربون واھل بیتہ الطاہرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفھما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والثانی کتاب اللہ (مواہب المسعودیہ) جناب حسن علیہ السلام کے خطبات سے کہ آپ نے بعض ایام میں بعض مقامات پر فرمائے ہیں نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم ہی ہیں خدا کا گروہ جو رستگار ہیں اور ہم ہی ہیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب کے رشتہ دار اور انکے پاک اور طیب اہلبیت اور ان دونوں میں سے ایک کہ جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب ہے دوسرے۔

ذی القربیٰ کی تحقیق

ذی القربےٰ سے یہی یہی ذوات مقدسہ مراد ہین چنانچہ امام ابوالحسن علی بن احمد الواحدی اپنی تفسیر مین لکھتے ہین عن ابن عباس قال نزلت ھذہ الآیۃ قل لا اسألکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ قولوا من قرابتک ھولاء الذین وجبت علینا مودتھم قال علی و فاطمۃ وابناھما (اخرجہ احمد و ابن ابی حاتم والطبرانی والحاکم والدیلمی والثعلبی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ کہدے یا رسول اللہ نہین مانگتا مین تم سے اسکی اجرت مگر قرابتدارون کی مودت۔ لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین جنکی مودت کو خدا نے ہمپر واجب کیا ہے آپنے فرمایا وہ فاطمہ اور علی اور انکے دونون بیٹے ہین ÷

(۲) عن زاذان عن علی قال فینا اھل البیت فی حم آیت لا یحفظ مودتنا الا کل مؤمن ثم قرأ قل لا اسألکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ (اخرجہ ابو الشیخ) مروی ہے زاذان سے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ سورہ حم مین ہم اہل بیت کی شان کی نسبت ایک آیت ہے جسکا کہ مضمون یہ ہے کہ ہم اہل بیت کی مودت کو محفوظ نہین رکھے گا مگر ہر ایک مومن پھر آپنے اس آیت کو پڑھا کہدے یا رسول اللہ نہین مانگتا مین تم سے اسکی اجرت مگر قرابتیون کی مودت ÷

تنبیہ

چونکہ اس فصل مین جناب امیر علیہ السلام کی اولاد صالح کا بیان ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ علیہم السلام کے مختصر حالات سے اس کتاب کو زینت دیجائے ÷

منحصر ہونا امامت کا دوازدہ امام علیہم السلام مین

(۱) عن جابر بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الامر عزیزًا ینصرون علی من ناواھم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش (اخرجہ الشیخان ولہ طرق والفاظ ومنھا لا یزال ھذا الامر صالحا ومنھا لا یزال ھذا الامر ماضیا ورواھما احمد ومنھا لا یزال امرالناس ماضیا ما ولیھم اثنا عشر رجلا اخرجہ المسلم ومنھا عندہ ان ھذا الامر لا ینقضی حتی یمضی لہ فیھم اثنا عشر خلیفۃ ومنھا عندہ لا یزال الاسلام عزیزًا منیعا الی اثنا عشر خلیفۃ ومنھا عند البزار لا یزال امر امتی قائما حتی یمضی اثنا عشر خلیفۃ جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ یہ امر عزت والا رہے گا جب تک کہ نہ گذرین گے بارہ خلیفہ جو سب قریش کے ہونگے

شیخین یعنے بخاری اور مسلم نے تو اسی طرح پر اس حدیث کو روایت کیا ہے ۔ لیکن اسکے طریقے اور الفاظ بہت سے ہیں ۔ ان میں ایک روایت یہی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہمیشہ ہمارا ایسا رہے گا ۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ہمیشہ یہ امر جاری رہیگا ان دونوں کو امام احمد نے روایت کیا ۔ اور ایک روایت مسلم کی ہے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام جاری رہیگا جبکہ تولیت اسکی بارہ خلیفے کرینگے ۔ اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ یہ امر نہیں گذرے گا جب تک کہ جاری کرینگے اسکو بارہ خلیفے ۔ اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ ہمیشہ اسلام عزیز اور بلند رہیگا جبتک کہ بارہ خلیفے گزر جائیں گے ۔ اور بزار نے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ ہمیشہ میری امت کا کام قائم رہے گا جب تک کہ بارہ خلیفے گذر جائیں گے

(۲) عن مسروق قال کنا مع عبد اللہ بن مسعود جلوسا فی المسجد فاتاہ رجل فقال یا ابن مسعود ھل حدثکم نبیکم کم یکون بعدہ خلیفۃ قال نعم کعدۃ نقباء بنی اسرائیل (اخرجہ احمد فی المسند والبزار والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) مسروق کہتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی انکے پاس آیا پس کہنے لگا اے ابن مسعود آیا آپ لوگوں کو آپکے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد کتنے خلیفے ہونگے کہنے لگے ہاں مثل بنی اسرائیل کے نقبا کی تعداد کے

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا میزان العلم وعلی کفتاہ والحسن والحسین خیوطہ وفاطمۃ علاقتہ والائمۃ من امتی عمودہ یوزن فیہ اعمال المحبین لنا والمبغضین لنا (اخرجہ الدیلمی) ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں علم کی ترازو ہوں حسن وحسین اس ترازو کے پلڑے ہیں علی اسکی زبان ہے فاطمہ اسکا علاقہ ہیں اور میری امت کے امام اس کے عمود ہیں اور اس میں ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کیے جاتے ہیں ۔

(۴) عن سلمان قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا الحسین علی فخذہ وھو یقبل عینیہ ویقبل فاہ ویقول انت سید ابن سید وانت امام ابن امام وانت حجۃ ابن حجۃ ابو حجج تسعۃ تاسعھم قائمھم (اخرجہ فی المودۃ السید علی الھمدانی الشافعی واخطب خوارزم فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پر نور میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ جناب حسین علیہ السلام آپ کی ران پر بیٹھے ہیں اور حضور انکی آنکھوں اور منہ کو چوم رہے ہیں اور فرماتے تو سید ہے اور سید کا بیٹا ہے اور تو امام کا بیٹا امام ہے ۔ اور حجت کا بیٹا حجت ہے اور نو حجتوں کا باپ ہے نواں انکا قائم آل محمد صلعم ہے +

ولد الحسین معصومون (المودات) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور حسن اور حسین اور نو شخص اولاد حسین میں سے معصوم ہیں۔

مناقب امام زین العابدین علیہ السلام

وھو علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام المعروف بزین العابدین ویقال لہ علی الاصغر ولیس للحسین عقب الامن زین العابدین وھو ابو الائمۃ وسادات التابعین وامہ سلافہ بنت یزدجرد اخر ملوک فارس وکان یقال لزین العابدین ابن الخیرتین لقولہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم للہ تعالیٰ من عبادہ خیرتان فخیرتہ من العرب قریش ومن العجم فارس (ابن خلکان) آپ کا نام نامی علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے آپ مشہور ہیں زین العابدین کے لقب سے۔ اور آپ کو علی اصغر بھی کہا جاتا ہے سوا امام زین العابدین کے حضرت حسین علیہ السلام کی نرینہ اولاد باقی نہیں رہی آپ ابو الائمہ اور سید التابعین ہیں۔ حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام سلافہ بنت یزدجرد ہے یزدجرد پر شاہان فارس کا سلسلہ ختم ہوتا ہے آپکو ابن الخیرتین کہا جاتا ہے کیونکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کے بندوں میں سے دو گروہ بہتر ہیں یعنی عرب سے قریش کو اور عجم سے فارس کو منتخب کر لیا ہے ✤

(۲) ولد یوم الخمیس فی المدینۃ لخامس شعبان سنہ ثمان وثلاثین فی ایام جدہ علی بن ابیطالب قبل وفاتہ بسنتین۔ وکنیتہ ابو محمد وابن الحسین ویلقب بزین العابدین وسجاد۔ وذوی الثفنات والزکی والامین وامہ ام ولد اسمہا غزالہ وقیل ام سلمہ وقیل شاہ زنان (تذکرہ خواص الامۃ لسبط ابن الجوزی) آپ کی ولادت مدینہ طیبہ میں پانچویں شعبان ۳۸ھ ہجری کو اپکے جد امجد جناب علی علیہ السلام کے عہد خلافت میں انکی وفات سے دو برس پہلے ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور ابن الحسین ہے اور لقب زین العابدین اور سجاد۔ اور ذو الثفنات اور زکی اور امین ہے جناب کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جنکا نام مبارک غزالہ تھا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شاہ زنان تھا ✤

فخر زبیر نے طبقات الحفاظ میں آپکی کنیت ابو الحسین اور ابو محمد اور ابو عبد اللہ بھی لکھی ہے ✤

اور آپکا سجاد لقب ہونیکی وجہ تسمیہ کہ جناب محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے لہ ان ابی علی ابن الحسین ما ذکر اللہ عز وجل نعمۃ علیہ الا سجد ولا قرء ایۃ من کتاب اللہ عز وجل فیہا سجود

الا سجد ولا فرغ من صلوٰۃ مفروضۃ الا سجد ولا وفق الاصلاح بین اثنین الا سجد وکان اثر السجود فی جمیع مواضع سجودہ فسمی السجاد بذلک یعنے میرے والد علی بن الحسین علیہ السلام جب کبھی خدا کی نعمت کا ذکر کیا کرتے تو سجدہ کرتے اور جب کبھی کلام اللہ کی آیت پڑھتے کہ جس میں سجدہ آجاتا تو آپ سجدہ فرماتے اور جب فرضوں سے فارغ ہوتے تو سجدہ کرتے اور جب دو شخصوں کی صلح کراتے تو سجدہ کرتے۔ آپ کی تمام مواضع سجود میں سجدے کا نشان پائے جاتے تھے اسلئے آپ کو سجاد کہا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے آپ کو ذی الثفنات بھی کہا جاتا تھا۔

اور آپ کا لقب زین العابدین ہونے کی یہ وجہ ہے کہ آپ ایک رات نماز میں مصروف تھے کہ شیطان نے اژدہا کی صورت بنکر چاہا کہ آپ کو عبادت الٰہی سے باز رکھے حضرت نے مطلق اسکی طرف التفات نہ کی یہانتک کہ اوس نے حضرت کے پائے مبارک کی انگلی کو کاٹا لیکن آپ نے نماز ترک نہ کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو غیب سے آواز آئی انت زین العابدین (شواہد النبوۃ جامی) اور امام مالک کہتے ہیں سمی زین العابدین لکثرۃ عبادتہ یعنے جناب کا نام زین العابدین آپ کی کثرت عبادت کی وجہ سے ہوا ہے۔

انکی ولادت کی نسبت اختلاف ہے بعض کے نزدیک ۳۳ھ میں اور بعض کے نزدیک ۳۶ھ میں اور بعض کے نزدیک ۳۸ھ میں اور بعض کے نزدیک ۳۷ھ میں ہوئی۔

قال ابن سعد فی الطبقات وکان علی بن الحسین من الطبقۃ الثانیۃ من التابعین وکان ثقۃ مامونا کثیر الحدیث عالیا رفیعا ورعا عابدا انتہٰی یعنے جناب علی بن حسین تابعین کے دوسرے طبقہ میں سے تھے اور نہایت ثقہ امانت دار بہت سی حدیثوں والے بلند مرتبہ والے خدا سے ڈرنیوالے عابد اور خائف تھے۔

وکان ابن عباس اذا راہ قال مرحبا بالحبیب بن الحبیب (تذکرۃ خواص الامۃ) اور ابن عباس جب انہیں دیکھتے تو کہتے شاباش اے محبوب محبوب کے بیٹے۔

عن صالح بن حسان قال قال رجل لسعید بن المسیب ما رأیت احدا اورع من فلان قال فہل رأیت علی بن الحسین قال لا قال ما رأیت احدا اورع منہ (حلیۃ الابرار للحافظ ابی نعیم) صالح بن حسان کہتا ہے کہ ایک آدمی نے سعید بن مسیب سید التابعین سے کہا کہ میں نے فلانے شخص سے کسی کو زیادہ متورع نہیں دیکھا۔ سعید نے جواب دیا کہ تو نے علی بن حسین کو بھی دیکھا ہے اسنے کہا نہیں۔ سعید نے کہا میں نے ان سے زیادہ کوئی متورع نہیں دیکھا۔

قال الذہبی والعلیہ ما رأینا قرشیا افضل منہ ذہبی اور علیہ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی قریشی ان سے

محمد ہیں نبیون کے سردار اور یہ علی ہیں ولیون کے سردار پاک اماموں کے باپ پھر ہم وہان سے آگے بڑھے ایک اور نخل چلا کر کہنے لگا یہ محمد ہیں خدا کے رسول اور یہ علی ہیں خدا کی شمشیر پس حضرت جناب امیر کی طرف ملتفت ہو کر فرمانے لگے انکا نام صیحانی رکھو اسیلیے اس قسم کی کھجورون کا نام صیحانی رکھا گیا ۔

ذوالاذن الواعی

(۱) عن مکحول عن علی فی قولہ تعالیٰ وتعیہا اذن واعیۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی (اخرجہ الدیلمی) مکحول اس آیت کی تفسیر میں جناب امیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کو رکھیگا اسکو یاد رکھنے والا کان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یا علی میں نے خدا سے التجا کی ہے کہ وہ یاد رکھنے والا کان تیرے کان بنا دے ۔

(۲) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ عز وجل امرنی ان اعلمک لتعی فانزلت وتعیہا اذن واعیۃ (اخرجہ الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجھے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے تعلیم کرون تاکہ تو یاد رکھے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یاد رکھیگا اسکو یاد رکھنے والا کان ۔

قاضی من رسول اللہ

(۱) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یا رسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ عز وجل لیہدی لسانک ویثبت قلبک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) جناب امیر فرماتے ہیں مجھکو جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے یمن کیطرف قاضی کرکے بھیجا میر اسن ابھی بہت چھوٹا تھا مینے عرض کیا یا رسول اللہ حضور مجھے ایسی قوم میں قاضی بنا کر بھیجتے ہیں جن میں اکثر جھگڑے ہوا کرینگے اور مجھے قضا کا علم نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار تیری زبان کو ہدایت کریگا اور تیرے دل کو ثابت رکھیگا جناب امیر فرماتے ہیں اسکے بعد مجھے کبھی دو شخصون کے جھگڑا فیصل کرنے میں شک پیدا نہیں ہوا ۔

(۲) عن حمید بن عبد اللہ بن زید المدنی قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء قضی بہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اہل البیت (اخرجہ احمد) حمید بن عبد اللہ ابن زید المدنی سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جناب امیر کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب کرکے کہا خدا کا شکر ہے جسنے کہ ہم اہل بیت میں حکمت عطا فرمائی ہے ۔

(۳) عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تبین لامتی

افضل نہین دیکھا +

عن الزہری قال ما رأیت احدا افضل وافقہ من علی بن الحسین وکذا قال ابو حازم (حلیۃ الابرار

وطبقات الحفاظ) ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مینے علی ابن حسین سے زیادہ افضل اور

افقہ کوئی نہین دیکھا اور ابو حازم نے بھی ایسا ہی کہا ہے ۔

قال ابن ابی شیبۃ اصح الاسانید کلہا الزہری عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی (طبقات

الحفاظ للذہبی) ابن ابی شیبہ کہتے ہین کہ تمام صحیح ترین وہ اسانید ہین جو زہری جناب علی بن حسین

سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین +

قال مالک کان من اہل الفضل (طبقات الحفاظ) امام مالک کہتے ہین کہ جناب امام زین العابدین

اہل فضل مین سے ہے +

وفی روایۃ کان اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السر حتی مات علی بن الحسین

(حلیۃ الابرار) اور ایک روایت ہین کہ اہل مدینہ کہا کرتے تھے جب تک کہ جناب علی بن حسین زندہ رہے

ہم سے پوشیدہ خیرات گم نہین ہوئی +

قال ابن عائشۃ سمعت اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السر الا بعد موت علی بن

الحسین قال ابن اسحاق کان ناس من اہل المدینۃ یعیشون لا یدرون من این معاشہم وماکلہم

فلما مات علی بن الحسین فقدوا ما کانوا یؤتون بہ لیلا الی منازلہم قال سفیان وکان

یحمل جراب الخبز علی ظہرہ فی اللیل یتصدق بہ فلما غسلوہ جعلوا ینظرون الی سواد فی

فی ظہرہ فقیل ما ہذا فقالوا کان یحمل جراب الدقیق لیلا علی ظہرہ یعطیہ فقراء اہل المدینۃ

(صواعق محرقہ) ابن عائشہ کہتا ہے کہ مینے اہل مدینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہماری مخفی خیرات علی

بن حسین کے مرنے سے جاتی رہی ۔ ابن اسحاق کہتا ہے اہل مدینہ کے بعض آدمی اپنا اپنا کہانا پاتے

تھے لیکن انکو معلوم نہین ہوتا تہا کہ وہ کہان سے پاتے ہین ۔ اور کون انکو پہونچاتا ہے ۔ جب علی

ابن حسین فوت ہوگئے ۔ تو رات کو انکا کہانا انکے مکانون پر نہ آیا ۔ سفیان کہتے ہین کہ رات کو آپ

روٹیون کا تہیلا اپنی پیٹہ پر رکہکر خیرات بانٹتے تہے ۔ جب انکو غسل دینے لگے تو ایک سیاہ

داغ آپکی پشت مبارک پر نظر آیا ۔ پوچہا گیا یہ کیا ہے لوگون نے بیان کیا کہ آپ رات کو آٹے کا

تہیلا اٹہا کر فقراء اہل مدینہ کو دیتے پہرتے تہے +

قال ابو عثمان عمرو بن بحر انما خلوا ما علی بن الحسین علی اختلاف المذاہب مجمعون علیہ

لا یمتری احد فی تقدیمہ ولا شک احد فی تقدمہ وکان اهل الحجاز یقولون لم ترثلثة فی الدهر یرجعون الی اب قریب کلهم یسمی علیا کلهم یصلح للخلافة لتکامل خصال الخیر فیهم یعنون علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب وعلی بن عبد الله بن جعفر وعلی بن عبد الله بن عباس رضوا علیهم ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ لکھتے ہیں باوجود اختلاف مذاہب جناب علی بن الحسین کی نسبت تمام لوگ متفق ہیں اور کوئی شخص آپ کی بزرگی کے بارے میں شک نہیں رکھتا۔ اہل حجاز کہا کرتے تھے کہ ہمنے دنیا میں کوئی تین آدمیوں جیسا نہیں دیکھا کہ بالکل اپنے دادا کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے اور ان تینوں کا نام علی تھا اور ہر ایک ان تینوں میں سے بباعث کامل ہونے خصائل خیر کے خلافت کی صلاحیت رکھتا تھا۔ وہ یہ ہیں یعنے علی بن حسین بن علی۔ اور علی بن عبداللہ بن جعفر۔ اور علی بن عبداللہ بن عباس

کان زین العابدین عظیم التجاوز والعفو والصفح حتی انه سبه رجل فتغافل عنه فقال له ایاک اعنی فقال وعنک اعرض واشار الی قوله تعالی خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلین (صواعق محرقه) جناب امام زین العابدین بڑے تجاوز کرنیوالے اور عفو کرنے والے اور گناہوں سے درگذر کرنیوالے تھے یہانتک کہ ایک شخص نے آپ کو برا کہا آپنے اس سے تغافل فرمایا۔ اس نے کہا آپ مجھے بے پروا ہیں۔ آپنے فرمایا میں تجھ سے اعراض کرتا ہوں۔ اور آپنے اس آیت کیطرف اشارہ فرمایا جسکا ترجمہ یہ ہے عفو کو اختیار کر اسلیے کام کا حکم دے اور جاہلوں سے منہ پھیرلے ✦

عن حفص القرشی قال کان علی بن الحسین اذا توضأ اصفر لونه فقیل له ذلک فقال الا تدرون بین یدی من اقف ومکث انه یصلی فی الیوم واللیلة الف رکعة (صواعق محرقه) حفص قرشی کہتے ہیں کہ جناب امام علی بن حسین علیہ السلام جبکہ وضو کرتے تو آپکا رنگ مبارک زرد ہوجاتا۔ آپ کی خدمت میں اسکی نسبت عرض کیا آپنے فرمایا تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں اور یہ بھی مروی ہے کہ جناب دن رات میں ایک ہزار رکعت پڑھا کرتے تھے ✦

عن ابی الفرج الاصبهانی قال وقع الحریق والنار فی بیت علی بن الحسین وهو ساجد فجعلوا یقولون یا ابن رسول الله النار یا ابن رسول الله النار فما رفع رأسه حتی طفیت فقیل له ما الذی الهاک عنها قال الهتنی عنها النار الاخری (تذکرة خواص الامة) علامہ ابو الفرج الاصبہانی لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ آپکے گھر میں آگ لگی آپ سجدے میں تھے لوگ آگ آگ پکارنے لگے حضرت نے سجدے سے سر نہ اٹھایا یہانتک کہ آگ بجھ گئی لوگوں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپکو کس چیز نے اس آگ سے غافل کردیا تھا آپنے فرمایا آخرت کی آگ نے ✦

قال القرشی جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ان فلانا یقع فیک فقال اخرجنا الیه فقام معه وهو یظن انه سینتصر لنفسه فلما وصل قال له یا فلان ان کان ما قلت حقا فغفر الله لی فان کان افتراء فغفر الله لک (تذکرہ خواص الامۃ) علامہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب امام علی بن الحسین علیہ السلام سے جاکر بیان کیا کہ فلاں آدمی آپ کی بدگوئیاں کرتا ہے آپ نے فرمایا اسکے پاس میرے ساتھ چل وہ آپکے ساتھ ہو لیا اسکو یہ خیال پیدا تھا کہ آپ مجھے اپنی مدد کے لیے ساتھ لے چلے ہیں جب آپ اس آدمی کے پاس پہونچے تو فرمایا اے فلاں تونے جو کچھ کہ تونے کہا ہے اگر سچ ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے بخشے اور اگر جھوٹ ہے تو تجھے بخشے ۔

اخرج ابو نعیم انه لما حج هشام بن عبد الملک فی حیوة ابیه فاجتهد ان یستلم الحجر فلم یمکنه من الازدحام فنصب منبر الی جانب زمزم وجلس ینظر الی الناس وحوله جماعة من اعیان اهل الشام فبینما هو کذلک اذ اقبل زین العابدین فلما انتهی الی الحجر تنحی له الناس حتی استلم فقال رجل من اهل الشام لهشام من هذا قال لا اعرفه مخافة ان یرغب اهل الشام فی زین العابدین فقال الفرزدق انا اعرفه ثم انشد (حافظ ابو نعیم علیہ الابرار) لکھتے ہیں کہ جب ہشام بن عبد المطلب اپنے باپ کی زندگی میں حج کرنے کے لیے گیا اس نے حجر الاسود کے بوسہ کے لیے نہایت زور مارا لیکن لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے اسکو یہ شرف حاصل نہ ہو سکا۔ پس ایک کرسی کو زمزم کے قریب بیٹھ گیا اور لوگوں کی آمد و رفت دیکھنے لگا اسکے گرد اعیان اہل شام کی ایک جماعت کھڑی تھی وہ اسی حال میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہاں جناب امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے جب حجر الاسود کے پاس پہونچے تو لوگ منتشر ہو گئے یہاں تک کہ آپ نے حجر الاسود کو چوما اہل شام میں سے ایک آدمی نے ہشام بن عبد الملک سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں جنکی کہ لوگ اسقدر تعظیم کرتے ہیں ہشام اس خوف سے کہ مبادا یہ لوگ امام زین العابدین کی جانب گرویدہ ہو جائیں کہنے لگا میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں ۔ پس فراس فرزدق جو اس ماننے میں مشہور شاعر تھا کہنے لگا میں انکو بخوبی جانتا ہوں ۔ اور اس نے فی البدیہ یہ قصیدہ پڑھکر سنایا ۔

قصیدۂ فرزدق

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا الذي تعرف البطحاء وطأته	والبيت يعرفه والحل والحرم
یہ وہ ہے جسکے قدم کی جگہ مکہ پہچانتا ہے	اور خانہ کعبہ اور حل اور حرم اسکو جانتے ہیں
هذا ابن خير عباد الله كلهم	هذا التقي النقي الطاهر العلم
یہ خدا کے تمام بندوں سے افضل کا بیٹا ہے	یہ پرہیزگار اللہ کا برگزیدہ اور پاک اور سردار ہے
اذا رأته قريش قال قائلهم	الى مكارم هذا ينتهي الكرم
جب قریش اسکو دیکھتے ہیں انکا کہنے والا کہتا ہے	اسکی جوانمردی پر کرم کا خاتمہ ہوا ہے
ينمى الى ذروة العز التي قصرت	عن نيلها عرب الاسلام والعجم
(شرف) عزت کی اس چوٹی پر پہنچا ہے کہ قاصر ہو گئے ہیں	اسکے حاصل کرنے سے عرب مسلمان اور عجم کے
يكاد يمسكه عرفان راحته	ركن الحطيم اذا ما جاء يستلم
نزدیک ہے کہ روکے ہاتھ کو پہچانکر پکڑ لے	کعبہ کا رکن حطیم حجر اسود جبکہ وہ بوسہ دینے کو آتا ہو
في كفه خيزران ريحه عبق	في كف اروع في عرنينه شمم
اسکے ہاتھ میں بید ہے جسکی خوشبو پھیلی ہوئی ہے	اس جوان کی ہتھیلی میں ہے جسکی ناک میں بلندی ہے
يغضي حياء ويغضى من مهابته	فما يكلم الا حين يبتسم
وہ حیا سے نگاہ نیچی رکھتا ہے اور اسکی ہیبت سے نگاہیں نیچی ہو جاتی ہیں	اس سے بات نہیں کیجاتی مگر جبکہ وہ خود ہنستا ہے
ينشق نور الهدى من نور غرته	كالشمس ينجاب عن اشراقها الظلم
انکی پیشانی کے نور سے ہدایت کا نور شگفتہ ہے	مثل آفتاب کی اسکی روشنی سے تاریکی پھٹ جاتی ہے

[illegible]

قط الا فی تشهده
وقت تشہد کے لا نہیں کہا
لولا التشهد كانت لاؤه نعم
اگر تشہد نہ ہوتا تو اسکا لا بھی نعم ہوتا

الوعد ميمون نقيبته
نہیں کرتا یہ مبارک نفس والا ہے
رحب الفناء اريب حين يعتزم
اسکے گھر کا صحن فراخ اور دانا ہے جبکہ وہ قصد کرتا ہے

بالاحسان فانقشعت
بامۃ [illegible] دور ہو گیا ہے
عنها العناية والاملاق والعدم
ضعفت سو رنج اور گدائی اور افلاس

معشر حبهم دين وبغضهم
یہ اس گروہ سے ہے کہ انکی محبت دین ہے اور انکا بغض
كفر وقربهم منجى ومعتصم
کفر ہے اور انکا قرب نجات دینیوالا ہے اور پناہ دینیوالا انکی دست گیری

ان عد اهل التقى كانت ائمتهم
اگر پرہیزگاروں کا شمار کیا جائے تو یہ انکے امام ہیں
او قيل من خير اهل الارض قيل هم
اور اگر پوچھا جاوے کہ زمین پر سب سے بہتر کون ہیں تو کہا جاوے گا کہ یہ ہیں

لا يستطيع جواد بعد غايتهم
جہاں یہ پہنچے ہیں وہاں کوئی جوانمرد سخاوت کرنیوالا نہیں پہنچا
ولا يدانيهم قوم وان كرموا
ان تک کوئی قوم نہیں پہنچ سکتی اگرچہ وہ سخاوت کرنیوالے ہوں

هم الغيوث اذا ما ازمة ازمت
وہ برسنے والے ابر ہیں جبکہ قحط کی تکلیف لوگوں کو بگاڑ دیتی ہے
والاسد اسد الشرى والباس محتدم
وہ شیر ہیں شیر کچھار کے جبکہ جنگ کا معرکہ گرم ہوتا ہے

لا ينقص العسر بسطا من اكفهم
انکے ہاتھ کی فراخی کو یعنی سخاوت کو عسر نقصان نہیں پہنچاتی
سيان ذلك ان اثروا وان عدموا
یہ دونوں یعنی تنگی اور فراخی انکو برابر ہیں اگر وہ مالدار ہوں یا نہ ہوں

مقدم بعد ذكر الله ذكرهم
انکا ذکر خدا کے ذکر کے بعد مقدم ہے
في كل بدء ومختوم به الكلم
ہر کلام کے آغاز اور اختتام پر

له تشهد اشهد ان لا الٰہ گفتن ۲ه نقیبه بمعنے جان ۳ه فلان میمون النقیبه ای کان مبارک النفس ۴ه رحب بمعنے فراخ ۵ه فنا گرد اگرد خانه ومنه فناء الدار ۶ه اریب خردمند ۷ه یعتزم بمعنی [illegible] اعتزام بمعنے قصد کردن ۸ه انقشعت ماضی انقشاع بمعنے کشادہ شدن ۹ه املاق درویش شدن ۱۰ه عنایه رنج دیدن ۱۱ه عدم نیستی و درویشی صراح ۱۲ ۱۲ه ازمة بمعنے سختی و قحط ۱۳ه الشری راهی ست در کوه سلمی که جای باش شیران است ۱۴ه محتدم از احتدام افروخته شدن آتش ۱۲

یابی لهم ان یحل الذم ساحتهم	خیم کریم وایدی بالندی هضم
ذم کبھی انکے صحن مین اترنے سے ذلت انکار کرتی ہے	سخاوت انکی عادت ہے اور انکے ہاتھ بخشش مین خرچ کرنے والے ہیں
ای الخلائق لیست فی رقابهم	لاولیة هذا اوله نعم
وہ کون سے لوگ ہیں کہ انکے غلاموں کے شمار مین نہیں	انکے پیشوا ہونیکی وجہ سے یا انکے صاحب نعمت ہونیکی وجہ سے
من یعرف الله یعرف اولیة ذا	والدین من بیت هذا ناله الامم
جو شخص خدا کو پہچانتا ہے انکو پیشوا جانتا ہے	اور دین انکے گھر سے امتوں نے پایا ہے

فلما سمعها هشام غضب وحبس فرزدق وامر له زین العابدین باثنی عشر الف درهم وقال اعذر ولو کان عندنا اکثر لوصلناك به فقال امتدحته لله لا للعطاء فقال زین العابدین انا اهل البیت اذا وهبنا شیئا لا نستعیده فقبلها فرزدق (صواعق محرقه) جب ہشام نے اس قصیدہ کو سنا تو غصہ مین آکر فرزدق کو قید کر دیا۔ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے بارہ ہزار درہم فرزدق کو دینے کا حکم فرما کر کہلا بھیجا کہ اگر ہمارے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو اور زیادہ صلہ بھیجتے فرزدق نے کہا مین نے خدا کے لیے انکی مدح کی ہے نہ عطا کے لیئے جناب امام نے فرمایا ہم اہل بیت جب کسیکو کچھ دیتے ہین تو واپس نہین لیتے۔ فرزدق نے وہ درہم قبول کر لیے۔

عن الزهری قال حمل عبد الملك بن مروان علی بن الحسین مقیدا من المدینة فاثقله حدیدا ووکل به حفظة قال فاستاذنتهم فی وداعه فاذنوا فدخلت علیه والقیود فی رجلیه والغل فی یدیه فبکیت وقلت وددت انی مکانك وانت سالم فقال یا زهری اتظن ذلك یکربنی لو شئت لما کان وانه لتذکرة فی عذاب الله ثم اخرج رجلیه من القید ویدیه من الغل ثم قال لا جزت علی هذا یومین من المدینة قال فما مضت الا اربع لیال الا وقد فقدوه وقدم الموکلون الذین کانوا معه الی المدینة یطلبونه فما وجدوه فسالت بعضهم فقالوا انا نراه انه لنازل ونحن له مترصد حتی طلع الفجر فلم نجده ووجدنا حدیده وقال الزهری فقدمت بعد ذلك علی عبد الملك فسالنی عنه فاخبرته فقال قد جاء فی یوم فقده الاعوان فدخل علی فقال ما انا وانت فقلت اقم عندی فقال لا احب ثم خرج فوالله لقد امتلا قلبی منه خیفة (صواعق محرقه) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ عبد الملک

سه خیم چون جیم عادت خو سه ایدے جوانمردی سه هضم خرچ کننده۔

ابن مروان کے حکم سے عاملون نے امام زین العابدین کو قید کر دیا اور پاؤن مین بیڑیان اور ہاتھون مین
ہتکڑیان پہنائین مین عاملون سے اجازت لیکر امام کو لینے کے لیے گیا۔ جب مینے انکا یہ حال دیکھا
تو مجھہ سے نہ رہا گیا اور رونے لگا اور عرض کیا کہ کیا اچھا ہوتا کہ مین بجائے آپکے اس قید مین ہوتا اور
یہ حال آپکا مین اپنی آنکھون سے نہ دیکھتا امام نے فرمایا کہ اے زہری کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ مین اس قید
سے تکلیف مین ہون اگر مین چاہون تو ابھی اس سے چھوٹ سکتا ہون بندگان خدا کو کوئی قید کر سکتا
ہے یہ صرف اسلیئے ہے کہ ہم اس عذاب کو دیکھکر ہر وقت عذاب آخرت کو یاد کرتے رہین - یہ کہکر
پاؤن بیڑیون سے نکال لیے کہ مین حیرت مین رہگیا - فرمایا کہ ہم صرف دو منزل تک ان لوگون
کے ساتھہ ہین - چوتھے دن عبد الملک کے نوکر جو امام پر موکل تھے مدینہ مین واپس آئے اور امام کو ڈھونڈنے
لگے انکو کہین پتہ امام کا نہ ملا - مینے ان مین سے ایک کو پوچھا کہ کیا ماجرا گذرا ہے اس نے بیان کیا
کہ جب ہم ایک منزل مین فرد کش ہوئے تو ہم رات بھر سے نگے سب بیدار تھے صبح کو جب خیمہ مین گئے تو
بجز بیڑیون کے کچھہ نہ دیکھا زہری کہتے ہین کہ جب مین عبد الملک کے پاس گیا تو مینے اس قصہ کو اس
سے نقل کیا - اسنے کہا کہ جس وقت میرے گماشتون کے ہاتھون سے نکل گئے اسیدن میرے پاس تشریف لائے
اور فرمانے لگے کہ میرے اور تیرے درمیان کیا عداوت ہے کہ جسکے بدلے مین تو ہمکو یہ تکلیف دیتا ہے -
مینے عرض کیا کہ اب آپ میرے پاس اقامت فرماوین انکار کیا اور چلے گئے مجھکو انکے چہرہ سے
اس قدر خوف آیا کہ میرا تمام جسم خوف سے بھر گیا -

منہال بن عمر کہتا ہے کہ ایک دفعہ مین حج کے لیے گیا اور سجاد علیہ السلام کی قدمبوسی سے مشرف ہوا
امام نے پوچھا خزیمہ بن کاہل الاصدی کا کیا حال ہے مینے عرض کیا مین اسکو کوفہ مین زندہ چھوڑ آیا ہون
فرمایا - اللہم اذقہ حر الحدید - اللہم اذقہ حر الحدید - جب مین لوٹ کر کوفہ مین آیا ان دنون مین مختار ابن
ابی عبیدہ بن جراح نے خروج کیا ہوا تھا میری اس سے دوستی تھی - ایک روز مین سوار ہو کر اسکے
ملنے کو جا رہا تھا - جب اسکے مکان کے قریب پہنچا تو وہ سوار ہو چکا تھا مین بھی اسکے ساتھہ ہو لیا
ایک مقام پر پہنچکر وہ ٹھیر گیا - اتنے مین خزیمہ کو لوگون نے گرفتار کر کے حاضر کیا - مختار نے حکم دیا
کہ فی الفور اسکے ہاتھہ قلم کر ڈالو - جلاد نے اسکے ہاتھہ کاٹ ڈالے پھر لکڑیون کے انبار مین ڈالکر
جلا دیا - جب مینے یہ حال دیکھا تو بے اختیار سبحان اللہ پڑھنے لگا - مختار نے مجھہ سے اسکا سبب
استفسار کیا مینے اس سے حضرت سجاد علیہ السلام کی دعا کا قصہ بیان کیا - اس نے مجھکو دوبارہ قسم
دلاکر پوچھا مینے کہا کیا مین اس امر مین امام پر جھوٹ بول سکتا ہون - مختار گھوڑے سے اتر کر

خدا کا شکر بجا لایا۔ جب نماز سے فارغ ہوکر واپسی کا ارادہ کیا۔ تو راستہ میں میرا گھر پڑتا تھا جب میرا گھر نزدیک آگیا تو میں نے اسکو دعوت کے لیے کہا کہنے لگا کہ اے منہال آج تو نے مجھ سے امام کی دعا کی خبر بیان کی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ آج وہ میرے ہاتھوں سے پوری ہوئی ہے مجھکو چاہیے کہ میں آج اسکے شکریہ میں تمام دن روزہ رکھوں۔ یہ کہکر مجھ سے مرخص ہو گیا (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ایک روز محمد حنفیہ رضی اللہ عنہ حضرت سجاد کے پاس تشریف لائے اور کہا میں تمہارا چچا ہوں۔ اور عمر میں بھی آپ سے بڑا ہوں۔ آپ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور امیر علیہ السلام کی تبرکات مجکو دیدیں۔ کیونکہ بعد حضرت امام حسین علیہ السلام کے امامت میرا حق ہے۔ جناب سجاد نے ارشاد فرمایا کہ اس امر کا فیصلہ کر لینا ضروری ہے کہ بعد شہید کربلا علیہ التحیۃ والثنا کے امام برحق کون ہے۔ تشریف لائیے ہم حجر الاسود سے پوچھ لیتے ہیں۔ دونوں صاحب حجر الاسود کے پاس تشریف لے گئے سجاد علیہ السلام نے اسمائے ماثورہ الہی کو پڑھکر حجر الاسود کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اے حجر الاسود اس امر کا فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کے بعد کون امام برحق اور وصی اور جانشین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے حجر الاسود بحکم رب العزت بزبان فصیح گویا ہوا کہ اے محمد بن حنفیہ امامت حضرت سجاد علیہ السلام کا حق ہے کل امور دین میں آپ پر انکا اتباع واجب ہے (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب امام ایک روز اپنے خدمتگاروں کے ساتھ جانب صحرا تشریف لیگئے۔ جب چاشت کے وقت کھانا حاضر کیا گیا۔ اتنے میں ایک ہرن آکر سامنے کھڑا ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں علی ابن الحسین بن علی ہوں میری ماں فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ میں اے ہرن میرے ساتھ آکر کھانا کھا لے ہرن نے الفور حاضر ہوکر سر بانہ گوشہ بساط پر بیٹھ گیا۔ اور کھانا کھا کر چلا گیا حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ پھر اسکو بلائیں حضرت نے فرمایا میرا زنہاری ہے ہرگز اسکو نہ چھیڑنا۔ حاضرین نے کہا کہ کیا مجال ہے کہ حضور کی زنہاری کو ہم چھیڑیں حضرت نے آواز دی وہ ہرن پھر آکر حاضر ہو گیا۔ ایک شخص نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ رکھا وہ فی الفور بھاگ گیا حضرت نے فرمایا تمنے میری زنہاری کو کیوں چھیڑا اب وہ ہرگز تمہارے پاس نہیں آئیگا (شواہد النبوۃ)

عمرہ سبع وخمسون منہا سنتان مع جدہ علی بن ابی طالب ثم عشر مع عمہ الحسن ثم احدی عشر مع ابیہ الحسین علیہم السلام قیل سمہ الولید بن عبد الملک ودفن بالبقیع عند عمہ الحسن وتوفی ۹۴ھ او ۹۵ھ (تذکرۃ خواص الامہ) آپکی عمر ستاون برس کی تھی دو برس

آپ اپنی جد امجد جناب علی علیہ السلام کی کنار عاطفت مین پرورش پاتے رہے - اور دس برس اپنے چچا حسن علیہ السلام کے سامنے کھیلتے رہے اور گیارہ سال اپنے والد بزرگوار جناب حسین علیہ السلام کے ساتھ رہے کہا جاتا ہے کہ آپکو ولید بن عبد الملک نے زہر دلوایا تھا۔ آپ اپنے چچا جناب حسن علیہ السلام کے پہلو مین در میان قبرستان بقیع مدفون ہین ۹۴ھ یا ۹۵ھ مین آپ کی وفات واقع ہوئی ہے -

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات مسموما وان الذی سمه الولید بن عبد الملک ابن صباغ مالکی کہتے ہین کہ آپکا انتقال زہر سے ہوا ہے اور بتحقیق ولید بن عبد الملک نے آپکو زہر دیا تھا۔

وکان یخضب بالحناء والکتم وقیل بالسواد (تذکرہ خواص الامہ) اور آپ اپنی ریش مبارک کو حنا اور کتم سے خضاب کیا کرتے تھے۔ بعض کہتے ہین کہ وسمہ کیا کرتے تھے +

توفی فی ثانی العشر محرم ۹۴ھ وکان عمرہ اذ ذاک سبعا وخمسین سنۃ (تذکرہ خواص الامہ)

آپکا انتقال بارہوین محرم ۹۴ھ کو ہوا ہے اسوقت آپ کی عمر ستاون برس کی تھی +

واولادہ خمسۃ عشر احد عشر ذکرا واربع اناث - واشہرہم محمد المکنی بابی جعفر الملقب بالباقر - آپ کی پندرہ اولادین تھین گیارہ مرد چار عورتین سب سے زیادہ تر مشہور امام محمد ہین جنکی ابوجعفر کنیت اور باقر لقب ہے +

مناقب امام محمد باقر علیہ السلام

وہو ابو جعفر الباقر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ امہ ام عبد اللہ بنت الحسن بن علی وہو ہاشمی من ہاشمیین وانما سمی الباقر من کثرۃ سجودہ بقر السجود جبہتہ ای فتحہا ووسعہا وقیل لغزارۃ علمہ - قال الجوہری فی الصحاح التبقر التوسع فی العلم - قال وکان یقال لمحمد الباقر لتبقرہ فی العلم ویسمی الشاکر والہادی (تذکرہ خواص الامہ) وفی صواعق محرقہ سمی بذلک من بقر الارض ای شقہا واثار مخبیاتہا ومکامنہا فکذلک ہو اظہر من مخبیات کنوز المعارف وحقائق الاحکام واللطائف ما لا یخفی الا علی منطمس البصیرۃ او فاسد الطویۃ والسریرۃ ومن ثم قیل ہو باقر العلم وجامعہ وشاہرہ ورافعہ وصفا قلبہ وزکا علمہ وطہرت نفسہ وشرف خلقہ وعمرت اوقاتہ بطاعۃ اللہ ولہ من الرسوخ فی مقامات العارفین ما تکل عنہ السنۃ الواصفین ولہ کلمات کثیرۃ فی السلوک والمعارف لا تحتملہا ہذہ العجالۃ وکفاہ شرفا ان ابن المدینی روی عن جابر انہ قال لہ وہو صغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ما اختلفوا من بعدی (اخرجه احمد) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم میری امت کو میرے بعد بیان کرنیوالے ہو جس میں کہ انکو اختلاف پیش آئیگا ؀

(۴) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری امت کے لیے بیان کرنیوالا جسکے لیے میں بھیجا گیا ؀

وزیر رسول اللہ

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخی ووزیری وخیر من اخلفہ بعدی علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بتحقیق میرا بھائی اور میرا وزیر اور جنکو کہ میں اپنے پیچھے چھوڑتا ہوں ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہے ؀

(۲) قال ابو اسحاق احمد بن محمد بن الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ یرفعہ بسندہ الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جالس عند شفیر زمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سألتک باللہ من انت فکشف العمامۃ عن وجہہ فقال یا ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہاتین والا فصمتا ورأیتہ بہاتین والا فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الکفرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظہر فسأل سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللہم اشہد انی سألت فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی وکان یتختم فیہا فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ وذلک برای النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ رفع یدیہ الی السماء وقال اللہم ان اخی موسی سألک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقہوا قولی واجعل لی وزیرا من اہلی ہارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرآنا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بآیاتنا اللہم وانا محمد نبیک وصفیک اللہم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں اور اس حدیث کی سند کو ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں کہ ایکدفعہ ابن عباس چاہ زمزم کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یسلم علیك فقیل له وکیف ذلك قال وکنت جالسا وعند الحسین فی حجرہ یلاعبه فقال یا جابر
یولد له مولود اسمه علی اذا کان یوم القیامة ینادی منادی لیقم سید العابدین فیقوم
ولده ثم یولد له ولد اسمه محمد فان ادرکته یا جابر فاقرأه منی السلام یعنے باقر لغت مین بقر
الارض سے ماخوذ ہے یعنے زمین کو پھاڑ کر اسکی مخفیات کو ظاہر کرنے والا - جناب امام کو اسلیئے باقر
کہتے تھے کہ وہ بہی معارف اور حقائق احکام اور حکمت اور لطائف کے ربستہ خزانے ظاہر فرماتے
تھے جو بصیرت کے اندہے اور فاسد طبیعت والے پر نہین ظاہر ہوتے - اور اسوجہ سے بھی ان کو
باقر کہا جاتا تھا کہ وہ علم کے باقر اور جامع اور مشہور کرنیوالے اور اسکو بلند کرنے والے تھے - جناب
امام کا قلب صاف اور علم روشن اور نفس پاک - اور خلقت شریف تھے - انکی اوقات خدا کی
طاعت سے معمور رہتے - اور عارفون کی سیر و مقامات مین اسقدر رسوخ رکھتے تھے - کہ وصف کرنے
والون کی زبان اس سے قاصر ہے - سلوک اور معارف مین انکے اقوال نہایت کثیر ہین - اس
رسالہ مین ان کی گنجائش نہین ہوسکتی - ابن مدنی جابر رضے اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین
کہ جابر رضی اللہ عنہ امام باقر علیہ السلام سے کہنے لگے - حد انکا لیکہ وہ ابہی نہایت صغیر السن
تھے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے - حاضرین نے پوچھا یہ کیون کر
ہوسکتا ہے - جابر نے کہا کہ مین ایک روز سرور عالم کی خدمت بابرکت مین بیٹھا ہوا تہا
اور حسین علیہ السلام انکی گود مین کہیل رہے تہے سرکار نے فرمایا کہ اے جابر حسین کا ایک لڑکا ہوگا
جسکا نام علی رکہا جائے گا - قیامت کے دن منادی ندا کرے گا کہ سید العابدین اٹہین اسوقت
امام حسین علیہ السلام کا وہ بیٹا اٹہے گا - پہر اسکا ایک بیٹا محمد ہوگا - اے جابر اگر تو اسوقت
زندہ رہے تو اسکو میرا سلام کہیو ؞

قال المناوی فی طبقاته سمی باقرا لانه بقر العلم ای شقه فعرف اصله ولد محمد باقر
بالمدینة فی ثالث صفر ۵۷ قبل قتل جدہ الحسین بثلاث سنین - کنیته ابو جعفر -
القابه الباقر - والشاکر - والهادی عبد الرؤف مناوی اپنی طبقات مین لکھتے ہین کہ آپ
کا نام باقر اسلیئے رکہا گیا ہے کہ انہون نے علم کو پھاڑا ہے - باقر مشتق ہے بقر سے جس
کے معنے پھاڑنے کے ہین - امام محمد باقر ۵۷ھ کے صفر کی تیسری تاریخ کو اپنے جد امجد امام
حسین علیہ السلام کی شہادت سے تین برس پہلے مدینہ شریف مین تولد ہوئے آپکی کنیت ابو
جعفر اور القاب باقر اور شاکر - اور ہادی ہین ؞

قال ابن سعد محمد الباقر من الطبقة الثالثة من التابعین من اہل المدینۃ کان عالماً عابداً ثقۃ ابن سعد طبقات میں لکھتے ہین کہ امام محمد باقر تابعین اہل مدینہ کے تیسرے طبقہ مین کہ تھے بڑے عالم اور عابد اور ثقہ تھے ❊

روی عن ابیہ وجدیہ الحسن والحسین وجابر وابن عمر وطائفۃ وعنہ ابنہ جعفر الصادق و عطاء وابن جریج وابو حنیفۃ والاوزاعی والزہری وخلق وثقہ الزہری وغیرہ ذکرہ النسائی فی فقہاء التابعین من اہل المدینۃ (طبقات الحفاظ للذہبی) آپنے اپنے والد اور اپنے اجداد امام حسن وحسین علیہم السلام اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر ایک طائفہ صحابہ سے حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور آپ سے آپ کے بیٹے امام جعفر صادق اور عطا اور ابن جریج اور امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی اور زہری وغیرہ نے حدیث کو لیا ہے اور ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ جس نے کہ سب سے اول حدیث کو تدوین کیا ہے آپکو حدیث مین ثقہ لکھا ہے اور امام نسائی نے اہل مدینہ کے فقہائے تابعین مین آپ کا ذکر کیا ہے ❊

قال ابو یوسف قلت لابی حنیفۃ لقیت محمد بن علی قال نعم وسألتہ یوما فقلت اراد اللہ المعاصی فقال ایعصی اللہ قہرا قال ابو حنیفۃ فما رأیت جوابا افحم منہ (تذکرۃ خواص الامۃ) قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مینے امام ابوحنیفہ سے پوچھا آپنے جناب امام محمد باقر بن علی علیہ السلام سے ملاقات کی ہے وہ کہنے لگے ہان مین اُنسے ملا تھا اور یہ پوچھا تھا آیا خدا تعالیٰ معاصی کا ارادہ کرسکتا ہے۔ آپنے فرمایا آیا اللہ تعالیٰ قہر سے گناہ کرسکتا ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین مینے اس سے کوئی شاندار جواب نہین دیکھا ❊

قال عطاء ما رأیت العلماء عند احد اصغر علما منہم عند ابی جعفر لقد رأیت الحکم عندہ کان متعلما (تذکرہ خواص الامۃ) عطا کہتے ہین علما کو دوسرے علم کسی کی پاس سوا اپنے آپکو چھوٹا سمجھتے ہوئے نہین دیکھا جس طرح سے علماء اپنے آپکو جناب امام ابو جعفر محمد باقر کی سدہ بدہ سمجھتے تھے جیسے عالم کو اُنکے سامنے متعلم پایا ❊

وتوفی مسموما کابیہ وہو علوی من جہتا بیہ وامہ ودفن ایضا فی قبۃ الحسن توفی سنہ ۱۱۷ھ عن ۵۷ (تذکرۃ خواص الامۃ) آپ بھی اپنے والد ماجد کی طرح سے مسموم شہید ہوئے ہین آپ ماں باپ دونون کیطرف سے علوی تھے۔ آپ بھی بقیع مین جناب امام حسن علیہ السلام کے گنبذ کے اندر مدفون ہوئے ہین آپ کی وفات ۱۱۷ھ مین ہوئی۔ آپنے ستاون برس عمر پائی ❊

قال الذھبی فی طبقاته مات ۱۱۴ھ وھو ابن ۷۳ھ ذہبی نے طبقات میں آپکی سنہ وفات ایک سو چودہ برس اور عمر تہتر برس لکھا ہے ۔

قال صاحب الارشاد لم یظھر عن احد من علم الدین والسنن وعلم القرآن والسیر والفنون الادب ما ظھر عن ابی جعفر (محمد الباقر) وعلی آبائه السلام صاحب ارشاد لکھتے ہیں کہ جسقدر علم دین اور سنن اور علم قرآن اور سیر اور فنون ادب وغیرہ جناب ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے ظاہر ہوئی ہیں وہ کسی ایک سے ظاہر نہیں ہوئے ۔

عن زید بن ابی حازم قال کنت مع ابی جعفر محمد بن علی الباقر فمر بنا زید بن علی اخوه فقال ابو جعفر اما رأیت ھذا لیخرجن بالکوفة ولیقتلن ولیطافن برأسه فکان کما قال (صواعق محرقه) زید بن ابی حازم سے منقول ہے کہ میں امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زید بن علی آپکے چھوٹے بھائی ہمارے پاس سے ہو کر گذرے جناب امام نے فرمایا اسے تم دیکھتے ہو کہ یہ کوفہ کی طرف جائیگا اور مارا جائیگا اور اسکا سر تمام شہر میں پھرایا جائیگا پس جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام

ھو جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب علیه و علی آبائه السلام وروی عنه ان ابی سمانی جعفرا بعلم علی اسم نھر فی الجنة کنیته ابو عبد الله وقیل ابو اسمٰعیل ویلقب بالصادق والصابر والفاضل والطاھر (تذکرہ خواص الامه) آپ کا اسم مبارک جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے خود آپ روایت فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے میرا نام جنت کی ایک نہر کے نام پر جعفر رکھا ہے ۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور بعض کے نزدیک ابو اسمٰعیل ہے ۔ صادق اور صابر اور فاضل اور طاہر آپکے القاب ہیں ۔

ولد بالمدینة ۸۳ھ وقیل ۸۰ھ (طبقات المناوی) آپ ۸۳ھ یا ۸۰ھ میں تولد ہوئے ہیں ۔

امه فروة بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسما بنت عبد الرحمن بن ابی بکر ولذلک کان یقول ولدنی ابو بکر مرتین (طبقات الحفاظ للذھبی وطبقات المناوی) آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ہے ۔ اور قاسم کی ماں کا نام اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر ہے اسی لیے آپ فرمایا کرتے تھے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

مجھ دو دفعہ جنا ہے ٭

روی عن ابیہ والزہری ونافع وابن المنکدر وعنہ الثوری وابن عیینۃ وشعبۃ ویحیی القطان ومالک وابنہ موسی الکاظم (طبقات الحفاظ) آپنے اپنے والد ماجد اور زہری اور نافع اور ابن المنکدر سے حدیث کو اخذ کیا ہے اور آپ سے سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شعبہ اور یحیے القطان اور امام مالک اور آپکے فرزند ارجمند جناب امام موسی الکاظم نے حدیث کو روایت کیا ہے ٭

وفی الصواعق روی عنہ جماعۃ من اعیان الائمۃ کیحیی بن سعید وابن جریج ومالک بن انس والثوری وابن عیینۃ وابو حنیفۃ وابو ایوب السجستانی وقال ابو حاتم جعفر الصادق ثقۃ لایسئل عن مثلہ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ اعیان ائمہ میں سے ایک جماعت مثل یحیے بن سعید وابن جریج اور امام مالک بن انس اور امام سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور امام ابو حنیفہ ابو ایوب السجستانی نے آپسے حدیث کو اخذ کیا ہے اور ابو حاتم کا قول ہے کہ جناب جعفر صادق ایسے ثقہ ہیں کہ ویسے شخصوں کی نسبت ہرگز نہیں پوچھا جاتا ٭

قال علماء السیر قد اشتغل بالعبادۃ عن طلب الریاسۃ وذکر حافظ ابو نعیم فی حلیۃ الابرار عن عمر بن المقدام قال کنت اذا نظرت الی جعفر بن محمد علمت انہ من سلالۃ النبیین (صواعق محرقہ) تمام علماء سیر کا اتفاق ہے کہ آپ ہمیشہ ریاست کی طلب کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے حافظ ابو نعیم حلیۃ الابرار میں عمر ابن المقدام سے ناقل ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ جب میں امام جعفر علیہ السلام کو دیکھتا تو مجھے خیال ہوتا کہ یہ انبیاء کرام کے سلالہ ہیں۔

وسعی بہ عند المنصور لما حج فلما حضر الساعی یشہد قال لہ اتحلف قال نعم فحلف باللہ العظیم فقال احلفہ یا امیر المؤمنین بما اراہ فقال حلفہ فقال لہ قل برئت من حول اللہ وقوتہ والتجات الی حولی وقوتی لقد فعل جعفر کذا وکذا فامتنع الرجل ثم حلف فما تم حتی مات مکانہ فقال امیر المؤمنین لجعفر لا باس علیک انت المبراء الساحۃ المامون الغایۃ ثم انصرف فلحقہ الربیع بجائزۃ حسنۃ وکسوۃ سنیۃ (صواعق محرقہ) کہتے ہیں کہ جب منصور حج کرنے کو گیا تو کسی شخص نے اسکے پاس جناب امام کی نسبت ایک بہتان بیان کیا جب وہ بہتان دھرنے والا شہادت ادا کرنے کے لیے آپکے سامنے حاضر کیا گیا آپ نے فرمایا تو قسم کہا سکتا ہے اس نے کہا ہاں میں کہا سکتا ہوں اور خدا کی قسم کہائی۔ آپنے منصور سے فرمایا یا امیر المومنین جس طرح سے ہم چاہتے ہیں اس طرح سے ہم اسکو قسم کہلائیں منصور نے کہا آپ اسطرح سے اسکو قسم کہلائیں۔ آپنے اس شخص سے کہا تو یوں کہہ

سے قسم کہا کہ میں خدا کی توانائی سے بیزار ہو کر اپنی قوت اور توانائی کیطرف پناہ پکڑتا ہوں بے شک جعفر نے ایسا ویسا کیا ہے پہلے اس شخص نے ایسی قسم کہانے سے انکار کیا پھر قسم کہائی اور اسی جگہ پر مر گیا منصور نے آپ سے عرض کیا آپ بے غم رہیں آپکا ساحت شک سے پاک ہے اور آپ آخر کار اس مایہ ہیں جب آپ وہاں سے لوٹے تو آپ سے منصور کا غلام ربیع نامی عمدہ جائزہ اور بہاری کسوت لیے ہوئے ملا۔

قتل بعض الطغاة مولاه فلم یزل لیلة یصلی ثم دعا علیه عند السحر فسمعت الاصوات بموته ولما بلغه قول الحکم بن عباس الکلبی ۔ صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلة + ولم نر مهدیا علی الجذع یصلب + قال اللهم سلط علیه کلبا من کلابك فافترسه الاسد (صواعق محرقه) روایت ہے کہ ایک بے بعض ملعونوں میں سے آپکا ایک غلام کو مار ڈالا۔ آپ تمام رات نماز پڑھتے رہے صبح کے قریب آپنے دعا فرمائی اور اسکے مرنیکا آوازہ سنا۔ اور جب آپ کو حکم بن عباس کلبی کے شعر کی خبر لگی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہمنے تمہارے زید کو درخت کے تنہ سے پہانسی دیا ہے اور ہمنے کسی مہدی کو نہیں دیکہا کہ کسی درخت کے تنہ سے سولی دیا گیا ہو آپنے فرمایا خدایا انہیں کتوں میں سے ایک کتا اسپر مسلط کر پس اسکو شیر نے پہاڑ ڈالا

ومن مکاشفاته اراد بنو هاشم مبایعة محمد الملقب بالنفس الزکیة واخیه فی اواخر دولت بنی امیه وضعفهم وارسل لجعفر لیبایعهما فامتنع فقال والله لیست لی ولا لهما۔ انها لصاحب القباء الاصفر لیلعبن بها صبیانهم وغلمانهم وکان المنصور العباسی یومئذ حاضرا وعلیه قباء اصفر فما زالت کلمة جعفر تعمل فیه حتی ملکوا۔ وسبق جعفرا الی ذلك والده الباقر فانه اخبر المنصور بملك شرق الارض وغربها وبطول مدتها۔ قال له المنصور ومدة بنی امیه اطول ام مدتنا فقال مدتکم ولیلعبن بهذا الملك صبیانکم کما یلعب بالکرة فلما افضت الخلافة للمنصور تعجب من قول الباقر (صواعق محرقه) آپکے مکاشفات میں سے ہے کہ دولت بنی امیہ کی آخری وقت میں جبکہ ان کو ضعف پیدا ہو گیا بنی ہاشم نے محمد الملقب بالنفس الزکیہ اور اسکے بہائی سے بیعت کرنا چاہا۔ اور جناب امام جعفر کو بہی بیعت کی تکلیف دی آپنے بیعت سے انکار فرما کر کہا واللہ یہ نہ میرے لیے ہے نہ ان دونوں کے لیے ملک زرد کپڑے والے کیواسطے ہے اسکے بچے اور لڑکے اسکے ساتھ کہیلیں گے منصور عباسی اسوقت موجود تہا۔ اور زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تہا پس آپکی پیشگوئی بنی عباس میں ظہور کیا اور منصور سلطنت کا مالک ہو گیا۔ اور آپسے پہلے آپکے والد ماجد امام محمد باقر نے منصور کو بادشاہ ہونے سے آگاہ کیا تہا۔ اور اسکی سلطنت کی حدود شرقی اور غربی اور طول مدت سے خبر دی تہی منصور نے حضرت باقر سے پوچہا

تھا کہ بنی امیہ کی مدت سلطنت زیادہ ہوئی یا ہماری مدت سلطنت آپ نے بیان کیا تھا کہ تمہاری
مدت سلطنت بہت زیادہ ہوگی اور تمہارے بال بچے اس ملک کے ساتھ کھیلیں گے جس طرح
سے کہ گیند کے ساتھ کھیلا جاتا ہے جب منصور کو خلافت ملگئی تو جناب باقر علیہ السلام قول کو یاد
کرکے تعجب کیا کرتا تھا ۔

اخرج ابو القاسم الطبری من طریق بن وھب فقال سمعت اللیث بن سعد یقول حججت ثلاث
عشرو مائة فلما صلیت فی المسجد رقیت ابا قبیس فاذا رجل جالس یدعو فقال یا رب یا رب
حتی انقطع نفسه ثم قال یا حی یا حی حتی انقطع نفسه ثم قال الھی انی اشتھی العنب فاطعمنیه
واللھم ان بردی قد خلقا فاکسنی ۔ قال اللیث، واللہ ما استتم کلامه حتی نظرت الی سلة
مملوة ولیس علی الارض یومئذ عنب واذا بردین موضوعین لم ار مثلھما فی الدنیا فاراد
ان یاکل فقلت انا شریکک فقال ولم فقلت لانک دعوت وکنت اؤمن ۔ فقال تقدم وکل
فتقدمت واکلت عنبا لم اکل مثله قط ما کان له عجم فاکلنا حتی شبعنا ولم تتغیر السلة فقال
لا تدخر ولا تخباء منه شیئا ثم اخذ احد البردین ودفع الی الآخر فقلت انا غنی عنه فاتزر
باحدھما وارتدی بالاخری ثم اخذ بردیه الخلقین ونزل وھما بیده فلقیه رجل بالسعی فقال
اکسنی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مما کساک اللہ فانی عریان فدفعھما الیه فقلت له من
ھذا قال جعفر الصادق فطلبته بعد ذلک لاسمع منه شیئا فلم اقدر علیه (صواعق محرقة)

ابو القاسم طبری اپنی تاریخ میں ابن وہب کے طریق سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے لیث ابن سعد کو کہتے ہوئے
سنا ہے کہ میں ۱۱۳ھ میں حج کرنے کو گیا ۔ میں عصر کی نماز پڑھ کر جبل ابو قبیس پر گیا ۔ کیا دیکھتا ہوں
کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا دعا مانگ رہا ہے اور یا رب یا رب کہتا ہے یہاں تک کہ اسکی آواز منقطع ہو گئی
پھر اس نے یا حی یا حی کہا یہانتک کہ پھر اسکی آواز بند ہو گئی ۔ پھر دعا کی کہ الٰہی میں انگور کی آرزو رکھتا
ہوں تو مجھے انگور کھلا ۔ اور میری دو نو چادریں پرانی ہو گئی ہیں مجھے نیا لباس پہنا ۔ لیث کہتا ہے
واللہ ابھی انکی دعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ میں نے انگور کی بھری ہوئی ایک پٹاری دیکھی ان دنوں
دنیا میں کہیں انگور کا پتہ بھی نہیں تھا ۔ اور دونوں چادریں انکے ساتھ دہری ہوئی تھیں کہ میں نے
دنیا میں ویسی چادریں نہیں دیکھی تھیں پس وہ انگور کھانے لگے میں نے کہا میں بھی آپ کا شریک
ہوں کہنے لگے کیوں میں نے کہا جب آپ دعا کرتے تھے تو میں آمین کہتا تھا کہنے لگے آگے بڑھو
میں آگے بڑھکر کھانے لگا میں نے ایسے لذیذ انگور کبھی نہیں کھائے اور ان میں دانہ نہیں تھا

ہم کھا کر سیر ہو گئے اس پٹاری کو دیکھا کہ ویسی ہی بھری ہوئی تھی آپنے فرمایا اس سے ذخیرہ مت کیو
نہ چھپاؤ۔ پھر ایک چادر مجھکو دی مینے کہا مجھے اسکی ضرورت نہین آپنے ایک کو اوڑھ لیا اور دوسری کا
تہبند بنایا اور دونون پرانی چادرین ہاتھ مین لیے ہوے نیچے اترے ایک آدمی ملا کہنے لگا یا ابن
رسول اللہ آپ مجھے لباس پہنائین بتصدق اسکے کہ خدا نے آپکو لباس پہنایا ہے کیونکہ مین ننگا ہون
آپنے دونون چادرین اسکو دیدین مینے اس سائل سے پوچھا یہ کون ہین اس نے کہا یہ امام جعفر صادق
علیہ السلام ہین۔ اسکے بعد پھر مینے آپکو بہت ڈھونڈا تا کہ مین آپ سے کوئی حدیث سنون لیکن
مینے آپ کو نہ پایا۔

توفی ۱۴۸ھ اربع وثمانین ومائة مسموما (صواعق محرقہ) آپ ۱۴۸ھ ہجری مین زہر سے فوت
ہوگئے۔

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات جعفر الصادق ۱۴۸ھ فی شوال ولہ من ثمان وستون سنة
فقال انہ مات مسموماً فی ایام المنصور ودفن بالبقیع واولادہ سبعة او ستة واشہرہم الکاظم
ومن تصنیفاتہ کتاب الجفر (تذکرة خواص الامہ) ابن الصباغ المالکی المکی کہتے ہین کہ جناب امام
جعفر صادق ۱۴۸ھ شوال کے مہینے مین زہر سے فوت ہوئے انکی عمر ۶۸ برس کی تھی منصور کی خلافت
کے دنون مین آپکا انتقال ہوا۔ اور زمین بقیع مین دفن ہوئے آپکی اولاد چھ یا سات تھے جن مین
سے زیادہ مشہور جناب امام کاظم ہین۔ آپ کی تصنیفات مین کتاب جفر والجامع ہے۔

امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام

ہو موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی علیہ وعلی آبائہ السلام ولد موسیٰ الکاظم
بالابواء ۱۲۸ھ امہ ام ولد یقال لہا حمیدة البربریة کنیتہ ابو الحسن والقابہ کثیرة الکاظم
والصابر والصالح والامین (تذکرة خواص الامہ) آپکا نام موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین
بن علی ہے آپ کا تولد ابوا ایک موضع کا نام ہے جو مابین مکہ اور مدینہ کے ہے جہانپر جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی مادر مہربان آمنہ خاتون کا مرقد مطہر ہے۔ اور صاحب قاموس کے نزدیک ابوا
مین عبداللہ والد ماجد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے اور حضرت آمنہ خاتون کا مزار
دار رابعہ مین ہے۔ جو مکہ کے ایک گھر کا نام ہے۔ بعض کے نزدیک امام محمد باقر بھی ابوا مین ہی تولد
ہوے ہین ابن ۱۲۸ھ کو پیدا ہوا آپکی والدہ ماجدہ ام ولد تھین جنکا اسم مبارک حمیدہ بربریہ تھا

آپکی کنیت ابو الحسن ہے اور الکاظم اور الصابر اور الصالح اور الامین آپکے القاب ہیں۔
وکان یکنی بعبد الصالح لکثرۃ عبادتہ واجتہادہ وقیامہ اللیل وکان اذا بلغہ عن احد یؤذیہ
یبعث الیہ بمال (طبقات الحفاظ للذہبی) بباعث کثرت عبادت اور اجتہادات اور بیداری کے آپ
کو عبد الصالح بھی کہتے تھے جب آپ آگاہ ہوجاتے کہ کوئی آپ کی ایذا رسانی کے درپے ہے تو آپ کچھ
مال اسکے پاس بھیجدیتے ✦
فی فصول المہمہ کان موسی الکاظم اعبد اہل زمانہ واعلمہم واسخاہم کفا واکرمہم نفسا
وکان یتفقد فقراء اہل المدینۃ فیحمل الیہم الدراہم والدنانیر الی بیوتہم لیلا وکذلک
النفقات ولا یعلمون من ای جہۃ وصلہم ذلک ولم یعلموا بذلک الا بعد موتہ فصول مہمہ میں لکھا
ہے کہ جناب امام موسی الکاظم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ عابد
اور سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ سخی ہاتھ والے اور بزرگ نفس والے تھے آپ فقراء
اہل مدینہ کے حال پر مہربانی فرماتے اور انکے گھروں میں درہم و دینار اور کھانا وغیرہ بھیجتے اور ان
لوگوں کو یہ معلوم ہوتا کہ کہاں سے آتا ہے اور یہ راز بعد امام کی وفات تک کھلا ✦
(و فی الصواعق) وکان معروف عند اہل العراق بباب قضاء الحوائج عند اللہ اعبد اہل زمانہ
واسخاہم علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ جناب کاظم علیہ السلام اہل عراق میں خدا
کیطرف سے حاجتوں کے پورا ہونے کا دروازہ مشہور تھے اور اپنے زمانہ میں سب لوگوں سے
زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ عابد تھے ✦
(و ایضا فیہ) سالہ الرشید کیف قلتم نحن ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم ابناء علی
فتلا موسی ومن ذریتہ داؤد وسلیمان الی ان قال عیسی ولیس لہ اب وایضا فمن حاجک من
بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الآیۃ ولم یدع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عند مباہلۃ النصاری غیر علی وفاطمۃ والحسن والحسین فکان الحسن والحسین ہما
الابناء کہتے ہیں کہ ہارون رشید نے آپ سے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذریت کہلاتے ہیں۔ اور آپ تو علی کی اولاد ہیں۔ جناب امام موسی کاظم نے قرآن کی یہ آیت
پڑھی کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عیسی کے نام تک پہونچے اور فرمایا
کہ عیسی کا کوئی باپ نہیں تھا۔ اور دوسری یہ آیت پڑھی کہ پس جو کوئی تجھ سے جھگڑے اس کے بعد
کہ تیرے پاس علم آگیا ہے پس کہدے کہ آؤ ہم پکاریں اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو۔ آخر آیت تک

پڑہکر فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ نصاری کے مقابلہ میں سوا علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام
کے دوسرے کسیکو نہیں لے گئے۔ پس حسنین آپکے ابنا ٹہرے۔
ومن بديع كراماته ما حكاه ابن الجوزی والرامهرمزی وغيرهما عن شقيق البلخی انه خرج حاجًا
سنه تسع واربعين ومائة فراٰه بالقادسية منفردا عن الناس فقال فی نفسه هذا فتی من
الصوفية ان يكون كلا علی الناس فمضی اليه فقال يا شقيق اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض
الظن اثم فاراد ان يحالله فغاب عن عينيه فما راٰه الا بواقصه يصلی واعضائه تضطرب
ودموعه تتجاری فجاء اليه ليعتذر فخفف فی صلوته فقال له وانی لغفار لمن تاب وآمن
فلما نزلوا زبالة راٰه علی بئر سقطت ركوته فيها فدعا فطغی الماء حتی اخذها وتوضأ
وصلی اربع ركعات ثم مال الی كثيب رمل فطرح منه فيها وشرب فقال له اطعمنی من
فضل ما رزقك الله تعالی فقال يا شقيق لم تزل انعم الله علينا ظاهرة وباطنة
فاحسن ظنك بربك فناولنيها فشربت منها فاذا سويق وسكر وما شربت والله الذ منه
ولا اطيب ريحا فشبعت ورويت واقمت اياما لا اشتهی شرابا ولا طعاما ثم لم اره الا
بمكة وهو بغلمان وغاشية وامور علی خلاف ما كان عليه بالطريق (صواعق محرقہ) آپ
کی کرامات بدیعہ میں سے ایک وہ حکایت ہے جسکو ابن الجوزی اور رامہرمزی رحمہما اللہ نے شقیق
بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ۱۴۹ھ ایک سو انچاس میں شقیق حج کرنے کو گئے اور قادسیہ
میں جناب امام کاظم کو دیکھا کہ لوگوں سے جدا ہو کر تشریف لیجا رہے ہیں شقیق اپنے دل
میں کہنے لگے کہ یہ نوجوان صوفی یہ چاہتا ہے کہ لوگوں کا بار خاطر بنے آپ شقیق کے پاس سے
ہو کر گذرے اور یہ آیت پڑہی کہ (اے شقیق تم پرہیز کرو بہت سے گمانوں سے بعض گمان گناہ ہیں) شقیق باز تہہ
رکھیں ایک جگہ آپ کی سمت میں فروکش ہیں۔ لیکن آپ شقیق کی نگاہوں سے پوشیدہ
ہو گئے پہر آپ کو واقصہ میں نماز پڑہتے ہوئے دیکھا کہ آپکے تمام اعضا کانپ رہے ہیں اور آنسو
جاری ہیں شقیق آپکی خدمت میں عذر کرنے کے لیے حاضر ہوئے آپنے اپنی نماز میں تخفیف
فرما کر یہ آیت پڑہی کہ (میں بخشنے والا ہوں اسکو جسنے توبہ کی اور ایمان لایا) جب زبالہ میں
پہنچے تو شقیق نے پہر انکو دیکھا کہ ایک کوئیں میں آپ کا لوٹا گر گیا ہے اور آپنے اوس لوٹے کو
مانگا اور کوئیں میں پانی بلند ہو گیا یہاں تک کہ آپنے لوٹا پکڑ لیا۔ اور وضو فرمایا اور نماز کی چار
رکعات پڑہیں پہر ریت کے ایک ٹیلے کی طرف متوجہ ہوئے اس سے تہوڑی سی ریت لیکر لوٹے

مین ڈالی اور پینے لگے شقیق نے عرض کیا کچھ کہ آپ کو خدا نے کھلایا ہے آپ اسکا جو تھا مجھکو عنایت
فرماوین آپنے فرمایا نہین اے شقیق اگر تو چاہتا ہے کہ ہمیشہ ظاہر و باطن خدا تجھے اچھی نعمتین عطا فرمایا
کرے پس تو اپنے رب کیجانب اپنا گمان نیک رکھا کر پھر آپنے وہ لوٹا مجھے دیدیا مینے اس سے
پیا تو وہ ستو اور شکر سے بھرا ہوا پایا۔ مینے کبھی ایسے لذیذ ستو نہین پئے تھے اور نہ اس سے
زیادہ خوشبودار دیکھے تھے پس مین سیر ہوگیا کئی دن تک مجھکو پھر بھوک اور پیاس نہ لگی۔ مینے پھر
راستے مین آپکو نہ دیکھا جب مکہ مین پہونچا تو دیکھتا ہون کہ آپ نوکرون اور خدمتگارون کے
درمیان سوار تشریف لیجاتے ہین اور جن امور کو مینے راہ مین دیکھا تھا ان کے برخلاف بڑی
شان و شوکت سے آپکی سواری جارہی ہے ؞

وکان الموسی الهادی حبسه اولا ثم اطلقه لانه رای علیا یقول له هل عسیتم ان تولیتم
ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم فانتبه وعرف انه المراد فاطلقه لیلا ولما قال
له الرشید حین راه جالسا عند الکعبة انت الذی یبایعک الناس سرا فقال انا امام القلوب
وانت امام الجسوم ولما اجتمعا امام الوجه الشریف علی صاحبه افضل الصلوة والسلام قال
الرشید السلام علیک یا ابن عم فقال الکاظم السلام علیک یا ابت و
کانت سببا لامساکه وحمله معه الی بغداد وحبسه فلم یخرج من حبسه الا میتا مقیدا ودفن
جانب الغربی من بغداد (صواعق محرقه) خلیفہ موسی الہادی نے پہلے آپکو قید کیا تھا پھر چھوڑدیا
کیونکہ اس نے ایک دفعہ جناب علی علیہ السلام کو خواب مین دیکھا تھا کہ آپ اس سے فرمارہے ہین تم اسی لئے
سے خلافت چاہتے تھے کہ تم لوگ زمین مین فساد اور قطع رحم کرو۔ موسی الہادی نے خواب سے
بیدار ہوکر معلوم کیا کہ اس سے مراد جناب امام ہین پس آپ کو راتہی مین رہا کردیا۔ اور پھر جب رشید نے
آپکو کعبہ کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا تو کہا آپ ہی لوگون سے پوشیدہ بیعت لیتے ہین۔ آپنے فرمایا
مین دلون کا امام ہون اور تو جسمون کا امام ہے جس وقت کہ دلون کا امام اور جسمون کا امام دونون ملکر
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روبرو کھڑے ہونگے رشید حضرت سے عرض کرے گا اے ابن عم السلام
علیک اور کاظم عرض کریگا السلام علیک اے میرے باپ یہی آپ کی
گرفتاری کا سبب ہوا ہارون رشید آپکو گرفتار کرکے بغداد مین لے آیا اور قید رکھا تا وقت انتقال
آپ اس سے رہا نہ ہوئے۔ اور بغداد کی غربی جانب مدفون ہوئے ؞

ولما حج الرشید سعی به الیه فیل ان الاموال بحمل الیه من کل جانب حتی اشتری ضیعة بثلاثین

کی حدیثیں بیان کر رہے تہے کہ اسی اثنا میں ایک آدمی عمامہ پوش آ نکلا ابن عباس نے احادیث کے بیان میں توقف کیا۔ وہ شخص
حضرتؐ کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے ای شخص میں تجہے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ بتا تو کون ہی اس نے
اپنا چہرہ کہول دیا اور کہا ای لوگو جس نے مجہے پہچانا ہو پہچانا ہوا اور جس نے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ میں ابوذر غفاری ہون
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونون کانون کے ساتہہ سنا ہے ورنہ یہ دونون بہرے ہو جائیں اور ان دونو آنکہون
سے دیکہا ہے ورنہ یہ دونون چشم ہو جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی کی شان میں فرماتے تہے وہ نکوکارون کا پیشوا
ہے اور بدکارون کا قاتل ہی فتحمند ہوا وہ شخص کہ جس نے اسکی مدد کی اور چہوڑا گیا وہ جس نے اسکو چہوڑا ایک روز میں
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مسجد میں ظہر کی نماز پڑہ رہا تہا کہ ایک سائل نے مسجد میں سوال کیا کسی نے
اسے کچہہ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتہہ اٹہا کر کہا اے خدا گواہ رہیو میں نے تیرے رسول کی مسجد میں سوال کیا
تہا مجہے کسی نے کچہہ نہیں دیا جناب امیر رکوع میں تہے سائل کو اپنے داہنے ہاتہہ کی انگلی سے اشارہ کیا اس میں نقش دار
انگوٹہی پڑی ہتی سائل نے انگوٹہی انکی انگلی سے اتار لی یہ تمام ماجرا حضرتؐ دیکہہ رہے تہے جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے
آپ نے دونو ہاتہہ آسمان کیجانب اٹہا کر کہا الٰہی میری بہائی موسیٰ نے تجہہ سے التجا کی تہی کہ اے میرے پروردگار میرے
سینہ کو کہولدی اور میرے کام کو آسان کر میری زبان کی گرہ کہولڈال تا کہ میری بات کو لوگ سمجہہ سکیں اور میرے
گہر کے لوگون میں سے میری بہائی ہارون کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام
میں میرا شریک بنا پس اسے میرے پروردگار تو نے اپنا بولتا ہوا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بہائی کی وجہہ سے
تیرے بازو کو قوی کرینگے اور تم دونون کو غالب بنائینگے اور وہ لوگ ہماری نشانیون کی وجہہ سے تمکو تکلیف نہ دے
سکینگے۔ الٰہی میں محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہون پس میرے بہی سینہ کو کہول اور میرے کام کو آسان کر اور میرے
گہر والون میں سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہہ سے میری پشت قوی کر ؞

خیر البشر

(۱) عن عقبۃ بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ وقد سقط حاجبا
علی عینیہ فسألناہ عن علی فرفع حاجبیہ فقال ذاک من خیر البشر (اخرجہ
احمد فی مناقبہ) عقبہ بن سعد العوفی سے روایت ہی کہ ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس گئے اور انکے ابرو کے بال انکی
آنکہون کے نیچے ڈہلک ہوئے تہے ہمنے جناب امیر کی نسبت دریافت کیا وہ اپنی آنکہون سے ابرو کے بال اٹہا کر کہنے لگے
وہ تو خیر البشر ہے ؞

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ
ابن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے علی علیہ السلام خیر
البشر ہیں جسنے انکا انکار کیا وہ کافر ہوا ؞

الف دینار فقبض علیہ وانفذہ لامرہ بالبصرۃ عیسی بن جعفر بن المنصور فحبسہ سنۃ ثم کتب الیہ الرشید فی دمہ فاستعفی واخبر انہ لم یدع علی الرشید وان لم یمکن یرسل من یسلمہ والاخلی سبیلہ فبلغ الرشید کتابہ فکتب للسندی ابن شاھک بتسلیمہ وامرہ فیہ فجعل لہ سما فی طعامہ وقیل فی رطب فتوعک ومات بعد ثلاثۃ ایام وعمرہ خمسۃ وستون سنۃ (صواعق محرقہ)

جب خلیفہ ہارون رشید حج کرنے کو گیا تو جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کی نسبت رشید کے پاس شکایت کی گئی کہ آپکے پاس ہر طرف سے مال آتا ہے اور آپنے تیس ہزار دینار کی زمین خریدی ہے رشید نے اسپر قبضہ کرلیا اور عیسی بن جعفر بن منصور کو حکم بھیجکر آپ کو قید کردیا۔ ایک سال تک آپ قید میں رہے پھر انکے قتل کیلیے عیسے کو لکھا عیسے نے آپکے قتل کرنے سے معافی چاہی اور یہ لکھ بھیجا کہ خلیفہ کسی آدمی کو بھیجدیں تاکہ میں امام کو اسکے سپرد کردوں۔ اگر نہیں بھیجے گا تو میں انکو چھوڑدونگا جب رشید کو یہ خبر معلوم ہوی تو اسنے لکھ بھیجا کہ امام کو سندی بن شاہک کے سپرد کردے اور سندی کو جناب امام کے قتل کرنیکا حکم بھیجدیا اسنے آپکے کھانے میں زہر ملادیا۔ کہتے ہیں کہ کھجوروں میں آپ کو زہر دیا گیا جس سے آپ لوٹ پوٹ ہونے تھے تین دن کے بعد انتقال فرماگئے آپ کی عمر اسوقت پینسٹھ برس کی تھی ❖

وتوفی فی خمس من شہر رجب ۱۸۳ھ واولادہ فی فصول المھمۃ سبعۃ وثلاثون واشہرھم علی الرضا آپکا انتقال پانچویں رجب ۱۸۳ھ کو ہوا۔ اور فصول مہمہ کے مصنف نے ۳۷ آپکی اولاد کے آدمی لکھے ہیں ❖

ومن مصنفاتہ مسند الامام موسی بن جعفر الکاظم رواہ ابو نعیم الاصفہانی صاحب حلیۃ الابرار (کشف الظنون فی اسامی الکتب والفنون) آپکی مشہور تصانیف میں سے مسند ہے جسکو حافظ ابونعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الابرار نے آپ سے روایت کیا ہے ❖

امام علی بن موسے الرضا علیہ السلام

ولد علی بن موسی الرضا بالمدینۃ ۱۴۸ھ وقیل ۱۵۳ھ امہام ولد یقال لہا ام البنین و اسمہا اروی کنیتہ ابوالحسن القابہ الرضا والصابر والزکی والولی زین کی خواص الائمہ

جناب امام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا ۱۴۸ھ یا ۱۵۳ھ کو مدینہ طیبہ میں تولد ہوئے آپکی والدہ ماجدہ ام الولد تھیں جنکو بعض نے ام البنین لکھا ہے۔ انکا اسم شریف اروی تھا

جناب امام کی کنیت ابو الحسن اور القاب رضا۔ اور صابر۔ اور زکی اور ولی ہین +

قال ابراهیم بن العباس ما رأیت اعلم منه وکان المامون یمتحنه بالسوال عن کل امر فیجیبه الجواب الشافی وکان قلیل النوم کثیر الصوم لا یفوته صوم ثلاثة ایام من کل شهر وکان کثیر الخیر واکثر ما یکون فی اللیالی المظلمة وکان جلوسه فی الصیف علی حصیر و فی الشتاء علی مسح (تذکرہ خواص الامہ)
ابراہیم بن عباس کہتا ہے کہ مینے ان سے زیادہ کوئی عالم نہین دیکھا مامون اکثر سوالات مین اُن کا امتحان لیا کرتا تھا۔ اور آپ اسکو جواب شافی دیا کرتے تھے۔ آپ بہت کم سوتے تھے۔ اور روزے کثرت سے رکھا کرتے تھے۔ ہر مہینے کے تین دن کے روزے آپنے کبھی نہین فوت کیے آپ اکثر اندھیری راتون مین خیرات دیا کرتے تھے۔ اور گرمی کے دنون مین چٹائی پر اور جاڑے کے دنون مین کمبل پر بیٹھا کرتے تھے •

وفی الصواعق هو انبههم ذکرا واجلهم قدرا ومن ثم احله المامون محل مهجته وانکحه ابنته واشرکه فی مملکته وفوض الیه امر الخلافة فانه کتب بیده کتابا سنة احدی ومائتین بان علی الرضا ولی عهده واشهد علیه جمعا کثیرا لکنه توفی قبله فاسف علیه کثیرا واخبر قبل موته بانه یاکل عنبا او رمانا مسموما وان المامون یرید دفنه خلف الرشید ولم یستطع وکان ذلک کله کما اخبر به (صواعق محرقہ) صواعق محرقہ مین ہے کہ سب سادات سے از روی ذکر کے روشن تر مین اور قدر مین سب سے برتر مین اسی وجہ سے مامون نے اپنے سینہ مین انکو جگہ دی تھی اور اپنی بیٹی کے ساتھ انکا نکاح کیا تھا۔ اور اپنی مملکت مین شریک بنایا تھا اور امر خلافت انکی طرف سپرد کر گیا تھا سنہ ۲۰۱ ہجری مین ایک جماعت کی گواہی سے آپکی ولی عہدی کا عہدنامہ اپنے ہاتھ سے لکھدیا تھا۔ لیکن آپ اُس سے پہلے انتقال فرما گئے جسپر کہ مامون کو نہایت افسوس ہوا آپنے اپنی موت سے پہلے آگاہ کیا تھا کہ آپکو زہر دار انگور یا انار کھلایا جائیگا مامون کا ارادہ تھا کہ مرنے کے بعد رشید کے پہلو مین خود دفن ہو لیکن یہ بات اسکو حاصل نہوئی اور مامون کی جگہ پر جناب امام دفن ہوئے۔ یہ سب خبرین جناب امام نے اپنے انتقال سے پہلے بیان فرمائی ہین +

عن موسی بن عمران قال رأیت علیا الرضا فی مسجد المدینة وهارون الرشید یخطب قال تروننی وایاه ندفن فی بیت واحد (تذکرہ خواص الامہ) موسی بن عمران ناقل ہین کہ مینے جناب امام علی الرضا علیہ التحیہ والثنا کو مدینہ کی مسجد مین دیکھا اسوقت ہارون رشید منبر پر خطبہ پڑھ رہا تھا آپنے فرمایا مین دیکھتا ہون کہ مین اور یہ ہارون رشید ایک گھر مین دفن ہونگے +

ومنہم الیہ معروف الکرخی استاذ السری السقطی لانہ اسلم علی یدہ (رواہ الحاکم) معروف کرخی استاذ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ جناب امام علیہ السلام کے غلاموں میں سے تھے کیونکہ وہ آپکے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے۔

عن محمد بن عیسی بن حبیب قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فی مسجد الذی ینزل الحجاج فیہ ببلدنا فسلمت فوجدت عندہ طبقا من خوص المدینۃ فیہ تمر صیحانی فناولنی منہ ثمانی تمرۃ فلما کان بعد عشرین یوما قدم ابو الحسن علی الرضا من المدینۃ ونزل ذلک المسجد وھرع الناس للسلام علیہ فمضیت نحوہ فاذا ھو جالس فی موضع الذی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فیہ وبین یدیہ طبق من خوص المدینہ فیہ تمر صیحانی فسلمت علیہ فاستدنانی وناولنی قبضۃ من ذلک التمر فاذا اعدھا بعدد ما ناولنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقلت لہ زدنی فقال لو زادک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزدناک (رواہ الحاکم) محمد بن عیسے بن حبیب کہتا ہے کہ مینے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ہمارے شہر کی مسجد مین آپ فروکش ہوے ہین مین حضور کے سلام کے لیے حاضر ہوا ہون اور سرکار کے سامنے مدینہ کی کہجورون کے پتون کا طبق رکہا ہوا ہے جس مین صیحانی کہجورین ہین آپنے مجہکو ان مین سے آٹھ کہجورین عطا فرمائی ہین جب اس خواب پر بیس دن گذر گئے تو جناب امام ابو الحسن علی الرضا مدینہ سے تشریف لائے اور اسی مسجد مین اترے اور لوگ سلام کے لیے دوڑے مین بہی آپکے پاس گیا دیکہا تو آپ اسی مقام پر تشریف رکہتے ہین جس جگہ پر کہ مینے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا تہا۔ اور مدینہ کی کہجور کے پتون کا طبق صیحانی کہجورون سے بہرا ہوا آپکے سامنے رکہا ہوا ہے مینے سلام عرض کیا آپنے مجہے قریب بلاکر مٹہی بہر کر ان کہجورون مین سے عطا فرمائین مینے انکو شمار کیا تو اسی تعداد کے مطابق پائین جو مجہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین عطا فرمائی تہین۔ مینے جناب امام علیہ السلام سے عرض کیا آپ مجہے زیادہ عطا کرین آپنے فرمایا اگر تجہے جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ عطا کرتے تو ہم بہی زیادہ دیتے۔

وفی الصواعق لما دخل نیسابور کما فی تاریخہا وشق سوقہا وعلیہ مظلۃ لا یری من ورائہا تعرض لہ الحافظان ابو زرعۃ الرازی ومحمد بن اسلم الطوسی ومعہما من طلبۃ العلم والحدیث ما لا یحصی فتضرعا الیہ ان یریہم وجہہ ویروی لہم حدیثا عن آبائہ فاستوقف البغلۃ وامر غلمانہ بکشف المظلۃ واقر عیون تلک الخلائق برؤیۃ طلعتہ المبارکۃ فکانت لہ ذوابتان مدلیتان علی عاتقہ والناس بین صارخ وباک ومتمرغ فی التراب ومقبل لحافر بغلتہ۔ فصاحت العلما

یامعاشر الناس انصتوا فانصتوا واستملی منه الحافظ المذکوران فقال حدثنی ابی موسی الکاظم عن ابیه جعفر عن ابیه محمد الباقر عن ابیه زین العابدین عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابیطالب قال حدثنی حبیبی وقرة عینی ابو القاسم رسول الله صلی الله علیه وعلی آله وسلم قال حدثنی جبرئیل قال سمعت رب العزة سبحانه یقول لا اله الا الله حصنی فمن قالها دخل حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی ۔ ثم ارخی الستر وسار فعد اهل المحابر والدوی الذی یکتبون فانا فوا عشرین الفا وفی روایة ان الحدیث المروی ۔ الایمان معرفة بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان ۔ لعلهما واقعتان ۔

وقال احمد لو قرأت هذا الاسناد علی مجنون لبرئ من جنته سواعق محرقہ میں علامہ ابن حجر تاریخ نیساپور سے ناقل ہیں کہ جب جناب امام علی موسی الرضا نیساپور میں تشریف لیگئے تو زائرین کے ازدحام سے چلنا دشوار تھا ۔ آپ ایک خچر پر سوار تھے اور آپ پر چھاتہ لگا ہوا تھا جسکی وجہ سے لوگ آپ کو نہیں دیکھ سکتے تھے ابوزرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی اس زمانہ کے مشہور حافظان حدیث نے آگے بڑھکر باگ تھام لی ۔ طلبہ علم اور محدثین کی جماعت کثیر ان دونوں کے ہمراہ تھی جو شمار میں نہیں آسکتی تھی ۔ دونو بزرگون نے نہایت عجز سے عرض کی کہ حضور لوگوں کو اپنے جمال باکمال سے مشرف فرمائیں ۔ اور اپنے آباء کرام کی کوئی حدیث سنائیں ۔ آپ نے خچر کو کھڑا کردیا اور چھتری کو اتار دیا ۔ آپ کی طلعت مبارک کو دیکھکر خلقت کی آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوئی ۔ دو گیسو آپکے کندھوں پر لٹکے ہوئے تھے لوگ روتے اور چلاتے اور مٹی میں لوٹتے ۔ اور خچر کے پاؤن کو چومتے تھے ۔ علما نے پکار کر کہا اے لوگو خاموش ہوجاؤ تمام لوگ خاموش ہوگئے دو حافظان حدیث کی التماس پر آپنے فرمایا مجھ سے میرے باپ امام موسی کاظم نے بیان کیا ہے ۔ اور ان سے انکے والد ماجد امام جعفر صادق نے کہا ہے ۔ اور ان سے ان کے پدر بزرگوار امام محمد باقر نے روایت کیا ہے اور ان سے انکے اب مکرم امام زین العابدین نے نقل کیا ہے ۔ اور وہ اپنے باپ امام حسین سے ناقل ہیں کہ اور اپنے والد مہربان جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے آگاہ کیا ۔ کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ کلمہ لا الہ الا اللہ میرا حصن ہے اور جو میرے حصن میں داخل ہوا میرے عذاب سے بیخوف ہوا ۔ یہ کہکر جناب امام نے پردہ چھوڑ دیا ۔ اور تشریف لیگئے ۔ جو لوگ کہ دوات اور قلم لیکر اس حدیث کو لکھ رہے تھے انکا شمار کیا گیا تو انکی تعداد بیس ہزار کے قریب پہونچ گئی ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جناب امام نے اس حدیث کو بیان فرمایا تھا کہ ایمان قلب کی معرفت حاصل ہونے اور زبان کے ساتھ اقرار کرنے اور ارکان کے ساتھ عمل کرنے کا نام ہے ۔ شاید یہ دونوں واقعات علیحدہ علیحدہ ہوے ہوں ۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر

اس حدیث کو انہیں اسناد کے ساتھ پڑھکر دیوانہ پر پہونکا جائے تو البتہ اسکی دیوانگی جاتی رہے گی۔ اور وہ تندرست ہوجائیگا ✦

وکانت وفاتہ سنہ ۲۰۳ھ فی اخر صفر وعمرہ خمس وخمسون ودفن بسناباد رستاق من اعمال طوس و اولادہ خمسۃ واشہرہم جواد (صواعق) آپ کی وفات سنہ ۲۰۳ھ میں صفر کے آخرے تاریخون مین ہوئی ہے اسوقت اپکی عمر پچپن برس کی تہی۔ آپ قریہ سناآباد مین جو شہر طوس کا ایک گانون ہے دفن ہوے ہین آپکی پانچ اولاد تہین جن مین زیادہ مشہور امام جواد علیہ السلام ہین ✦

ومن مصنفاتہ مسند اہل البیت (کشف الظنون) آپ کی تصنیفات مین سے مشہور کتاب مسند اہل بیت ہے جس مین اہل بیت کے روایات کو جناب امام نے جمع فرمایا ہے ✦

امام جواد علیہ السّلام

امہ ام الولد یقال لہا سکینۃ المرسیۃ وکنیتہ ابوجعفر ککنیۃ جدہ محمد الباقر ولقبہ۔ تقی والجواد والقانع والمرتضی ولد بالمدینۃ تاسع عشر رمضان سنہ ۱۹۵ھ (تذکرہ خواص الامہ) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا نام نامی سکینۃ المرسیہ تہا جناب امام کی کنیت آپکے جد امجد امام محمد باقر علیہ السلام کی کنیت ہے ابوجعفر تہی آپکے مشہر القاب تقی اور جواد ہین اور آپکے القانع اور المرتضی کے القاب بہی مشہور ہین انیسوین رمضان سنہ ۱۹۵ھ کو مدینہ منورہ مین آپکا تولد ہوا ✦

(وفی الصواعق) کان واقف والصبیان یلعبون فی ازقۃ بغداد ومر المامون ففروا ووقف محمد وعمرہ تسع سنین فالقی محبتہ فی قلبہ فقال لہ یا غلام ما منعک من الانصراف فقال لہ یا امیرالمومنین لم یکن بالطریق ضیق فاوسعہ لک ولیس لی جرم فاخشی والظن بک حسن ان تضر من لاذنب لہ فاعجبہ کلامہ وحسن صورتہ فقال ما اسمک واسم ابیک فقال محمد بن علی الرضا فترحم علیہ وعلی ابیہ وساق جوادہ وکان معہ بزاۃ للصید فلما بعد عن العمران وارسل بازا علی دراجۃ فغاب عنہ ثم عاد وفی منقارہ سمکۃ وتعجب من ذلک غایۃ العجب و رجع فرای الصبیان علی حالہم ومحمد عندہم ففروا الا محمد فدنا منہ وقال یا محمد ما فی یدی فقال یا امیرالمومنین ان اللہ خلق فی بحر قدرتہ سمکا صغارا تصیدہا بزاۃ الملوک والخلفاء فیختبر بہا سلالۃ اہل المصطفی علیہ وعلیہم السلام فقال انت ابن الرضا حقا واخذہ معہ واحسن الیہ وبالغ فی اکرامہ ولم یزل مشغفا بہ مما ظہر لہ بعد ذلک

من فضله وعلمه وكمال عقله وظهور برهانه مع صغر سنه وعزم على تزويج بنته ام الفضل وصمم
على ذلك فمنعه العباسيون من ذلك خوفاً من ان يعهد اليه كما عهد الى ابيه فذكر لهم انما اختاره
لتميزه على كافة اهل الفضل علماً ومعرفة وحلماً مع صغر سنه فتنازعوا فى اتصاف محمد بذلك ثم
تواعدوا على ان يرسلوا اليه من يختبره فارسلوا اليه يحيى بن اكثم وخواص الدولة فامر المامون
جمع حسن لمحمد فجلس عليه فساله يحيى مسائل فاجابه باحسن جواب فقال له الخليفة
احسنت يا ابا جعفر فان اردت ان تسال يحيى ولو مسئلة واحدة فقال له ما تقول فى رجل نظر الى
مراة اول النهار حراماً ثم حلت له عند ارتفاع الشمس ثم حرمت عليه عند الظهر ثم حلت له
العصر ثم حرمت عليه المغرب ثم حلت له العشاء ثم حرمت عليه نصف الليل ثم حلت له الفجر فقال
يحيى لا ادرى فقال محمد امة نظرها اجنبى وهو حرام ثم اشتراها عند ارتفاع النهار واعتقها
الظهر وتزوجها العصر وظاهر منها المغرب وكفر العشا وطلقها رجعياً نصف الليل وراجعها الفجر
فعند ذلك قال المامون للعباسيين قد عرفتم ما تنكرون ثم زوجه فى ذلك المجلس بنته ام الفضل
ثم توجه بها الى المدينة فارسلت تشتكى منه لابيها انه تسرى عليها فارسل اليها ابوها انا لم
نزوجك له لنحرم عليه حلالاً فلا تعودى لمثله ثم صواعق محرقہ میں ہے کہ ایک دن آپ بغداد کی گلی میں کھڑے
ہوئے تھے لڑکے کھیل رہے تھے مامون کی سواری آئی لڑکے بھاگ گئے آپ کھڑے رہے اسوقت آپ کی
عمر نو برس کی تھی مامون نے جب جناب امام کو دیکھا تو اسکے دل میں امام کی محبت پیدا ہوگئی اور آپ سے
پوچھنے لگا اے لڑکے تو کیوں نہیں بھاگ گیا۔ آپنے جواب دیا یا امیرالمومنین رستہ تنگ نہیں تھا کہ میرے
ہٹ جانے سے تمہاری سواری کا رستہ کشادہ ہوجاتا۔ اور میں مجرم نہیں تھا کہ آپکے خوف سے بھاگ جاتا
اور تمہاری نسبت میرا گمان بھی نیک تھا۔ کہ بغیر جرم کے کسی کو نہیں ستاتے ہیں گے۔ مامون کو یہ کلام
نہایت پسند آیا۔ اور آپکی صورت بھلی معلوم ہوئی۔ پوچھا تمہارا اور تمہارے باپ کا کیا نام ہے آپنے فرمایا
محمد بن علی الرضا۔ مامون نے آپ پر اور آپکے والد ماجد پر رحمت بھیجی اور اپنا گھوڑا بڑھا دیا۔ مامون اسوقت
شکار کھیلنے کے لیے نکلا تھا۔ اور اسکے ساتھ چند باز تھے جب آبادی سے دور نکل گیا تو ایک باز
کو تیتر پر چھوڑا وہ غائب ہوگیا جب لوٹ آیا تو اسکی چونچ میں ننھی سی ایک مچھلی تھی۔ مامون دیکھکر نہایت
متعجب ہوا اور وہاں سے لوٹا لڑکے کھیل رہے تھے جناب امام کے سوا سب بھاگ گئے مامون نے
قریب ہوکر پوچھا یا محمد میرے ہاتھ میں کیا ہے آپنے فرمایا یا امیرالمومنین خدا تعالے نے اپنے دریا کی قدرت
میں ایک ننھی سی مچھلی پیدا کی ہے جسکو کہ بادشاہوں کے باز شکار کرتے ہیں اور اہلبیت مصطفیٰ پہلے

صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند اس سے خبر دیتے ہین ماموں نے کہا بے شک آپ امام علی الرضا کے فرزند ہین آپکو
اپنے ساتھ لیگیا اور نہایت تکریم سے پیش آیا جس قدر کہ اسپر آپکے علم و فضل اور کمال عقل اور علو برہان کی حقیقت
کہلتی گئی اسیقدر وہ آپکی تعظیم و تکریم مین مبالغہ کرتا گیا۔ آخرش اس نے جناب امام سے اپنی بیٹی ام الفضل
کے نکاح کرنے کا قصد کیا۔ بنی عباس اس خوف سے مانع ہوئے۔ کہ ان کے باپکیطرح سے کہین انکو بہی
ولیعہد نہ بنای۔ ماموں نے عباسیون سے کہا مینے باوجود اس صغر سنی کے تمام اہل فضل پر علم اور فضل اور
علم مین انکے ممتاز ہونیکی وجہ انکو اس کام کے لیے منتخب کیا ہے بنی عباس آپکے ان اوصاف مین تنازع کرنی
لگے اور ان لوگون نے مقرر کیا کہ ہم ایک ایسے آدمی کو لائین گے جو ان امور مین انکا امتحان کرے اس
بات کے لیے انہون نے اس زمانہ کے زبردست عالم اور بے نظیر مناظر یحیی بن اکثم کو پیش کیا سب اراکین
دولت اسوقت جمع تہے خلیفہ نے جناب امام کے لیے ایک پر تکلف مسند بچھانیکا حکم دیا جب جناب نے اسپر
جلوس فرمایا یحیی نے ان سے چند مسائل پوچھے آپنے دلائل واضح سے جواب دیے خلیفہ نے کہا یا ابا جعفر
آپنے بہت ہی اچھی طرح سے انکے مسائل کا جواب دیا ہے۔ اگرچہ ایک ہی مسئلہ ہو مگر آپ یحیی سے ضرور
پوچھین آپنے یحیی سے مخاطب ہو کر فرمایا تم اس مسئلہ مین کیا کہتے ہو کہ صبحکو ایک مرد نے ایک عورت
کیطرف دیکھا۔ اور وہ اسوقت اسپر حرام تہی۔ پہر آفتاب کے طلوع کے وقت وہ اسپر حلال ہو گئی۔ پہر ظہر کیوقت
اسپر حرام ہو گئی اور عصر کے وقت پہر حلال ہو گئی پہر مغرب کے وقت حرام ہو گئی پہر عشا کو حلال ہو گئی اور آدہی
رات کو حرام ہو گئی۔ پہر فجر کو حلال ہو گئی یحیی نے کہا مین اس مسئلہ کو نہین جانتا۔ جناب امام نے فرمایا
صبحکو ایک اجنبی نے ایک کنیز کی طرف دیکھا وہ اسوقت اس مرد پر حرام تہی اور آفتاب کے طلوع کے وقت
اسکو خرید لیا وہ اسپر حلال ہو گئی ظہر کے وقت اس نے اسکو آزاد کر دیا اور عصر کے وقت اس سے نکاح کیا۔ اور
مغرب کے وقت ظہار کیا اور عشا کو کفارہ دیا۔ اور آدہی رات کو اسے طلاق رجعی دی اور فجر کو اس سے
رجوع کیا یہ سنکر ماموں نے بنی عباس سے کہا جس بات پر تم جھگڑتے تھے اب تمنے دیکھ لیا۔ پہر اسی مجلس
مین جناب امام کے ساتھ اپنی بیٹی ام الفضل کا نکاح کر دیا۔ جناب امام ماموں کی بیٹی کو لیکر مدینہ شریف
چلے گئے وہان سے اسنے اپنے باپکے پاس شکایت کر بہیجی کہ جناب امام کنیزون کے ساتھ خلا ملا رکہتے
ہین ماموں نے جواب مین کہلا بہیجا کہ ہمنے تیرا نکاح انکے اسلیے نہین کیا کہ تو انپر خدا کے حلال کو
حرام کرے ہرگز ایسی باتین پہر نکریو

وتوفی فی المحرم سنہ عشرین ومائتین ودفن فی مقابر قریش فی ظہر جدہ الکاظم وعمرہ خمس و

چو غماز باکمر گفتن بروزه چه خود را از تو بر بن ہم پشت مدرسی مداین گفتن ز و بیدار میشد بگفته منه حلال نگردد منتخب

عشرون سنة ویقال انه سم ایضا (صواعق) آپ کا انتقال محرم ۲۲۰ھ کو ہوا۔ اور بغداد میں قبرستان قریش میں اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پشت کے پیچھے دفن ہوئے پچیس برس آپنے عمر پائی کہتے ہیں کہ آپکو بھی زہر دیا گیا ہے ۔

یقال ان ام الفضل بنت المامون سقته بامر ابیها (تذکرہ خواص الامہ) سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ میں لکھتے ہیں کہ ام الفضل مامون کی بیٹی نے اپنے باپ کے حکم سے آپکو زہر دیا ۔

الامام علی العسکری علیہ السلام

قال ابن الخشاب فی تاریخ موالید اهل البیت ولد ابو الحسن علی الهادی بالمدینة فی رجب سنة ۲۱۴ وامه ام ولد یقال لها سمانة المغربیة وکنیته ابو الحسن والقابه الهادی والمتوکل والناصح والنقی والمرتضی والفقیه والامین والطیب تاریخ موالید اہل بیت میں ابن الخشاب لکھتے ہیں کہ جناب امام ابو الحسن علی الہادی علیہ السلام کی ولادت باسعادت رجب ۲۱۴ھ میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جنکا کہ اسم مبارک سمانہ مغربیہ تھا۔ آپکی کنیت ابو الحسن ہے۔ اور المتوکل۔ اور الناصح اور النقی اور المرتضے اور الفقیہ اور الامین اور الطیب القاب ہیں ۔

وسمی العسکری لانه لما اشخص من المدینة النبویة الی سر من رأی واسکنه بها وکانت تسمی العسکر فعرف بالعسکری فکان وارث ابیه علما وسخاء امن ثم جاءه الاعرابی من اعراب الکوفة وقال انی من المتمسکین بولاء جدك وقد رکبنی دین اثقلنی حمله ولم اقصد لقضائه سواك فقال کم دینك قال عشرة الاف درهم فقال طب نفسك بقضائه انشاء الله تعالی ثم کتب له ورقة فیها ذلك المبلغ دینا علیه وقال له ائتنی بها فی المجلس العام وطالبنی بها واغلظ فی الطلب ففعل فاستمهله ثلاثة ایام فبلغ ذلك المتوکل فامر له بثلاثین الفا فلما وصلته اعطاها الاعرابی فقال یا ابن رسول الله ان العشرة الالاف لا اقضی اربی فابی ان یسترد منه من الثلاثین شیئا فولی الاعرابی وهو یقول الله اعلم حیث یجعل رسالته ونقل بعض الحفاظ ان امرأة زعمت انها شریفة بحضرة المتوکل فسأل عمن یخبره بذلك فدل علی علی العسکری فجاء فاجلسه معه علی سریره فسأل یخبره بذلك فقال ان الله حرم اولاد الحسین علی السباع فتلقی السباع فعرض علیها ذلك فاعترفت بکذبها ثم قیل للمتوکل الا تجرب ذلك فیه فامر بثلاثة من السباع فجیء بها فی صحن قصره ثم دعاه فلما دخل بابه اغلقه علیه والاسباع قد اصمت الاسماع من زئیرها فلما مشی فی الصحن یرید الدرجة مشت الیه اسکنت فتمسحت

وحالت خوف معهو بعد انکه ثم دخت فضعد المتوکل وجلس معه ساعة ثم نزل ففعلت معه الاول حتی خرج فاتبع المتوکل بجائزة عظیمة فقیل للمتوکل انفعل کما فعل ابن عمک قال اتریدون ان تقتلنی رضوا عن معروقه) آپ کا نام عسکری اسوجہ سے ہوا کہ آپ مدینہ منورہ سے سرمن راہ مین جسکو سامرہ کہتے ہین نکالے گئے تھے اور سامرہ کا دوسرا نام عسکر بھی ہے اسلیے آپ عسکری مشہور ہوئے۔ آپ علم اور سخاوت مین اپنے والد ماجد کے وارث تھے ایک دفعہ کوفہ کے اعراب مین سے ایک اعرابی آپ کی خدمت مین آکر کہنے لگا مین آپ کی جد امجد کی دوستی کے ساتھ متمسک ہون اور قرض کے بوجہ سے دب گیا ہون مین آپکے سوا اسکے ادا ہونیکی سبیل نہین جانتا آپنے فرمایا تجھے کتنا قرض دینا ہے کہنے لگا دس ہزار درہم آپنے فرمایا تو غم نہ کہا انشاءاللہ ادا ہو جائیگا۔ آپنے اسکو دس ہزار درہم کا تمسک لکھدیا اور کہا کہ اس تمسک کو لیکر مجلس عام مین ہمارے پاس آئیو اور سخت تقاضا کیجیو۔ اسنے ویسا ہی کیا آپنے اس سے میٹھی باتین کرکے تین دن کا وعدہ کیا خلیفہ متوکل کو یہ معلوم ہوا اس نے تیس ہزار درہم آپ کی خدمت مین بھیجے آپنے وہ سب اس اعرابی کو دیدیے اعرابی نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میری نہایت درجہ کی آرزو دس ہزار درہم تھے بیس ہزار آپ لے لین آپنے تیس ہزار مین سے ایک درہم کے بھی واپس لینے سے انکار کیا۔ اعرابی حضرت کی خدمت سے یہ کہتا ہوا لوٹا کہ اللہ تعالی اپنی رسالت کے مقام کو خوب پہچانتا ہے بعض حافظان اخبار بیان کرتے ہین کہ متوکل کے سامنے ایک عورت نے سیدانی ہونیکا دعوی کیا متوکل نے کہا کوئی طریقہ ایسا ہے کہ جس سے اس عورت کے اس دعوی مین آزمایش کیجائے لوگون نے جناب امام علی العسکری کیطرف دلالت کی متوکل نے جناب امام کو بلاکر اپنے تخت پر بٹھایا اور اس عورت کے دعوے سیادت مین امتحان کرنے سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ پروردگار نے درندون پر حسین کی اولاد کا گوشت حرام کیا ہے تم درندون کو اسکے پیچھے ڈالدو یہ سنکر اس عورت نے اپنے جھوٹ کا اقرار کیا۔ لوگون نے متوکل سے کہا انکا تجربہ کیون نہین کرتے متوکل نے تین درندے قصر کے صحن مین چھوڑوا دیے پھر جناب امام کو بلوایا آپ کو اس مین داخل کرکے دروازہ بند کردیا اور خود چھت پر چڑھ کر تماشا دیکھنے لگا جب درندون نے دروازہ کے کھلنے کی آواز سنی تو خاموش ہو گئے جب آپ صحن مین پہونچکر سیڑھی پر چڑھنے لگے تو درندے آپکی طرف بڑھے اور ٹھیر گئے۔ اور آپکو چہار گرد پھرنے لگے آپ اپنی آستین انپر ملتے تھے پھر درندے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے۔ متوکل جناب امام کے ساتھ چھت پر سے باتین کرتا رہا اور اتر آیا پھر جناب صحن سے باہر تشریف لے آئے متوکل نے آپکے پاس گران بہا صلہ بھیجا لوگون نے متوکل سے کہا تو بھی ایسا

کر کے کہا۔ جس طرح سے تیرے ابن عم نے کہا ہے متوکل کہنے لگا شاید تم میرے قتل کے خواہاں ہو ؞
وتوفی ابو الحسن علی الهادی وله من العمر اربعون سنة یوم الاثنین لخمس لیال بقین من جمادی الآخرة
سنة ۲۵۴ ودفن فی داره بسر من رای یقال انه مات مسموما واولاده اربعة اشهرهم حسن الخالص۔
(صواعق محرقہ) جناب امام ابو الحسن علی الہادی پیر کے دن پچیسویں جمادی الآخر ۲۵۴ سنہ کو فوت ہوئے
آپ کی عمر چالیس برس کی تھی اور سامرہ میں اپنے گھر میں دفن ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی بھی زہر سے
رحلت ہوئی ہے آپ کی چار اولادیں تھیں جن میں سے جناب امام حسن الخالص زیادہ تر مشہور ہوئے

الامام حسن الخالص علیہ السلام

امه ام ولد یقال لها سوسن وکنیته ابو محمد والقابه الخالص والسراج والعسکری ولد بالمدینة
لثمان خلون ربیع الآخر سنة ۲۳۲ (تذکرہ خواص الامہ) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جنکا کہ نام
سوسن تھا۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور آپکے القاب الخالص اور السراج اور عسکری تھے۔ آپ آٹھویں
ربیع الآخر ۲۳۲ سنہ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ؞
وقع لبهلول معه انه رآه وهو صبی یبکی والصبیان یلعبون فظن انه یتحسر علی ما فی ایدیهم
فقال اشتری لک ما تلعب به فقال یا قلیل العقل ما للعب خلقنا فقال له فلماذا خلقنا قال للعلم والعبادة
فقال له من این لک ذلک قال من قول الله تعالی افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون
ثم ساله ان یعظه فوعظه بابیات ثم خر الحسن مغشیا علیه فلما افاق قال له ما نزل بک وانت
صغیر لا ذنب لک فقال الیک عنی یا بهلول انی رأیت والدتی توقد النار بالحطب الکبار فلا
تتقد الا بالصغار وانی اخشی ان اکون من صغار حطب جهنم۔ ولما حبس قحط الناس بسر
من رای قحطا شدیدا فامر الخلیفة المعتمد بن المتوکل بالخروج للاستسقاء ثلاثة ایام
فلم یسقوا فخرج النصاری ومعهم راهب کلما مد یده الی السماء هطلت ثم فی الیوم الثانی
کذلک فشکک بعض الجهلة وارتد بعضهم فشق ذلک علی الخلیفة فامر باحضار الحسن الخالص
فقال ادرک امة جدک رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل ان تهلک فقال الحسن یخرجون
غدا وازیل الشک ان شاء الله تعالی وکلم الخلیفة فی اطلاق اصحابه من السجن فاطلقهم له
فلما خرج الناس للاستسقاء رفع الراهب یده مع النصاری غیمت السماء فامر الحسن بالقبض
علی یده فاذا فیها عظم آدمی فاخذه من یده وقال استسق فرفع یده فزال الغیم وطلعت الشمس

ذو القرنین

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک ذو قرنیہا (اخرجہ احمد فی المناقب وابن ابی شیبۃ والحکیم الترمذی والحاکم فی المستدرک وابو نعیم فی المعرفۃ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) جناب امیر سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے بہشت میں ایک خزانہ ہے اور تو اسکا ذو القرنین ہو یعنے دونو طرف کا مالک ہو قال الہروی فی تفسیر ذو قرنیہا ای طرفیہا یعنے الجنۃ ہروی ذو القرنین کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ قرنین سے یہاں جنت کی دونوں طرف مراد ہیں ؛؛

قال ابو عبید ذو قرنی ہذہ الامۃ ابو عبیدہ کہتا ہے ذو قرنیہا میں ضمیر مونث غائب امت کی طرف راجع ہے یعنے یا علی تم اس امت کے ذو القرنین ہو ؛

(۲) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصیکم بحب ذی قرنیہا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن ولا یبغضہ الا منافق من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ حنطب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تمہیں اس امت کو ذو القرنین کی محبت کی وصیت کرتا ہوں۔ بتحقیق اس سے محبت نہیں کریگا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق جسنے کہ اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی جسنے اس سے بغض کیا مجھ سے بغض کیا ؛

(۳) عن ابی الطفیل ان ابن الکوی سأل علی بن ابی طالب عن ذی القرنین انبیا کان ام ملکا قال لم یکن نبیا ولا ملکا ولکن کان عبدا صالحا احب اللہ فاحبہ ونصح اللہ فنصحہ بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ فمات ثم احیاہ اللہ لجہادہم ثم بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ الآخر فمات فاحیاہ اللہ لجہادہم فلذلک سمی ذا القرنین وقال ان فیکم مثلہ (اخرجہ ابن عاصم فی سننہ وابن المنذر وابن مردویہ وابن الانباری وابن عبد الحکم نقلت عن کنز العمال) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ خارج کے پیشوا ابن الکوی نے جناب امیر سے پوچھا کہ ذو القرنین نبی تھا یا بادشاہ آپنے فرمایا نبی تہا نہ بادشاہ ایک نیک بندہ تھا خدا تعالیٰ سے محبت کی اور اسکو صاحب محبت بنا دیا اور خدا تعالیٰ سے نصیحت کی اور اسکو نصیحت والا کر دیا۔ پہر اسکو خدا نے اسکی قوم کیطرف بہیجا ان لوگوں نے اسکی کنپٹی پر چوٹ لگائی جسکے سبب سے کہ اسکا انتقال ہو گیا پہر خدا تعالیٰ نے اسکو انکے جہاد کے لیے زندہ کر کے اس قوم کی طرف بہیجا انہوں نے اسکی دوسری کنپٹی پر مارا وہ مر گیا خدا نے اسکو پہر انکے جہاد کیواسطے زندہ کیا۔ اسیلئے اسکا نام ذو القرنین ہوا۔ اسکے بعد جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بتحقیق تم میں اسکی مثال موجود ہے ؛

(۴) عن سالم بن ابی الجعد قال سئل علی عن ذی القرنین انبی ہو قال سمعت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم

يعجب الناس من ذلك فقال الخليفة للحسن ما هذا يا ابا محمد فقال هذا عظم نبي ظفر به هذا الراهب
من بعض القبور ما كشف عن عظم النبي تحت السماء الا هطلت بالمطر فامتحنوا ذلك العظم
فكان كما قال وزالت الشبهة عن الناس ورجع الحسن الى داره واقام عزيزا مكرما وصلاة
الخليفة تصل اليه كل وقت (صواعق محرقہ) آپ ابھی لڑکے ہی تھے کہ آپکو بہلول دانا نے دیکھا کہ
لڑکے کھیل رہے ہیں اور آپ انکے قریب کھڑے رو رہے ہیں بہلول کو خیال آیا کہ شاید آپ اس چیز کے لیے
روتے ہیں جس سے کہ لڑکے کھیل رہے ہیں بہلول نے کہا میاں صاحبزادے میں ایسی کھیلنے کی
چیز تمہیں بھی مول لے دوں آپنے فرمایا اے کم عقل ہم کھیلنے کے لیے نہیں پیدا ہوئے۔ بہلول
نے کہا پھر ہم کس چیز کے لیے پیدا ہوئے ہیں آپنے فرمایا علم اور عبادت کے لیے بہلول نے کہا آپ نے
یہ بات کہاں سے حاصل کی ہے آپنے کہا خدای پاک کے کلام مبارک کی آیات یہ جانتے ہو کہ تم
بیکار پیدا ہوئے ہو اور تم ہماری طرف نہیں رجوع کروگے۔ پھر بہلول نے آپ سے چند نصیحت کی باتیں
پوچھیں آپنے چند پند آمیز شعر پڑھے۔ پھر جناب حسن علیہ السلام بیہوش ہوکر بہلول پر گر گئے۔ جب افاقہ
میں آئے تو اس نے پوچھا کہ آپکو کیا ہو گیا۔ آپ ابھی بچے ہیں آپنے تو ابھی کوئی خطا نہیں کیا آپ
نے فرمایا اے بہلول میرے پاس سے ہٹ جا میں نے اپنی والدہ کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا کہ موٹی لکڑیوں
کو آگ نہیں لگی جب تک کہ اس نے پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں نہیں جلائیں اس طرح سے ہی مجھ
بھی ڈر ہے کہ کہیں میں ہی جہنم کی چھوٹی لکڑی نہ بنجاؤں۔ اور جب آپ سامرہ میں قید ہو گئے لوگوں
میں قحط شدید پڑ گیا۔ خلیفہ معتمد بن متوکل نے لوگوں کو تین دن کی نماز استسقا کے واسطے شہر سے باہر
نکلنے کا حکم دیا۔ لیکن مینہ نہ برسا۔ عیسائیوں کا گروہ بھی شہر سے باہر نکلا ان میں ایک راہب تھا
جب اس نے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے بارش ہونے لگی دوسرے روز بھی اسی طرح ہوا۔ بعض جاہلوں
کو شک پیدا ہو گیا۔ اور دین سے لوٹنے لگے خلیفہ پر یہ بات نہایت شاق گذری حسن خالص علیہ
السلام کو بلا کر کہا اپنے جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی دستگیری فرماویں قبل اسکے
کہ ہلاک ہو جائے جناب امام نے فرمایا لوگوں کو چاہیے کل شہر سے باہر نکلیں انشاء اللہ میں شک
زائل کردونگا۔ خلیفہ نے امام کے تمام اصحاب کو قید خانہ سے نکال دینے کا حکم دیا وہ سب رہا کیے گئے
جب نماز استسقا کے لیے شہر سے باہر نکلے راہب نے آسمان کیطرف ہاتھ پھیلائے۔ بادل پیدا ہو گیا
جناب حسن نے راہب کے ہاتھ پکڑنے کا حکم دیا اس میں ایک آدمی کی ہڈی پائی گئی آپنے وہ ہڈی
اسکے ہاتھ سے لے لی اور کہا کہ بارش طلب کر اس نے ہاتھ اٹھایا ابر کھل گیا آفتاب نکل آیا

لوگ اس بات سے نہایت متعجب ہوئے خلیفہ نے جناب امام سے کہا یا ابا محمد یہ کیا چیز ہے۔ فرمایا یہ کسی نبی کے
جسم مبارک کی ہڈی ہے۔ جو کسی قبر سے اس راہب کے ہاتھ لگ گئی ہے اور نبی کے جسم اطہر کی ہڈی
کا یہ خاصہ ہے کہ جب آسمان کو برہنہ کر کے دکھائی جائے فوراً ابر پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کا
امتحان کیا گیا۔ ویسا ہی پایا گیا جیسے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا لوگوں کا شبہ رفع ہو گیا۔ جناب
امام اپنے گھر کو تشریف لیگئے۔ اور نہایت عزت اور تکریم سے اقامت گزین رہے۔ اکثر بادشاہی
انعامات انکی خدمت میں پہونچتے رہتے تھے +

وفی فصول المهمه ولما ذاع خبر وفاته ارتجت سر من رای وقامت صیحة واحدة عطلت الاسواق
وغلقت دکاکین ورکب بنو هاشم القواد والکتاب القضاة والمعدلون وسائر الناس الی جنازته
فکانت سر من رای یومئذ شبیهة بالقیامة فلما فرغوا من تجهیزه بعث الخلیفة الی عیسی بن
المتوکل لیصلی علیه فصلی علیه ودفن بالبیت الذی دفن فیه ابوه وکانت وفاته فی یوم
الجمعة لثمان خلون من شهر ربیع الاول سنة ۲۶۰ه وعمره ثمان وعشرون سنة ویقال سم ایضا
ولم یخلف غیر ولده ابی القاسم محمد الحجة۔ فصول مہمہ میں لکھا ہے کہ جب امام کے انتقال کی خبر
مشہور ہوئی تمام سامرہ ہل گیا اور شور و غل برپا ہو گیا بازار دفعتہً بند ہو گئے دکانیں بند ہو گئیں تمام
بنی ہاشم اور قواد اور حکم دینے والے اور منشی اور قاضی اور عادل اور عام خلائق انکے جنازے کو
دوڑے سر من رائے اس دن قیامت کا نمونہ تھا جب لوگ آپ کی تجہیز سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے
اپنے بھائی عیسے بن المتوکل کو نماز کے لیے بھیجا اس نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اسی گھر میں دفن
کیا جس میں کہ آپکے والد ماجد دفن ہوئے تھے۔ آپنے ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ کو جمعہ کے دن
۲۶۰ھ میں وفات پائی۔ آپ کی عمر اسوقت اٹھائیس سال کی تھی کہتے ہیں کہ آپ کو بھی زہر دیا گیا
تھا۔ آپکے پیچھے آپ کے فرزند ارجمند ابو القاسم محمد الحجہ کے سوا آپکی اور کوئی اولاد نہیں رہی

الامام المهدی علیه السلام

اسمه محمد کنیته ابو القاسم لقبه الحجة والمهدی والخلف الصالح والقائم والمنتظر وصاحب
الزمان۔ وعمره عند وفات ابیه خمس سنین لکن اتاه الله فیها الحکمة ویسمی القائم قیل لانه
ستر وغاب فلم یعرف این ذهب (صواعق محرقہ) علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں
کہ آپکا نام مبارک محمد اور کنیت ابو القاسم ہے یعنے نام اور کنیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کے نام مبارک اور کنیت کے مطابق ہیں اور آپ کا لقب الحجہ اور المہدی اور الخلف الصالح اور القائم اور المنتظر اور صاحب الزمان ہے۔ آپکے والد کی وفات کیوقت آپ کی عمر پانچ برس کی تھی۔ لیکن خدا نے اس چھوٹی سی عمر میں آپکو حکمت عطا کی تھی اور اسلیے آپ کا نام قائم رکھا گیا کہ آپ پوشیدہ ہو گئے اور نہ معلوم ہوا کہ کہاں تشریف لے گئے ✦

قال الشیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فی کتابہ البیان فی اخبار صاحب الزمان من الادلۃ علی کون المہدی حیا باقیا بعد غیبتہ الی الآن وانہ لا امتناع فی بقائہ کبقاء عیسی بن مریم والخضر والالیاس من اولیاء اللہ وبقاء الاعور الدجال والابلیس اللعین من اعداء اللہ تعالیٰ وھولاء قد ثبت بقاءھم بالکتاب والسنۃ شیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المسمی بالبیان فی اخبار صاحب الزمان میں جہاں پر کہ انہوں نے بعد غائب ہونے امام مہدی علیہ السلام کے ابتک انکے زندہ اور باقی ہونے پر دلائل لکھے ہیں ایک دلیل یہ بھی بیان کی ہے کہ مثل عیسے بن مریم اور خضر اور الیاس کے جو خدا کے دوست ہیں اور اعور دجال اور ابلیس لعین کی بقا کے جو دشمنان خدا میں سے ہیں جناب مہدی علیہ السلام کے بقا میں بھی کوئی مانع نہیں اور ان لوگوں کا باقی ہونا کتاب و سنت سے ثابت ہے ✦

احادیث مرویہ متعلق وجود صاحب الامر علیہ السلام

(۱) عن عبداللہ بن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی وعلی رأسہ غمامۃ ینادی منادٍ ھذا المہدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ (اخرجہ ابو نعیم) والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المہدی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی پیدا ہو گا اور اسکے سر پر بدلی سایہ کی ہوئی ہوگی غیب سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکا اتباع کرو ✦

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی وھو اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطا کما ملئت ظلما وجورا (اخرجہ الطبرانی وابو داؤد وابو نعیم والدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بیان کیا ہے کہ مہدی ہم میں سے ہے چمکتی ہوئی پیشانی اور اونچی ناک والا وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا جیسے کہ وہ ظلم اور جور سے بھر گئی ہوگی ✦

(۳) عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم لیبعثن الله من عترتی رجلا افرق الثنایا اجلی الجبهة یملا قسطا وعدلا (اخرجہ ابو نعیم) عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتحقیق اللہ تعالی میری اولاد میں سے ایک ایسے آدمی کو پیدا کرے گا جسکے اگلے دانت کشادہ ہونگے اور اسکی پیشانی چمکتی ہوگی وہ عدل اور انصاف سے زمین کو بھر دیگا ۔

(۴) عن حذیفة قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم المھدی رجل من ولدی وجهه کالقمر الدری واللون لون عربی والجسم جسم اسرائیلی علی خده الایمن خال کانه کوکب دری یملا الارض عدلا کما ملئت جورا یرضی بخلافته اهل السماء والارض والطیر فی الجو (اخرجہ ابو نعیم والروبانی فی مسنده والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ایک آدمی ہوگا میری اولاد میں سے اسکا چہرہ مثل چودھویں رات کے چاند کی چمکتا ہوگا اسکا رنگ عربی لوگوں کی مانند اور جسم اسرائیلی قوم کے مشابہ ہوگا۔ اسکے داہنے رخسار پر ایک خال چمکتا ہوا آسمان کے ستارہ کی طرح سے ہوگا زمین کو عدل سے بھر دیگا جس طرح کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی اسکی خلافت سے آسمان اور زمین کے باشندے اور ہوا کی پرندے خوش ہو جائیں گے ۔

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم المھدی منا الذی یصلی عیسی ابن مریم خلفه (اخرجہ الحافظ ابو نعیم فی الحلیة والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ہم میں سے ایسا شخص ہوگا کہ عیسے ابن مریم اسکے پیچھے نماز پڑھیں گے ۔

(۶) عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال لن تهلك امة انا اولها وعیسی بن مریم آخرها والمهدی وسطها (اخرجہ احمد فی مسنده وابو نعیم فی عوالیه وابن ماجة) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق مخبر صادق صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے انبیاء فرمایا ہے کہ یہ امت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی کہ میں اسکے اول ہوں اور آخر اسکے عیسے علیہ السلام ہیں اور مہدی علیہ السلام اسکے بیچ میں ہے ۔

(۷) عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله تعالی ذلك الیوم حتی یبعث الله فیه رجلا من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی

واسم ابی یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما اخرجہ احمد وابوداؤد وابونعیم و الترمذی قال حسن صحیح ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا مین سے ایک دن کے سوا ابھی باقی نہین رہے گا تو خدا تعالے اس دن کو اس قدر بڑہائیگا کہ اس مین میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا اسکا نام اور اسکے باپ کا نام میرے نام اور میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بہر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بہری ہوگی +

(۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولم یبق من الدنیا الا یوم لیبعث اللہ فیہ رجلا من عترتی یملأہا عدلا کما ملئت جورا اخرجہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ وفی روایۃ احمد وابوداؤد والترمذی والدیلمی لا تذھب الدنیا حتی یملک رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر دنیا مین سے ایک دن کے سوا ابھی باقی نہین رہیگا۔ تو خدا تعالے اسی ایک دن مین میری عترت مین سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل سے بہر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم سے بہری ہوگی۔ اور ایک روایت مین امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور ترمذی اور دیلمی سے یون بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ نہین گذرے گی دنیا جب تک میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی اسکا مالک نہین ہوجائے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا +

(۹) عن ثابت بن قرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتملان الارض جورا وظلما فاذا ملئت جورا وظلما لیبعث اللہ رجلا منی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی فیملأہا عدلا وقسطا کما ملئت جورا وظلما فلا تمنع السماء شیئا من قطرھا ولا الارض شیئا من نباتھا یمکث فیکم سبعا او ثمانیا فان اکثر فتسعا اخرجہ الطبرانی والبزار ثابت بن قرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ البتہ زمین ظلم اور جور سے بہر جائیگی اور جب ظلم اور جور سے بہر جائے گی تو پروردگار مجہ مین سے ایک آدمی کو برانگیختہ کرے گا اسکا نام میرے نام اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا وہ اسکو عدل والضاف سے بہر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بہری ہوگی پس آسمان اپنے ایک قطرہ کو نازل ہونے سے اور زمین ایک گہانس کے پتے کو اگنے سے نہین روک سکے گی۔ وہ تم مین سات یا آٹھ برس ٹہریگا۔ اگر اس سے زیادہ ٹہرے تو نو برس +

(۱۰) عن زر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی (اخرجه ابو داود) زر بن عبد الله رضی الله عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تب تک نہین جائے گی جب تک کہ عرب کا مالک ایک آدمی میرے اہل بیت مین سے نہو جائیگا جسکا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا ✤

(۱۱) عن ابی سعید ان النبی صلے الله علیہ وسلم قال لتملان الارض ظلما وعدوانا ثم لیخرجن من اهل بیتی رجل یملاها قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وعدوانا ویقسم المال بالسویة ویجعل الله الغنی فی قلوب هذه الامة فیملک سبعا او تسعا ولا خیر فی عیش الحیوة بعد المهدی (اخرجه ابن الحارث واحمد وابو نعیم والسیوطی) ابو سعید خدری رضی الله عنہ روایت کرتے ہین کہ تحقیق مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زمین ظلم اور سرکشی سے بھر جائیگی پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی نکلیگا۔ جو اسے عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور سرکشی سے بھری ہوگی۔ وہ مال کو لوگون مین برابر تقسیم کریگا۔ الله تعالی تونگری کو اس امت کے لوگون کے دل مین بھر دیگا۔ وہ سات برس یا نو برس بادشاہ رہے گا۔ اور بعد مہدی کے زندگانی مین بہتری نہین رہے گی

(۱۲) عن حامل الصدفی ان رسول الله صلے الله علیہ وسلم قال لیکون بعدی خلفاء وبعد الخلفاء امراء وبعد الامراء ملوک وبعد الملوک جبابرة ثم یخرج من اهل بیتی رجل یملا الارض عدلا کما ملئت جورا (اخرجه الطبرانی) حامل الصدفی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد خلفاء ہونگے۔ اور خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ اور بادشاہون کے بعد ظالم پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی پیدا ہوگا جو عدل سے زمین کو بھر دیگا جسطرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی ✤

(۱۳) وانه لعلم للساعة قال مقاتل ومن تبعه من المفسرین ان هذه الایة نزلت فی المهدی (صواعق محرقه) اور تحقیق وہ جاننے والا ہے قیامت کو۔ اس آیت کے شان نزول مین مقاتل اور اسکے پیرو مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت امام مہدی کے حق مین نازل ہوئی

(۱۴) عن کعب قال انما سمی المهدی لانه یهدی لامر قد خفی یستخرج التابوت من ارض یقال لها انطاکیه (اخرجه نعیم بن حماد والسیوطی فی عرف الوردی) کعب سے روایت ہے کہ انکا نام مہدی اسلیے رکھا جائیگا کہ وہ پوشیدہ امرون کی طرف لوگون کو ہدایت کرینگے تابوت سکینہ کو انطاکیہ کی زمین سے نکالینگے ✤

(۱۵) عن سلیمان بن عیسیٰ قال بلغنی انہ علی ید المهدی یظهر تابوت السکینۃ من بحیرۃ طبریۃ حتی یحمل فیوضع بین یدیہ ببیت المقدس فاذا نظر الیہ الیهود اسلمت الا قلیلا منهم (اخرجہ ابو نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی فی عرف الوردی) سلیمان بن عیسیٰ کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تابوت سکینہ کو بحیرہ طبریہ سے نکالکر اپنے سامنے بیت المقدس میں رکھینگے سے دیکھکر بہت تھوڑی یہودی اسلام لائینگے ✦

(۱۶) عن جعفر بن یسار الشامی قال بلغ رد المهدی المظالم حتی کان تحت ضرس الانسان الشئی انتزعہ حتی یردہ (اخرجہ نعیم بن حماد والسیوطی) جعفر بن یسار الشامی کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تمام مظالم کو اٹھا دینگے یہانتک کہ ظالم شخص کے دانتوں کی جڑوں سے نکالکر وہ چیز واپس دلائینگے ✦

(۱۷) عن علی قال ویحا للطالقان فان للہ کنوزا لیست من ذهب لا فضۃ ولکن بها رجال عرفوا اللہ حق معرفتہ وهم انصار المهدی آخر زمان (اخرجہ نعیم الکوفی فی کتاب الفتن والسیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ طالقین پر افسوس ہے۔ خدا کے خزانے ہیں نہ سونے کے اور نہ چاندی کے بلکہ وہ انسان ہیں جنکو خدا کی پوری معرفت حاصل ہے۔ اور وہ مہدی آخر الزمان کے انصار ہیں ✦

(۱۸) عن کعب قال قتادۃ۔ المهدی خیر الناس اهل نصرتہ وبیعتہ من اهل کوفان والیمن وابدال الشام علی مقدمتہ جبرئیل وساقتہ میکائیل۔ هو حبیب الخلائق یطفی اللہ بہ الفتنۃ العمیاء وتامن الارض ان المرأۃ تحج فی خمسۃ نسوۃ مامعهن رجل لا تتقی شیئا الا اللہ تعالیٰ یعطی الارض زکوتها والسماء برکاتها (اخرجہ نعیم بن حماد والسیوطی فی عرف الوردی)۔ کعب کہتا ہے کہ قتادہ کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر مہدی کے انصار اور اسکے ہاتھ پر بیعت کرنیوالے لوگ اہل کوفان اور یمن اور ابدال شام ہونگے جبریل انکے مقدمۃ الجیش میں اور میکائیل سب سے پچھلے فوج ساقہ میں تشریف رکھتے ہونگے۔ خداے پاک مہدی کی برکت سے اندھا دھند کے فتنوں کو بجھا دیگا۔ یہانتک کہ زمین میں امن پھیل جائیگا۔ کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کرنے کو نکلے گی کوئی مرد انکے ساتھ نہ ہوگا وہ سوا خدا کے کسی شے سے خوف نہ کھائیگی۔ زمین اپنی زکوٰۃ ادا کرے گی۔ آسمان اپنی برکت نازل کرے گا ✦

(۱۹) عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاوی الی المهدی امتہ کما یاوی النحل

الی یمسو بہا و یملأ الارض عدلاً کما ملئت جوراً حتی یکون الناس علی امرهم الاول لا یوقظ نائماً ولا یهریق دماً (اخرجه نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہدی کیطرف لوگ اس طرح آکر مجتمع ہو جائینگے جسطرح سے شہد کی مکھیاں اپنے بادشاہ کے قریب جمع ہو جاتی ہیں وہ زمین کو عدل سے یوں بھر دیگا جسطرح کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوگی یہانتک کہ سب لوگ اپنے پہلے امر پر متفق ہو جائینگے۔ مہدی نہ کسی سوتے کو جگائینگے اور نہ کسیکا خون بہائینگے +

المہدی کا جناب سیّدہ کی اولاد میں سے ہونا

عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المهدی من عترتی من ولد فاطمه (اخرجه ابو داؤد والنسائی والبیهقی والدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہدی میری آل فاطمہ کی اولاد سے ہوگا +

(۲) عن ام سلمة قالت ذکرت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم احق المهدی فقال نعم هو حق وهو من ولد فاطمة (رواه ابن المناوی فی الملاحم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ذکر کیا کہ کیا مہدی کا ہونا سچ ہے آپ نے فرمایا ہاں سچ ہے وہ فاطمہ علیہا السلام کی اولاد سے ہوگا

(۳) عن الزهری قال المهدی من ولد فاطمة وما الخلافة الا فیهم (اخرجه نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی جناب سیدہ کی اولاد سے ہونگے اور خلافت انکے سوا نہیں ہے۔

(۴) عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه انه ولج البیت وقال والله ما ادری ادع خزائن البیت وما فیه من السلاح والمال او اقسمه فی سبیل الله فقال له علی بن ابی طالب امض یا امیر المومنین فلست بصاحبه انما صاحبه منا شاب من قریش یقسمه فی سبیل الله فی اخر الزمان (اخرجه نعیم بن حماد والسیوطی) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز بیت اللہ کے خزانہ میں تشریف لیجا کر کہنے لگے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بیت اللہ کے خزائن کا مال اور اسکے ہتھیار لوگوں کو تقسیم کردوں یا اسیطرح برکمار ہنے دوں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ

امیر المومنین جس طرح پر ہے اسی طرح پر اسکو رہنے دو۔ آپ اسکی تقسیم کرنیکے اہل نہیں ہیں بہ اسکی تقسیم کرنے کا اہل ایک نوجوان ہم اہل قریش ہیں سے آخر زمان میں پیدا ہوگا۔ وہ اسکو خدا کی راہ میں تقسیم کریگا

عن ابن عباس قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم لا تمضی الایام واللیالی حتی یلی منا اهل البیت فتی فلم تلبسه الفتن ولم یلبسها فقال یا ابن عباس یعجز عنها مشیختکم ولا ینالها شبانکم وهو امر الله یؤتیه من یشاء (اخرجه ابن شیبه فی مصنفه والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دن اور رات کا سلسلہ تبتک نہیں گذرنے پائیگا جبتک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک نوجوان نہیں آئیگا نہ تو فتنے اسے مشابہ ہونگے اور نہ وہ فتنوں سے مشابہ ہوگا۔ اے ابن عباس تمہارے بوڑھے اس سے عاجز آجائینگے۔ اور تمہارے نوجوان اس سے نہیں بچنے پائینگے۔ یہ ایک اللہ تعالے کا حکم ہے جسے چاہے عطا کرے +

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم ملک مومنان وکافران فالمومنان ذو القرنین وسلیمان والکافران نمرود وبخت نصر وسیملکها خامس من اهل بیتی (اخرجه ابن الجوزی فی تاریخه والسیوطی فی عرف الوردی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومنوں سے اور کافروں سے دو دو آدمی تمام روئے زمین کے مالک ہوئے ہیں۔ مومنوں سے ذو القرنین اور سلیمان علیہما السلام اور کافروں سے نمرود اور بخت نصر پانچواں ہم اہل بیت میں تمام روئے زمین کا مالک ہوگا +

(۷) عن علی بن الهلالی المکی قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شکایته التی قبض فیها فاذا فاطمة عند راسه فبکت حتی ارتفع صوتها فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم طرفه الیها فقال حبیبتی فاطمة ما الذی یبکیک فقالت اخشی الضیعة من بعدک فقال حبیبتی اما علمت ان الله عزوجل اطلع الی اهل الارض اطلاعة فاختار منها اباک فبعثه بالرسالة ثم اطلع اطلاعة فاختار منها بعلک فاوحی الی ان انکحک ایاه یا فاطمة نحن اهل البیت قد اعطانا الله سبع خصال لم یعط احد قبلنا ولا یعطی احد بعدنا انا خاتم النبیین واکرم علی الله واحب المخلوقین الی الله وانا ابوک ووصیی خیر الاوصیاء واحبهم الی الله عزوجل وهو بعلک وشهیدنا خیر الشهداء واحبهم الی الله وهو حمزة بن عبد المطلب وهو عم ابیک وعم بعلک ومنا من له جناحان اخضران یطیر فی الجنة مع الملیکة حیث یشاء وهو ابن عم ابیک واخو بعلک

ومنا سبطاه هذه الامة وهما ابناك الحسن والحسين وهما سيدا شباب اهل الجنة وابوهما والله خير منهما يا فاطمة والذي
بعثني بالحق ان منهما مهدي هذه الامة اذا صارت الدنيا هرجا ومرجا وتظاهرت الفتن وتقطعت
السبل واغار بعضهم على بعض فلا كبير يرحم صغيرا ولا صغير يوقر كبيرا فيبعث الله عند ذلك
منهما من يفتح حصون الضلالة وقلوبا غلفا يقوم بالدين في آخر الزمان كما قمت به في اول الزمان
ويملأ الدنيا عدلا كما ملئت جورا يا فاطمة لا تحزني ولا تبكي فان الله عز وجل ارحم بك وارأف
عليك مني وذلك لمكانك مني وموضعك في قلبي وزوجك هو اشرف اهل بيتي حسبا واكرمهم
منصبا وارحمهم بالرعية واعدلهم بالسوية وابصرهم بالقضية وقد سألت ربي عز وجل ان تكوني
اول من يلحقني قال علي فلما قبض النبي صلى الله عليه وآله لم تبق فاطمة الا خمسة وسبعين يوما حتى
الحقها الله تعالى به اخرجه الطبراني في الكبير وابو نعيم والسيوطي في عرف الوردي علی ابن الہلالی
المکی سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں حضور کے پاس گیا جناب فاطمہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھیں حضرت کی حالت کو دیکھکر روتے روتے جناب فاطمہ
کی گھگی بندھ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اٹھا کر انکی طرف دیکھا اور فرمایا میری پیاری فاطمہ
تم کیوں روتی ہو جناب فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہوں حضرت
نے فرمایا میری پیاری کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پروردگار نے اہل زمین کو اچھی طرح سے دیکھکر ان میں
سے تمہارے والد کو انتخاب کیا اور انکو مبعوث بالرسالہ کرکے بھیجا پھر دوبارہ اہل زمین کو دیکھکر تمہارے
شوہر کو منتخب کیا اور مجھے حکم دیا اور میں نے تمہارا نکاح ان سے کیا یا فاطمہ ہم اہل بیت کو خدا نے سات
ایسی باتیں عطا کی ہیں کہ نہ ہم سے پہلے کسی کو دیگئی ہیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو دیجائینگی میں خاتم النبیین
اور خدا کے نزدیک سب مخلوق سے محبوب اور مکرم ہوں اور میں تمہارا والد ہوں - اور ہمارا وصی
سب وصیوں کی بہتر اور خدا کے نزدیک ان سب سے محبوب تر ہے اور وہ تمہارا شوہر ہے اور ہمارا شہید
سب شہیدوں سے افضل اور ان سب سے خدا کے نزدیک محبوب تر ہے وہ حمزہ بن عبد المطلب تمہارے
والد ماجد اور تمہارے شوہر کا چچا ہے - اور ہم اہل بیت میں سے ایک وہ ہے جسکے دو سبز پر ہیں اور
فرشتوں کے ساتھ جہاں چاہتا ہے جنت میں اڑتا پھرتا ہے اور تمہارے والد کا ابن عم اور تمہارے
شوہر کا بھائی ہے اور اہل بیت کے اسباط بھی ہم میں سے ہیں اور وہ دونوں تمہارے بیٹے حسن اور
حسین ہیں جو جوانان اہل جنت کے سردار ہیں - اور قسم ہے اس خدا کی جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ
بھیجا ہے انکے والد ان دونوں سے بہتر ہیں اور اس خدا کی قسم ہے جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ بھیجا ہے کہ اس

تقول هو عبد ناصح الله فنصحه وان فیکم لشبهه (اخرجه ابو بکر بن مردویه) سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ جناب امیر سے پوچھا گیا کہ ذی القرنین آیا نبی تھا آپ نے فرمایا میں نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ وہ ایک بندہ تھا خدا نے اسے نصیحت کی وہ نصیحت پذیر ہو گیا۔ بیشک تم لوگوں میں اسکی نظیر موجود ہے۔

(۵) عن مجاهد قال قیل لابن عباس ما تقول فی شان علی بن ابی طالب فقال والله هو احد الثقلین سبق بالشهادتین وصلی القبلتین وبایع البیعتین وهو ابو السبطین الحسن والحسین وهو مولای ومولی الثقلین ومثله فی الامة مثل ذی القرنین ورددت علیه الشمس مرتین (اخرجه اخطب الخوارزمی) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ تم علی کی شان میں کیا کہتے ہو جواب دیا واللہ وہ دو ثقلین یعنے دو بزرگ چیزوں میں سے ایک ہیں (یعنے قرآن اور اہل بیت) اور وہ سب سے اول شہادتین (یعنے اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله) کے ادا کرنیوالے ہیں۔ انہوں نے دو قبلوں (یعنے بیت المقدس اور کعبہ) کیطرف نماز پڑھی ہے۔ اور دو بیعتیں کی ہیں (یعنے بیعت اول بیعت عقبہ جو ہجرت سے قبل مکہ معظمہ میں ہوئی اور بیعت رضوان جو درخت کے نیچے حدیبیہ میں ہوئی) اور وہ باپ ہیں سبطین کے جو حسن اور حسین ہیں اور وہ میرے اور تمام جن وانس کے مولا ہیں اور اس امت میں وہ مثل ذو القرنین کے ہیں اور انکے لیئے آفتاب کو دو دفعہ رجعت ہوئی ہے۔

تنبیه قال مجد الدین الفیروزابادی فی القاموس۔ ذو القرنین اسکندر رومی لانه دعاهم الی الله عز وجل فضربوه علی قرنه الایمن فاحیاه الله تعالی ثم دعاهم فضربوا علی قرنه الاخر فمات فاحیاه الله تعالی او لانه بلغ قطری الارض او الضفیرتین له۔ والمنذر بن ماء السماء لضفیرتین کانتا فی قرنیه راسه وعلی بن ابی طالب لقوله صلی الله علیه یا علی ان لک فی الجنة بیتا ویروی کنزا وانک لذو قرنیها۔ ای ذو طرفی الجنة وملکها الاعظم تملک ملک الجنة کما سلک ذو القرنین جمیع الارض او ذو قرنی الامة فاضمرت وان لم یتقدم ذکرها او ذو جبلیها الحسن والحسین او ذو شجتین فی قرنی راسه احدهما من عمرو بن عبدود والثانیه من ابن ملجم لعنهما الله ذو القرنین سکندر رومی کو کہتے ہیں اسوجہ سے کہ جب سکندر نے لوگوں کو اللہ تعالی کیطرف دعوت کی تو انہوں نے اسکے سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہو گئے پس اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا بعد اسکے پھر وہ لوگوں کو دعوت کرنے لگے تو ان لوگوں نے انکے سر کے دوسرے طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہو گئے بعد اسکے دوبارہ اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا۔ یا ذو القرنین اسوجہ سے کہتے ہیں کہ وہ زمین کے دونو طرف پہونچ گئے تھے یا اس سبب سے کہ انکے سر پر دو کاکلیں تھیں۔ اور منذر بن ماء السماء کو بھی ذو القرنین کہتے ہیں جو شاہان عراق میں سے تھا اس سبب سے کہ اسکے سر کے دونو طرف کاکلیں تھیں۔ اور جناب امیر علیہ السلام کو بھی ذو القرنین کہتے ہیں اس سبب سے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے باب میں فرمایا ہے کہ یا علی تیرے لیے بہشت میں ایک گھر ہے یا خزانہ ہے

امت کا مہدی بھی انہوں میں سے پیدا ہوگا جبکہ دنیا میں جھگڑے بکھیڑے پیدا اور فتنے نمودار ہوجائیں گے
آمد و رفت کے رستہ رک جائیں گے ایک دوسرے کو لوگ لوٹنے لگیں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کھائیگا
اور نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کریگا۔ پس ایسے وقت میں اللہ تعالی اسکو برانگیختہ کرے گا اور وہ گمراہی
کے تمام مضبوط قلعوں کو فتح کرے گا۔ اور پردہ جہالت میں لپٹے ہوئے دلوں کو کھولیگا جیسے کہ میں نے
ابتداء امر میں دین کو قائم کیا ہے اور وہ آخر زمانہ میں اسکو قائم کرے گا جس طرح کہ دنیا ظلم سے
بھری ہوئی ہوگی وہ عدل سے بھر دیگا۔ یا فاطمہ تم غم مت کرو مت رؤو۔ خدا تم پر بہت مہربان ہے تمہارا
درجہ میرے نزدیک بلند ہے تم نے میرے دل میں جگہ پائی ہے تمہارا شوہر جسب میں میری سب
اہل بیت سے افضل ہے اور اسکا منصب ان سب کے منصب سے مکرم ہے اور وہ رعیت کی ساتھ سب سے
زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور سب سے زیادہ جھگڑوں کی تہ کو پہونچنے والا ہے۔ میں نے خدا سے
التجا کی ہے کہ وہ سب سے پہلے تمہیں مجھ سے ملائیگا علی ابن الہلالی ناقل ہیں کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام پچہتر دن سے زیادہ زندہ نہیں
رہیں۔ خدا نے بہت جلدی انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا دیا ✤

(۸) عن علی قال اذا نادی لمنادی من السماء ان الحق فی ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم فعند ذلک
یظھر المھدی علی افواہ الناس ویشربون حبہ ولا یکون لھم ذکر غیرہ اخرجہ ابو نعیم و
السیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب آسمان سے پکارنے والا
پکاریگا۔ کہ حق آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس آواز کے قریب مہدی ظاہر ہوگا لوگوں
کو اسکی محبت پیدا ہوجائے گی۔ اسکے ذکر کے سوا کسی دوسرے کا ذکر انکی زبان پر نہ ہوگا

(۹) عن ابی جعفر قال ینادی منادی من السماء ان الحق فی ال محمد صلے اللہ علیہ وسلم
وینادی منادی من الارض ان الحق فی ال عیسی وقال العباس انما الصوت الاسفل
کلمۃ الشیطان والصوت الاعلی کلمۃ اللہ العلیا (اخرجہ ابو نعیم والسیوطی) ابو جعفر امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب پکارنیوالا آسمان سے پکاریگا کہ حق آل محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کا ہے تو ایک پکارنیوالا زمین سے پکارے گا کہ حق آل عیسے کا ہے۔ عباس کہتا
ہے کہ صوت اسفل شیطان کی آواز صوت اعلے خدائے برتر کی آواز ہوگی ✤

(۱۰) عن مکحول عن علی قال قلت یا رسول اللہ امنا المھدی ام من غیرنا یا رسول اللہ قال
بل منا یختم اللہ بہ کما بنا فتح (اخرجہ ابو نعیم بن الحماد وابو نعیم والسیوطی فی عرف الوردی

تحول جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مینے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مہدی ہم میں سے ہوگا یا کہ ہمارے غیر میں سے حضرت نے فرمایا بلکہ ہم میں سے ہوگا۔ اللہ اس پر ختم کریگا جیسے کہ ہم سے آغاز کیا ہے ۔

(۱۱) عن ابی ہریرۃ قال حدثنی خلیلی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج علیہم رجل من اہل بیتی فیضربھم حتی یرجعون الی الحق قلت وکم یملک قال خمسا واثنین (اخرجہ ابو یعلی والسیوطی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے دوست جناب ابو القاسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہانتک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ لوگوں پر ایک آدمی میرے اہل بیت کا نہیں برآمد ہوگا پس وہ انکو ماریگا۔ یہانتک کہ وہ پھر حق کیطرف رجوع کریں گے مینے کہا وہ کتنے روز بادشاہی کریگا آپنے فرمایا پانچ اور دو برس ۔

(۱۲) عن سعید بن المسیب قال کنا عند ام سلمۃ فتذاکرنا المہدی فقالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول المہدی من ولد فاطمۃ (اخرجہ ابن ماجۃ) سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ ہم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں بیٹھے ہوئے مہدی کا ذکر کرتے تھے جناب ام سلمہ نے فرمایا مینے مخبر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا ۔

(۱۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی من عترتی من ولد فاطمۃ (اخرجہ ابو داؤد) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی میری آل یعنی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا ۔

(۱۴) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ المہدی من ولدک (اخرجہ ابو نعیم) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ مہدی تیری اولاد میں سے ہوگا ۔

(۱۵) عن قتادۃ قلت لسعید بن المسیب احق المہدی قال نعم ھو حق قلت ممن ھو قال من قریش قال من ای قریش قال من بنی ہاشم قلت من ای بنی ہاشم قال من ولد عبد المطلب قلت من ای ولد عبد المطلب قال من اولاد فاطمۃ قلت من ای اولاد فاطمۃ قال حسبک الآن (رواہ المناوی فی الملاحم) قتادہ کہتے ہیں کہ مینے خیر التابعین سعید بن المسیب سے کہا کیا مہدی کا ہونا حق ہے وہ کہنے لگے ہاں انکا ہونا حق ہے مینے کہا وہ کس قوم میں سے ہونگے وہ کہنے لگے قریش میں سے مینے کہا قریش کے کس گروہ میں سے وہ کہنے لگے بنی ہاشم میں سے پھر مینے کہا

کون سے بنی ہاشم ہیں سے وہ کہنے لگے عبدالمطلب کی اولاد میں سے میں نے کہا عبدالمطلب کی کس اولاد میں سے وہ بولے فاطمہ کی اولاد میں سے میں نے کہا فاطمہ کی کس اولاد میں سے وہ بولے اب تجھے اتنی بات ہی کافی ہے +

(۱۶) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحن بنو عبدالمطلب سادات اہل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمہدی (اخرجہ ابن ماجہ والدیلمی) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اولاد عبدالمطلب اہل جنت کے سردار ہیں میں۔ اور حمزہ۔ اور علی۔ اور جعفر۔ اور حسن۔ اور حسین۔ اور مہدی +

(۱۷) عن حذیفۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ما ہو کائن ثم قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ تعالی ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجلا من ولدی اسمہ اسمی فقام سلمان وقال یا رسول اللہ من ای ولدک ہو قال من ولدی ہذا وضرب بیدہ علی الحسین (اخرجہ ابو نعیم فی عوالیہ) حذیفہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خطبہ پڑہا۔ اور جو ہونے والی باتیں تہیں انکا ذکر کیا۔ پہر فرمایا کہ اگر دنیا سے ایک دن کے سوا باقی نہیں رہیگا تو اللہ تعالے اسے اسقدر دراز کریگا کہ اس میں میری اولاد میں سے ایک آدمی پیدا کریگا جسکا نام میرے نام پر ہوگا۔ سلمان نے کہڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپکے کس فرزند میں سے ہوگا۔ آپ نے فرمایا میرے اس فرزند میں سے ہوگا۔ اور ہاتہ مبارک حضرت حسین علیہ السلام کے مارا +

(۱۸) عن ابی ہارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت لہ ہل شہدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشئ مما سمعتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی علی فقال بلی اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ نقہ ودخلت علیہ فاطمۃ تعودہ وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتہا العبرۃ حتی بدت دموعہا علی خدہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا فاطمۃ قالت اخشی الضیعۃ بعدک یا رسول اللہ فقال یا فاطمۃ ان اللہ تعالی اطلع علی اہل الارض اطلاعۃ فاختار منہم اباک ثم اطلع ثانیۃ فاختار منہم بعلک فاوحی اللہ الی فانکحتہ منک واتخذتہ وصیا اما علمت انک بکرامۃ اللہ ایاک زوجتک اعلمہم علما واکثرہم حلما واقدمہم سلما فضحکت فاطمۃ واستبشرت فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزید

مزینا الخیر کلہ الذی قسمہ اللہ بمحمد صلی اللہ علیہ وآل محمد صلی اللہ علیہ فقال لہا یا فا
لعلی ثمانیة اضراس یعنی مناقب ایمان باللہ ورسولہ وحکمتہ وزوجتہ وسبطاہ الحسن والحسین
وامرہ بالمعروف ونہیہ عن المنکر یا فاطمة نحن اہل البیت اعطینا ست خصال لم یعطہا احد
من الاولین ولا یدرکہا الاخرین غیرنا۔ نبینا خیر الانبیاء وہو ابوک ووصینا خیر الاوصیاء
وہو بعلک وشہیدنا خیر الشہداء وہو حمزة عم ابیک ومنا سبطا ہذہ الامة وہما ابناک و
منا مہدی الامة الذی یصلی عیسی خلفہ ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من ہذا مہدی
الامة (اخرجہ الدارقطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری کے پاس جا کر کہا آپ
جنگ بدر میں موجود تھے۔ وہ بولے ہاں میں موجود تھا میں نے کہا کیا تم مجھ سے کوئی حدیث بیان کر
سکتے ہو جو تم نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے علی کے حق میں سنی ہے۔ وہ کہنے لگے اگر
ہاں میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الموت سے بیمار ہو
ضعیف ہو گئے۔ تو جناب فاطمہ آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائیں میں حضرت کی داہنی طرف
بیٹھا ہوا تھا۔ جب جناب فاطمہ علیہا السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت ضعف کو دیکھا تو رونے
سے انہیں اچھو آگیا۔ اور رخساروں پر آنسو ظاہر ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
اے فاطمہ تم کیوں روتی ہو۔ جناب فاطمہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپکے بعد میں اپنی تباہی سے
ڈرتی ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا اے فاطمہ پروردگار نے زمین کے باشندوں پر اطلاع پا کر تیرے باپ کو
چن لیا۔ پھر دوبارہ اطلاع پا کر ان میں سے تیرے خاوند کو برگزیدہ کیا۔ پھر خدا نے میری جانب وحی کی
اور میں نے اس سے تیرا نکاح کر دیا۔ اور اسکو اپنا وصی بنایا۔ تو نہیں جانتی خدا کی مہربانیوں کو کہ خاص
تیرے حق میں کی ہیں۔ میں نے تیرا نکاح ایسے سے کیا ہے کہ علم میں سب سے زیادہ اور حلم میں سب سے
اچھا اور صلح میں سب سے مقدم ہے۔ پس جناب فاطمہ ہنس پڑیں اور خوش ہو گئیں۔ پھر آنحضرت نے
چاہا کہ ان تمام مہربانیوں کے بیان کرنے سے جو اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی
آل کے نصیب کی ہیں۔ انکا اور دل بڑھائیں۔ پس آپنے فرمایا اے فاطمہ علی کے آٹھ دانت یعنی مناقب
ہیں۔ خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور حکمت کا حاصل کرنا۔ اور اسکی زوجہ مکرمہ کا پاک ہونا۔
اور حسن و حسین کا اسکی اولاد میں سے ہونا۔ اسکا امر بالمعروف ونہی عن المنکر یا فاطمہ ہم اہل
بیت میں ہمیں چھ چیزیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ ہم سے پہلے لوگوں کو بھی نہیں دی گئیں اور ہم سے پچھلے
بھی ان چیزوں کو نہیں حاصل کر سکیں گے۔ ہمارا نبی سب نبیوں سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے

اور ہمارا وصی سب وصیوں سے بہتر ہے۔ اور وہ تیرا خاوند ہے۔ اور ہمارا شہید سب شہیدوں سے بہتر ہے اور وہ تیرے باپ کا چچا ہے۔ اور اس امت کے سبط بھی ہم میں سے ہیں اور وہ تیرے دونوں بیٹے ہیں۔ اور اس امت کا مہدی بھی ہمیں میں سے ہے۔ کہ جسکے پیچھے عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھینگے پھر جناب حسین علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اسی سے اس امت کا مہدی پیدا ہوگا۔

اگر جناب امیر علیہ السلام کی باقی اولاد امجاد کا حال کسیقدر بتفصیل یا اجمال ہی سے لکھا جائے تو یہ مجالہ ہرگز اسکا متحمل نہیں ہو سکتا۔ علامہ جمال الدین احمد المعروف با بن عقبہ کی کتاب عمدۃ الطالب فی انساب آل ابیطالب کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ جناب امیر کی نسل نے کیسے کیسے چمکتے ستارے پیدا ہوئے ہیں۔ جن سے کہ روئے زمین پہ ہدایت کی روشنی پھیلی ہے۔

قَدْ تَمَّ الْبَابُ الثَّالِثُ مِنْ أَرْجَحِ الْمَطَالِبِ فِي عَدِّ مَنَاقِبِ أَسَدِ اللهِ الْغَالِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَيَلِيهِ الْبَابُ الرَّابِعُ

چوتھا باب جناب امیر علیہ السّلام کے خصوصیات میں

المسمے

بالعروة الوثقی فی خصائص المرتضی

جناب امیر علیہ السلام کی ولادت باسعادت

عن فاطمة بنت اسد ام علی قالت لما مضت اربعة اشهر من حملی بعلی ابن ابی طالب کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر الی یقول یا امی مالک قد تغیر لونک قلت اما علمت انی حامل فقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب ان کانت انثی فزوجنیها فقال ابو طالب ان کان ذکرا فهو لک عبد وان کانت انثی فهی لک امة فلما وضعته جعلته فی غشاوة فقال ابو طالب لا تفتحوها حتی یاتی محمد فیاخذ حقه فجاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم ففتح الغشاوة فاخرج منها غلاما ملیحا فسماه علیا وبزق فی فیه واسلم امره ثم انه القمه لسانه فما زال علی یمصه حتی نام فلما کان من الغد طلبنا له ظئرا فابی ان یقبل ثدیا فدعونا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالقمه لسانه فنام فکان کذلک ما شاء اللہ (اخرجه الامام الفقیه الحسین الکاکی فی کتابه راحة الصلاة فی محبة الصحابة) جناب فاطمہ بنت اسد حضرت علی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کہتی ہیں کہ جب حضرت علی کو میرے پیٹ میں رہتے ہوئے چار مہینے گذر چکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اکثر ہمارے گھر میں تشریف لایا کرتے تھے مجھے دیکھکر فرمانے لگے اماں جان تم روز بروز کیوں زرد پڑتی جاتی ہو میں نے عرض کیا آپ کو نہیں معلوم کہ میں حاملہ ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لڑکی پیدا ہو تو اس سے میرا نکاح کر دینا۔ ابو طالب کہنے لگے اگر لڑکا پیدا ہوا تو وہ آپ کا غلام ہوگا اور اگر لڑکی ہوئی تو وہ آپ کی لونڈی ہوگی جب مجھے لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ رکھا ابو طالب کہنے لگے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائیں

اسکو مت کہو وہ آکر خود اپنے حق کر لیں گے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس کپڑے کو کھولا اور ایک خوبصورت لڑکا اس میں سے نکالا اور اپنے ہاتھ سے اسے غسل دیا اور علی اسکا نام رکھا اور اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا وہ لڑکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کو چوسنے لگا اور چوستا چوستا سو گیا دوسرے روز ہم نے دودہ پلانیوالی عورت بلائی اس لڑکے نے اس عورت کا پستان منہ میں نہ لیا ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا حضرت نے آکر اپنی زبان مبارک کو اسکے منہ میں ڈالا وہ حضرت کی زبان مبارک کو چوستا چوستا پھر سو گیا اسیطرح سے خدا نے جب تک کہ چاہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہی کو چوستا رہا ✣

قال محمد بن طلحة الشافعی ولد فی لیلة الاحد الثالث والعشرین من شهر رجب سنة تسعمائة وعشرین من التاریخ الفارسی المضاف الی اسکندر الیونانی وکان ملک فارس یومئذ ابرویز بن هرمز وولد بالکعبة البیت الحرام وکان مولده بعد ان یتزوج رسول الله صلی الله علیه وسلم بخدیجة بثلث سنین وکان عمر رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم ولادته ثمانیا وعشرین (المطالب المسئول) محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تئیسویں ۹۲۰ھ اسکندری کو ہوا ان دنوں ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہو چکنے کے بعد آپ بیچ خانہ کعبہ بیت اللہ شریف میں تولد ہوئے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس کا تہا۔

عن علی بن الحسین قال کنا زوار الحسین وهناک نسوة کثیرة اذ اقبلت منهن امرأة فقلت من انت رحمک الله قالت انا زبدة بنت العجلان من بنی ساعدة فقلت لها هل عندک عن شیء تحدثنی به قالت ای والله حدثتنی عمارة بنت عبادة بنت نضلة بن مالک بن العجلان الساعدی انها کانت ذات یوم فی نساء من العرب اذ اقبل ابو طالب کئیبا حزینا فقلت ما شانک قال ان فاطمة بنت اسد فی شدة من الطلق فاخذ بیدها وجاء بها الی الکعبة وقال اجلسی علی اسم الله فطلقت طلقة واحدة فولدت غلاما مسرورا نظیفا منظفا لم ار کحسن وجهه فسماه علیا وحمله النبی صلی الله علیه وسلم حتی اداه الی منزلها قال علی بن الحسین فوالله ما سمعت بشیء قط الا وهذا احسن منه (اخرجه الفقیه ابن المغازلی الشافعی فی المناقب) جناب امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ ہم کربلا معلی کی زیارت کر رہے تہے وہاں بہت سی عورتیں بھی موجود تہیں ان میں سے ایک عورت نکلکر ہمارے پاس آئی ہمنے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے بیان کیا میں قبیلہ بنی ساعدہ میں سے ہوں میرا نام زبدہ بنت العجلان ہے ہمنے کہا اگر تجھے کوئی واقعہ

یاد ہو تو ہم سے بیان کر وہ کہنے لگی مجھ سے عمارہ بنت عبادہ بنت نضلہ بن مالک بن عجلان الساعدی کہتی تھی
کہ مین ایک روز عرب کی عورتون مین موجود تھی اتنے مین ابوطالب تشریف لائے انکے چہرہ سے آثار حزن
نمایان تھے مینے پوچھا آپکا کیا حال ہے وہ فرمانے لگے فاطمہ بنت اسد کو درد لگ رہی ہین پھر فاطمہ
بنت اسد کا ہاتھ پکڑکر کعبہ مین لیگئے اور کہا خدا کا نام لیکر یہین بیٹھ جا ابھی وہ اچھی طرح بیٹھنے نہ
پائی تھی کہ ایک پاک اور پاکیزہ خوش رو لڑکا اسکو پیدا ہوا اس حسن وجمال کا لڑکا ہمنے کبھی نہین دیکھا
تھا اسکا نام ابوطالب نے علی رکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لائے اور فاطمہ بنت اسد کے بچہ کو
انکو اٹھا کر گھر کو لے گئے جناب امام زین العابدین فرماتے ہین واللہ ہم نے اس سے بہتر کبھی کوئی بات نہین
سنی ہے +

جناب امیر علیہ السلام کا آغوش سرور عالم صلعم مین تربیت پانا

عن ابی الحجاج مجاھد بن جبیر قال کان من نعمۃ اللہ علی علی وما اراد اللہ بہ من الخیر ان قریشا اصابتہم
ازمۃ شدیدۃ وکان ابوطالب ذا عیال کثیرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ العباس وکان
من ایسر بنی ھاشم یا عم ان اخاک ابا طالب کثیر العیال وقد اصاب الناس ما تری فانطلق بنا
الیہ فلنخفف من عیالہ اخذ من بنیہ رجلا فنکفلہما عنہ قال العباس نعم فانطلقا حتی اتیا ابا طالب
فقالا انا نرید ان نخفف عنک من عیالک حتی ینکشف عن الناس ما ھم فیہ فقال لہما ابوطالب
اذا ترکتما لی عقیلا فاصنعا ما شئتما فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فضمہ الیہ واخذ
العباس جعفرا فضمہ الیہ فلم یزل علی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بعثہ اللہ عزوجل نبیا
فاتبعہ وامن بہ وصدقہ (مطالب السئول فی مناقب آل الرسول) ابوالحجاج مجاہد بن جبیر سے روایت ہے
کہ جناب علی کے حق مین خدا کی نعمت تھی اور خدا نے انکے حق مین نیکی کا ارادہ کیا تھا کہ اہل مکہ کو درد ناک
قحط پیش آیا اور ابوطالب کثیر العیال تھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے کہ وہ
ان دنون تمام بنی ہاشم مین بڑے مالدار تھے جاکر کہا اے عمو ابوطالب بڑے عیالدار ہین اور آپ دیکھ
رہے ہین کہ اسوقت لوگون کو کیا مصیبت پیش آرہی ہے تم ہمارے ساتھ ابوطالب کے پاس چلو تاکہ ہم
انکا عیال بانٹ لین انکا ایک لڑکا مین لے لون اور ایک تم لے لو اور ہم ان دونو کا تکفل حال کرین
عباس کہنے لگے بہت بہتر بات ہے۔ دونو ملکر ابوطالب کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ہم آپکے عیال کے
بوجھ سے کسیقدر سبکدوش کرنا چاہتے ہین تاوقتیکہ قحط لوگون کے سر سے ٹلجائے۔ ابوطالب نے

کہا اگر عقیل کو میرے لیے چھوڑ دو اور جو چاہو سو کرو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو لیلیا اور عباس نے جعفر کو لے لیا علی ہمیشہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے رہے یہانتک کہ پروردگار نے حضرت کو نبی مقرر کیا۔ جناب علی نے حضور کا اتباع کیا اور ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی +

جناب امیر علیہ السلام کی سبقت اسلام

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اول الناس من هذہ الامۃ ورودا علی الحوض اولها اسلاما علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میںنے جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا ہے کہ اس امت کا حوض پر پہلے وارد ہونیوالا اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے۔

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر هذہ الامۃ بعدی اولها اسلاما علی بن ابی طالب (المسترشد) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا فرماتے تہے کہ میرے بعد اس امت کا بہتر اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے

(۳) عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان هذا اول من امن بی وهذا فاروق هذہ الامۃ وهذا یعسوب المومنین وهذا اول من یصافحنی یوم القیمۃ وهذا صدیق الاکبر (اخرجہ الطبری والدیلمی) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنهما کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور یہ اس امت کی حق و باطل کو جدا کرنے والا ہے یہ مومنوں کا یعسوب (یعنے امیر) ہے اور یہ سب سے پیشتر قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرنے والا ہے اور یہ صدیق اکبر ہے +

(۴) عن ابی ذر رضہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من امن بی و صدق (اخرجہ الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میںنے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ علی سے فرما رہے تہے کہ تو سب سے پہلے مجھپر ایمان لایا ہے اور تو نے میری تصدیق کی ہے +

(۵) عن زید بن ارقم قال اول من اسلم علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد والترمذی وصححہ) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے ایمان لانیوالے علی بن ابی طالب ہیں +

(۶) عن ابن عمر و انس بن مالک و جابر رضی اللہ عنہم قالوا بعث صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین واسلم علی یوم الثلثاء (اخرجہ البغوی والترمذی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ والطبرانی) ابن عمر اور انس بن مالک اور جابر رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن علی اسلام لائے ٭

(۷) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلت الملائکۃ علی وعلی علی سبع سنین وذلک لانہ لم ترفع شہادۃ ان لا الہ الا اللہ الی السماء الا منی ومن علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھپر اور علی پر سات برس تک فرشتے درود بھیجتے رہے ہیں اسوجہ سے کہ بجز میرے اور علی کے آسمان کیطرف کسی کی لا الہ الا اللہ کی شہادت دینے کی آواز بلند نہیں ہوتی تھی ٭

(۸) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت اول المسلمین اسلاما واول المؤمنین ایمانا واعلمہم بایات اللہ واوفاہم بعہد اللہ وارؤفہم بالرعیۃ واقسمہم بالسویۃ واعظمہم عند اللہ منزلۃ (اخرجہ احمد) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تم اسلام لانے میں سب مسلمانوں سے پیش قدم اور ایمان لانے میں سب سے مقدم ہو اور تم ان سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے ہو اور رعیت پر ان سب سے زیادہ مہربان ہو اور ان سب سے پورا پورا تقسیم کرنے والے اور ان سب سے خدا کی نزدیک بڑی منزلت والے ہو ٭

(۹) عن ابی سعید ومعاذ بن جبل رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لک یا علی سبع خصال لا یحاجک فیہن احد یوم القیامۃ انت اول المؤمنین باللہ ایمانا واوفاہم بعہد اللہ وارؤفہم بالرعیۃ واقسمہم بالسویۃ واعلمہم بالقضیۃ واعظمہم منزلۃ عند اللہ یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی عن ابی سعید الخدری والحاکم عن معاذ بن جبل) دیلمی فردوس الاخبار میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور حاکم مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تجھ میں سات خصلتیں ایسی ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تجھ سے مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ تو خدا پر ایمان لانے میں سب مومنوں سے پہلا ہے اور خدا کے عہد کو پورا کرنے میں ان سب سے برتر ۔ اور رعیت پر مہربانی کرنے میں ان سب سے مہربان اور برابر تقسیم کرنے میں ان سب سے بڑا تقسیم کرنے والا اور ان سب سے جھگڑوں کے فیصل کرنے میں زیادہ علم والا اور قیامت کے روز خدا کے پاس سب سے اونچے مرتبے والا ہے ٭

اور تو اسکا ذوالقرنین ہے یعنے بہشت اور اسکے ملک عظیم کے دونوں طرف کا مالک ہے، اور تو کل بہشت کی سیر کریگا جس طرح
کہ ذوالقرنین نے کل زمین کی سیر کی تھی یا یہ کہ آپ اس امت کے ذوالقرنین ہیں پس ضمیر مستتر کی احدیث میں امت کی طرف
راجع ہے اگرچہ اسکا ذکر پہلے نہیں آیا۔ یا اس سبب کہ آپ اس امت کے دو بزرگوں کے والد ہیں یعنے امام حسن اور امام
حسین علیہما السلام کے یا اس سبب سے کہ آپ کے سر اقدس کے دونوں طرف دو زخم لگے ہیں پہلا عمرو بن عبدود سے اور دوسرا
ابن ملجم ملعون سے ۔

خاصف النعل

(۱) عن زید قال لما کان یوم الحدیبیة خرج الینا اناس من المشرکین
من رؤسائهم فقالوا قد خرج الیکم من ابنائنا وارقائنا وانما خرجوا
من خدمتنا فارددهم الینا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معشر قریش لتنتهن عن مخالفة امر
الله او لیبعثن علیکم من یضرب رقابکم الذین قد امتحن الله قلوبهم للتقوی قال بعض اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم من اولئک یا رسول الله قال منهم خاصف النعل وکان اعطی علیا نعلا یخصفه
(اخرجه الترمذی و ابو داؤد) زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز ہمارے پاس مشرکین کے چند رئیس
آئے اور کہنے لگے ہماری لونڈی اور غلام تمہارے پاس چلے آئے ہیں اور وہ ہماری خدمت کرنے سے بھاگے ہیں وہ
ہمکو واپس دیدو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم خدا کے حکم کی مخالفت کرنے سے باز آجاؤ
ورنہ تم پر ایسے لوگ بھیجے جائینگے جو تمہاری گردن مارینگے خدا نے تقوی کے ساتھ انکے دلکا امتحان کرلیا ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا ایک ان میں سے
جوتا سینے والا ہے حضور نے اپنا جوتا جناب امیر کو سینے کے لیے دیا ہوا تھا ۔

(۲) عن علی قال ان سهیل بن عمرو اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد ان قومنا لحقوا بک فارددهم
الینا فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی رؤی الغضب فی وجهه ثم قال لتنتهن یا معشر قریش او لیبعثن
علیکم رجلا منکم امتحن الله قلبه للایمان یضرب رقابکم علی الدین قیل یا رسول الله ابو بکر قال لا
قیل عمر قال لا ولکن خاصف النعل فقال علی اما انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تکذبوا علی
فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده فی النار (اخرجه احمد) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ سہیل
ابن عمرو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا محمد ہماری قوم کے لوگ آپکے ساتھ مل گئے ہیں آپ
انکو ہمیں واپس دیدیں حضرت یہانتک غصہ ہوئے کہ غضب کے آثار چہرہ اقدس پر نمایاں ہونے لگے پھر آپ نے فرمایا اے
قریش کے لوگو تم متنبہ ہوجاؤ ورنہ خدا تعالی تم پر ایک ایسا آدمی بھیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کے ساتھ پرکھ لیا
ہے وہ دین پر تمہاری گردن ماریگا حضرت سے پوچھا گیا کہ حضرت ابوبکر ہیں آپ نے فرمایا نہیں پھر پوچھا گیا کیا عمر ہیں

(۱۰) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب وهو یقول کفوا عن ذکر علی بن ابی طالب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصال وددت لو ان لی واحدۃ منهن کل واحدۃ منهن احب الی مما طلعت علیہ الشمس کنت انا وابو بکر وابو عبیدۃ بن الجراح ونفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کتف علی فقال یا علی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المؤمنین ایمانا وانت منی بمنزلۃ هارون من موسی کذب یا علی من زعم انہ یحبنی ویبغضک (اخرجہ الطبری وابن السمان) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوے سنا کہ لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ جناب علی کی غیبت کرنے سے باز رہو میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی میں تین خصلتیں ہیں اگر ان تینوں میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک ان سب چیزوں سے بہتر تھی کہ جس پر آفتاب کا پرتو پڑتا ہے میں اور ابو بکر اور ابو عبیدہ بن الجراح چند صحابہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اے علی تو اسلام لانے میں سب مسلمانوں کا پیش قدم اور ایمان لانے میں سب مومنوں کا پیشرو ہے اور تیرا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون کا موسے سے ۔ وہ بالکل جھوٹا ہے جو یہ زعم کرتا ہو ۔ کہ مجھے دوست رکھتا ہو اور تجھ سے عداوت رکھے ❊

(۱۱) عن سعد بن ابی وقاص وابی سعید وام سلمۃ واسماء بنت عمیس وجابر بن عبد اللہ قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول المسلمین اسلاما (اخرجہ الدیلمی) سعد بن ابی وقاص اور ابو سعید اور ام المؤمنین ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم سب مسلمانوں سے پہلے اسلام لائے ہو۔

(۱۲) عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرۃ انا الصدیق الاکبر امنت قبل ان یؤمن ابو بکر واسلمت قبل ان یسلم ابو بکر (اخرجہ ابن قتیبۃ فی المعارف) معاذۃ العدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے جناب علی علیہ السلام کو بصرے کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں صدیق اکبر ہوں میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لایا ہوں اور ان سے اول ایمان لایا ہوں

(۱۳) عن ابن عباس قال نظر علی فی وجوہ الناس فقال انی لاخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووزیرہ ولقد علمتم انی اولکم ایمانا باللہ عز وجل وبرسولہ ثم دخلتم من بعدی فی الاسلام رسلا رسلا وانی لابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشریکہ فی نسبہ وابو ولدہ وزوج سیدۃ

نساء اهل الجنۃ (الیواقیت لابی عمر الزاهد) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ جناب علی نے لوگون کی طرف دیکھکر فرمایا مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی اور وزیر ہون تم بخوبی جانتے ہومین تم سب سے خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان لانے مین مقدم ہون تم میرے بعد مین گروہا گروہ داخل اسلام ہوئے ہومین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ابن عم اور نسب مین شریک ہون مین انکے بچون کا باپ ہون مین تمام اہل جنت کی عورتون کی سردار کا خاوند ہون۔

(۱۴) عن لیلی الغفاریۃ قالت کنت امرأۃ اخرج مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وادادی الجرحی فلما کان یوم الجمل اقبلت مع علی فلما فرغ دخلت علی زینب عشیۃ فقلت حدثینی ھل سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الرجل شیئا قالت نعم دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو وعائشۃ علی فراش وعلیھما قطیفۃ قالت فاقعی علی کجلسۃ الاعرابی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ھذا اول الناس ایمانا واول الناس لقاء بی واخر الناس بی عھدا عند الموت (الیواقیت لابی عمر الزاهد) لیلے غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین ایسی عورت تہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین غزوات مین جایا کرتی تہی اور زخمیون کے علاج کیا کرتی تہی جب جمل کا دن ہوا تو مین بہی جناب علی کے ساتھ جنگ کو نکلی آپ جب اس جھگڑے سے فارغ ہوے تو مین رات کو زینب رضی اللہ عنہا کے پاس گئی مینے ان سے کہا جو کچھ کہ تمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے حق مین سنا ہو مجھ سے بیان کرو۔ کہنے لگین مین ایک روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین گئی دیکھا کہ حضرت اور بی بی عائشہ ایک بستر پر لیٹے ہوئے ہین اور دونون پر ایک کمبل پڑا ہوا ہے مجبیر ابہی جلسہ اعرابی کی برابر بیٹھ گئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق یہ شخص (یعنے علی) ایمان لانے کی وجہ سے سب لوگون سے اول ہے۔ اور سب سے پہلے قیامت کے دن مجھ سے ملنے والا ہے۔ اور میری موت کے وقت سب سے آخر مجھ سے بات کرنے والا ہے ✦

(۱۵) عن ابن عباس قال کان علی اول من اسلم بعد خدیجۃ وقال ابو عمر ھذا حدیث صحیح الاسناد لا مطعن فی روایتہ لاحد (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علی جناب صدیقہ الکبرے ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے ایمان لائے ہین ابو عمر کہتا ہے کہ اس حدیث کی سب سندین صحیح ہین کسی شخص کو اسکی روایتون مین طعن کی گنجایش نہین ✦

(۱۶) قال الثعلبی فی تفسیر قولہ تعالی والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار فلقفت

العلماء ان اول من آمن بعد خدیجۃ رضی اللہ عنہا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الذکور علی بن
ابی طالب و ہو قول ابن عباس و سلمان و ابی ذر و جابر بن عبد اللہ الانصاری و زید بن ارقم و
خباب بن الارت و محمد بن المنکدر و ربیعۃ الرائی ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں آیہ کریمہ والسابقون
الاولون الخ کے تحت میں لکھتے ہیں کہ بتحقیق تمام علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا
کے مردوں میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ یہ ابن عباس اور
سلمان اور ابوذر اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور زید بن ارقم اور خباب بن الارت و محمد بن المنکدر
اور ربیعۃ الرائی رضوان اللہ علیہم کا قول ہے۔

(۱۷) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السباق ثلاثۃ
فالسابق الی موسیٰ یوشع بن نون والسابق الی عیسیٰ صاحب یاسین والسابق الی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایمان میں سبقت کرنیوالے تین ہیں۔ پس
حضرت موسےٰ کیطرف سبقت کرنیوالے یوشع بن نون ہیں اور حضرت عیسیٰ کیطرف صاحب یاسین
اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف علی بن ابی طالب ہیں ؀

(۱۸) عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ السابقون الاولون من المہاجرین والانصار قال سبق یوشع
ابن نون الی موسیٰ وسبق صاحب یاسین الی عیسیٰ وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی والثعلبی وابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ
السابقون الاولون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یوشع بن نون نے حضرت موسیٰ کی طرف اور صاحب یاسین
نے حضرت عیسے کی طرف اور علی بن ابی طالب نے جناب محمد بن عبد اللہ کیطرف سبقت کی ہے۔

(۱۹) عن ابن عباس وابی لیلیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار
مومن آل یاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل مومن آل فرعون الذی قال اتقتلون
رجلا ان یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالب وہو افضلہم (اخرجہ ابن النجار عن ابن عباس
واحمد عن ابی لیلیٰ) ابن النجاری رحمۃ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ
علیہ ابو لیلے رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے
کہ صدیق تین ہیں حبیب النجار آل یاسین یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین پر ایمان لانے والا
جس نے کہا تھا اے قوم کے لوگو رسولوں کا اتباع کرو۔ اور حزقیل فرعون کے گروہ سے ایمان

لانیوالا جس نے یہ کہا تہا کہ اے لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پالنے والا خدا ہی ہے اور
علی بن ابی طالب اور وہ ان سب سے افضل ہیں۔

(۲۰) عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ من یطع الرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم قال علیؑ یا رسول اللہ اهل نقدر علی ان نزورک فی الجنة کما نراک فی الدنیا قال یا علی ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امته فنزلت هذه الآیة اولئک مع الذین انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علیا فقال ان اللہ عزوجل قد انزل بیان ما سألت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت صدیق الاکبر (تفسیر ابن النجار) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کریمہ کہ جن لوگوں نے خدا کے رسول کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ انکے ساتہ ہیں جنپر کہ خدا نے اپنی نعمت نازل کی ہے، کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ جناب علی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا ہم آپ کو جنت میں بہی دیکہہ سکتے ہیں جس طرح سے کہ ہم حضور کو دنیا میں دیکہتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی ہر نبی کا ایک رفیق ہے کہ وہ سب امت سے پہلے اس نبی پر اسلام لاتا ہے۔ پس آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ انکے ساتہ ہیں جنپر کہ خدا نے نعمت نازل کی ہے یعنے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتہ ہونگے اور یہ لوگ انکے اچہے رفیق ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بلا کر فرمایا۔ یا علی خدا تعالیٰ نے تیرے سوال کا بیان نازل فرمایا ہے۔ اور تجہکو میرا رفیق بنایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے۔

(۲۱) عن سعید بن عمرو بن عمرو بن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش بن ربیعة یا عم الا تخبرنی عن ابی بکر و علی فان ابا بکر رضی اللہ عنہ کان له السن والسابقة مع النبی صلی اللہ علیه وسلم ثم ان الناس لم کان صغوا الی علی قال ای ابن اخی ان علیا کان له ما شئت من ضرس قاطع فی العلم والبسطة فی النسب قرابته من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ومصاهرته والسابقة فی الاسلام والعلم بالقرآن والفقه فی السنة والنجدة فی الحرب والجود بالماعون (اخرجہ الذهبی) سعید بن عمرو ابن سعید بن العاص کہتا ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عیاش بن ربیعہ سے پوچہا کہ اے چچا کیا تم مجہے ابوبکر اور علی کے حالات سے خبردار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ابوبکر رضے اللہ عنہ کہن سال تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اسلام میں سبقت بہی رکہتے تہے۔ پہر ایسی کیا بات تہی کہ لوگ جناب علی رضی اللہ عنہ کی طرف جہکتے تہے انہوں نے جواب دیا کہ اے میرے بہتیجے۔ جو تو چاہتا ہے اسی کے مطابق علم و فضل میں علی رض تیز دانت رکہنے والا تہا۔ نسب فراخ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت۔ اور حضرت کا داماد ہونا اور اسلام میں

سبقت اور قرآن کا علم۔ اور سنت میں پوری آگاہی۔ اور جنگ میں بہادری اور سخاوت میں بخشش کہتے تھے

(۲۲) عن ابی ھارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیء مما سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض مرضة نقه فدخلت علیه فاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رأت ما برسول الله صلی الله علیه وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة یا رسول الله فقال یا فاطمة ان الله اطلع علی اهل الارض اطلاعة فاختار منها اباك ثم اطلع ثانیة فاختار منهم بعلك فاوحی الی فانكحته بك واتخذته وصیا اما علمت انك بكرامة الله ایاك زوجك اعلمهم علما واكثرهم حلما واقدمهم سلما فضحكت واستبشرت فاراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یزیدها مزید الخیر كله الذی قسمه الله لمحمد وآل محمد صلی الله علیه وسلم فقال لها یا فاطمة لعلی ثمانیة اضراس یعنی مناقب ایمان بالله ورسوله وحكمته وزوجته وسبطاه الحسن والحسین وامره بالمعروف ونهیه عن المنكر یا فاطمة انا اهل البیت اعطینا ست خصال لم یعطها احد من الاولین ولا یدركها احد من الآخرین غیرنا نبینا خیر الانبیاء وهو ابوك ووصینا خیر الاوصیاء وهو بعلك وشهیدنا خیر الشهداء وهو حمزة عم ابیك ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك ومنا مهدی الامة الذی یصلی خلفه عیسی ثم ضرب علی منكب الحسین فقال من هذا مهدی الامة (اخرجه الدارقطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہیں میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جا کر کہا کیا تم بدر کے جنگ میں حاضر تھے کہنے لگے ہاں میں نے ان سے کہا کیا تم مجھے نہیں بتا سکتے جو کچھ تم نے علی کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جواب دیا۔ اے میرے بیٹے میں تجھے سناتا ہوں کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہو کر نہایت ضعیف ہو گئے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لیے تشریف لائیں میں حضرت کے داہنی جانب بیٹھا ہوا تھا۔ وہ حضرت پر ضعف کا غلبہ دیکھ کر رونے لگیں رونے سے ان کی ہچکی بندھ گئی یہاں تک کہ انکے رخسار پر آنسو جاری ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ آپ کیوں روتی ہیں عرض کیا کہ میں آپ کے بعد اپنے ضائع ہونے سے ڈرتی ہوں حضرت نے فرمایا۔ یہ تحقیق پروردگار نے زمین کے باشندوں کو اچھی طرح دیکھکر تیرے باپ کو ان میں سے منتخب کیا پھر دوبارہ دیکھ کر تیرے شوہر کا انتخاب کیا پھر میری طرف وحی بھیجی اور میں نے تیرا نکاح کر کے اسے اپنا وصی بنایا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا تعالی

نے خاص تمہارے لیے کیا مہربانی کی ہے۔ تیرا خاوند سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے اور اسلام لانے میں سب سے پیش قدم ہے۔ پس جناب فاطمہ سن کر امین اور خوش ہو گئیں حضرت نے چاہا کہ انکو اور زیادہ اس خیر سے حصہ دیں کہ پروردگار نے محمد اور آل محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حصہ عطا فرمایا ہے۔ پس آپنے فرمایا یا فاطمہ علی کے آٹھ تیز دانت ہیں یعنے مناقب ہیں اللہ اور اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ اور اُسکے دانائی اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چھ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے لوگوں کو نہیں دی گئیں اور ہم سے پیچھے آنے والے بھی نہیں حاصل کر سکتے ہمارا نبی تمام نبیوں سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب اوصیاء سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے۔ ہمارا شہید سب شہیدوں سے برتر ہے وہ حمزہ ہے جو تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں اور ہمیں سے اس امت کا مہدی بھی ہے جس کے پیچھے حضرت عیسے نماز پڑھیں گے۔ پھر حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امام حسینؑ کے دوش مبارک پر ہاتھ مار کر فرمایا مہدی اس سے ہوگا ✤

(۲۳) عن ابی ایوب الانصاری قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ فاتتہ فاطمۃ تعودہ فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجھد والضعف استعبرت فبکت حتی سال الدمع علی خدیھا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ ان لکرامۃ اللہ ایاک زوجتک من اقدمھم سلما واکثرھم علما واعظمھم حلما ان اللہ تعالیٰ اطلع علی اھل الارض اطلاعۃ فاختارنی منھم فبعثنی نبیا مرسلا ثم اطلع اطلاعۃ فاختار بعلک فاوحی اللہ الی ان ازوجہ ایاک واتخذہ وصیا (اخرجہ الدارقطنی) ابو ایوب انصاری رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت مریض ہو گئے حضرت فاطمہؑ عیادت کے لیے تشریف لائیں حضرت پر ضعف اور تکلیف کی شدت کو دیکھ کر رونے لگیں یہانتک کہ اُنکے رخسار مبارک پر قطرات اشک جاری ہو گئے یہ دیکھکر حضرتؐ نے ارشاد کیا یا فاطمہ تم نہیں جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے خاص تمہارے حق میں کیا مہربانی کی کہ میںنے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ اسلام لانے میں وہ سب سے مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اور سب سے زیادہ حلیم ہے۔ خدا تعالیٰ نے زمین کے رہنے والوں کو خوب سا دیکھ کر مجھے انتخاب کیا اور نبی مرسل بنایا پھر دوبارہ دیکھکر تیرے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے وحی بھیجی میںنے اسکے ساتھ تیرا نکاح کر کے اسے اپنا وصی بنایا ✤

(۲۴) عن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قم بنا یا بریدة نعود فاطمة فلما ان دخلنا علیها ابصرت ابا ها دمعت عیناها قال ما یبکیک یا بنتی قالت قلت الطعم و کثرت الهم وشدة السقم قال لها اما والله ما عند الله خیر مما ترغبین الیه یا فاطمة اما ترضین ان زوجك خیر امتی اقدمهم سلما و اکثرهم علما واعظمهم حلما والله ان ابنیك سیدا شباب اهل الجنة (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بریدہ اٹھو ہمارے ساتھ چل کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیمار پرسی کریں جب ہم جناب فاطمہؓ کے پاس پہنچے وہ ہمیں دیکھکر رونے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ای میری بیٹی تم کیوں روتی ہو۔ عرض کیا قلت طعام اور کثرت غم اور شدت بیماری سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے کیا جو کچھ خدا کے پاس ہے اس سے بہتر نہیں ہے جسکی کہ تم تمنا کرتی ہو؟ یہ تحقیق تیرا شوہر میری تمام امت سے بہتر اور ان سے اسلام لانے کی وجہ سے مقدم اور ان سے علم میں زیادہ اور ان سے حلم میں بڑا ہے۔ اور تیرے دونوں فرزند اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

(۲۵) عن معقل بن یسار قال وضأت النبی صلی الله علیه وسلم ذات یوم فقال هل لك فی فاطمة نعودها فقلت نعم فقام متوکئا علیّ حتی دخلنا علیها فقال کیف تجدینك قالت والله اشتد حزنی واشتد فاقتی فقال اما ترضین انی زوجتك اقدم امتی سلما واکثرهم علما واعظمهم حلما (اخرجه احمد فی المناقب) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا آپ نے مجھے ارشاد کیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم فاطمہ کی عیادت کے لیے چلیں میں نے عرض کیا بہتر ہے۔ حضرت مجھ پر تکیہ لگا کر اٹھے اور جناب فاطمہ کے پاس گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تمہاری یہ کیا حالت ہے عرض کیا واللہ مجھ پر غم کا غلبہ ہے اور فاقوں نے ستایا ہے حضرتؐ نے ارشاد کیا تم راضی نہیں ہوتے ہو کہ میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ میری تمام امت میں اسلام لانے میں مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا ہے +

(۲۶) قال ابو حازم ومحمد بن المنکدر وربیعة بن عبد الرحمن والکلبی علی اول من اسلم (اخرجه ابن جریر الطبری فی تاریخه) ابو حازم اور محمد بن المنکدر اور ربیعہ بن عبد الرحمن اور کلبی رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں +

(۲۷) عن اسحاق قال کان اول ذکر امن برسول الله صلی الله علیه وسلم وصلی معه وصدق بما جاء من عند الله علی بن ابی طالب (اخرجه ابن جریر الطبری فی تاریخه) اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مردوں

ہیں یہی جو شخص کہ سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہے اور جس نے کہ حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور جو چیز کہ وہ خدا کی طرف سے لائے تھے اسکی تصدیق کی ہے وہ علی بن ابی طالب ہیں ✣

(**تنبیہ**) اب سب محدثین اس امر کے معارض ہیں جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبقت اسلام کے بارہ میں مروی ہے۔ لیکن جاننا چاہیے کہ وہ حدیث از قبیل احاد ہے چنانچہ امام فخر الدین الرازی علیہ الرحمۃ اربعین میں لکھتے ہیں (اما الخبر الذی تمسکوا بہ فی اثبات ان اسلام ابی بکر سابق علی اسلام علی فھو من باب الاحاد) یعنے وہ حدیث کہ جس سے لوگ اس امر کا استدلال کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسلام جناب علی علیہ السلام کے اسلام سے سابق ہے وہ حدیث احاد میں سے ہے۔ اور حضرت علی کی سب سے سابق الاسلام ہونے پر قریبا اجماع ہو چکا ہے۔ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں (قال ابن عباس وانس بن مالک وجماعۃ انہ اول من اسلم ونقل بعضہم الاجماع علیہ) یعنی ابن عباس اور انس بن مالک اور ایک گروہ صحابہ میں سے یہ کہتا ہے کہ جناب علی سب سے اول اسلام لائے ہیں۔ اور بعض راویوں سے نقل ہے کہ اسی بات پر اجماع ہو چکا ہے ✣

علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں (عن سلمان وابی ذر والمقداد وعمار وخباب وجابر وحذیفہ وابی سعید وزید بن ارقم رضی اللہ عنہم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم) یعنے سلمان اور ابوذر اور مقداد اور عمار بن یاسر اور جابر بن عبد اللہ اور حذیفہ اور ابو سعید خدری اور زید ابن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب علی سب سے پہلے اسلام لائے ہیں ✣

اسکے بعد علامہ موصوف تحریر کرتے ہیں۔ (قال شہاب وقتادۃ وابن اسحاق اول من اسلم من الرجال علی بن ابی طالب) یعنے شہاب اور قتادہ اور ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مردوں میں سے پہلے جناب علی اسلام لائے ہیں ✣

جناب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی اعتقاد تھا چنانچہ علامہ مزبور اسی کے ذیل میں لکھتے ہیں (وقال سالم بن ابی الجعد قلت لابی حنیفۃ اکان ابابکر اولھم اسلاما قال لا) یعنے سالم بن ابی الجعد کہتا ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا آیا سب صحابہ کرام میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے ہیں انہوں نے جواب دیا نہیں۔

اسکے بعد لکھتے ہیں (وسئل محمد کعب القرظی عن اول من اسلم علی او ابوبکر فقال سبحان اللہ علی اولہما اسلاما وانما شبہ علی الناس لان علیا اخفی اسلامہ من ابی طالب) یعنے محمد بن کعب القرظی سے کسی نے سوال کیا کہ اول علی اسلام لائے ہیں یا ابوبکر انہوں نے جواب دیا سبحان اللہ ان دونوں میں سے علی پہلے

اسلام لائے ہین لیکن لوگون کو شبہ ہو گیا۔ کیونکہ جناب علی نے ابوطالب کے خوف سے اپنا اسلام ظاہر نہین کیا تھا ✦

اصل امر یہ ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے بخوف ابوطالب اپنے اسلام کا اخفا نہین کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر عالی کی وجہ سے تھا چنانچہ علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین لکھتے ہین (نا) ان علی بن ابی طالب جاء بعد ذلک بیوم یعنی بعد اسلام خدیجۃ وصلوتہا معہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدہما یصلیان فقال یا محمد ما ہذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین اللہ الذی اصطفی لنفسہ وبعث بہ رسلہ فادعوک الی اللہ والی عبادتہ وکفر باللات والعزی فقال امر لم اسمع بہ قبل الیوم فلست لقاض امرا حتی احدث اباطالب فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفشی سرہ قبل ان یستعلن امرہ فقال لہ یا علی ان لم تسلم فاکتم فمکث علی تلک اللیلۃ ثم ان اللہ اوقع فی قلب علی الاسلام فاصبح غادیا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ فقال ماذا عرضت علی یا محمد فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وتکفر باللات والعزی وتبرا من الانداد ففعل علی واسلم) یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث بالرسالہ ہونیکے بعد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نماز پڑھنے کے پیچھے ایک روز علی تشریف لائے اور ام المومنین کو حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا۔ عرض کیا یا محمد آپ یہ کیا کر رہے ہین حضرت نے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کا دین ہے جو اس نے اپنی ذات کے لیے منتخب کیا ہے اور نبیون کو اسکے لیے مبعوث کیا ہے۔ مین تجھے خدا کی اور اسکی عبادت کیطرف دعوت کرتا ہون اور لات وعزی سے روگردانی کے لیے کہتا ہون جناب علی نے عرض کیا۔ یہ ایسی بات ہے کہ مینے آج کے سوا کبھی نہین سنی مین اپنے کسی فعل مین مختار نہین جب تک کہ ابوطالب سے یہ پوچھ لون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی کہ اس بھید کو قبل اسکے کہ اسکے اعلان کا حکم ہو افشا ہو جائے حضرت نے فرمایا اگر تم ایمان نہین لاتے تو اس بات کو مخفی رکھو پس جناب علی پر ایک رات گذری اور خدا نے انکے دل مین اسلام کی محبت القا فرمائی دوسرے روز صبح کو حضرت کی خدمت مین آکر عرض کیا کل آپ نے مجھے کیا ارشاد کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس امر کی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور وہ اکیلا خدا ہے کوئی اسکا شریک نہین لات وعزی سے بیزار ہو جا جناب علی نے ویسا ہی کیا اور اسلام سے مشرف ہو گئے ✦

علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین وقال مجاہد وابن ابی نجیح فی امر ابی بکر رضی اللہ عنہ اول

من اظهر اسلامه) یعنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باب مین زیادہ تر یہ صحیح ہے کہ انہون نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا ہے ✤

لیکن اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے اول اظہار اسلام بہی جناب علی ہی نے کیا ہے۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی اور علامہ جریر طبری وغیرہ رحمہم اللہ عفیف کندی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین (قال جئت فی الجاهلیة الی مکة فنزلت علی العباس بن عبد المطلب فلما ارتفعت الشمس و حلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبة فاقبل شاب فرمی ببصره الی السماء ثم استقبل الکعبة فقام مستقبلها فلم یلبث حتی جاء غلام فقام بیمینه حتی جاءت امرأة فقامت خلفهما فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأة فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأة فخر الشاب ساجدا فسجدا معه فقلت یا عباس امر عظیم فقال هل تدری من الشاب فقلت لا فقال محمد بن عبد الله بن عبد المطلب هذا ابن اخی فقال هل تدری من هذا الغلام فقلت لا فقال علی بن ابی طالب بن عبد المطلب هذا ابن اخی وهل تدری من هذه المرأة التی خلفهما فقلت لا قال هذه خدیجة بنت خویلد زوجة ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموت والارض امره بهذا الدین هو علیه ما علی الارض کلها احد علی هذا الدین غیر هؤلاء الثلاثة) یعنے ایام جاہلیت مین مین ایک دفعہ مکہ مین گیا اور جاکر حضرت عباس بن عبد المطلب کے پاس ٹہیرا جب آفتاب بلند ہوا اور وسط آسمان سے ڈہلا مین کعبہ کی طرف دیکہہ رہا تہا اتنے مین ایک جوان نے آگے بڑہکر آسمان کی جانب نگاہ اٹہاکر دیکہا اور قبلہ کی طرف بڑہا اور اسکی طرف منہ کرکے کہڑا ہو گیا پہر تہوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس جوان کے داہنے بازو پر کہڑا ہو گیا پہر ایک عورت آئی اور وہ ان دونون کے پیچہے کہڑی ہو گئی پہر اس جوان نے رکوع کیا اور اس لڑکے اور عورت نے بہی اسکے ساتہہ رکوع کیا پہر جوان نے رکوع سے سر اٹہایا ان دونون نے بہی رکوع سے سر اٹہایا۔ پہر اس نے سجدہ کیا ان دونون نے بہی سجدہ کیا مینے عباس سے کہا یہ ایک انوکہی بات ہے عباس کہنے لگے تو جانتا ہے کہ یہ نوجوان کون ہے مینے کہا نہین وہ کہنے لگے یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرے بہائی کا بیٹا ہے۔ اچہا تجہے یہ بہی معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے مینے کہا نہین کہنے لگے یہ علی بن ابی طالب میرا بہتیجا ہے اور یہ جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہے مینے کہا نہین عباس کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد میرے بہتیجے کی بی بی ہے اس نوجوان نے مجہے بتایا ہے کہ میرا پروردگار آسمان و زمین کا پروردگار ہے یہی انکا دین ہے تمام زمین پر ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہیں ✤

آپ نے فرمایا نہیں لیکن وہ جوتا سینے والا ہے۔ یہ حدیث کو روایت کر کے جناب امیر نے فرمایا۔ کیا میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا؟ کہ مجھ پر جھوٹ مت بولو اور جو دانستہ مجھ پر جھوٹ بولتا ہے وہ آگ میں دھکیلا جائیگا

(۳) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتہین بنو وکیعۃ او لیبعثن علیہم رجلا کنفسی ینفذ فیہم امری فیقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی قال فمن تعنی قال بخاصف النعل وعلی یخصف نعلا (اخرجہ احمد والنسائی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بنی وکیعہ یا بنی ولیعہ متنبہ ہو جائیں یا ان پر مجھ سا ایک آدمی بھیجا جائیگا وہ ان سے جنگ کریگا اور انکی اولاد کو لونڈی و غلام بنا لیگا ابوذر کہتے ہیں کہ ناگاہ میں نے پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی اپنے ازار کے نیفے کے قریب محسوس کی وہ حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپکی کس سے مراد ہے کہتے ہیں فرمایا جوتا سینے والے سے اور جناب امیر جوتا سی رہے تھے ‌‌◆

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کنا جلوسا ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد انقطع شسع نعلہ فرمی بہا الی علی فقال ان منکم رجلا من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ فقال ابوبکر انا ہو یا رسول اللہ فقال لا فقال عمر انا ہو یا رسول اللہ فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجہ النسائی) ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے باہر برآمد ہونے کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا جناب امیر کی طرف اتار کر پھینکدیا اور فرمایا تم میں ایک ایسا آدمی ہے کہ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جس طرح سے کہ میں نے اسکی تنزیل پر جہاد کیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ میں ہوں آپنے فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ میں ہوں آپنے فرمایا نہیں لیکن وہ جوتا سینے والا ہے ◆

الطاہر عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا قال نزلت ہذہ الآیۃ فی خمسۃ فی النبی و علی والحسن والحسین و فاطمۃ علیہم السلام (اخرجہ احمد والطبرانی وابن جریر فتح نقلا عنہا) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا صرف پانچ شخصوں کے شان میں نازل ہوئی ہے یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور علی اور حسن و حسین اور جناب سیدہ علیہم السلام کے حق میں ◆

(تنبیہ) نزل الابرار میں علامہ بدخشی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ وہذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضہم یعنے یہ حدیث اکثر علما کی رائے کے نزدیک حسن ہے اور بیشک بعض نے اسکی تصحیح کی ہے۔

علامہ جریر طبری علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ الرسل والملوک مین اسکے بعد ان الفاظ کو روایت کیا ہے (فقال العفیف بعد ما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبہ یالیتنی کنت رابعا) یعنے اسلام لانے کے بعد جبکہ عفیف کے دل مین اسلام کا خوب رسوخ ہوگیا تو یہ کہا کرتے تھے کاش مین ان تینون کے ساتھ چوتھا ہوتا۔ پس جناب عباس کے قول سے کہ (ما علی الارض کلھا احد علی ھذا الدین غیر ھؤلاء الثلثۃ) ثابت ہوتا ہے کہ ہنوز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام نہین لائے تھے کہ جناب علی کا اسلام لانا عباس اور عفیف کندی رضی اللہ عنہ پر ظاہر ہوچکا تھا۔ اور لفظ ہؤلاء الثلثۃ کی قید سے اور عفیف کو یہ کہنے سے کہ کاش اگر مین اسوقت اسلام لاتا تو مین اسوقت اسلام کا چوتھا رکن ہوتا صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جناب ابوبکر ابھی مشرف باسلام نہین ہوئے تھے ورنہ حضرت عباس ہؤلاء الثلثۃ کی قید نہ لگاتے اور عفیف کنت رابعا نہ کہتے بلکہ کنت خامسا کہتے۔ پس قیاس مین نہین کرتا کہ یہ راز حضرت عباس کو معلوم ہوگیا ہو اور ابوطالب سے مخفی رہا ہو ✦

بعض نے جناب علی علیہ السلام کی سبقت اسلام کو تسلیم کرکے یہ کہا ہے کہ انکا اسلام بہ نسبت اسلام مشائخ قریش افضل نہین سمجھا جاسکتا۔ کیونکہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت جناب علی ہنوز بالغ نہین ہوئے تھے چنانچہ خود انکا قول ہے (سبقتکم الی الاسلام طرا غلاما ما بلغت اوان حلمی) یعنے مین تم پر ایسی حالت مین اسلام لانے مین سبقت کی ہے کہ میری مسین بھیگ رہی تھین۔ مین ابھی لڑکپن کی حالت مین تھا۔ ابھی حد احتلام تک نہین پہونچا تھا۔ پس ایک کم سن لڑکے کا اسلام مشائخ قریش کے اسلام فائق نہین ہوسکتا ✦

اسکا جواب دو طرح پر ہوسکتا ہے

جناب امیر کی عمر اسلام لانے کے وقت

(الف) بعض کے نزدیک مشرف باسلام ہونیکے وقت جناب علی پندرہ یا سولہ برس کے تھے۔ لیکن سب سے زیادہ معتبر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ اسوقت تیرہ سال کے تھے۔ اور ابو عمر تابعی نے بھی اسی کو صحیح مانا ہے (دیکھو استیعاب) اس سے زیادہ تر ثبوت محمد بن حنفیہ کی روایت سے ملتا ہے کہ وہ جناب امیر کی عمر (۱۵ سال) کی بیان کرتے ہین (اسد الغابہ) معروف نے بھی جناب ابوجعفر محمد بن علی الرضا علیہ التحیۃ والثناء سے حضرت امیر کی عمر اتنی ہی روایت کی ہے اور مطالب السؤل کمال الدین محمد بن طلحہ الشافعی نے بھی اسی کو صحیح مانا ہے ✦

پس جبکہ نزول وحی کے بعد بلا خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲۳) سال تک اس دار فانی میں رونق افروز رہے ہیں اور حضرت کے انتقال کے بعد جناب امیر (۲۹½) ساڑھے اونتیس برس زندہ رہے ہیں پس (۶۵ - (۲۳ + ۲۹½) = ۱۲½ رہے یعنے پینسٹھ سال تئیس اور ساڑھے اونتیس نکالنے کے بعد ٹھیک ساڑھے بارہ برس باقی رہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے وقت میں اسلام لائے ہیں جبکہ انکی عمر بلوغ کے قریب پہونچ چکی تھی اور ان کی عقل خداداد میں پختگی آگئی تھی۔ نہ یہ کہ بالکل طفولیت کے عالم میں تھے (ب) اگر یہی تسلیم کیا جاوے کہ جناب علی اسلام لانیکے وقت بالغ نہیں تھے تو اسپر کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے کہ قبل از بلوغ ایک لڑکے عاقل ہوشیار ہونہار۔ پختہ مغز ذکی الطبع کا اسلام قبول نہ کیا جاوے +

اسیوجہ سے جناب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عاقل لڑکے کا اسلام اگرچہ وہ نابالغ تھا ہو مقبول ہو قال الشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسندہ حدثنا اسمعیل بن ادریس قال حدثنی ابی عن الحسن ابن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیاً الی الاسلام وھو ابن تسع سنین او یقول دون التسع ولم یعبد الاوثان قط لصغرہ انتھی قال فلو لم یکن الاسلام مقبولا عنہ لما دعاہ الیہ وکذا دعا شرذمۃ عن الطفال الصحابۃ الی الاسلام وقبلہ منھم کما یظھر عن کتب الحانث وقد بایع عبداللہ بن الزبیر وعبد اللہ بن جعفر وجعفر بن الزبیر وھم ابناء سبع سنین۔ شیخ قاسم بن قطلوبغا حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند جسکا نام مسند ابو حنیفہ ہے) میں لکھتے ہیں کہ اسمعیل بن ادریس نے مجھسے روایت کی ہے اور اس نے اپنے والد سے سنا ہے کہ کہتا تھا مجھے حسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو اسلام کی دعوت کی اور وہ نو برس یا اس سے بھی کم تھے اور انہوں نے بچپن سے مطلق بتوں کی پرستش نہیں کی تھی۔ اسکے بعد شیخ قاسم بن قطلوبغا کہتے ہیں۔ اگر لڑکے صغیر السن کا اسلام مقبول ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو کبھی اسلام کی جانب مدعو نکرتے اسیطرح سے حضرت نے صحابہ کے اکثر اطفال کو اسلام کی طرف مدعو کرکے انکا اسلام قبول کیا تھا چنانچہ کتب احادیث سے بخوبی ظاہر ہے عبد اللہ ابن زبیر اور عبداللہ ابن جعفر اور جعفر بن زبیر نے حضرت کی بیعت کی اور انکا سن سات سات برس کا تھا حافظ ابو نعیم اور ابن عساکر اور طبرانی علیہم الرحمۃ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بایع الحسن والحسین وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن جعفر و

هم صغار لم یعقلوا ولم یبلغوا یعنے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر کی بیعت قبول فرمائی درحالیکہ وہ کم سن تھے پوری تمیز نہین رکھتے تھے اور ابھی بالغ بھی نہین ہوئے تھے +

اسکے سوا یہ امر بھی جناب امیر کی فضیلت کا کافی ثبوت ہے کہ وہ ایسے سن مین اسلام لائے ہین کہ جس مین لڑکون کی طبیعت اکثر لہو و لعب کی طرف مائل ہوتی ہے توحید کے خوبصورت کا سمجھنا اور سنت انحضرت کے مطابق عمل کرنا۔ اور معاد کی حقیقت تک پہونچنا انکے عقل سے باہر ہوتا ہے۔ پس ایسے سن و سال میں جناب امیر کا اسلام لانا صاف اس امر پر دال ہے کہ آپ عہد طفولیت ہی مین عقل خداداد کے وسیلہ سے ایسے امور اہم کی تہ کو پہونچ گئے تھے جنکے سمجھنے سے بڑے بڑے مشائخ قریش کی عقلین دنگ تھین۔

جناب امیر کا ہرگز بتون کی پرستش نکرنا

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة ماکفروا باللہ قط مومن الیاسین وعلی بن ابی طالب واسیہ امراۃ فرعون (اخرجہ ابن عدی وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ تین شخص ہین جنہون نے ہرگز خدا سے کفر نہین کیا ہے مومن الیاسین (یعنے حضرت یوشع پر ایمان لانیوالا) اور علی بن ابی طالب اور فرعون کی بیوی آسیہ +

عن الحسن بن مدائنی قال لا یعبد الاوثان قط لصغرہ ومن ثم یقال کرم اللہ وجہہ دون غیرہ من الصحابة (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات وابن عبد البر فی الاستیعاب وشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسند المشہورة لمسند ابی حنیفة) حسن بن مدائنی رحمة اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے بچپن سے ہرگز بتون کی پرستش نہین کی اسی وجہ سے انکو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے یعنے خدا نے انکے مونہہ کو بزرگی دیا تہا کہ وہ بتون کے آگے نہین جھکے۔ اور یہ لقب انکے سوا اور اصحاب کے حق مین نہین بولا جاتا (نزل الابرار علامہ بدخشی)

جناب امیر کا سب صحابہ سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز پڑہنا

(۱) عن ابن عباس انہ قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ھو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم المہراس وھو الذی غسلہ وادخلہ قبرہ (اخرجہ الترمذی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب علیؑ مین چار ایسی باتین ہین کہ انکو

سوا کسی دوسرے میں نہیں وہ ہر ایک عربی اور عجمی سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے اور وہ ایسے شخص ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جنگ میں حضرت کا علم انکے پاس تھا اور انہوں نے سختی کے دن اپنی جان سے حضرت کے ساتھ صبر کیا۔ اور انہوں نے حضرت کو غسل دیا اور قبر میں اتارا +

(۲) عن انس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین وصلی معہ علی یوم الثلاثاء (اخرجہ البغوی فی معجمہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن جناب علی نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی +

(۳) عن ابی رافع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلت خدیجۃ یوم الاثنین وصلی علی یوم الثلاثاء قبل ان یصلی معنا احد من الناس (اخرجہ احمد فی مناقب) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جناب ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے پیر کے روز نماز پڑھی ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے منگل کے روز نماز پڑھی قبل اسکے کہ لوگوں میں سے کوئی شخص ہمارے ساتھ نماز میں شرکت کرتا +

(۴) عن ابی رافع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت غداۃ الاثنین وصلت خدیجۃ یوم الاثنین فی اخر النہار وصلی علی یوم الثلثاء فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین واشہرا قبل ان یصلی معنا احد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ پیر کی صبح کو ہمیں نبوت عطا ہوئی اور خدیجہ نے اسی روز کے پچھلے وقت میں نماز پڑھی اور علی نے منگل کے روز نماز پڑھی علی نے سات سال اور کئی مہینے پوشیدہ نماز پڑھی قبل اسکے کہ کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑھتا +

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزلت علی النبوۃ یوم الاثنین وصلی علی معی یوم الثلثاء (اخرجہ الطبرانی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمپر پیر کے روز نبوت نازل ہوئی اور منگل کے روز علی نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی +

(۶) عن حبۃ العرنی قال سمعت علیا یقول انا اول من اسلم وصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد والنسائی) حبہ عرنی سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جو اسلام لایا ہے اور جس نے حضرت کے ساتھ پہلے نماز پڑھی ہے +

(۷) عن زید بن ارقم قال اول من صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی (اخرجہ النسائی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر نے سب سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔

(۸) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا صدیق الاکبر لا یقولہا

ذلک بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب و النسائی فی الخصائص
و حافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبہ فی سننہ و ابن عاصم فی السنۃ و الحاکم فی المستدرک و ابو نعیم
فی الحلیۃ و العقیلی) عباد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور اسکے
رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں میرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ کہنے والا میں نے سب
سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے ❊

(۹) عن ابن عباس و جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلت الملائکۃ علیّ و علی علیٍّ
سبع سنین قبل الناس و ذلک بانہ کان یصلے ولا یصلی معنا غیرنا (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس
اور جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سات برس تک ملائک
مجھپر اور علی پر درود پڑھتے تھے اور یہ اسوجسے تھا کہ علی میرے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور ہم دونوں
کے بغیر کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑھنے والا نہیں تھا ❊

(۱۰) عن علی قال عبدت اللہ قبل ان یعبدہ احد من ہذہ الامۃ سبع سنین (اخرجہ الخلعی نقلت
من ریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ لمحب الطبری جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے
تھے کہ میں نے خدا کی بندگی سات برس قبل اسکے کی ہے کہ اس امت میں سے کوئی خدا کی بندگی کرتا ❊

(۱۱) عن مجاہد عن ابن عباس قال نزلت ہذہ الآیۃ اقیموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ و ارکعوا مع الراکعین فی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی خاصۃ و ہما اول من صلے و رکع (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص
و فقیہ ابن المغازلی فی المناقب و حافظ ابو نعیم فی الحلیۃ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ کہ (قائم کرو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور جھکو تم جھکنے والوں کے ساتھ) خاصکر جناب
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انہیں دونوں صاحبوں
نے پہلے نماز پڑھی ہے ❊

(۱۲) عن عفیف الکندی قال جئت فی الجاہلیۃ الی مکۃ فنزلت علی العباس بن عبد المطلب فلما
ارتفعت الشمس و حلقت فی السماء و انا انظر الی الکعبۃ اقبل شاب فرمی ببصرہ الی السماء ثم استقبل
الکعبۃ فقام مستقبلہا فلم یلبث حتی جاء غلام فقام عن یمینہ فلم یلبث حتی جاءت امرأۃ
فقامت خلفہما فرکع الشاب فرکع الغلام و المرأۃ فرفع الشاب فرفع الغلام و المرأۃ فخر الشاب
ساجدا فسجدا معہ فقلت یا عباس امر عظیم فقال ہل تدری من ہذا الشاب فقلت لا فقال
محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ابن اخی ہل تدری من ہذا الغلام فقلت لا فقال علی

ابن ابی طالب بن عبد المطلب هذا ابن اخی - هل تدری من هذه المراة التی خلفهما قلت لا قال هذه خدیجة بنت خویلد زوجة ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموت والارض امره لهذا الدین هو علیه والله ما علی الارض احد علی الدین غیر هؤلاء الثلاثة واخرجه احمد والنسائی وزاد جریر الطبری قال عفیف بعد ما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبه یالیتنی کنت رابعا وزاد احمد قال عفیف لوکان الله یرزقنی الاسلام یومئذ فاکون ثانیا مع علی بن ابی طالب) عفیف کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین ایام جاہلیت مین مکہ مین گیا اور عباس بن عبد المطلب کے پاس فروکش ہوا جب آفتاب نے بلند ہوکر کھیرا ڈالا مین کعبہ کیطرف دیکھ رہا تہا کہ ایک جوان نے آکر آسمان کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھا اور پھر کعبہ کیطرف مونہہ کرکے کھڑا ہوگیا - کچھ دیر نہین گذری تہی کہ ایک لڑکا آیا اور جوان کے دائین بازو کیطرف کھڑا ہوگیا پھر کچھ دیر نہین گذری ہوگی کہ ایک عورت آکر انکے پیچھے کھڑی ہوگئی پس جب اس نوجوان نے رکوع کیا تو بس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا - اور جب اس جوان نے سر اٹھایا تو ان دونون نے بھی سر اٹھایا - پھر اس جوان نے سجدہ کیا تو ان دونون نے بھی سجدہ کیا - مینے عباس سے کہا یہ ایک انوکھی بات ہے وہ کہنے لگے تو جانتا ہے یہ جوان کون ہے مینے کہا مین نہین جانتا اس نے کہا یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرا بھتیجا ہے - اور یہ بھی تجھے معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے مینے کہا نہین - اس نے کہا یہ علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب میرے بھائی کا بیٹا ہے اور یہ بھی تجھے معلوم ہے کہ یہ عورت کون ہے مینے کہا مجھے نہین معلوم کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد ہے میرے بھتیجے کی بی بی - اس جوان نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میرا خدا آسمانون اور زمین کا خدا ہے صرف اسی بات پر اسکے دین کا مدار ہے تمام روئے زمین پر ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہین - علامہ جریر الطبری نے ان الفاظ کو اور زیادہ روایت کیا ہے کہ جب عفیف رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہو گئے اور اسلام انکے دل مین خوب راسخ ہوگیا تو وہ کہا کرتے تھے کاش مین ان تین شخصون کے ساتھ چوتھا ہوتا - اور امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں عفیف رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ الفاظ اور زیادہ روایت کیے ہین کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر اس روز خدا تعالے مجھے اسلام نصیب کرتا تو مین جناب علی علیہ السلام سے دوسرے درجہ پر ہوتا ۞

(۱۲) عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال ان اول شیء علمته من رسول الله صلی الله علیه وآله قدمت مکة فی عمومة لی فارشدونا علی العباس بن عبد المطلب فانتهینا الیه وهو جالس الی زمزم فجلسنا الیه فبینا نحن عنده اذ اقبل رجل من باب الصفا علیه ثوبان ابیضان وله وفرة جعدة

علی انصاف اذنیه اقنی الانف براق الثنا ادعج العینین کث اللحیة دقیق المسربة شثن الکفین حسن الوجه معه غلام وامرأة قد سترت محاسنها حتی قصد انحو الحجر فاستلمه ثم استلم الغلام المرأة ثم طاف بالبیت سبعا والغلام والمرأة یطوفان معه فقلنا یا ابا الفضل هذا الدین لم یکن نعرفه فیکم او شیء حدث فقال هذا ابن اخی محمد بن عبد الله والغلام علی بن ابی طالب والمرأة امرأته خدیجة بنت خویلد و الله ما علی وجه الارض احد یعبد الله بهذا الدین الا هؤلاء الثلثة (اخرجه احمد فی المناقب و الطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد الله بن مسعود) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جو پہلی بات مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے یہ ہو کہ ایک دفعہ مین ایک کام کے لیے اپنے چچون کے ساتھ مکہ مین گیا پس ہم عباس بن عبد المطلب کے پاس گئے وہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے ہم بھی وہان انکے پاس بیٹھ گئے اتنے مین باب صفا سے ایک سرخ و سپید رنگ کا آدمی آیا اور اسکے رخسار بھرے گونگر یلے بال کانون کی نصف گوش تک تھے اسکی ناک نہایت اونچی تھی۔ اسکے دانت بہت سفید تھے اسکی آنکھین بڑی بڑی اور نہایت سیاہ تھین اسکی داڑھی بہت گھنی تھی۔ اسکی سیلی نہایت پتلی تھی ہاتھون پر گھٹی پڑی ہوئی تھی وہ نہایت خوبصورت تھا اسکے ساتھ ایک لڑکا اور بی بی تھی جس نے کہ اپنا سونہہ چھپایا ہوا تھا۔ اس جوان نے ٹہکر حجر الاسود کا بوسہ لیا اور اس لڑکے اور بی بی نے بھی اسکو چوما پہر وہ جوان سات مرتبہ بیت اللہ کے گرد پہرا اور اسکے ساتھ وہ لڑکا اور بی بی بھی گرد پہرے ہمنے عباس سے کہا یا ابا الفضل ہمنے تو یہ طریقہ تم مین کبھی نہین دیکھا شاید کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے وہ کہنے لگے یہ میرے بھائی کا بیٹا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے اور یہ لڑکا علی بن ابی طالب ہے یہ بی بی خدیجہ بنت خویلد اس جوان کی بیوی ہے واللہ ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا ساری زمین پر اس دین والا نہین ہے ؎

(۱۵) اخرجه ابن اسحاق فی سیرته وابن السمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا حضرت الصلوة خرج الی شعاب مکة وخرج معه علی بن ابی طالب مستخفیا من عمه ابی طالب ومن جمیع اعمامه وسائر قومه فیصلیان الصلوة فیها فاذا امسیا رجعا فمکثا کذلک ما شاء الله ان یمکثا۔ ثم ان ابا طالب عثر علیهما یوما فوجدهما یصلیان فقال لرسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابن اخی ما هذا الدین اراك تدین قال یا عم هذا دین الله ودین ملائکته ودین رسله ودین انبیاء ابراهیم وبعثنی الله به رسولا الی العباد وانت یا عم احق من بذلت له النصیحة ودعوته الی الهدی واحق من اجابنی الیه واعاننی علیه فقال ابو طالب یا ابن اخی انی والله لا استطیع ان افارق دین آبائی وما کانوا علیه ولکن والله لا یخلص الیك شیء تکرهه ما بقیت وذکروا انه قال لعلی یا بنی ما هذا الدین الذی انت علیه قال یا ابت امنت برسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم وصدقت بما جاء به وصدقته وصليت معه اتبعته فقال اما انه لم يدعك الا الى الخير
فالزمه ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت میں اور ابن السمان قدس اللہ سرہ العزیز لکھتے ہیں کہ جب نماز کا وقت
ہوتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی کو ساتھ لیکر اپنے چچا ابوطالب اور دیگر اعمام اور قوم سے مخفی
مکہ کے پہاڑوں کی غاروں میں تشریف لیجاتے اور نماز پڑھتے اور رات کو وہاں سے واپس آتے جب تک
کہ پروردگار کا ارادہ تھا اسیبات پر ٹھیرے رہے ایک روز حضرت کے ساتھ جناب علی نماز پڑھ رہے تھے
کہ ابوطالب آپہنچے اور انکو نماز پڑھتے دیکھکر کہنے لگے اے میرے بھتیجے یہ کونسا دین ہے کہ جس پر تم
عمل کر رہے ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا جان یہ اللہ اور اسکے فرشتوں اور اسکے رسولوں
اور ہمارے باپ ابراہیم کا دین ہے اور مجھکو خدا نے اس دین کے لیے لوگوں کی طرف پیغمبر کرکے بھیجا ہے
چچا جان آپ زیادہ تر حقدار ہیں اس شخص سے جسکو کہ میں نصیحت کروں اور ہدایت کی طرف بلاؤں اور
آپ میری بات کے ماننے اور میری مدد کرنے کے زیادہ تر مستحق ہیں۔ ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے مجھ
سے نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دوں۔ لیکن خدا کی قسم ہے تمکو کسی قسم کی برائی
نہیں پہونچ سکے گی جب تک کہ میں زندہ ہوں اکثر رواۃ نے یہبی ذکر کیا ہے کہ ابوطالب نے جناب علی سے
پوچھا اے میرے بیٹے یہ کونسا طریقہ ہے کہ جسپر تم عمل کر رہے ہو جناب علی نے جواب دیا کہ میں خدا کے
رسول پر ایمان لایا ہوں اور جو کچھ کہ وہ لائے ہیں میں نے اسکی تصدیق کی ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ
میں نے انکے ساتھ نماز پڑہی ہے اور میں نے انکا اتباع کیا ہے۔ پس ابوطالب نے انسے کہا تم انکی بات ضرور
مانو کیونکہ وہ تمکو سوائے نیک بات کے اور کچھ نہیں بتائیں گے ❖

(۱۰) عن حبة العرنى قال رأيت عليا ضحك على المنبر لم اره ضحك ضحكا اكثر منه حتى بدت نواجذه
ثم قال ذكرت قول ابى طالب ظهر علينا ابو طالب وانا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نصلى ببطن نخلة
فقال ماذا تصنعان يا ابن اخى فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الاسلام فقال ما بالذى تصنعان
من باس ولكن والله لا تعلوا استى ابدا وضحك تعجبا من قول ابيه ثم قال اللهم لا اعرف لك
عبدا من هذه الامة عبدك قبلى غير نبيك ثلاث مرات لقد صليت قبل ان يصلى الناس سبع سنين
حبہ عرنی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نے جناب امیر کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا کہ کبھی اس روز زیادہ ہنستے
ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ہنسنے میں انکی داڑھیں ظاہر ہو گئیں پھر ابوطالب کا قول بیان کیا۔ کہ ایک
دفعہ میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نخلستان کے اندر نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ ابوطالب آپہونچے
اور کہنے لگے اے میرے بھتیجے تم یہ کیا کر رہے ہو حضرت نے انہیں اسلام کی طرف دعوت فرمائی۔ ابوطالب

کہنے لگے اس بات میں جو مجھ کو تم کر رہے ہو کچھ خوف نہیں ہے لیکن واللہ لوگوں کے سامنے میرے چوتڑ
کبھی اونچے نہیں ہونگے۔ جناب امیر کو اپنے والد کی بات پر از روئے تعجب کے ہنسی آئی تھی۔ پھر فرمایا۔ اے
پروردگار تو گواہ ہے کہ اس امت کا کوئی تیرا بندہ سوا تیرے نبی کے میں نہیں جانتا کہ جس نے میرے سوا مجھ سے
پہلے تیری عبادت کی ہو۔ میں نے سب لوگوں سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے ❖

جناب امیرؑ کا حضرتؐ کے دوش اقدس پر سوار ہو کر بتوں کو توڑنا

(۱) عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنھض بی قال فیتخیل الی
انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ
عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نستبق حتی توارینا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد فی
المناقب والمسند والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ میں گیا مجھ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا بیٹھ جا میں بیٹھ
گیا آپ میرے کندھے پر سوار ہوئے تب میں اٹھنے لگا حضرتؐ نے میری ناتوانی کو دیکھ کر فرمایا بیٹھ جا
آپ اتر پڑے اور اس خدا کے نبی نے مجھے کہا میرے کندھے پر چڑھ میں دوش اقدس پر سوار ہوا
آپ مجھ کو لیکر اٹھے اسوقت مجھے گمان ہو سکتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے کنارے تک پہونچ
جاؤں۔ یہاں تک کہ بیت اللہ پر چڑھ گیا اسپر کانسی یا کہ تانبے کی مورت تھی میں نے اسے داہنے بائیں
آگے پیچھے سے ہلانے لگا جسوقت کہ میں نے اسپر قابو پالیا مجھے حضرتؐ نے فرمایا اسے پھینکدے
میں نے اسے پھینکدیا وہ مورت کانچ کیطرح سے ٹوٹ گئی پھر میں اتر آیا اور جناب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ کر گھر میں چھپ گیا تاکہ کوئی آدمی ہمیں نہ دیکھے ❖

جناب امیرؑ کا کعبہ کے بتوں کو توڑنا

واخرج الحاکم وقال بعد قولہ فصعد حتی علی الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الق صنمہم

الاکبر وکان من نحاس موتد باوتاد من حدید الی الارض فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم عالجہ فلم ازل اعالجہ حتی استمکنت منہ فقال لی اقذفہ فقذفتہ۔ ثم ذکر باقی الحدیث ابو الخیر الحاکمی الحدیث

میں جناب امیرؑ کے اس قول کے بعد (کہ جب میں کعبہ پر چڑھ گیا) اس طرح سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ ان میں سے بڑے بت کو پھینک دے وہ تانبے کی میخوں سے جکڑا ہوا اور لوہے سے زمین میں گڑا ہوا تھا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جنبش دو میں اس کو ہلاتا رہا یہاں تک کہ میں اس پر قابو پا گیا پھر حضرتؐ نے فرمایا اسے پھینکدو میں نے اسے پھینکدیا پھر جناب امیرؑ نے باقی حدیث کو روایت کیا۔

(۲) عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ یوم الفتح وحولہ ثلثمائۃ وستون صنما لقبائل العرب لکل قوم صنم فجعل یطعنہا ویقول جاء الحق وزہق الباطل فینکب الصنم بوجہہ حتی افناہا جمیعا وبقی صنم خزاعۃ فوق الکعبۃ وکان من قوارير صفر فقال یا علی ارم بہ فحملہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد فرمی بہ فکسرہ (تفسیر النیسابوری فی قولہ تعالیٰ جاء الحق وزہق الباطل) عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب حضرت کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گرداگرد تین سو ساٹھ بت قبائل عرب کے دھرے ہوئے تھے ہر ایک قبیلہ کا جدا گانہ دیوتا تھا حضرت چھڑی کے ساتھ انکو ٹھکراتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا بس مونہہ کے بل وہ بت گرتے تھے یہاں تک کہ سب بت گرا دیئے صرف کعبہ کی چھت پر بنی خزاعہ کا ایک بت باقی رہ گیا جو صیقل کیے ہوئے اور ڈھیلے ہوئے پیتل سے بنا ہوا تھا حضرتؐ نے جناب امیرؑ کو کندھے پر بٹھا کر فرمایا یا علی اسکو پھینکدو جناب امیرؑ نے پکڑ کر پھینکدیا اور ٹوٹ گیا۔

جناب امیرؑ کا شب ہجرت میں حضرتؐ کے بستر مبارک پر سونا

(۱) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس اذا اتاہ رہط یقعون فی علی بن ابی طالب فرد علیہم ابن عباس وقال لما ہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس علی ثوبہ ونام علی فراشہ وکان المشرکون یتوذون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصاح ابو بکر یا نبی اللہ فقال لہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انطلق نحو بئر میمون فادرکہ فانطلق ابو بکر حتی لحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومات والکفار یرمون علیا بالحجارۃ وہو قد لف راسہ فی الثوب الی الصباح (اخرجہ احمد والنسائی) عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ انکے پاس آکر جناب امیر علیہ السلام کی غیبت کرنے لگے ابن عباس انکی طرف لوٹ پڑے اور کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اختیار کی حضرت علیؑ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا اوڑھ لیا اور حضرتؐ کے بستر پر

الصادق

عن عبد اللہ بن عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال مع علی لانہ سید الصادقین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء والسیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور وسبط ابن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ وابو بکر ابن مردویہ وابن عساکر عن ابی جعفر) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ یعنے جناب علی علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ کیونکہ وہ تمام صادقوں کے سردار ہیں ✣

المومن

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المومنین ایمانا (اخرجہ ابن مردویہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تو سب مسلمانوں سے اسلام لانیکے رو سے پہلا ہے اور تو سب مومنوں سے ایمان لانے کے رو سے مقدم ہے ✣

الانزع البطین

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ تعالیٰ قد غفر لک ولولدک ولاہلک ولشیعتک فابشر فانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تحقیق خدا تعالیٰ نے تجھے بخشدیا ہے اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل اور تیرے شیعوں کو پس تو لوگوں کو اسکی خوشخبری بیان کر بتحقیق تو انزع اور بطین ہے ✣

تنبیہ عن ابی سعید التیمی قال کنا نبیع الثیاب علی عواتقنا ونحن غلمان فی السوق فاذا راینا علیا قد اقبل قلنا بزرگ اشکم قال علی ما تقولون قال نقول عظیم البطن قال اجل اعلاہ علم واسفلہ طعام (الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الدین الطبری) ابو سعید تیمی بیان کرتا ہے کہ ہم بازار میں کپڑے کا بقچہ اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے پھرتے تھے اور ابھی ہم لڑکے تھے کہ ناگاہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا ہم آپس میں کہنے لگے کہ جناب امیر (بزرگ اشکم) ہیں۔ جناب امیر نے کہا تم کیا کہہ رہے ہو ہمنے عرض کیا ہمنے حضور کو عظیم البطن کہا ہے آپنے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے اوپر اسکے علم ہے اور نیچے اسکے طعام ہے ✣

العابد

عن حارثۃ بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال کان لعلی بیت فی المسجد کان یتعبد فیہ کما کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الخوارزمی) حارثہ بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد ماجد سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیر کے لیے مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں حجرہ بنا ہوا تھا جس میں وہ عبادت کیا کرتے تھے ✣

لہ انزع آنکہ موی سر از جانب پیشانی او رفتہ باشد و فی الحدیث علی انزع ۔ کذا فی المنتخب

سوتے رہے مشرک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کو پکارا جناب علی رضی اللہ عنہ نے
انسے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر میمون کیطرف تشریف لے گئے ہیں آپ وہاں انسے جا ملیں
ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں حضرت سے جا ملے اور جناب علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سو رہے کفار انپر پتھر پھینکتے
تھے اور وہ اپنے سر کو صبح تک چادر میں چھپائے رہے ۔

(۲) عن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمه العباس ان عليا قد سبقك بالهجرة
(اخرجه الطبرانی فی الکبیر) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے چچا عباس سے فرمایا کہ بتحقیق علی نے ہجرت میں تم پر سبقت کی ہے ۔

(۳) عن ابن عباس قال لما اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يهاجر الى المدينة خلف علي بن
ابی طالب لقضاء ديونه ورد الودائع التي كانت عنده وامره ليلة خرج ان ينام على فراشه وقال له
تسبح ببردی هذا الحضرمی الاخضر فنم فيه فانه لن يخلص اليك شیء تكرهه منهم احد ولا يصيبونك
بمكروه والقوم قد احاطوا بالدار فاوحى الله الى جبرائيل وميكائيل انی قد اخيت بينكما و
جعلت عمر احدكما اطول من عمر الآخر فايكما يؤثر صاحبه بالحياة فاختارا كلاهما الحياة فاوحى
الله اليهما فلا كنتما مثل علي بن ابي طالب اخيت بينه وبين محمد صلى الله عليه وسلم فبات على فراشه
يفديه بنفسه ويؤثره بالحياة اهبطا الى الارض فاحفظاه من عدوه فنزل جبرائيل عند رأسه
والميكائيل عند رجليه والملائكة تنادی بخ بخ من مثلك يا ابن ابي طالب الله باهى بك و
الملائكة ثم توجه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المدينة فانزل الله تعالى عليه فی شان علي
ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد وقال ابن عباس من يشرى
نفسه ابتغاء مرضات علي بن ابي طالب ۔ وعن ابن عباس انشد علي شعرا فی تلك الليلة ؏

وقيت بنفسی خير من وطئ الحصا + ومن طاف بالبيت العتيق وبالحجر + رسول اله الخلق
اذ مكروا به + فنجاه ذو الطول الكريم من المكر + وبات رسول الله فی الغار آمنا + موقى فی
حفظ الاله وفی ستر + وبت اراعيهم متى ينشروننی + وقد وطنت نفسی على القتل والاسر +

(اخرجه ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیره) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کائنات صلی
اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمانے کا ارادہ کیا جناب علی علیہ السلام کو اپنے قرض ادا
کرنے کے لیے اور لوگوں کی امانتیں سپرد کرنیکے واسطے اپنے پیچھے مدینہ میں چھوڑا اور اپنے بستر
پر سونیکے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ یہ ہماری سبز رنگ حضرمی چادر کو اوڑھکر سو رہو ہرگز تمکو کوئی امر مکروہ

ان لوگون کے ہاتھ نہین پہونچیگا۔ کفار تمام گہر کو گہیرے ہوے تہے۔ اللہ تعالی نے جبرئیل اور میکائیل کو فرمایا میں نے تم دونون کو ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے۔ اور تم دونون مین سے ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی تم مین سے کون ایسا ہے کہ اپنی عمر کا حصہ اپنے دوسرے بہائی کو دیدے۔ دونون نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا۔ خدا کا حکم ہوا تم دونو علیؑ کی مثل ہرگز نہین ہو۔ مینے اسکو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہائی بنایا ہے۔ دیکھو وہ اپنے بہائی کے بستر پر سو رہا ہے اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرنا چاہتا ہے اور اپنی زندگی کو انپر فدا کرتا ہے تم دونون زمین پر جاکر اسکو اسکے دشمنون سے بچاو۔ جبرئیل جناب علی کے سر مبارک کیطرف اور میکائیل پاؤن کی طرف اترے اور تمام رات انکی حفاظت کرتے رہے انکے سوا اور فرشتے کہتے تہے واہ واہ اے علی بن ابی طالب تیرا کوئی مثل نہین خدا اور اسکے فرشتے تجہپر فخر کرتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف متوجہ تہے کہ جناب علی علیہ السلام کی شان مین حضرت پر یہ آیت نازل ہوئی (کون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے اور اللہ اپنے بندونپر مہربان ہے) ابن عباس کہتے ہین کہ وہ شخص جسنے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے بیچا وہ علی بن ابی طالب ہین اور ابن عباس کہتے ہین کہ جناب علی نے اس رات مین چند اشعار تصنیف فرماے (نگاہ رکہا مینے اپنی جان سے بہتر اس شخصکو جسنے سنگریزون کو روندا۔ اور جسنے کہ خانہ کعبہ اور حجر اسود کا طواف کیا۔ خلق خدا کے رسول جب انسے قوم نے مکر کیا۔ پس خدا بزرگ نے انکو مکر سے بچایا۔ اور اس سے رسول خدا غار مین شب باش ہوئے۔ خدا کی نگہبانی اور حفظ اور پردے مین۔ اور مینے رات کو ایسی حالت مین گذارا۔ کہ مین دیکہ رہا تہا کہ وہ یعنے کفار) مجہے پریشان کر رہے ہین۔ اور بے شک میرا نفس قتل ہونے پر اور قید ہونے پر قائم رہا +

(۴) عن ابی رافع قال وخلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخروج الیہا ہلہ وامرہ ان یودی عنہ امانتہ ووصایا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصی الیہ وکان یؤتمن علیہ من مال فادی علی امانتہ کلہا وامرہ ان یضطجع علی فراشہ لیلۃ خروجہ وقال ان قریشا لم یفقدونی ما راوک فاضطجع علی علی فراشہ وکانت قریش ینظرون الی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیرون علیہ علیا فیظنونہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا اصبحوا راو علیہ علیا فقالوا لو خرج محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخرج علی معہ فحبسہم اللہ بذلک عن طلب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین راوا علیا وامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا ان یلحقہ بالمدینۃ فخرج فی طلبہ بعد ما خرج الیہا ہلہ یمشی اللیل ویکمن النہار حتی قدم المدینۃ فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدومہ قال ادعو لی علیا قیل یا رسول اللہ لا یقدر ان یمشی فاتاہ النبی صلی

الله علیه وسلم فلما راه اعتنقه وبکی رحمة علیه لما راٰی بقدمیه من الورم وکانتا تقطران دما فتفل النبی صلی الله علیه وسلم فی یدیه ومسح بهما رجلیه ودعا له بالعافیه فلم یشتکهما حتی استشهد علیه السلام (اخرجه ابن اثیر الجزری فی اسد الغابه فی معرفة الصحابه) ابورافع کہتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی الله علیه وسلم نے علی علیه السلام کو اسلیے مدینہ مین اپنے پیچھے چھوڑا تہا آپ اپنے اہل کو ساتھ لیکر اور حضرتؐ کے پاس کی امانتین اور وصیتین لوگون کو سپرد کرکے مدینہ کو چلے آئین کیونکہ مشرکین حضرتؐ کو امین جانتے تھے اور اپنی امانت اور وصیت آپکے سپرد کیا کرتے تھے علی علیه السلام نے وہ تمام حضرتؐ کی امانتین ادا کین حضرتؐ نے ہجرت کی رات کو انہین اپنے بستر مبارک پر سونے کے لیے ارشاد کیا۔ اور فرمایا کہ جب قریش تمہین دیکہین گے تو ہمکو گم شدہ نہین خیال کرینگے جناب علی ارشاد نبوی کے موافق بستر اقدس پر سو رہے قریش اس بستر پر جناب علی کو لیٹا ہوا دیکہکر اور ان کو پیغمبر خدا سمجہ کر تمام شب ان پر پتھر پھینکتے رہے صبح کیوقت جناب علی کو دیکہکر کہنے لگے اگر محمد صلے الله علیه وسلم نکل گئے ہوتے تو علی بہی انکے ہمراہ گئے ہوتے اسوجہ سے پروردگار نے قریش کو حضرتؐ کے طلب کرنے سے باز رکہا حضرتؐ نے جناب علی کو ارشاد کیا ہوا تہا کہ مدینہ مین تم سے آملین انہون نے اول اپنے تمام اہل کو روانہ مدینہ کیا پہر آپ روانہ ہوئے رات کو چلتے تھے اور دن کو چہپ رہتے تھے یہانتک کہ مدینہ شریف مین پہنچے جب حضرتؐ کو ان کے پہونچنے کی خبر ملی تو فرمایا کہ علی کو ہمارے پاس لاؤ عرض کیا گیا یا رسول الله وہ حاضر ہونے سے معذور ہین حضرتؐ خود بدولت تشریف لے گئے اور ان سے بغلگیر ہوئے اور انکی حالت دیکہکر رحمت سے آبدیدہ ہوئے اور انکے قدمون کو دیکہا کہ ورم کر آئے ہین۔ اور ان سے خون ٹپک رہا ہے حضرتؐ نے اپنے دونون ہاتہون کو لعاب دہن سے تر کرکے انکے پاؤن پر ملا اور عافیت کی دعا مانگی جناب علی اچھے ہوئے پہر کبہی وقت شہادت تک پاؤن کے دکہنے کی انکو شکایت نہوئی ۔

(۵) عن محمد بن کعب القرظی قال قام علی عن فراش رسول الله صلی الله علیه وسلم فدنی القوم منه فعرفوه فقالوا له این صاحبك قال لا ادری اورقیبا کنت علیه امرتموه بالخروج فخرج فانتهروه وضربوه واخرجوه الی المسجد فحبسوه ساعة ثم ترکوه (اخرجه ابن جریر الطبری فی تاریخه) محمد بن کعب القرظی کہتے ہین کہ جب علی علیه السلام جناب سرور عالم صلے الله علیه وسلم کے بستر اقدس پر اٹھے اور قریش نے نزدیک ہو کر انکو پہچانا ان سے پوچہا کہ تمہارے دوست کہان ہین جناب علی نے جواب دیا مین نہین جانتا کہان ہین کیا مین انپر نگہبان تہا تمنے انکو چلے جانے کے لیے کہا وہ چلے گئے قریش نے جناب علی کو مارا اور برا بہلا کہا اور کعبہ مین انکو نکال لائے ایک گہنٹہ تک قید رکہکر چہوڑ دیا۔

جناب امیرؑ کی خصوصیت جناب سیدہؑ کے نکاح کے

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال خطب ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا صغیرۃ فخطبہا علی فزوجہا (اخرجہ ابو حاتم والنسائی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سیدہ علیہا السلام کی خواستگاری کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہین پھر جناب علیؓ نے انکی خواستگاری کی اور حضرتؐ نے انسے جناب سیدہ کا نکاح کردیا۔

جناب امیرؑ کا گھر حضرتؐ کے گھرون کے درمیان مین ہونا

(۱) عن عزار قال سالت عبداللہ بن عمر فقلت الا تحدثنی عن علی و عثمان قال اما علی فہذا بیتہ من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا احدثک عنہ بغیرہ واما عثمان فانہ اذنب ذنبا عظیما یوم احد فعفی اللہ عنہ واذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) عزار کہتا ہے مینے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم علی اور عثمان کے مرتبے سے مجھکو خبردار نہین کرتے وہ کہنے لگے پس علی انکا گھر یہ دیکھ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کے پاس ہے انکے سوا کسی دوسرے کا گھر وہان تجھے نہین ملیگا۔ اور عثمان پس انہون نے احد کے دن بھاری گناہ کیا۔ لیکن خدا نے انہین بخشدیا۔ اور تمہارا ایک چھوٹا گناہ کیا اور تمنے انکو مار ڈالا۔

(۲) عن سعید بن ابی عبیدۃ قال جاء رجل الی ابن عمر فسالہ عن علی فقال لا تسل عن علی ولکن انظر الی بیتہ اوسط بیوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ البخاری والنسائی) وزاد البخاری ثم قال لعل ذاک یسوؤک قال اجل قال فارغم اللہ بانفک انطلق فاجہد علی جہدک رواہ النسائی قال فانی ابغضہ قال ابن عمر ابغضک اللہ عزوجل سعید بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے جناب امیرؑ کی نسبت سوال کیا ابن عمر نے کہا انکی نسبت مت پوچھ انکا گھر یہ دیکھ کہ حضرتؐ کے گھرون کے بیچ مین ہے۔ امام بخاری ؒ نے اسحدیث مین یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہین کہ پھر ابن عمر اس شخص سے کہنے لگے شاید تجھے یہ بات بری معلوم ہوئی جسکی اس نے کہا ہان ابن عمر بولے خدا تیری ناک پر مٹی ڈالے جا اپنے رنج مین مرجا امام نسائی علیہ الرحمۃ نے اسحدیث مین یہ الفاظ روایت کیے ہین اس شخص نے عبداللہ بن عمر سے کہا مین انسے یعنی جناب علی سے بغض رکھتا

ہوں تا ابن عمر نے کہا خدا تجھ سے بغض کرے ۔

(۳) عن نافع بن عمر رضی اللہ عنہ قال اما علی فابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشار بیدہ فقال هذا بیته ترون (اخرجه البخاری) نافع بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہنے لگے کہ علیؓ پس وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا یہ انکا گھر ہے جسے تم دیکھ رہے ہو یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان میں ہے ۔

جناب امیرؑ کے دروازہ کے سوا تمام صحابہ کے دروازے مسجد نبوی میں سے بند ہو جانے

(۱) عن زید بن ارقم والبراء بن عازب قال لنفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب شارعة فی المسجد فقال یوماً سدوا هذه الابواب الا باب علی قال فتکلم فی ذلک اناس قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیه فقال اما بعد فانی قد امرت بسد هذه الابواب غیر باب علی فقال فیه انی واللہ ما سددت شیئاً ولا فتحته ولکنی امرت بشیء فاتبعته (اخرجه احمد والنسائی فی خصائصه) زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چند نفر کی آمد و رفت کے لیے مسجد میں دروازے تھے ایک روز حضرتؐ نے حکم دیا کہ علیؓ کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کر دو بعض لوگ اس میں کچھ گفتگو کرنے لگے حضرتؐ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ علی کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کیے جائیں ۔ اسی خطبہ میں حضرتؐ نے ارشاد کیا واللہ میں نے کسی کے دروازے کو بند نہیں کیا اور نہ کھولا ہے لیکن جو کچھ کہ حکم ہوا ہے میں نے وہی کیا ہے ۔

(۲) عن سهیل بن صالح عن ابیه ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال لقد اوتی علی بن ابی طالب ثلاثاً لان اکون اوتیتها احب الی من ان اعطی حمر النعم جواره رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم له فی المسجد والرایة یوم خیبر وزوجته ابنته فاطمة (اخرجه احمد) سہیل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جناب علیؓ کو ایسی تین باتیں حاصل ہیں کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتیں تو مجھے سرخ پشم والے اونٹ سے زیادہ محبوب ہوتیں ۔ مسجد میں جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمسائگی ۔ اور خیبر کے روز علمدار ہونا ۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کا زوج ہونا ۔

(۳) ابی هریرة عن عمر بن الخطاب رضی قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدة منهن احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل ما هی قال تزوجه ابنته فاطمة وسکناه فی المسجد لا یحل لی فیه

ما نحل له والراية يوم خيبر (اخرجه ابن السمان) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام کو ایسی تین باتیں دی گئی ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک ہی دیجاتی تو میرے
نزدیک وہ سرخ پشم والے اونٹ سے بھی زیادہ پیاری ہوتی پوچھا گیا وہ کون سی باتیں ہیں کہنے لگے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کا زوج ہونا۔ اور مسجد میں رہایش کرنا کہ انکو وہ امر جائز ہے جو ہم کو
جائز نہیں۔ اور خیبر کے روز علمدار ہونا۔

(۴) عن ابن عمر قال کنا نقول خیر الناس ابوبکر ثم عمر ولقد اعطی علی بن ابی طالب ثلاث خصال
لان یکون لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم زوجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ابنته وولدت
له وسد الابواب الا بابه فی المسجد واعطاه الرایة یوم خیبر (اخرجه احمد) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں اور جناب علی کو ایسی تین باتیں دی گئی کہ اگر
ان میں سے مجھے ایک ہی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے زیادہ محبوب تھی حضرت
کی بیٹی کا زوج ہونا اسان سے اولاد کا ہونا اور مسجد سے انکے دروازے کے سوا سب دروازوں کا
بند ہونا۔ اور خیبر کے روز علمدار ہونا۔

(۵) عن سعد بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سدوا الابواب الشارعة وترک
باب علی (اخرجه احمد) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سب صحابہ کی آمد و رفت کے دروازے بند کر دیے تھے اور حضرت علی علیہ السلام کا دروازہ چھوڑ دیا تھا۔

(۶) عن سعید بن ابی وقاص قال کانت لعلی مناقب لم تکن لاحد کان یبیته فی المسجد واعطی
الرایة یوم خیبر وسد الابواب الا باب علی (اخرجه احمد وابو الحسن فقیہ ابن المغازلی) سعید بن ابی
وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب علی علیہ السلام کے ایسے فضائل ہیں کہ دوسرے کو حاصل نہیں تھے
انکا گھر مسجد میں تھا خیبر کے روز انکو علم دیا گیا تھا اور انکے دروازے کے سوا سب دروازے بند کر دیے گئے تھے

(۷) عن سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بالابواب فسدت وترک باب علی فاتاه العباس فقال
یا رسول الله سددت ابوابنا وترکت باب علی فقال ما انا سددتها ولکن الله سدها (اخرجه
احمد والنسائی والطبرانی) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ و
سلم نے دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا اور جناب علی کا دروازہ چھوڑ دیا عباس رضی اللہ عنہ حضرت کی
خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیے۔ اور علی کا دروازہ چھوڑ
دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے نہیں بند کیے لیکن خدا نے انکو بند کیا ہے۔

(٨) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب کلہا فسدت الا باب علی (اخرجہ
احمد والنسائی والطبرانی والترمذی وفقیہ بن المغازلی) وفی روایۃ اخری امر بسد الابواب
المسجد غیر باب علی فکان یدخل المسجد وھو جنب لیس لہ طریق غیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا اور وہ بند کیے گئے
مگر علی کا دروازہ۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازوں کے بند کرنیکا حکم
دیا سوا علی کے دروازہ کے اور وہ مسجد میں سو آتے جاتے تھے حالانکہ وہ جنب میں ہوا کرتے تھے اور مسجد کے
سوا انکے گھر کا دوسرا راستہ نہیں تھا۔

(٩) عن الحرث بن مالک قال اتیت مکۃ فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت ھل سمعت لعلی
منقبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا
آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت
اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا امرت باخراجکم
ولا باسکان ھذا الغلام ان اللہ امر بہ (اخرجہ النسائی) حرث بن مالک کہتے ہیں کہ میں مکہ میں جا کر سعد
بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے پوچھا آیا آپ نے جناب علیؓ کی کوئی منقبت سنی ہے سو کہنے لگے
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں رہا کرتے تھے ایک رات ہم لوگوں کو پکار کر کہا گیا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی کی آل کے سوا سب مسجد سے نکلیں پس صبح کو حضرت کے چچا آ کر کہنے
لگے۔ یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا اور اپنے صحابہ کو مسجد سے نکالدیا ہے۔ اور اس لڑکے کو رکھ لیا
ہے حضرت نے فرمایا۔ میں نے تمہارے نکلجانے اور اس لڑکے کے رکھنے کے لیے حکم نہیں دیا بلکہ خدا
نے دیا ہے۔

(١٠) عن جابر بن سمرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدوا ابواب المسجد الا باب علی فقال
رجل اترک لی قدر ما اخرج منہ وادخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم اؤمر بذلک فقال
فبقدر راسی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم اؤمر بذلک فانصرف باکیا حزینا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدوا الابواب کلہا غیر باب علی فربما مر فیہ وھو جنب (اخرجہ
الطبرانی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوا علی
کے دروازہ کے مسجد کے سب دروازے بند کر دو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے صرف اتنی جگہ عطا
فرمائیں کہ جس سے میں آ جا سکوں حضرت نے فرمایا ہمیں حکم نہیں دیا گیا۔ پھر وہ شخص التجا کرنے لگا کہ مجھے

صرف اتنی جگہ دی جاوے کہ جس میں سو رہا کروں مگر حضرتؐ نے فرمایا ہمیں اسکا حکم ہی نہیں ہے وہ شخص روتا ہوا اور
نہایت غمگین واپس ہوگیا پھر آپنے فرمایا علیؑ کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کر دو پس کبھی وہ اس دروازے
سے گذرتے اور جنب میں ہوا کرتے ٭

(۱۱) عن علاء بن عزار قال سالت عبداللہ بن عمر عن علی وعثمان فقال اما علی فلا تسئل عنہ احدًا
وانظر الی منزلتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد سد ابوابنا فی المسجد واقر بابہ واما عثمان فانہ اذنب ذنبا
عظیما یوم التقی الجمعان فعفی اللہ واذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموہ (اخرجہ النسائی) علاء بن عزار کہتے
ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جناب علی علیہ السلام اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل کی نسبت پوچھا
وہ کہنے لگے علیؑ کی نسبت کسی سے مت پوچھ اور انکی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھ لے کہ
ہمارے سب کے دروازے مسجد میں سے بند کر دیے اور انکا دروازہ برقرار رکھا۔ اور حضرت عثمان نے جس روز
کہ دو گروہ اکٹھے ہوئے ایک بھاری گناہ کیا پھر خدا نے انہیں بخش دیا اور تمہارا ایک چھوٹا سا گناہ کیا اور تم
نے انکو مار ڈالا ٭

(۱۲) عن ام المؤمنین ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل حائض
من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واھل بیتہ علی وفاطمۃ والحسن والحسین (اخرجہ البیہقی
والطبرانی فی الکبیر) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنب مرد پر حرام ہے مگر محمدؐ اور اسکی اہل بیت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ
اور حسینؑ پر ٭

(۱۳) عن عثمان بن عبد اللہ القرسی من حدیث طویل قال خطب علی فی اول یوم بویع فیہ عثمان فقال
فیھا اناشدکم اللہ ھل تعلمون کان یدخل المسجد غیری جنبا قالوا اللھم لا (اخرجہ ابن عساکر) عثمان
بن عبداللہ قرسی ایک حدیث طویل کے درمیان بیان کرتے ہیں کہ جس دن عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئی
اس روز جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور اس میں قسم دیکر لوگوں سے پوچھا کیا تم میرے بغیر کسی آدمی کو
جانتے ہو جو جنب کی حالت میں مسجد کے درمیان جا سکتا تھا سب نے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہیں جا سکتا تھا

(۱۴) عن ناصح بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب کلھا غیر باب علی فقال العباس
یا رسول اللہ اترک لی قدر ما ادخل انا وحدی فقال ما امرت بشئی من ذلک فسدھا (اخرجہ الطبرانی)
ناصح بن عبداللہ کہتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؑ کے دروازے کے سوا سب کے دروازوں
کو بند کرنے کا امر کیا عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے لیے صرف اتنی جگہ چھوڑ دیں کہ جہاں سے میں اکیلا

داخل ہوسکوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا مجھکو حکم نہیں ہے پس سب دروازے بند کردیے +

(۱۵) عن علی قال اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدی فقال ان موسیٰ سال ربہ ان یطہر مسجدہ بھارون وانی سالت ربی ان یطہر مسجدی بک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک قال سمعا وطاعۃ فسد بابہ ثم ارسل الی عمر بمثل ذلک ثم ارسل الی العباس بمثل ذلک ثم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما انا سددت ابوابکم وفتحت باب علی ولکن اللہ فتح باب علی وسد ابوابکم (اخرجہ البزار فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ وہ انکی مسجد کو ہارون کے ساتھ پاک کرے مینے بھی خدا سے طلب کیا ہے کہ میری مسجد کو تجھ سے پاک کرے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دے بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کریں انہوں نے سمعاً وطاعۃً کہکر حکم کی تعمیل کی پھر اسیطرح سے عمر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا پھر اسی طرح سے عباس رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا پھر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمہارے دروازے بند نہیں کیے اور نہ علی کا دروازہ کھولا ہے مگر خدا نے تمہارے دروازے بند کیے ہیں +

(۱۶) عن عمر بن سہیل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق فمرھم ان یسدوا ابوابھم فانطلقت فقلت لھم ففعلوا الا حمزۃ فقلت یا رسول اللہ قد فعلوا الا حمزۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لحمزۃ فلیحول بابہ فقلت لحمزۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تحول بابک فحولہ فرجعت الیہ وھو قائم یصلی فقال ارجع الی بیتک (اخرجہ البزار) عمر بن سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جاکر لوگوں کو کہدے تاکہ اپنے اپنے دروازے بند کرلیں مینے جاکر کہدیا انہوں نے بند کردیے مگر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بند نہ کیا مینے آکر عرض کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا سبنے بند کردیے آپنے فرمایا جاکر حمزہ کو کہو کہ البتہ اپنے دروازے کو پھیرے مینے ان سے جاکر کہا انہوں نے بھی اپنا دروازہ پھیرلیا میں حضرت کی خدمت میں لٹ آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے بعد فراغت کے آپنے فرمایا جا اپنے گھر واپس ہوجا۔

(۱۷) عن حبۃ العرنی قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیھم قال حبۃ کانی لانظر الی حمزۃ بن عبد المطلب وھو تحت قطیفۃ حمراء وعیناہ تذرفان ویقول اخرجت عمک وابا بکر وعمر والعباس واسکنت ابن عمک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد شق علیھم فنودی الصلوۃ جامعۃ فصعد المنبر فلم یسمع من رسول اللہ علیہ وسلم خطبۃ کان ابلغ منھا تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایھا الناس ما انا سددتھا ولا انا فتحتھا ولا انا اخرجتکم واسکنتہ ولکن واللہ ھو امر

ثم قرء والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحی یوحی علمه شدید القوى (اخرجه ابو بکر ابن مردویہ) حبہ عرنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازون کے بند کرنے کا حکم دیا جو مسجد مین تھے لوگون پر انکا بند کیا جانا نہایت شاق گذرا حبہ کہتے ہین اب تک میری آنکھون مین ہے کہ مینے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سرخ لنگی اوڑھے ہوے ہین اور انکی آنکھین آنسو سے ڈبڈبا رہی ہین اور حضرت سے عرض کر رہے ہین کہ آپنے اپنے چچا اور ابو بکر اور عمر اور عباس کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اپنے چچازاد بھائی کو رہنے دیا ہے حضرت کو معلوم ہو گیا کہ ان لوگون پر دروازون کا بند کیا جانا شاق گذرا ہے حضرت نے نماز جماعت کی منادی کرائی اور منبر پر چڑھکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تحمید و توحید مین ویسا خطبہ کبھی نہین سُنا گیا تھا حمد و ثنای باری کے بعد فرمایا اے لوگو مینے ان دروازون کو نہ بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے اور نہ تم کو نکالا ہے۔ اور نہ اسکو یعنے علی کو رکھا ہے۔ پھر آپنے سورہ والنجم پڑہا۔ کہ قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہین بہکا اور نہین بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکھاتا ہے

(۱۸) عن حذیفة بن اسید الغفاری رضی الله عنه قال لما قدم اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم المدینة لم یکن لهم بیوت وکان یبیتون فی المسجد فقال لهم النبی صلی الله علیه وسلم لا تبیتوا فی المسجد فتحتلموا ثم ان القوم بنوا بیوتا حول المسجد وجعلوا ابوابها الی المسجد ثم ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث الیهم معاذ ابن جبل فنادی ابا بکر فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرک ان تسد بابک الذی فی المسجد فخرج منه فقال سمعا وطاعة ثم ارسل الی عمر فسد بابه وقال سمعا وطاعة لله ولرسوله وعلی متردد لا یدری اهو فیمن یقیم او فیمن یخرج وکان النبی صلی الله علیه وسلم قد بنی له فی المسجد بیتا بین ابیاته فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اسکن طاهرا مطهرا فبلغ حمزة قول النبی صلی الله علیه وسلم لعلی فقال یا محمد اخرجتنا وتمسک غلمان بنی عبد المطلب فقال له لو کان الامر لی ما جعلت دونکم من احد والله ما اعطاه ایاه الا الله وانک لعلی خیر من الله ورسوله اخرجه فقیه ابو الحسن ابن المغازلی وابو بکر ابن مردویہ) حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مدینہ مین آئے چونکہ رات کو سونے کے لیے ان کے گھر نہین تھے اسلیے مسجد ہی مین رہا کرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہین فرمایا تم مسجد مین مت سویا کرو کیونکہ تم جنب ہو جاتے ہو پھر صحابہ نے مسجد کے اردگرد اپنے گھر بنا لیے اور انکے دروازے مسجد مین رکھے حضرت نے معاذ بن جبل کو ابو بکر کے پاس بھیجا انہون نے ابو بکر سے جا کر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو فرمایا ہے کہ اپنا دروازہ مسجد

الزاہد

عن قبیصۃ قال ما رأیت ازہد الناس من علی بن ابی طالب رجمہ الاحباب فی مناقب الاصحاب

قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی شخص لوگوں میں زاہد نہیں دیکھا

کاسر الاصنام

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذہبت لانہض بہ فرای منی ضعفا فجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال یخیل الی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تکسر القواریر ثم نزلت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستبق حتی توارینا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس۔ اخرجہ احمد فی المناقب والحاکم فی المستدرک

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں گئے حضرت نے مجھے فرمایا بیٹھ جا اور آپ میرے کندھے پر سوار ہوئے میں اٹھنے لگا حضرت نے میرا ضعف دیکھکر فرمایا تو میرے کندھے پر سوار ہو۔ میں دوش اقدس پر سوار ہوا تو گویا یہ خیال ہو سکتا تھا کہ میں چاہوں تو آسمان کے کنارے تک پہنچ جاؤں یہانتک کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا جہاں ایک مورت پیتل یا لوہے کی تھی میں اسے آگے پیچھے اپنے بائیں سرکانے لگا یہانتک کہ میں نے اسے اکھاڑ لیا حضرت نے مجھے فرمایا پھینکدے میں نے اسے پھینکدیا وہ بت شیشہ کیطرح سے چور چور ہو گیا پھر میں اتر آیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بھاگ کر گھر میں چھپ گئے تاکہ ہمکو کوئی نہ دیکھے۔

السابق

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی خمس ہو احب الی من الدنیا وما فیہا۔ اما واحدۃ فہو تکائی بین یدی اللہ عزوجل حتی یفرغ من الحساب واما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولد تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی واما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عزوجل واما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان۔ اخرجہ احمد

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی میں ایسی پانچ باتیں ہیں کہ ہمارے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھ پر تکیہ لگائے رہیگا یہانتک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائیگا۔ دوم یہ کہ لواء الحمد اسکے ہاتھ میں ہوگا آدم اور اولاد آدم کی اولاد سب اسکے نیچے ہوگی۔ سوم یہ کہ وہ میرے حوض کے پیچھے کھڑا رہیگا اور جسکو میری امت میں سے پہچانتا ہوگا اسے پلائیگا۔ چہارم یہ کہ وہ میرے ستر کا ڈھانپنے والا اور مجھکو میرے خدا کی طرف سپرد کرنیوالا ہے۔ پنجم یہ کہ میں اسکی نسبت ہرگز خائف نہیں کہ وہ اپنی عفت کو بعد نکاح کے کھو سکے یا ایمان کے بعد کافر بن سکے۔

شہ یعنی خود میں آپ کو دفن۔

مین سو بند کر و حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمعاً وطاعۃً انکے حکم کی تعمیل کی۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر بھیجا انہون نے بھی سمعاً وطاعۃً کہکر دروازہ بند کر لیا جناب علی علیہ السلام متردد تھے اور انکو معلوم نہین تہا کہ آیا مین بھی رہتا ہون یا کہ نکالا جاتا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا گہر مسجد کے درمیان اپنے گہرون کے بیچ مین بنوایا ہوا تہا۔ فرمایا یا علی تم مسجد مین پاک اور پاک کرنیوالے ہوکر رہو یہ بات حمزہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ ہمکو تو نکالتے ہین اور بنی عبدالمطلب کے لونڈون کو رہنے کا حکم دیتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ کہ مینے کیا ہے حکم کے مطابق کیا ہے جو تمہاری کسی کے لیئے نہین تہا۔ خدا کی قسم ہے کہ یہ مرتبہ خدا کے سوا اور کسی نے اسکو نہین دیا اور اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب نیکو ترین ہو +

(۱۹) عن عدی بن ثابت قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقال ان اللہ اوحی الی نبیہ موسی ان ابن لی مسجد طاہر لا یسکنہ الا موسی وھارون وابنا ھارون وان اللہ اوحی الی ان ابن لی مسجد الطاہر لا یسکنہ الا انا وعلی وابنا علی (اخرجہ ابن المغازلی) عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلکر فرمانے لگے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی موسی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجکر ارشاد کیا تہا کہ میرے لیے پاک مسجد بنا جس مین موسی اور ہارون اور ہارون کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے اسی طرح سے خدا تعالے نے مجھے وحی بھیجکر فرمایا ہے کہ میرے لیے پاک مسجد بنا جس مین تیرے اور علی اور علی کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے۔

تنبیہ علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری مین سد ابواب کی نسبت ایک دلچسپ بحث لکھی ہے جو مختصراً درج ہے +

جاء فی سد الابواب التی حول المسجد احادیث منہا حدیث سعد بن ابی وقاص اخرجہ احمد والنسائی واسنادہ قوی وروایۃ الطبرانی فی الاوسط ورجالہا ثقات وحدیث زید بن ارقم اخرجہ احمد والنسائی ورجالہ ثقات وحدیثی ابن عباس اخرجہما احمد والنسائی ورجالہما ثقات وحدیث جابر بن سمرۃ اخرجہ الطبرانی وحدیث ابن عمر اخرجہ احمد واسنادہ حسن واخرج النسائی من طریق العلاء بن عرار ورجالہ رجال الصحیح الا العلاء وقد وثقہ یحیی بن معین وغیرہ وہذہ الاحادیث یقوی بعضہا بعضا وکل طریق صالح للاحتجاج فضلا عن مجموعہا وقد اورد ابن الجوزی ہذا الحدیث فی الموضوعات واخرجہ عن سعد بن ابی وقاص وزید بن ارقم وابن عمر مقتصرا علی بعض طرقہ عنہم واعلہ

بعض من تکلم فیه من رواته ولیس ذلك بقادح لما ذکرت من کثرة الطرق واعله ایضا بانه مخالف للاحادیث
الصحیحة الثابتة فی باب ابی بکر وزعم انه من وضع الرافضة قابلوا به الحدیث الصحیح فی باب ابی بکر
رضی الله عنه واخطأ فی ذلك خطأ شنیعا فانه سلك رد الاحادیث الصحیحة بتوهمه المعارضة مع
ان الجمع بین القضیتین ممکن وقد اشار الی ذلك البزار فی مسنده فقال ورد من روایات اهل
الکوفة الجمع بینهما ما دل علیه حدیث ابی سعید الخدری الذی اخرجه عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال لا یحل لاحد ان یطرق هذا المسجد جنبا غیری وغیرك والمعنی ان باب علی کان الی جهة المسجد
ولم یکن لبیته باب غیره فلذلك لم یؤمر بسده ویؤید ذلك ما اخرج اسمعیل القاضی فی احکام
القرآن من طریق المطلب بن عبد الله بن حنطب ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یاذن لاحد ان یمر فی
المسجد وهو جنب الا لعلی لان بیته کان فی المسجد ومحصل الجمع ان الامر بسد الابواب وقع
مرتین ففی الاولی استثنی علی وفی الاخری استثنی ابو بکر ولکن لا یتم ذلك الا بان یحمل ما
فی قصة علی علی الباب الحقیقی وما فی قصة ابی بکر علی الباب المجازی والمراد به الخوخة کما صرح
به فی بعض طرقه کانهم لما امروا بسد الابواب سدوها واحدثوا خوخا یستقربون الدخول
الی المسجد منها فامروا بعد ذلك بسدها فهذه طریقة لا باس بها فی الجمع بین الحدیثین و
اشار بها ابو جعفر الطحاوی فی مشکل الآثار وابو بکر الکلاباذی فی المعانی الاخبار وصرح بان
بیت ابی بکر کان له باب من خارج المسجد وخوخة الی داخل المسجد وبیت علی لم یکن له باب الا من داخل
المسجد۔ انتہی کلامہ ملخصاً یعنے وہ دروازے کہ مسجد کے اردگرد تھے ان کی نسبت بہت سی حدیثیں وارد
ہوئی ہیں منجملہ ان میں سے سعد بن ابی وقاص کی ایک حدیث ہے جسکو امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے
روایت کیا ہے اسکی سندیں سب قوی ہیں۔ طبرانی نے بھی اسی حدیث کو روایت کیا ہے جسکے سب
رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک حدیث زید بن ارقم کی ہے جسکو امام احمد اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا
ہے اسکے رجال بھی ثقہ ہیں اور دو حدیثیں ابن عباسؓ کی ہیں جسکو امام احمد اور نسائی نے روایت
کیا ہے انکے بھی سب رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک جابر بن سمرہ کی حدیث ہے جسکو طبرانی نے روایت کیا
ہے اور ایک ابن عمر کی حدیث ہے جسکو امام احمد نے روایت کیا ہے ان دونوں کے راوی حسن
یعنے اچھے ہیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام نسائی نے علا بن عرار کے طریقہ سے روایت
کیا ہے عرار کے سوا اسکے رجال بھی ثقہ ہیں۔ اور عرار کو یحیے ابن معین نے ثقہ کہا ہے یہ تمام
حدیثیں ایک دوسری سے قوی ہیں۔ انکے مجموعہ سے قطع نظر کرکے انکا ہر ایک طریق احتجاج کی

صلاحیت رکھتا ہے۔ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ارقم
اور ابن عمر سے اسکو لیکر اسکے بعض طریقوں پر اسکا اقتصار کیا ہے یا ان لوگوں کی باتوں سے اس میں سقم
پیدا کیا ہے جن لوگوں نے اس حدیث کے بعض راویوں میں کلام کیا ہے لیکن اس امر سے ہماری بات میں رخنہ
پیدا نہیں ہو سکتا جب کہ ہمنے اس حدیث کو بہت سے طریقوں سے ثابت کر دیا ہے۔ ابن جوزی نے ایک امر عجب
بیان کی ہے کہ یہ حدیث اس صحیح حدیث کے مخالف ہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کی نسبت وارد ہے۔
ابن جوزی کو یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ اس حدیث کو بمقابلہ اس صحیح حدیث کے جو حضرت ابوبکرؓ کی شان میں وارد
ہے رافضیوں نے وضع کیا ہے۔ لیکن ابن جوزی سے بڑی بھاری غلطی کی ہے۔ اور اس نے تعارض کے
وہم سے صحیح حدیثوں کے رد کرنے کا مسلک اختیار کیا ہے۔ باوجودیکہ جمع بین القصتین ممکن ہے چنانچہ
بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اسکی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اہل کوفہ کی روایتوں میں
ان کا جمع وارد ہے۔ اور ان دونوں کے جمع کرنے کے لیے وہ حدیث ہے جو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سوا اور یا علی تیرے سوا کسی کو جنب کی حالت
میں مسجد سے عبور کرنا جائز نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ علی علیہ السلام کا دروازہ مسجد میں تھا اور اس طرح اور
کے سوا انکے گھر کا اور کوئی دروازہ نہیں تھا اسی لیے حضرتؐ نے اس دروازے کے بند کرنے کا حکم
نہیں دیا تھا۔ اور اسی کی مؤید ہے وہ حدیث جس کو کہ قاضی اسمعیل نے کتاب احکام القرآن میں مطلب
بن عبداللہ بن حنطب کے طریقے سے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ نے کسی کو علی کے سوا جنب کی حالت میں مسجد
سے گذرنے کی اجازت نہیں دی تھی اور دونوں حدیثوں کے جمع کا ماحصل یہ ہے کہ دروازوں کے بند کرنے
کا دو دفعہ حکم ہوا تھا پہلی دفعہ میں جناب علی علیہ السلام اور دوسری دفعہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مستثنی
کیے گئے۔ لیکن یہ بات اسوقت پوری ہو سکتی ہے کہ جناب علیؑ کے قصہ میں حقیقی دروازہ اور جناب ابوبکرؓ
کے قصہ میں مجازی دروازہ یعنے خوخہ مراد لیا جائے۔ چنانچہ اس حدیث کے بعض طریقوں میں اسکی تصریح ہوئی
ہے جب پہلی دفعہ دروازوں کے بند کرنے کا حکم ہوا تو صحابہ نے دروازے بند کر دیے اور خوخہ یعنے
دریچے مسجد کیطرف بنا لیے تاکہ نماز کا وقت دیکھکر مسجد میں آجائیں لیکن جناب علی کا دروازہ آمد و رفت
کے لیے بدستور کھلا رہا بعد میں ان دریچوں کے بند کرنے کا حکم ہو گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خوخہ یعنے
دریچہ کے سوا سب صحابہ کے دریچے بند کیے گئے۔ بس یہی ایک طریقہ لا باس فیہ ان دونوں حدیثوں
کے جمع میں ہے اور اسی طریقہ کے ساتھ ان دونوں حدیثوں کو ابو جعفر الطحاوی نے مشکل الآثار میں اور
ابوبکر کلاباذی نے معانی الآثار میں جمع کیا ہے کہ صاف اسکی تصریح کی ہے کہ مسجد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ

کا خوف تھا اور دروازہ مسجد کی جانب سے علیحدہ تھا۔ اور جناب علی کا دروازہ مسجد کی طرف سے دوسری طرف نہیں تھا۔

جناب امیرؑ کے سوا کوئی شخص جنب کی حالت میں مسجد میں نہیں آسکتا تھا

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک (اخرجه البزار) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ یا علی میرے اور تیرے سوا بحالت جنب اس مسجد میں کسی کو آنا جائز نہیں۔

(۲) عن ابن عباس سد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابواب المسجد غیر باب علی وکان یدخل المسجد و هو جنب وهو طریقه ولیس له طریق غیره (اخرجه احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سے سب صحابہ کے دروازے بند کر دیئے تھے بجز جناب امیر کے دروازے کے اور وہ مسجد میں بحالت جنب داخل ہوا کرتے تھے اور وہ انکا راستہ تھا سوا اس کے اور کوئی انکا راستہ نہیں تھا۔

(۳) عن مطلب بن عبداللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یاذن لاحد ان یمر فی المسجد و هو جنب الا لعلی لان بیته کان فی المسجد (اخرجه اسمعیل القاضی فی احکام القرآن) مطلب بن عبداللہ بن حنطب راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو بحالت جنب مسجد میں سے ہو کر گذرنے کا اذن نہیں دیا تھا مگر علی کو کیونکہ انکا گھر مسجد ہی میں تھا۔

(۴) عن ام المومنین ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا ان مسجدی هذا حرام علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد و اهل بیته علی و فاطمة والحسن والحسین (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنبی مرد پر حرام ہے مگر محمد اور اسکے اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر۔

(۵) عن ابی هریرة قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدة منهن احب الی من ان اعطی حمر النعم قیل وما هن قال تزوجه ابنته فاطمة وسکنه المسجد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحل له فیه ما یحل له والرایة یوم خیبر (اخرجه احمد وابو یعلی والحاکم فی المستدرک) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ علی علیہ السلام کو تین چیزیں ایسی ملی ہیں

حاصل ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک وہ سرخ پشم والی اونٹ سے بہی زیادہ تر محبوب ہوتی کسی نے انسے سوال کیا وہ کیا ہین کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی جناب فاطمہ سے انکا نکاح کرنا اور مسجد مین اپنے ساتھ انکو رکہنا اور جو بات کہ مسجد مین انکے لیئے جائز تھی ان کے سوا دوسرے کسی کو جائز نہین تھی ۔ اور خیبر کے روز علم کا دیا جانا ✦

(۶) عن جابر بن عبد اللہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد وفی یدہ عسیب رطب قال اترقدون فی المسجد وقد اجفلنا واجفل علی معنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعال یا علی انہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا النبوة والذی نفسی بیدہ انک لذائد عن حوضی یوم القیامة تذود عنہ رجالا کما یذاد بعیر الضال عن الماء بعصا لک من عوسج کانی انظر الی مکانک عن حوضی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم مسجد مین سوئے ہوئے تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکے ہاتھ مین کہجور کی ٹہنی تہی فرمایا ۔ کیا تم اونگہ رہے ہو ۔ ہم دوڑنے لگے جناب علی بہی ہمارے ساتھ دوڑے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ادہر آؤ تم کو جائز ہے مسجد مین جو کچہ کہ مجھے جائز ہے آیا تو راضی نہین ہو کہ تیری منزلت مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے بجز نبوت کے اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے بیشک تو قیامت کو روز میرے حوض سے لوگون کو ہانک دیگا جس طرح سے کہ بہکا ہوا اونٹ پانی سے ہانک دیا جاتا ہے عوسج کا عصا تیرے ہاتھ مین ہوگا گویا کہ مین تیرے مقام کو اپنے حوض سے ہو وقت دیکہ رہا ہون ✦

(۷) عن عثمان بن عبد اللہ القرشی من حدیث طویل قال خطب علی یوم بویع فیہ عثمان فقال فیھا اناشدکم اللہ ھل تعلمون معشر المھاجرین والانصار ان احدا کان یدخل المسجد غیری جنبا قالوا اللھم لا (اخرجہ ابن عساکر) عثمان بن عبد اللہ قرشی ایک حدیث طویل مین ذکر کرتے ہین کہ جس روز عثمان رضی اللہ عنہ سے لوگون نے بیعت کی جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑہا اور اس مین فرمایا اے مہاجرین اور انصار کے گروہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تم میرے سوا کسی ایسے شخص کو جانتے ہو کہ حالت جنب مین وہ داخل مسجد ہوا کرتا تہا ۔ سب نے کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہین ہے ✦

(۸) عن جابر بن سمرة قال امرنا بسد ابواب المسجد کلھا غیر باب علی فربما مر فیہ وھو جنب (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمکو مسجد کے تمام دروازون کے بند کرنے کا حکم ہوا تہا سوا علی کے دروازے کے وہ وہان سے گذرا کرتے تہے اور جنب مین ہوا کرتے تہے

(۹) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال ان اللہ عزوجل امر موسی وھارون ان یتبوآ لقومھما بیوتا وامرھما ان لا یبیت فی مسجدھما جنب ولا یقربوا فیہ النساء الا ھارون وذریتہ ولا یحل لاحد ان یقرب النساء فی مسجدی ھذا ولا یبیت فیہ الا علی وذریتہ (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابو رافع سے منقول ہے کہ حضرت نے خطبہ میں ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون کو حکم دیا کہ اپنی قوم کے لیے گھر بناؤ مسجد میں کوئی جنب نہ رہنے پاوے اور اسمیں عورتوں سے صحبت نکریں سوا ہارون اور اسکی ذریت کے اور کسیکو حلال نہیں کہ میری اس مسجد میں رہے اور عورت سے صحبت کرے سوا جناب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کی ذریت کے۔

حضرت صلعم کا بعض صحابہ کو فرمانا کہ میں نے تمکو نہیں نکالا اور علی کو نہیں داخل کیا مگر خدا نے

(۱) عن ابراھیم بن سعد بن ابی وقاص قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ قوم جلوس فدخل علی فلما دخل خرجوا فلما خرجوا تلاوموا فقالوا واللہ انما اخرجنا وادخلہ فرجعوا فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انا ادخلتہ واخرجتکم بل اللہ ادخلہ واخرجکم (اخرجہ النسائی) ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ہم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور چند لوگ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ جناب علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے ان کے آتے ہی وہ لوگ حضرت کے پاس سے اٹھ گئے وہ باہم ملامت کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نکالدیا ہے اور علی کو اپنے پاس رکھا ہے جب وہ لوگ حضرت کے پاس لوٹ کر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں نہیں نکالا اور علی کو داخل نہیں کیا بلکہ خدا نے ان کو داخل کیا ہے اور تمکو نکالا ہے

(۲) عن الحرث بن مالک قال اتیت مکۃ فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فنودی فینا لیلۃ لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا الغلام ولکن اللہ ھو امر بہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) حرب بن مالک کہتے ہیں کہ میں مکہ میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ جناب علی کے بارہ میں تم نے بھی کوئی منقبت سنی ہے کہنے لگے ہم مسجد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے ایک رات ہم میں منادی کی گئی کہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل علی کے سوا سب مسجد سے نکل جاویں صبح جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چچا تشریف لائے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے اعمام اور اصحاب کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اس لڑکے کو رکھ لیا ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مینے تمہارے نکالنے اور اسکے رکھنے کے لیے نہیں حکم دیا بلکہ خدا نے حکم دیا ہے ❖

(۴۳) عن حبة العرنی قال لما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیهم قال حبة کانی لانظر الی حمزة بن عبد المطلب رضی الله عنه تحت قطیفة حمراء وعیناه تذرفان و یقول اخرجت عماك وابابکر وعمر والعباس واسکنت ابن عمك فقلم رسول الله صلی الله علیه وسلم قد شق علیهم فنودی جامعة للصلوة فصعد المنبر فلم یسمع من رسول الله صلی الله علیه وسلم خطبة ابلغ منها تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایها الناس ما انا سددتها ولا انا فتحتها ولا انا اخرجتکم واسکنته ثم قرء والنجم اذا هوی ما ضل صاحبکم وما غوی ان هو الا وحی یوحی (اخرجه ابو بکر ابن مردویه) حبہ عرنی کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دروازون کے بند کرنیکا حکم دیا جو مسجد مین تھے لوگون پر یہ بات نہایت شاق گذری حبہ کہتے ہین اب تک میری آنکھون مین ہے کہ جناب حمزہ سرخ لنگی اوڑہے ہوئے ہین اور رو رہے ہین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہین کہ آپنے اپنے چچا کو اور ابو بکر اور عمر کو اور عباس کو نکالدیا ہے اور اپنے ابن عم کو رکھا ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہ امر ان لوگون پر شاق گذرا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جامع کی منادی کرائی اور منبر پر چڑہکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تمجید و توحید مین اس سے بلیغ تر خطبہ کبھی نہین سنا گیا تھا حمد و ثنائے باریتعالے کے بعد فرمایا اے لوگو مینے دروازے بند نہین کیے اور نہ تم کو نکالا ہے اور نہ اسکو رکھا ہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم کی یہ آیتین پڑہین جنکا ترجمہ یہ ہے قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہ بہکا اور نہین بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکھاتا ہے ❖

(۴۴) عن سعد بن ابی وقاص وکان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد قال فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی فخرجنا باجمعنا فلما اصبحنا اتاه عمه فقال یا رسول الله اخرجتنا عماك واصحابك واسکنت هذا الغلام قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل امر موسی ان یبنی مسجدا طاهرا لا یسکنه الا هو وهارون وابناهارون وان الله قد امرنی ان ابنی مسجدا لا یسکنه الا انا وعلی والحسن والحسین سدوا هذه الابواب الا باب علی تایلیه

ان ينزل العذاب فخرج الناس مبادرين وخرج حمزة يجر قطيفة له حمراء وعيناه تذرفان ويبكي ويقول يا رسول الله اخرجت عمك واسكنت ابن عمك فقال صلی الله علیه وسلم ما انا اخرجتك ولا انا اسكنته ولكن الله عز وجل اسكنه (اخرجه ابو سعد في شرف النبوة) سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ وہ بھی حضرت کی صحبت میں مسجد میں رہا کرتے تھے ایک رات ہمکو پکار کر حکم دیا گیا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کے سوا سب لوگ مسجد سے نکل جائیں صبح کو حضرت کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ حضور نے اپنے اصحاب اور اعمام کو نکالکر اس لڑکے (یعنے علی) کو رکھ لیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے موسی کو حکم دیا تھا کہ ایک پاک مسجد تعمیر کرے جس میں بجز موسی اور ہارون اور ساتھ ہی ہارون کے کوئی رہنے نہ پائے اسی طرح سے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ ایک مسجد بناؤں جس میں میرے اور علی اور حسنین کے سوا کوئی نہ رہے تم لوگ عذاب کے نازل ہونے سے پیشتر اپنے دروازے بند کر لو۔ لوگ دوڑ کر دروازے بند کرنے میں مشغول ہو گئے حمزہ وہاں سے اپنا سرخ کمبل گھسیٹتے ہوئے آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے باہر نکلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو نکالکر اپنے بھائی کو رکھ لیا ہے حضرت نے فرمایا نہ میں نے تمکو نکال دیا ہے اور نہ اسکو رکھ لیا ہے بلکہ خدا نے اسکو رکھا ہے ■

(٥) عن علی قال اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی فقال ان موسی سال ربه ان یطهر مسجده بهارون وانا سالت ربي ان يطهر مسجدي بك ثم ارسل الى ابي بكر ان سد بابك فاسترجع ثم قال سمعا وطاعة فسد بابه ثم ارسل الى عمر بمثل ذلك ثم ارسل الى العباس بمثل ذلك ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما انا سددت ابوابكم وفتحت باب علی ولكن الله فتح باب علی وسد ابوابكم (اخرجه البزار في مسنده والوصابی فی الاكتفا بفضائل الاربعة الخلفاء) جناب امیر سے مروی ہے کہ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا کہ موسی نے اپنے خدا سے درخواست کی تھی کہ وہ موسی کی مسجد کو ہارون کے وسیلہ سے پاک کرے اور میں نے بھی اپنے رب سے التجا کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تجھ سے پاک کرے پھر حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر لے انہوں نے سمعا وطاعۃ کہکر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت عمر اور عباس رضی اللہ عنہما کو بھی کہلا بھیجا اسکے بعد حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نے تمہارے دروازے بند نہیں کیے ہیں اور نہ علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے۔ مگر خدا نے علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے اور تمہارے دروازے بند کیے ہیں ◆

(٦) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی ان موسی سال ربه ان یطهر مسجده بهارون وذريته واني سالت الله ان يطهر مسجدي لك ولذريتك من بعدك ثم ارسل الى ابي بكر ان سد بابك فاسترجع وقال سمعا وطاعة فسد بابه ثم الى عمر كذلك ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت ابوابكم ولا فتحت باب علی ولكن الله سد ابوابكم وفتح باب علی (اخرجه ابو نعيم في فضائل الصحابة)

ابن عباس کہتے ہین کہ حضرت نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ موسیٰ نے خدا سے التجا کی تہی کہ اسکی مسجد کو ہارون اور اسکی ذریت کے ذریعے پاک کرے اور مینے بہی خدا سے درخواست کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تیرے لیے اور تیری ذریت کے لیے پاک کردے پہر حضرت نے ابوبکر کو کہلا بہیجا کہ اپنا دروازہ بند کرے انہون نے سمعاً وطاعۃً کہکر دروازہ بند کر لیا پہر حضرت عمرؓ کو بہی ایسا ہی کہلا بہیجا پہر حضرت نے منبر پر چڑہکر فرمایا مینے تمہارے دروازے نہین بند کیے اور نہ علی کا دروازہ کہلا چہوڑا ہے بلکہ خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر علیہ السلام کو اپنی اخوت سے خصوصیت دینا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اٰخا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والاٰخرۃ (اخرجہ الدارقطنی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بہائی چارہ قائم کیا جناب امیر روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے اپنے اصحاب مین بہائی بندی کا رشتہ جوڑا ہے اور مجہے کسیکا بہائی نہین بنایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دنیا اور آخرت مین میرا بہائی ہے۔

(۲) عن ابن عمر قال اٰخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ حتی بقی علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان اکون اخاک قال بلی یا رسول اللہ رضیت قال فانت اخی فی الدنیا والاٰخرۃ (اخرجہ المخلص) (وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے باہم اپنے اصحاب مین بہائی چارہ بنایا علی باقی رہ گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہین کہ مین تیرا بہائی ہون جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین راضی ہون فرمایا تو دنیا و آخرت مین میرا بہائی ہے۔

(۳) عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰخی بین الصحابۃ فبقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر واٰخی بین ابی بکر وعمر وقال لعلی انت اخی (اخرجہ احمد فی مسند) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہین کہ تحقیق سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان بہائی چارہ قائم کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بذات اقدس اور ابوبکر وعمر اور علی باقی رہ گئے حضرت نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بہائی بنایا اور جناب علی سے فرمایا تو میرا بہائی ہے۔

(۴) زید بن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد فقال این فلان واین فلان فجعل ینظر فی وجوہ الصحابۃ ویتفقدھم ویبعث الیھم حتی توافوا عندہ؟

فاخی بینہم فقال لہ علی بن ابی طالب لقد ذہبت روحی یا رسول اللہ حین رأیتک فعلت باصحابک ما فعلت
غیری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق نبیا ما اخرتک الا لنفسی و انت منی بمنزلۃ ہارون
من موسیٰ و انت اخی و وارثی فقال یا رسول اللہ ما ارث منک قال ما ورث الانبیاء قبلی قال وما ورثوا
قال کتاب اللہ و سنن انبیائہ و انت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی والحسن والحسین و انت رفیقی
ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والمتقی فی
کنز العمال) زید بن عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس مسجد میں گیا آپ ہر شخص کی نسبت استفسار فرماتے تھے فلاں شخص کہاں ہے اور فلاں شخص کہاں ہے
آپ اپنے اصحاب کو تلاش کرتے تھے اور جو شخص کہ موجود نہیں تھا اسے بلواتے تھے یہاں تک کہ تمام اصحاب حضرت
کے حضور میں جمع ہو گئے پھر آپ نے ان میں بھیا چارہ قائم کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جناب علی علیہ السلام
نے عرض کیا یا رسول اللہ میری جان تو نکل گئی تھی جبکہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اپنے اصحاب کے
ساتھ جو کچھ کہ کرنا تھا کیا۔ حضور نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں نے
تجھے اپنی ذات کے لیے سب سے پیچھے چھوڑا ہوا تھا تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسیٰ سے اور میرا بھائی
اور وارث ہے پس علی نے کہا یا رسول اللہ میں کیا چیز حضور سے میراث میں لونگا فرمایا جو کچھ اگلے نبیوں نے
لیا ہے جناب علی نے عرض کیا اگلے نبیوں نے کیا چیز میراث میں لی تھی فرمایا خدا کی کتاب اور نبیوں کی سنتیں
تو بہشت میں میرے ساتھ میرے قصر میں ہوگا۔ میری بیٹی فاطمہ اور حسن اور حسین کے ساتھ تو میرا رفیق ہے
پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا کہ بھائی آمنے سامنے تختوں پر ہونگے۔

(۵) عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی مواخ بینکم
کما اخی اللہ بین الملائکۃ ثم قال لعلی انت اخی و رفیقی ثم تلا ہذہ الآیۃ اخوانا علی سرر متقابلین
(اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضرت فرما رہے تھے میں تم میں برادری قائم کرنیوالا ہوں پھر جناب علی علیہ
السلام سے فرمایا تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر آپ نے اس آیت کو ارشاد کیا کہ بھائی آمنے سامنے تختوں پر ہونگے

(۶) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت اخی و انا اخوک (اخرجہ
الطبرانی فی الکبیر) ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق جناب علی علیہ السلام
سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں

(۷) عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین

الحبیب

(۱) عن حذيفة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اتخذ لي خليلا كما اتخذ ابراهيم خليلا وان قصري في الجنة وقصر ابراهيم في الجنة متقابلان وقصر علي بين قصري وقصر ابراهيم فيا له حبيب بين خليلين (اخرجه الحاكم والديلمي) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا نے مجھ کو اپنا خلیل بنایا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا میرا اور حضرت ابراہیم کا قصر جنت میں آمنے سامنے ہوگا اور علی کا قصر ہمارے قصروں کے درمیان میں ہوگا پس مبارک ہو اسکے لیے جسکا حبیب دو خلیلوں کے درمیان میں ہو۔

(۲) عن سلمان الفارسي رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة ضرب لي خيمة من مرجان حمراء عن يمين العرش وضرب لابراهيم من ياقوتة خضراء عن يسار العرش وضرب فيما بينهما لعلي قبة من لؤلؤ بيضاء فما ظنكم بحبيب بين الخليلين (اخرجه الحاكم) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لیے مرجان سرخ کا خیمہ لگایا جائیگا عرش کے داہنے طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے سبز یاقوت کا قبہ عرش کے بائیں جانب لگایا جائیگا اور ان دونوں کے درمیان علی کے لیے سفید موتی کا قبہ بنایا جائیگا پس اس حبیب کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو کہ دو خلیلوں کے درمیان ہو۔

القاری

قال ابو عبيد السلمي القاري ما رأيت اقرأ من علي قرأ القرآن في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم (مجمع الاحباب في مناقب الاصحاب) قاری ابو عبید سلمی کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہیں دیکھا انہوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پورا قرآن پڑھ لیا تھا۔

بیضۃ البلد

عن ابي الحسن المدائني قال لما قتل علي بن ابي طالب عمرو بن عبد ود نعي الى اخته عمرة فقالت من ذا الذي اجترأ عليه فقالوا علي بن ابي طالب فقالت كانت منيته على يد كفو كريم ما سمعت بافخر من هذا فانشأت شعر لو كان قاتل عمرو غير قاتله ٭ لكنت ابكي عليه آخر الابد ٭ لكن قاتله من لا نظير له ٭ من كان يدعى قديما بيضة البلد (مطالب السؤول) ابو الحسن مدائنی سے روایت ہے کہ جب جناب علی بن ابی طالب نے عمرو بن عبد ود کو قتل کیا اور اسکی ہمشیرہ عمرہ کو اسکے قتل کی خبر لگی وہ پوچھنے لگی کہ کس نے اسپر یہ اقدام کیا لوگوں نے کہا علی بن ابی طالب نے کہنے لگی اسکی موت کفو کریم کے ہاتھ سے واقع ہوئی ہے میں نے اس سے زیادہ فخر والا زمانہ میں نہیں سنا پھر یہ مرثیہ کہا ہے اگر عمرو کا قاتل اسکے سوا کوئی اور ہوتا تو میں ابد تک اسپر روتی رہتی لیکن اسکا قاتل وہ ہے کہ جسکا مثل کوئی دوسرا نہیں۔ وہ ہمیشہ سے بیضۃ البلد پکارا جاتا رہا ہے۔

تنبیہ بیضۃ البلد کے معنے لغت میں ہیں (الواحد الذي يجتمع اليه ويقبل قوله) یعنے وہ فرد الافراد کہ جسکے

المهاجرين والانصار كان يواخى بين الرجل ونظيره ثم اخذ بيد علی فقال هذا اخی قال حذیفة فرسول الله صلی الله علیه وسلم سید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العالمین الذی لیس له شبیه ولا نظیر وعلی اخوه (اخرجه احمد فی المناقب وابوبکر بن مردویه) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کے درمیان رشتہ اخوت ملاتے تھے تو ہر ایک صحابی کو اسکی نظیر کے ساتھ اسکا بھائی چارہ قرار دیتے تھے۔ پھر علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ میرا بھائی ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین ہیں انکی شبیہ و نظیر کوئی نہیں علی علیہ السلام انکے بھائی ہیں۔

(۸) عن ابن عباسؓ قال لما اخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه من المهاجرین والانصار وهو انه صلی الله علیه وسلم اخی بین ابوبکر وعمر واخی بین عثمان بن عفان و عبد الرحمن بن عوف واخی بین طلحة والزبیر واخی بین ابی ذر الغفاری والمقداد رضی الله تعالی عنهم ولم یواخ بین علی وبین احد منهم فخرج علی مغضبا حتی اتی جدولا من الارض وتوسد ذراعه ونام فیه فسفی علیه الریح التراب فطلبه النبی صلی الله علیه وسلم فوجده علی تلك الحالة فوکزه برجله وقال له قم فما صلحت ان تکون ابا تراب اغضبت حین حین اخیت بین المهاجرین والانصار ولم اواخ بینك وبین احد منهم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی الا من احبك فقد حف بالامن و الایمان ومن ابغضك اماته الله میتة الجاهلیة وحوسب فی الاسلام (اخرجه الطبرانی و السیوطی فی جمع الجوامع والمتقی فی کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا ناتا اسطرح پر قائم کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ کا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اور طلحہ کو زبیر کا اور ابوذر غفاری کو مقداد کا بھائی قرار دیا اور علیؑ کو کسیکا بھائی نہ بنایا جناب علی نہایت غصہ ہو کر نکل گئے اور زمین پر گر گئے اور اپنی کلائی کا تکیہ کر کے سو گئے ہوا سے مٹی اڑ کر انکے بدن پر پڑ گئی حضرتؐ نے انکو تلاش کیا اور ایسی حالت میں پایا حضرتؐ نے انکو اپنے پاؤں سے ٹہوکا دیکر فرمایا اٹھ تجہکو یہی ابوتراب بننے کی صلاحیت نہیں ہے کیا خفا ہو گیا جبکہ میں نے مہاجرین کے درمیان اخوت کو قائم کیا اور تجہے کسیکا بھائی نہ بنایا کیا تو راضی نہیں کہ تو میرا ایسا ہو جیسے کہ ہارون موسی سے مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے جو شخص کہ تجہے دوست رکھیگا

وہ امن اور ایمان میں گھر ا رہیگا۔ اور جو تجھے دشمن رکھے گا خدا اسکو کفار کی موت سےماریگا۔

(۹) عن انس رضی اللہ عنہ قال لما کان یوم المباہلۃ اخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المہاجرین و الانصار و علی واقف یراہ و یعرف مکانہ و لم یواخ بینہ و بین احد فانصرف علی باکی العین فافتقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل ابو الحسن قالوا انصرف باکی العین قال یا بلال اذہب فاتنی بہ فمضی بلال الی علی و علی قد دخل منزلہ باکی العین فقالت فاطمۃ ما یبکیک لا ابکی اللہ عینیک قال یا فاطمۃ اخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ المہاجرین و الانصار و انا واقف یرانی و یعرف مکانی و لم یواخ بینی و بین احد قالت لا یخزنک اللہ لعلہ انما اخرک لنفسہ فقال بلال یا علی اجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لما یبکیک یا ابا الحسن فقال اخیت بین المہاجرین و بین الانصار و انا واقف ترانی و تعرف مکانی و لم تواخ بینی و بین احد قال انما اخرتک لنفسی الا یسرک ان تکون اخا نبیک قال بلی یا رسول اللہ فاخذہ بیدہ فارقاہ المنبر فقال اللہم ان ہذا منی و انا منہ الا انہ منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا ان من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فانصرف علی قریر العین فاتبعہ عمر بن الخطاب فقال یا ابا الحسن اصبحت مولای و مولا کل مومن اخرجہ ابو الحسن فقیہ ابن المغازلی

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مباہلہ کے روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بہایا چارہ قائم کیا علی کھڑے ہوئے تھے حضرت انکو دیکھ رہے تھے آپنے انکے ساتھ کسی کو شریک اخوت نکیا جناب روتے ہوئے گھر کو چلے گئے جب حضرت نے انکو نہ دیکھا تو فرمایا ابو الحسن کیا کر رہے ہیں لوگوں نے عرض کیا وہ روتے ہوئے لوٹ گئے ہیں حضرت نے بلال سے فرمایا اے بلال جا کر انہیں بلا لاؤ بلال انکے بلانے کے لیے گئے جناب علی اسوقت تک گھر میں داخل ہو چکے تھے جناب سیدہ نے انہیں روتا ہوا دیکھکر کہا خدا تمہیں نہ رلائے تم کیوں روتے ہو جناب علی کہنے لگے آج حضرت نے مہاجرین اور انصار میں رشتہ اخوت جوڑا ہے اور مجھے حضرت دیکھ رہے تھے لیکن مجھے کسیکا بھائی نہ بنایا جناب فاطمہ نے جواب دیا آپ اندگین نہوں شاید حضرت نے تمہیں اپنی ذات مقدس کے بھائی بنانے کے لیے پیچھے رکھا ہو۔ اتنے میں بلال نے پکار کر کہا یا علی حضرت کے پاس تشریف لے چلیے جناب علی حضرت کے حضور میں حاضر ہوئے آپنے فرمایا یا ابا الحسن تم کیوں روتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھیاچارہ کا ناتا جوڑا ہے لیکن مجھے کسیکا بھائی نہیں بنایا فرمایا۔ یا علی میں نے تمکو اپنی ذات کے لیے پیچھے ہٹنے دیا تھا۔ آیا تم اپنے نبی کے بھائی بننے سے خوش نہیں جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں خوش ہوں۔ حضرت صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں منبر پر چڑھایا۔ اور فرمایا بار الٰہا یہ میرا ہے میں اسکا ہوں یہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے

ہے ہوسے سے جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے انس کہتے ہین کہ جناب علی بنایت ٹھنڈی آنکھون سے گھر کو واپس ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکے پیچھے گئے اور کہنے لگے لے ابو الحسن آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ میرے اور ہر مومن کے مولا بنگئے ہین +

(۱۰) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لانقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ واللہ لئن مات او قتل ان انقلبتم علی اعقابکم لاقتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت او اقتل واللہ انی لاخوہ وولیہ ووارثہ وابن عمہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین کہا کرتے تھے کہ یہ آیت جو نازل ہوئی ہے کہ (اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائین یا شہید ہو جائین تو تم اپنی ایڑیون کے بل پھر جاؤ گے) خدا کی قسم ہے بعد اسکے کہ خدا نے ہم کو ہدایت فرمائی ہے اپنے ایڑیون کے بل ہرگز نہین پھرینگے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائین یا شہید ہو جائین اور تم اپنی ایڑیون پر پھرنا چاہو تو مین تم سے جہاد کرونگا جس بات پر کہ حضرت نے جہاد کیا ہے واللہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی اور وارث اور ابن عم ہون اور وہ شخص ہون جسکے ساتھ حضرت نے اپنی برادری کا رشتہ ملایا ہے +

(۱۱) عن عمر بن عبد اللہ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخا بین الناس وترک علیا حتی بقی اخرھم لا یری لہ اخا فقال یا رسول اللہ اخیت بین الناس وترکتنی قال ولم ترانی ترکتک انما ترکتک لنفسی انت اخی وانا اخوک فان ذاکرک قل انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یدعیھا بعدک الا کذاب (اخرجہ احمد) عمر ابن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے درمیان رشتہ برادری قائم کیا علی سب سے پیچھے رہ گئے انکا بھائی بنتا ہوا کوئی نظر نہین آتا تھا حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے رشتہ اخوت ملا دیا ہے اور مجھے یون ہی چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے کہ مینے تجھے کیون چھوڑ رکھا ہے۔ مینے صرف اپنی ذات کے لیے چھوڑ رکھا ہے۔ تو میرا بھائی ہے اور مین تیرا بھائی ہون۔ ہم تجھے بتاتے ہین یون کہا کر مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہون۔ تیرے سوا اگر کوئی یہ بات کہیگا تو وہ جھوٹا ہے۔

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المسلمین وجعل یخلو علیا حتی بقی فی اخرھم ولیس معہ اخ فقال لہ اخیت بین المسلمین وترکتنی فقال انما ترکتک لنفسی انت اخی فی الدنیا والاخرۃ وانا اخوک انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وانت معی فی قصری فی

الجنۃ مع ابنتی فاطمۃ وانت اخی و رفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخواناً علی سرر متقابلین ثم قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ذاکرک احد فقل انا عبد اللہ واخو رسولہ ولا یدعیہا بعدی الا کذاب مفتر (اخرجہ جمال الدین المحدث فی روضۃ الاحباب فی الاربعین) یعنے ابن عمر کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں اخوت کا رشتہ قائم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی کو پیچھے چھوڑتے چلے گئے یہانتک کہ وہ سب آخر رہ گئے اور انکا بھائی بننے کے لیے کوئی باقی نہ رہا جناب علی نے عرض کیا حضور نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیدیا ہے اور مجھے چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا میں نے تجھے اپنی ذات کے لیے چھوڑا ہے تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں تو مجھ سے ہارون کی جگہ پر ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے تو میرے ساتھ میری گہر میں جنت میں ہوگا۔ تو میرا بھائی اور رفیق ہے۔ پھر حضرت نے اس آیت کا ارشاد فرمایا کہ بھائی بھائی اپنے آمنے سامنے کے تختوں پر ہونگے میں تجھے کہتا ہوں کہ اگر تجھ کو کوئی پوچھے تو کہیو میں اللہ کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہوں تیرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہے گا مگر کہ وہ جھوٹ کہنے والا ٹھیرے گا۔

(۱۳) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولہا بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص و الحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبۃ فی سننہ والحاکم فی المستدرک والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والعقیلی. عباد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے میں خدا کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں میرے سوا یہ بات کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹا کاذب میں نے سب سے پہلے سات برس نماز پڑھی۔

(۱۴) عن ابی الطفیل قال لما جعل امر الشوری بین علی وعثمان وطلحۃ والزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وسعید بن زید۔ فقال علی هل فیکما احد اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبینہ اذ اخی بین المسلمین قالوا اللہم لا (استیعاب عبد البر) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کو جناب علی اور عثمان اور طلحہ و زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص یا سعید بن زید کے درمیان مشورت کرنے کے لیے چھوڑا جناب امیر نے فرمایا میرے سوا کوئی تم میں ایسا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اسکے درمیان رشتہ برادری قائم کیا ہو سب کہنے لگے خدا گواہ ہے نہیں۔

(۱۵) عن علی قال طلبنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی فی حائط نائماً فضربنی برجلہ وقال قم واللہ لارضینک انت اخی وابو ولدی تقاتل علی سنتی من مات علی عہدی فہو فی

كنز الجنة ومن مات على عهدك فقد قضى نحبه ومن مات على حبك بعد موتك ختم الله بالامن والايمان ما طلعت الشمس وما غربت (اخرجه فی المناقب) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلاش کیا اور ایک دیوار کے نیچے سوتا ہوا پایا آپنے اپنے پائے مبارک سے مجھے ہلا کر فرمایا اٹھ ہم مجھے رہنی کریں تو میرا بھائی اور میرے بچوں کا باپ ہے تو میری سنت پر لڑے گا جو میرے عہد پر مریگا وہ جنت کے خزانہ میں ہوگا۔ اور جو تیرے عہد پر مرے گا اسکی آرزو پوری ہوگئی جو شخص تیری محبت پر تیرے بعد مریگا خدا تعالیٰ اسکا خاتمہ امن اور ایمان پر کرے گا جب تک کہ آفتاب نکلتا اور چھپتا رہے گا +

(۱۶) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللهم اشهد فقد بلغت هذا اخی وابن عمی وصهری وابو ولدی اللهم كب من عاداه فی النار (اخرجه ابن البخاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے پروردگار تو گواہ رہیو کہ میں نے پہونچا دیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچوں کا باپ ہے اے میرے پروردگار جو شخص کہ اس سے دشمنی کرے اسے آگ میں اوندھا کرے گا +

(۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت اخی ورفیقی فی الجنة یا علی اسبغ الوضوء وان شق علیك ولا تاكل الصدقة ولا تنز الحمير على الخيل ولا تجالس اصحاب النجوم (اخرجه الخطیب) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا یا علی تو میرا بھائی اور جنت میں میرا رفیق ہے یا علی وضو اچھی طرح سے کر جو اگرچہ تجھ پر شاق گذرے اور خیرات نہ کھا یا اور گدھے کو گھوڑے پر نہ چڑھا یو اور نجومیوں کے ساتھ مت بیٹھیو۔

(۱۸) عن ام المومنین عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علی وخیر اعمامی حمزة (اخرجه الدیلمی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب بھائیوں سے علی اور چچوں سے حمزہ بہتر ہیں +

(۱۹) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علی وخیر اعمامی حمزة وذكر علی عبادة (اخرجه الطبرانی وابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے سب بھائیوں میں بہتر علی ہیں اور سب چچوں میں بہتر حمزہ ہیں اور علی کا ذکر عبادت ہے +

(۲۰) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس اوصیکم بحب ذی قربھا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو میں تمہیں اس رشتے ذوالقربیٰ کی محبت کی بابت وصیت کرتا ہوں وہ میرا بھائی اور ابن عم علی ابن ابی طالب ہے۔ پس بتحقیق اس سے محبت نہیں کریگا مگر مومن۔

(۲۱) عن مخدوج بن یزید الھذلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت اخی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی بعدی اما علمت یا علی ان اول من یدعی یوم القیامۃ بی واقوم عن یمین العرش فاکسی حلۃ خضراء من حلل الجنۃ الا وانی اخبرک یا علی ان امتی اول الامم یحاسبون یوم القیامۃ ثم انت اول من یدعی لک بقرابتک ومنزلتک عندی فیدفع الیک لوائی وھو لواء الحمد تسیر بین السماطین آدم وجمیع خلق اللہ یستظلون بظل لوائی وطولہ مسیرۃ الف سنۃ لسنانہ یاقوتۃ حمراء لہ ثلاث ذوائب من نور ذوابۃ فی المشرق وذوابۃ فی المغرب والثالثۃ وسط الدنیا مکتوب علیہ ثلاثۃ اسطر الاول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الثانی الحمد للہ رب العالمین الثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ طول کل سطر الف سنۃ وعرضہ الف سنۃ وتسیر والحسن عن یمینک والحسین عن یسارک حتی تقف بینی وبین ابراھیم فی ظل العرش ثم تکسی حلۃ خضراء من الجنۃ ثم ینادی منادٍ من تحت العرش نعم الاب ابوک ابراھیم ونعم الاخ اخوک علی ابشر یا علی انک تکسی اذا اکتسیت وتدعیٰ اذا دعیت (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج بن یزید الہذلی کا بیان ہے کہ جناب رسالتمآب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں رشتہ اخوت قائم کرکے علی سے کہا یا علی تم میرے بھائی ہارون کی جگہ پر ہو موسیٰ سے بغیر اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے۔ یا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ قیامت میں سب سے اول میں بلایا جاؤنگا۔ اور عرش کے داہنے بازو پر کھڑا کیا جاؤنگا۔ اور مجھے جنت کے حلوں میں سے سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ یا علی میں تجھے مطلع کرتا ہوں کہ قیامت کے روز سب امتوں سے پہلے میری امت حساب دیگی۔ پھر سب سے پہلے تو میری قرابت کی وجہ سے بلایا جاویگا۔ اور تجھے میرا علم یعنی لواء الحمد دیا جائیگا۔ تو دونوں صفوں کے بیچا بیچ نکلے گا۔ آدم اور ساری دنیا میرے علم کے سایہ میں پناہ گزین ہونگے۔ اسکی لمبائی ہزار سالہ راہ کی ہوگی۔ اسکی بھال سرخ یاقوت سے بنی ہوگی اسکی تین گیسو نور کے ہونگے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں۔ اور ایک دنیا کے بیچا بیچ میں۔ اس پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوں گی ایک بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دوسری الحمد للہ رب العالمین

تیسری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہر سطر کا طول و عرض ہزار سال راہ کا ہوگا۔ حسن تیرے داہنے ہاتھ اور حسین بائیں ہاتھ ہونگے یہاں تک کہ تو میرے اور ابراہیم کے درمیان سایہ عرش کے نیچے آکر ٹھیرے گا۔ اور تجھے جنت کی سبز پوشاک پہنائی جاوے گی۔ اور منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا کیا اچھا باپ ہے تیرا ابراہیم اور کیا اچھا بھائی ہے تیرا علی بشارت ہو تجھے اے علی کہ جب مجھے لباس پہنایا جائیگا تو تجھے بھی پہنایا جائیگا۔ اور جب میں بلایا جاؤنگا تو تو بھی بلایا جائیگا۔

(۲۲) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت مکتوبا علی باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی اخو رسول اللہ قبل ان یخلق السمٰوٰت بالفی سنۃ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے دو ہزار برس پیشتر جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں محمد اسکے رسول ہیں۔ علی اسکے رسول کے بھائی ہیں۔

(۲۳) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت علیا ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یسمع ۔ انا اخو المصطفی لاشک فی نسبی + بہ ربیت وسبطاہما ولدی + جدی وجد رسول اللہ منفرد + وفاطمۃ زوجی لاقول ذی فند + صدقتہ وجمیع الناس فی بہم + من الضلالۃ والاشراک والنکد + قال فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال صدقت یا علی (نقلت من مطالب السئول لمحمد بن طلحۃ الشافعی) مروی ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ میں نے جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن رہے تھے کہ میں جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں میری نسب میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے۔ میں نے ان کے پاس پرورش پائی ہے۔ انکے دونوں نواسے میرے بیٹے ہیں میرا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دادا ایک ہے۔ اور جناب فاطمہ علیہا السلام میری زوجہ ہے یہ قول دروغ نہیں ہے۔ میں نے اسوقت حضرت صلعم کی تصدیق کی ہے کہ تمام لوگ گمراہی اور شرک اور انکار کی وجہ سے اندھیرے میں تھے حضرت نے ہنسکر تبسم فرمایا اور کہا یا علی تم سچ کہتے ہو۔

(۲۴) عن ربیعۃ بن ناجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین لم ورثت ابن عمک دون عمک قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فاصنع لنا صاعا من الطعام واجعل علیہ رجل شاۃ واملاء لنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی عبد المطلب وابلغہم ما امرت به ففعلت ما امرنی به ثم دعوتہم له وہم یومئذ

اربعون رجلا فيهم اعمامه ابوطالب وحمزة وعباس وابولهب فلما اجتمعوا اليه دعانى بالطعام الذى
صنعت لهم فجئت به فلما وضعته تناول رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال خذوا بسم الله فاكل
القوم حتى ما لهم بشئ حاجة وما ارى الا موضع ايديهم وايم الله الذى نفسى بيده وان كان الرجل
الواحد منهم ليأكل ما قدمت لجميعهم ثم قال اسق القوم فجئت بذلك العس فشربوا حتى
رووا وبقى الشراب كانه لم يشرب فقال يا بنى عبد المطلب انى بعثت اليكم خاصة والى الناس عامة
وقد رايتم من هذه الاية ما قد رايتم فايكم يبايعنى على ان يكون اخى وصاحبى فلم يقم اليه احد
قال فقمت اليه وكنت اصغر القوم سنا قال اجلس ثم قال ذلك ثلاث مرات كل ذلك اقوم اليه
فيقول اجلس حتى كان فى الثالثة فضرب بيده على يدى ثم قال انت اخى وصاحبى ووزيرى
فبذلك ورثت ابن عمى دون عمى (اخرجه احمد فى المسند وفى المناقب والنسائى فى الخصائص و
ابن اسحاق فى سيرته وابن جرير فى تاريخه وابن ابى حاتم وابوبكر بن مردويه باختلاف يسير)

ربیعہ بن ناجد ناقل ہیں کہ ایک شخص نے جناب امیر سے پوچھا یا امیر المؤمنین آپنے اپنے چچا کے سوا اپنے چچا زاد
بھائی کا کسطرح ورثہ پایا ہے جناب امیر نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو
ڈرا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ یا علی مجھے رشتہ داروں کے ڈرانے کے
لیے حکم دیا گیا ہے تم ایک برتن میں طعام تیار کرکے اسپر بکری کے پائے رکھدو اور ایک ظرف میں دودھ
بھردو اور تمام بنی عبد المطلب کو بلا لاؤ کہ میں ان سے گفتگو کروں اور خدا کا حکم انکو پہنچا دوں۔ میں نے حسب
ارشاد کھانا تیار کیا اور بنی عبد المطلب کو بلا لایا ان دنوں وہ کل چالیس آدمی تھے جن میں حضرت کے
چاروں چچا ابوطالب حمزہ عباس ابولہب بھی شامل تھے جب وہ حاضر ہوئے حضرت نے اس طعام سے
قدرے تناول فرما کر انکے کھانے کے لیے ارشاد کیا۔ تمام لوگ کھا کر سیر ہو گئے میں نے دیکھا کہ انہوں نے
طعام صرف اسیقدر کھایا ہے جس مقام پر کہ انہوں نے اپنا ہاتھ ڈالا تھا۔ باقی طعام ویسا ہی دھرا
پڑا ہے۔ اس ذات کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ان میں سے ایک آدمی ہر
تمام کھانے کو کھا سکتا تھا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کو دودھ پلاؤ میں نے ان کو
دودھ پلایا یہانتک کہ وہ سیراب ہو گئے۔ دودھ ویسا ہی موجود تھا گویا کسی نے نہ پیا ہو پھر حضرت نے انکو
مخاطب کرکے ارشاد کیا اے بنی عبد المطلب میں تمہاری طرف خاص طور پر اور دوسرے لوگوں کی
طرف عام طور پر بھیجا گیا ہوں۔ تم نے میرا یہ معجزہ دیکھا ہے۔ پس تم میں سے کوئی ہے کہ میری بیعت
کرے اور میرا بھائی یاور دوست ہو کوئی شخص ان لوگوں میں سے حضرت کی بیعت کے لیے نہ اٹھا

میں اسوقت ان تمام لوگوں سے کم عمر تھا بیت کے بیٹے اٹھ کھڑا ہوا حضرت نے مجھے فرمایا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا حضرتؐ نے دوبارہ اور سہ بارہ ان سے بھی ارشاد کیا میں بھی پھر ایک دفعہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تیسری بار حضرت نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا تو میرا بھائی اور دوست اور وزیر ہے۔ اسلیے میں نے اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورثہ حاصل کیا ہے۔

(تنبیہ) یہ مواخات بھی جناب امیر علیہ السلام کے افضل ہونے کی دلیل ہے کیونکہ مواخات مساوات کی دلیل ہے۔ لیکن مساوات منصب نبوت میں محال ہے۔ پس لامحالہ مساوات فی العمل سمجھی جا سکتی ہے اور مساوات فی العمل منتج کثرت ثواب ہے۔ اور کثرت ثواب برہان فضیلت ہے۔

(انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ)

ان صحابہ کرام کے اسماء جن سے کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

وقد صنف القاضی ابو القاسم علی بن المحسن بن علی التنوخی کتابا سماہ ذکر الروایات من نحو ثلاثین ورقۃ عتیقۃ علیہا تاریخ الروایۃ سنۃ خمس و اربعین و اربعمائۃ وروی التنوخی حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ۔ عن عمر بن الخطاب و عن علی و سعد بن ابی وقاص و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ ابن عباس و جابر ابن عبد اللہ الانصاری۔ و ابی ہریرۃ۔ و ابی سعید الخدری۔ و جابر بن سمرۃ۔ و مالک بن الحویرث۔ والبراء بن عازب۔ و زید ابن ارقم۔ و ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ و عبد اللہ بن ابی اوفی۔ و اخیہ زید بن ابی اوفی۔ و ابی سریحۃ۔ و حذیفۃ بن اسید و انس بن مالک۔ و ابی بریدۃ الاسلمی۔ و ابی ایوب الانصاری۔ و عقیل بن ابی طالب و حبشی بن جنادۃ السلولی۔ و معاویۃ بن ابی سفیان۔ و ام سلمۃ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ و اسماء بنت عمیس و سعید ابن المسیب۔ و محمد بن علی بن الحسین و حبیب بن ابی ثابت۔ و فاطمۃ بنت علی و شرحبیل بن سعد یعنے قاضی ابو القاسم علی بن المحسن بن علی التنوخی نے ۔۔ چالیس صحابہ سے روایت کیا ہے۔

— انکی نسبت ابن خلکان وفیات الاعیان میں لکھتے ہیں ابو القاسم بن علی التنوخی کان ادیبا فاضلا وذکرہ الخطیب فی تاریخہ وعدہ فی شیوخہ الذین روی عنہم والسمعانی ان ابن عنبر بن قال الخطیب کتبت عنہ وسمعتہ یقول ولدت بالبصرۃ فی النصف من شعبان سنۃ سبعین و ثلثمائۃ وقد قبلت شہادتہ عند الحکام فی حداثتہ ولم یزل علی ذلک مقبولا الی آخر عمرہ وکان متحفظا فی الشہادۃ محتاطا صدوقا فی الحدیث۔

اس حدیث کے متعلق ایک تیس ورق کا رسالہ لکھا ہے جس میں اس حدیث کو عمر بن الخطاب اور جناب علی اور سعد ابن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے ۔

اس حدیث کا متواتر ہونا

(۱) قال ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ واعلم ان ھذا الحدیث متواتر فانہ ورد من حدیث عائشۃ و ابن مسعود و ابن عباس و ابن عمر و عبداللہ بن زمعۃ و ابی سعید و علی و حفصۃ۔ حافظ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ آگاہ ہو کہ یہ حدیث متواتر ہے کیونکہ یہ حدیث ام المومنین عائشہ اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبداللہ بن زمعہ اور ابو سعید اور علی اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہوئی ہے

(۲) قال الحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب و روی قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ جماعۃ من الصحابۃ وھو من اثبت الاخبار واصحھا رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص وطرق حدیث سعد فیہ کثیرۃ جدا وقد ذکرہ ابن خیثمۃ وغیرہ ورواہ ابن عباس و ابو سعید الخدری و ام سلمۃ و اسماء بنت عمیس و جابر بن عبداللہ وجماعۃ یطول ذکرھم حافظ ابن عبد البر کتاب استیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ کی حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ نہایت ثابت شدہ ترین اخبار اور صحیح ترین روایات میں سے ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حدیث کو روایت کیا ہے اور سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بہت طریقوں سے روایت ہوئی ہے جسکو ابن خیثمہ وغیرہ نے لکھا ہے اور سعد کے سوا ابن عباس اور ابو سعید خدری اور ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبداللہ اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے جنکا ذکر باعث طول ہے

(۳) وروی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ جماعۃ من الصحابۃ وھو من اثبت الاخبار واصحھا رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص و ابن عباس و ابو سعید الخدری و جابر بن عبداللہ و ام سلمۃ و اسماء بنت عمیس وجماعۃ یطول ذکرھم ذکرہ ابو الحجاج جمال الدین یوسف بن عبداللہ بن عبد الرحمٰن بن الزکی المزی فی تھذیب الکمال ابو الحجاج یوسف بن عبداللہ بن عبد الرحمٰن بن الزکی المزی تہذیب الکمال فی اسماء الرجال میں لکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث نہایت ثابت شدہ احادیث میں سے ہے اور نہایت صحیح حدیث ہے جسکو جناب رسول اللہ صلے اللہ [illegible]

یانے لوگ اگر جمع ہوں تو اسکے کہنے کو ہر طرح سے مانیں۔

المهدی

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوا علیا تجدوہ هادیا و مهدیا (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم علی کو اپنا خلیفہ بناؤگے تو تم اسے ہادی اور مہدی پاؤگے

طود النهی

عن ربعی بن خراش قال استاذن عبد اللہ بن عباس علی معاویۃ وقد تحلقت عندہ بطون قریش وسعید بن العاص جالس عن یمینہ فنظر الیہ معاویۃ مقبلا قال یا سعید لالقین علی ابن عباس مسائل یعیی بجوابہا قال لہ سعید لیس مثل ابن عباس یعیی بمسائلک فلما جلس قال معاویۃ ما تقول فی علی قال رحم اللہ ابا الحسن کان واللہ علم الهدی وکهف الوری وطود النهی ومحل الحجی ومنبع الندی ومنتهی العلم للزلفی ونورا اسفر فی ظلم الدجی۔ وداعیا الی المحجۃ العظمی ومستمسکا بالعروۃ الوثقی واکرم من شهد النجوی بعد محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وکان صاحب القبلتین۔ وابو السبطین۔ وزوجتہ خیر النساء فما یفوقہ احد لم ترعینا مثلہ ولم اسمع سمعا مثلہ فمن یبغضہ فعلیہ لعنۃ رب العباد الی یوم التناد (زخائر العقبی و ینابیع) واخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن عباس) ربعی بن خراش سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس معاویہ کے ملنے کو گئے اور داخل ہونیکا اذن مانگا معاویہ کے پاس قریش کے قبائل کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے سعید بن العاص بھی اسکے داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا انکی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا میں ابن عباس سے ایسی باتیں پوچھونگا کہ جسکے جواب میں وہ عاجز رہجاینگے سعید کہنے لگا ابن عباس تیرے جیسے شخص کے سوالات سے عاجز نہیں ہوسکتے جب ابن عباس معاویہ کی محفل میں پہونچکر بیٹھ گئے معاویہ نے انسے پوچھا تم علی کے حق میں کیا کہتے ہو ابن عباس نے کہا خدا ابو الحسن پر رحم کرے واللہ وہ ہدایت کے نشان تھے اور خلقت کے پشت و پناہ تھے۔ اور عقل کے پہاڑ تھے۔ اور دانائی کے محل تھے۔ اور بخشش کے خزانہ تھے۔ اور انتہائی علم کی جگہہ تھے جو خدا کی قربت کیلئے ہو۔ اور وہ ایک نور تھے جو رات کی تاریکی میں چمکتا تھا۔ اور وہ بزرگ جنت کی طرف بلانیوالے تھے۔ اور رسی مستحکم کے ساتھہ چنگل مارنیوالے تھے۔ اور بعد محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر مشورہ دینے والے سے زیادہ بزرگ تھے۔ اور وہ دونوں قبلوں کے صاحب تھے۔ اور وہ سبطین کے باپ تھے۔ انکی زوجہ خیر النسا تھیں۔ پس کوئی شخص انپر فوق نہیں لیجا سکتا میری دونوں آنکھوں نے انکی مثل نہیں دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے انکی مثل نہیں سنا۔ پس جو شخص کہ ان سے دشمنی رکھے اسپر بندوں کے خدا کی پھٹکار ہو قیامت تک۔

دابة الجنة

عن عمر ابن جمیح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمر ابن الخطاب هل ارایت دابۃ الجنۃ تاکل الطعام وتشرب الشراب وتمشی فی الاسواق قال هذا دابۃ

وسلم سے سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ اور ام المومنین ام سلمہ
اور اسماء بنت عمیس اور صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے جنکا ذکر کرنا باعث طوالت ہے۔

(۴۹) قال الحافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب ھذا حدیث متفق علی صحتہ رواہ
الائمۃ الاعلام الحفاظ کابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری فی صحیحہ ومسلم بن الحجاج فی صحیحہ
وابو داؤد فی سننہ وابو عیسیٰ الترمذی فی جامعہ وابو عبد الرحمن النسائی فی سننہ وابن ماجہ
فی سننہ واتفق الجمیع علی صحتہ وصار ذلک اجماعا منھم قال الحاکم النیشابوری ھذا حدیث
دخل فی حد التواتر حافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ایسی
ہے کہ جسکی صحت پر ائمہ اعلام اور حافظان حدیث نے اتفاق کیا ہے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری
نے صحیح بخاری میں اور مسلم نے صحیح مسلم میں اور ابو داؤد نے سنن میں اور ابو عیسے ترمذی نے جامع الصحیح
میں اور ابو عبد الرحمن النسائی نے سنن میں اور ابن ماجہ نے سنن میں روایت کیا ہے اور ان تمام
ائمہ حدیث نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے اسلیے کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کی صحت
پر اجماع ہو گیا ہے حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب مستدرک کا قول ہے کہ یہ حدیث درجہ تواتر کو پہنچ
چکی ہے +

(۵۰) قال السیوطی فی الازھار المتناثرۃ فی الاحادیث المتواترۃ حدیث اما ترضی ان تکون منی
بمنزلۃ ھارون من موسی اخرجہ احمد عن ابی سعید الخدری واسماء بنت عمیس والطبرانی عن
ام سلمۃ وابن عباس وحبشی ابن جنادۃ وابن عمر وعلی وجابر بن سمرۃ والبراء بن عازب وزید ابن
ارقم رضی اللہ عنھم وھکذا ذکرہ المتقی فی منتخب قطف الازھار - وقال محمد صدر عالم فی المعارج
العلی وھذا حدیث متواتر عند السیوطی حافظ جلال الدین ابی بکر السیوطی کتاب الازھار المتناثرہ
فی الاحادیث المتواترہ میں لکھتے ہیں کہ حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی کو امام
احمد بن حنبل نے ابو سعید خدری اور اسماء بنت عمیس سے اور طبرانی نے ام سلمہ اور ابن عباس اور حبشی
ابن جنادہ اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا
ہے اور متقی رحمۃ اللہ علیہ نے منتخب قطف الازہار میں بھی اسیطرح سے ذکر کیا ہے اور محمد صدر عالم
کتاب المعارج العلے میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث سیوطی کے نزدیک متواتر ہے۔

(۵۱) وقال مولانا شاہ ولی اللہ محدث الدھلوی فی ازالۃ الخفاء من المتواتر حدیث انت منی بمنزلۃ
ھارون من موسی رواہ الشیخان سعد بن ابی وقاص واسماء بنت عمیس وعلی بن ابی طالب عبد اللہ

ابن عباس وغیرہم مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ازالۃ الخفا مین لکھتے ہین کہ حدیث انت منی بمنزلۃ
ہارون من موسی متواترات مین سے ہے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص اور اسماء بنت عمیس اور علی بن ابی
طالب اور عبد اللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کیا ہے ۔

(۷) وقال شیخ الاسلام ابن تیمیۃ الحرانی فی المنہاج ان ھذا الحدیث صحیح بلا ریب ثبت فی الصحیحین
وغیرہما شیخ الاسلام ابن تیمیہ الحرانی منہاج مین لکھتے ہین کہ بتحقیق یہ حدیث صحیح ہے بے شک صحیحین
مین درج ہے ۔

اسمای مخرجین حدیث منزلت

اخرج البخاری ومسلم والترمذی والنسائی (عن سعد بن ابی وقاص) والبزار (عن ابی سعید الخدری)
واحمد (عن کلیہما) والعقیلی (عن ابن عباس) والطبرانی (عن اسماء بنت عمیس وام سلمۃ وحبشی
ابن جنادۃ وابن عمر وابن عباس وجابر بن سمرۃ والبراء بن عازب وزید بن ارقم ومالک بن الحویرث)
والخطیب (عن عمر) رضی اللہ عنہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما ترضی ان تکون منی
بمنزلۃ ہارون من موسی (مفتاح النجا لمیرزا محمد معتمد خان البدخشانی) یعنے امام بخاری اور مسلم
اور ترمذی اور نسائی نے (سعد بن ابی وقاص سے) اور بزار نے (ابو سعید خدری) سے اور امام احمد بن
حنبل نے ان دونون سے اور عقیلی نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (اسماء بنت عمیس اور ام سلمہ اور
حبشی بن جنادہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم اور مالک
ابن الحویرث) سے اور خطیب بغدادی نے (عمر بن الخطاب) سے روایت کیا ہے کہ بتحقیق جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کیا تو راضی نہین کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ
ہارون علیہ السلام کا جناب موسی علیہ السلام سے تھا ۔

اب ہم ان ائمہ حدیث کے نام کی فہرست سلسلہ وار
دیتے ہین جنہون نے اس حدیث کی
تخریج کی ہے

اب ہم ان ائمہ حدیث کے نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہیں جنہوں نے احادیث کی تخریج کی ہے

مختصر مشہور نام	پورا نام
ابن اسحاق	محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ
ابو داود طیالسی	محمد بن سلیمان بن داؤد الطیالسی صاحب مسند
محمد بن کاتب الواقدی	محمد بن سعد بن منیع الزہری کاتب الواقدی صاحب الطبقات الکبیر
ابن ابی شیبہ	عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی صاحب مسند استاذ بخاری و مسلم
احمد	امام احمد بن حنبل رح صاحب مسند و مناقب
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری صاحب جامع الصحیح
ابن عرفہ	حافظ ابو علی الحسن بن عرفہ بن یزید العبدی
مسلم	امام مسلم بن الحجاج القشیری صاحب جامع الصحیح
ابن ماجہ	حافظ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی صاحب السنن
ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی صاحب الصحیح
ترمذی	حافظ ابو عیسی بن سورۃ الترمذی صاحب جامع الصحیح۔
عبد اللہ بن احمد	حافظ عبد اللہ بن احمد بن حنبل صاحب زوائد فی المسند
ابن ابی خیثمہ	حافظ احمد بن ابی خیثمہ زہیر ابن حرب
بزار	حافظ احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار صاحب المسند تلمیذ بخاری
نسائی	حافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی صاحب السنن۔

مختصر نام مشہور	نام پورا
ابو یعلی	حافظ احمد بن علی ابو یعلی الموصلی صاحب المسند
ابن جریر	حافظ محمد بن جریر الطبری صاحب تاریخ الرسل والملوک والتفسیر
ابو عوانہ	حافظ یعقوب بن اسحاق ابو عوانہ الاسفرائنی الشافعی صاحب صحیح تلمیذ مسلم
ابو الشیخ	ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن حبان الاصبہانی المعروف بابی الشیخ
الطبرانی	حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی صاحب معاجم ثلاثہ
المخلص الذہبی	المخلص الذہبی
ابو اللیث	حافظ ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی الحنفی
حاکم	ابو عبد اللہ محمد عبد اللہ المعروف بالحاکم النیساپوری صاحب المستدرک
ابو سعد	ابو سعد عبد الملک ابن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرگوشی صاحب شرف النبوۃ
ابو بکر الشیرازی	احمد بن عبد الرحمن ابو بکر الشیرازی صاحب کتاب الالقاب
ابن مردویہ	ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی صاحب المناقب
ابو نعیم	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی صاحب حلیۃ الابرار والمعرفۃ
ابن السمان	حافظ اسمعیل بن علی بن الحسین بن زنجویہ معروف

مختصر نام مشہور	پورا نام
	بابن السمان الرازی
التنوخی	حافظ ابی القاسم علی بن المحسن بن علی التنوخی
خطیب	حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی صاحب التاریخ
ابن عبد البر	حافظ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر النمری القرطبی صاحب الاستیعاب
ابن المغازلی	حافظ ابو الحسن علی بن محمد بن طیب الجلابی المعروف بابن المغازلی الشافعی صاحب المناقب
الدیلمی	حافظ شیرویہ بن شہردار الدیلمی صاحب فردوس الاخبار
بغوی	امام محی السنہ حسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب شرح السنہ و مصابیح السنہ
العبدری	حافظ رزین بن معاویہ العبدری صاحب الجمع بین الصحاح الستہ
العاصمی	حافظ محمد احمد بن محمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتی
الملا	حافظ عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا صاحب سیرۃ
ابن عساکر	حافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر صاحب تاریخ
السلفی	حافظ ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم السلفی الاصبہانی
الخوارزمی خطیب خوارزم	حافظ ابو المؤید الموفق بن احمد بن محمد المکی الشہیر بخطیب خوارزم

مختصر نام مشہور	پورا نام
ابن اثیر	ابو السعادات المبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد عبد الکریم الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب جامع الاصول
الصالحانی	حافظ محمد الدین ابو حامد محمود بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصالحانی
الرازی	امام فخر الدین الرازی صاحب تفسیر کبیر
ابن اثیر	ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب اسد الغابہ
البلنسی	ابو الربیع سلیمان بن سالم البلنسی
ابن النجار	حافظ محمد بن محمود بن الحسن محب الدین ابو عبد اللہ بن النجار صاحب تاریخ
ابن طلحہ	الشیخ کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ الشافعی صاحب مطالب السؤل
سبط ابن الجوزی	حافظ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی بن عبد اللہ البغدادی سبط ابن الجوزی صاحب تذکرہ خواص الامہ
ابو یوسف الکنجی	حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی صاحب کفایۃ الطالب
النووی	امام یحییٰ بن شرف النووی شارح مسلم و صاحب تہذیب الاسماء و اللغات
محب الطبری	حافظ ابو العباس محب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد المکی الشافعی الطبری صاحب الریاض النضرہ
الحموینی	الشیخ صدر الدین ابو المجامع ابراہیم بن

مختصر نام مشہور	پورا نام	مختصر نام مشہور	پورا نام
	المؤید محمد بن عبداللہ بن علی بن محمد الحموینی صاحب فرائد السمطین	الدولت آبادی	ملک العلماء قاضی شہاب الدین بن شمس الدین الزاولی ثم الدولت آبادی صاحب ہدایت السعداء
ابن سید الناس	محدث ابو الفتح محمد بن محمد المعروف بابن سید الناس صاحب عیون الاثر	ابن حجر العسقلانی	الحافظ احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی صاحب تہذیب التہذیب
ابن قیم	حافظ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیہ الحنبلی صاحب زاد المعاد	ابن الصباغ	الحافظ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن الصباغ المالکی المکی صاحب فصول مہمہ
عبداللہ یافعی	امام عبداللہ بن اسعد بن علی الیمنی الیافعی صاحب مرآۃ الجنان	السیوطی	الحافظ جلال الدین ابو بکر عبدالرحمٰن السیوطی
ابن کثیر	حافظ اسمٰعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر صاحب تاریخ		القاضی حسین بن محمد و بحسن الدیار بکری صاحب تاریخ خمیس
علاء الدولہ سمنانی	الشیخ احمد بن محمد بن احمد الملقب بعلاء الدولہ السمنانی صاحب العروۃ الوثقیٰ	ابن حجر مکی	الحافظ احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی المکی صاحب صواعق محرقہ
الخطیب ولی الدین	الحافظ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب صاحب مشکوٰۃ المصابیح	المتقی	الحافظ علی ابن حسام الدین المتقی صاحب کنز العمال
المزی	الحافظ جمال الدین یوسف بن عبدالرحمٰن المزی الشافعی صاحب کتب تحفۃ الاشراف	جمال الدین محدث	الحافظ عطاء اللہ بن فضل اللہ المعروف بجمال الدین المحدث الشیرازی صاحب روضۃ الاحباب
الزرندی	الحافظ محمد یوسف الزرندی صاحب نظم درر السمطین	المناوی	الشیخ محمد بن عبدالرؤف بن تاج العارفین المناوی صاحب کتاب التیسیر فی شرح جامع الصغیر
سید علی ہمدانی	العارف الربانی السید علی الہمدانی صاحب مودۃ القربیٰ	عیدروس	الشیخ عبداللہ بن عیدروس صاحب کتاب عقد نبوی و سر مصطفوی
ابن شحنہ	حافظ محمد بن محمد بن محمود محب الدین ابو الولید الحلبی المعروف بابن شحنہ صاحب روض المناظر فی علم الاوائل والاواخر	ابن باکثیر	الشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی صاحب کتاب وسیلۃ المآل
عبدالرحیم العراقی	الحافظ ابو زرعہ احمد بن عبدالرحیم العراقی صاحب الفیۃ الحدیث و شرح التقریب	محبوب عالم	المولوی محمد صفی الدین جعفر الملقب بمحبوب عالم
		البدخشی	میرزا محمد معتمد خان البدخشانی صاحب تحفۃ الابرار

مختصر مشہور نام	پورا نام	مختصر مشہور نام	پورا نام
شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم المحدث الدہلوی صاحب ازالۃ الخفا		عبد العزیز صاحب
العجیلی	الشیخ احمد بن عبد القادر العجیلی صاحب کتاب ذخیرۃ المآل	شیخ احمد دحلان	محدث الحرم الشیخ احمد بن زینی بن احمد دحلان الشافعی صاحب سیرۃ النبوۃ
	المولوی رشید الدین خان الدہلوی تلمیذ شاہ	الشبلنجی	السید محمد مومن بن حسن الشبلنجی صاحب کتاب نور الابصار

الحدیث کے بعض طرق کا بیان

(۱) عن سعد بن مالک قال خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب بغزوۃ تبوک فقال یا رسول اللہ اتخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی (اخرجہ احمد فی المسند والبخاری ومسلم والترمذی وابو داؤد الطیالسی فی مسندہ والنسائی فی الخصائص وابن عرفۃ ومحمد بن سعد کاتب الواقدی فی طبقات الکبیر وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ والطبرانی فی المعجم الصغیر والبغوی فی مصابیح السنۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر الجزری فی جامع الاصول والنووی فی تھذیب الاسماء) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جناب امیر کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں میں چھوڑنا چاہتے ہیں حضرت نے ارشاد کیا کیا تم راضی نہیں کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسی سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے۔

(۲) عن سعد بن ابی وقاص ان معاویۃ امرہ فقال لہ ما یمنعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلثا قالھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلن اسبہ لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفہ فی بعض مغازیہ فقال لہ علی یا رسول اللہ خلفتنی مع النساء والصبیان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ فتطاولنا فقال ادعوا علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ھذہ الآیۃ ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی (اخرجہ احمد ومسلم والترمذی والنسائی) سمعتھا الی ابی وقاص عمر

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے ان کو کہا کہ آپ ابوتراب پر سب کیوں نہیں کرتے۔ سعد نے کہا کیا مینے تم کو
ان تین باتوں کا ذکر نہیں کیا کہ جنکو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مین ہرگز انپر سب نہیں
کر سکتا۔ کیونکہ ان مین سے اگر ایک بات بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے
بہتر تھی مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے درانحالیکہ آپنے ان کو بعض غزوات مین
اپنے پیچھے چھوڑا تھا۔ حضرتؐ سے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں مین چھوڑے
جاتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے لیکن نبی میرے بعد
نہین ہے۔ و نیز مینے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کل ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے
کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے پیار کرتے ہین۔ سعد کہنے
لگے پس ہمنے گردن اٹھا کر دیکھا اور حضرتؐ نے فرمایا علی کہان ہے اسکو میرے پاس بلاؤ جب حاضر ہوئے
انکی آنکھون مین آشوب تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھون مین اپنا لعاب دہن لگایا اور علم انکے
حوالہ کیا اور خدا نے انکو فتح دی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہدے اے محمد جھگڑنے والون سے آؤ بلاویں
ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو حضرتؐ
نے جناب علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا بھیجا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہین۔

(۳) عن محمد بن المنکدر قال سعید بن المسیب اخبرنی ابراہیم بن سعد انه سمع اباه سعدا وھو یقول قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسی الا انه لا نبوة بعدی قال سعید
فلم ارض حتی اتیت سعدا فقلت شیء حدث به ابنك قال وما ھو یا ابن اخی فقلت ھل سمعت من النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لعلی کذا وکذا قال نعم واشار الی اذنیه وقال سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والا فصمتا اخرجه النسائی فی الخصائص محمد بن المنکدر سعید بن المسیب سے نقل ہے کہ مجھ سے ابراہیم
بن سعد نے بیان کیا کہ مینے اپنے والد سے سنا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے
فرماتے تھے کہ کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسے سے لیکن نبوت
میرے بعد نہین ہے سعید بن المسیب کہنے لگے مجھے ابراہیم کے کہنے پر اطمینان نہ ہوا اور خود جا کر
سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تیرے بیٹے نے ایک بات بیان کی ہے سعد نے کہا وہ کیا بات ہے مینے
کہا کیا تم نے سنا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حق مین اسطرح سے ارشاد
کیا ہے سعد اپنے کانون کیطرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ مینے ان سے یہ حدیث حضرتؐ کو فرماتے ہوئے
سنا ہے ورنہ یہ دونون بہرے ہو جائین

(۴) عن ابی سعید قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک وخلف فی اهله علیا فقال بعض ما منعه ان یخرج به الا انه کره صحبته فبلغ ذلک علیا فذکره للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابن ابی طالب اما ترضی ان تنزل منی بمنزلة هارون من موسیٰ (اخرجه محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابه الطبقات الکبیر وابو نعیم فی حلیة الاولیاء) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کو مدینہ میں چھوڑ کر غزوہ تبوک کو تشریف لیچلے بعض لوگ کہنے لگے حضرت انکی صحبت سے بیزار تھے اسلیے ان کو چھوڑ چلے ہیں جناب امیر نے سنکر اس بات کو حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا اے ابن ابی طالب کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسیٰ سے۔

(۵) عن البراء بن عازب وزید بن ارقم رضی اللہ عنہما قالا لما کان عند غزوة جیش العسرة وهی تبوک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انه لابد من ان اقیم او تقیم فخلفه فلما فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غازیا قال ناس ما خلفه الا لشیء کرهه منه فبلغ ذلک علیا فاتبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتهی الیه فقال له ما جاء بک یا علی قال یا رسول اللہ الا انی سمعت ناسا یزعمون انک انما خلفتنی لشیء کرهته منی فتضاحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا علی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انک لست بنبی قال بلی یا رسول اللہ قال فانه کذلک (اخرجه محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابه الطبقات الکبیر) براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ جیش العسرہ کہ جسے تبوک بھی کہتے ہیں تشریف لے چلے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ یا ہم یہاں ٹھیریں یا تم ٹھیرو پس حضرت انکو پیچھے چھوڑ گئے جب حضرت وہاں سے تشریف لے گئے بعض لوگ کہنے لگے حضرت کو کوئی بات انکی بری معلوم ہوئی ہے جس کی وجہ سے انکو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ جب جناب امیر نے یہ بات سنی حضرت کے پیچھے ہو لیے یہانتک حضور کو جا ملے حضرت نے فرمایا یا علی تم کیوں آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ آپ کو میری کوئی بات بری معلوم ہوئی ہے جسکی وجہ سے آپ مجھے چھوڑ کر تشریف لیچلے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسکر فرمانے لگے کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسیٰ سے مگر یہ کہ تو نبی نہیں ہے حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس یہ ایسی ہی بات ہے۔

(۶) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلفتک لان تکون خلیفتی قلت اتخلف عنک یا رسول اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی (اخرجه الطبرانی فی الاوسط

والمتقی فی کنز العمال) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ہمنے تجھے اے علی
اپنے پیچھے چھوڑا ہے تاکہ تو ہمارا خلیفہ ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپکے پیچھے رہونگا۔ حضرت
نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ ایسا ہو جیسا کہ ہارون کا موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے

(۷) عن جابر قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلی اخلفنی فی اهلی فقال یا رسول اللہ یقول
الناس خذل ابن عمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی
الا انه لا نبی بعدی (اخرجه ابن المغازلی فی المناقب) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میرے اہل کے ساتھ میرے پیچھے ٹھیرو جناب امیر نے عرض کیا یا رسول
اللہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت نے اپنے ابن عم کو چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ
مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسی سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے +

(۸) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یغزو غزاة له دعا جعفرا وامره ان یتخلف علی
المدینه فقال لا اتخلف بعدک ابدا فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعزم علی لما تخلفت قبل ان
اتکلم قال فبکیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا علی قلت یا رسول اللہ خصال غیر
واحد تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمه وخذله ویبکینی خصلة اخری کنت ارید ان اتعرض
للجهاد فی سبیل اللہ فکنت ارید ان اتعرض للاجر ویبکینی خصلة اخری کنت ارید ان اتعرض بفضل
اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما قولک تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمه وخذله فان
لک بی اسوة قد قالوا ساحر وکاهن وکذاب واما قولک اتعرض للاجر اما ترضی ان تکون منی بمنزلة
هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی واما قولک اتعرض بفضل اللہ هذا ابهار من فلفل جاءنا
من الیمن فبعه واستمتع به انت وفاطمة حتی یاتیکما اللہ من فضله فان المدینة لا تصلح الا بی او بک
(اخرجه الحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح الاسناد والبزار وابو بکر الحاقولی فی موافقات
مرمویه وابراهیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی فی الاکتفا فی فضائل الاربعة الخلفاء) جناب امیر
علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزا کرنے کا ارادہ کیا تو جعفر
کو بلا کر مدینہ منورہ میں پیچھے رہنے کا حکم دیا جعفر نے عرض کیا میں کبھی حضور کے پیچھے نہیں رہونگا پھر
حضرت نے مجھے بلایا اور پیشتر اسکے کہ میں کچھ بولوں حضرت نے مجھے قسم دیکر اپنے پیچھے رہنے کو ارشاد کیا
پس میں رونے لگا حضرت نے فرمایا تم کیوں روتے ہو میں نے عرض کیا ایک بات نہیں جسکے لیے روتا ہوں۔

لہ رہو خصلتی متقدم ۱۲ منتخب عہ ابہار جمع بہر مقدار سہ صد رطل یا چہار صد رطل میشود

کل قریش کے لوگ کہیں گے حضرت نے اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہوکر اسکو چھوڑ دیا۔ دوسرا اسلیئے روتا ہوں کہ میرا ارادہ فی سبیل اللہ جہاد کرنے کا تہا ۔

مین چاہتا تہا کہ مجھے اجر حاصل ہو اور اس وجہ سے بھی روتا ہون کہ میری خواہش تھی کہ خدا کی مہربانی سے مجھکو غنیمت مین سے حصہ ملیگا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا یہ جو تم کہتے ہو کہ قریش یہ کہیں گے کہ حضرت اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہوکر اسکو چھوڑ گئے ہیں پس اس مین تیرے لیے ایک میری سنت مقتدی ہے کہ مجھکو لوگ ساحر اور کاذب کہتے ہیں اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مین اجر کے طلب کی آرزو رکھتا ہون پس کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسی سے مگر نبی میرے بعد نہین ہے اور جو تم کہتے ہو کہ مجھے خدا کی مہربانی سے غنیمت سے حصہ ملتا پس یہ سیاہ مرچ اسکے بدلے جو ہمارے پاس یمن سے آئی ہیں تم انکو بیچو اور خود کہاؤ اور تم اس سے فی سبیل اللہ جہاد کر سکتے ہو کہ خدا کی مہربانی سے تمہیں غنیمت سے حصہ ملا کیونکہ مدینہ میرے یا تیرے سوا ٹھیک نہین رہ سکتا ۔

(۹) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وخلفہ فی اھلہ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہین پھر آپنے انکو اپنے اہل مین اپنا خلیفہ بنا کر پیچھے چھوڑا ۔

(۱۰) عن انس بن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) انس ابن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے لیکن نبی میرے بعد نہین ہے ۔

(تنبیہ) جسقدر احادیث کہ صدر مین لکھی گئی ہین وہ سب موقع تبوک کے متعلق ہین۔ لیکن تفحص سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اس حدیث کو موقع تبوک کے سوا اور چند مواقع مین بھی ارشاد کیا ہے چنانچہ جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام روایت فرماتے ہین عن جعفر الصادق عن آبائہ علیہم السلام قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی فی عشرۃ مواضع انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی (اخرجہ السید علی الھمدانی فی المودۃ القربی) یعنے امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباے کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے دس مقام پر یون ارشاد کیا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے ۔

از انجملہ چند مقام درج ذیل ہین ۔

(مقام اول) موقع ولادت حسنین علیہما السلام

الجنة واشار الی علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن جموح سے روایت ہے کہ تحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں جنت کا چارپایہ دکھاؤں جو کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے پھر فرمایا یہ ہے جنت کا چارپایہ اور جناب علی کی طرف اشارہ کیا۔

ایلیا

عن علی قال لما اخذت الرایۃ یوم خیبر قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امض بھا فجبریل معک والنصر امامک والرعب مبثوث فی صدور القوم واعلم یا علی انھم یجدون فی کتبھم ان الذی یدمر علیھم اسمہ ایلیا فاذا لقیتھم فقل انا علی فانھم یخذلون ان شاء اللہ تعالی فقال علی فمضیت بھا حتی اتیت الحصن فقال لی حبر من احبارھم من انت فقلت لہ انا علی بن ابی طالب فقال قد علوتم وما انزل علی موسی انکار (اخرجہ ابن مردویہ فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب خیبر کے روز میں علم کو ہاتھ میں لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا جاؤ جبریل تمہارے ساتھ ہے اور فتح تمہارے آگے آگے ہے تمہارا رعب قوم کے دلوں میں بکھرا ہوا ہے اے علی جان لو کہ یہود اپنی کتابوں میں لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ جو شخص کہ انکو ہلاک کریگا اسکا نام ایلیا ہوگا جب تو ان سے ملے تو کہیو کہ میں علی ہوں۔ خدا نے چاہا تو وہ شکست کھا جاینگے جناب امیر کہتے ہیں کہ جب میں قلعہ کے قریب پہنچا علماء یہود میں سے ایک عالم نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے میں نے کہا علی ابن ابی طالب وہ یہودی عالم کہنے لگا۔ بیشک تم غالب ہوگئے موسی علیہ السلام پر جھوٹ نہیں نازل کیا گیا

فقاء عین الفتنہ

(۱) عن ذر بن حبیش انہ سمع علیا یقول انا فقات عین الفتنۃ لولا انا ما قوتل اھل النھروان لولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی اللہ عز وجل علی لسان نبیکم لمن قاتلھم مبصرا الضلالۃ عارفا بالھدی الذی نحن علیہ (اخرجہ النسائی) ذر بن حبیش نے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہوں اگر میں نہ ہوتا تو نہروانی نہ مارے جاتے۔ اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہوکہ تم کام چھوڑ بیٹھو گے البتہ میں تم کو اس سے خبردار کرتا جو کچھ اللہ عز وجل نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری کیا ہے اس شخص کی نسبت جو انکی نماز کو دیکھنے والا ہے۔ اور امر ہدایت کا عارف ہے کہ جسپر ہم ہیں +

امیر النحل

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین ومن ھھنا قیل لہ امیر النحل (حیوۃ الحیوان للدمیری فی ترجمۃ یعسوب) بتحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تم مومنوں کے یعسوب ہو اور مال و دولت منافقوں کا یعسوب یعنی بادشاہ ہے دمیری حیوۃ الحیوان میں لکھتا ہے کہ اسی وجہ سے حضرت امیر کو امیر النحل کہا جاتا ہے +

ذو البرقہ

ذو البرقۃ علی بن ابی طالب لقبہ بہ العباس یوم حنین (من قاموس اللغۃ فی البرق) محمد البدن

(۱) عن جابر بن عبد الله قال لما ولدت فاطمة الحسن قالت لعلی سمه فقال ما کنت لاسبق باسمه رسول
الله صلی الله علیه وسلم ثم اخبر النبی صلی الله علیه وسلم فقال ما کنت لاسبق باسمه ربی عز وجل فاوحی الله
عز وجل الی جبرائیل انه قد ولد لمحمد ولد فاهبط وهنه وقل له ان علیا منك بمنزلة هارون
من موسی فسمه باسم ابن هارون فهبط جبرئیل فهناه من الله عز وجل ثم قال ان الله تعالی جل ذکره
امرك ان تسمیه باسم ابن هارون فقال وما کان اسم ابن هارون فقال شبر فقال صلی الله علیه وسلم لسانی
عربی فقال فسمه الحسن (اخرجه الملا فی کتابه وسیلة المتعبدین فی متابعة سید المرسلین) جابر ابن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب حسن پیدا ہوئے جناب سیدہ نے حضرت علی سے کہا انکا نام
رکھو جناب علی نے فرمایا میں اسکے نام رکھنے میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سبقت نہیں کر
سکتا پھر جاکر حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے فرمایا میں اسکی نام رکھنے میں اپنے پروردگار پر
سبقت نہیں کرسکتا پس پروردگار نے جناب جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں
لڑکا ہوا ہے انکو جاکر تہنیت دو اور کہو بتحقیق علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے پس اسکے
بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے کے نام پر رکھو پس جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہوکر رسم مبارکباد ادا
کی اور کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ آپ اسکا نام ہارون کے بیٹے کا نام پر رکھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا ہارون کے بیٹے کا کیا نام تھا جبرئیل نے کہا شبر حضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبرئیل
نے کہا پس آپ اسکا نام حسن رکھیں۔

(ب) موقع انسداد ابواب مسجد

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی ان موسی سأل ربه ان یطهر مسجده لهارون
وذریته وانی سألت الله ان یطهر مسجدی لك ولذریتك من بعدی ثم ارسل الی ابی بکر ان سد
بابك فاسترجع وقال سمعا وطاعة فسد بابه ثم الی عمر کذلك ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت
ابوابکم ولا فتحت باب علی ولکن الله سد ابوابکم وفتح باب علی (اخرجه ابو نعیم فی الحلیة) ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ حضرت موسی
علیہ السلام نے پروردگار سے دعا کی تھی کہ انکی مسجد کو ہارون اور اسکی ذریت کے لیے پاک کرے اور میں نے
خدا سے دعا کی ہے کہ میری مسجد کو تیرے اور تیری اولاد کے لیے میرے بعد پاک کرے پھر حضرت نے
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کردے اور لوٹ جا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے [illegible]
سنکر دروازہ بند کردیا۔ پھر حضرت عمر کی طرف بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔ پھر منبر پر چڑھکر فرمایا

دروازے بند کیے ہیں اور نہ علی کا دروازہ کھولا ہے بلکہ خدا تعالے نے تمہارے دروازے بند کیے اور جناب علی علیہ السلام
کا دروازہ کھولا ہے ۔

(۲) عن جابر بن عبد الله انه قال جاءنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد وفی
یده عسیب رطب فقال اترقدون فی المسجد فاجفلنا واجفل علی معنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم تعال
یا علی انه یحل لك فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا النبوة
والذی نفسی بیده انك لذائد عن حوضی یوم القیامة تذود عنه رجالا کما یذاد البعیر الضال عن
الماء بعصا لك من عوسج کانی انظر الی مقامك من حوضی اخرجه الخوارزمی فی المناقب ۔ جابر
ابن عبد اللہ کہتے ہیں ہم مسجد میں سو رہے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے ہاتھ میں
کھجور کی چھڑی تھی فرمانے لگے کیا تم مسجد میں اونگھ رہے ہو ہم اٹھکر بھاگ گئے اور علی بھی ہمارے ساتھ
بھاگے ۔ حضرت نے فرمایا اے علی ادہر آؤ تجھے مسجد میں وہ امر جائز ہے جو کچھ کہ مجھے جائز ہے کیا تو خوش
نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسی کہ ہارون کی موسے سے سوا نبوت کے قسم ہے اس ذات کی
جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تو میرے حوض سے لوگوں کو اس طرح سے ہانکے گا جس طرح
سے بھٹکا ہوا اونٹ پانی سے ہنکا دیا جاتا ہے تیری ہاتھ میں عوسج کا عصا ہوگا ۔ میری آنکھوں میں پھر رہا
ہے تیرا مقام میرے حوض سے ۔

(ج) مرقع عقد مواخات

(۱) عن زید بن ابی اوفی قال لما اخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه فقال علی لقد ذهب روحی
وانقطع ظهری حین رأیتك فعلت باصحابك ما فعلت غیری فان کان هذا من سخط علی فلك العتبی
والکرامة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی بعثنی بالحق ما اخرتك الا لنفسی وانت منی بمنزلة
هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی وانت اخی ووارثی قال وما ارث منك یا رسول الله قال ما ورثت
الانبیاء من قبلی قال وما اورثت الانبیاء من قبلك قال کتاب الله وسنة نبیهم وانت معی فی قصری فی
الجنة مع فاطمة ابنتی وانت اخی ورفیقی اخرجه احمد فی المسند والمتقی فی کنز العمال والخطیب و
ابو الشیخ والصالحانی والترمذی) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ بنایا علی کہنے لگے میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی جب
سے آپکو دیکھا کہ آپ میرے سوا اپنے اصحاب میں رشتہ اخوت قائم کر رہے ہیں اگر یہ امر مجھپر کسی
آپکی ناخوشی کی وجہ سے ہے تو اچھا جیسے آپ کی رضا ہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے

نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ ہمنے تجھے پیچھے نہیں چھوڑا تھا مگر خاص اپنی ذات کے لیے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے۔ مگر نبی میرے بعد نہیں تو میرا بھائی اور وارث ہے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حضور سے کیا ورثہ حاصل کرونگا حضرت نے ارشاد کیا مجھ سے پہلے انبیاء نے جو ورثہ کہ پایا ہے۔ جناب علی نے عرض کیا آپ سے پہلے انبیاء نے کیا ورثہ پایا ہے فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تو جنت میں میرے ساتھ میرے قصر میں میری بیٹی فاطمہ کی معیت میں ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے۔

(د) موقع فتح خیبر۔

عن جابر بن عبد اللہ قال قدم علی بن ابی طالب بفتح خیبر قال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان تقول فیك طائفة من امتی ما قالت النصاری فی عیسے ابن مریم لقلت فیك مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذوا التراب من تحت رجلیك و فضل طهورك یستشفون بهما ولکن حسبك ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی وانت تبری ذمتی وتستر عورتی وتقاتل علی سنتی وانت غدا فی الاخرة اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتك علی منابر من نور مبیضة وجوههم حولی اشفع لهم ویکونون فی الجنة جیرانی لان حربك حربی وسلمك سلمی وسریرتك سریرتی وان ولدك ولدی وانت تقضی دینی وانت تنجز عدتی وان الحق علی لسانك وفی قلبك ومعك وبین یدیك ونصب عینیك الایمان مخالط لحمك ودمك کما خالط لحمی ودمی لا یرد علی الحوض مبغض لك ولا یغیب عنه محب لك فخر علی ساجدا وقال الحمد للہ الذی من علی بالاسلام وعلمنی القرآن وحببنی الی خیر البریة واعز الخلیقة واکرم اهل السموات والارض علی ربه وخاتم النبیین وسید المرسلین وصفوة اللہ فی جمیع الاولین والاخرین واحسانا من اللہ وتفضلا منه علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا انت یا علی ما عرف المومنون من بعدی لقد جعل اللہ عز وجل نسل کل نبی من صلبه وجعل نسلی من صلبك یا علی انت اعز الخلق واکرمهم علی واعزهم عندی ومحبك اکرم من یرد علی الحوض من امتی (اخرجه ابن المغازلی فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی وسیلة المتعبدین ومحمد بن یوسف الکنجی فی کفایة الطالب وابراهیم بن عبد اللہ الیمنی الوصابی الشافعی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعة الخلفاء وابن سبع الاندلسی فی کتاب شفاء وابو سعد فی شرف النبوة) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب علی خیبر کی فتح سے واپس تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان

ارشاد کیا کہ اگر میری امت تیرے حق میں وہی بات نہ کہنے لگ جائیں جو عیسے علیہ السلام کے حق میں نصاریٰ
کہہ رہے ہیں تو میں تیری نسبت ایسی بات بیان کرتا کہ نہ گذرتا تو مسلمانوں کے کسی مجمع پر مگر کہ تیرے پاؤں
کی مٹی اٹھا لیتے اور تیرے وضو کے پانی کو لیکر اس سے شفا چاہتے۔ لیکن تیرے حق میں اتنی بات بھی
کافی ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے سوا اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے۔ تو میری
ذمہ واری کو پورا کرے گا اور میرے ننگاپن ڈھانپے گا۔ اور میری سنت پر لوگوں سے لڑے گا۔ اور
تو کل قیامت میں سب خلقت سے میرے نزدیک تر ہوگا اور تو حوض پر میرا خلیفہ ہوگا۔ اور تیرے شیعہ نور
کے منبروں پر سفید منہ والے مجھے گھیرے ہوئے ہونگے میں انکی شفاعت کروں گا وہ جنت میں میرے
ہمسایہ ہونگے۔ کیونکہ تیرے ساتھ لڑنا میرے ساتھ لڑنا ہے اور تیرے ساتھ صلح کرنا میرے ساتھ صلح کرنا
ہے۔ اور تیرا راز میرا راز ہے۔ اور تیری اولاد میری اولاد ہے۔ تو میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے
وعدوں کو پورا کرے گا۔ حق تیری زبان اور تیرے دل میں اور تیرے ساتھ اور تیرے سامنے اور تیری
آنکھوں کے آگے ہے۔ ایمان تیرے گوشت اور خون میں ایسا ملا ہوا ہے جیسا کہ میرے گوشت اور خون
میں ملا ہوا ہے۔ حوض پر تیرا دشمن وارد نہیں ہوگا۔ اور تیرا محب اس سے غائب نہیں ہوگا۔ جناب امیر سجدہ
میں گر گئے اور کہنے لگے شکر ہے۔ اس ذات کا جس نے مجھ پر اسلام سے احسان رکھا ہے اور قرآن
مجھ کو سکھایا ہے اور مجھکو تمام خلائق کے بہتر اور تمام مخلوق سے زیادہ عزت والے اور سب باشندگان
آسمان و زمین سے خدا کے نزدیک زیادہ بزرگی والے خاتم پیغمبران اور سید رسولان برگزیدہ اولین
و آخرین کا دوست بنایا ہے خدا کا نہایت احسان اور فضل ہے مجھ پر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر یا علی تو نہ ہوتا تو مومنوں کی شناخت نہ ہو سکتی بتحقیق خدا تعالے نے ہر ایک نبی کی
نسل اسی کی صلب سے بنائی ہے اور میری نسل تیری صلب سے بنائی ہے علی تو میرے پاس سب
خلقت سے بزرگ تر اور عزیز تر ہے۔ تیرا محب سعادت مند حوض پر میرے پاس آنے والوں میں
بزرگ تر ہے ❖

(۷) موقع عطائے خاتم در نماز

(۱) عن عبایۃ بن الربعی قال بینا عبد اللہ بن عباس جالس علی شفیر زمزم یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل معتم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سألتک باللہ من انت قال
فکشف العمامۃ عن وجہہ وقال ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا جندب بن جنادۃ

البدری ابوذر الغفاری سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهاتین والا فصمتا ورأیت بهاتین والا فعمیتا یقول علی قائد البررة وقاتل الفجرة منصور من نصره مخذول من خذله اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الایام صلوة الظهر فسال سائل فی المسجد فلم یعطه احد شیئا فرفع السائل یده الی السماء قال اللهم اشهد انی سالت فی مسجد نبیک فلم یعطنی احد شیئا فکان علی راکعا فاوما الیه بخنصره الیمنی وکان یختتم فیها فاقبل السائل حتی اخذ الخاتم من خنصره وذلک بعین النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوته رفع رأسه الی السماء وقال اللهم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی واجعل لی وزیرا من اهلی هارون اخی اشدد به ازری واشرکه فی امری فانزلت علیه قرآنا ناطقا سنشد به عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما اللهم وانا محمد نبیک وصفیک اللهم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اهلی علیا اخی اشدد به ازری قال ابوذر فما استتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاءه حتی نزل علیه جبرئیل من عند اللہ فقال یا محمد اقرأ قال ما اقرأ قال اقرأ انما ولیکم اللہ ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلوة ویؤتون الزکوة وهم راکعون اخرجه الثعلبی فی تفسیره المسمی بکشف البیان فی تفسیر القرآن وکمال الدین محمد بن طلحة الشافعی فی مطالب السؤل وسبط ابن الجوزی فی تذکرة خواص الامة ومحمد بن یوسف الزرندی فی نظم درر السمطین وابن الصباغ المالکی فی الفصول المهمة والامام فخر الدین الرازی فی تفسیر الکبیر) عبایہ بن ربعی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ چاہ زمزم کے کنارے پر بیٹھے ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباس حدیث کے بیان کرنے سے رک گئے وہ شخص حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ کھولدیا اور کہنے لگا جس نے مجھے پہچانا ہو اور جس نے نہیں پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ میں جندب بن جنادہ البدری ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے آنحضرت سے ان اپنے دونوں کانوں کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ دونو بہرے ہو جائیں اور ان دونو آنکھوں سے دیکھا ہے ورنہ دونوں گم ہو جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی کی شان میں فرماتے تھے وہ نیکوکاروں کا پیشوا ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے فتحمند ہو جس نے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے اسکو چھوڑا۔ میں ایک روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا ایک سائل نے مسجد میں آکر سوال کیا

اے کچھ نہ دیا سائل آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہو میں نے تیرے رسول کی مسجد میں سوال
کیا تھا مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا جناب امیرؑ رکوع میں تھے سائل کی طرف آپ نے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ
کیا اس میں انگوٹھی تھی سائل نے تبرکاً اتار لی یہ ماجرا حضرتؐ کے سامنے ہوا حضرت نماز سے فارغ
ہو کر دعا کرنے لگے الٰہی میرے بھائی موسیٰ نے تجھ سے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے
سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کو وا کر تاکہ میری باتیں لوگ سمجھ سکیں اور میرے
گھر کے لوگوں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے
کام میں میرا شریک بنا پس الٰہی تو نے اپنا بولتا ہوا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیرے
بازو کو قوی کرینگے اور تم دونوں کو غالب بنائیں گے کہ وہ لوگ تم تک نہیں پہونچ سکیں گے الٰہی میں
محمد تیرا نبی اور برگزیدہ ہوں الٰہی پس میرے بھی سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا اور میرے
گھر والوں میں سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ ابھی حضرتؐ نے اپنی دعا کو ختم نہیں کیا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام خدا کے پاس سے تشریف
لا کر کہنے لگے اے محمدؐ پڑھ حضرتؐ نے فرمایا کیا پڑھوں جبرئیلؑ نے کہا پڑھ بجز اسکے نہیں کہ تمہارا
رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے
ہیں حالانکہ وہ رکوع میں ہیں۔

(۳) عن اسماء بنت عمیس قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول اللھم انی اسالک
بما سالک اخی موسی ان تشرح لی صدری وان تیسر لی امری وان تحل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی
واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا
انک کنت بنا بصیرا (اخرجہ الخطیب وابن عساکر فی تاریخیھما وابن مردویہ فی المناقب ومحمد
صالح حنفی فی المعارج العلی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے پروردگار میں اس دعا کے ساتھ کہ جسکے ساتھ تجھے
میرے بھائی موسیٰ نے پکارا تھا پکارتا ہوں کہ تو میرے سینہ کو فراخ کر اور میرے کام کو آسان بنا
اور میری زبان کی گرہ کھول تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا
وزیر بنا اور اسکے ساتھ میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام میں میرا شریک بنا تاکہ ہم تیری
تسبیح اور ذکر بکثرت کریں اور تو ہمیں دیکھتا ہے۔

(۴) عن موسی الجھنی قال دخلت علی فاطمۃ بنت علی فقال رفیقی ابو معمر کم لک فقالت

ست وثمانون سنة قال ما سمعت من ابيك شيئاً قالت حدثتني اسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي (اخرجه الامام احمد بن حنبل في المناقب والنسائي في الخصائص والخطيب في تاريخه) موسى الجهني نقل ہیں کہ میں فاطمہ بنت علی کی خدمت میں گیا میرا رفیق ابو سہل ان سے عرض کرنے لگا آپ کا سن و سال کیا ہے وہ فرمانے لگیں ستاسی برس کا ہے وہ کہنے لگا آپ نے اپنے والد صاحب سے کوئی بات سنی ہے فرمانے لگیں مجھ سے اسماء بنت عمیس روایت کرتی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی علیہ السلام سے ارشاد فرماتے تھے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ◆

(۴) عن اسماء بنت عميس قالت هبط جبرئيل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد ان ربك يقرئك السلام ويقول لك علي منك بمنزلة هارون من موسى (اخرجه الامام علي بن موسى الرضا في مسند اهل البيت) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے نازل ہو کر فرمایا کہ یا محمد آپکا پروردگار آپ پر سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ■

(و) موقع تفاخر عقیل و جعفر و جناب علی رضی اللہ عنہم

عن عقيل بن ابي طالب قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عقيل والله اني لاحبك لخصلتين لقرابتك ولحب ابا طالب اياك واما انت يا جعفر فان خلقك يشبه خلقي واما انت يا علي فانت مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي (اخرجه ابن عساكر في تاريخه وابو بكر بن محمد المعمر في جزء من حديثه وابراهيم بن عبدالله الوصابي في الاكتفاء في فضائل الاربعة الخلفاء) عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عقیل میں دو باتوں کی وجہ سے تجھ سے محبت رکھتا ہوں ایک تو تیری قرابت کے سبب جو میرے ساتھ ہے دوسرے ابوطالب کی محبت کے باعث جو خاص تیرے ساتھ تھی اور اے جعفر تیرا خلق میرے خلق کے مشابہ ہے اور اے علی پس تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے بجز اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے

(ز) ہمراہ حضرت ابوبکر و عمر و ابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم۔

عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب كفوا عن ذكر علي فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في علي ثلث خصال لان تكون لي واحدة منهن احب الي مما طلعت عليه الشمس كنت انا وابو بكر وابو عبيدة ابن الجراح ونفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم متكئ على علي حتى ضرب

بیدہ علی منکبیہ ثم قال انت یا علی اول المومنین ایمانا و اولھم اسلاما ثم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ وکذب علی من زعم انہ یحبنی و یبغضک (اخرجہ الحسن بن بدر فیما رواہ الخلفاء والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن النجار والمتقی فی کنز العمال) وابن السمان والموافقۃ ومحب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے علی کے ذکر سے باز رہو۔ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی میں ایسی تین باتیں ہیں۔ کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو سب ان چیزوں سے کہ جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے میں اسکو بہتر سمجھتا میں اور ابوبکر اور ابوعبیدہ بن الجراح اور چند نفر اصحاب رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور حضرت جناب امیر کے سینے کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا کہ اے علی تو سب مومنوں سے ایمان لانے میں پہلا ہے اور سب مسلمانوں سے اسلام لانے میں مقدم ہے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے اس نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ مجھ سے محبت رکھتا ہے در انحالیکہ تجھ سے بغض رکھتا ہے۔

(ز) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الخطیب والمتقی فی کنز العمال) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے۔

(ح) جناب ام المومنین ام سلمہ کے گھر کا موقع۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ یا ام سلمۃ ھذا علی بن ابی طالب لحمہ لحمی ودمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الحافظ ابوجعفر العقیلی والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین ام سلمہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے ام سلمہ یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے۔

(ط) انس رضی اللہ عنہ کے روایت کا موقع۔

عن انس بن مالک قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین وامیر المومنین وخیر الوصیین واولی الناس بالنبیین اذ طلع علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی والی قال فجلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ

يمسح العرق من جبهته ووجهه ويمسح به وجه علي ويمسح العرق من وجه علي ويمسح به وجهه فقال له علي يا رسول الله انزل فيّ شيء قال اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي انت اخي ووزيري وخير من اخلف بعدي تقضي ديني وتنجز موعدي وتبين لهم ما اختلفوا فيه من بعدي وتعلمهم من تاويل القرآن ما لم يعلموا وتجاهدهم على التاويل كما جاهدتهم على التنزيل (اخرجه ابوبکر ابن مردويه في المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ ابھی اس وقت سید المسلمین امیر المومنین اور خیر الوصیین اور نبیوں کے پاس سب لوگوں کا بہتر داخل ہوگا ناگاہ علی تشریف لائے حضرت نے فرمایا میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ انس کہتے ہیں کہ جناب امیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضرت اپنی پیشانی اور چہرہ اقدس کا عرق لیکر انکے منہ کو اور انکی پیشانی اور منہ کا عرق لیکر اپنے چہرہ کو ملنے لگے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آیت میرے حق میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے تو میرا بھائی اور وزیر ہے اور جن لوگوں کو میں اپنے پیچھے چھوڑ جانے والا ہوں ان سب سے بہتر ہے تو میرے قرض کو ادا کرے گا۔ اور میرے وعدوں کو پورا کرے گا۔ اور میرے بعد جس میں لوگوں کو اختلاف پیدا ہو جائیگا تو انکو بیان کرے گا۔ اور قرآن کے معنے جو انکو نہیں معلوم ہیں تو انکو سمجھائے گا اور قرآن کی تاویل پر لوگوں سے لڑے گا جس طرح سے کہ میں قرآن کی تنزیل پر لڑا ہوں ؎

(ی) مدینہ کی کھجوروں کا پکارنا۔

عن جابر بن عبد الله قال سمعت عليا يقول لجماعة من الصحابة اتدرون لم سمي الصيحاني صيحانيا قلنا اللهم لا قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم نمشي في طرقات المدينة فمررنا بنخل من نخلها فصاحت نخلة بالاخرى هذا النبي المصطفى وهذا علي المرتضى ثم جزناها فصاحت ثانية بثالثة هذا موسى واخوه هارون ثم جزناها فصاحت رابعة بخامسها هذا نوح وهذا ابراهيم ثم جزناها فصاحت سادسة بسابعة هذا محمد سيد النبيين وهذا علي سيد الوصيين فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال انما سمي نخل المدينة صيحانيا لانه صاح بفضلي وفضلك (اخرجه الخوارزمي في المناقب والسيد السمهودي في خلاصة الوفا باخبار دار المصطفى ويوسف ابن يوسف الكنجي الشافعي) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا

سنا ہے کہ صحابہ سے کہتے تھے کیا تم کو معلوم ہے کہ صیحانی کھجوروں کا نام کیوں صیحانی رکھا گیا ہے۔ وہ عرض
کرنے لگے بخدا ہمیں نہیں معلوم ہے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا ایک دفعہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی
معیت میں مدینہ کے باہر کے رستوں میں جا رہا تھا ہم ایک کھجوروں کے جھنڈ کے پاس سے ہو کر گذرے
ایک کھجور کے درخت نے دوسرے سے کہا یہ نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ علی المرتضےٰ علیہ السلام
ہیں پھر ہم وہاں سے آگے بڑھے ایک دوسری کھجور کے درخت نے تیسرے سے کہا یہ موسیٰ ہیں اور یہ انکے
بھائی ہارون ہیں پھر ہم وہاں سے بھی آگے بڑھے چوتھی نے پانچویں سے کہا یہ نوح ہے اور یہ ابراہیم
ہے پھر ہم وہاں سے بھی آگے بڑھے۔ چھٹی نے ساتویں سے کہا یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سردار
ہیں اور یہ علی علیہ السلام وصیوں کے سردار ہیں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس
پڑے پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا یہی وجہ ہے کہ ان کھجوروں کو صیحانی یعنے پکارنے والی کھجوریں کہا جاتا
ہے۔ کیونکہ وہ میری اور تیری فضیلت پر پکارتی ہیں ✤

(**تنبیہ**) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب الی دیار المحبوب میں لکھتے ہیں۔ و
یکے از انواع تمر صیحانی ست کہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ بثبوت رسیدہ کہ روزے حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وسلم دست در دست علی مرتضیٰ سلام اللہ علیہما در بعضے از باطین مدینہ میگذشت ناگاہ
از میان نخلہ آواز برآمد کہ ہذا محمد سید الانبیاء وہذا علی سید الاولیاء ✤

(۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسےٰ
الا انہ لا نبی بعدی ولو کان لکنت (الطبقات الکبریٰ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ کیا تو راضی نہیں ہے کہ ہو تو مجھ سے بمنزلہ
ہارون کے موسیٰ سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہیں اور اگر ہوتا تو البتہ تو ہی ہوتا ✤

(۲) عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ
(اخرجہ احمد) سعید بن زید سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے
تھے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے۔

(۳) عن مالک بن الحویرث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون
من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند والطبرانی فی الکبیر) مالک
ابن الحویرث سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ
برابر مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسےٰ سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے ✤

فیروزآبادی علیہ الرحمۃ قاموس میں لکھتا ہے کہ ذوالبرقہ جناب علی بن ابی طالب کا خطاب ہے کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حنین کے روز آپ کو یہ لقب دیا تھا۔

وفی المنتخب البرقۃ بالفتح دہشت ولقب علی بن ابی طالب کہ در روز حنین عباس رضی اللہ عنہ ایشان را بدان آواز کرد۔

مثیل عیسیٰ

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیك مثلا من عیسیٰ احبہ قوم فھلکوا فیہ وابغضہ قوم فھلکوا فیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم المنافقون اما یرضون له مثلا من عیسیٰ فنزلت ھذہ الآیۃ ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه یصدون (اخرجه البزار وابو یعلی والحاکم والنطنزی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تو عیسیٰ کی مانند ہے کہ ایک قوم نے ان سے یہاں تک محبت کی کہ وہ اس میں ہلاک ہو گئے۔ اور ایک قوم نے ان سے بغض رکھا یہاں تک کہ وہ اس میں ہلاک ہو گئے پھر آپ نے ارشاد کیا۔ کیا منافق راضی نہیں کہ وہ عیسیٰ کی مانند ہے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ اور جب کہاوت لائی مریم کے بیٹے کو تب ہی تیری قوم لگتی ہے اس سے چلانے۔

القرم[1]

عن عبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث قال اجتمع ربیعۃ بن الحارث والعباس بن عبد المطلب فقالا للمطلب بن ربیعۃ والفضل بن عباس ائتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقولا یا رسول اللہ قد بلغنا ما تری من السن فاحببنا ان نتزوج وانت یا رسول اللہ ابر الناس واوصلھم ولیس عند ابوینا ما یصدقان عنا فاستعملنا علی الصدقۃ فلنؤد الیك ما یؤدی العمال ونصیب ما کان فیھا من مرفق[2] فبینما ھما فی ذلك اذ جاء علی بن ابی طالب فقال لنا لا تفعلا واللہ لا یستعمل منکم احدا علی الصدقۃ فقال له ربیعۃ ھذا من حسدك وقد نلت صھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نحسدك علیہ فالقی علی رداءہ ثم اضطجع ثم قال انا ابو الحسن القرم واللہ لا ابرح مکانی ھذا حتی یرجع الیکما ابناکما بجواب ما بعثتما به الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رجعا قالا ذھبنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ انت ابر الناس واوصل الناس وقد بلغنا النکاح فجئنا لتؤمرنا علی بعض ھذہ الصدقات فنؤدی الیك ما یؤدی الناس ونصیب کما یصیبون فسکت صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ان الصدقۃ لا ینبغی لآل محمد انما ھی اوساخ الناس (اخرجه ابوداؤد والنسائی والطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسند ربیعۃ ابن الحارث) عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میرا والد ربیعہ اور عباس بن عبد المطلب مجھ سے اور فضل بن عباس سے کہنے لگے تم دونو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جا کر عرض کرو کہ یا رسول اللہ ہم جوان ہو گئے ہیں ہم نکاح کرنا چاہتے ہیں آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی اور قرابت والوں کے لیے

[1] القرم بمعنی سردار۔ [2] المرفق کار کیا زان کا منفعت حاصل شود۔

(۴) عن حبشی بن جنادۃ السلولی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی) حبشی بن جنادۃ السلولی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے

(۵) عن ابی سریحۃ و زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ رزین بن معاویۃ العبدری فی جمع بین الصحاح الستۃ فی الجزء الثالث فی ثلثۃ الاجزاء فی باب مناقب علی) ابو سریحہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے +

(۶) عن بکر بن احمد القصری حدثتنا فاطمۃ بنت علی بن موسیٰ الرضا حدثتنی فاطمۃ و زینب و ام کلثوم بنات موسی بن جعفر قلن حدثتنا فاطمۃ بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتنی فاطمۃ بنت علی بن الحسین حدثتنی فاطمۃ و سکینۃ ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن فاطمۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رضی عنھا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ و قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ (ھکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء و قال ھذا الحدیث مسلسل من وجہ وھو ان کل واحدۃ من الفواطم تروی عن عمۃ لھا فھو روایۃ خمس بنات اخ کل واحدۃ منھن عن عمتھا (اخرجہ شمس الدین بن محمد الجزری فی اسنی المطالب) بکر بن احمد القصری سے روایت ہو کہ ہم سے جناب فاطمہ بنت علی بن موسے الرضا بیان کرتی ہتیں کہ مجھ سے فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسی بن جعفر کی بیٹیوں نے ذکر کرتی ہیں کہ ان سے فاطمہ بنت جعفر بن الصادق نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ بنت محمد بن علی نے بیان اور ان سے فاطمہ بنت علی بن الحسین نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ اور سکینہ جناب حسین علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے روایت کیا اور ان سے جناب کلثوم بنت فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جناب فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کیا تمہیں غدیر خم کے روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھول گیا کہ جسکا مین مولا ہوں اسکا علی مولا ہے۔ و نیز حضرت کا ارشاد کہ یا علی تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے +

اس حدیث کو حافظ ابو موسی المدینی نے کتاب مسلسل بالاسماء میں روایت کیا ہے اور کہتا ہے

کہ ایک وجہ سے یہ حدیث مسلسل ہے کیونکہ اس حدیث کو ہر ایک فاطمہ نام معصومہ نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے روایت کیا ہے یہ روایت پانچ بھانجیوں کی ہے اپنی پھپھیوں سے ✦

(۷) عن عامر بن واثلة سمعت علیا یوم الشوری یقول، نشدتکم باللہ هل فیکم احد وحد اللہ قبلی قالوا اللهم لا ـ قال نشدتکم باللہ هل فیکم احد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی غیری، قالوا اللهم لا (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے شوری کے روز جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرماتے تھے میں تمکو قسم دیتا ہوں آیا تم لوگوں میں میرے سوا کوئی ہے کہ جس نے خدا کی توحید کا مجھ سے پہلے اقرار کیا ہو سب نے کہا بخدا کوئی نہیں جناب امیر نے کہا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ میرے سوا کوئی ایسا تم میں ہے جسکو حضرت نے کہا ہو کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے سب نے کہا بخدا کوئی نہیں ✦

(۸) عن قیس بن حازم قال جاء رجل الی معاویة ساله عن مسالة فقال سل عنها علی بن ابیطالب وهو اعلم فقال ارید جوابک قال ویحك لقد کرهت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزه بالعلم غزا ولقد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی ولقد کان عمر بن الخطاب اذا اشکل علیه شیء اخذ منه (اخرجه احمد فی المناقب وابن المغازلی فی المناقب والفقیه ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی فی کتاب المجالس ومحب الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل العشرة والسید السمهودی فی جواهر العقدین وابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة) قیس بن حازم ناقل ہے کہ ایک آدمی نے معاویہ سے ایک مسئلہ پوچھا معاویہ کہنے لگا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے پوچھ سائل کہنے لگا میں تجھ سے ہی جواب چاہتا ہوں معاویہ نے کہا تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے ایسے آدمی کو حقیر سمجھا ہے کہ جسکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ علم کے ساتھ بھرا ہے پورا بھرنا اور ارشاد کیا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے اور جب کبھی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے علم حاصل کیا کرتے تھے ✦

(۹) عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیه السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفة وهب بن الخیران اباك صعد المنبر وقال خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر وعمر رضی اللہ عنهما فقال این تذهب بك یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلة هارون من موسی ان المؤمن یهضم نفسه (اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد فی ترجمة طالوت بن عبد اللہ المس...)

ابن جبیر ناقل ہے کہ میںنے جناب علی بن الحسین یعنے سجاد علیہ السلام سے عرض کیا یا سیدی مجھ سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابی جحیفہ وہب بن الخیر روایت کرتے تہے کہ آپکے والد ماجد جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر فرمایا تہا کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں جناب سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عقل والے ہم بچے کہاں ہیں ہم سے سعید بن المسیب نے روایت کیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے۔ بیشک ہوس کسر نفسی کیا کرتا ہے۔

(۱۰) عن المخدوج بن یزید الذہلی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت اخی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدک (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج ابن یزید الذہلی سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا باہم رشتہ اخوت ملایا اور جناب علی سے ارشاد کیا یا علی تو میرا بہائی ہے اور مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے۔

حدیث یا علی انت منی و انا منک

(۱) عن ابی رافع قال لما قتل صاحب لواء المشرکین یوم احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدا کا علی بنفسہ حمل علی صاحب اللواء فقتلہ فنزل جبرئیل فقال یا محمد ان ھذہ لھی المواساۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ فقال جبریل انا منکما (اخرجہ احمد والطبرانی فی الکبیر) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب احد کے روز مشرکوں کے علمدار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا جناب امیر نے حضرت پر اپنی جان کو فدا کرکے اس علمدار پر حملہ کیا اور اسکو مار ڈالا جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ اسکے لیے صلہ ہونا چاہیے آپنے فرمایا علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا میں تم دونوں کا ہوں۔

(تنبیہ) قال الزہری رحمۃ اللہ علیہ انما قال جبریل ان ھذہ لھی المواساۃ لان الناس فروا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم احد (تذکرہ خواص الامۃ) یعنے زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اسکے لیے صلہ چاہیے۔ اسلیے تہا کہ احد کے دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوگ بہاگ گئے تہے۔

(۲) عن حبشی بن جنادۃ کان ممن شھد حجۃ الوداع قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول

ذلك اليوم علي مني وانا منه ولا يقضي عني سواه (اخرجه النسائی والترمذی وابن ماجه والبغوی وابن
عاصم وابن قتيبة والضيا والباوردی والطبرانی) حبشی بن جنادہ سے کہ وہ حجۃ الوداع میں بھی حاضر تھے
روایت ہے کہ میں نے اسی روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں
اور سوا اسکے کوئی میرے قرض کو ادا نہیں کریگا۔

(تنبیہ) اس حدیث کے شان ورود کی نسبت علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ میں لکھتے ہیں
وقيل انما قاله يوم نزل عليه وانذر عشيرتك الاقربين یعنے علی منی وانا منہ کی حدیث کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس وقت ارشاد فرمایا تھا جس وقت آیت کریمہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تھی۔
لیکن کتب حدیث کی سیر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اکثر مواقع میں یہ حدیث کہ جناب امیر کی نسبت ارشاد
فرمایا ہے کبھی علی منی ہے اور کبھی انت منی کے الفاظ مبارک ہے۔

(۳) عن انس بن مالك قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم براءة مع ابي بكر رضي الله عنه ثم دعاه
فقال لا ينبغي لاحد ان يبلغ هذا الا رجل هو مني وانا منه فدعا عليا فاعطاه اياها (اخرجه
الترمذی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر
رضی اللہ عنہ کو برات دیکر مکہ والوں کی طرف ارسال کیا پھر آپ نے بلایا اور فرمایا مجھے وہ اس صورت کو لیجا
سکتا ہے جو میرا ہو پھر جناب علی کو سورہ برات دیکر روانہ کیا۔

(۴) عن عبد خير عن علي قال اهدي للنبي صلى الله عليه وسلم قنو موز فجعل يقشر الموزة ويجعلها
في فمي فقال له قائل يا رسول الله انك تحب عليا فقال او ما علمت ان عليا مني وانا منه
(اخرجه الخوارزمی فی المناقب) عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہے کہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کیلے کا خوشہ تحفہ میں آیا حضرت کیلے چھیل چھیلکر میرے موہنہ میں ڈالنے لگے
ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ آپ علی کو دوست رکھتے ہیں حضرت نے فرمایا شاید تو نہیں جانتا
کہ علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں

(۵) عن علي قال صدرنا من مكة فاتبعتنا ابنة حمزة تنادي يا عم يا عم فتناولها علي فقال لفاطمة دونك
ابنة عمك فحملتها فاختصم فيها علي وجعفر وزيد فقال علي انا اخذتها وهي ابنة عمي وقال جعفر
ابنة عمي وخالتها تحتي وقال زيد ابنة اخي فقضى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم لخالتها وقال
الخالة بمنزلة الام وقال لعلي انت مني وانا منك وقال لجعفر اشبهت خلقي وخلقي وقال لزيد انت
اخونا ومولانا (اخرجه النسائی فی الخصائص) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب ہم مکہ سے چلے

ناگاہ جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اے چچا اے چچا پکارنے لگین علی نے انکو لیکر جناب فاطمہ کے حوالہ کیا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اپنے پاس بیٹھا لو حضرت سیدہ نے اسے اپنے پاس اونٹ پر بیٹھا لیا۔ جناب علی اور جعفر اور زید رضی اللہ عنہم مین جھگڑا ہونے لگا جناب علی کہنے لگے مینے اسکو پکڑا ہے وہ میرے چچا کی بیٹی ہے جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی خالہ میرے نکاح مین ہے زید کہنے لگے میرے بھائی کی بیٹی ہے حضرت نے اسکا فیصلہ کیا اور اسکو اسکی خالہ کے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ مان کے ہوتی ہے اور جناب علی سے فرمایا تو میرا ہے اور مین تیرا ہون اور جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تیری خلقت اور تیرا خلق میری مانند ہے اور زید رضی اللہ عنہ سے کہا تو ہمارا دوست ہی۔

(۶) عن محمد بن اسامة بن زید عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انت یا علی فختنی وابو ولدی انت منی وانا منک (اخرجه البغوی واحمد والطبرانی والحاکم) محمد بن اسامہ بن زید اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن یا علی تو تو میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اور تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہون ✦

(۷) عن بریدة الاسلمی قال بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علیا علی جیش اخر وقال ان لقیتما فعلی وان تفرقتما فکل واحد منکما علی جنده فلقینا بنی زبید من اهل الیمن وظهر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلة وسبینا الذریة فاصطفی علی جاریة لنفسه منهن فکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی الله علیه وسلم وامرنی ان انال منه فدفعت الکتاب الیه ونلت من علی فتغیر وجه النبی صلی الله علیه وسلم فقلت هذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل وامرتنی بطاعته فبلغت ما ارسلت به فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقعن یا بریدة فی علی فان علیا منی وانا منه وهو ولیکم بعدی (اخرجه احمد والنسائی) بریدہ اسلمی روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا اور ایک دوسرے لشکر پر جناب امیر علیہ السلام کو امیر بناکر ارسال کیا۔ اور فرمایا کہ اگر دونو لشکر باہم مل جاوین تو علی امیر سمجھے جاوین اور اگر جدا جدا رہین تو تم دونو مین سے ہر ایک جدا جدا امیر ہوگا۔ پس ہمارے دونو لشکرون کے قبیلہ بنی زبید سے مقابلہ ہوا اور مسلمانون نے باہم مدد کرکے مشرکون کے ساتھ لڑائی مین فتح حاصل کی مینے انکے بال بچون کو اسیر کر لیا جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لیے ان مین سے ایک لونڈی کو منتخب کیا خالد بن ولید نے اس حقیقت کو حضرت کی طرف لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ مین اس خط کے ساتھ حضرت کی خدمت مین سو کچھ زبانی بھی امورات کو عرض کرون مینے وہ خط حضرت کو

دیا اور زبانی بھی کہہ سنایا حضرت کا چہرہ غصہ کی وجہ سے متغیر ہو گیا میں نے کہا میں حضور کے غصہ سے خدا
کی پناہ مانگتا ہوں حضور نے مجھے ایک شخص کے ساتھ روانہ فرمایا تھا اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم کیا تھا جو
کچھ کہ اس نے کہا میں نے اسکو پہونچا دیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بریدہ تم علی کے پیچھے
مت پڑو علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے ◆

(٨) عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیشا و استعمل علی بن ابی طالبؓ
فمضی فی السریۃ فاصاب جاریۃ فانکروا علیہ وتعاقد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقالوا اذا لقینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فنشکوا الیہ اخبرنا ما صنع وکان المسلمون اذا قدموا
من سفر بدأوا برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ثم انصرفوا الی رحالھم فلما قدمت
السریۃ فسلموا علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تر ان علیا
صنع کذا وکذا فاعرض عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم قام الثانی فقال مثل ذلک ثم
قال الثالث فقال مثل مقالتہ ثم قال الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل علیھم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجہہ فقال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا
منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن من بعدی اخرجہ احمد والنسائی والحاکم عمران بن حصین رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر جناب علی کو امیر بنا کر روانہ کیا
جب جناب موصوف فوج کے ساتھ روانہ ہوئے ایک کنیز غنیمت میں انکے ہاتھ لگی حضرت امیر نے اس میں اپنا
تصرف کر لیا لوگوں کو یہ بات ناگوار ہوئی ان میں سے حضرت کے چار صحابیوں نے باہم عہد کیا کہ جب
ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچیں گے تو حضرت سے اس بات کی شکایت کرینگے
صحابہ کا یہ طریق تھا کہ جب سفر سے آتے تو حضرت کو سلام کے لیے پہلے حضرت کے حضور میں حاضر ہوتے
پھر اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف رجوع کرتے غرض جب وہ فوج کا دستہ بھی سلام کے لیے حاضر خدمت ہوا
ان چاروں میں سے ایک نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ جناب علی نے ایسا ویسا کیا ہے حضرت نے
اس سے مونہہ پھیر لیا۔ پھر دوسرے نے اٹھکر یہی بیان کیا آپنے اس سے بھی اعراض فرمایا پھر تیسرے
نے بھی یہی بیان کیا پھر چوتھے نے بھی انھیں تینوں کی سی کہی حضرت انکی طرف لوٹ بیٹھے اور غصہ
کے آثار چہرہ اقدس سے نمایاں ہو رہے تھے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو
بتحقیق علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے ◆

(٩) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوۃ ذات السلاسل وکنت اظن ان لیس احد احب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی فقلت یارسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت انی لست
اسالک عن النساء قال ابوھا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصۃ قلت لست اسالک
عن النساء قال فابوھا قلت یارسول اللہ فاین علی فالتفت الی اصحابہ فقال انظروا الی ھذا یسئلنی
عن النفس (اخرجہ ابن النجار) عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ جب مین غزوہ ذات السلاسل سے واپس آیا
مجھے گمان تھا کہ حضرت کو مجھ سے زیادہ کوئی عزیز نہ ہوگا مینے عرض کیا یارسول اللہ تمام لوگون مین
سے حضور کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا عائشہ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت نہین پوچھتا
ہون فرمایا اسکا باپ مینے پھر پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کون عزیز ہے فرمایا حفصہ مینے گذارش
کیا کہ عورتون کی نسبت مین نہین پوچھتا فرمایا اسکا باپ مینے کہا یارسول اللہ علی کہان رہے حضرت
نے صحابہ کیطرف التفات فرماکر ارشاد کیا دیکھو یہ مجھ سے میری جان کی نسبت پوچھتا ہے۔

(۶) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال لھم انشدکم باللہ ھل فیکم
احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم ومن جعلہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ وابناہ ابناہ
غیری فقالوا اللھم لا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے مین کہ جناب امیر علیہ السلام نے شوری کے دن
اہل شوری پر حجت قائم کرنے کے لیے فرمایا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کوئی تم مین ہے کہ رحم مین جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نزدیکی رشتہ دار ہو۔ اور میرے سوا کس شخص کے نفس کو حضرت نے اپنا
نفس اور اسکے بیٹون کو اپنے بیٹے بنایا ہے۔ سبنے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہین۔

(۷) عن ام المؤمنین عائشۃ قالت یارسول اللہ من خیر الناس بعدک قال ابوبکر قالت ثم من قال
ثم عمر قالت فاطمۃ الا تقول فی علی شیئا قال علی نفسی (اخرجہ الطبری فی خصائص العلویۃ)
ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مینے عرض کیا یارسول اللہ آپکے بعد سب لوگون مین کون بہتر ہے حضرت نے فرمایا ابوبکر
پھر عرض کیا گیا انکے بعد کون ہے آپنے فرمایا عمر جناب فاطمہ نے عرض کیا یارسول اللہ حضور علی کے حق مین کچھ ارشاد نہین
فرماتے حضرت نے فرمایا وہ تو میری جان ہے۔

(تنبیہ) امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین فی اصول الدین مین لکھتے رقیت بالاخبار الصحیحۃ
ان المراد من قولہ تعالی وانفسنا ھو علی ومعلوم انہ یمتنع ان یکون نفس علی ھو نفس محمد صلی
اللہ علیہ وسلم بعینہ فلا بد ان یکون المراد ھو المساواۃ بین النفسین وھذا یفید ان کل ما حصل
لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل والمناقب فقد حصل مثلہ لعلی ما عدا صفۃ النبوۃ ثم لا شک
ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخلق فی سائر الفضائل فاذا کان علیا مساویا فی تلک الصفات

وجب ان یکون افضل الخلق یعنے اخبار صحیحہ سے ثابت ہو کہ آیت مباہلہ مین انفسنا سے جناب علی مراد ہین۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ نفس جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعینہ نفس جناب علی نہین ہو سکتا۔ پس بالضرور یہان مساواۃ سے مراد ہے اور اس بات سے یہ امر حاصل ہوتا ہے کہ جو فضائل و مناقب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مین تھے بجز شرف نبوت کے وہی فضائل جناب علی کو بھی حاصل تھے پس اس مین شک نہین کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام فضائل مین تمام خلقت سے افضل تھے۔ جبکہ ان صفات مین جناب علی حضرت کے مساوی ٹھیرے تو یہ بات بھی ضرور ماننی پڑے گی کہ جناب علیؑ بعد رسول آپ بھی افضل البشر ہین ♦

جناب امیر کا نظیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا ولہ نظیر فی امتہ فعلی نظیری (اخرجہ المخلص والدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کی نظیر اسکی امت مین ہوتی رہی ہے پس علی میری نظیر ہے ♦

جناب امیر کا نظیر جناب مسیح ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لولا ان تقول فیک طوائف من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک الیوم مقالا لا تمر باحد من المسلمین الا اخذن التراب من اثرقد میک یطلبون فیہا البرکۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر میری امت کے لوگ تیرے حق مین ویسی بات نکہتے کہ جو نصاری حضرت عیسیٰ کے حق مین کہ رہے ہین تو البتہ آج مین تیرے حق مین ایک بات کہتا۔ کہ تو کسی مسلمان کے پاس سے ہو کر نگذرتا کہ وہ تیرے پانون کی مٹی لیکر اسمین اپنے لیے برکت طلب نکرتا ♦

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیک مثل عیسی ابغضتہ الیہود حتی بہتوا امہ واحبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیس لہ (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یا علی تم عیسیٰ کی مثل ہو کہ یہودیون نے ان سے بغض رکھا یہانتک کہ انکی والدہ ماجدہ پر بہتان دہر دیا۔ اور نصاری نے ان سے

محبت کی یہاں تک کہ انکار تبرا ایسا بڑا پاجو انکے لیے نہیں تھا

جناب امیر کا فضائل میں انبیا علیہم السّلام کی مانند ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراھیم فی حلمہ والی یحیی بن زکریا فی زھدہ والی موسی بن عمران فی بطشہ فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد ابو الخیر القزوینی) والبیہقی فی فضائل الصحابۃ) ابی الحمراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو اور فہم میں حضرت نوح کو اور حلم میں جناب ابراہیم کو اور زہد میں حضرت یحیے بن زکریا اور حلم میں حضرت موسیٰ بن عمران کو دیکھنا چاہتا ہو تو علی بن ابی طالب کو دیکھ لے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی ابراھیم فی حلمہ والی نوح فی حکمہ والی یوسف فی جمالہ فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو اور حلم میں حضرت ابراہیم کو اور حکم میں حضرت نوح کو اور جمال میں حضرت یوسف کو دیکھنا چاہے وہ علی بن ابی طالب کو دیکھ لے +

(۳) عن الحارث الاعور صاحب رایۃ علی قال بلغنا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان فی جمع من اصحابہ فقال اریکم آدم فی علمہ ونوحا فی فہمہ وابراھیم فی حکمتہ فلم یکن باسرع من ان طلع علی فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ اقست رجلا بثلثۃ من الرجل بخ بخ لھذا الرجل من ھو یا رسول اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تعرفہ یا ابابکر قال اللہ ورسولہ اعلم قال ابو الحسن علی بن ابی طالب قال ابوبکر بخ بخ لک یا ابا الحسن (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حارث الاعور جناب امیر علیہ السلام کے علم دار ناقل ہیں کہ ہمکو خبر لگی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت میں رونق افروز تھے کہ ارشاد فرمایا میں تمہیں ایسا شخص دکھاؤں کہ اپنے علم میں مثل جناب آدم اور فہم میں جناب نوح اور حکمت میں جناب ابراہیم ہے کچھ دیر نہیں گذری تھی کہ جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضور نے ایسا تو بیان فرمایا ہے کہ فضائل میں تین نبیوں کے مساوی قیاس کیا جا سکتا ہے وہ کون ہے حضرت نے فرمایا اے ابوبکر کیا تم اسکو نہیں جانتے حضرت ابوبکر نے عرض کیا خدا اور خدا کا رسول زیادہ

جاننے والے ہین فرمایا وہ ابو الحسن علی ابن ابی طالب ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے شاباش اے ابوالحسن تیرا مثل
کہان ہے ۔
(تنبیہ) اس حدیث کے ذیل مین فخر الاسلام امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین ہذا الحدیث یدل علی ان علیا
کان مساویا لھولاء الانبیاء فی ھذہ الصفات ولا شک ان ھولاء الانبیاء کانوا افضل من الصحابۃ
والمساوی للافضل افضل فوجب ان یکون علی افضل منہم (اربعین فی اصول الدین) یعنے یہ حدیث
دال ہے کہ جناب علی ان صفات مین انبیائے کرام علیہم السلام کے مساوی تھے اور کسی قسم کا شک نہین کیا
جاسکتا کہ یہ انبیاء تمام صحابہ سے افضل ہین اور مساوی للافضل افضل ہوا کرتا ہے اس لیے جناب بھی ان سے افضل
ٹھہرے ۔

جناب امیر کا غنیمت مین مثل حضرت کے حصہ پانا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم غزوۃ تبوک اما ترضی ان یکون لک من الاجر
مثل مالی ولک من المغنم مثل مالی (اخرجہ الخلعی نقلت من ریاض النضرۃ) روایت ہے انس رضی اللہ
عنہ سے کہ غزوہ تبوک کے روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کیا تم راضی نہین کہ تمہیں
ویسا ہی اجر ملے جو مجھے ملا ہے اور غنیمت مین بھی تمہارا حصہ مثل میرے حصے کی ہو۔
روی الزمخشری فی فضائل العشرۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی المسجد یقسم غنائم تبوک فدفع لکل واحد
سہما ودفع لعلی سہمین فقام زائدۃ بن اکوع وقال یا رسول اللہ اوحی نزل من السماء ام امر من نفسک
فقال صلی اللہ علیہ وسلم انشدکم اللہ ھل رأیتم فی راس میمنتکم صاحب الفرس الاغر المحجل والعمامۃ
الخضراء لہا ذؤابتان مرخاتان علی کتفیہ بیدہ حربۃ فحمل بہا علی المیمنۃ فازالہا وحمل
بہا علی المیسرۃ فازالہا وحمل علی القلب فازالہ قالوا نعم قد رأینا ذلک قال ھو جبرئیل قال لی ان
ادفع سہمہ لعلی فقال زائدۃ حبذا سہم [illegible] (سیرۃ الحلبیۃ فی وجہ غزوہ تبوک) علامہ زمخشری فضائل
عشرہ مبشرہ مین لکھتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی غنیمت کو تقسیم فرمانے لگے تو ہر ایک شخص کو آپنے ایک حصہ دیا
اور علی کو دو حصے پس زائدہ بن اکوع نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے حکم سے دیا ہے مین یا اپنی طرف سے عطا فرمایا
پس حضرت نے ارشاد کیا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تمنے بھی میمنہ کے سر پر ایک سبز عمامہ باندھے ہوا ادہم گھوڑے کے سوار کو دیکھا تھا
جسکے دوش پر اسکے گندھے ہوئے گیسو لٹک رہے تھے اور ہاتھ مین ایک حربہ لیے ہوئے تھا اور لشکر کے
میسرہ کو قلب کو اپنے حملون سے پراگندہ کر رہا تھا لوگون نے عرض کیا بے شک ہمنے دیکھا تھا

صلہ رحم عمل میں لانیوالے ہیں ہماری والدہ ہماری طرف سے مہر ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے حضور ہمکو عامل زکوٰۃ مقرر
فرمادیں کہ جس طرح سے دوسرے عامل ادا کرتے ہیں ہم بھی ادا کیا کریں اور ہمیں بھی اس سے فائدہ حاصل ہو جائے ابھی
یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ جناب امیر تشریف لے آئے اور ہم سے فرمانے لگے تم حضرتؐ کے پاس مت جاؤ واللہ حضرتؐ
تم میں سے ایک کو بھی زکوٰۃ پر عامل نہیں مقرر فرمادینگے ربیعہ نے یہ سنکر کہا آپ یہ بات حسد کی وجہ سے کہتے ہیں آپ تو
آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی سے مشرف ہو گئے تو ہم نے حسد نکیا جناب امیر نے یہ سنکر اپنی ردائے مبارک
زمین پر بچھادی اور لیٹ گئے اور کہنے لگے میں ابوالحسن شیر نر ہوں بخدا میں اس مقام سے اسوقت تک نہیں
ٹلونگا جبتک کہ تمہارے دونوں لڑکے حضرتؐ کے پاس سے تمہاری بات کا جواب لیکر واپس نہ آئیں جب وہ
واپس آئے تو بیان کرنے لگے کہ ہم نے حضرتؐ کی خدمت میں جا کر عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ سب لوگوں سے
زیادہ سخی اور رشتہ داروں کے حق میں صلہ رحم عمل میں لانیوالے ہیں ہم جوان ہو گئے ہیں اور نکاح کرنا چاہتے
ہیں ہم حضور کی خدمت میں اسلیے حاضر ہوئے ہیں کہ حضور ہمکو صدقات پر عامل مقرر فرمادیں تاکہ جس طرح
سے لوگ ادا کرتے ہیں ہم بھی ادا کریں اور جو فائدہ انکو ملتا ہے ہمکو بھی ملے حضرتؐ تھوڑی دیر کے لیے خاموش
ہو گئے پھر فرمانے لگے آل محمد کو صدقات کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ لوگوں کے ہاتھ کی میل ہے +

قد تم الباب الاول من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ویلیہ الباب الثانی

انشاء اللہ تعالیٰ

وہ جبریل علیہ السلام تھے جنہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میرا حصہ بھی علی علیہ السلام کو دیدیا زائدہ کہنے لگا سبد کو ہوا ایسے حصہ پانچواں کر۔

جناب امیر کا ہاتھ عدد مین حضرت کے ہاتھ کی مثل ہونا

عن حبشی بن جنادة قال کنت جالسا عند ابی بکر فقال من کانت له عدة عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فلیقم فقام رجل فقال یا خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم وعدنی بثلاث حثیات من تمر قال فقال ارسلوه الی علی فقال یا ابا الحسن ان هذا یزعم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وعده ثلاث حثیات من تمر فاحثها له قال فحثها له قال ابو بکر عدوها فوجدوها فی کل حثیة ستین تمرة لا تزید واحدة علی الاخری فقال ابو بکر صدق رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لی لیلة الهجرة ونحن خارجون من الغار نرید المدینة یا ابا بکر کفی وکف علی فی العدد سواء اخرجه ابن السمان نقلت من ریاض النضرة) حبشی بن جنادہ کہتا ہے کہ مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے جس شخص کے ساتھ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے ایک شخص نے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے حضرت نے تین لپ بھر کر کھجوریں مجھے دینے کا وعدہ کیا تھا حضرت ابوبکر نے کہا اسکو جناب علی علیہ السلام کے پاس لے جاؤ اور یہ عرض کر دیا ابا الحسن اس شخص کا زعم ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تین لپ بھر کر کھجوروں کا وعدہ کیا تھا۔ آپ اسکو کھجوروں کے تین لپ بھر کر دیدین جناب امیر نے وہ کھجوریں اسکو دیدین حضرت ابوبکر نے کہا ہر ایک لپ جہارے شمار کرو۔ ہر ایک مین ساٹھ ساٹھ جہارے تھے کسی مین ایک کھجور بھی زیادہ نہین تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اللہ اور اللہ کا رسول سچا ہے۔ ہم ہجرت کی رات غار سے نکل چکے تھے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا یا ابا بکر میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ تعداد مین برابر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا شجرہ واحد سے ہونا

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا وعلی من شجرة واحدة ... الناس من شجر شتی اخرجه الطبرانی والدیلمی والحاکم وابو بکر بن مردویه والخوارزمی وابن ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین

ہون مین تمسے اسپر کچھ مزدوری مگر قرابتیون کی دوستی +

(۶) عن ابی الزبیر المکی قال سمعت جابر بن عبد الله یقول کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم بعرفات وعلی تجاہہا فاومی النبی صلی الله علیہ وسلم الی علی وقال ادن منی فدنا علی منه فقال خمسك فی خمسی یعنی کفك فی کفی یا علی خلقت انا وانت من شجرة انا اصلها وانت فرعها والحسن والحسین اغصانها فمن تعلق بغصن منها ادخله الله الجنة یا علی لو ان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا وصلوا حتی یکونوا کالاوتار ثم ابغضوك لاکبهم الله تبارك وتعالی علی وجوههم فی النار (اخرجه عبد الله ابن احمد بن حنبل وابو نعیم وابن المغازلی فی المناقب والطبرانی وابن عساکر) ابو الزبیر مکی کہتے ہین کہ مینے جابر رضی الله عنه سے سنا ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی الله علیہ وسلم کوہ عرفات پر رونق افروز تھے جناب امیر حضرت تک سامنے آرہے تھے حضرت صلی الله علیہ وسلم نے انکو اشارہ سے اپنے پاس بلایا جب وہ حضور مین حاضر ہوئے آپنے ارشاد کیا اپنا پنجہ میرے پنجہ مین ڈال یا علی مین اور تو ایک شجرہ سے پیدا ہوئے ہین مین اصل ہون اور تو اسکی فرع ہے حسن وحسین اسکی شاخین ہین جب کسی نے اسکی شاخ کو پکڑا خدا نے اسے جنت مین داخل کیا یا علی اگر میری امت کے لوگ اس قدر روزے رکھین کہ مثل کمان کے کبڑے ہوجاوین اور یہانتک نمازین پڑھین کہ مثل تار کی باریک ہوجائین پہر اگر تجھ سے بغض رکھین تو خدا تعالی انکو مونہہ کے بل دوزخ کی آگ مین گرائیگا +

(۷) عن عاصم بن حمزة عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان الله خلقنی وعلیا من شجرة انا اصلها وعلی فرعها والحسن والحسین ثمرها والشیعة ورقها فهل یخرج من الطیب الا الطیب انا مدینة العلم وعلی بابها فمن اراد العلم فلیات الباب (اخرجه الخطیب فی تاریخه ومحمد یوسف الکنجی الشافعی فی کفایة الطالب) عاصم بن حمزہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہے کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم ارشاد فرماتے تہے کہ بتحقیق الله تعالی نے مجھکو اور علی کو ایک شجرہ سے پیدا کیا ہے مین اسکی اصل علی اسکی فرع ہے حسن وحسین اسکے ثمر ہین ہمارے شیعہ اسکے پتے ہین کیا پاک سے پاک کے سوا کچھ اور پیدا ہوسکتا ہے امین علم کا شہر ہون علی اسکا دروازہ ہے جو شخص کہ علم کے شہر تک پہونچنا چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ دروازہ کے پاس آئے +

آنحضرت صلی الله علیہ وسلم اور جناب امیر کا ایک نور سے ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان

يخلق ابونا ادم بالفى عام فلما خلق ادم صرنا فى صلبه ثم نقلنا من كرام الاصلاب الى مطهرات الارحام
حتى صرنا فى صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفين فصرت فى صلب عبد الله وصار على فى صلب ابى
طالب فاختارنى بالنبوة واختار عليا بالشجاعة والعلم والفصاحة واشتق لنا اسمين من اسمائه فا
محمود وانا محمد والله الاعلى وهذا على) اخرجه ابن السبع الاندلسى فى كتابه الشفاء والصالحا
والكلاعى وسيد محمد جعفر مكى وابراهيم وصابى) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شافع روز جزا صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میں اور علی حضرت آدم سے دو ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں جب
آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ نور انکے صلب میں چلا گیا پھر وہ بزرگ پشتوں سے پاک ارحام میں منتقل
ہوتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب میں پہونچا پھر وہ نور دو ٹکڑے ہو گیا میرا نور عبد اللہ کی صلب میں
اور علی کا نور ابو طالب کی صلب میں چلا گیا۔ پس خدا تعالے نے مجھ کو نبوت کے ساتھ اور علی کو شجاعت
اور علم اور فصاحت کے ساتھ انتخاب فرمایا اپنے اسماء مبارک میں سے ہمارے لیے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالے
محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ تعالی اعلے ہے اور یہ علی ہے ۔

(۲) عن الحسين بن على عن ابيه عليهما السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت انا و
على نورا بين يدى الله تعالى من قبل ان يخلق ادم باربعة عشر الف عام فلما خلق الله تعالى ادم
سلك ذلك النور فى صلبه فلم يزل الله تعالى ينقله من صلب الى صلب حتى اقره فى صلب
عبد المطلب فقسمه نصفين قسما فى صلب عبد الله وقسما فى صلب ابى طالب فعلى منى وانا منه لحمه
لحمى ودمه دمى فمن احبه فبحبى احبه ومن ابغضه فببغضى ابغضه) اخرجه ابن مردويه والخوارزمى
وشهاب الدين احمد والمطرزى والعاصمى) جناب امام حسین علیہ السلام اپنے والد ماجد جناب امیر
علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب سرور دو جہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جناب آدم
علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پہلے میں اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے جب خدا تعالی
نے آدم کو مخلوق کیا تو وہ نور انکی صلب طاہر میں چلا گیا پھر پروردگار عالم اس نور کو ہمیشہ ایک صلب سے دوسری
صلب میں منتقل کرتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب میں وہ نور جاگزین ہوا پھر خدا نے اسکے دو حصے
کر دیے ایک حصہ عبد اللہ کی صلب کو اور ایک ابو طالب کی صلب کو تقسیم کیا پس علی مجھ سے ہے اور
میں علی سے ہوں اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے جس نے اس سے محبت کی پس
اس نے میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کی اور جس نے اس کو بغض کیا پس میرے بغض کی وجہ سے
اس نے بغض رکھا ۔

(۳) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت انا و علی نورا بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان
یخلق ادم باربعۃ الاف عام فلما خلق ادم قسم ذالک النور جزئین فجزء انا و جزء علی راخرجہ احمد
فی المناقب وعبداللہ بن احمد بن حنبل والخوارزمی وابن عساکر والحموینی ومحب الطبری وابن
المغازلی عنہ وعن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ) وفی روایۃ الدیلمی خلقت انا و علی من نور واحد
قبل ان یخلق ادم باربعۃ الف عام فلما خلق اللہ تعالیٰ ادم رکب ذلک النور فی صلبہ فلم نزل فی شیٔ
واحد حتی افترقنا فی صلب عبدالمطلب ففی النبوۃ و فی علی الخلافۃ وفی روایۃ ابی الفتح محمد
ابن علی بن ابراہیم النطنزی فی خصائص العلویۃ عن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول خلقت انا و علی من نور عن یمین العرش نسبح اللہ ونقدسہ من قبل ان یخلق اللہ عزوجل
ادم باربع عشرۃ الاف سنۃ فلما خلق اللہ ادم نقلنا الی اصلاب الرجال وارحام النساء الطاہرات
ثم نقلنا الی صلب عبدالمطلب وقسمنا بنصفین فجعل النصف فی صلب عبداللہ وجعل النصف فی
صلب ابیطالب فخلقت من ذلک النصف وخلق علی من النصف الاخر واشتق لنا من اسمائہ اسماء واللہ
محمود وانا محمد واللہ الاعلی واخی علی واللہ فاطر وابنتی فاطمۃ واللہ محسن وابنای الحسن والحسین
فکان اسمی فی الرسالۃ وکان اسمہ فی الخلافۃ والشجاعۃ فانا رسول اللہ وعلی سیف اللہ سلمان رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے
مین اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے خدا نے آدم کو پیدا کر کے اس نور کو دو جزوون مین تقسیم کیا پس ایک
جزو تو مین ہون اور ایک جزو علی ہین۔ امام احمد بن حنبل اور انکے فرزند ارجمند عبداللہ اور اخطب خوارزم
اور ابن عساکر اور حموینی اور محب طبری نے سلمان سے اور فقیہ ابن المغازلی نے سلمان اور ابوذر غفاری
سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور دیلمی نے فردوس الاخبار مین حضرت سلمان سے اس طرح پر روایت
کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے مین اور علی
ایک نور سے پیدا ہوئے ہین جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو آدم کی صلب مین ملا دیا پس ہمیشہ
ایک ہی چیز مین ہم باہم اکٹھے رہتے چلے آئے ہین یہانتک کہ ہم عبدالمطلب کی صلب مین ایکدوسرے
سے جدا ہو گئے پس مجھ مین نبوت اور علی مین خلافت ہے اور ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی
خصائص العلویہ مین سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ آدم سے چودہ ہزار برس پہلے مین اور علی عرش کے داہنے طرف ایک نور سے پیدا ہوئے
ہین ہم خدا کی تسبیح اور تقدیس کیا کرتے تھے جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو ہمکو مردون کی پاک پشتون

سے عبدالمطلب تک پاک رحموں کیطرف منتقل فرمایا یہانتک کہ ہم منتقل ہو کر عبدالمطلب کی صلب تک پہونچنے پر ہمکو دو حصوں پر منقسم کردیا ایک حصہ عبداللہ کی صلب میں اور ایک حصہ ابوطالب کی صلب میں تقسیم کردیا مجھے ایک حصہ سے اور علی کو دوسرے حصہ سے بنایا اور ہمارے لیے اپنے اسمار حسنے میں سے نام مشتق کیے پس اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ تعالے اعلی ہے اور میرا بھائی علی ہے اور اللہ تعالی فاطر ہے اور میری بیٹی فاطمہ ہے اللہ محسن ہے اور میرے دونوں بیٹے حسن و حسین ہیں پس میرا نام پیغمبری میں اور علی کا نام خلافت اور شجاعت میں درج کیا میں خداتعالے کا رسول ہوں اور علی علیہ السلام اللہ تعالی کی تلوار ہے ✦

(۴) عن جابر بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل انزل قطعۃ من نور فاسکنہا فی صلب آدم فساقہا حتی قسمہا جزئین جزءا فی صلب عبداللہ وجزءا فی صلب ابیطالب فاخرجنی نبیا واخرج علیا وصیا (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خداتعالے نے نور کا ایک ٹکڑا نازل فرمایا اور اسکو جناب آدم کی صلب میں ٹھیرایا پھر اسکو آگے چلایا یہانتک کہ اسکی دو جزوین بنائیں ایک جزو کو عبداللہ کی صلب میں اور ایک جزو کو ابوطالب کی صلب میں رکھا پس مجھ کو نبی اور علی کو وصی بنا کر نکالا

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ تعالی قضیبا من نور قبل ان یخلق الدنیا باربعین الف عام فجعلہ امام العرش حتی کان اول مبعثی فشق منہ نصفا فخلق منہ نبیکم فالنصف الآخر علی بن ابی طالب (اخرجہ الخطیب البغدادی فی تاریخہ ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب والزرندی وشہاب الدین احمد و الحموینی عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی خلقت انا وانت من نور اللہ تعالی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور انبیار علیہ السلام ارشاد فرماتے تھے کہ دنیا کی پیدایش سے چالیس ہزار برس پہلے خداتعالے نے ایک نور کی چھڑی پیدا کر کے عرش کے سامنے گاڑی یہانتک کہ میری پیدایش کا آغاز ہوا۔ اس سے آدھی کو توڑ کر تمہاری نبی کو پیدا کیا اور دوسرے آدہے ٹکڑے سے علی بن ابی طالب کو بنایا ✦

حموینی ابن عباس سے ناقل ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ مینے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور تو خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں ✦

(۶) عن الشیخ عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ مرفوعا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لما خلق اللہ تعالیٰ ابا البشر ونفخ فیہ من روحہ التفت ادم یمینۃ العرش فاذا
نور خمسۃ اشباح سجدا وركعا قال ادم یا رب هل خلقت احدا من طین قبلی قال لا یا ادم قال فمن
هؤلاء الخمسۃ الذین اراهم فی هیئتی وصورتی قال هؤلاء خمسۃ من ولدك ولولاهم ما خلقتك هؤلاء
خمسۃ شققت لهم خمسۃ اسماء من اسمائی لولاهم ما خلقت الجنۃ ولا النار ولا العرش ولا الکرسی و
لا السماء ولا الارض ولا الملائکۃ ولا الانس ولا الجن فانا المحمود وهذا محمد وانا العالی وهذا
علی وانا الفاطر وهذہ فاطمۃ وانا الاحسان وهذا الحسن وانا المحسن وهذا الحسین الیت بعزتی
انہ لا یاتینی بمثقال حبۃ من خردل من بغض احدهم الا ادخلتہ ناری ولا ابالی یا ادم هؤلاء صفوتی
بهم انجیهم وبهم اهلکهم فاذا کان لك حاجۃ فبهؤلاء توسل فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نحن سفینۃ النجاۃ من تعلق بها نجی ومن حاد عنها هلك فمن کان لہ الی اللہ حاجۃ فلیسأل
بنا اهل البیت ر اخرجہ ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم الرافعی وابراهیم بن
الحموینی) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے اسناد کو ابو ہریرہ تک پہونچاتے ہیں کہ انہوں
نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت ابو البشر
علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسکے جسم میں اپنی روح کو پھونکا جناب آدمؑ عرش کے داہنے بازو کی طرف
نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ اس میں پانچ تن پاک کے جسموں کا نور رکوع اور سجود کر رہا ہے۔ آدم نے عرض کیا
اے میرے پروردگار کیا تو نے کسیکو مجھ سے پہلے مٹی سے پیدا کیا ہے رب العزت نے فرمایا نہیں آدمؑ
نے عرض کیا پس یہ کون اشخاص ہیں کہ جن کو میں اپنی ہیئت اور صورت میں دیکھ رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ
نے فرمایا یہ تیری اولاد میں سے پانچ شخص ہیں اور جس چیز سے میں نے تجھے پیدا کیا ہے یہ اس سے نہیں ہیں
انکے لیے میں نے اپنے ناموں سے پانچ نام مشتق کیے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو میں جنت دوزخ عرش
کرسی آسمان زمین فرشتے انسان جن وغیرہ اشیاء کو نہ پیدا کرتا پس میں محمود ہوں اور یہ محمد ہے اور
میں عالی ہوں یہ علی ہے۔ میں فاطر ہوں یہ فاطمہ ہے میں احسان ہوں یہ حسن ہے میں محسن ہوں
یہ حسین ہے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر کوئی ایک خردل کے دانہ کے برابر بھی انکا بغض لیکر میرے
پاس آئیگا تو میں ایسے شخص کو ضرور دوزخ میں دھکیلوں گا اور مجھے اسکی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوگی۔ اے
آدم یہ میرے برگزیدہ ہیں میں انکی وجہ سے بہت سے لوگوں کو نجات بخشوں گا اور انکی وجہ سے بہت سے
لوگوں کو ہلاک کروں گا۔ جب تجھے کوئی حاجت پیش آیا کرے تو انکی ذات کے ساتھ میری جناب میں
وسیلہ پکڑا کر۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم نجات کی کشتی ہیں جس نے اس

کشتی کے ساتھ اپنا تعلق اختیار کیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے اعراض کیا وہ ہلاک ہو گیا۔ پس جس کسی کو خدا کی جناب سے اپنی حاجت روائی منظور ہو اس کو چاہیے کہ ہم اہل بیت کو درگاہ الٰہی میں وسیلہ لائے۔

(۷) عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم خلقت انا و علی من نور واحد نسبح الله عزوجل فی یمنة العرش قبل خلق الدنیا و لقد سکن ادم الجنة و نحن فی صلبه و لقد رکب نوح السفینة و نحن فی صلبه و لقد قذف ابراهیم فی النار و نحن فی صلبه فلم نزل یقلبنا الله عزوجل من اصلاب طاهرة حتی انتهی بنا الی صلب عبد المطلب فجعل ذلك النور بنصفین فجعلنی فی صلب عبد الله وجعل علیا فی صلب ابی طالب و جعل فی النبوة والرسالة وجعل فی علی الفروسیة والفصاحة واشتق لنا اسمین من اسمائه فذو العرش محمود وانا محمد وهو الاعلی وهذا علی

راخرجه ابو حاتم و ابو محمد احمد بن علی العاصمی فی زین الفتی فی شرح سورہ هل اتی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میں اور علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں ہم خلقت کی پیدائش سے پہلے عرش کے داہنے بازو کی طرف خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت میں سکونت کرنے کا حکم دیا تو ہم انکی صلب میں موجود تھے۔ پس جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو ہم اسوقت بھی انکی پشت میں موجود تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو ہم انکی پشت میں موجود تھے۔ اسطرح سے ہمکو پروردگار ایک پشت سے دوسری پاک پشت کی طرف منتقل کرتا رہا۔ یہانتک کہ ہمکو عبدالمطلب کی صلب کی طرف منتقل کرکے اس نور کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔ مجھے عبداللہ کی صلب میں اور علی کو ابوطالب کی صلب میں منتقل کر دیا۔ مجھ کو نبوت اور رسالت سے اور علی کو شہسواری اور فصاحت سے ممتاز فرمایا۔ اور ہمارے لیے اپنے اسمار حسنہ میں سے دو نام مشتق فرمائے پس عرش کا پروردگار محمود ہے اور میں محمد ہوں اور وہ اعلیٰ ہے اور یہ علی ہے +

جناب سرور کائنات اور جناب علیؑ کا جسم اطہر ایک خاک سے بنا ہے

عن انس بن مالك رضی الله عنه قال قال النبی صلے الله علیه وسلم کل مولود یولد فهو فی سرته من التربة التی خلق منها وانا وعلی ابن ابی طالب خلقنا من تربة واحدة راخرجه العاصمی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور دنیا و دین علیہ الف الف التحیة والثنا فرماتے تھے کہ جو بچہ کہ تولد ہوتا ہے اسکی ناف میں خاص اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے کہ وہ پیدا کیا جاتا ہے لیکن میں

اور علی ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہین +

جناب امیرؑ کے نور سے فرشتون کا پیدا ہونا

عن عثمان ابن عفان قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان اللہ تعالی خلق ملائکۃ من نور وجہ علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو المؤید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المعروف باخطب خوارزم فی المناقب) جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اللہ تعالی وتقدس نے اپنے فرشتون کو علی بن ابی طالب کے مونھ کے نور سے پیدا کیا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو قربانی مین شریک کرنا

قال ابن اسحاق فی سیرتہ حدثنی عبد اللہ بن نجیح ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان بعث علیا الی نجران فلقیہ بمکۃ وقد احرم فدخل علی فاطمۃ فوجدھا قد حلت وتھیأت فقال مالک یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نحل بعمرۃ فحللنا قال ثم اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما فرغ من الخبر عن سفرہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انطلق فطف بالبیت وحل کما حل اصحابک قال یا رسول اللہ انی قلت حین احرمت اللھم انی اھل بما اھل بہ نبیک وعبدک ورسولک قال فھل معک من ھدی قال لا فاشرکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ھدیہ وثبت علی احرامہ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی فرغ من الحج ونحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہما ابن اسحاق سیرۃ النبیہ مین لکھتے ہین کہ مجھسے عبد اللہ بن نجیح نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے جناب امیر کو نجران کیطرف بھیجا ہوا تھا جب وہ وہان سے لوٹ کر آئے تو احرام باندھے ہوئے مکہ مین حضرت سے ملاقات کی اور جناب سیدہ کو دیکھا کہ احرام سے نکلنے کی تیاری کر رہی ہین جناب امیرؑ نے کہا اے رسول خدا کی بیٹی آپنے کیون احرام کھولا ہے جناب سیدہ نے فرمایا کہ ہمکو حضرت نے عمرہ کے احرام کے کھولنے کا حکم دیا ہے اسلیے ہمنے احرام کھولدیا ہے جناب امیرؑ حضرت کے پاس تشریف لیگئے جب سفر کے حالات حضرت سے عرض کر چکے تو حضرت نے فرمایا جاؤ طواف کر کے اپنے دوستون کی طرح سے تم بھی احرام کھولڈالو جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے احرام باندھنے کیوقت دعا کی تھی یا الہی پروردگار جس نیت سے تیرا نبی اور تیرا بندہ اور تیرا رسول اپنا احرام کھولیگا مین بھی اسی نیت سے اپنا احرام کھولونگا حضرت نے فرمایا کیا تیرے پاس قربانی کے لیے کوئی چیز ہے عرض کیا نہین پس حضرت نے جناب امیر کو اپنی قربانی مین شریک بنایا اور جناب امیر بدستور جناب رسول خدا صلعم کے ساتھ احرام باندھے رہے یہانتک کہ حضرت نے حج سے فارغ ہو کر جناب امیر کی طرف سے بھی قربانی کی +

(۱) عن جابر قال نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا وستین بدنۃ واعطا علیا فنحر ما غبر منہا واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمہا وشربا من مرقہا (اخرجہ المسلم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیا علیہ السلام نے اپنے خاص دست مبارک سے تریسٹھ اونٹ قربانی کیے انکے علاوہ جسقدر کہ قربانی کے لیے باقی اونٹ رہ گئے انکی قربانی کے لیے جناب امیر کو بتا دیا اور انکو قربانی مین شریک کیا پھر ہر ایک اونٹ سے تھوڑے سے ٹکڑہ کاٹنے کا حکم دیا پس وہ ایک ہنڈیا مین پکا کر دونون صاحبون نے کھایا اور اسکا شوربا پیا۔

(۲) عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اصدق بلحمہا وجلودہا وان لا اعطی الجزار منہا شیئا فقال نحن نعطیہ من عندنا (اخرجہ المسلم) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہین کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے اونٹ کی قربانی کے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ اسکے تمام گوشت اور پوست خیرات کر دے اور قصاب کو اس مین سے کوئی شے نہ دیجائے جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہم قصاب کو اپنی طرف سے دیتے ہین +

جناب امیر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہمیشہ قربانی کرنا

عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضحی عنہ ابدا فکان یضحی عنہ الی ان استشہد بکبشین املحین (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ہمیشہ قربانی کرنے کا حکم دیا تھا۔ پس جناب امیر بھی شہادت تک حضرت کی جانب سے دو چتلے مینڈھے قربان کیا کرتے تھے +

(تنبیہ) اس حدیث کے تحت مین محمد بن شہاب الزہری جنہون نے سب سے اول بحکم عمر بن عبد العزیز حدیث کو مدون کیا ہے کہتے ہین انما خص علیا بذلک دون اقاربہ واہلہ لقربہ وکان نفسہ صلی اللہ علیہ وسلم نعل نفسہ (تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن الجوزی) یعنی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اقارب اور اہل کے سوا جناب امیر کو اس قربانی کے لیے بوجہ انکی قرابت قریبہ کے مخصوص فرمایا ہے۔ گویا کہ جناب امیر کا قربانی کرنا خود حضرت کا قربانی کرنا تھا +

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا قبض روح انہین کی مشیت پر موقوف ہونا +

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی مررت بملک جالس علی سریر من نور احد
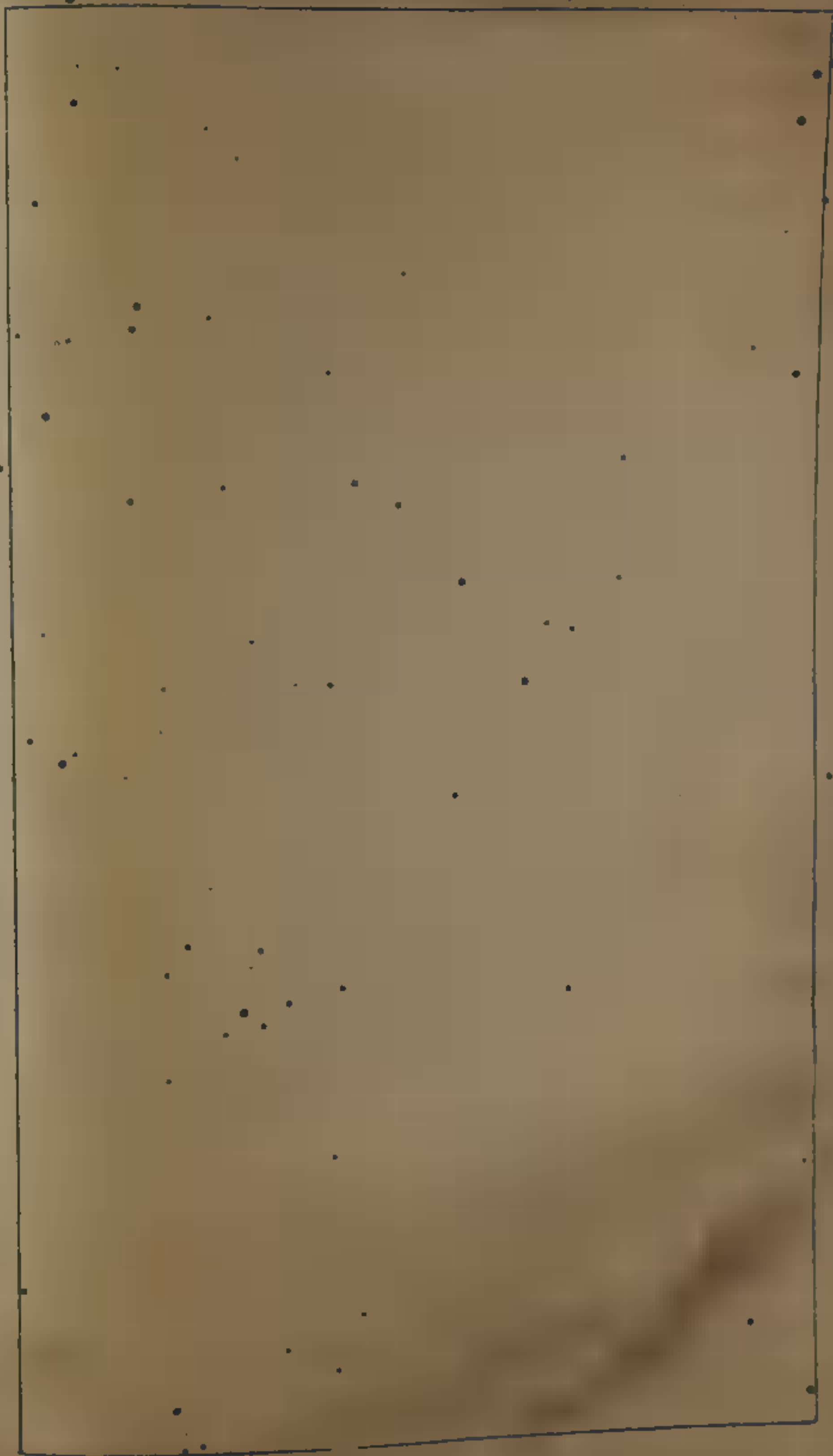
رجليه فی المشرق والاخری فی المغرب بين يديه لوح ينظر فيه والدنيا كلها بين عينيه والخلق بين ركبتيه ويداه تبلغ المشرق والمغرب فقلت يا جبريل من هذا قال هذا عزرائيل تقدم فسلم عليه فتقدمت وسلمت عليه فقال وعليك السلام يا احمد ما فعل ابن عمك علی فقلت اتعرف ابن عمی علی قال وكيف لا اعرفه وقد وكلنی الله بقبض ارواح الخلائق ما خلا روحك وروح ابن عمك علی بن ابی طالب فانهما بمشيته (اخرجه الملا فی سيرته) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں ہمنے ایک فرشتہ نور کی کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا اور اسکے آگے ایک لوح تھی جس میں وہ دیکھ رہا تھا۔ تمام دنیا اسکے سامنے اور خلائق اسکے زانوؤں میں تھی اسکا ہاتھ مشرق سے مغرب تک پہونچتا تھا ہمنے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے جواب دیا یہ عزرائیل ہے آپ بڑھکر سلام کریں میںنے بڑھکر سلام کیا اسنے جواب سلام دیکر کہا یا احمد آپکے چچازاد بھائی علی بن ابیطالب کیا کر رہے ہیں ہمنے کہا تم علی بن ابیطالب کو پہچانتے ہو کہنے لگا میں کیوں نہیں پہچانتا خدا نے مجھے خلائق کے ارواح قبض کرنے پر موکل فرمایا ہے بجز آپکے اور ابن عم کے ارواح کے کیونکہ وہ آپ دونو کے ارادہ پر موقوف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو اپنی ہر ایک دعا میں شریک کرنا

(۱) عن عبد الله بن الحارث رضی الله عنه قال قلت لعلی بن ابی طالب اخبرنی بافضل منزلتك من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بينا انا نائم عنده وهو يصلی فلما فرغ من صلوته قال يا علی ما سالت الله عز وجل من الخير الا سالت لك مثله وما استعذت الله من الشر الا استعذت لك مثله (اخرجه المحاملی فی اماليه) عبد اللہ بن الحارث سے منقول ہے کہ میںنے جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ آپ مجھے اپنی بہترین منزلت سے خبردار کریں جو آپ کی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی فرمایا میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا حضرت میرے پاس نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے مجھ سے فرمایا یا علی ہمنے کوئی ایسی نیکی خدا سے طلب نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے طلب نہ کی ہو اور کسی شر سے اپنے لیے خدا سے پناہ نہیں مانگی ویسی ہی تیرے لیے نہ مانگی ہو۔

(۲) عن علی قال وجعت وجعا شديدا فاتيت النبی صلی الله علیه وسلم فاقامنی فی مكانه وقام يصلی والقی علی طرف ثوبه ثم قال قم يا علی فقد برئت لا باس عليك وما دعوت الله لنفسی شيئا الا دعوت لك بمثله وما دعوت الا قد استجيب لی الا انه قيل لا نبی بعدك (اخرجه النسائی فی الخصائص وابن عاصم وابن جرير وصححه ابن شاهين فی السنة) جناب امیر علیہ السلام

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے درد شدید لاحق ہوا میں حضرتؐ کے حضور میں گیا۔ مجھے حضرت بٹھا کر نماز کو کھڑے ہو گئے اور فارغ ہو کر اپنے کپڑے کا کونا مجھ پر جھاڑ دیا اور فرمایا یا علی اٹھ کھڑا ہو۔ بتحقیق تو تندرست ہو گیا ہے تب مجھے کسی قسم کا خوف باقی نہیں۔ تب میں نے اپنے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ کی ہو اور میں نے کوئی دعا نہیں مانگی کہ وہ مقبول نہ ہوئی ہو۔ مگر یہ بات کہی گئی کہ تیرے بعد نبی نہیں ہوگا

(۳) عن سلیمان بن عبد اللہ بن الحارث عن جدہ عن علی قال مرضت فعادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علی وانا مضطجع فاتکی الی جنبی فلما رانی قد ضعفت سجانی ثوبہ وقام الی المسجد یصلی فلما قضی صلوتہ جاء فرفع الثوب عنی وقال قم یا علی قد برات فقمت وقد برات کانما لم اشتک شیئا قبل ذلک فقال ما سالت ربی شیئا فی صلوتی الا اعطانی وما سالت لنفسی شیئا الا قد سالتہ لک (اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ) سلیمان بن عبد اللہ ابن الحارث اپنے جد امجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا آپ میرے پہلو کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھ گئے جب آپ نے میری ناتوانی کا ملاحظہ فرمایا اپنا کپڑا مجھے اڑھا دیا اور نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے نماز سے فارغ ہو کر پھر تشریف لائے اور مجھ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا یا علی اٹھ کھڑا ہو۔ بتحقیق تو تندرست ہو گیا ہے۔ میں اٹھ کھڑا ہوا بے شک تندرست ہو گیا گویا کہ میں بیمار ہی نہیں ہوا تھا۔ پھر آپ نے ارشاد کیا کہ میں نے اپنے خدا سے نماز میں کوئی چیز طلب نہیں کی کہ وہ مجھ کو نہ دی گئی ہو۔ اور میں نے اپنی ذات کے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ کی ہو +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت جناب امیرؑ کے حال پر

عن ابراہیم بن عبید بن رفاعۃ بن رافع الانصاری عن ابیہ عن جدہ قال اقبلنا من بدر ففقدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادت الرفاق بعضہا بعضا افیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوقفوا حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی بن ابی طالب فقالوا یا رسول اللہ فقدناک فقال ان ابا حسن وجد مغصا فی بطنہ فتخلفت علیہ (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بن رافع الانصاری اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم بدر سے آئے تو ہم سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گئے رفیقان راہ ایک دوسرے کو پکار کر پوچھنے لگے کہ آیا تم لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں؟ ابھی آپ نہ

حضرت جناب علی کے ساتھ تشریف لائے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو ہمنے تلاش کیا تھا - فرمایا ابو الحسن کے پیٹ میں پیچش ہو رہی تھی ہم اسلیے ان کے ساتھ پیچھے رہگئے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غصہ کے وقت جناب امیر کے سوا کوئی حضرت سے بات نہیں کر سکتا تھا

عن ام سلمہ قالت رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غضب لم یجترئ احد ان یکلمہ الا علی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم صححہ) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غضب میں ہوتے تو سوا جناب امیرؑ کے کسی کی جرأت نہیں تھی کہ حضرت سے بات کر سکتا +

جناب امیر کی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن علی قال کنت اذا سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی (اخرجہ الترمذی والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو حضرت مجھے عطا فرماتے اور جب میں چپ رہتا تو حضرت ابتدا فرماتے -

(۲) عن علی قال کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخلان مدخل باللیل ومدخل بالنہار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو دفعہ حاضر ہونے کے وقت مقرر تھے ایک دفعہ رات میں اور ایک دفعہ دن میں جب کبھی میں رات کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تو حضرتؐ کھانس دیتے +

(۳) عن علی قال کانت لی منزلۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن لاحد من الخلائق فکنت اتیہ کل صبح فاقول السلام علیک یا نبی اللہ فان تنحنح انصرف الی اھلی والا دخلت علیہ (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسا مرتبہ تھا کہ تمام خلائق میں سے کسی کا نہ تھا - میں ہر صبح حاضر خدمت ہو کر یا نبی اللہ السلام علیکم کہا کرتا تھا اگر حضرت کھانس دیتے تو میں واپس چلا آتا ورنہ حاضر خدمت ہو جاتا +

(۴) عن الشعبی قال ان ابا بکر نظر الی علی فقال من سرہ ان ینظر الی اقرب الناس قرابۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعظمھم منزلۃ عنا فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ

ابن السمان) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کی طرف نظر کرکے کہا کہ جس شخص کی خوشی ہو کہ ایسے آدمی کو دیکھے کہ جو ہم سب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ قرابت اور بلند مرتبہ رکھنے والا ہو تو وہ علی کو دیکھ لے +

(حدیث علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی)

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی (اخرجہ الخطیب) براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے ایسا ہے جیسے سر میرے جسم سے۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی منی مثل راسی من بدنی (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ وابوبکر بن مردویہ فی فوائدہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے مثل میرے سر کی ہے بدن سے +

جناب امیر کا بمنزلہ حضرت کے بمنزلہ حضرت کے خدا سے ہونا

عن الشعبی قال جاء ابوبکر و علی یزوران قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ بستۃ ایام قال علی تقدم یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر رضی اللہ عنہ ما کنت اتقدم رجلا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی منی کمنزلتی من ربی (نقلہ محب الطبری فی ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ روز بعد حضرت کی قبر اطہر کی زیارت کے لیے تشریف لائے جناب علی علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ آگے بڑھیں حضرت ابوبکر نے کہا میں ہرگز ایسے شخص پر تقدم نہیں کر سکتا جس کی شان میں میں نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ میری خدا سے +

جناب امیر کے سوا آنحضرت کے نام پر نام رکھنا اور اسکے ساتھ حضرت کی کنیت کو شامل کرنا جائز نہیں تھا

(۱) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یولد لک ابن قد نحلتہ اسمی وکنیتی (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تجھے ایک بیٹا پیدا ہوگا

جسکے پیے میرا نام اور میری کنیت جائز ہوگی +

(۲) عن محمد بن الحنفیۃ عن ابیہ علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولد لک غلام فسمہ باسمی وکنہ بکنیتی وھو لک رخصۃ دون غیرک (اخرجہ الذہبی فی المخلص) محمد بن حنفیہ اپنے والد ماجد جناب امیر سے ناقل ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تجھے لڑکا پیدا ہو تو میرے نام پر نام اور میری کنیت پر کنیت رکھنا اور لوگوں کے سوا اسکی تمہیں رخصت ہے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیرؑ کے مونہہ سے فال کا لینا

عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الفال الحسن فسمع یوماً وھو یقول ھاحصرہ فقال یا ابا الحسن لبیک قد اخذنا فالک من فیک قال فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فما سل سیف الا سیف علی (اخرجہ محب الطبری فی ریاض النضرہ) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن کی فال بھلی معلوم ہوا کرتی تھی ایک دفعہ حضرت نے جناب امیر علیہ السلام سے سنا (وہ گھیر لیا) حضرت نے فرمایا ہاں ہمنے یا ابا الحسن تیرے مونہہ سے فال لی ہے سمرہ بن جندب کہتے ہیں پھر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کو تشریف لے گئے وہاں جناب امیر کی تلوار کے سوا کسی کی تلوار نہ چلی +

جناب امیرؑ کی حزم کی وجہ سے حاطب ابن ابی بلتعہ کا خط دستیاب ہونا

نقل الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول فی سبب نزول قولہ تعالی یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ۔ قال ان مولاۃ لعمرو بن صیفی بن ھاشم بن عبد مناف قدمت من مکۃ الی المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجھز لقصد فتح مکۃ فلما جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا اسلمۃ جئت قالت لا قال فما جاء بک قالت انتم الاھل والعشیرۃ وقد احتجت حاجۃ شدیدۃ فقدمت علیکم لتعطونی وتکسونی فحث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد المطلب وبنی عبد مناف فکسوھا وحملوھا واعطوھا فانصرفت فنزل جبریل فاخبرہ ان حاطب بن ابی بلتعۃ قد کتب کتاباً الی اھل مکۃ یقول فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی اھل مکۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید کم فخذوا حذرکم وانہ دفع الکتاب الی الظعینۃ المذکورۃ واعطاھا عشرۃ دنانیر علی ان توصل الکتاب الی اھل مکۃ فلما اخبر جبریل

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک لختار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیاً فبعث معہ الزبیر والمقداد وقال لھم
انطلقوا الی روضۃ خاخ فان فیھا ظعینۃ معھا کتاب من حاطب للمشرکین فخذوہ منھا وخلوا سبیلھا
فان لم تدفعہ الیکم فاضربوا عنقھا فخرجوا حتی ادرکوھا فی ذلک المکان فقالوا این الکتاب
فحلفت باللہ ما معھا کتاب ففتشوا متاعھا فلم یجدوا کتاباً فھموا بالرجوع وترکوھا فقال علی
واللہ ما کذب بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسل سیفہ وجزم علیھا وقال اخرجی الکتاب والا
واللہ لاضربن عنقک وصمم علی ذلک فلما راتہ الجد اخرجت الکتاب من ذوائبھا قد خبتہ فی
عقاصھا فاخذ الکتاب منھا وخلوا سبیلھا وعادوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ الکتاب
فوجہ علی اخبارہ بہ جبریل فاستخرج علی بقوۃ عزمہ وتصمیم اقدامہ وحزمہ ومتانتہ واحتیاطہ
ذلک الکتاب مطالب السئول (امام ابو الحسن واحدی کتاب اسباب النزول میں اس آیت کریمہ کی
(اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت پکڑو اور دوستی سے ان سے مت ملو)
کی شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن صیفی بن ہشام بن عبد مناف کی ایک لونڈی وہ مکہ سے
مدینہ میں آئی۔ ان دنوں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کی تیاری کر رہے تھے جب وہ لونڈی
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پر نور میں پہونچی حضرت نے اس سے پوچھا کیا تو مسلمان ہوکر
آئی ہے کہنے لگی نہیں۔ حضرت نے فرمایا پھر کیوں آئی ہے۔ عرض کرنے لگی تب میرے اہل اور میرا کنبہ
نہیں مجھے ایک سخت ضرورت پیش آئی ہے جسکے لیے یہاں آئی ہوں آپ مجھے کچھ دیں اور کپڑے پہنائیں
حضرت نے بنی عبد المطلب اور بنی عبد مناف کو آمادہ کیا اونہوں نے اسکو کپڑا روپیہ دیا وہ لیکر مکہ کو واپس
چلی اسکے جانے کے بعد حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور فرمایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ والوں کی طرف ایک
خط اس مضمون کا لکھا ہے کہ حضرت تمہاری طرف آنیکا قصد رکھتے ہیں تم اپنا بچاؤ کرلو۔ اور وہ خط
ظعینہ کو دیا ہے اور اسکو دس دینار اس خط کے پہنچانے کی اجرت دیے ہیں جب جبرئیل نے حضرت سے یہ
بیان کیا۔ آپنے اس کام کے لیے جناب امیر کو منتخب فرمایا اور ان کے رکاب سعادت میں زبیر اور مقداد
کو روانہ کیا اور فرمایا کہ فلان روضہ میں ظعینہ ٹھیری ہوئی ہے اسکے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے
جو مشرکین مکہ کی طرف اس نے لکھا ہے تم وہ خط اس سے لے لو اور اسے چھوڑ دو۔ اگر نہ دے تو اسے مار
ڈالو۔ تینوں صاحبوں نے اسکا پیچھا کیا۔ اور اسی مقام پر اسکو جا لیا جہاں کا حضرت نے پتہ دیا تھا اس
سے کہنے لگے حاطب کا خط کہاں ہے اسنے بحلف انکار کیا۔ تینوں صاحبوں نے اسکی تلاشی
لی لیکن جب وہ خط دستیاب نہوا۔ تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور واپسی کا قصد کیا جناب امیر نے

فرمایا مانہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حجت نہیں بیان فرمایا اور تلوار نکالکر مجدہ ہوکر بولے خط نکال دو ورنہ ہم تجھے قتل کرڈالیں گے جب آپنے اسکے قتل کا مصمم عزم کرلیا اور اس نے جناب امیر کی ہٹ کو دیکھا تو خط چوٹی کے سوباف میں سے نکالکر جناب امیر کے حوالہ کیا۔ وہ خط لیکر حضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے اس خط کو پڑہا اور حضرت جبرئیل کے فرمانے کے مطابق پایا۔ محمد بن طلحہ الشافعی اس روایت کیا کو نقل کرکر لکھتے ہیں کہ جناب امیر ہی کے عزم مصمم اور رسانت اور احتیاط سے حاطب کا خط ملا ورنہ کبھی نہ ملتا ۔

جناب امیر کا اپنے گھر کی چہت سے جبرئیل کے پرون کے آواز کو سننا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وقد ذکر عندہ علی قال انکم لتذکرون رجلا کان یسمع وطی جبرئیل فوق بیتہ (اخرجہ احمد فی المناقب والمسند) ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چند آدمی جناب امیر کا ذکر کررہے تہے ابن عباس کہنے لگے تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو جو جبرئیل کے آنے کی آواز اپنے گھر کی چہت پر سے سنا کرتا تہا ۔

فرشتون کا جناب امیر کو سلام کرنا

عن علی قال لما کان لیلۃ یوم بدر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یستقی لنا من الماء فاحجم الناس فقام علی فاحتضن قربۃ اتی بیرا بعیدۃ القعر مظلمۃ فانحدر فیہا فاوحی اللہ عز وجل الی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل تاہبوا النصر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ فہبطوا من السماء لہم دوی یذہل من یسمعہ فلما حاذوا البیر سلموا علیہ اکراما وتبجیلا (اخرجہ احمد فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ بدر کے روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی ہے جو ہمین پانی پلائے لوگ پانی کی تلاش کرکے لوٹ آئے جناب امیر علیہ السلام اپنی مشکیزہ کو بغل میں لیکر ایک اندھے گہرے کنوئین پر تشریف لے گئے جب اسمین اترے خداتعالے نے جبرئیل ومیکائیل کو حکم دیا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کی مدد کو دوڑو وہ دونوں آسمان سے اترے جس نے اترنے میں ان کے پرون کی آواز کو سنا خوف زدہ ہوگیا جب کوئین کے قریب ہوکر گذرے جناب امیر کیطرف ادب و اکرام و بزرگی کے بسلام عرض کیا ۔

جناب امیر کے لیے فرشتہ کا لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی پکارنا۔

(۱) عن ابی جعفر محمد بن علی قال نادی ملک من السماء یوم بدر یقال له رضوان لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (اخرجه الحسن بن العرفه العبدی) (نقلت من ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الطبری) جناب امام ابو جعفر محمد باقر بن علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ بدر کے روز ایک فرشتہ نے جس کا نام رضوان ہے آسمان سے پکار کر کہا نہیں ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار اور نہیں ہے علی کے سوا کوئی بہادر۔

(۲) وقال ابن اسحاق فی سیرتہ وفی هذا الیوم ای بدر هاجت ریح فسمع علی هاتفا یقول لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (نقلت من کفایۃ الطالب لیوسف الکنجی) ابن اسحاق اپنی کتاب سیرت میں لکھتے ہیں کہ بدر کے روز ایک ہوا کے چلنے سے جناب امیرؑ نے سنا کہ ہاتف کہہ رہا ہے ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں۔

(۳) وذکر احمد فی الفضائل انهم سمعوا تکبیرا من السماء فی ذلک الیوم ای خیبر وقائل یقول لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی فاستاذن حسان بن ثابت رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان ینشد شعرا فاذن له فقال ؎ جبریل نادی معلنا ٭ والنقع لیس بمنجلی ٭ والمسلمون قد احدقوا ٭ حول النبی المرسل ٭ لا سیف الا ذو الفقار ٭ ولا فتی الا علی (تذکرہ خواص الامہ) امام احمد فضائل میں ذکر کرتے ہیں کہ صحابہ نے خیبر کے روز آسمان سے ایک تکبیر کی آواز سنی کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے نہیں ہے ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار۔ اور علی کے سوا کوئی بہادر۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں شعر کہنے کا اذن طلب کیا حضرت نے اذن دیا انہوں نے یہ شعر کہے ؎ جبریل نے آواز بلند کہا۔ غبار ابھی کھلا نہیں تھا۔ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ کہ ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں۔

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لما قتل علی طلحۃ بن ابی طلحۃ حامل لواء المشرکین صاح صائح من السماء لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (تذکرہ خواص الامۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ احد کے روز جناب امیرؑ نے مشرکوں کے علمدار طلحہ بن ابی طلحہ کو قتل کیا ایک چلانے والے نے چلا کر کہا ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں۔

(تنبیہ) قال سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ۔ فان قیل قد ضعفوا لفظۃ لا سیف الا ذو الفقار قلنا ذکروا ان الواقعۃ کانت یوم احد ونحن نقول انها کانت فی یوم خیبر کذا ذکر

احمد فی المناقب ولا کلام فی یوم احد فالوا فی اسناد روایۃ بن عباس عیسیٰ بن مہران تکلموا فیہ وقالوا
کان شیعیاً اما یوم خیبر فلم یطعن فیہا احد من العلماء وقیل ذلک کان یوم بدر والاول اصح علامہ
سبط ابن الجوزی تذکرۃ خواص الامہ میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر یہ کہا جاسے کہ لا سیف الا ذوالفقار کی حدیث کی بعض
لوگون نے تضعیف کی ہے۔ ہم یہ کہتے ہین کہ ان لوگون نے اسکو احد کے دن کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مگر
ہمارے نزدیک یہ خیبر کے دن کا واقعہ ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل نے المناقب مین بہی اسیکا ذکر کیا ہے
اور احد کے دن مین ہم کلام نہین کرتے کیونکہ محدثین کہتے ہین کہ ابن عباس کی حدیث کے اسناد مین
ایک راوی عیسے بن مہران ہے جسکی نسبت لوگون نے کلام کیا ہے کہ وہ شیعی تہا۔ لیکن خیبر کے دن
کے واقعہ کی نسبت علمار مین سے کسینے طعن نہین کیا۔ اور یہ بہی روایت ہے کہ یہ بدر کے روز کا واقعہ
ہے مگر پہلی بات یعنے خیبر کے روز کا واقعہ ہونا زیادہ صحیح ہے ✽

(**تنبیہ**) قال یوسف الکنجی الشافعی کان السیف لمنبہ بن الحجاج السہمی کان مع ابنہ العاص
بن منبہ یوم بدر فقتلہ علی وجاء بالسیف الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہ علیا فقتل
دونہ یوم احد۔ وروی ان بلقیس اھدت الی سلیمان سبعۃ اسیاف کان ذوالفقار منہا۔ و
قد جاء فی بعض الروایات من علی قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان صنما بالیمن
معفر فی حدید فابعث علیہ علیا فارقفہ وخذ الحدید قال علی دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وبعثنی الیہ فذھبت فدققت الصنم واخذت الحدید فجئت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فاستضرب
منہ السیفین فسمی احدھما ذاالفقار والاخر مخذما فتقلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخذما
ثم اعطانی بعد ذلک ذاالفقار وانا قاتل دونہ یوم احد علامہ یوسف الکنجی الشافعی علیہ
الرحمۃ کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ ذوالفقار منبہ بن الحجاج السہمی کی تلوار تہی بدر کے روز اسکے
بیٹے عاص بن منبہ کے پاس تہی جب جناب امیر نے اسکو قتل کیا اسکی تلوار لیکر حضرت کے پاس آئے
حضرت نے وہ تلوار جناب امیر کو عطا فرمائی۔ آپنے احد کے روز اسی کے ساتھ جنگ کیا۔
اور ایک روایت مین ہے کہ بلقیس نے جناب سلیمان علیہ السلام کو سات تلوارین تحفہ مین دی تہین ذو
الفقار انہین مین سے تہی۔
اور بعض روایتون مین جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے آکر بیان کیا کہ یمن مین ایک بت ہے جو لوہے مین پوشیدہ ہے۔ علی کو وہان بہیجو اور اسکے
اکہاڑ کر اسکا لوہا لے لو۔ جناب امیر کہتے ہین کہ مجہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے بلا کر یمن

مین بھیجا جینے جاکر اس بت کو اکھاڑا اور اسکا لوہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا حضرت نے اس سے دو تلوارین بنائین ایکا کا نام ذوالفقار رکھا اور دوسری کا نام مخذم رکھا حضرت نے ذوالفقار کو باندھ لیا اور مجھے مخذم عطا کی پھر آپ نے ذوالفقار بھی مجھے دیدی جینے احد کے روز اسی سے جنگ کیا۔

(۲) عن عبد الله بن مسعود انه قال ازجبرائیل اتی بذی الفقار من الجنة فقال یا رسول الله ان الله یقرئك السلام ویقول یا محمد انی لا اری ذا الفقار لاحد من بنی آدم تستحق اساکه الا یکون لابیه غلام وهو بصیر بامرك فضعه فی ید من هو اهل للممارسته الحرب وقطع هامات الکفرة والمعاندین المسلوفین علیك فقال یا جبرئیل من هو قال هو علی فناوله رسول الله صلی الله علیه علیا (زهرة الریاض)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل جنت سے ذوالفقار لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا خدائے تعالےٰ بعد سلام کے فرماتا ہے کہ ہم بنی آدم سے اس تلوار کے پکڑنے والا کسی کو نہین پاتے مگر وہ شخص کہ وہ تیرا ولی ہو۔ اور یہ تلوار تیرے حکم مین رہے گی پس جسکو فن حرب مین پوری مہارت حاصل ہو اور تیرے دشمن کفار کا سر کاٹ سکے اسکو دیدو حضرت نے کہا اے جبرئیل وہ کون ہے جبرئیل کہنے لگے وہ علی ہے حضرت نے ذوالفقار علی کو دیدی۔

(۳) عن ابن عباس قال لما رجع علی بعد فتح خیبر ومعه ذوالفقار فقال یا فاطمة رأیت ذا الفقار فان الله فتح به خیبر قال فضحکت فقال علی یا فاطمة اتعرفین فضل ذی الفقار فقالت انی عرفتها قبل ان تعرف فتعجب علی من قولها ثم مضی الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره فجاء النبی صلی الله علیه وسلم الی فاطمة فقال اخبرینی یا فاطمة حتی اسمعها من لسانك فاخبرته فقال من این لك هذا فقالت حین عرج بك الی السماء قال الله لجبریل اطلع محمدا علی منزله فی الجنة وما اعددت له فیها ولامته من النعیم فدخلت الجنة وقال لك جبریل کل من ثمار الجنة وکنت حینئذ عند شجرة نخلة احمر وفی اصلها ذو الفقار مخزون مکتوب علیه لا سیف الا ذو الفقار لا فتی الا علی وزوجته زهراء فحینئذ عرفت فضل ذی الفقار فناولت من تلك الشجرة نخلة واحدة فاکلت نصفها والنصف الثانی لعله لامی خدیجة حملتها الیها فاکلته فسئلت منك ومن امی وآیة ذلك انك کلما جلست عندك تقول کلما حبست عندك کانی اجلس فی اصل شجرة النخل لان رائحتك تشبه رائحتها فی طیب نفحها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صدقت وقبل عینیها (عن زهرة الریاض للشیخ الامام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد السقلیقی) ابن عباس کہتے ہین کہ جب خیبر سے جناب امیر لوٹے ذوالفقار ہاتھ مین تھی جناب سیدہ سے کہنے لگے یا فاطمہ آپنے ذوالفقار کے جوہر دیکھے کہ خدا نے اسکے ذریعہ سے خیبر کو فتح کیا جناب سیدہ ہنس پڑین حضرت نے کہا فرمایا یا فاطمہ

باب دوم

جناب امیر کی شان کے متعلق قرآن مجید کی آیتین

موسوم بہ

اَلنَّصُّ الجَلِیُّ مِمَّا نَزَلَ مِنْ کِتَابِ اللهِ فِی عَلِیٍّ

مقدمہ

(۱) عن ابن عباس قال ما انزل یا ایھا الذین امنوا۔ الا علی امیرھا و شریفھا و لقد عاتب الله اصحاب محمد صلی الله علیہ وسلم وما ذکر علیا الا بخیر (اخرجہ احمد و الطبرانی و ابن ابی حاتم و ابن عبد البر فی الاستیعاب و علامہ ابن حجر فی الصواعق) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس آیت مین اللہ تعالی نے لوگون کو یا ایہا الذین آمنوا کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے علی اس خطاب کے امیر اور شریف ہین خدا تعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بعض مقام مین عتاب کیا ہے مگر علیؑ کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا ہے۔

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال ما نزلت یا ایھا الذین امنوا الا کان علی لبھا و لبابھا (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ قرآن مجید کی کسی آیت مین۔ یا ایہا الذین آمنوا نازل نہین ہوا مگر علی اسکے لب لباب تہے۔

(۳) عن ابن عباسؓ قال ما نزل فی احد من کتاب الله ما نزل فی علی (اخرجہ ابن عساکر و ابن مردویہ و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خدا کی کتاب مین جس قدر آیتین جناب علی کی شان مین نازل ہوئی ہین اس قدر کسی کی شان مین نازل نہین ہوئین۔

(۴) عن علی قال نزل القرآن اربا عا۔ فربع فینا۔ فربع فی عدونا۔ وربع سیر و امثال۔ وربع فرائض و احکام و لنا کرائم القرآن (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے

کیا تمکو ذوالفقار کی فضیلت کی آگاہی ہے جناب سیدہ نے فرمایا مین تمہارے جاننے سے پہلے اسکو جانتی ہون جناب
امیر حضرت سیدہ کی بات سے متعجب ہوئے اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین جاکر جناب سیدہ کا قول نقل کیا
حضرت نے جناب سیدہ سے آکر فرمایا یا فاطمہ مین تمہارے موہنہ سے اس بات کو سننا چاہتا ہون کہ یہ بات تم کہان
سے معلوم ہے جناب سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب جناب آسمان پر تشریف لے گئے پروردگار نے جبرئیل
سے فرمایا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت مین اس مقام پر لیجاؤ جو انکے لیے اور انکی امت کے لیے جنت کی
نعمتون سے سجایا گیا ہے انکو جنت مین لیگئے جبرئیل نے عرض کیا ثمرات جنت مین سے آپ کچھ تناول فرماوین اسوقت آپ ایک سرخ
سیب کے درخت کے نیچے تشریف رکہتے تہے اور اسکی جڑ کے نیچے ذوالفقار دبی ہوئی تہی اسپر لکہا ہوا تہا ذوالفقار کے
سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین اسکی زوجہ زہرا ہین پس اسوقت سے مین اسکی فضیلت کو جانتی
ہون پہر آپ نے اس درخت کے سیب مین سے آدہا ٹکڑا کہایا اور آدہا میری والدہ خدیجہ کے لیے رکہ لیا جب میری والدہ
نے وہ ٹکڑا کہایا اور مین جناب سے انکے بطن اقدس مین قرار پاگئی اسکی نشانی یہ ہے کہ جب آپ میرے پاس تشریف لاتے
تو فرماتے ہین کہ گویا ہم اسی سیب کے درخت کے پاس بیٹہے ہوئے ہین اور مجہسے فرماتے ہین کہ تجہسے بو آتی ہے جنت کی خوشبو کی مانند
جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد کیا تم سچ کہتی ہو اور جناب سیدہ کی آنکہون کو حضرت نے چوم لیا ۔

جناب امیر کا حضرت کے دوش اقدس پر سوار ہونا

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلے اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنھض بی قال فیخیل الی انی لو شئت
لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وعن
شمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف
بہ فقذفت بہ فتکسر کما تنکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستبق
حتی توارینا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس اخرجہ احمد والنسائی والحاکم جناب امیر
علیہ السلام بیان فرماتے ہین کہ مین ایک دفعہ بمعیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ پہنچا مجہسے حضرت نے
فرمایا بیٹہ جاؤ آپ میرے کندہے پر سوار ہوئے جب مین اٹہنے لگا حضرت نے میرے ضعف کو دیکہا اور میرے
کندہے سے اترکر بیٹہ گئے اور مجہے اپنے کندہے پر سوار کیا اور کہڑے ہوگئے اسوقت میری نسبت خیال
کیا جاسکتا تہا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤن۔ یہانتک کہ مین بیت اللہ کی
چہت پر چڑہ گیا اسپر تانبے پیتل کی ایک مورت تہی مین اسکو دائین بائین آگے پیچہے سے ہلانے لگا یہانتک

کہ سینے اسپر قابو پا لیا حضرتؑ نے مجھے فرمایا اسے پھینک دو میں نے اسے پھینکا پس وہ شیشہ کی طرح سے چور چور ہو گئی میں چھت پر سے اتر آیا اور حضرتؑ کے ساتھ دوڑ کر گھر میں چھپ گیا تاکہ کوئی آدمی ہمکو نہ دیکھ لے

جناب امیرؑ کا ایمان میں راسخ ہونا

عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدنا اللہ ولئن مات او قتل لاقاتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت انی لاخوہ وولیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد فی المناقب)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات ہی میں فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر میرا رسول مر جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے۔ واللہ جبکہ ہمکو خدا نے ہدایت کی ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیوں نہیں پھر ینگے۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرمائیں یا شہید ہو جائیں تو جس امر پر انہوں نے جہاد کیا ہے میں بھی اسپر جہاد کرونگا یہانتک کہ میں بھی مر جاؤں۔ واللہ میں انکا بھائی اور ولی اور ابن عم اور وارث ہوں مجھ سے انکا کون حقدار زیادہ ہے۔

جناب امیرؑ کے ایمان کی ٹھنڈک کا جبریلؑ کے دل کو پہنچنا

عن عمر بن عبد العزیز ان قوما ینقصوا علی بن ابی طالب فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر علیا وفضلہ وسابقتہ ثم قال حدثنی عراک بن مالک الغفاری عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قال بینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عندی اذ اتاہ جبریل فناجاہ فتبسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ضاحکا فلما سری عنہ قلت بابی انت وامی یا رسول اللہ ما اضحکک فقال اخبرنی جبریل انہ مر بعلی وھو یرعی ذودا لہ وھو نائم قد ابدی بعض جسدہ قال فرددت علیہ ثوبہ فوجدت برد ایمانہ قد وصل الی قلبی (اخرجہ الخوارزمی)

نقل ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے جناب امیر کی شان میں برا کہہ رہے تھے عمر بن عبد العزیز نے منبر پر چڑھکر خدا کی صفت وثنا کی اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صلوۃ کے بعد جناب امیرؑ کے فضائل اور سابق الاسلام ہونے کا ذکر کرکے بیان کیا اور عراک بن مالک

---

(۱) بفتح الدال من الابل من الثلاث الی العشرہ

الغفاری ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ ام المومنین فرماتی تہین ایک روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف رکہتے تہے کہ ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لاکر حضرت سے سرگوشی کرنے لگے۔ جب سرگوشی کرچکے حضرت ہنسنے لگے مینے عرض کیا یارسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون آپ کیون ہنستے ہین ارشاد فرمایا کہ جبریل نے مجہسے بیان کیا کہ میرا ایک چراگاہ مین گذر ہوا وہان علی اپنے اونٹ چراتے ہوئے سو گئے تہے ان کا سینہ کہلا ہوا تہا مینے اپر کپڑا الوٹ دیا انکے ایمان کی ٹہنڈک میرے دل کو محسوس ہوئی +

جناب امیرؑ کے ایمان کا زمین و آسمان سے بہاری ہونا

عن ابی القاسم محمود الزمخشری عن رجالہ قال جاء رجلان الی عمرؓ بن الخطاب فقالا ماتری فی طلاق الامۃ فقام الی حلقۃ فیھا اصلع فقال ماتری فی طلاق الامۃ فقال لہا اثنتان فقال لہ احدھما جئناک وانت امیر المومنین فسألناک عن طلاق الامۃ فجئت الی رجل فسالتہ فقال عمر ویلک اتدری من ھذا ھذا علی بن ابی طالب اشہد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ وھو یقول لوان السموٰت السبع والارضین السبع وضعت فی کفۃ ووضع ایمان علی فی کفۃ لرجح ایمان علی (اخرجہ ابن السمان والحافظ السلفی والفضائلی و الدیلمی والخوارزمی) ابو القاسم محمود الزمخشری اپنے رجال سے روایت کرتے ہین کہ دو شخص جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کنیز کی طلاق کے مسئلہ کو پوچہنے کے لیے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان سے اٹہکر جس مجمع مین کہ جناب علی رونق افروز تہے تشریف لے گئے اور ان سے پوچہنے لگے آپ کنیز کی طلاق کی نسبت کیا حکم دیتے ہین ان مین سے ایک شخص حضرت عمر سے کہنے لگا۔ آپ امیر المومنین ہین ہم آپ سے مسئلہ پوچہنے کو آئے تہے آپ انسے پوچہنے کو آئے ہین حضرت عمر کہنے لگے افسوس ہے تو نہین جانتا یہ کون ہے یہ علی بن ابی طالب ہے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمین کے طبقے ترازو کے ایک پلہ مین رکہے جائین اور علی کا ایمان ایک پلہ مین رکہا جائے تو علی کا ایمان ہی بہاری رہیگا

جناب امیرؑ کا خدا کی ذات مین نہایت سخت ہونا

(۱) عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علیا مخشوشن فی ذات اللہ عزوجل (اخرجہ احمد) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ و

السلام نے فرمایا ہے کہ بتحقیق علی خدا کی ذات میں نہایت سخت ہو۔

عن یزید بن طلحۃ بن یزید بن رکانۃ قال لما اقبل علی من الیمن لیلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ تعجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف علی جندہ الذین معہ رجلا من اصحابہ فعمد ذلک الرجل فکسی کل رجل من القوم حلۃ من البز الذی کان مع علی فلما دنی جیشہ خرج لیلقاہم فاذا علیہم الحلل قال ویلک ما ھذا قال کسوت القوم لیتجملوا بہ اذا قدموا فی الناس قال ویلک انزع قبل ان تنتہی بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فانتزع الحلل من الناس فردھا فی البز قال واظہر الجیش شکواہ بما صنع بہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا الناس لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخشن فی ذات اللہ و فی سبیل اللہ (سیرۃ ابن اسحاق) یزید بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے مروی ہے کہ جب جناب امیر یمن سے لوٹ کر واپس ہوکر مکہ میں حضرت کو حضور میں آ رہے تھے تو جناب امیر نے فوج میں سے ایک شخص کو افسر مقرر فرماکر آپ پہلے حضرت کے حضور میں تشریف لیگئے جناب امیر کو تشریف لیجانیکے بعد اس شخص نے جناب امیر کے توشہ خانہ میں سے فوج کے ہر ایک آدمی کو کپڑے نکال دیئے جب فوج مکہ کے قریب پہونچی جناب امیر ان کے ملنے کو تشریف لائے لوگوں کو توشہ خانہ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھکر اس سے پوچھا ان لوگوں نے کپڑے کہاں سے پہنے ہیں اس نے کہا میں نے فوج کو کپڑا اسلیے پہنائے ہیں کہ یہ لوگ عزت کے ساتھ داخل ہوں جناب امیر نے کہا افسوس ہے حضرت کے حضور میں پہنچنے سے پہلے ان لوگوں سے کپڑے واپس کرلے اس شخص نے ویسا ہی کیا اور سب لوگوں سے کپڑے چھین کر توشہ خانہ میں واپس کر دیئے فوج کے لوگوں نے حضرت کے سامنے اس بات کی شکایت بیان کی حضرت نے فرمایا اے لوگو علی کا شکوہ مت کرو وہ خدا کی ذات میں اور خدا کے راہ میں بہت سخت ہے ✦

(۳) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال اشتکی الناس علیا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فقال لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخیشن فی ذات اللہ عزوجل (اخرجہ احمد والحاکم والضیا والدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند آدمی جناب علی علیہ السلام کی شکایت کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر خطبہ میں بیان فرمایا حضرت علی کی شکایت مت کرو واسطے وہ خدا کی ذات میں نہایت سخت ہے ✦

(تنبیہ) الاخیشن تصغیر اخشن افعل التفضیل من خشن خشونۃ و فی الاساس فلان خشن فی دینہ اذا کان متشددا فیہ والمعنی انہ شدید التصلب والتشدد فی امور الدینیۃ والتصغیر للتعظیم) اخیشن بخشن کی تصغیر ہے جو باب خشن خشونۃ کی افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ اساس البلاغہ میں علامہ زمخشری لکھتے ہیں فلان شخص اپنے دین میں خشونت والا ہے یہ بات اسوقت کہی جاتی ہے جبکہ وہ دین میں نہایت تشدد والا ہو اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ امور دین میں نہایت سخت اور مضبوط ہے

اور تصغیر کا صیغہ اس مقام میں تعظیم کے لیے مستعمل ہوا ہے ⁂

جناب امیر کا خدا کی ذات بابرکات میں دیوانہ ہونا

عن کعب بن عجرة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ ممسوس فی ذات الله (اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو برا مت کہو پس تحقیق وہ ذات الٰہی میں دیوانہ ہے ⁂

عن ابی هریرة و زید بن خالد رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ ممسوسا فی ذات الله تعالیٰ (اخرجہ الدیلمی) ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کو برا مت کہو وہ تو خدا کی ذات میں دیوانہ ہے۔

(تنبیہ) ممسوس مجنون و فی الاساس ممسوس الذی مس بہ من الجن یعنی ممسوس کے معنے مجنون کے ہیں اساس البلاغۃ میں علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ ممسوس وہ شخص ہے جسکو پری کا سایہ ہو گیا ہو ⁂

جناب امیر کے گوشت اور خون میں ایمان کا مخلوط ہونا

عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیہ وسلم یوم فتحت خیبر لولا ان تقول فیک من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت الیوم فیک مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذوا تراب رجلیک و فضل طهورک یستشفون بہ ولکن حسبک ان تکون منی وانا منک ترثنی وارثک و انت منی بمنزلۃ هارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی انت تؤدی دینی و تقاتل علی سنتی و انت فی الاخرة اقرب الناس منی و انک غدا علی الحوض خلیفتی تذود عنہ المنافقین و انت اول من یرد علی الحوض و انت اول من دخل الجنۃ من امتی حربک حربی و سلمک سلمی و سرک سری و علانیتک علانیتی و سریرة صدرک سریرة صدری و انت باب علمی و ان ولدک ولدی و لحمک لحمی و دمک دمی و ان الحق علی لسانک و فی قلبک و بین عینیک و الایمان مخالط لحمک و دمک کما خالط لحمی و دمی و ان الله عز و جل امرنی ان یبشرک انک و عترتک فی الجنۃ و عدوک فی النار لا یرد علی الحوض مبغض لک و لا یغیب عنہ محب لک قال علی فخررت لله سبحانہ ساجدا و حمدتہ علی ما انعم بہ علی من الاسلام و قراءة القرآن (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ جس روز میں نے خیبر کو فتح کیا مجھ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا اگر میری امت تیرے حق میں ایسی بات نہ کہتی جو نصاریٰ

جناب پیغمبر خدا علیہ السلام کے حق مین کہتے ہین تو البتہ مین ایک ایسی بات تیرے حق مین کہون کہ لوگ تیرے
قدمونکی خاک اہل اسلام یہ کہ تیرے پاؤن کی مٹی اٹھالین اور تیرے وضو کا پانی لے لین اور اس سے شفا کے
طلبگار رہون لیکن تیرا حصہ یہی ہے کہ تو میرا ہے اور مین تیرا ہون تو مجھسے ورثہ پائیگا اور مین تجھسے ورثہ
پاؤن اور تو مجھسے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسیٰ سے مگر میرے بعد نبی نہین ہوگا تو میرے قرض کو ادا کرنے
والا ہے۔ اور میری سنت پر لوگون سے لڑنے والا ہے۔ آخرت مین تو سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا کل
قیامت کے روز تو میرے حوض پر میرا خلیفہ ہوگا۔ تو منافقون کو حوض سے ہٹاوے گا۔ اور تو سب سے اول حوض
پر وارد ہوگا۔ تو میرے ساتھ سب میری امت سے پہلے جنت مین داخل ہوگا۔ تیری لڑائی میری لڑائی تیری
صلح میری صلح ہے تیرا بھید میرا بھید تیرا اعلان میرا اعلان ہے تیرے دلکا بھید میرے دل کا بھید ہے
تو میرے علم کا دروازہ ہے۔ تیرا خون میرا خون ہے تیرا گوشت میرا گوشت تیرے بیٹے میرے بیٹے ہین سچ تیرے
ساتھ ہے اور سچ تیری زبان پر اور تیرے دل مین اور تیرے دونون آنکھون کے درمیان ہے۔ ایمان تیرے
گوشت اور خون مین ملا ہوا ہے۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ مین تجھے بشارت دون کہ تو اور تیری عترت
جنت مین ہونگے۔ تیرا دشمن دوزخ مین ہوگا۔ حوض پر تیرا دشمن نہین وارد ہوسکے گا۔ اور تیرا دوست
اس سے کبھی غائب نہین ہوگا جناب علی کہتے ہین مین یہ بشارت سنکر خدا کے سجدہ مین گر گیا اور اسلام
اور قرآن کی نعمت جو خدا نے مجھے عطا کی ہے اسکا شکر بجا لانے لگا ◆

جناب امیرؑ کے دل کو خدا نے ایمان کے ساتھ امتحان کیا ہوا تھا

(۱) عن ربعی بن حراش قال حدثنا علی بالرحبة قال لما کان یوم الحدیبیة خرج الینا ناس من المشرکین
فیهم سهیل بن عمرو فقالوا یا رسول الله خرج الیک ناس من ابنائنا واخواننا وارقائنا لیس فیهم فقه
فی الدین فارددهم الینا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معشر قریش لتنتهن او لیبعثن الله علیکم
من یضرب اعناقکم علی الدین قد امتحن الله قلبه علی الایمان قالوا من هو یا رسول الله قال هو
خاصف النعل وکان اعطی علیا نعله یخصفها قال ثم التفت الینا علی فقال ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده فی النار (اخرجه الترمذی) ربعی بن خراش روایت
کرتا ہے کہ جناب امیرؑ نے رحبہ[۱] مین ہمسے بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز قریش کے چند مشرک ہمارے پاس آئے سہیل
ابن عمرو بھی ان مین تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ہمارے لڑکے اور بھائی
اور غلام جنکو دین کی کچھ سمجھ نہین آپکے پاس چلے آئے ہین آپ انہین ہماری طرف واپس کر دین حضرت

۱ رحبہ کوفہ کے محلہ کا نام ہے ۔

فرمانے لگے اے قریش کے لوگو تم اس سے باز رہو ورنہ خدا تم پر ایسے شخص کو بھیجیگا جو دین پر تمہاری گردن کاٹے کا خدا نے ایمان کے ساتھ اسکے دل کا امتحان کر لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے فرمایا جوتا سینے والا ہے۔ حضرت نے اپنا جوتا علی کو سینے کے لیے دیا تھا۔ پھر جناب امیر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ مجھ پر دانستہ جھوٹ بولے اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈلے ❊

(۲) عن علی قال جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفائک و ان اناس من عبیدنا قد اتوک لیس فیہم رغبۃ فی الدین ولا رغبۃ فی الفقہ انما فروا من ضیاعنا واموالنا فارددہم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال صدقوا انہم لجیرانک وحلفائک ثم قال لعمر ما تقول فقال صدقوا انہم لجیرانک وحلفائک فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا معشر قریش واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلا منکم قد امتحن اللہ قلبہ بالایمان فلیضربکم علی الدین قال ابوبکر انا ہو یا رسول اللہ قال لا قال عمر انا ہو یا رسول اللہ قال لا ولکن ھو الذی یخصف النعل وکان اعطی علیا نعلہ یخصفہا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کفار قریش کے چند آدمی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا محمد ہم آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں جناب کی خدمت میں ہمارے غلام چلے آئے ہیں جنکو نہ دین کی رغبت ہے نہ فقہ کی خواہش ہے بجز اسکے نہیں کہ وہ ہماری کھیتی اور مال سے بھاگ کر آئے ہیں آپ انکو ہمیں واپس دیدیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں پھر حضرتؐ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ بھی عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں۔ آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں حضرت کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمانے لگے اے قریش کی جماعت خدا کی قسم ہے اللہ تعالے تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جسکے دل کو اللہ تعالے نے ایمان کے ساتھ امتحان کر لیا ہے وہ دین پر تمہیں قتل کرے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ میں ہوں فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ شخص ہے جو جوتا سیتا ہے اور حضرتؐ نے علیؑ کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تھا وہ حضرت کا جوتا سی رہے تھے ❊

جناب امیرؑ کے دل کو خدا تعالی کا ہدایت کرنا اور زبان کو ثابت رکھنا

(۱) عن علی قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن وانا شاب حدیث السن فقلت یا رسول الله انت تبعثنی
الی قوم یکون بینهم احداث وانا شاب حدیث السن قال ان الله سیهدی قلبک ویثبت لسانک قال فما
شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجه احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں نوجوان چھوٹی
عمر کا تھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر روانہ فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
مجھے ایسی قوم میں بھیجتے ہیں ان میں واقعات پیدا ہو گئے ہیں اور میں نوجوان کم عمر ہوں قضا کی باریکیوں
کو نہیں جانتا حضرت نے فرمایا پروردگار تیرے دلکو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا جناب امیر
کہتے ہیں۔ تب سے مجھے دو آدمیوں کے قضیہ فیصل کرنے میں کبھی شک پیدا نہیں ہوا +

(۲) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم حین بعثه ببراءة قال یا رسول الله انی لست باللسن ولا بالخطیب
قال لا بد لی ان اذهب بها انا او تذهب بها انت قال فان کان لا بد فاذهب بها انا قال انطلق
فان الله یثبت لسانک ویهدی قلبک قال ثم وضع یده علی فیه (اخرجه احمد) جناب امیر علیہ السلام
سے روایت ہے کہ جبکہ مجھے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سورہ برائت دیکر بھیجنے لگے میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ نہ میں زبان آور ہوں اور نہ خطیب حضرت نے فرمایا [illegible] پڑے گا یا تمہیں
اسکے سوا چارہ نہیں میں نے عرض کیا جبکہ ایسی ہی ناچاری ہے تو جانے کیلیے حاضر ہوں فرمایا جاؤ خدا
تمہاری زبان کو درست رکھے گا اور دلکو ہدایت کرے گا۔ پھر حضرت نے اپنا دست مبارک میرے مونہہ پر رکھا

جناب امیر کا بمنزلہ کعبہ کے ہونا

عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل علی فی هذه الامة کمثل الکعبة المنصوبة النظر الیها
عبادة والحج الیها فریضة (اخرجه ابن المغازلی فی المناقب) ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہے
کہ علی مثل کعبہ کے ہے کہ اسکی طرف نگاہ کرنی عبادت ہے اور اسکا حج فرض ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی انت بمنزلة الکعبة تؤتی ولا تأتی فان اتاک هؤلاء
القوم فسلموا لک هذا الامر فاقبل منهم وان لم یأتوک فلا تأتهم حتی یأتوک (اخرجه الدیلمی فی فردوس
الاخبار واخرجه ابن الاثیر عن علی فی اسد الغابة) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تو بمنزلہ کعبہ کے ہے جیسے کہ لوگ تیرے پاس آئیں نہ کہ تو لوگوں کے
پاس جائے پس اگر یہ قوم تیرے پاس آکر امر خلافت کو تیرے سپرد کریں تو ان سے قبول کر لیو اور اگر نہ آئیں
تو ان کے پاس مت جائیو یہاں تک کہ خود وہ تیرے پاس آئیں +

جناب امیر کا مثل قل ہو اللہ کے ہونا

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی الناس مثل قل ھو اللہ فی القرآن (اخرجہ الدیلمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی مثال لوگوں کے درمیان ایسی ہے جیسے کہ قل ھو اللہ قرآن میں +

جناب امیر کا لوگوں کے لیے باب حطہ ہونا

عن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب حطۃ من دخلہ کان مومنا ومن خرج منہ کان کافرا (اخرجہ الدارقطنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ علی باب حطہ ہے (یعنے گناہوں کے کفارہ کا دروازہ ہے) جو شخص اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکل گیا وہ کافر ہے +

جناب امیر کی ایک ضرب کا تمام امت کے اعمال سے افضل ہونا

(۱) عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمبارزۃ علی بن ابی طالب لعمرو بن عبدود یوم الخندق وضربۃ علی افضل من عمل امتی الی یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کے روز عمرو بن عبدود کے ساتھ جناب امیر کے مقابلہ کرنے کی نسبت فرمایا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کے لوگ کرتے رہیں گے علی کی یہ ایک ضرب افضل ہے +

(۲) عن شھر بن حکیم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خندق لمبارزۃ علی لعمرو بن عبدود افضل اعمال امتی الی یوم القیامۃ (اخرجہ الحاکم) شہر بن حکیم اپنے والد سے ناقل ہیں کہ خندق کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کا عمرو بن عبدود سے مقابلہ کرنا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کے لوگ کریں گے۔ افضل ہے۔

جنگ میں جناب امیر کے چپ و راست میں جبرئیل و میکائیل کا ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لاعطین الرایۃ لرجل

یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله کرار غیر فرار یفتح الله علیه جبریل عن یمینه ومیکائیل عن یساره فبات الناس متشوقین فلما اصبح قال این علی قالوا یا رسول الله ما یبصر قال ابعثوا الیه فجاء فقال النبی صلی الله علیه وسلم ادن منی فدنا منه فتفل فی عینیه ومسحهما بیده فقام علی من بین یدیه کانه لم یرمد (اخرجه المتقی فی کنز العمال) حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنہ روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے روز آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو الله اور الله کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور الله اور اسکا رسول اسے دوست رکھتے ہیں وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں خدا اسکو فتح دیگا جبرئیل اسکے دہنے اور میکائیل اسکے بائیں ہوگا۔ لوگ رات کو شتیاق میں سو رہے جب صبح ہوئی حضرت نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول الله انکی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ فرمایا اسے بلاؤ پس جب وہ حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا میرے قریب آؤ وہ حضرت کے پاس گئے حضرت نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا اور اپنے ہاتھوں سے انکو چھوا علی اوٹھ کھڑے ہوئے گویا انکی آنکھیں دکھتی ہی نہ تھیں ❊

(۲) عن عمر بن حبشی انه قال حین قتل علی خطبنا الحسن فقال لقد فارقکم رجل ما سبقه الاولون ولا یدرکه الآخرون کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یبعثه بالرایة وجبریل عن یمینه ومیکائیل عن شماله لا ینصرف حتی یفتح علیه (اخرجه احمد والنسائی والدولابی وابن جریر فی تاریخه) عمر بن حبشی نقل کرتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے جناب امام حسن علیہ السلام ہمکو خطبہ سنانے کے لیے اوٹھے اور فرمایا آج تم سے ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ اس سے نہ پہلے لوگ سبقت لے گئے ہیں اور نہ پچھلے لوگ اس تک پہنچ سکینگے جب رسول الله صلی الله علیہ وسلم علم دیکے ساتھ روانہ فرماتے تو جبرئیل انکے داہنے ہاتھ کی طرف اور میکائیل انکے بائیں ہاتھ کی طرف ہوتے اور وہ فتح کیے بغیر نہیں لوٹتے تھے۔

(۳) عن عثمان بن عبد الله القرشی قال قال علی فی انشاد له خطبها یوم بویع عثمان للمہاجرین والانصار انشدکم الله هل تعلمون انی کنت اذا قاتلت بین یدی النبی صلی الله علیه وسلم قاتلت الملائکة عن شماله قالوا اللهم نعم (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) عثمان بن عبد الله قرشی نقل کرتے ہیں جس روز عثمان رضی الله عنہ کی بیعت ہوئی اس روز جناب علی نے خطبہ کے درمیان مہاجرین اور انصار سے بیان فرمایا آیا تمہیں معلوم ہے کہ جناب رسالت مآب صلی الله علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ کھڑا ہو کر جنگ کیا کرتا تو فرشتے حضرت کے بائیں طرف ہوا کرتے تھے سب نے کہا خدا گواہ ہے سچ ہے ❊

کہ قرآن مجید چار حصوں میں نازل ہوا ہے پس اسکا ایک ربع ہماری شان میں ہے۔ اور ایک ربع ہمارے دشمنوں کے حق میں ہے۔ اور ایک ربع میں قصص اور امثال ہیں۔ اور ایک ربع میں فرائض اور احکام ہیں۔ اور ہماری شان میں قرآن مجید کی بزرگ آیتیں ہیں ❊

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال نزلت فی علی ثلثمائۃ ایۃ (اخرجہ ابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی شان میں تین سو آیتیں نازل ہوئی ہیں ❊

(۶) عن مجاهد رحمۃ اللہ علیہ قال نزل فی علی سبعون ایۃ (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے حق میں ستر آیتیں اتری ہیں ❊

آیات

{۱} انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (سورہ احزاب)

ترجمہ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا ❊

(۱) عن عائشۃ رض قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال - انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن ابی حاتم والحاکم والسیوطی فی الدر المنثور) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو ایک سیاہ بالوں کی کملی منقش اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے پس جناب امام حسن بن علی آئے حضرت نے انکو اس میں داخل کر لیا۔ پھر جناب امام حسین آئے انکو بھی آپنے داخل کر لیا۔ پھر جناب فاطمہ تشریف لائیں حضرت نے انکو بھی لے لیا پھر جناب علی رض تشریف لائے آپنے انکو بھی اسمیں لے لیا۔ پھر آپنے یہ آیت پڑھی۔ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرنے تمکو خوب پاک کرنا ❊

(۲) عن ام المومنین ام سلمۃ رض قالت ان ھذہ الایۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ نزلت فی بیتی وانا جالسۃ عند الباب فی البیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ وحسن وحسین فجللھم بکساء وقال اللھم ھؤلاء اھل

جناب امیرؑ کا کسی جنگ سے بغیر فتح کے نہ پھرنا

عن الحسن انہ قال حین قتل علی قتلتم واللہ رجلا فی لیلۃ نزل فیہا القرآن و فیہا رفع عیسی بن مریم و فیہا قتل یوشع بن نون فتی موسی واللہ ما سبقہ احد کان قبلہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسریۃ و جبرئیل عن یمینہ و میکائیل عن شمالہ لا ینصرف حتی یفتح علیہ (اخرجہ الدولابی)
جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے جناب امام حسن علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا واللہ تمنے ایک ایسے آدمی کو ایسی رات میں قتل کیا ہے کہ جس رات میں قرآن شریف نازل ہوا ہے اور جسمیں جناب عیسے علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور جس میں جناب موسی علیہ السلام کا نوجوان یوشع بن نون مارا گیا ہے کوئی اسپر سبقت نہیں لے گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اسکو فوج کے ساتھ بھیجتے تھے جبرئیل اسکے داہنے طرف اور میکائیل اسکی بائیں طرف ہوا کرتے تھے وہ بغیر فتح کے نہیں واپس آتے تھے

جناب امیرؑ کا دنیا و آخرت میں حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن علی قال کسرت یدی یوم احد فسقط اللواء من یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الحضرمی والخوارزمی)
جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب احد کے روز علی کا ہاتھ زخمی ہوگیا اور علم انکے ہاتھ سے گر گیا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اسکے بائیں ہاتھ میں پکڑا دو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے
(۲) عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی و تودی دینی و توارینی فی حفرتی و تفی بذمتی و انت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الدیلمی)
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم ہمارے جسم اطہر کو غسل دوگے اور ہمارے قرض کو ادا کروگے اور ہمکو قبر میں رکھوگے اور جو امر کہ ہمارے ذمہ ہے اسکو پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں ہمارے علمدار ہو۔

حضرت امیرؑ کا کل غزوات میں تبوک کے سوا حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ هو اول عربی و عجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وهو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وهو الذی

غسلہ وادخلہ فی القبر (اخرجہ الترمذی وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ جناب علی علیہ السلام مین چار صفتین ایسی ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہین وہ سب عرب اور عجم کے باشندون سے پہلے شخص ہین کہ جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی ہے اور وہ ایسے شخص ہین کہ آنحضرت کا علم ہر ایک غزوہ مین انکے پاس تہا۔ اور وہ ایسے شخص ہین کہ جس روز حضرت کے پاس سے لوگ بہاگ گئے تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ ایسے شخص ہین کہ انہون نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین اتارا ●

(۲) عن ثعلبۃ بن ابی مالک قال کان سعد بن عبادۃ صاحب رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المواطن کلہا فاذا کان وقت القتال اخذہا علی (اخرجہ ابن الاثیر الجزری فی اسد الغابہ) ثعلبہ بن مالک سے روایت ہے کہ ہر ایک غزوہ مین سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار تہے جب لڑائی کا وقت ہوتا تہا تو جناب علی علم کو اٹھا لیتے تہے ●

(۳) عن ابن عباس قال کان علی آخذ رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر والمشاہد کلہا (اخرجہ احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ غزوہ بدر اور تمام مشاہد مین جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علمدار تہے ●

خیبر کے روز آنحضرت کا جناب امیر کو علم دینا

اخرجہ احمد والبخاری والمسلم عن سہل بن سعد واحمد والنسائی والبزار (عن ابن عباس) والطبرانی (عن علی ابن عمر) والنسائی وابو حاتم (عن ابی ہریرۃ) والبخاری والمسلم وابو حاتم (عن سلمۃ ابن الاکوع) والنسائی والطبرانی (عن عمران بن حصین وابی لیلی) واحمد والنسائی (عن ہبیرۃ بن مریم) واحمد والنسائی والترمذی (عن سعد) واحمد (عن ابی سعید الخدری) و ابن اسحاق (عن سلمۃ) والنسائی عن عبد اللہ بن بریدۃ) باختلاف بیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علیہ یحب اللہ ورسولہ فبات الناس یدوکون لیلتہم ایہم یعطاہا فلما اصبح فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجوان یعطاہا فقال این علی بن ابی طالب فقال ہو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق فی عینیہ ودعا لہ فبرا حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ ففتح اللہ علی یدیہ امام احمد اور بخاری اور مسلم نے (سہل بن سعد سے) اور امام احمد نسائی اور بزار نے

نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (جناب امیر اور ابن عمر) سے اور نسائی اور ابو حاتم نے (ابو ہریرہ) سے اور بخاری اور مسلم اور ابو حاتم نے (سلمہ بن الاکوع) سے اور نسائی اور طبرانی نے عمران بن حصین اور ابو لیلیٰ سے اور احمد اور نسائی نے (بریدہ ابن مریم) سے اور احمد اور نسائی اور ترمذی نے (سعد) سے اور احمد نے (ابو سعید خدری) سے اور ابن اسحاق نے (سلمہ) سے اور نسائی نے (عبد اللہ بن بریدہ) سے تھوڑے تھوڑے اختلاف کیساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ بتحقیق خیبر کے روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ہم ایسے شخص کو علم دینگے کہ اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ پر فتح دیگا۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ لوگ تمام رات یہ خیال کرتے رہے کہ دیکھیے علم کس کو عطا ہوتا ہے صبح لوگ حضرتؐ کے پاس گئے ہر ایک شخص علم کے عطا ہونیکا امیدوار تھا حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھ رہی ہیں آپنے فرمایا اسکے پاس آدمی بھیجو۔ پس وہ آگئے حضرتؐ نے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا فرمائی وہ ایسے ہو گئے کہ گویا انکی آنکھوں میں درد تھا ہی نہیں۔ پھر آپنے علم ان کے سپرد کیا +

(۱) عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ قال فبات الناس یدوکون لیلتہم ایہم یعطاہا فقال این علی بن ابی طالب قالوا یشتکی عینیہ یا رسول اللہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق فی عینیہ ودعا لہ فبرأ حتی لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی اقاتلہم حتی یکونوا مثلنا قال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام واخبرہم بما یجب علیہم من [illegible] فیہ فواللہ لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم (اخرجہ صاحب البخاری والمسلم باختلاف بعض الالفاظ) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے کہ اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ پر فتح دیگا رات بھر لوگ ذکر کرتے رہے کہ کس کو دیا جائیگا پس حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں آپنے فرمایا انکے لیے آدمی بھیجو جب وہ آئے حضرتؐ نے انکی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا خیر کی وہ اچھے ہو گئے گویا ان کو درد نہیں تھا آپنے ان کو علم دیا علی کہنے لگے یا رسول اللہ آیا میں ان سے جنگ کروں جبتک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں حضرتؐ نے فرمایا سیدھے چلے جاؤ یہانتک کہ تم انکے میدان میں جا پہونچو۔ اور جو کچھ کہ خدا کا حق واجب ہے اس سے انہیں خبردار کرو واللہ اگر تیری وجہ سے خدا ایک آدمی کو ہدایت دیدے تو تیرے لیے سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر ہے +

(٢) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادفعن الرایۃ الیوم رجلا یحب اللہ ورسولہ و
یحبہ اللہ ورسولہ فتطاول القوم فقال این علی فقالوا یشتکی عینیہ فدعاہ فبزق فی یدیہ ومسح بہما
عینی علی ثم دفع الیہ الرایۃ ففتح اللہ علیہ (اخرجہ النسائی وابو حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہم آج علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے
رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں پس قوم نے ہاتھ بڑہائے
حضرت نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا انکی آنکھیں دکھتی ہیں حضرت نے انکو بلایا اپنے ہاتھوں
پر لعاب دہن کو ملکر علی کی آنکھ کو لگایا پھر انکو علم دیا اللہ نے انہیں فتح عطا کی ۔

(٣) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لاعطین ہذہ الرایۃ رجلا یحب اللہ
ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علیہ قال عمر رضی اللہ عنہ فما احببت الامارۃ الا یومئذ فتشارفت
لہا فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فاعطاہ ایاہا وقال امش ولا تلتفت فسار علی شیئا ثم وقف
ولم یلتفت فصرخ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علی ما اقاتل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتلہم
حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فاذا فعلوا ذلک فقد منعوا منک دماءہم واموالہم الا
بحقہا وحسابہم علی اللہ عز وجل (اخرجہ النسائی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا کہ البتہ ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا
ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں اللہ تعالی اسے فتح دیگا ۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
اس روز کے سوا میں نے کبھی امارت کی آرزو نہیں کی میں نے نگاہ پھر کر دیکھا پس حضرت نے علی کو بلایا اور
علم انکو دیدیا اور فرمایا جاؤ اور مت لوٹو ۔ علی تھوڑی دور جاکر ٹھیر گئے مگر لوٹے نہیں ۔ حضرت کو آواز بلند
کہنے لگے یا رسول اللہ میں کس بات پر ان سے جنگ کروں حضرت نے فرمایا ان سے جنگ کرو یہانتک کہ وہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر گواہی دیں جب ان لوگوں نے ایسا کیا تو انہوں نے اپنا خون اور مال بچالیا
مگر خدا کو حساب دینا انپر باقی رہیگا ۔

(٤) عن سلمۃ بن الاکوع قال خرجنا بخیبر وکان عمی عامر یرتجز بالقوم واللہ لولا اللہ ما
اہتدینا ۔ ولا تصدقنا ولا صلینا ۔ ونحن عن فضلک ما استغنینا ۔ فثبت الاقدام ان لاقینا
وانزلن سکینۃ علینا ۔ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا فقالوا عامر فقال غفر اللہ لک یا
عامر وما استغفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل خصہ الا استشہد قال عمر رضی اللہ عنہ لولا
اللہ لو متعتنا بعامر ۔ فلما قدمنا خیبر خرج مرحب یخطر بسیفہ وہو یقول قد علمت

خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب + فنزل عامر - فقال ۵ قد علمت خیبر انی عامر + شاکی السلاح بطل مغامر + فاختلفا ضربتین فوقع سیف مرحب فی فرس عامر فذهب لیتقل له فوقع سیفه علی نفسه فقطع اکحل فکان فیها نفسه واذا نفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقولون بطل عمل عامر قتل نفسه فاتیت رسول الله صلی الله علیہ وسلم وانا ابکی فقلت یارسول الله ابطل عمل عامر فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من قال قلت ناس من اصحابک فقال بل له اجر مرتین ثم ارسلنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم الی علی فالفیتہ وهو ارمد فقال لاعطین الرایة الیوم رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله فجئت به اقوده وهو ارمد حتی اتیت به النبی صلی الله علیہ وسلم فبصق فی عینیه فبرء واعطاه الرایة وخرج مرحب فقال قد علمت خیبر انی مرحب - شاکی السلاح بطل مجرب + اذا اللیوث اقبلت تلهب + واحجمت عن صولة المجیب + حملت حمای ابدلا تقرب + اطعن احیانا وحینا اضرب + ان غلب الدهر فانی اغلب والقرن عندی بالدماء مخضب - فقال علی ۵ انا الذی سمتنی امی حیدره + کلیث غابات کریه المنظره + ضرغام اجام ولیث قسوره + عبل الذراعین شدید القصره مطر اکیلکم بحتریه کیلی المسندره + اضربکم ضربا یبین الفقره + واترک القرن بقاع جزره اضرب بالسیف رقاب الکفره + ضرب غلام ماجد ذا خروده + من یترک الحق یقوم صغره + اقتل منهم سبعة او عشره + فکلهم اهل فسوق فجره + قال فضربه ففلق راس مرحب فقتله وکان الفتح علی یدے علی بن ابی طالب (اخرجه ابو حاتم) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خیبر کو جانے لگے میرا چچا عامر قوم میں رجز کہہ رہا تھا - اگر ہمکو خدا ہدایت نکرتا - نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے - ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہیں - پس جب ہم دشمنوں کے ملیں تو تو ہمارے قدم ثابت رکہہ - اور تو ہمپر تسلی نازل کر - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا یہ عامر ہے - حضرت نے فرمایا اے عامر اللہ تجہے بخشے - حضرت کبہی کسیکو خصوصیت سے دعا نہیں دیتے تہے کہ وہ شہید نہیں ہو جاتا تہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ عامر کے ساتھ ہمیں بہی دعا میں شریک کرتے تو کیا اچہا ہوتا - جب ہم خیبر میں پہنچے مرحب نکلکر اپنی تلوار اچہالنے لگا وہ انکا بادشاہ تہا اور یہ رجز کہہ رہا تہا - خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں - تیز ہتہیاروں والا بہادر تجربہ کار ہوں - عامر رضی اللہ عنہ اسکے مقابلہ پر گئے اور یہ رجز کہنے لگے - خیبر جانتا ہے میں عامر ہوں - تیز ہتہیاروں والا بہادر ہلاکت کی جگہ میں بے اندیشہ گہسنے والا ہوں - دونوں نے وار کیے مرحب کی چوٹ عامر کے گہوڑے کو لگی وہ ان کو گرانے لگا انکی اپنی تلوار انکو لگ گئی جس سے انکی شاہ رگ کٹ گئی جسمیں سانس باقی تہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے کیونکہ اس نے خود آپ کو ہلاک کیا
ہے میں روتا ہوا حضرتؐ کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے۔ حضرتؐ فرمانے لگے
کون کہتا ہے۔ میں نے کہا حضورؐ کے اصحاب کہتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد کیا بلکہ اس کے لیے دو دفعہ کی شہادت کا
اجر ہے۔ پھر حضرتؐ نے مجھے علی علیہ السلام کے پاس بھیجا میں انکا ہاتھ پکڑ کر آنحضرتؐ کے پاس لایا انکی آنکھیں
دکھ رہی تھیں آنحضرتؐ نے فرمایا البتہ ہم آج علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہو
اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں۔ میں انکو لیکر آیا وہ آشوب چشم رکھتے تھے یہاں تک کہ میں
انکو اپنے ہمراہ حضرتؐ کے پاس لیکر آیا۔ حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں میں لگایا وہ اچھی ہو گئیں حضرتؐ
نے انکو علم دیا۔ مرحب نکلکر رجز کہنے لگا خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں۔ تیز ہتھیاروں والا بہادر تجربہ کار ہوں
جب شیر معرکہ میں واسطے ہمنا گرد شعلہ ہوتی ہیں اور ہٹ جاتی ہیں حملہ سے مرحب کے کہ صاحب بادشاہ کا۔ خاک
ہوا کہ خوف کی جگہ میں کوئی نزدیک نہیں پہنچ سکتا۔ کبھی میں نیزہ مارتا ہوں۔ اور کبھی تلوار لگاتا ہوں اگر زمانہ
مغلوب بھی ہو جائے تو بھی میں غالب رہوں۔ اور میرے نزدیک خون میں رنگا ہوا ہے۔ جناب علی علیہ السلام
نے فرمایا میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔ جیسے بیشہ کا شیر کرار دہشت ناک شجاعت
کے بیشہ کا شیر اور درندہ شیر۔ قوی بازو اور سخت گردن والا میں تلوار کے بڑے پیمانے سے تمہیں ناپتا
ہوں تم کو ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کے مہرے ایک ایک ہو جائیں گے۔ میں سخت زمین
میں نیزے کو گاڑتا ہوں تلوار سے کافروں کی گردن مارتا ہوں۔ نوجوان قوم کے بزرگ زور مند کی ضرب ہے
اس شخص کے لیے جو حق کو چھوڑ کر ذلت کو قائم کرتا ہے۔ میں ان میں سے سات یا دس آدمی قتل کرونگا۔
کہ وہ سب فاسق و فاجر ہیں۔ پھر جناب امیرؑ نے مرحب پر ایک ایسا وار کیا کہ مرحب کا سر کٹ کر گر گیا اور فتح جناب
امیرؑ کے ہاتھ پر رہی۔

(۵) عن عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی عن ابیہ قال لما کان یوم خیبر اخذ ابو بکر اللواء فلما کان من الغد
اخذ عمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادفعن لوائی الی رجل لم یرجع حتی یفتح اللہ علیہ فصلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الغداۃ ثم دعا باللواء فدعا علیا وھو یشتکی عینیہ فمسحھما ثم دفع الیہ اللواء
ففتح (اسد الغابہ) عبد اللہ ابن بریدۃ الاسلمی اپنے والد سے ناقل ہیں کہ خیبر کے روز حضرت ابو بکر علم لیکر گئے پھر دوسرے روز عمر
علم لیکر گئے پھر حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا میں اپنا علم ایک ایسے شخص کو دونگا جو بغیر
فتح کے نہیں لوٹے گا۔ پھر حضرتؐ نے اشراق کی نماز پڑھی اور علم منگایا اور علی کو بلایا انکی آنکھیں دکھ رہی
تھیں حضرتؐ نے انپر ہاتھ پھیرا پھر جناب علی علیہ السلام کو علم دیا۔ اور خیبر انھوں نے فتح کیا۔

(٦) عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن ابیه انه قال لعلی وکان یسیر معه ان الناس قد انکروا منك انك تخرج
فی البرد فی الملاء وتخرج فی الحر فی الحشو والثوب الغلیظ قال اولم تکن معنا بخیبر قال فان رسول الله
صلی الله علیه وسلم بعث ابابکر وعقد له الرایة فرجع فبعث عمرا وعقد له الرایة فرجع بالناس فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لاعطین الرایة رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله کرارا لیس بفرار فارسل الی وانا
ارمد فقلت انی ارمد فتفل فی عینی وقال اللهم اکفه اذی الحر والبرد فما وجدت حرا بعد ذلك ولا
بردا (اخرجه احمد والنسائی) عبد الرحمن بن ابی لیلے اپنے والد سے ناقل ہیں کہ وہ سفر میں جناب امیر علیہ
السلام کے ہمرکاب تھے جناب امیر سے کہنے لگے۔ لوگ آپکی بات کو برا جانتے ہیں .... کہ آپ
جاڑے میں باریک کپڑا اور گرمی میں سبرق کا اور موٹا کپڑا پہنتے ہیں جناب امیر فرمانے لگے کیا تم خیبر میں
ہمارے ساتھ نہیں تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ساتھ دیا
اور وہ لوٹ آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ہمراہ کیا وہ بھی لوگوں کے ساتھ واپس آگئے پھر حضرت
نے فرمایا البتہ ہم علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول
اس سے محبت کرتے ہیں [illegible] مجھے آدمی بھیجکر بلایا میری آنکھیں دکھ رہی تھیں میں نے عرض کیا مجھے
آشوب چشم ہے آپنے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اے پروردگار۔ گرمی اور سردی کی
ایذا سے اسے بچا چنانچہ پھر اسکے بعد نہ گرمی نے ستایا نہ سردی نے۔

(٧) عن ابی بردة قال حاصرنا خیبر فاخذ اللواء ابوبکر فلم یفتح له ثم اخذه عمر من الغد فانصرف فلم
یفتح له واصاب الناس یومئذ شدة وجهد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی دافع لوائی غدا الی
رجل یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله لا یرجع حتی یفتح الله له فبتنا طیبة انفسنا ان الفتح غدا فلما
اصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی صلوة الغداة ثم قام قائما ودعا باللواء والناس علی مصافهم
فما منا انسان له منزلة عند رسول الله صلی الله علیه وسلم الا وهو یرجو ان یکون صاحب اللواء فدعا
علی ابن ابی طالب وهو ارمد فتفل فی عینیه ومسح عنه ودفع الیه اللواء ففتح الله علیه وقال انا فیمن
تطاول لها (اخرجه احمد والنسائی والبزار وابن جریر الطبری) ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم
نے خیبر کا محاصرہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی دوسرے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علم لیا
اور فتح نہ ہوئی۔ اس روز لوگوں کو سخت تکلیف پیش آئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کل اپنا
علم ایک ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اس سے
محبت رکھتے ہیں وہ بغیر فتح کے نہیں لوٹیگا۔ ہم رات کو خوشدل ہو کر سو گئے کہ کل فتح ہوگی جب صبح

ہوئی اور حضرت نے اشراق کی نماز پڑہکر سر وقد کہڑے ہو گئے اور علم طلب کیا لوگ صف باندہے کہڑے تہے ہم مین سے کوئی آدمی نہ تہا جسکی کچہ بہی حضرت کے پاس منزلت تہی کہ وہ صاحب علم ہونیکی آرزو نہ رکہتا ہو۔ پس حضرت نے علی بن ابی طالب کو بلوایا انکی آنکہون مین آشوب تہا حضرت نے ہاتہ پہیرا اور علم انکے سپرد فرمایا اور اللہ تعالے نے انکو فتح دی ابو بریدہ کہتے ہین کہ مین بہی انہین لوگون مین سے تہا جنہون نے علم کی طرف ہاتہ بڑہایا تہا ✦

(۸) عن بریدة الاسلمی قال لما کان یوم خیبر نزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بحضرة اہل خیبر فاعطی عمر لواء فنہض معہ من نہض من الناس فلقوا اہل خیبر فانکشف عمر واصحابہ فرجعوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاعطین اللواء رجلا یحبہ اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما کان الغد تبادر ابو بکر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وہو ارمد فتفل فی عینیہ و اعطاہ اللواء ونہض معہ من الناس من نہض فلقوا اہل خیبر فاذا مرحب یرتجز وہو یقول ؎ قد علمت خیبر انی مرحب الا فاختلف ہو وعلی ضربتین فضربہ علی علی ہامتہ حتی عض منہا البیض و انتہی الی راسہ وسمع اہل العسکر صوت ضربتہ فما تتام۔ اخر الناس مع علی حتی فتح اللہ علیہ اخرجہ احمد والنسائی) بریدة الاسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب خیبر کا روز آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کے سامنے جا اترے حضرت نے عمر رضی اللہ عنہ کو علم دیا انکے ساتہ جن لوگون نے اٹہنا تہا وہ اٹہے پس اہل خیبر سے آملے حضرت عمر کے دوست پراگندہ ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے حضرت نے فرمایا البتہ ہم علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت رکہتے ہین جب دوسرا روز ہوا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑہے۔ حضرت نے جناب علی کو بلوایا انکی آنکہون میں آشوب تہا حضرت نے انکی آنکہون مین اپنا لعاب دہن لگا کر علم انکو دیدیا۔ اور جس نے انکے ساتہ اٹہنا تہا اٹہ کہڑا ہوا۔ پس اہل خیبر آملے مرحب رجز کہہ رہا تہا کہ خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون۔ اسکے اور جناب علی کے درمیان مار چلی جناب امیر نے اسکے سر پر تلوار ماری کہ خود کو کاٹ کر اسکے سر مین بیٹہ گئی تمام اہل لشکر نے جناب امیر کی ضرب کے آواز کو سنا۔ ابہی آپ کی ضرب پوری بہی نہ ہونے پائی تہی کہ لوگون نے حملہ کیا اور اللہ تعالے نے جناب امیر کو فتح دی ✦

(۹) عن عمران بن حصین قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایة رجلا یحبہ اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فدعا علیا وہو ارمد ففتح اللہ علی یدیہ (اخرجہ النسائی) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو

محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہین پہر آپنے علی کو بلوایا وہ آشوب چشم سے تہے اللہ نے انکو فتح دی ٭

(١٠) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الرایۃ فہزہا ثم قال من یاخذہا بحقہا فجاء فلان فقال انا فقال امض ثم جاء رجل فقال امض ثم قال والذی کرم وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین ہذہ الرایۃ رجلا لا یفر یفتح اللہ علی یدیہ فدعا علیا فاعطاہ ففتح اللہ علیہ خیبر و فدک (اخرجہ احمد فی المناقب)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بہ تحقیق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم پکڑ کر ہلایا پہر ارشاد کیا کون ہے جو اس علم کو پکڑے اس کے حق پکڑنے کا پس فلان شخص آیا اور کہنے لگا مین حضرت نے فرمایا اپنے رستہ پر چلا جا پہر ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو بزرگ کیا ہے مین یہ علم ایک ایسے آدمی کو دونگا کہ اللہ تعالے اسے فتح دیگا پس علی کو بلایا اور علم انکو دیا اللہ تعالی نے خیبر اور فدک پر انکو فتح دی ٭

(١١) عن سلمۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر الصدیق بالرایۃ الی بعض حصون خیبر فقاتل ولم یکن فتح وقد جہد ثم بعث الغد عمر بن الخطاب فقاتل ثم رجع ولم یکن لہ فتح وقد جہد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ یفتح اللہ علی یدیہ کرار لیس بفرار فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وہو ارمد فتفل فی عینیہ قال خذ ہذہ الرایۃ فامض بہا حتی یفتح اللہ علیک قال فخرج واللہ بہا یہرول ہرولۃ وانا خلفہ اتبع اثرہ حتی رکز رایتہ فی رضیم من حجارۃ تحت الحصن فاطلع علیہ یہودی من راس الحصن فقال من انت فقال انا علی ابن ابی طالب قال واللہ قد علوتم ما نزل علی موسی بانک قال فما رجع حتی فتح اللہ علی یدیہ (اخرجہ ابن اسحاق) سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیبر کے بعض قلعون کی طرف روانہ کیا وہ جاکر وہان لڑے باوجودیکہ انہون نہایت کوشش کی فتح نہ ہوئی پہر حضرت نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بہیجا وہ بہی وہان جاکر لڑے اور نہایت کوشش کی فتح نہ ہونے سے وہ بہی واپس آگئے پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول کو پیار کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہین اور اسکے ہاتہ سے اللہ فتح دیگا وہ حملہ کرنے والا ہے بہاگنے والا نہین پس حضرت نے علی کو بلایا انکو آشوب چشم تہا حضرت نے انکی آنکہون مین اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اس علم کو لیکر جاؤ وہ علم لیکر روانہ ہوئے یہانتک کہ اللہ نے انکو فتح دی سلمہ کہتے ہین واللہ وہ علم لیکر دوڑتے ہوئے نکلے مین انکے پیچہے پیچہے جا رہا تہا

انھوں نے اپنا علم سخت پتھر پر زمین میں قلعہ کی نیچے گاڑ دیا قلعہ کے اوپر سے ایک یہودی نے جھک کر کہا تو کون ہے جناب امیر نے جواب دیا میں علی بن ابی طالب ہوں وہ کہنے لگا واللہ تم غالب آؤ گے موسیٰ علیہ السلام پر جو کچھ نازل ہوا سلمہ کہتے ہیں پس جناب امیر فتح کے ہونے تک واپس نہ ہوئے ۔

(۱۲) عن علی ما رمدت عینی منذ مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجھی وتفل فی عینی یوم خیبر حین اعطانی الرایۃ (اخرجہ احمد وابو یعلی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خیبر کے روز جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے علم عطا کیا اور میرے مونھ پر ہاتھ پھیرا اور میری آنکھوں میں اپنے دہن لعاب لگایا تب سے میری آنکھیں نہیں دکھیں ۔

(۱۳) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس عند ابن عباس اذ اتاہ تسعۃ رھط فقالوا اما ان تقوم معنا واما ان تخلون بھؤلاء وھو یومئذ صحیح قبل ان یعمی قال انا اقوم معکم فتحدثوا ولا ادری ما قالوا فجاء ینفض ثوبہ ویقول اف وتف یقعون فی رجل لہ عشر وقعوا فی رجل قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا لا یخزیہ اللہ ابدا فاستشرف من استشرف فقال این علی قالوا ھو فی الرحا یطحن قال وما کان احدکم لیطحن من قبلہ فدعاہ وھو ارمد ما کان ان یبصر فنفث فی عینیہ ثم ھز الرایۃ ثلثا فدفعھا الیہ (اخرجہ احمد والنسائی وابن جریر) عمرو بن میمون سے مروی ہے میں ایک روز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چند آدمی آئے ابن عباس سے کہنے لگے تمہارا جی چاہے ہمارے ساتھ چلو یا انکو تخلیہ میں بات کرنے کی اجازت دو اندنوں ابن عباس تندرست تھے انکی آنکھیں نہیں گئی تھیں ابن عباس کہنے لگے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں بعد اسکے انکے ساتھ جاکے کچھ باتیں کیں۔ میں نہیں جانتا کہ ان لوگوں نے کیا کہا جب ابن عباس پھر کر آئے تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہیں۔ اور اف اور تف ان لوگوں پر کہتے ہیں کہ ایسے شخص کے پیچھے پڑے ہیں کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اور ایسے شخص کو برا کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باب میں فرمایا ہے میں اپنا علم ایسے شخص کو دونگا جو اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے پس جس نے اسکی طرف جھانکنا تھا جھانکا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے لوگوں نے عرض کیا وہ چکی پیس رہے ہیں ابن عباس کہتے ہیں کہ ان سے پیشتر کوئی چکی نہیں پیستا تھا پس حضرت نے انکو بلایا انکی آنکھوں میں آشوب تھا کہ وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں میں لگایا بعد اسکے علم کو تین دفعہ جنبش دیکر انکو دیدیا۔

(۱۵) عن ھبیرۃ بن مریم قال خرج الینا الحسن بن علی علیہ السلام وعلیہ عمامۃ سوداء حین قتل علی

بیتی وحامتی اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا فقلت وانا معھم یارسول اللہ قال انک علی الخیر (اخرجہ المسلم والترمذی وصححہ والدولابی والبیھقی وابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححہ وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ بہ تحقیق یہ آیت (نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور لیجاوے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) میرے گھر مین نازل ہوئی ہے مین دروازے کے قریب بیٹھی ہوئی تھی اور گھر مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام تھے حضرتؐ نے انکو چادر اڑھا کر فرمایا۔ اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیتؑ اور میرے مددگار ہین ان سے نجاست کو دور کر اور ان کو پاک کر خوب پاک کرنا۔ پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انکے ساتھ ہون فرمایا تم بہتری پر ہو۔

(۳) عن عمر بن ابی سلمۃ قال نزلت ھذہ الآیۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمۃ وانا فی بیت ام سلمۃ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ وعلیا وحسنا وحسینا وجللھم بکساء ثم قال اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا وقالت ام سلمۃ انا معھم یارسول اللہ قال انت علی مکانک انت علی الخیر (اخرجہ احمد والترمذی وابن جریر والطبرانی وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کہ (نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین نازل ہوئی ہے اور مین بھی انہین کے گھر مین تھا کہ حضرتؐ نے جناب فاطمہؑ اور علیؑ اور حسنین علیہم السلام کو بلوا کر انپر چادر ڈالدی پھر دعا کی اے میرے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہین ان سے نجاست کو دور کر اور پاک کر انکو خوب پاک کرنا۔ ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انہین کے ساتھ ہون فرمایا تو اپنی جگہ پر ہے اور تو بھی نیکی پر ہے۔

(۴) عن واثلۃ بن الاسقع قال اتیت فاطمۃؑ اسالھا عن علی فقالت توجہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلست انتظرہ واذا برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد اقبل ومعہ علی والحسن والحسین فاخذ بید کل واحد منھم حتی دخل الحجرۃ فاجلس الحسن علی فخذہ الیمنی والحسین علی فخذہ الیسری واجلس علیا وفاطمۃ بین یدیہ ثم القی علیھم الکساء ثم قرء انما یرید اللہ لیذھب

كان فيكم بالأمس رجل ما سبقه الأولون ولا يدركه الآخرون إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله
ورسوله فيقاتل جبرائيل عن يمينه وميكائيل عن يساره ثم قال لا يرد الراية حتى يفتح الله عليه (أخرجه النسائي) ہبیرہ بن یریم ناقل ہیں کہ جناب امیر
شہید ہو گئے تھے حسن علیہ السلام ہمارے پاس باہر تشریف لائے انکے سر پر سیاہ عمامہ تھا فرمانے لگے کل ایک شخص تم لوگوں میں ایسا موجود تھا جس پر تو
پہلے لوگ سبقت لیگئے ہیں نہ پچھلے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے بتحقیق جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کل ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے
رسول کو دوست رکھتا ہے جبرئیل اسکے داہنے طرف اور میکائیل اسکے بائیں طرف لڑائی میں ہوتا ہے پھر ارشاد کیا کہ جبتک فتح نہ ہو وہ علم واپس نہ دیگا

(۱۶) عن سعد قال كنت جالسا فتنقصوا علي بن أبي طالب فقلت لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في علي خصال ثلاثة لأن يكون لي واحدة
منهن أحب إلي من حمر النعم سمعته يقول إنه مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي وسمعته يقول لأعطين الراية غدا رجلا يحب
الله ورسوله وسمعته يقول من كنت مولاه فعلي مولاه (أخرجه النسائي) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ
جناب امیر کے حق میں بری باتیں کر رہے تھے میں نے انسے کہا میں نے جناب رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی میں تین باتیں ہیں اگر انمیں
سے ایک بات بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ اونٹوں والی دولت سے بہتر تھی میں نے جناب رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مجھ سے بمنزلہ
ہارون کے ہے موسی سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہیں اور حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ کل ہم علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے پیار
کرتا ہے اللہ اور اسکا رسول اس سے پیار کرتے ہیں اور حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ◆

(۱۷) عن سعد بن أبي وقاص قال أمر معاوية سعدا فقال ما منعك أن تسب أبا تراب فقال أما ما ذكرت ثلاثا قالهن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتركه في بعض مغازيه
فقال له علي يا رسول الله خلفتني مع النساء والصبيان فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبوة بعدي وسمعته
يقول يوم خيبر لأعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال فتطاولنا فقال ادعوا عليا فأتي به أرمد فبصق
في عينيه ودفع الراية إليه ففتح الله عليه ولما نزلت ندع أبناءنا وأبناءكم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال
اللهم هؤلاء أهل بيتي (أخرجه أحمد ومسلم والترمذي والنسائي) سعد بن ابی وقاص کو معاویہ نے کہا تم ابو تراب پر سب کیوں نہیں کرتے
سعد کہنے لگے کیا تمہاری ان تین باتوں کا ذکر نہیں کیا جنکو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپنے علی کو اپنے بعض غزوات میں
ساتھ لیجانے سے چھوڑ دیا جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عورتوں اور لڑکوں کے لیے خلیفہ بنائے جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا تو
راضی نہیں ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے ہے مگر نبوت میرے بعد ممکن نہیں ہے اور میں نے خیبر کے دن سنا ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ
کل ہم علم ایسے آدمی کو دینگے کہ اللہ تعالی اسے فتح دیگا وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو پیار کرتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اسکو پیار کرتے ہیں پس ہم منتظر تھے
فرمایا اور حضرت نے فرمایا علی کو میرے نزدیک بلا لاؤ وہ آنکھوں کے آشوب سے حضرت کے پاس آئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں کو لگایا اور انکو
علم دیا اللہ نے انہیں فتح دی اور جب مباہلہ کی آیت نازل ہوئی حضرت نے علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کو بلا کر فرمایا الہی یہ میرے گھر کے لوگ ہیں

(۱۸) عن سهيل بن صالح عن أبيه أن عمر بن الخطاب قال لقد أوتي علي بن أبي طالب ثلاث خلال لأن أكون أوتيتها أحب إلي من أن أعطى حمر النعم
تزوجه فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وسكناه المسجد والراية يوم خيبر (أخرجه ...) سہیل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب عمر بن الخطاب رض

کہتے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتین دیگئی ہین کہ اگر وہ مجھے دیجاتین تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ کے ملنے سے بہتر تہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائگی مسجد مین۔ خیبر کے روز علم کا دیا جانا۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا ۔

(۱۸) عن ابی ہریرۃ ان عمر بن الخطاب قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منہن احب الی من حمر النعم فسئل ماھی قال زوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ فی المسجد یحل لہ ما لا یحل لی والرایۃ یوم خیبر (اخرجہ ابن السمان) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتین دی گئی ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بات بہی دی گئی ہوتی تو میرے لیے سرخ پشم والے اونٹ سے بہی بہتر تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا اور انکو مسجد مین ہاتہر دینا کہ انکے لیے وہ امر جائز ہے جو مجھے نہین (یعنے جنب کی حالت مین مسجد کے اندر جانا) اور خیبر کے روز کا علم دیا جانا ۔

(۱۹) عن ابن عمر قال کنا نقول خیر الناس ابو بکر ثم عمر ولقد اعطی علی بن ابی طالب ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منہن احب الی من حمر النعم زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ وولدت لہ وسد الابواب الا بابہ واعطاہ الرایۃ یوم خیبر (اخرجہ احمد فی المناقب) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم اکثر کہا کرتے تہے کہ سب لوگون سے بہتر ابو بکرؓ ہین پہر عمر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام ایسی تین باتین ملی ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بہی ملجاتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر ہوتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا۔ اور انکے دروازہ کے سوا سب کے دروازہ بند کرنا اور خیبر کے روز انکو علم دیا جانا ۔

(۲۰) عن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ۔ وکان علی ارمد العین یبتغی ۔ دواء فلما لم یجد مداویا ۔ شفاہ رسول اللہ بتفلۃ ۔ فبورک مرقیا وبورک راقیا ۔ وقال ساعطی الرایۃ الیوم فارسا ۔ فذاک محب للرسول مواتیا ۔ یحب الٰہی والالٰہ یحبہ ۔ فیفتح ھاتیک الحصون التوالیا ۔ فخص بہا دون البریۃ کلہا علیا وسماہ الوصی المواخیا (عینی شرح البخاری) حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے اشعار مین فرماتے ہین کہ علی کو آشوب چشم تہا اور دوا تلاش کرتے تہے پس جبکہ کوئی دوا کرنے والا نہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے لعاب دہن سے شفا دی۔ اللہ مبارک کرے افسون کیا گیا ہوا۔ اللہ مبارک کرے افسون کرنے والا۔ اور فرمایا مین ابہی آج کے دن علم اس شہسوار کو دونگا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکہتا ہے اور موافقت کرنیوالا ہے۔ وہ اللہ کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اسے دوست رکہتا ہے پس وہ

فتح کرے گا یہاں سب قلعوں کو جو لگاتار ہیں پس مخصوص کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خلقت کے سوا علی کو۔ اور انکا نام وصی اور اخی رکھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو سورہ برات کے ساتھ مکہ میں بھیجنا

(۱) عن سعد قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر ببراءۃ حتی اذا کان ببعض الطریق ارسل علیا فاخذھا منہ ثم سار بھا فوجد ابو بکر فی نفسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤدی عنی الا انا او رجل منی (اخرجہ النسائی) عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات کے ساتھ مکہ کو روانہ کیا ابھی وہ تھوڑی دور نہیں گئے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو انکے پیچھے روانہ کیا وہ انسے سورہ برات لیکر مکہ کو چلے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں ملال گذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبان سے ارشاد کیا مجھ سے کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا میں یا وہ آدمی جو میرا ہو۔

(۲) عن انس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم براءۃ مع ابی بکر ثم دعاہ فقال لا ینبغی ان یبلغ ھذا الا رجل من اھلی فدعا علیا واعطاہ ایاھا (اخرجہ النسائی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برارت دیکر مکہ کو بھیجا پھر انکو بلا لیا اور فرمایا میرے گھر کے آدمی کے سوا یہ سورہ کوئی نہیں پہونچا سکتا +

(۳) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث براۃ الی اھل مکۃ مع ابی بکر ثم اتبعہ لعلی فقال لہ خذ ھذا الکتاب فامض بہ الی اھل مکۃ فلحقتہ واخذت الکتاب منہ قال فانصرف ابو بکر وھو کئیب قال یا رسول اللہ انزل فی شئ قال لا الا انی امرت ان ابلغہ انا او رجل من اھل بیتی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سورہ برارت دیکر مکہ کی طرف روانہ کیا۔ پھر علی کو انکے پیچھے بھیجا اور فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کاغذ لے لیا وہ غمگین ہو کر لوٹ آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے حق میں کوئی بات نازل ہوئی ہے فرمایا نہیں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس سورت کو خود پہونچاؤں یا میرے گھر کا کوئی آدمی پہونچائے۔

(۴) عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابا بکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ وقال لا یذھب بھا الا رجل من اھل بیتی ھو منی وانا منہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو برارت دیکر روانہ کیا انکے پیچھے

جناب علی کو روانہ کیا انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سورت کو لے لیا۔ حضرت نے فرمایا اس کو کوئی نہیں پہنچا سکتا مگر وہ آدمی کہ میرے گھر کا ہو اور وہ میرا ہو اور میں اسکا ہوں۔

(۵) عن ابی سعید الخدری و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما قالا بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر رضی اللہ عنہ ببراءۃ فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقۃ علی فعرفہ فاتاہ فقال ما شانی قال خیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنی ببراءۃ فلما رجعنا انطلق ابوبکر رضی اللہ عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ مالی قال خیر انت صاحبی فی الغار وانہ لا یبلغ غیری او رجل منی یعنی علیا (اخرجہ احمد و النسائی) ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور جہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات دیکر مکہ کی طرف روانہ فرمایا۔ جب وہ ضجنان تک پہونچے تو جناب علی علیہ السلام کے ناقہ کی آواز کو سنا حضرت علی کو پہچانکر انکے قریب گئے اور پوچھا مجھے کیا ارشاد ہوا ہے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا خیر ہے۔ حضرت نے مجھے سورہ برات لیجانے کے واسطے حکم دیا ہے۔ پس جب ہم لوٹ کر سرکار کے حضور میں حاضر ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے کیا کوئی حکم ہوا ہے حضرت نے فرمایا تم میرے رفیق غار ہو۔ سوا اسکے کوئی اور بات نہیں کہ میرے سوا یا میرے گھر کے آدمی کے سوا اسکو کوئی دوسرا نہیں پہونچا سکتا تھا۔

(۶) عن علی قال لما نزلت عشر آیات من براءۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا ابا بکر فبعثہ بہا لیقرأہا علی اہل مکۃ ثم دعانی فقال لی ادرک ابا بکر فحیث ما لقیتہ فخذ الکتاب فاذہب بہ الی اہل مکۃ فاقرأہ علیہم فلحقتہ بالجحفۃ فاخذت الکتاب منہ و رجع ابوبکر فقال یا رسول اللہ انزل فی شیء قال لا ولکن جبریل جاءنی فقال لا یؤدی عنک الا انت او رجل منک (اخرجہ احمد و النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب سورہ برات کی دس آیتیں انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وہ سورت دیکر مکہ والوں کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جاکر سورہ برات انکو سنائیں پھر حضرت نے مجھے بلاکر ارشاد کیا جاؤ ابوبکر جہان پر ہوں ان سے کاغذ لیکر مکہ والوں کو تم جاکر یہ سورت سناؤ میں ان سے جحفہ میں جا ملا اور ان سے خط لے لیا ابوبکر جب واپس آئے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے حق میں کوئی بات نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن جبریل علیہ السلام نے آکر مجھ سے کہا ہے کہ آپ کی جانب سے ہرگز کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا مگر یا تو خود آپ یا کوئی وہ آدمی جو آپکا ہو۔

(۷) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثہ ببراءۃ قال انی لست باللسن ولا بالخطیب قال ما بد لی ان اذہب بہا او تذہب بہا انت قال فان کان ولا بد فاذہب انا قال انطلق فان اللہ یثبت لسانک ویہدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فمہ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے

روایت ہے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سورہ برارت کے ساتھ روانہ کیا مینے عرض کیا نہ تو مین بات آور ہون اور نہ مقرر فرمایا بجز اسکے چارہ نہین یا اس حدیث کو یا مین لیجاؤن یا تم لیجاؤ علی نے عرض کیا جبکہ چارہ نہین تو مین ہی لیجاتا ہون حضرت نے فرمایا جا واللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو سیدھا کردیگا اور تمہارے دلکو ہدایت کریگا پہر حضرت نے اپنا ہاتھ انکے دہنے پر رکھا۔

(تنبیہ) قال الزہری رحمۃ اللہ علیہ انما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا ان یقرء ہذہ الآیات لان عادۃ العرب ان لا یتولا العہود والمواثیق الا سید القوم او زعیمہم او رجل من اہل بیتہ یقوم مقامہ کاخ او ابن عم فما جراہم علی عادتہم (تذکرہ لخواص الامۃ وریاض النضرۃ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ برارت دیکر اسلیے جناب امیر کو مکہ کیطرف بہیجا۔ کیونکہ عرب کی عادت ہے کہ عہد اور مواثیق قبیلہ کے سردار یا اسکے شریک یا اسکے گہر کے آدمی کے سوا جو اسکا قائم مقام ہوسکے مثل بہائی کے یا ابن عم کے نہین کرتے پس حضرت نے بہی انہین کی عادت کے موافق اپنے ابن عم کو برارت دیکر بہیجا۔

حضرت نے فرمایا مجہہ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی ؑ

(۱) عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی والبغوی وابن ابی عاصم وابن قانع والضیا والباوردی والطبرانی وابن ماجۃ وابن ابی قتیبۃ والحافظ الدمشقی) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا مجہ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی۔ علیہ السلام۔

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی (اخرجہ الدیلمی) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرا ہے مین علی کا ہون مجہ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی۔

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے امانتون کا ادا کرنا

(۱) عن ابی رافع فی ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وخلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علیا یخرج الیہ باہلہ وامرہ ان یودی عنہ امانتہ ووصایا من کان یوصی الیہ وکان یوتمن علیہ

من مالها فادی علیہ لمانته کلها (اخرجه ابن الاثیر فی اسد الغابہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت مبارک کی نسبت روایت کرتے ہین کہ حضرت نے انکو یعنے علی کو اپنے پیچھے چھوڑ کر کہا کہ اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو آئین اور امر کیا کہ جن لوگون نے اپنی امانتین اور وصیتین حضرت کے پاس رکھی ہوئی تھیں انکو انکے مالکون کو سب ادا کر آئے ✦

جناب امیر کا حضرت کے قرضون کو ادا کرنا

(۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یقضی دینی (اخرجه البزار) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی میرے قرض کو ادا کرے گا ✦

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتواریني فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجه الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم ہمین غسل دوگے اور ہمارے قرض کو ادا کروگے اور ہمین قبر مین رکھوگے اور ہمارے ذمے کو پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت مین ہمیشہ علمدار ہو۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ینجز عداتی ویقضی دینی (اخرجه الدیلمی) ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرے وعدون کو پورا کرے گا اور وہ میرے قرض کو ادا کرے گا ✦

جناب امیر کا حضرت کے وعدون کو پورا کرنا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ینجز عداتی ویقضی دینی (اخرجه الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی میرے وعدون کو پورا کریگا اور میرے قرض کو ادا کریگا۔

(۲) عن حبشی بن جنادۃ قال کنت جالسا عند ابی بکر فقال من کانت له عدۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقم فقام رجل فقال یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی بثلاث حثیات من تمر فقال ارسلوا الی علی فقال یا ابا الحسن ان هذا یزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ بثلاث حثیات من تمر فاحثها له فاحثها له (اخرجه ابن السمان) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہ کہنے لگے جس سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہوا سکو چاہیے کہ کھڑا ہو کر بیان کرے ایک شخص نے عرض کیا یا خلیفہ رسول اللہ حضرت نے مجھ سے تین لپ بھر کر کھجور دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ابوبکر کہنے لگے جناب علی کو بلا لاؤ جب وہ تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا یا ابا الحسن یہ شخص خیال کرتا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین لپ بھر کر کھجور کے دینے کا وعدہ کیا تھا آپ اس کو دیدیں جناب امیر علیہ السلام نے اس کو تین لپ بھر کر دیدیں +

جناب امیر کا منجانب اللہ حضرت کی تائید کے لیے مخصوص ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لیلۃ اسری بی الی السماء نظرت الی ساق العرش الایمن فرأیت کتابا فہمتہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ (اخرجہ الملا فی سیرتہ وقاضی عیاض فی الشفا) ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا شب معراج میں جب آسمانوں پر بہار اگذر ہوا عرش مجید کی داہنی ساق پر لکھا ہوا پایا جسکے معنے ہمیں سمجھ میں آئے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں انکی تائید اور نصرت کے لیے علی پیدا کیے گئے ہیں۔

(۲) عن ابن عباس قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ فاذا بطائر فی فیہ لوزۃ خضراء فالقاھا فی حجر النبی صلی اللہ علیہ فاخذھا فقبلھا ثم کسرھا فاذا فی جوفہا دودۃ خضراء مکتوب فیہا بالاصفر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی (اخرجہ نعیم وسمانی وصاحب نزھۃ المجالس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہاں ایک طائر آیا اور اس کے منہ میں ایک سبز بادام تھا اس طائر نے وہ بادام حضرت کی گود میں ڈالدیا حضرت نے اسکو لیکر چوما پھر اسکو توڑا اسکے بیچ میں سے ایک سبز رنگ کا کیڑا نکلا جس پر زرد خط سے لکھا ہوا تھا نہیں ہے کوئی معبود مگر خدا تعالے اور محمد اسکے رسول ہیں اور ہم نے انکی مدد علی کے ساتھ مخصوص کی ہے +

(۳) عن ابی ہریرۃ فی قولہ تعالی ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ والسمعانی والسیوطی فی الدر المنثور) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تفسیر میں قول اللہ کے کہ اس نے تیری تائید کی اپنی نصرت اور مومنوں کے ساتھ منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ نہیں معبود سوا اللہ کے در انحالیکہ وہ واحد ہے کوئی اسکا شریک نہیں محمد میرا بندہ

ہے اور سیرا رسول ہو نیت علی بن ابی طالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے ؛

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے صلح حدیبیہ کے روز کاتب صلحنامہ ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان کاتب کتاب الصلح یوم الحدیبیۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد)
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلح حدیبیہ کے عہد نامہ کے کاتب جناب امیر علیہ السلام تھے

(۲) قال عبد الرزاق قال معمر سألت عنہ الزہری فضحک وقال ہو علی ولو سألت ہؤلاء لقالوا ہو عثمان یعنی بنو امیۃ (ریاض النضرہ) عبد الرزاق اپنی کتاب مصنف میں لکھتے ہیں کہ معمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا صلح حدیبیہ کی کتابت کس نے کی ہے وہ ہنس کر کہنے لگے جناب علی علیہ السلام تھے اگر تم ان لوگوں سے یعنے بنی امیہ سے پوچھو گے تو وہ یہی کہیں گے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے ؛

(۳) عن علقمۃ بن اسحاق قال قلت لعلی اتجعل بینک وبین ابن آکلۃ الاکباد حکما قال انی کنت کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فکتبت ہذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سہیل ابن عمرو لو علمنا انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قاتلناہ امحہا فقلت ہو واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان رغم انفک لا واللہ لا امحوہا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارنی مکانہا فاریتہ فمحاہا وقال اما ان لک مثلہا ستاتیہا وانت مضطہد (اخرجہ النسائی) علقمہ بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام سے عرض کیا آپ اپنے اور جگر کہانے والی کے بیٹے (یعنے ہندہ مادر معاویہ کہ جس نے جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تھا) کے درمیان حکم مقرر کرتے ہیں۔ جناب امیر نے ارشاد کیا۔ کہ میں حدیبیہ کے روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صلحنامہ کے لکھنے پر مامور ہوا جب میں نے لکھا کہ یہ وہ امر ہے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ہے سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم ان سے لڑائی نہ کرتے تم اسکو مٹا دو میں نے کہا خدا کی قسم ہے وہ بہ تحقیق اللہ کے رسول ہیں تیرے ناک پر مٹی ڈالونگا اور واللہ میں نہیں مٹاؤنگا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ہمیں بتاؤ وہ کونسا مقام ہے میں نے حضرت کو وہ مقام بتادیا جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھا گیا تھا۔ حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا اور فرمایا عنقریب تیرے لیے بھی ایسا ہی ہونیوالا ہے اور تو بھی مغلوب ہو کر ایسا ہی کریگا۔

حضرت کا جناب امیر کو مسجد قبا کے بنا کرنے کے لیے مخصوص فرمانا

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال لما سأل اھل قباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببنی لھم مسجدا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقم بعضکم فیرکب الناقۃ فقام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرکبھا فلم تنبعث فرجع فقعد فقام عمر رضی اللہ عنہ فرکبھا فلم تنبعث فرجع فقعد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ لیقم بعضکم فیرکب الناقۃ فقام علی فلما وضع رجلہ فی غرز الرکاب فنبعث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخ زمامھا وابنوا علی مدارھا فانھا مامورۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وخلاصۃ الوفا للسمہودی وجذب القلوب للشیخ عبد الحق محدث الدھلوی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ قبا کے رہنے والوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کی بنیاد ڈالنے کے لیے استدعا کی آپنے ارشاد کیا تم میں سے کوئی شخص اس ناقہ پر سوار ہو۔ یہ سنکر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ناقہ پر سوار ہوئے مگر اونٹنی نہ اٹھی۔ پس وہ واپس آکر بیٹھ گئے۔ بعدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھہ کھڑے ہوئے اور اونٹنی پر سوار ہوئے۔ اونٹنی نے حرکت نہ کی وہ بھی چلے آئے اور بیٹھ گئے۔ تب حضرت نے پھر ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس ناقہ پر سوار ہو۔ اس مرتبہ جناب علی علیہ السلام اٹھے اور رکاب میں پاؤں ڈالا ہی تھا۔ کہ اونٹنی کود کر کھڑی ہوگئی۔ حضرت نے فرمایا اسکی باگ چھوڑ دو یہ مامور ہے یعنے جہاں تک کہ خدا کا حکم ہوگا اور جہاں تک کہ یہ دورہ کریگی وہاں تک بنا کرو۔

حضرت کا جناب امیر کو لوگون کی تہدید کے لیے مخصوص فرمانا

(۱) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوفد ثقیف حین جاءہ مسلمین لتسلمن او لابعثن علیکم رجلا مثل نفسی فلیضربن اعناقکم ولیسبین ذراریکم ولیاخذن اموالکم قال عمر فواللہ ما تمنیت الامارۃ الا یومئذ فجعلت انصب صدری رجاء ان یقول ھو ھذا قال فالتفت الی علی فاخذ بیدہ وقال ھو ھذا (اخرجہ عبد الرزاق وابو عمر۔ وابن السمان) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنی ثقیف کے قاصد سپردگی کے لیے آئے حضرت نے ان سے فرمایا تم باز آجاؤ ورنہ میں ایک مجھ سا آدمی برانگیختہ کیا جائیگا وہ تمہاری گردن کاٹ ڈالیگا اور تمہارے بچوں کو لونڈی اور غلام بنائیگا اور تمہارا مال لوٹ لیگا عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے اس دن کے سوا کبھی امیر ہونے کی خواہش نہیں کی اس امید پر سینہ ابھارا کہ شاید حضرت فرمادیں کہ وہ یہ شخص ہے لیکن حضرت جناب علی کی طرف متوجہ ہوئے اور انکا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے وہ یہ شخص ہے۔

(۲) عن زید بن نفیع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتہین بنو ولیعۃ او لابعثن الیکم رجلا کنفسی یمضی فیہم امری یقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ قال فقال ابوذر فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی فقال من تراہ یعنی من تعنی. قال لا اعنیک ولکن خاصف النعل یعنی علیا (اخرجہ احمد فی المناقب) زید ابن نفیع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے کہ بنو ولیعہ باز رہیں ورنہ میں انپر ایک ایسا آدمی بھیجونگا جو میری جان کی مانند ہے ان میں میرا حکم جاری کرے گا اور انکے بچوں کو لونڈی اور غلام بنائیگا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی ازار بند کے پاس پیچھے سے محسوس ہوئی حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہیں حضرت نے فرمایا ہماری مراد تجھے نہیں بلکہ جوتا سینے والے یعنے علی علیہ السلام سے ہے۔

(۳) عن منصور بن ربعی بن فراش قال حدثنا علی بالرحبۃ قال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج لنا ناس من المشرکین منہم سہیل ابن عمرو فقالوا یا رسول اللہ خرج الیک ناس من ابنائنا واخواننا وارقائنا فارددہم الینا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتہن او لیبعثن اللہ علیکم رجلا من یضرب رقابکم بالسیف علی الدین قد امتحن اللہ قلبہ علی الایمان فقالوا من ہو یا رسول اللہ قال ہو خاصف النعل وکان اعطی علیا نعلہ یخصفہا قال فالتفت الینا علی فقال ادما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ فی النار قال احمد او الجنۃ فی النار (اخرجہ احمد والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح) منصور بن ربعی بن خراش سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم سے رحبہ میں بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز چند مشرک ہمارے پاس آئے ان میں سہیل بن عمرو بھی تھا وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے بیٹوں اور غلاموں اور بھائیوں میں سے چند اشخاص آپکی خدمت میں چلے آئے ہیں آپ انہیں ہمارے پاس لوٹا دیں حضرت نے فرمایا اے قریش کے لوگو باز آؤ ورنہ خدا تعالے تمپر ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین پر تلوار سے تمہاری گردن کاٹیگا بتحقیق خدا تعالے نے ایمان پر اسکے دلکا امتحان کر لیا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے حضرت نے فرمایا وہ جوتا سینے والا ہے۔ اور حضرت علی کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تھا پھر جناب امیر ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کیا تمنے حضرت کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جو شخص مجھ پر دانستہ جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ امام احمد سے روایت ہے کہ وہ دوزخ میں دھکیلا جائیگا۔

(۴) عن علی قال جاء ناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفاؤک وان ناسا من عبیدنا قد اتوک لیس فیہم رغبۃ فی الدین انما فروا من ضیاعنا فارددہم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال

عنکم الرجس اهل البیت و یطہرکم تطہیرا (اخرجہ احمد و ابو حاتم والحاکم وصححہ والبیہقی والدیلمی) وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن المنذر والسیوطی فی الدر المنثور) واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب امیر علیہ السلام کی تلاش میں جناب فاطمہ علیہا السلام کی خدمت میں گیا۔ وہ فرمانے لگیں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تشریف لے گئے ہیں میں ان کی انتظار میں وہیں بیٹھ گیا۔ ناگہان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر اور حسنین علیہم السلام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تشریف لائے اور حجرے میں داخل ہو گئے اور بیٹھ گئے حسن علیہ السلام کو دہنے زانو پر اور حسین علیہ السلام کو بائیں زانو پر اور جناب امیر اور حضرت سیدہ کو اپنے سامنے بٹھا لیا انپر چادر ڈالکر اس آیت کو پڑہا کہ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو لے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا ✦

(۵) عن سعد قال لما نزل علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ ادخل علیا و فاطمہ وابنیہما تحت ثوبہ ثم قال اللہم ہولاء اہلی واہل بیتی (اخرجہ ابن جریر۔ وابن مردویہ والحاکم۔ والسیوطی فی الدر المنثور) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علیؑ اور فاطمہؑ اور انکے دونو بیٹون کو اپنی چادر اڑھا کر فرمایا ای میرے پروردگار یہی میرے اہل اور میرے گھر کے لوگ ہیں ✦

(۶) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال لما دخل علی بفاطمۃ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین صباحا الی بابہا یقول السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الصلوۃ رحمکم اللہ۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم (اخرجہ ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب امیر کا نکاح جناب سیدہ سے ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس روز تک برابر صبح کو جناب سیدہ کے دروازے پر تشریف لاکر فرماتے ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نماز کا وقت ہے خدا تمپر رحم کرے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو لے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔ میں جنگ کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے جنگ کرے اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے صلح کرے ✦

(۷) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشہر اذا خرج الی صلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا (اخرجہ احمد والترمذی وابن ابی شیبۃ وحسنہ ابن المنذر وصححہ الحاکم و

صدقوا انهم لجیرانك وحلفاءك ثم قال لعمر ما تقول قال صدقوا انهم لجیرانك وحلفاءك فتغیر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال یا معشر قریش والله لیبعثن الله علیکم رجلا قد امتحن الله قلبه بالایمان فلیضربنکم علی الدین قال ابوبکر انا هو یا رسول الله قال لا قال عمر انا هو یا رسول الله قال لا قال ولکن هو الذی یخصف النعل وکان اعطی علیا نعله یخصفها (اخرجه النسائی وابوداؤد) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قریش کے چند لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگے یا محمد ہم آپ کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں ہمارے غلام آپ کی خدمت میں آگئے ہیں جنکو اسلام دین میں کچھ بھی رغبت نہیں وہ ہمارے کھیتوں سے بھاگے ہیں آپ ہمیں واپس دیدیں حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اس کی بابت کیا کہتے ہو وہ کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں یہ حضور کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں پھر حضرت نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیا کہتے ہو وہ بھی کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں یہ لوگ حضور کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس غصہ کی وجہ سے متغیر ہوگیا پھر آپ نے فرمایا اے گروہ قریش کے لوگو تم باز آؤ واللہ تم پر خدا ایسے ایک آدمی کو بھیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کی ساتھ امتحان کر لیا ہے وہ تمہیں دین کے لیے قتل کرے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں آپ نے فرمایا نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے اور علی کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تھا +

(۵) عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لتنتهن بنو ولیعة او بنو وکیعة او لیبعثن علیکم رجلا کنفسی فیقتل المقاتلة ویسبی الذریة فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی فقال من تعنی قال خاصف النعل وعلی یخصف نعلا (اخرجه احمد والنسائی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیے کہ بنو ولیعہ یا بنو وکیعہ باز رہیں ورنہ ان پر ایک ایسا آدمی بھیجا جاویگا کہ وہ میری جان جیسا ہے وہ ان سے لڑے گا اور انکے بچوں کو لونڈے غلام بنایگا۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی پیچھے سے میرے ازار بند کے پاس مجھکو محسوس ہوئی وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہیں فرمایا جوتا سینے والے سے اور علی جوتا سی رہے تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی نسبت پیشگوئی عہد عتیق میں

(اشعیا نبی کی کتاب کے باب ۱۳۔ آیت ۲۰) میں ہے کہ بابل کا ہے آباد نخواہد شد و نشست در نشست

گاہے معمور نخواہد گردید و ہرگز عرب خیمہ نخواہند زد یعنے بابل کا شہر ایسا برباد و ویران ہوگا کہ عرب کے لوگ اسمیں
خیمہ استادہ نکرینگے ٭

یہ پیشین گوئی جناب امیر علیہ السلام سے پوری ہوئی ہے کیونکہ روضۃ الصفا و دیگر کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ جب جناب
امیر علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ معاویہ کی لڑائی کے لیئے صفین کو تشریف لے چلے تو جب نخیلہ سے
کوچ فرما کر بابل میں پہونچے اسوقت آپ کی فوج نے عرض کیا کہ نماز عصر قریب ہے اگر آپ فرمادیں تو ہم اپنے خیمہ
یہاں پر استادہ کریں حضرت نے فرمایا یہاں خیمہ استادہ مت کرو یہ خدا کا مغضوب شہر ہے اس جگہ سے روانہ
ہو جاؤ ٭

محمد خاوند شاہ روضۃ الصفا میں لکھتے ہیں۔ روز چہارم طبل رحیل کوفتہ از نخیلہ کوچ کردند و چون بحوالی بیشہ
بابل رسیدند امیر المومنین علی فرمود کہ این شہریست کہ بکرات و مرات معمور و مدروس گشتہ باید کہ چہار
پایان را تعجیل نمائید تا نماز دیگر بر خارج این دیار بگذاریم و خلائق در سیر سارعت نمودہ چون از بیشہ
بابل بیرون رفتند از مراکب فرود آمدہ و اقتدا بامام المسلمین کردہ باداے صلوۃ عصر قیام نمودند انتہی کلامہ
پس یہ پیشین گوئی کا نوشتہ جناب امیر علیہ السلام سے پورا ہوا کہ بابل میں عرب اپنا خیمہ استادہ نکرینگے
چنانچہ اسی غرض کے لیے اس مقام پر جناب امیر علیہ السلام کے واسطے حضرت یوشع بن نون کیطرح سے
رد شمس بھی واقع ہوا چنانچہ مطالب السئول میں علامہ کمال الدین محمد بن طلحۃ الشافعی علیہ الرحمۃ اور علامہ
یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں وبعد النبی حین ارادا ان یعبر الفرات ببابل
واشتغل کثیر من اصحابہ بتعبیر دوابہم وصلی علی مع طائفۃ من اصحابہ العصر وفاتت الجمہور
فتکلموا فی ذلک فلما سمع سال اللہ عزوجل فی ردھا لیجتمع کافۃ اصحابہ علی الصلوۃ فاجابہ اللہ
تعالی و ردھا و کانت کما لھا وقت العصر فلما سلم القوم غابت وسمع لھا وجیب شدید ھال الناس
واکثروا التسبیح والتھلیل والاستغفار (انتہی کلامہما) یعنے ایک دفعہ اور بھی رد شمس۔ رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے لیے واقع ہوا جبکہ وہ فرات کیطرف بابل سے عبور کر رہے
تھے انکے اکثر دوست اپنی اپنی بار برداریوں کو فرات سے اتارنے میں مشغول تھے جناب امیر علیہ السلام نے
عصر کی نماز اپنے وقت پر پڑھ لی۔ لیکن اکثر لوگ نماز سے رہ گئے۔ لوگوں نے اسکا چرچا کیا جب جناب امیر
نے سنا خدا تعالے سے دعا کی تاکہ سب لوگ عصر کی نماز اپنے وقت پر ادا کر سکیں خدا تعالے نے آپ کی
دعا کو قبول فرمایا اور آفتاب کو لوٹا دیا اور ٹھیک عصر کا وقت ہوگیا جیسے کہ پہلے تھا۔ تمام قوم نے عصر
کی نماز پڑھی جب انہوں نے سلام پھیرا۔ آفتاب غروب ہوگیا اور اسکے غروب ہونے سے ایک سخت ہیبت

آواز سنا گیا تمام لوگوں کے کلیجے دہل گئے اور تسبیح و تہلیل اور استغفار کثرت سے پڑھنے لگے ۔

جناب امیر کا حق امت محمدیہ پر

(۱) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حق علی علی المسلمین حق الوالد علی الولد (اخرجہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر علی کا حق ایسا ہے جیسے کہ باپ کا بیٹوں پر ۔

(۲) عن جابر بن عبد اللہ و ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی ھذہ الامۃ کحق الوالد علی ولدہ (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کا اس امت پر حق ایسا ہے جیسے کہ والد کا بیٹے پر ۔

خدا اور جبرئیل کا جناب امیر سے راضی ہونا

(۱) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث علیاً بعثاً فلما قدم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ و رسولہ و جبرئیل عنک راضون (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک فوج میں روانہ کیا جب وہاں سے تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اسکا رسول اور جبرئیل تجھ سے راضی ہیں ۔

(۲) عن عمر بن الخطاب قال توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو عنہ راض (اخرجہ البخاری) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے وہ جناب امیر سے ہمیشہ خوش رہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا محبوب خدا ہونا

(۱) عن سفینۃ قال اھدت امراۃ من الانصار الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طیرین بین رغیفین فقدمت الیہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم ائتنی باحب خلقک الیک و الی رسولک فجاء علی فدخل فاکل معہ (اخرجہ احمد فی المناقب و الطبرانی فی معجم الکبیر فی مسند سفینہ) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری عورت دو

مرغ روٹیون پر رکہکر بطور ہدیہ بہیجا لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار جو شخص کہ سب خلقت
سے بہتر ہے اور تیرے رسول کے نزدیک بہت پیارا ہے اُسے میرے پاس بہیجدے ناگہان دروازہ کہولکر جناب
امیر داخل ہوے اور حضرت کے ساتھ کہانے مین شریک ہوے۔

(۲) عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عندہ طائر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک
یاکل معی من ھذا الطائر فجاء ابوبکر فردہ ثم جاء عمر فردہ ثم جاء علی فاذن لہ (اخرجہ النسائی فی
الخصائص والطبرانی فی الکبیر فی مسانید انس بن مالک) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرغ پکا ہوا تہا حضرت نے فرمایا اے میرے رب جو شخص کہ سب خلقت سے
تجہے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بہیجدے کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کے کہانے مین شریک ہو پس
ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے حضرت نے انکو لوٹا دیا پہر عمر رضی اللہ عنہ آئے حضرت نے انکو بہی لوٹا دیا پہر جناب
علی علیہ السلام تشریف لائے حضرت نے انہین داخل ہونے کا اذن دیا۔

(۳) عن محمد بن عمر بن علی قال حدثنی ابی عن جدہ علی قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائر
یقال لہ الحباری فوضع بین یدیہ وکان انس بن مالک یحجبہ فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الی اللہ
فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی من ھذا الطیر قال انس فجاء علی فاستاذن فقال
لہ انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حاجۃ ثم عاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء فجاء علی فردہ
انس فرجع ثم دعا الثالثۃ فجاء فادخلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حبسک یا علی
قال ھذہ آخر ثلث کرات یردنی انس انہ یزعم انک علی حاجۃ قال یا انس ما حملک علی ما صنعت
قال سمعت دعاءک فاحببت ان یکون فی رجل من قومی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل
قد یحب قومہ فاکل معہ ثم خرج علی فقال انس فقلت یا ابا الحسن استغفر لی فان لی الیک ذنبا
وان لی الیک بشارۃ فاخبرتہ بما کان من دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واستغفر لی ورضی
عنی (اخرجہ ابو حاتم) محمد بن عمر بن علی اپنے باپ اور وہ اسکے دادا سے ناقل ہے کہ کوئی شخص
حضرت کے پاس ایک مرغ حباری پکا کر ہدیہ لایا جب حضور کے سامنے رکہا گیا حضرت نے ہاتہ اٹہا کر
خدا سے دعا کی اے پروردگار جو شخص کہ تجہے تمام خلقت سے محبوب ہو اسے میرے پاس بہیجدے تاکہ میرے ساتھ کہانا
مین شریک ہو انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ناگہان جناب علی تشریف لائے اور اندر آنیکا اذن طلب کیا انس
نے انکو لوٹا دیا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مصروف کار ہین پہر دوبارہ حضرت نے دعا کی اور علی تشریف
لائے انس نے پہر واپس کردیا حضرت نے پہر دعا کی اور علی تشریف لائے انس رضی اللہ عنہ نے انکو اندر آ

دیا حضرتؐ نے فرمایا یا علی تم پر سے کیون آئے عرض کیا یہ تیسرے مرتبہ حاضر ہوا ہون انسؓ نے مجھے لوٹا دیا کہ حضرتؐ کام
کار مین ہین حضرتؐ نے انسؓ سے کہا تم نے ایسا کیون کیا انسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے حضورؐ کی دعا سنی تھی مجھے
یہ آرزو پیدا ہوئی کہ یہ دعا میری قوم کے کسی آدمی کے لیے ہو پس حضرتؐ نے کہا ہر ایک آدمی اپنی قوم سے محبت
رکھتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پھر جناب علی حضرتؐ کے ساتھ شریک طعام ہوئے اور جب فارغ ہو کر
باہر نکلے تو مینے عرض کیا یا ابا الحسن مینے آپ کا قصور کیا ہے آپ مجھے معاف فرماوین اور آپکے لیے مین
ایک بشارت رکھتا ہون پس حضرتؐ کی دعا سے مینے انکو خبردار کیا وہ خدا کا شکر بجا لائے اور میرے لیے استغفار
کی۔ اور مجھ سے راضی ہوگئے ٭

عن ابن عباس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک فجاء علی فقال اللھم وال
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے پاس کوئی ایک مرغ بھنا ہوا لایا حضرتؐ نے دعا کی اے میرے پروردگار
بھیج سب خلقت سے زیادہ محبوب کو میرے پاس بھیج پس علی حاضر ہوئے آپنے فرمایا میرے پاس آؤ اور کھاؤ ٭

(۵) عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ
علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم
یرجون ان یعطاھا فقال این علی فقالوا ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق
فی عینیہ فبرئ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا فقال
انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ فواللہ
لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم (اخرجہ البخاری والمسلم) سھل بن سعد رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا کہ کل ہم یہ علم ایسے
ایک آدمی کو دینگے جسکے ہاتھون سے اللہ فتح دیگا وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور
اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہین جب صبح ہوئی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے
ہر ایک شخص علم کے ملنے کی آرزو رکھتا تھا حضرتؐ نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا انکی آنکھون
مین آشوب ہے حضرتؐ نے فرمایا انکو بلا بھیجو۔ پس وہ حضرتؐ کے پاس لائے گئے حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن انکی

(ف) قال ابن کثیر فی تاریخہ رایت کتابا فیہ الطبری وجمع فیہ طرق حدیث الطیر۔ ابن کثیر کہتا ہے کہ مینے ایک
کتاب دیکھی ہے جسکو علامہ ابن جریر طبری نے تالیف کیا جسمین حدیث طیر کے طرق کو جمع کیا ہے۔
(ف) قال الحافظ الذھبی فی مختصر کتب المستدرک ذکرہ ابو عبد اللہ بن الحاکم واما حدیث الطیر فلہ طرق
کثیرۃ جدا افردتھا بمصنف ومجموعھا یوجب ان الحدیث لہ اصل حافظ ذہبی مختصر مستدرک مین فرماتے ہین
کہ حدیث طیر کے طرق بہت ہین انکو مینے ایک جدا رسالہ مین لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کی اصل ہے

انکهون مین لگا یا وه بالکل اچہی ہوگئین گویا کہ درد تہا ہی نہین پہر حضرت نے انکو علم دیا علی نے عرض کیا یا رسول الله مین ان سے لڑون تا کہ وہ ہمارے جیسے مسلمان ہوجائین حضرت نے فرمایا سیدہے چلے جاؤ یہانتک کہ تم انکے میدان مین جا اترو پہر انکو اسلام کی دعوت کرو اور جو کچہ کہ ان پر خدا کا حق واجب ہے اس سے انکو اطلاع دو پس واللہ اگر تیرے ذریعہ سے خدا ایک آدمی کو بہی ہدایت کرے تو تیرے لیے سرخ ریشم والے اونٹ سے بہتر ہے۔

(تنبیہ) پس احادیث صدر سے ثابت ہوا کہ جناب امیر محبوب خدا تعالی تہے اور محبت سے عبارت ہے کثرت ثواب سے چنانچہ امام نووی علیہ الرحمۃ شرح منہاج مین لکہتے ہین۔ ومحبة الله تعالی لعبده تمکنه من طاعته وعصمته وتوفیقه وتیسیر الطافه وهدایته وافاضة رحمته علیه هذا مبادیها وانما غایتها فکشف الحجب عن قلبه حتی یراه ببصیرته فیکون کما قال فی الحدیث الصحیح لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بندہ کے ساتھ خدا تعالے کی محبت کرنے سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالے اپنے بندے کو عبادت پر قادر کرتا ہے اور عصمت کی تشریف سے مشرف فرماتا ہے اور امتثال اوامر کی توفیق دیتا ہے اور اپنے الطاف اسکے حق مین سہل کردیتا ہے اور راہ ثواب کی ہدایت فرماتا ہے۔ اور اپنی رحمت کا اسپر افاضہ فرماتا ہے یہ تمام امور مبادی محبت الہی ہین اور اس محبت کی غایت یہ ہے کہ اسکے دل کے پردے کہولدیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنی بصیرت سے اپنے معبود کو دیکہتا ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب میرا بندہ نوافل سے میرا تقرب حاصل کرتا ہے تو مین اسکو دوست بناتا ہون اور جب مین اسکو دوست بناتا ہون تو مین اسکے کان بن جاتا ہون کہ وہ ان سے سنتا ہے اور اسکی آنکہ بن جاتا ہون کہ وہ اس سے دیکہتا ہے۔

جناب امیر کا محبوب رسول الله صلی الله علیہ وسلم ہونا

(۱) عن جمیع بن عمیر التیمی قال دخلت مع عمتی علی ام المؤمنین عائشة رضی الله تعالی عنها فسالت ای الناس کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت من النساء فاطمة ومن الرجال زوجها اخرجه الترمذی) جمیع بن عمیر التیمی کہتے ہین کہ مین اپنی پہپہی کے ساتہہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی الله عنہا کی خدمت مین گیا مینے ان سے پوچہا لوگون مین سے کون زیادہ جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو محبوب تہا کہنے لگین عورتون مین سے فاطمہ اور مردون مین انکا شوہر۔

(۲) عن عروة قال قلت لعائشة رضی الله عنها من کان احب الناس الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت علی فقلت ای شئ کان سبب خروجك علیه قالت لم تزوج ابوك امك قلت ذلك من قدر الله

قالت وکان ذلک من قدر اللہ (اخرجہ المتقی فی کنز العمال) عروہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ سب لوگوں سے کون حضرت کا پیارا تھا فرمایا علی میں نے کہا پھر انہیں آپ کی چڑھائی کا کیا سبب تھا فرمانے لگیں تیرے باپ نے تیری ماں سے کیوں شادی کی تھی میں نے کہا یہ خدا کی تقدیر تھی فرمانے لگیں بس وہ بھی خدا کی تقدیر تھی +

(۳) عن مجمع قال دخلت مع امی علی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا عن سیرھا یوم الجمل فقالت کان قدرا من اللہ وسالتہا عن علی قالت سالتنی عن احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض النضرہ) مجمع رضی اللہ عنہ ناقل ہے کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور جنگ جمل کی وجہ پوچھی فرمانے لگیں یہ خدا کی تقدیر تھی۔ پھر میں نے جناب امیر کی نسبت پوچھا فرمانے لگیں تو نے ایسے شخص کی نسبت پوچھا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا تھا +

(۴) عن النعمان بن بشیر قال استاذن ابوبکر رضی اللہ عنہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت عائشۃ رضی اللہ عنہا عالیا وھی تقول واللہ لقد علمت ان علیا احب الیک من ابی فاھوی ابوبکر رضی اللہ عنہ لیلطمہا وقال یا بنت فلانۃ اراک ترفعین صوتک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامسکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخرج ابوبکر رضی اللہ عنہ مغضبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف رأیتنی انقذتک من الرجل ثم استاذن ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد ذلک وقد اصطلح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائشۃ فقال ادخلانی فی السلم کما ادخلتمانی فی الحرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چلاتے ہوئے سنا کہ حضرت سے کہ رہی تھیں خدا کی قسم ہے میں جانتی ہوں میرے باپ سے آپ کو علی سوا عزیز ہیں حضرت ابوبکر نے بڑھکر قصد کیا کہ انکو طمانچہ لگائیں اور کہنے لگے اے فلانے کی بیٹی حضرت پر چلاتی ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رض کو پکڑ لیا ابوبکر خفا ہو کر نکل گئے حضرت نے ام المومنین عائشہ سے فرمایا کیوں ہمنے اس آدمی سے بچالیا بچایا۔ پھر اسکے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی اور حضرت کی ام المومنین سے صلح ہو چکی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اب آپ مجھ کو صلح میں بھی شامل کریں جس طرح سے کہ آپکے جھگڑے میں دخیل ہوا تھا حضرت نے فرمایا ہمنے آپ کو صلح میں بھی شامل کر لیا ہے

(۶) عن بریدة قال کان احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة ومن الرجال علی (اخرجہ الترمذی)
بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب عورتوں سے جناب فاطمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیاری تھین اور
سب مردون سے جناب علی +

(۷) عن معاویة ابن ثعلبة قال جاء رجل الی ابی ذر وھو فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا
اباذر الا تخبرنی باحب الناس الیک فانی اعرف ان احب الناس الیک احبھم الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ای ورب الکعبة احبھم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ذاک الشیخ واشار الی علی
(اخرجہ محب الطبری فی الریاض) معاویہ بن ثعلبہ ناقل ہین کہ ایک شخص نے حضرت کی مسجد ابوذر رضی اللہ
عنہ سے پوچھا کہ اے اباذر کیا آپ مجھے نہین بتا سکتے کہ سب لوگون سے آپ کو کون زیادہ پیارا ہے کیونکہ
مین جانتا ہون کہ جو سب سے تمکو زیادہ عزیز ہوگا وہی سب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عزیز ہوگا۔ ابوذر
کہنے لگے حضرت کو سب سے زیادہ عزیز رب کعبہ یہ شیخ ہے۔ اور اشارہ جناب امیر کیطرف کیا ❊

(۸) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ان علیاً دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام الیہ وقبل ما بین
عینیہ فقال العباس اتحب ھذا یا رسول اللہ فقال یا عم واللہ للہ اشد حباً منی ان اللہ جعل
ذریة کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلبہ (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے ایکدفعہ جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تشریف لائے حضرت
انکے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور انکو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول
اللہ کیا آپ کو یہ پیاری ہین حضرت نے فرمایا اے چچا واللہ خدا کے لیے مجھے یہ نہایت پیارے ہین پروردگار
نے ہر ایک نبی کی اولاد اسی کی صلب سے پیدا کی ہے اور میری اولاد اسکی صلب سے پیدا کی ہے۔

(۹) عن ام عطیة قالت بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشاً فیھم علیاً علیھم فسمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو رافع یدیہ یقول اللھم لا تمتنی حتی ترینی علیاً (اخرجہ الترمذی) ام عطیہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا تھا۔ مین سن رہی تھی کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعا کرتے تھے الٰہی جب تک کہ تو مجھے علی کو نہ دکھائے تب تک مجھے مت ماریو ❊

(۱۰) عن ام المومنین عائشة رضی اللہ عنہا قالت لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت قال
ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ ابا بکر فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ عمر
فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا الی حبیبی فقلت ویلکم ادعوا لہ علیاً فواللہ ما یرید غیرہ
فلما راٰہ اخرج الثوب الذی کان علیہ ثم ادخلہ فیہ فلم یزل یحتضنہ حتی قبض ویدہ علیہ (اخرجہ الملا)

جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کا وقت قریب آگیا حضرت نے فرمایا میرے دوست کو بلاؤ مینے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھکر اپنا سر اقدس بالین پر رکھدیا اور فرمایا میرے محبوب کو بلاؤ مینے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوا بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی دیکھا اور دیکھکر سر اقدس بالین پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ مینے لوگون سے کہا افسوس ہر تیر علی کو بلاؤ واللہ حضرت ان کے سوا کسی دوسرے کو نہین طلب کرینگے جب حضرت نے انکو دیکھا اس کپڑے کو جو حضرت اوڑھے ہوئے تھے اٹھا دیا اور جناب علی علیہ السلام کو اسکے اندر لے لیا حضرت کے انتقال فرمانے تک آپ انکو اپنے سینہ سے لگائے ہوئے تھے۔

(۱۱) عن عکرمۃ قال لما زوج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فاطمۃ قال لھا امرت ان کا انکحک احب اھلی الی (اخرجہ عبد الرزاق فی جامعہ) عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام سے حضرت فاطمہ علیہا السلام کا نکاح کیا تو ان سے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا تھا تیرا نکاح اس سے کرون جو سب سے زیادہ اہل سے مجھے محبوب ہے۔

(۱۲) عن اسامۃ بن زید عن ابیہ قال اجتمع علی وجعفر وزید بن حارثۃ فقال جعفر انا احبکم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی انا احبکم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال زید انا احبکم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فانطلقوا بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنسألہ قال واستاذنوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عندہ قال اخرج فانظر من ھولاء فخرجت ثم جئت فقلت ھذا جعفر وعلی وزید بن حارثۃ یستاذنون قال ایذن لھم فدخلوا فقالوا یا رسول جئناک نسالک من احب الناس الیک قال فاطمۃ قالوا انما نسالک عن الرجال قال اما انت یا جعفر فاشبہ خلقک خلقی وخلقت خلقی واما انت یا زید من شجرتی واما انت علی فختنی وابو ولدی واحب القوم الی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) اسامہ بن زید اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہین کہ ایک مقام پر جناب علی اور زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور علی علیہ السلام مجتمع تھے جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو پیارا ہون زید بن حارثہ کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو پیارا ہون علی علیہ السلام کہنے لگے مین زیادہ عزیز ہون۔ باہم یہ مشورہ ٹھیرا کہ چلو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھین۔ دروازہ پر آکر اذن طلب کیا مین اسوقت حاضر خدمت تھا مجھے ارشاد ہوا باہر دیکھو کون لوگ ہین مینے عرض کیا جعفر اور زید اور علی ہین اجازت چاہتے ہین حضرت نے فرمایا آنے دو جب وہ حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا فاطمہ انہون نے عرض کیا ہم عورتون کی نسبت

نہیں پوچھتے بلکہ مردوں کی نسبت عرض کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اے جعفر تیرا اخلاق اور خلقت میری مشابہ ہے اور اے زید تو میرے شجرہ میں سے ہے اور اے علی تو میرا داماد اور میرے بچوں کا باپ اور سب سے زیادہ مجھے پیارا ہے ۔

شب معراج میں جناب امیر کی آواز سے خدا پاک کا حضرت کے ساتھ تکلم ہونا

عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وسئل بای لغة خاطبك ربك ليلة المعراج فقال خاطبنی ربی بلغة علی فقلت يا رب خاطبتنی انت ام علی فقال يا احمد انا شئ ليس كالاشياء ولا اقاس بالناس ولا اوصف بالاشياء خلقتك من نوری وخلقت عليا من نورك فاطلعت على سرائر قلبك فلم اجد الى قلبك احب من علی بن ابی طالب فخاطبتك بلسانه كيما يطمئن قلبك (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ لوگوں نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے کس کی آواز کے ساتھ کلام کیا تھا فرمایا علی کی آواز کے ساتھ میں نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھ سے باتیں کر رہا ہے یا کہ علی۔ فرمایا اے احمد میں ایک ایسی چیز ہوں کہ کسی چیز کے ساتھ میرا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اور میں لوگوں جیسا نہیں اور نہ کوئی شئے میرے مشابہ ہے میں نے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے پیدا کیا ہے میں تیرے دل کے بھید پر واقف ہوں کہ تیرے قلب میں علی سے زیادہ کسی کی محبت نہیں پس میں اسی کی آواز سے تیرے ساتھ ہمکلام ہوا تاکہ تیرے دل کو تسلی ہو ہے ۔

(۲) عن علی قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وقد سئل بای لغة خاطبك ربك ليلة المعراج قال خاطبنی بلسان علی فقلت يا رب خاطبتنی انت ام علی فقال يا احمد انا شئ ليس كالاشياء ولا اوصف بالشبهات خلقتك من نوری وخلقت عليا من نورك اطلعت على سرائر قلبك فلم اجد فی قلبك احب من علی فخاطبتك بلسانه كيما تطمئن قلبك (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) حضرت علی سے منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلعم سے سنا لوگوں نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے کس کی آواز کے ساتھ کلام کیا تھا فرمایا علی کی آواز کے ساتھ میں نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھ سے باتیں کر رہا ہے یا کہ علی فرمایا اے احمد میں ایک ایسی چیز ہوں کہ کسی چیز کے ساتھ میرا قیاس نہیں کیا جاتا اور میں لوگوں جیسا نہیں اور نہ کوئی شئے میرے مشابہ ہے میں نے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے میں تیرے دل کے بھید سے واقف ہوں کہ تیرے قلب میں علی سے زیادہ کسی کی محبت نہیں پس میں اسی کی آواز سے تیرے ساتھ ہمکلام ہوا تاکہ تیرے دل کو تسلی رہے

ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ تحقیق چھ مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام کے دروازے پر صبح کی نماز کیوقت گذرتے رہتے اور فرماتے رہتے۔ اے اہل بیت نماز کا وقت ہے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجاوے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۸) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشھر فکان اذا اصبح اتی علی باب فاطمۃ وھو یقول اہل البیت یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا (اخرجہ الطبرانی وفی روایۃ ابن جریر وابن مردویۃ ثمانیۃ اشھر ھکذا اخرجہ السیوطی فی الدر المنثور) ابو الحمراء رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ میں نو مہینے تک جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں رہا جب صبح ہوتی تو حضرت جناب فاطمہ علیہا السلام کو دروازے پر تشریف لیجاکر فرماتے اے اہل بیت خدا تمپر رحم کرے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجاوے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۹) عن ابن عباسؓ قال شھدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشھر یاتی کل یوم باب علی ابن ابی طالب عند وقت کل صلوٰۃ فیقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے رہے کہ آپ ہر روز ہر ایک نماز کیوقت جناب امیر کے دروازے پر تشریف لاکر فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے اہل بیت نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجاوے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۱۰) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قال انھا نزلت فی خمسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین علیھم السلام (اخرجہ احمد والطبرانی والطبری وعند ابن جریر مرفوعا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الایۃ نزلت فی خمسۃ فی وفی علی والحسن والحسین وفاطمۃ کذا فی الصواعق المحرقۃ وھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء قال البدخشی فی نزل الابرار وایضا اخرجہ السیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آیت تطہیر پنج تن پاک میں جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جناب امیرؑ کی ذات پر پروردگار کا مباہات کرنا

(۱) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف المہاجرین والانصار صفین واخذ بید علی فمر بین الصفین فضحک فقال لہ رجل من ای شیٔ ضحکت یا رسول اللہ فداک ابی وامی قال ھبط جبرئیل بان اللہ باھا بالمہاجرین والانصار علی اھل السموٰت وباھی بی وبک حملۃ العرش یا علی (اخرجہ ابو القاسم فی فضائل العباس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کی دو صفیں بنائیں اور علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ان دونوں صفوں میں سے ہو کر گذرے اور تبسم فرمایا ایک شخص نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کس وجہ سے ہنستے ہیں حضرتؐ نے فرمایا جبرئیل نازل ہو کر بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین اور انصار کی وجہ سے اہل آسمان پر مباہات کرتا ہے۔ اور اے علی تیرے ساتھ حاملان عرش بھی مباہات یعنی فخر کرتے ہیں۔

(۲) عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فقال ان اللہ عز وجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ غیر محاب لقرابتی ان السعید کل السعید من احب علیاً فی حیوتہ وبعد مماتہ وان الشقی کل الشقی من ابغض علیاً فی حیوتہ وبعد مماتہ (اخرجہ الطبرانی واحمد والدیلمی عن ابن عمر) جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا التحیۃ والثنا فرماتی ہیں کہ محبوب رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام عرفہ کی رات کو باہر نکلکر فرمانے لگے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ تم پر ناز کرتا ہے اور تم کو عام طور پر بخشدیا ہے اور علی کو خاص کر بخشا ہے میں خدا کا رسول ہوں میں اپنے قریبیوں کو حشت دلانیوالا نہیں بے شک نیک بخت اور پورا نیک بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی میں اور انکے مرنے کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے اور بد بخت اور پورا بد بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی میں اور انکے مرنیکے بعد انسے بغض رکھتا ہے۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ الیکم غیر محاب لقومی ھذا جبرئیل یخبرنی ان السعید کل السعید من احب علیاً فی حیوتہ وبعد موتہ (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق اللہ تعالیٰ تم پر فخر کرتا ہے اور تمکو بخشدیا ہے عام طور پر اور علی کو خاص طور سے میں خدا کا رسول ہوں اپنی قوم اپنے قریبیوں کو وحشت دلانیوالا نہیں بالتحقیق پورا نیک بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی میں اور انکی موت کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے۔

(۴) عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل یباھی بعلی کل یوم الملائکة المقربین حتی یقول بخ بخ لك یا علی (اخرجه الدیلمی) جابر بن عبد الله رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ عز وجل اور مقرب فرشتے علی پر ہر روز فخر کرتے ہیں حتے کہ خدا تعالے فرماتا ہے شاباش یا علی!

(۵) نقل الامام حجة الاسلام ابو حامد محمد الغزالی رحمة الله علیه فی کتابه احیاء العلوم ان لیلة بات علی علی فراش رسول الله صلے الله علیه وسلم اوحی الله الی جبریل ومیکائیل انی قد آخیت بینکما وجعلت عمر احدکما اطول فایکما یؤثر صاحبه بالحیوة فاختار کل واحد منهما الحیوة فاوحی الله الیهما افلا کنتما مثل علی آخیته بینه وبین محمد صلی الله علیه وسلم فبات علی علی فراشه یفدیه بنفسه ویؤثره بالحیوة فاهبطا الی الارض فاحفظاه من عدوه فنزل جبریل عند رأسه ومیکائیل عند رجلیه ینادی بخ بخ لك من مثلك یا علی یباهی الله بك الملائکة فانزل الله عز وجل ومن یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد حجة الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی رحمة اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل کرتے ہیں کہ جس شب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر اقدس پر جناب امیر علیہ السلام سو رہے تھے پروردگار عالم نے جبریل و میکائیل علیہما السلام سے ارشاد کیا ہے کہ تم دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے پس تم دونوں میں کوئی ایسا ہو کہ اپنے بھائی کو اپنی عمر سے کچھ حصہ دے۔ دونوں اپنی ہی طول حیات کے مستدعی ہوئے۔ پروردگار نے فرمایا جاؤ تم علی کی مثل نہیں ہو جسے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے وہ اپنی زندگی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا کر رہا ہے۔ تم زمین پر جاکر اسے اسکے دشمنوں سے بچاؤ۔ پس جبریل اسکے سرہانے اور میکائیل انکی پائینتی آاترے اور پکارنے لگے شاباش ای علی تیرا مثل کوئی نہیں خدا اور فرشتے تجھ پر فخر کرتے ہیں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی شب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ لوگوں میں سے وہ آدمی بھی ہے کہ اپنی جان کو خدا کی رضا کے لیے بیچتا ہے اور اللہ مہربان ہے اپنے بندوں پر۔

(۶) نقل انه قال فی مجلسه العام. سلونی قبل ان تفقدونی سلونی من عم دون العرش فانی اعلمها نزولها وملکا ملکا فقال رجل من الحاضرین حیث ادعیت ذلک فلتخبرنی این جبرئیل هذه الساعة فتطلس قلیلا وتفکر فی الاسرار ثم رفع رأسه قائلا انی طفت السموات السبع فلم اجد جبرئیل و الظنه انت ایها السائل فقال السائل بخ بخ لك من مثلك یا ابن ابی طالب وربك یباهی بك الملائکة (کشف الغمه) نقل ہے جناب امیر علیہ السلام مجلس عام میں فرما رہے تھے مجھ سے پوچھ لو قبل اسکے کہ تم مجھ

کرو۔ پوچھو مجھ سے عرش کے ستونوں کا حال کہ میں انکے تمام کوچوں سے واقف ہوں حاضرین میں سے ایک
شخص کہنے لگا جبکہ آپنے یہ دعوے کیا ہے تو آپ مجھے بتائیں جبرئیل اسوقت کہاں ہیں۔ جناب امیر
علیہ السلام نے تھوڑی دیر تک سر جھکا کر اسرار میں تفکر کیا پھر سر اٹھا کر فرمایا۔ میں نے ساتوں آسمان کی سیر
کی لیکن جبرئیل کو کہیں نہیں پایا میں گمان کرتا ہوں کہ اے سائل تو ہی جبرئیل ہے۔ سائل نے کہا شاباش اے
ابن ابیطالب تیرا مثل کوئی نہیں تیرا رب اور فرشتے تجھ پر مباہات کرتے ہیں۔

جناب امیرؑ کی مودت کا عبادت ہونا

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت
بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق ومودتہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے۔ اور اس بات کو
کہ جسکے لیے میں بھیجا گیا ہوں میری امت پر ظاہر کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق
اور اسکی دوستی عبادت ہے +

جناب امیرؑ کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہونا

(تنبیہ) اخرج الطبرانی والحاکم وابن المغازلی عن ابن مسعود وعمران بن حصین) وابن عساکر عن
ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل وجابر بن عبداللہ وانس وثوبان وام المومنین عائشۃ
والحاکم (عن ابی یعلی) والدیلمی عن ابی ہریرۃ والجندی وابن السماک عن ام المومنین عائشۃ ان النبی قال النظر الی وجہ علی عبادۃ نزل
الابرار میں علامہ بدخشی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ طبرانی اور حاکم اور ابن المغازلی (ابن مسعود اور عمران بن حصین
سے) اور ابن عساکر (ابوبکر صدیق اور عثمان بن عفانؓ اور معاذ بن جبلؓ اور جابر بن عبداللہؓ اور انسؓ اور ثوبانؓ
اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رض) سے اور حاکم (ابن یعلے) سے اور دیلمی (ابو ہریرہ رض) سے اور خجندی اور
ابن السماک (ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی
کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے +

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت ابابکر یکثر النظر الی وجہ علی فقلت یا ابت انی رأیتک تکثر
النظر الی وجہ علی فقال یا بنت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ
ابن السمان) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ

جناب علی علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے تھے میں نے کہا ابا جان میں دیکھتی ہوں کہ آپ جناب علی کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے ہیں فرمایا اے بیٹی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان اذا دخل علینا علی رأبی عندنا لا یمل النظر الیہ فقلت یا ابت انی رأیت قد تکثر النظرات الی علی فقال یا بنت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی علی عبادۃ (اخرجہ الجندی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب جناب علی علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے پاس ہمارے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ تو وہ جناب علی کے چہرہ سے اپنی نگاہ نہ ہٹاتے۔ میں نے ان سے کہا اے ابا جان کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ جناب علی کو کثرت سے دیکھا کرتے ہیں فرمایا اے میری بیٹی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے ۔

(۳) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الطبرانی و ابو الحسن المغازلی وحاکم وقال اسنادہ حسن) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے ۔

(۴) عن معاذۃ الغفاریۃ قالت کان لی انس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرج معہ فی الاسفار واقوم علی المرضی واداوی الجرحی فدخلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت عائشۃ وعلی خارج من عندہ فسمعتہ یقول یا عائشۃ ان ھذا احب الرجال الی واکرمھم علی فاعرفی لہ حقہ واکرمی مثواہ فلما ان جری بینہا وبین علی ما جری رجعت عائشۃ الی المدینۃ فدخلت علیہا فقلت لہا یا ام المومنین کیف قلبک الیوم بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لک ما قال قالت یا معاذۃ کیف یکون قلبی لرجل کان اذا دخل علینا وابی عندی لا یمل من النظر الیہ فقلت یا ابت انک لتدیم النظر الی علی فقال یا بنتی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الجندی) معاذہ غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت انس تھا میں اکثر سفر میں حضرت کے ساتھ رہا کرتی تھی اور مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی ایک دفعہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی آپ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رونق افروز تھے علی حضرت کے پاس اس وقت موجود نہیں تھے میں نے سنا کہ حضرت بی بی عائشہ سے فرما رہے ہیں کہ یا عائشہ یہ شخص سب لوگوں سے مجھے پیارا ہے اور

زیادہ مکرم ہے اسکے حق کو پہچانیو۔ اور اسکی عزت کیجیو۔ جب لڑائی جمل میں جو کچھ جناب امیر اور ام المومنین کے درمیان گذرنا تھا گذر چکا اور وہ مدینہ میں واپس آگئیں میں ان کی خدمت میں گئی اور میں نے ان سے کہا یا ام المومنین آج آپ کے دل کی کیا حالت ہے بعد اسکے کہ آپ سن چکی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے جناب امیر کی نسبت کیا کچھ فرمایا تھا۔ ام المومنین فرمانے لگیں اے معاذہ میرے دل کی حالت ایسے شخص کے لیے کیا ہوتی کہ جب کبھی وہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور میرے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس ہوتے اور میرے والد انکے چہرے سے نگاہ نہ پھیرتے میں نے ان سے کہا کہ آپ ہمیشہ علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھتے رہتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے فرمانے لگے میں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے۔

(۵) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عد عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فانہ مریض فاتیت فاتاہ علی وعندہ معاذ وابو ہریرۃ رضی اللہ عنہما فاقبل عمران یحد النظر الی علی فقال لہ معاذ لم تحد النظر الیہ یا عمران فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ قال معاذ انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو ہریرۃ انا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ عمران بن حصین بیمار ہیں جاؤ انکی بیمار پرسی کرو میں انکے پاس گیا پس انکے پاس جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے۔ عمران کے پاس معاذ بن جبل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران ٹکٹکی باندھ کر جناب امیر کی طرف تیز نگاہ سے دیکھنے لگے معاذ نے ان سے کہا تم کیوں انکی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہو عمران کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے معاذ نے کہا میں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابو ہریرہ کہنے لگے میں نے بھی حضرت سے سنا ہے۔

(۶) عن ابی بکر الصدیق انہ قیل لہ وقد ادام النظر الی وجہ علی مالک تقدم النظر الیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الحاکم) جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ جناب علی علیہ السلام کی طرف اکثر دیکھتے رہتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے وہ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے

(۷) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

جس نے جناب امیر کو چھوڑا اس نے آنحضرت صلعم کو چھوڑا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فارقہ اللہ عزوجل (اخرجہ الخوارزمی والدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو چھوڑا مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اسے خدا نے چھوڑا

(۲) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فارق اللہ عزوجل (اخرجہ احمد والدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے علی کو چھوڑا اس نے مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا۔

جناب امیر سے دشمنی کرنے والے سے خدا دشمنی کرتا ہے

عن ابی رافع مولی لعائشۃ رضی اللہ تعالے عنہا قال قال رسول اللہ علیہ وسلم عاد اللہ من عاد علیا (اخرجہ ابن) ابورافع جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ خدا دشمنی کرتا ہے اس شخص سے جو علی سے دشمنی کرتا ہے۔

جس نے جناب امیر کی شان گھٹائی اس نے حضرت کی شان گھٹائی

عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ینقص علیا فقد ینقصنی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کی شان گھٹائی اس نے میری شان گھٹائی۔

جس نے جناب امیر سے حسد کیا اس نے حضرت سے حسد کیا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

جس نے جناب امیر کی اطاعت کی اس نے حضرت کی اطاعت کی

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع علیا فقد اطاعنی ومن عصاہ فقد عصانی (اخرجہ الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی جس نے علی کی اطاعت کی میری اطاعت کی اور جس نے انکی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

جس نے جناب امیر کی مدد کی اللہ اسکی مدد کرتا ہے

عن عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انصر من نصر علیا اللھم اکرم من اکرم علیا اللھم اخذل من خذل علیا (اخرجہ الدیلمی) عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای پروردگار جو علی کو مدد دے اسے مدد دیجیو اور جو اسے بزرگی دے اسے بزرگ رکھیو اور جو علی کو چھوڑے اسے چھوڑ دیجیو۔

جس نے جناب امیر سے جنگ کی اس نے حضرت سے جنگ کی

اخرج احمد والطبرانی والحاکم عن ابی ھریرۃ قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی والحسن والحسین وفاطمۃ انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم وعند الترمذی عن زید بن ارقم انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم ومحب الطبری فی الریاض عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ) امام احمد بن حنبل اور طبرانی اور حاکم رحمۃ اللہ علیہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر اور جناب حسنین اور جناب فاطمہ علیہم السلام کیطرف نظر کرکے ارشاد کیا کہ میں لڑنے والا ہوں اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنے والا ہوں اس سے جو تم سے صلح کرے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس طرح پر اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے میں جنگ کرنے والا ہوں اس سے جو ان سے لڑے اور صلح کرنے والا ہوں اس سے جو ان سے صلح کرے۔ محب طبری نے ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ میں اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

جناب امیر کا بغض علامات نفاق ہو نا

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق (اخرجہ النسائی) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی سے فرماتے تہے کہ تجھے نہیں دوست رکہیگا مگر مومن اور نہیں دشمن رکہیگا مگر منافق +

(۲) عن زر بن حبیش عن علی قال واللہ الذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق (اخرجہ احمد والمسلم والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح) زر بن حبیش سے روایت ہو کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تہے کہ قسم ہے اس ذات کی کہ دانہ کو پہاڑ کر درخت پیدا کرتا ہے اور آدمی کو ظاہر کرتا ہے مجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ مجہے نہیں دوست رکہیگا مگر مومن اور مجہ سے نہیں بغض رکہیگا مگر منافق +

(۳) عن الحارث الہمدانی قال رأیت علیا علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال قضی قضاء اللہ عزوجل علی لسان نبیکم نبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق (اخرجہ ابن الفارس) حرث ہمدانی روایت کرتے ہیں کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر دیکہا خدا تعالی کی حمد و ثنا کے بعد فرمانے لگے کہ خدا تعالی کے ارادہ نے تمہارے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری کیا تہا کہ مجہے نہیں دوست رکہیگا مگر مومن اور مجہ سے نہیں بغض رکہیگا مگر منافق

(۴) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصیکم بحب ذی قرنیہا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن ولا یبغضہ الا منافق من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب اپنے والد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے تم کو اس امت کے ذو القرنین اپنے بہائی اور ابن عم علی بن ابی طالب کی محبت کی بابت وصیت کرتا ہوں اس سے نہیں محبت کریگا مگر مومن اور اس سے نہیں بغض کریگا مگر منافق جسنے اس سے محبت کی مجہ سے محبت کی جسنے اس سے بغض رکہا مجہ سے بغض رکہا +

(۵) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال ما کنا نعرف المنافقین الا ببغضہم علیا (اخرجہ احمد فی المناقب) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم منافقون کی شناخت علی علیہ السلام سے بغض رکہنے کے سوا اور [illegible] سکتے تہے

(۶) عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال نحن معشر الانصار کنا لنعرف المنافقین ببغضهم علیا (اخرجه الترمذی) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ منافقون کو بسبب انکے بغض کے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ شناخت کیا کرتے تھے ✦

(۷) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال ما کنا نعرف المنافقین علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بثلث بتکذیبهم اللہ ورسوله والتخلف عن الصلوٰة وبغضهم علی بن ابی طالب (اخرجه ابن شاذان) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین منافقون کو تین باتون سے پہچانا کرتے تھے اول خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے سے اور دوم نماز سے باز رہنے سے تیسرے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ انکے بغض رکھنے سے ✦

(۸) عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وهو یقول لرجل یسب علیا وهو یقول انی لاظنک من المنافقین (اخرجه الخوارزمی) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا انہون نے جناب امیر کے حق مین کسی شخص کو برا کہتے ہوئے سن پایا تھا وہ اس سے کہہ رہے تھے کہ میرا گمان ہے تو منافقون مین سے ہے ✦

(۹) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبک ایمان وبغضک نفاق واول من یدخل الجنة محبک واول من یدخل النار مبغضک (اخرجه ابن خالویه) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے ارشاد فرماتے تھے کہ تیری محبت ایمان ہے اور تیرا بغض نفاق ہے اور جنت مین تیرا محب سب سے اول داخل ہوگا اور دوزخ مین تیرا بغض رکھنے والا سب سے اول داخل ہوگا۔

(۱۰) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبغضک من الرجال الا منافق ومن حملته امه وهی حائض ولا یبغضک من النساء الا السلقلق وهی التی تحیض من دبرها قیل جاءت امرأة الی علی فقالت انی ابغضک قال لها فانت اذاً سلقلق قالت ومن سلقلق قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث وقلت یا رسول اللہ ما السلقلق قال التی تحیض من دبرها قالت صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا واللہ احیض من دبری ولا علم لابوای (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے ارشاد فرماتے تھے کہ یا علی تجھ سے کوئی مرد دشمنی نہین کریگا مگر منافق یا وہ آدمی کہ جسکی والدہ حیض مین حاملہ ہوئی ہو اور عورتون مین سے وہ عورت تجھسے بغض رکھے گی جو سلقلق ہوگی یعنے وہ عورت کہ جسکی دبر سے حیض جاری ہوتا ہوگا۔ روایت ہے کہ ایک عورت جناب امیر کی خدمت مین آکر کہنے لگی مین آپ سے بغض رکھتی ہون اور جناب امیر نے اس سے فرمایا شاید تو سلقلق ہے وہ کہنے لگی سلقلق کسے

کہتے ہیں جناب امیر نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنکر عرض کیا یا رسول اللہ سلقلق کیسے کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلقلق وہ عورت ہے جو دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہو وہ کہنے لگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے میں دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہوں اور میرے ماں باپ کو بھی اسکی خبر نہیں ؛

(۱۱) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی وھدیتی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق والنظر الیہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرا تحفہ ہے اور جسکے لیے میں بھیجا گیا ہوں میرے بعد اسے بیان کرنیوالا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق ہے اور اسکی طرف نظر کرنا عبادت ہے ؛

(تنبیہ) علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں وردت طائفۃ من الصحابۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق یعنی صحابہ میں سے ایک طائفہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ نہیں محبت کریگا تجھ سے مگر مومن اور نہیں بغض رکھے گا تجھ سے مگر منافق ؛

جس نے جناب امیر کو ایذا دی اس نے حضرت کو ایذا دی

(۱) عن عمرو بن شاس الاسلمی وکان من اصحاب الحدیبیۃ قال خرجت مع علی الی الیمن فجفانی فی سفری حتی وجدت فی نفسی علیہ فلما قدمت اظہرت شکایتہ فی المسجد حتی بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس من اصحابہ فلما رانی قال یا عمرو واللہ لقد اذیتنی قلت اعوذ باللہ من ان اذیک یا رسول اللہ فقال بلی من اذی علیا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ (اخرجہ احمد وابن عبد البر فی الاستیعاب) عمرو بن شاس الاسلمی جو اصحاب حدیبیہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب امیر کی رکاب سعادت مآب میں یمن کو گیا مجھ کو سفر میں ان سے کچھ رنج ہو گیا جب میں مدینہ میں واپس آیا تو مسجد میں بیٹھکر شکایت کرنے لگا اتنے میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ تشریف لائے مجھ کو دیکھکر فرمایا اے عمرو واللہ تو نے ہمکو رنج دیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی پناہ ہے اگر میں آپ کو رنجیدہ کروں فرمایا ہاں جس نے علی کو ایذا دی مجھ کو ایذا دی

اور جناب علیؑ اور حضرت سیدہ اور حسنین علیہم السلام کی شان مین نازل ہوئی ہے +
ابن جریر نے اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہین کہ
ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت پانچ شخصون
کے حق مین نازل ہوئی ہے یعنے میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے (یہ حدیث اکثر علما کے نزدیک
حسن ہے)

(۱) عن الحسن بن علی قال نحن اھل بیت الذی قال اللہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب
عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ ابن سعد وابن ابی حاتم والطبرانی
وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) جناب حسن بن علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ
اہل بیت ہم لوگ ہین جنکے حق مین آیۂ تطہیر نازل ہوئی ہے۔

{۲} فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل
فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ترجمہ اے محمد کہہ جھگڑنے والون سے آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے
اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا
کرین اللہ کی پس لعنت ڈالین جھوٹون پر +

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم
وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی
والنسائی فی الخصائص) سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کہ اے
محمد کہہ جھگڑنے والون سے آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری
عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کرین اللہ کی پس لعنت ڈالین جھوٹون پر
نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا کر کہا اے میرے پروردگار
یہ میرے اہل بیت ہین +

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال انفسنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی وابناءنا الحسن والحسین
ونساءنا فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور ابناءنا سے حسنؑ اور حسینؑ۔ اور نساءنا سے جناب سیدہ مراد ہین
(۳) عن ابن عباس قال ان رھطا من نجران قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا

جس نے مجھے ایذادی اس نے خدا کو ایذادی +

(۲) عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اذا علیاً فقد اذانی (اخرجہ ابو یعلی و البزار) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کو ایذادی اس نے مجھے ایذادی +

(۳) عن عروة بن الزبیر ان رجلا وقع فی علی بمحضر من عمر فقال له عمر اتعرف صاحب هذا القبر هذا محمد ابن عبد الله بن عبد المطلب صلے اللہ علیہ وسلم وعلی بن ابی طالب بن عبد المطلب لا تذکر علیاً الا بالخیر ان تنقصته اذیت صاحب هذا القبر (اخرجہ احمد فی المناقب) عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص جناب علی علیہ السلام کو برا کہنے لگا حضرت عمر اس سے کہنے لگے اس قبر کے صاحب کو جانتا ہے یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ہیں علی کا بجز نیکی کے ذکر مت کرو اگر تو نے انکی شان گھٹائی تو تو اس قبر کے صاحب کو ایذادیگا +

(۴) عن مصعب بن ابی وقاص قال کنت انا ورجلان فی المسجد فتناولا علیاً فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضبان اعرف فی وجهه الغضب فقلنا نعوذ باللہ من غضب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لی ولکم من اذی علیاً فقد اذانی (اخرجہ ابن السبوع فی الشفاء) مصعب بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ ایکدفعہ میں دو آدمیوں کے ساتھ مسجد میں تھا وہ دونو جناب امیر علیہ السلام سے لپٹ رہے اتنے میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غصہ میں تشریف لائے اور خفگی کے آثار چہرہ اقدس میں مشاہدہ ہو رہے تھے ہمنے کہا خدا تعالی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غصہ سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے فرمایا مجھے بھی اور تمہیں بھی جس نے علی کو ایذادی مجھے ایذادی جس نے علی کو ایذادی مجھے ایذادی۔

(۵) والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتاناً واثماً مبیناً عن مقاتل ابن سلیمان قال انه نزلت فی علی وذکر ان نفراً من المنافقین یؤذونه ویکذبون علیه جو لوگ کہ اذیت دیتے ہیں مومنین اور مومنات کو بغیر کسی قصور کے پس وہ لوگ اٹھاتے ہیں بہتان اور گناہ ظاہر۔ مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ چند آدمی منافقین میں سے جناب امیر کو ایذادیا کرتے تھے اور انکو جھٹلایا کرتے تھے +

جس نے جناب امیر پر سب کی اس نے حضرت پر سب کی

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی (اخرجہ احمد والحاکم وصححہ) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا۔

(۲) عن ابی عبد اللہ الجدلی قال دخلت علی ام المؤمنین ام سلمة فقالت لی اتسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت معاذ اللہ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) ابوعبد اللہ الجدلی کہتا ہے کہ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا مجھ سے فرمانے لگیں کیا تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہا کرتا ہے میں نے عرض کیا معاذ اللہ فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا۔

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی و من سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ ادخلہ اللہ النار ولہ عذاب مہین (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا جس نے مجھے برا کہا خدا کو برا کہا جس نے خدا کو برا کہا خدا اسکو دوزخ میں ڈالیگا اسکے لیے سخت اہانت والا عذاب ہے۔

(۴) عن ابی ہریرة وزید بن خالد قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ کان ممسوسا فی ذات (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی کو برا مت کہو وہ خدا کی ذات میں دیوانہ ہے۔

(۵) عن جعفر بن ابی بکر بن خالد قال رأیت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بالمدینة فقال ذکر لی انکم لتسبون علیا فقلت قد فعلنا قال لعلک سببت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت معاذ اللہ فقال لا تسبہ فلو وضع المنشار علی مفرقی علی ان اسب علیا ما اسبہ بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الترغیب فی موالاتہ والترہیب عن معاداتہ (اخرجہ النسائی) جعفر بن ابی بکر بن خالد کہتا ہے کہ میں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں دیکھا مجھ سے کہنے لگے کہ میرے پاس لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ تو جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا کرتا ہے میں نے کہا ہاں میں نے برا کہا ہے پس وہ کہنے لگے تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہا ہے میں نے کہا معاذ اللہ یہ فعل تو مجھ سے ہرگز نہیں ہوا سعد کہنے لگے تو علی کو برا مت کہا کر اگر میرے سر پر آرہ چلایا جائے تاکہ میں جناب امیر علیہ السلام کو برا کہوں تو بھی میں ہرگز ان کو برا نہیں کہونگا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے علی کی دشمنی کی بابت ڈرانا اور علی کی دوستی کی بابت

رغبت دلانا سن لیا ہے ؛

(۸) عن سعد بن جبیر ان عبد اللہ بن عباس مر بعد ما حجب بصرہ بمجلس من مجالس قریش وہم یسبون علیا فسمعہم فقال لسعد بن جبیر ردنی الیہم فردہ حتی وقف علیہم فقال ایکم الساب اللہ فقالوا سبحان اللہ ما فینا احد سب اللہ تعالیٰ من سب اللہ فقد اشرک فقال ایکم الساب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا سبحان اللہ ما فینا احد سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب رسول اللہ فقد کفر فقال ایکم الساب لعلی فقالوا اما ہذا فقد کان منہ شیٔ فقال اشہد باللہ لسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ فقد کبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم ولی عنہم وقال یا بنی ماذا رأیتہم صنعوا قال فقلت لہ یا ابت ؎ نظروا الیک باعین محمرۃ ۔ نظر التیوس الی شفار الجازر ۔ فقال زدنی فدا ابوک فقلت ؎ خزر العیون نواکس ابصارہم ۔ نظر الذلیل الی العزیز القاہر ۔ فقال زدنی فدا ابوک فقلت لیس عندی مزید فقال عندی مزید ؎ احیاؤہم عار علی امواتہم ۔ والمیتون سبۃ للغابر (اخرجہ احمد فی المناقب) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نابینا ہونے کے بعد قریش کی ایک مجلس پر سے گذرے وہ لوگ جناب امیر علیہ السلام کو برا کہہ رہے تھے عبد اللہ بن عباس نے سنکر سعید بن جبیر سے کہا مجھے لوٹا کر انکے پاس لیچل وہ ان کو اس مجلس میں لے گیا ابن عباس انکے سر پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے تم کون ہو خدا تعالی کو برا کہنے والے وہ کہنے لگے ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ خدا تعالے کو برا کہتا ہو جس نے خدا کو برا کہا اس نے شرک کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہو جس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا اس نے کفر کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو علی کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے یہ کیا بات ہے انہیں کا تو ذکر تھا۔ ابن عباس کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ مینے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا مجھے کہا جس نے مجھے برا کہا اس نے خدا تعالی کو برا کہا جس نے خدا تعالی کو برا کہا بے شک خدا تعالی اسکو ناک کی تھتھون کے بل آگ میں اوندھا گرائیگا یہ کہکر ابن عباس سے لوٹ پڑے اور مجھ سے فرمانے لگے اے میرے بیٹے تونے دیکھا ہوگا وہ کیا کر رہے تھے۔ مینے کہا ابا جان اور یہ شعر پڑھا ؎ وہ تیری طرف غصہ سے آنکھیں لال کرکے دیکھتے تھے جیسے بکرے قصاب کی چھری کو دیکھتے ہیں ۔ ابن عباس فرمانے لگے یہ بوڑھا باپ تجھ پر قربان ہو

لگاور ڈرہ مینے پشعر پڑہا سے آنکھوں کے خوف سے اونکی آنکھیں نیچے ہوگئیں جس طرح سے کوئی ذلیل ہونے والے غالب کو دیکھکر ہو جاتا ہے۔ پھر ابن عباس فرمانے لگے میں تیرے قربان ہوں اور شعر پڑہ مینے کہا کہ اب میرے پاس اس سے زیادہ نہیں وہ فرمانے لگے میرے پاس اس سے زیادہ ہے اور یہ شعر پڑہا ان کی زندگی انکے مردوں کی عار ہیں ۔ اور انکے مرے ہوئے انکے پیچھے بندوں کو برا کہنے والے ہیں ٭

جس نے جناب امیر پر غضب کیا اسنے حضرت پر غضب کیا

(۱) عن ام سلمة قالت اشهد انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من احب علیاً فقد احبنی ومن احبنی فقد احب الله ومن اغضب علیاً فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب الله عزوجل (اخرجه احمد وابو الطاهر محمد بن عبد الرحمن المخلص الذهبی فی المخلصیات والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہتے تھے کہ جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی جس نے کہ مجھ سے محبت کی خدا تعالیٰ سے محبت کی جس نے علی پر غضب کیا اس نے مجھ پر غضب کیا جس نے مجھ پر غضب کیا اس نے اللہ تعالیٰ پر غضب کیا

واخرجه الامام الحافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل القزوینی الحاکمی فی الاربعین عن عمار بن یاسر ولفظه من تولاه فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی الله عزوجل اس حدیث کو امام حافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل القزوینی الحاکمی نے اربعین میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جس نے علی سے دوستی کی مجھ سے دوستی کی جس نے مجھ سے دوستی کی اس نے خدا سے دوستی کی ٭

جس نے جناب امیر سے بغض رکھا اس نے حضرت سے بغض رکھا

(۱) عن ابن عباس قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی علی فقال له انت سید فی الدنیا و الاخرة من احبك فقد احبنی وحبیبك حبیب الله وعدوك عدو الله الویل لمن ابغضك (اخرجه احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جناب امیر علیہ السلام کے بلانے کو بھیجا جب وہ آئے آپنے ان سے فرمایا یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے کہ تجھ سے محبت کی مجھ سے محبت کی تیرا دوست خدا کا دوست ہے تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے افسوس ہے اسپر جو تجھ سے بغض رکھے ٭

(۲) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب و قد سمع رجلا یسب علیا و هو یقول له انی لاظنک من المنافقین فقال کفوا عن ذکر علی الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصال وددت او ان لی واحدۃ منهن احب الی مما طلعت علیه الشمس وذاک انی کنت انا و ابو بکر و ابو عبیدۃ بن الجراح و نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ ضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کتف علی وقال یا علی انت اول المسلمین اسلاما و اول المؤمنین ایمانا و انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی کذب من زعم انه یحبنی و هو یبغضک یا علی من احبک فقد احبنی و من احبنی فقد احبه اللہ تعالی و من احبه اللہ تعالی ادخله الجنة و من ابغضک فقد ابغضنی و من ابغضنی فقد ابغضه اللہ تعالی و من ابغضه اللہ تعالی ادخله النار (اخرجه الخوارزمی) جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو انہوں نے جناب امیر کی شان میں برا کہتے ہوئے سن پایا تھا۔ اور آپ اسکو کہہ رہے تھے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو منافقوں میں سے ہے پھر حضرت عمر کہنے لگے سوا نیکی کے علی کا ذکر مت کیا کرو میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی میں تین خصلتیں ہیں۔ میں آرزو کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز تھی کہ جسپر آفتاب طلوع کرتا ہے) میں اور ابو بکر اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما اور دیگر چند صحابہ حاضر تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا یا علی تم اسلام لانے کی وجہ سے سب مسلمانوں سے اول اور ایمان لانے میں سب مومنوں سے مقدم ہو۔ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے جھوٹا ہے وہ شخص کہ گمان کرتا ہے میری محبت کا اور تم سے عداوت رکھتا ہے یا علی جو تم کو محبت رکھتا ہے مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے خدا اس کو محبت رکھتا ہے اور جس کو خدا محبت رکھتا ہے اسے جنت میں داخل کرتا ہے اور جو تم سے بغض رکھتا ہے مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے خدا اس سے بغض رکھتا ہے اور جس سے خدا بغض رکھتا ہے اسے دوزخ میں داخل کرتا ہے ◆

جناب امیر کے ساتھ بغض رکھنے کی ترہیب

(۱) عن فاطمة بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و علیها السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیة عرفة فقال ان اللہ عز وجل باهی بکم و غفر لکم عامة و لعلی خاصة انی رسول اللہ غیر محاب لقرابتی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوته و بعد موته و ان الشقی کل

والشقی من ابغض علیا فی حیوته وبعد موته (اخرجه احمد والطبرانی والدیلمی عن ابن عمر) جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا التحیۃ والثناء سے روایت ہے کہ عرفہ کی رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ [illegible] تشریف لاکر فرمانے لگے کہ پروردگار عالم تمہارے باب اور فخر کرتا ہے اور تمکو تمام طور سے بخشتا ہے [illegible] علی کو خاص طور سے بخشتا ہے بے شک تم میں میں خدا کا رسول ہوں اپنی قرابت داروں کو رحمت دلانے والا [illegible] نیک بخت وہی شخص ہے جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے اسکی زندگی میں اور اسکے مرنے کے بعد اور بے شک پورا بدبخت وہی شخص ہے جو علی کو دشمن رکھتا ہے اسکی زندگی میں اور مرنے کے بعد

(۲) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنۃ لاتضر معها سیئۃ وبغضه سیئۃ لاتنفع معها حسنۃ (اخرجه الدیلمی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی محبت ایک ایسی نیکی ہے کہ اسکے ہوتے ہوئے کوئی برائی ضرر نہیں دیتی اور انکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نفع نہیں دیتی

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی طوبی لمن احبك وصدق فیك والویل لمن ابغضك وكذب فیك (اخرجه الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا خوشی ہو اسکے لیے جو تجھے دوست رکھے اور تیری تصدیق کرے اور افسوس ہو اسکے لیے جو تجھ سے بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے +

(۴) عن معاویۃ بن جیدۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من مات وفی قلبه بغض علی فلیمت یہودیا او نصرانیا (اخرجه الدیلمی) معاویہ بن جیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مر گیا اور اسکا دل بغض علی سے بھرا ہوا ہے وہ البتہ یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر مرا +

(۵) عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم كذب من زعم انه امن بی وما جئت به وهو یبغض علیا فهو كاذب لیس بمؤمن (اخرجه الخوارزمی) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھوٹا ہے جو شخص کہ زعم کرتا ہے کہ وہ مجھ پر ایمان لایا ہے اور جو چیز کہ میں لایا ہوں اسپر یقین رکھتا ہے حالانکہ وہ علی سے بغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے مومن نہیں ہے +

(۶) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لو ان امتی ابغضوك لكبهم اللہ علی مناخرهم فی النار (اخرجه الدیلمی) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علی اگر میری امت تجھ سے بغض رکھے گی تو اللہ تعالی اسے ناک کے نتھنوں کے بل آگ مین اوندہا دہکیلیگا +

(۷) عن سعید بن ذویب قال قال علی فی الرحبۃ انشد کم باللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول اللہ ولیی انا ولی المؤمنین ومن کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ وابغض من ابغضہ (اخرجہ النسائی) سعید بن ذویب سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے رحبہ مین ان لوگون کو قسم دیکر پوچہا کہ جنہون غدیر خم کے روز جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہو تو بیان کرے کہ اللہ میرا ولی ہے اور مین مومنون کا ولی ہون اسکا یہ (یعنی علی) ولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکہ اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہہ اسے جو اسے دشمن رکہے اور مدد دے اسے جو اسے مدد دے اور بغض رکہہ اس سے جو اس سے بغض رکہے -

(۸) عن عبد اللہ بن بریدۃ قال حدثنی ابی قال لم یکن من الناس ابغض الی من علی حتی احببت رجلا لا احببتہ الا علی بغض علی فبعث ذلک الرجل علی خیل فصحبتہ وما صحبتہ الا علی بغض علی فاصاب سبیا فکتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبعث الیہ من یخمسہ فبعث الینا علیا وفی السبی وصیفۃ افضل من السبی حین خمس صارت فی الخمس ثم صارت فی اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی ال علی فاتانا وراسہ یقطر فقلنا ما ھذا فقال اما تروا الوصیفۃ صارت فی الخمس ثم صارت فی اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی ال علی فوقعت علیھا فکتب و بعثنی مصدقا لکتابہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصدقا لما قال فی علی فلما اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقرء کتابہ فجعلت اقول علیہ صدق فامسک بیدی وقال اتبغض علیا فقلت نعم فقال لی لا تبغضہ وان کنت تحبہ فازدد لہ حبا فو الذی نفسی بیدہ لنصیب ال علی فی الخمس افضل من وصیفۃ فما کان احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی من علی قال عبد اللہ ھو ابن بریدۃ واللہ ما کان فی الحدیث بینی وبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ابی (اخرجہ النسائی) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے لوگون مین سے کسی کا اتنا بغض نہین تہا جس قدر کہ جناب امیر کا - یہانتک کہ مین ایک آدمی کو اسوجہ سے پیار کرنے لگا کہ وہ جناب امیر سے بغض رکہتا تہا - وہ آدمی ایک دفعہ ایک گروہ پہ بہیجا گیا - مینے جناب امیر کے بغض کی وجہ سے اسکی رفاقت اختیار کی اس نے لڑکر اس گروہ کو اسیر کرلیا اور حضرت کی خدمت مین لکہہ بہیجا کہ کوئی آدمی بہیجا جائے تاکہ خمس مال کا اسکے حوالہ کیا جائے - حضرت نے جناب امیر کو خمس لینے کو لیے ہمارے پاس بہیجا - قیدیون مین ایک کنیز تہی جو سب قیدیون مین افضل تہی جب پانچوان حصہ

جب بانٹا گیا تو وہ کنیز خمس مین آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ مین آئی اور اہل بیت کے حصہ مین سے علی کی آل کے حصہ مین آئی ایک روز جناب علی ہمارے پاس تشریف لائے ان کے سر کے بالون سے قطرے ٹپک رہے تھے ہم نے پوچھا آپکے غسل کرنے کی کیا وجہ ہے فرمانے لگے تمنے نہین دیکھا کہ کنیز خمس مین آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ مین آئی اور اہل بیت کے حصہ سے علی کی آل کے حصہ مین آئی ہے۔ مینے اس سے صحبت کی ہے پس اس شخص نے یہ تمام واقعہ لکھکر مجھے تصدیق کے لیے حضرتؐ کے پاس بھیجا جب حضرتؐ کے پاس پہونچا اور خط حضور کو دیا۔ اور آپؐ نے اس خط کو پڑھا مینے اسکی تصدیق کی آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے مینے کہا ہان فرمایا اسکا بغض مت رکھہ بلکہ اگر تو اسکو دوست رکھتا ہے تو اور بھی زیادہ دوست رکھہ قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ خمس مین علی کی آل کا حصہ کنیز سے بدرجہا افضل ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اسکے بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے جناب امیرؑ سے کوئی زیادہ تر عزیز نہین تھا +

عبد اللہ بن بریدہ کہتے ہین کہ اس حدیث مین میرے اور آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان بجز میرے والد بزرگوار کے اور کوئی دوسرا نہین +

جناب امیرؑ کی تولا کے بغیر انسان جنت کی بو نہین سونگھہ سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان عبدا عبد اللہ عز وجل مثل ما قام نوح وکان لہ مثل احد ذھبا فانفقہ فی سبیل اللہ ومد فی عمرہ حتے یحج الف حج علی قدمیہ ثم قتل بین الصفا والمروۃ مظلوما ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحۃ الجنۃ ولم یدخلھا (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر کوئی خدا کا بندہ خدائے عز وجل کی اتنی عبادت کرے کہ جس قدر نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کین قیام فرمایا ہے اور احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ مین خرچ کرے پھر اسکی عمر اس قدر دراز ہو کہ پاپیادہ ایک ہزار حج کرے۔ اور پھر صفا و مروہ کے درمیان مظلوم مارا جائے پھر اگر یا علی تجھے دوست نہ رکھتا ہو تو وہ جنت کی بو نہین سونگھہ سکے گا۔ اور نہ اس مین داخل ہو سکے گا +

جناب امیر علیہ السلام کی محبت کی فضیلت

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ (اخرجہ

الدیلمی) والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی خدا سے محبت کی جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے خدائے تعالےٰ سے بغض رکھا +

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب یاکل الذنوب کما تاکل النار الحطب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی بن ابی طالب کی محبت گناہون کو اس طرح سے کہا جاتی ہے جس طرح سے کہ آگ لکڑیون کو کہا جاتی ہے +

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبریل بورقۃ آس خضراء مکتوب فیہا ببیاض انی افترضت محبۃ علی بن ابی طالب علی خلقی فبلغہم ذلک عنی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جبریل میرے پاس اس کے درخت کا ایک سبز پتا لیکر آئے اسپر سفیدی سے لکھا ہوا تہا میںنے جناب علی بن ابی طالب کی محبت کو اپنی خلقت پر فرض کر دیا ہے یہ بات انکو پہونچادو۔

(۴) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنۃ لا یضر معہا سیئۃ وبغضہ سیئۃ لا تنفع معہا حسنۃ (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کی محبت ایک ایسی نیکی ہے جسکے ساتھ کوئی برائی ضرر نہین پہونچا سکتی اور اسکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ساتھ کوئی نیکی نفع نہین پہونچا سکتی +

(۵) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی طوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تہے یا علی خوشی ہو اسکے لیے جو تجہ سے محبت رکھے اور تیری تصدیق کرے۔ اور افسوس ہے اسپر جو تجہ سے بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے +

(۶) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنوان صحیفۃ المومن حب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مومن کے نامۂ اعمال کا عنوان علی بن ابی طالب کی محبت ہے۔

(۷) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ

من بعدی حبہ ایمان و بغضہ نفاق والنظر الیہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے اور جسکے لیے میں بھیجا گیا ہوں میرے بعد میری امت کو وہ بات بیان کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان ہے اور اسکا بغض نفاق ہے اور اس کیطرف دیکھنا عبادت ہے ⁂

(۸) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لو اجتمع الناس علی حب علی بن ابی طالب لما خلق اللہ عز وجل النار (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ علی کی محبت پر مجتمع ہو جاتے تو اللہ تعالی دوزخ کو پیدا نکرتا ⁂

(۹) عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فقال ان اللہ عز وجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ غیر حاب لقومی ولا محاب لقرابتی ھذا جبریل اخبرنی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد موتہ وان الشقی کل الشقی من ابغض علیا فی حیوتہ وبعد موتہ (اخرجہ احمد والطبرانی والدیلمی عن ابن حجر) جناب فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاکر فرمانے لگے اللہ تعالے تمہارے ساتھ مباہات کرتا ہے اور تمکو عام طور سے بخشدیا ہے۔ اور علی کو خاص طور سے بخشا ہے۔ مین خدا کا رسول ہون اپنی قوم کو ڈرانیوالا اور اپنے رشتہ دارون کو دہشت دلانے والا نہین جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ پورا نیک وہی ہے جو علی سے انکی زندگی اور انکی موت کے بعد محبت رکھے اور پورا شقی وہی ہے جو انکی زندگی اور انکی موت کے بعد ان سے بغض رکھے۔

(۱۰) عن عمار بن یاسر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لعلی یا علی ان اللہ عز وجل قد زینک بزینۃ لم یزین العباد احب اللہ منہا۔ الزہد فی الدنیا لا تنال الدنیا فیک شیئا ووھب لک حب المساکین رضوا بک اماما ورضیت لھم اتباعا فطوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک فاما الذین احبوک وصدقوک فھم جیرانک فی دارک ورفقاءک فی قصرک واما الذین ابغضوک وکذبوا علیک فحق علی اللہ ان یوقفھم موقف الکذابین یوم القیامۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم والخطیب والدیلمی فی فردوس الاخبار وابن الجوزی فی اسد الغابہ) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے تھے یا علی پروردگار نے تجھے ایسی زینت سے آراستہ کیا ہے کہ تمام بندون کو اس سے بہتر زینت سے آراستہ نہین کیا۔ وہ زہد فی الدنیا ہے۔ پس تجھے ایسا بنایا ہے کہ دنیا تجھ تک کسی بات مین نہین پہونچ سکیگی

ما شانك تذكر صاحبنا قال من هو قالوا عيسى تزعم انه عبد الله قال اجل قالوا فهل رأيت
مثل عيسى وانبئت به ثم خرجوا من عنده فجاءه جبريل فقال له قل لهم اذا اتوك ان
مثل عيسى عند الله كمثل آدم وفي رواية ان واحدا منهم قال له المسيح ابن الله لا اب له
وقال الآخر هو الله لانه احياء الموتى واخبر عن الغيوب وابرء الاكمه والابرص وخلق من
الطين طيرا وتزعم انه عبد الله فقال صلى الله عليه وسلم هو عبد الله وكلمته القاها الى مريم
فغضبوا فقالوا انما لا نرضى ان تقول هو الله وقالوا ان كنت صادقا فارنا عبد الله يحيي
الموتى ويشفي الاكمه والابرص ويخلق من الطين طيرا فينفخ فيه فيطير فسكت عنهم فنزل الوحي
يقول الله تعالى لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم وقوله تعالى فمن حاجك من
بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم
ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين. ثم قال لهم ان الله امرني ان لم تنقادوا للاسلام اباهلكم
ثم انهم وعدوا الى الغد ولما اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل ومعه علي والحسن والحسين
وفاطمة وعند ذلك قال لهم اسقفهم اني لارى وجوها لو سأل الله ان يزيل لهم الجبل لازاله
فلا تباهلوا فتهلكوا ولا يبقى على وجه الارض نصراني فقال صلى الله عليه وسلم لا بناهلك [illegible]

ابو حاتم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نصاری نجران کے چند آدمی جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگے آپ ہمارے صاحب کے حق میں کیا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ کون ہیں
وہ بولے عیسیٰ کہ جن کی نسبت آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا کا بندہ ہے حضرت نے ارشاد کیا میرا
گمان بجا ہے۔ وہ کہنے لگے آپ عیسیٰ جیسا کوئی خدا کا بندہ دکھائیں یا آپ کو انکے جیسے کی خبر لگی ہے
تو آپ ہمکو بتائیں یہ کہکر وہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے گئے۔ پس جبریل علیہ السلام حضرت کے پاس
تشریف لا کر کہنے لگے جب وہ لوگ آئیں آپ ان سے کہدیں کہ خدا کے نزدیک عیسیٰ بعینہ حضرت آدم کی
طرح سے ہیں۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نجران کے لوگوں میں سے ایک شخص نے حضرت
کی جناب میں عرض کیا مسیح خدا کا بیٹا ہے انکا کوئی باپ نہیں ہے اسکے ساتھ والے دوسرے نے کہا
بلکہ وہ خود خدا تھے۔ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ اور غیب کی باتیں بیان کرتے تھے اور اندھے اور کوڑھی کو
اچھا کرتے تھے اور مٹی سے جانور بناتے تھے۔ آپ انکو خدا کا بندہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا وہ
خدا کا بندہ اور اسکا پاک کلمہ تھے جو مریم کیطرف القا کیا گیا تھا۔ وہ لوگ خفا ہو کر کہنے لگے ہم نہیں
راضی ہونگے جب تک کہ آپ یہ نہ کہیں کہ وہ خدا تھے۔ اگر آپ سچے ہیں تو آپ ہمیں کوئی خدا کا

اور مسکینون کی محبت تجھے عطا کی ہے وہ تجھے اپنا امام پاکر خوش ہو گئے ہین اور تو انکو اپنا پیرو پاکر خوش ہو گیا ہے اس شخص کو خوشی حاصل ہو جو تجھ سے محبت کرے اور تیری تصدیق کرے اور اسپر افسوس ہے جو تیرا بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے ۔ پس وہ لوگ جو تجھ سے محبت رکھتے ہین اور تیری تصدیق کرتے ہین اور جنت مین تیرے ہمسایہ اور تیرے قصر مین تیرے رفیق ہونگے ۔ اور جو لوگ تجھ سے بغض رکھتے ہین اور تیری تکذیب کرتے ہین پس خدا تعالے حق رکھتا ہے کہ انکو قیامت کے روز جھوٹون کی جگہ مین کھڑا کرے ۔

(۱۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احب ان یتمسک بالقضیب الاحمر الذی غرسہ اللہ فی جنۃ عدن فلیتمسک بحب علی ابن ابی طالب (اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ سرخ کو جسے خدا نے جنت عدن مین لگایا ہے اپنے ہاتھ مین لینے کی آرزو رکھتا ہو چاہیے کہ علی ع کی محبت سے متمسک ہو ۔

(۱۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی من احبنی فلیحبک فان العبد لا ینال ولایتی الا بحب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ جو مجھے دوست رکھنا چاہتا ہو اس کو چاہیے کہ تجھے دوست رکھے کیونکہ کوئی بندہ میری دوستی تک نہین پہونچ سکتا مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام کی محبت سے ۔

(۱۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت سید فی الدنیا والاخرۃ من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ طوبی لمن احبک ومن ابغضک فقد ابغضنی وبغیضک بغیض اللہ الویل لمن ابغضک من بعدی (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے تجھ سے محبت کی مجھ سے محبت کی تیرا دوست اس کا دوست ہے خوشی ہو اسکے لیے جو تجھے دوست رکھے اور جس نے کہ تجھ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا تیرا بغض رکھنے والا خدا کے ساتھ بغض رکھنے والا ہے افسوس ہے اسپر جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے

(۱۴) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق وکان علی یقول والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعہد النبی الامی صلے اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق (اخرجہ احمد والمسلم والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و

جناب امیر سے فرماتے تھے کہ نہیں دوست رکھے گا تجھے مگر مومن اور تجھ سے نہیں بغض رکھے گا مگر منافق جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتا ہے اور انسان کو ظاہر کرتا ہے البتہ بیشک نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا تھا کہ مجھے نہیں دوست رکھیگا مگر مومن اور مجھ سے نہیں بغض رکھے گا مگر منافق +

(۱۵) عن محمد بن الحنفیۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت سیجعل لھم الرحمٰن ودًا انہ قال لا یبقی مومن الا فی قلبہ ود لعلی بن ابی طالب اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وذکر النقاش انھا نزلت فی علی) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے شان نزول میں کہ (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں عنقریب خدا تعالےٰ انکے ساتھ دوستی کریگا) فرماتے ہیں کوئی مومن ایسا نہیں رہیگا جسکے دل میں جناب امیر علیہ السلام کی دوستی نہو۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے +

(۱۶) عن عبد اللہ بن ظالم قال جاء رجل الی سعید بن زید فقال انی احببت علیا حبا لم احب شیئا قط قال نعم ما رایت احببت رجلا من اھل الجنۃ (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن ظالم ناقل ہیں کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے آکر کہا کہ میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ کسی چیز سے مجھے ایسی محبت نہیں ہوئی سعید کہنے لگے کیا اچھی بات تجھے سوجھی ہے کہ تو جنت کے لوگوں میں سے ایک آدمی سے محبت کرتا ہے

(۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احبنی واحب ھذین واباھما وامھما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونو (یعنے حسنین علیہما السلام) کو اور ان دونوں کے والد اور والدہ کو دوست رکھیگا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(۱۸) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن جلوس عندہ ذات یوم والذی نفسی بیدہ لا یزال قدم عن قدم یوم القیمۃ حتی یسال اللہ تعالیٰ الرجل عن عمرہ فیما افناہ وعن جسدہ فیما ابلاہ وعن مالہ مم کسبہ فیم انفقہ وعن حبنا اھل البیت فقال لہ عمر رضہ ما اٰیۃ حبکم فوضع یدہ علی راس علی وھو جالس الی جانبہ وقال اٰیۃ حبی حب ھذا من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابو بردہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت کے روز کوئی شخص قدم سے قدم نہیں اٹھا سکیگا جب تک کہ اس سے چار باتوں کی نسبت نہیں پوچھا

جائیگا اول اسکی عمر سے کہ اس نے کس بات میں صرف کی ہے پھر اسکے جسم سے کہ کس امر میں اس نے اسکو آزمایا ہے اور اسکے مال سے کہ کس طرح سے اس نے اسے حاصل کیا اور کہاں پر اسکو خرچ کیا اور ہم اہل بیت کی محبت سے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی محبت کی کیا نشانی ہے علی حضرت کے ایک طرف پر بیٹھے ہوئے تھے حضرت نے انکے سر پر ہاتھ رکھکر فرمایا ہماری محبت کی نشانی اسکے ساتھ ہمارے بعد محبت رکھنا ہے +

(۱۹) عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی من احبك فقد حف ملامن والایمان ومن ابغضك اماته الله میتة جاهلیة (اخرجه الخوارزمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا جو شخص کہ تجھ سے محبت کریگا وہ امن اور ایمان میں گھیرا ہوا رہے گا اور جو شخص کہ تجھ سے بغض رکھے گا اللہ تعالے اسکو کفر کی موت سے مار یگا۔

(۲۰) عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآیة قل لا اسالکم علیه اجرا الا المودة فی القربی قالوا یا رسول الله من هؤلاء الذین امرنا الله بمودتهم قال علی وفاطمة وابناهما (اخرجه البغوی فی تفسیره) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ کہدے یا محمد میں نہیں تم سے مانگتا ہوں اس تبلیغ رسالت پر کچھ اجرت مگر رشتہ والوں کی دوستی، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہیں جن کی مودة کرلیے خدا نے ہمکو امر فرمایا ہے حضرت نے فرمایا وہ علی و فاطمہ اور ان دونو کے دونوں بیٹے ہیں +

(۲۱) عن مالك قال طلع علینا رسول الله صلے الله علیه وسلم ذات یوم متبسما یضحك فقام الیه عبد الرحمن ابن عوف فقال بابی انت وامی یا رسول الله ما الذی اضحکك فقال بشارة اتتنی من عند الله فی ابن عمی واخی وابنتی ان الله تعالی لما زوج فاطمة امر رضوان فهز شجرة طوبی فحملت رقاقا یعنی صکاکا بعدد محبینا اهل البیت ثم انشاء من تحتها ملیکة من نور فاخذ کل رقاقا فاذا استوت القیمة باهلها ناحت الملیکة الخلائق فلا یلقون محبا لنا اهل البیت الا اعطوه رقا فیه براءت من النار فصار اخی وابن عمی فکاك رقاب الناس من النار (اخرجه الخوارزمی) مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں فرمایا میرے ابن عم اور بھائی اور بیٹی کی نسبت خدا کی طرف سے مجھے بشارت آئی ہے۔ کہ جب پروردگار عالم نے فاطمہ کا نکاح کیا رضوان کو حکم دیا اس نے طوبے کے درخت کو ہلایا اس سے رقعے یعنے نجات کے پروانے ہم اہل بیت کے محبوں کی تعداد کے موافق گرے پھر اسکے نیچے نور کے فرشتے پیدا کیے۔ انہوں نے وہ رقعے لے لیے۔ جب قیامت

اپنے لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی وہ فرشتے خلقت کو پکاریں گے۔ اور ہم اہل بیت کے محبوں سے یوں ہی نہ ملیں گے بلکہ وہ نجات کے پروانے ان کو دینگے جن میں دوزخ سے نجات پانے کی برات درج ہوگی پس میرا ابن عم اور بھائی آگ سے لوگوں کی گردن چھڑانے کا باعث ہوا ہے +

(۲۲) عن سلمان قال له رجل ما اشد حبک لعلی فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی (اخرجه الخوارزمی) سلمان رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے کہا آپ جناب امیر سے نہایت پیار کرتے ہیں کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا +

(۲۳) عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خلق الله تعالی من نور وجه علی ابن ابی طالب سبعین الف ملکا یستغفرون له ولمحبیه الی یوم القیامة (اخرجه الخوارزمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے علی کے مونھ کے نور سے ستر ہزار فرشتے پیدا کیے ہیں جو قیامت تک علی اور علی کے محبوں کے لیے استغفار کرتے رہیں گے +

(۲۴) عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول من اتخذ علیا اخا من اهل السموات اسرافیل ثم میکائیل ثم جبرائیل واول من احبه من اهل الجنة حملة العرش ثم رضوان خازن الجنة ثم ملک الموت یترحم علی محبی علی کما یترحم علی الانبیاء (اخرجه صاحب المواقیت) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اہل آسمان سے جس نے کہ اول علی کو بھائی بنایا ہے وہ اسرافیل ہیں پھر میکائیل پھر جبرائیل ہیں اور اہل جنت میں سے جس نے اول ان سے محبت کی ہے وہ حاملان عرش ہیں پھر رضوان خازن جنت اور پھر ملک الموت علیؑ کے محبوں پر وہ اس طرح سے رحم کرتا ہے جس طرح سے کہ انبیاء پر +

(۲۵) عن انس بن مالک قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقد رأیته فی النوم یا انس ما حملک علی ان لا تؤدی ما سمعت منی فی علی حتی ادرکتک العقوبة ولولا استغفار علی لک ما شممت رائحة الجنة ابدا ولکن ابشر فی بقیة عمرک ان اولیاء علی ومحبیهم السابقون الاولون الی الجنة وهم جیران الله واولیاء الله حمزة وجعفر والحسن والحسین واما علی فهو الصدیق الاکبر لا یخشی یوم القیامة من احبه (اخرجه الخوارزمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھے ارشاد کیا اے انس تجھے کس بات نے برانگیختہ کیا ہے کہ تو نے جو مجھ سے علی کی نسبت سنا لوگوں کو نہیں سنا تا وقتیکہ تجھے عذاب الٰہی پہنچے اگر علی تیرے لیے

سفرت ذکر کرتے تو تو کبھی جنت کی بو نہ سونگھتا لیکن اب اپنی باقی عمر مین لوگون کو بشارت بیان کرتا رہیو کہ علی کے محب سب سے پہلے جنت مین جانے والے ہین اور وہ اللہ تعالی کی ہمسائگی مین رہین گے اور خدا کے ولی حمزہ اور جعفر اور حسن اور حسین ہین علی تو صدیق اکبر ہین جو شخص کہ ان سے محبت رکھیگا وہ قیامت کے روز ننین خائف ہوگا ◈

(۲۶) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب علیا قبل اللہ صلوتہ وصیامہ وقیامہ واستجاب دعاءہ الا ومن احب علیا اعطاہ اللہ بکل عرق ببدنہ مدینۃ فی الجنۃ الا من احب ال محمد امن من حساب المیزان والصراط الا ومن مات علی ال محمد فانا کفیلہ بالجنۃ مع الانبیاء الا ومن ابغض ال محمد جاء یوم القیامۃ مکتوبا بین عینیہ آئس من رحمۃ اللہ (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے جس نے علی سے محبت کی اللہ تعالے اس سے نماز اور روزہ اور عبادت قبول کرتا ہے اور اسکی دعا مستجاب ہوتی ہے جس نے علی سے محبت کی خدا اسکے بدن کے ہر ایک قطرہ کے عوض جنت مین اسے ایک شہر عطا کرتا ہے جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کو دوست رکھتا ہے وہ حساب سے اور میزان سے اور صراط سے امن مین ہے جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کی محبت پر مر گیا اسکا مین ضامن ہون کہ انبیا کے ساتھ جنت مین داخل ہوگا اور جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل سے بغض رکھتا ہے وہ قیامت کے روز اس طرح سے حاضر کیا جائیگا کہ اسکی پیشانی پر خدا کی رحمت سے ناامیدی کی آیت لکھی ہوئی ہوگی ◈

(۲۷) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لمن احب علیا تھیا للدخول الجنۃ (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علی سے محبت رکھتا ہو اسے کہدو جنت مین داخل ہونیکے لیے آمادہ ہو جائے

(۲۸) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عہد الی عہدا فی علی فقلت یا رب بینہ لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایۃ الھدی ومنار الایمان وامام الاولیاء ونور لمن اطاعنی وھو کلمۃ التی الزمتھا المتقین من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی (اخرجہ یوسف الکنجی) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بتحقیق علی کی نسبت خدا نے مجھ سے ایک عہد کیا مینے عرض کیا یا رب وہ مجھ سے بیان فرما پروردگار نے فرمایا سن مینے عرض کیا یا رب مین سنتا ہون فرمایا علی ہدایت کا علم اور ایمان کی نشانی اور دلیونکا

امام ہے اور نور ہے اسکے لیے جو میری اطاعت کرتا ہے اور وہ ایک کلمہ ہے جسکو کہ متقیون نے لازم گردان
لیا ہے جس نے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے کہ اس سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا۔

(۲۹) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد علی الحوض رایۃ علی امیر المومنین وامام الغر المحجلین فاقوم واخذ بیدہ فیبیض وجہہ ووجوہ اصحابہ فاقول ما خلفتمونی فی الثقلین من بعدی فیقولون صدقنا الاکبر وتبعنا الاصغر ونصرناہ ووقاتلنا معہ فاقول ردوا رواء مرویین فیشربون شربۃ لا یظماؤن بعدھا ابدا وجہ امامھم کالشمس الطالعۃ ووجوھھم کالقمر لیلۃ البدر او کاضوا نجم فی السماء (اخرجہ ابن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب حوض کوثر پر امیر المومنین امام الغر المحجلین کا علم پہونچے گا میں اسکا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہو جاؤنگا اسکا چہرہ اور اسکے اصحاب کا چہرہ نور سے براق ہوگا میں انسے پوچھونگا تمنے میرے بعد ان دو بھاری چیزون کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے وہ کہین گے بڑی چیز کی ہمنے تصدیق کی اور چھوٹی چیز کی پیروی کی اور اسکی مدد کی اور اسکے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔ مین انسے کہونگا جاؤ پیو اور پلاؤ وہ ایسا شربت پیین گے کہ جسکے بعد انکو پھر پیاس نہین لگے گی۔ انکے امام کا مونہہ مثل سورج کے چمکتا ہوگا اور انکے مونہہ چودھوین رات کے چاند کی طرح سے ہونگے یا آسمان کے نورانی ستارون جیسے ہونگے ✣

(۳۰) عن ابی سعید الخدری قال اقبلت ذات یوم قاصدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی یا ابا سعید فقلت لبیک یا رسول اللہ قال ان للہ عمودا تحت العرش یضئ لاھل الجنۃ کما تضئ الشمس لاھل الدنیا لا ینالہ الا علی ومحبوہ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مین ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد کرکے گیا حضرت نے مجھے فرمایا اے ابا سعید مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین حاضر ہون فرمایا عرش کے نیچے خدا کا ایک ستون ہے جو اہل جنت کے لوگون پر اس طرح سے چمکتا ہے جس طرح سے آفتاب اہل دنیا پر اسکے قریب کوئی نہین جاسکے گا مگر علی اور اسکے محب ✣

(۳۱) عن ابی ھریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الفجر ثم قال اتدرون بما ھبط جبرئیل ثم قال ھبط جبرئیل فقال یا محمد ان اللہ غرس قضیبا فی الجنۃ ثلثۃ من یاقوتۃ حمراء وثلثۃ من زبرجد خضراء وثلاثۃ من لؤلؤۃ رطبۃ ضرب علیھا طاقات جعل بین الطاقات غرفا وجعل فی کل غرفۃ شجرۃ وجعل خدمھا الحور العین واجری علیھا عین السلام ثم امسک فقیل

رجل من القوم فقال یا رسول اللہ لمن ذلک القضیب فقال من احب ان یتمسک بل لک القضیب فلیحب علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن المغازلی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑہی اور نماز پڑھکر ارشاد کیا آیا تم کو معلوم ہے کہ جبریل کیا خبر میرے پاس لائے ہیں پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ جبریل یہ خبر لائے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے شاخیں جنت میں لگائی ہیں تین سرخ یاقوت کی اور تین سبز زمرد کی اور تین تازے سونے کی اور انپر طاق لگائے ہیں اور ہر ایک طاق میں غرفے بنائے ہیں اور ہر ایک غرفہ میں ایک درخت لگایا اور انکے پہل حور عین ہیں اور ان درختوں کو سلامتی کے چشمہ کا پانی دیا ہے۔ یہ فرماکر حضرت خاموش ہو گئے۔ ایک شخص کو دپڑا اور عرض کرنے لگا وہ شاخ کس کے لیے ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ کو پکڑنا چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ علی بن ابی طالب سے محبت کرے ❊

(٣٢) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری الی السماء الرابعۃ فاذا انا بملک جالس علی منبر من نور و الملائکۃ تحدق بہ فقلت یا جبریل من ھذا الملک قال ادن منہ وسلم علیہ فدنوت منہ وسلمت علیہ فاذا باخی وابن عمی علی فقلت یا جبریل سبقنی علیا الی السماء الرابعۃ فقال لی یا محمد لا ولکن الملائکۃ شکت حبہا لعلی فخلق اللہ ھذا الملک من نور علی صورۃ علی فالملائکۃ تزورہ فی کل لیلۃ جمعۃ ویوم جمعۃ سبعین مرۃ یسبحون و یقدسون اللہ ویھدون ثوابہ لمحبی علی (اخرجہ عبد اللہ بن یوسف الکنجی الشافعی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ شب معراج میں جب ہم چوتہے آسمان پر تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک فرشتہ نور کے منبر پر بیٹھا ہوا ہے اور تمام فرشتے اس کے گرد حلقہ زن ہیں ہمنے جبریل سے کہا یہ فرشتہ کون ہے جبریل کہنے لگے آپ اسکے پاس جاکر سلام کریں ہم اسکے پاس گئے اور سلام کیا کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارا بہائی اور ابن عم علی ہے۔ ہم نے جبریل سے کہا کیا تم ہمسے پہلے علی کو چوتہے آسمان پر لے آئے ہو جبریل کہنے لگے یا محمد نہیں۔ مگر فرشتوں نے علی کی محبت سے شکایت کی تہی پس خدا تعالےٰ نے نور سے اس فرشتہ کو علی کی صورت پر پیدا کیا پس ہر شب جمعہ اور روز جمعہ کو فرشتے ستر دفعہ اسکی زیارت کرتے ہیں اور خدا کی تسبیح پڑہتے ہیں اور اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسکا ثواب علی کے محبوں کو پہونچاتے ہیں

جناب امیر علیہ السلام کے شیعوں کے فضائل

(۱) عن جابر بن عبداللہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
والذی نفسی بیدہ ان ھذا وشیعتہ لھم الفائزون یوم القیامۃ ونزلت ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات
اولئک ھم خیر البریہ (اخرجہ ابن عساکر والخوارزمی والسیوطی فی الدر المنثور) جابر بن عبداللہ رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف
لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ
اور اسکے شیعہ پس وہی قیامت کے روز جنت کے رفیع درجوں تک پہونچنے والے ہیں اور اسی حالت
میں یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے
اچھے ہیں ۞

(۲) عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریۃ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھو انت وشیعتک یوم القیامۃ راضین مرضیین (اخرجہ ابن مردویہ
وابونعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ بہ تحقیق جو لوگ ایمان لائے ہیں اور کام کیے ہیں اچھے وہی لوگ
سب خلقت سے بہتر ہیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ وہ لوگ تم ہو
اور تمہارے شیعہ ہیں قیامت کے روز خوش اور خوشنود کیے گئے ۞

(۳) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم تسمع قول اللہ تعالی ان الذین آمنوا و
عملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریہ انت وشیعتک وموعدی وموعدکم الحوض اذا جئت الامم
یوم القیامۃ تدعون غرا محجلین (اخرجہ ابن مردویہ والخوارزمی فی المناقب والسیوطی فی الدر
المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھ سے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی کیا
تونے خدا تعالی کے فرمانے کو نہیں سنا ہے کہ بہ تحقیق وہ لوگ ایمان لائے اور کام کیے لیکن اچھے وہی
لوگ ہیں سب خلقت سے بہتر۔ وہ لوگ تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔ میرا اور تمہارا وعدہ گاہ حوض کوثر ہے
جب قیامت کے روز تمام گروہ حاضر ہونگے تو تم سفید مونہہ اور نورانی ہاتھ اور پاؤں والے پکارے جاؤ گے

(۴) عن عبداللہ قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع المھاجرین والانصار
الا ما کان فی السریۃ اذا اقبل علی یمشی وھو متغضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغضبک
فقال اغضبنی فلما جلس قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک یا علی قال اذانی بنو عمک فقال
یا علی اما ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف

ذریاتنا و اشیاعنا عن ایماننا و شمائلنا (اخرجہ احمد فی المناقب و ابو سعید فی شرف النبوۃ و محب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا تمام مہاجر اور انصار بھی موجود تھے سوا ان لوگوں کے جو لشکر میں تھے۔ اتنے میں جناب امیر پیادہ پا آتے ہوئے نظر آئے انکے چہرہ سے غضب کے آثار نمایاں تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اسے غضب دلایا ہے اس نے مجھے غضب دلایا ہے جب جناب امیر آکر بیٹھ گئے حضرت نے ان سے پوچھا یا علی تمہیں کیا ہوا ہے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کے بنی اعمام نے مجھے تکلیف دی ہے حضرت نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہیں کہ تو میرے ساتھ جنت میں چلے اور حسنین اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے داہنے بائیں ہوں۔

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ من ھذہ الامۃ سبعون الفا لا حساب علیھم ثم التفت الی علی فقال ھؤلاء شیعتک یا علی و انت امامھم (اخرجہ الشیخ الحرم الحافظ محمد بن یوسف بن الحسن الزرندی المدنی الانصاری فی درر السمطین فی فضائل علی و البتول و الحسنین) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ و الثنا نے ارشاد کیا کہ اس امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے پھر حضرت امیر کی طرف ملتفت ہو کر فرمانے لگے وہ تیرے شیعہ ہیں اور تو انکے آگے ہوگا۔

(۶) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک و لذریتک و لولدک و لاھلک و لشیعتک و لمحبی شیعتک فابشر و انک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی بتحقیق خدا تعالی نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے شیعوں کو اور تیرے شیعوں کے دوستوں کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے۔

(۷) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت ھذا فی الاخرۃ اقرب الخلق منی و انت علی الحوض خلیفتی و ان شیعتک علی منابر من نور مبیضۃ وجوھھم حولی اشفع لھم و یکونون فی الجنۃ جیرانی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب و الخوارزمی عن علی و الملا فی وسیلۃ المتعبدین الی متابعۃ سید المرسلین و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب و ابراھیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ

الخلفاء وابن اسبوع الاندلسی فی الشفا وابو سعید عبد الملک بن محمد بن ابراہیم الخرکوشی فی شرح الذبح) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم کل قیامت کو سب خلقت سے زیادہ میرے قریب اور حوض پر میرے خلیفہ ہو گے اور تمہارے شیعہ نور کے منبروں پر سفید سر منہ والے میرے ارد گرد ہونگے میں انکی شفاعت کرونگا وہ جنت میں میرے ہمسایہ ہونگے +

(۸) عن ابی رافع قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتک تردون علی الحوض رواء مرویین مبیضۃ وجوھھم وان اعداءک یردون علی ظماء مقمحین (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع ابراہیم) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر سے ارشاد کیا کہ تو اور تیرے شیعہ حوض سے سیراب ہونگے پورا سیراب ہونا تمہارے سرمنہ نورانی سفید ہونگے اور تمہارے دشمن پیاس سے سر اٹھائے ہوئے ہونگے ۔

(۹) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی ان اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف ذریاتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب مرتضے علیہ السلام سے فرمایا کہ جو چار شخص کہ سب سے اول جنت میں داخل ہونگے وہ میں اور تو اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے ازواج انکے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے داہنے بائیں ہونگے +

(۱۰) عن ام سلمۃ قالت ان فاطمۃ اتت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ومعھا علی فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیھا راسہ قال ابشر یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابو بکر بن محمد بن حسین السبلانی المرندی فی مناقب الصحابہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام جناب امیر کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تشریف لائیں حضرت نے انکی طرف سر اقدس اٹھا کر ارشاد کیا یا علی خوش ہو تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہو نگے

تنبیہ

ان احادیث کے سوا اور بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن میں شیعہ گروہ کا ذکر آیا ہے ۔ امامیہ مذہب کے عالم مدعی ہیں کہ جس گروہ کے فضائل کے متعلق یہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ ہمارا ہی گروہ اکناف عالم میں اس نام سے پکارا جاتا ہے ۔ اور علماء اہل سنت وجماعت دعویدار ہیں کہ وہ شیعہ اولی ہم ہیں چنانچہ

بندہ ایسا دکھاوین جو مردہ کو زندہ کرے اور اندھے اور کوڑہی کو اچھا کرے اور مٹی سے جانور
بنائے اور پہران مین پہونکے اور وہ اڑجائین۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے
پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہ کہتے ہین کہ
مسیح ابن مریم خدا ہے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے۔ پس جو شخص کہ تجہسے جھگڑے اسکے بعد
کہ تجھے اسکا علم آگیا ہے پس کہدے کہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری
عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پہر دعا کرین اور اللہ کی لعنت ڈالین جہوٹون پر)
پہر آپنے نصاریٰ کے گروہ سے ارشاد کیا اگر تم اسلام کے معتقد نہین ہوگے تو خدا تعالی نے
مجھے حکم دیا ہے کہ مین تم سے مباہلہ کرون۔ پہر ان لوگون نے دوسرے روز کا وعدہ کیا۔ جب صبح ہوئی
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی اور حسنین اور جناب سیدہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر
تشریف لائے۔ اسقف نے ان کو دیکھا اور کہا واللہ مین ایسے چہرے دیکھتا ہون کہ اگر خدا سے یہ دعا مانگین
کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو خدا تعالی اسکو اسکی جگہ سے ٹلا دیگا۔ تم ان سے مباہلت کرو
ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہین رہے گا۔ پس انکا اسقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض
کرنے لگا ہم مباہلہ نہین کرتے ؛

(۲) اخرج الدار قطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اہلھا فقال لھم انشدکم باللہ ھل
فیکم احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم منی ومن جعلہ صلی اللہ علیہ
وسلم نفسہ وابناءہ ابناءہ غیری قالوا اللھم لا ۔ دار قطنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے
ہین کہ مشورت کے روز اہل شوری سے آپنے تکرار کرتے وقت فرمایا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر
پوچھتا ہون کہ کوئی تم مین میرے سوا ایسا شخص موجود ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ مجھ سے زیادہ قرابت رکھتا ہو اور کس کی جان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان
اور کس کے بیٹون کو آپنے اپنے بیٹے قرار دیا ہے۔ سبنے کہا خدا کی قسم ہے کوئی نہین ؛

{۳} قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی (ترجمہ) کہنی قوم سے کہدے تو
اے محمد کہ مین تمسے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت۔
(۱) عن ابن عباسؓ قال لما نزلت ھذہ الآیة قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودة فی
القربی۔ قالوا یا رسول اللہ من قرابتک ھٰؤلاء الذین امرنا اللہ تعالی بمودتھم قال علی وفاطمة
وابناھما اخرجہ احمد وابن ابی حاتم والطبرانی والبغوی عن مقاتل والکلبی و

حافظ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکہتے ہین وشیعۃ اہل البیت ہم اہل السنۃ والجماعۃ لانہم الذین احبوا ہم کما امرہم اللہ ورسولہ واما غیرہم فاعداءہم فی الحقیقۃ یعنے اہل سنت وجماعت ہی شیعہ اہل بیت ہین کیونکہ یہی لوگ خدا اور اسکے رسول کے حکم کے موافق اہل بیت سے محبت رکہتے ہین اور اہل سنت کے سوا دوسرے لوگ فی الحقیقت اہل بیت کے دشمن ہین۔ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بہی ایک رسالہ مین جو فرقہ امامیہ کے جواب مین لکہا ہے تحریر فرماتے ہین۔ اہل سنت میگویند مائیم شیعہ اولی واحادیث کہ در فضل شیعہ واردا ند مورد آن مائیم نہ روافض *

اب ہمکو دیکہنا چاہیے کہ جس شیعہ گروہ کے یہ فضائل ہین یہ حدیثین وارد ہین انکا کیا اعتقاد تہا کیونکہ کتب سیر اور تاریخ اور رجال کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین ہین جناب امیر علیہ السلام کی ذات با برکات کی نسبت علی العموم لوگون کے پانچ مذہب تہے جنکے معتقدات مین زمین وآسمان کا فرق تہا۔

(۱) ایک گروہ جنگ نہروان کا بقیہ السیف گرد نواح بصرہ مین آباد تہا۔ وہ جناب امیر علیہ السلام کو معاذ اللہ مسلمان تک بہی نہین جانتا تہا یہ گروہ ابتدا مین حروریہ کے نام سے مشہور تہا آخر مین خوارج اور مارقین کے نام سے معروف ہوا *

(۲) دوسرا گروہ شام کے نو مسلمانون کا تہا جو امیر معاویہ اور آل مروان کا طرفدار تہا یہ گروہ جناب امیر علیہ السلام کو گو مسلمان تو سمجہتے تہے لیکن ان کی شان اقدس مین بر سر محراب ومنبر سب وشتم کرتے تہے۔ آخر محققین اسلام نے انکو نواصب کا خطاب دیا۔

(۳) تیسرا گروہ جناب امیر کو منجملہ صحابہ کے ایک صحابی سمجہتا تہا مگر جناب امیر کی کسی قسم کی تقدیم کا قائل نہین تہا یہانتک کہ انکو امیر معاویہ کے مساوی سمجہتا تہا۔ زمانہ نے اس گروہ کا جلد تر خاتمہ کر دیا کہ اسکا نام تک مشہور نہ ہوا *

(۴) چوتہا گروہ جناب امیر کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد دیگر اصحاب سے افضل جانتا تہا یہی گروہ اہل سنت وجماعت کے نام سے مشہور ہوا۔ اور اسی "سواد اعظم" نے دنیا بہر مین فروغ پایا *

(۵) پانچوان گروہ جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہی افضل اور اعلی سمجہتا تہا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی کے قائل تہے اور ابتدا مین امام مالک[1]

---

[1] قال ابو عمر وقف جماعۃ فی علی وعثمان فلم یفضلوا واحدا منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انس ویحیی بن سعید القطان (استیعاب)

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک تھا اسی گروہ کے قریب قریب ایک اور گروہ تھا جو ان دونون صاحبون کی
مفاضلہ مین متوقف تھا۔

(۶) چھٹا گروہ جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب صحابہ سے افضل اور اعلے سمجھتا تھا اور
فضلہم علے ترتیب الخلافۃ کا قائل نہین تھا۔ اور شیخین رضی اللہ عنہما کی بھی تعظیم کرتا تھا۔ اور حضرت عثمان شہید
بے دیت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ہمدردی رکھتا تھا۔ یہ لوگ تفضیلیہ اور شیعہ اولی کہلائے جاتے تھے۔

(۷) ساتوان گروہ شیخین کی اور حضرت عثمان رضے اللہ عنہم کی تنقیص کرتا تھا چونکہ ابتدا ہی سے اہل سنت
کی جماعت کثیر اطراف بلاد مین پھیلی ہوئی تھی اور یہ ساتوین قسم کا گروہ اقل قلیل دنیا مین آباد تھا۔ بوجہ تخالف
مذہبی کے اہل سنت اس ساتوین گروہ کو انکے چڑانے کے واسطے انکو رفضی کہنے لگ گئے۔

شیخ نور الحق بن شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر القاری شرح صحیح بخاری مین لکھتے ہین حدثنا
شعبۃ حدثنی عدی بن ثابت قال سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
حاجل الانصار لا یحبہم الا مومن) قسطلانی میگوید عدی بن ثابت ثقہ است قاضی شیعہ و امام مسجد ایشان
بودہ در کوفہ و شعبہ کہ از مشائخ کبار اہل حدیث ست و او را امیر المومنین فی الحدیث گفتہ اند از وی روایت حدیث
مے آرد۔ ازینجا معلوم میشود کہ مذہب شیعہ و اعتقاد ہاے ایشان در زمان سابق باین خرابی و رسوائی کہ متاخرین
دارند نبودہ ست چنانچہ گفتہ اند کہ در آن وقت اعتقاد اینہا زیادہ برین نبودہ کہ امیر المومنین علی را بیشتر دوست
مید اشتند نسبت بائمہ دیگر و افضلیت باین ترتیب را کہ اہل سنت مقرر کردہ اند معتقد نبودہ اند انتہی کلامہ
شیخ نور الحق کا لکھنا بالکل مطابق واقع ہے کیونکہ علمائے اہل سنت بوجہ تنفر مذہبی کے شیخین کے سب کرنے
والون سے مطلق اخذ حدیث نہین کرتے تھے بلکہ خوارج سے بوجہ انکی دیانت ظاہری کے روایت کا لینا پسند کرتے
تھے چنانچہ حافظ جلال الدین السیوطی تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین لکھتے ہین قال ابو داود
لیس فی اہل الاہواء اصح حدیثا من الخوارج اور خطابیہ یعنے روافض کی گواہی تک قبول نہین کرتے
تھے چنانچہ امام نووی منہاج شرح صحیح مسلم مین لکھتے ہین قال امامنا الشافعی رضی اللہ عنہ اقبل شہادۃ
اہل الاہواء الا الخطابیۃ من الرافضۃ

پس ثابت ہوا کہ وہ چھٹا گروہ جو جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل الناس
سمجھتا تھا وہی شیعہ اولی کا گروہ تھا جن سے علمائے اہل سنت بھی اخذ حدیث مین مضائقہ نہین کرتے تھے
خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ مین لکھتے ہین و نیز باید دانست کہ شیعہ
اولی کہ فرقہ سبیہ و تفضیلیہ اند در زمان سابق بشیعہ ملقب بودند و چون غلاۃ روافض و زیدیان و

اسماعیلیہ این لقب خود را ملقب کردند و مصدر قبائح و شرور اعتقادی و عملی گردیدند خوفاً عن التباس الحق
عن الباطل فرقۂ سنیہ و تفضیلیہ این لقب را بر خود نہ پسندیدند و خود را اہل سنت و جماعت ملقب کردند
لیکن یہ کہنا کہ اہل سنت ابتدا میں شیعہ کے نام سے مشہور تھے محض ادعا ہے جسکا کوئی ثبوت نہیں ملتا
اگر اہل سنت ابتدا میں شیعہ مشہور ہوتے تو زیدیہ فرقے کے خروج سے جو اہل سنت کے پہلے گذر چکے ہیں
ان میں سے کوئی نہ کوئی اس نام سے مشہور ہونا چاہیے تھا۔ حالانکہ وہی لوگ شیعہ کہلائے جاتے تھے
جو جناب امیرؑ کے افضل الصحابہ ہونے کے قائل تھے۔ ماسوا اسکے اگر اہل سنت ابتداءً شیعہ مشہور ہوتے
تو زیدیہ و اسماعیلیہ بوجہ خصومت کے کبھی اس نام کو اپنے لیے مطلق گوارا نہ کرتے کوئی اور نام پسند
کرتے۔ علاوہ برین متاخرین اہل سنت ان شیعان اول کو اعتقاد تفضیل کے باعث سے ہمیشہ بدعتی
کہتے چلے آئے ہیں اگر اہلسنت بھی اسی گروہ میں شامل ہوتے تو وہ بیچارے مبتدع کیوں قرار دیے
جاتے۔ چنانچہ حافظ ذہبی میزان الاعتدال میں ترجمہ ابان بن تغلب لکھتے ہیں ابان بن تغلب الکوفی
شیعی لکنہ صدوق وقد وثقہ احمد و ابن معین و ابو حاتم وقال کان غالیا وقال الجوزجانی[1]
زائغ مجاهر فللقائل ان یقول کیف ساغ توثیق مبتدع وحد الثقۃ العدالۃ والاتقان فکیف یکون

[1] جوزجانی خود تو متعصب خارجی ہیں لیکن ابان ابن تغلب کو بوجہ شیعیت کے زائغ اور مجاہر ٹھیراتے ہیں
لسان المیزان میں علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں وممن ینبغی ان یتوقف فی قبول قولہ فی الجرح
من کان بینہ وبین من جرحہ عداوۃ سببہا الاختلاف فی الاعتقاد فان الحاذق اذا تامل ثلب
ابی اسحاق الجوزجانی لاہل الکوفۃ رای العجب فی ذلک لشدۃ انحرافہ فی النصب وشہرۃ
اہلہا بالتشیع فتراہ فی جرح من ذکرہ بلسان ذلق وعبارۃ طلق حتی انہ اخذ یلین مثل
الاعمش وابی نعیم وعبداللہ بن موسیٰ اساطین الحدیث وارکان الروایۃ اھ
یعنے یہ ضرور ہے کہ جرح کرنے والے کی جرح کو جو اس نے کسی شخص کے حق میں اختلاف اعتقاد کی
عداوت کی وجہ سے کی ہو قبول کرنے میں تامل کرنا چاہیے چنانچہ اگر کوئی دانا ابو اسحاق جوزجانی
کی نکتہ چینی کو جو اسنے اہل کوفہ کے نسبت کی ہے تامل کرے۔ تو ایک عجیب معاملہ دیکھیگا۔ کہ
کوفے کے لوگوں میں سے اس نے جس کسیکا ذکر کیا ہے اسکی جرح کرنے میں کسقدر زبان کے تیزی
کو کام میں لایا ہے یہانتک کہ اعمش اور ابو نعیم اور عبداللہ بن موسے جیسے اساطین حدیث
اور ارکان روایت کو بھی نرم کر ڈالا ہے۔

عدلا من هو صاحب بدعة وجوابه ان البدعة على ضربين صغرى كغلو التشيع او كالتشيع بلا غلو فلا تحرف فهذا كثير من التابعين وتابعيهم مع الدين والورع والصدق فلو ذهب حديث هؤلاء لذهب جملة من آثار النبوة وهذا مفسدة بينة ثم بدعة الكبرى كالرفض الكامل والغلو فيه والحط على ابی بکر وعمر والدعاء الى ذلك فهذا النوع لا يحتج به ولا كرامة فيه يعنے ابان بن تغلب کوفہ کا باشندہ شیعہ تھا لیکن صادق تھا ہم کہتے ہیں کہ اسکا صدق ہمارے لیے ہے اور اسکی بدعت اسکے لیے ہے۔ امام احمد ابن حنبل اور ابن معین اور ابو حاتم نے اسکو ثقہ مانا ہے اور کہا ہے کہ وہ تشیع میں غلو کرنے والا تھا۔ جوزجانی ناصبی کہتا ہے وہ حق سے پھرا ہوا۔ اور بدگو تھا۔ قائل کہہ سکتا ہے کہ بدعتی کی ثقاہت کیونکر مانی جا سکتی ہے۔ ثقہ کے لیے عدالت اور اتقان لازم ہے۔ پس جو شخص کہ بدعتی ہو کیونکر عادل ہو سکتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک بدعت صغرے جیسے کہ تشیع میں غلو کرنا یا شیعیت بلا غلو کے پس یہ نا ملائم نہیں ہے کیونکہ ایسی شیعیت تابعین اور تبع تابعین میں دین اور ورع اور صدق کے ساتھ بکثرت پائی جاتی تھی اگر ان کی احادیث سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ تو تمام آثار نبویہ ہاتھ سے جاتے رہنے کا اندیشہ ہے جس سے ایک ظاہری فساد پیدا ہو جائے گا۔ دوسری بدعت کبرے ہے جیسے کہ پورا رفض اور اس میں غلو کرنا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے مرتبہ سے گرانا ایسی قسم کی حاجت نہیں ہے اور نہ اس میں کوئی خوبی ہے۔

اس عبارت سے چند امور ہویدا ہوتے ہیں۔

اول - یہ کہ تشیع بلا غلو (یعنے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ بہ نسبت دوسرے صحابہ کے زیادہ محبت رکھنا) یا غلو تشیع (یعنے جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما پر فضیلت دینا جسکی تصریح حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں کی ہے والتشیع محبة علی وتقدیمه علی الصحابة فمن قدمه علی ابی بکر وعمر فهو غال فی التشیع) یہ دو امر اہل سنت کے نزدیک بدعت صغری ہیں۔

دوم - یہ کہ تشیع بلا غلو کثرت سے تابعین اور تبع تابعین میں پایا جاتا تھا۔

سوم - یہ کہ اگر ان شیعان اولی کی روایتوں سے دست کشی کی جائے تو آثار نبویہ کے ہاتھ سے جاتے رہنے کا احتمال ہے۔

چہارم - یہ کہ اہل سنت نے صاحبان بدعت کبری یعنے روافض سے اخذ حدیث نہیں کیا اور نہ انکی روایات کو مستند مانا ہے۔

اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ غلو تشیع (یعنے شیخین پر جناب امیر کو فضیلت دینی) جسکو متاخرین نے بدعت

صغریٰ قرار دیا ہے سبکی کیا ثابت اصلیت ہو۔

بدعت کے معنے ہیں امر محدث فی الدین جسکا ماخذ کتاب و سنت اور آثار صحابہ سے نہ ہو۔ ورنہ کبرت کلمۃ تخرج من افواہھم ان یقولون الا کذبا جناب امیر کی تفضیلت کا ثبوت احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ سے ملتا ہے سب سے قطع نظر کر کے ہم اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جو حاملہ حدیث کے نزدیک اثبت الاخبار اصح الاحادیث خبر متواتر حدیث متفق علیہ ارشاد انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ہے جس کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمۃ المنہاج شرح مسلم شریف میں لکھتے ہیں وفیہ اثبات فضیلۃ لعلی لا تعرض فیہ لکونہ افضل من غیرہ او مثلہ لیس فیہ دلالۃ لاستخلافہ) یعنے اس حدیث سے جناب امیر کی فضیلت کا اثبات ہے جس میں تعرض نہیں کیا جاسکتا۔ بباعث انکے افضل ہونے کے اپنے غیر سے یا اپنے مثل اصحاب سے اور اس سے انکی خلافت پر استدلال نہیں ہو سکتا۔

حضرت اگر نہیں ہوسکتا نہ ہو ہمارا مطلب تو ثبوت فضیلت ہے سو وہ آپ کی تقریر سے ثابت ہے۔

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفۃ وھب بن الخیر ان اباک صعد المنبر فقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر و عمر فقال این تذھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ان المؤمن یھضم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد فی ترجمۃ طریف بن عبداللہ الموصلی) ابن جبیر کہتا ہے میں نے جناب امام زین العابدین سے عرض کیا یا سیدی مجھ سے وہب بن الخیر بیان کرتا تھا کہ آپکے والد ماجد جناب امیر نے منبر پر چڑھکر ارشاد کیا تھا کہ بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں جناب امام نے فرمایا ای عقل والے تجھے ہم کہاں لیجاتے ہیں مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یا علی تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے۔ مومن ہمیشہ اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے

صالح بن مہدی المقبلی علم شامخ فی ایثار الحق علی الاباء والمشائخ میں لکھتے ہیں والعجب من المحدثین تراھم یجرحون بمثل قول شریک القاضی وقد قیل عندہ معاویۃ حلیم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق و حارب علیا و بقولہ قد قیل لہ الا تزور اخاک فلانا فقال لیس باخ من ازرا علی علی و عمار و تراھم یتکلمون فی وکیع واضرابہ من تلک الدرجۃ الرفیعۃ دینا وورعا یقولون یتشیع و تشیعہ انما ھو مثل ذلک مما ذکرنا عن شریک۔ فان کان التشیع انما ھو ذلک القدر۔ فلعمری ما بہم منصفا الخارج عنہ و ارادا المحدثون و سائر من سمی نفسہ بالسنۃ رد بدعتھم فابتدعوا فی الجانب الاخر ووضعوا ما رفع اللہ ورفعوا ما وضع انتہی کلامہ یعنے محدثین سے تعجب ہے کہ وہ

قاضی شریک کی ابتدا یہ تھا اسکی بھی باتون پر جرح کرنے لگ جاتی ہین۔ چنانچہ ایک دفعہ اسکے پاس ذکر کیا گیا کہ امیر معاویہ حلیم ہین۔ اس نے جواب دیا جو شخص کہ حق کو چھوڑ کر بیوقوف بنجائے اور علی کے ساتھ جنگ کرے وہ حلیم نہین ہو سکتا۔ اسی طرح سے اور ایک دفعہ اس سے کہا گیا تو اپنے فلانے بھائی کی زیارت کو کیون نہین گیا۔ اس نے کہا جو شخص کہ علی اور عمار پر عیب دہرے وہ ہرگز میرا بھائی نہین ہے۔ کبھی تو دیکھیگا کہ وہی محدثین جیسے وکیع اور اسکے امثال کو باوجود دین اور ورع مین اسقدر رفیع الدرجات ہونیکے شیع کہنے لگتے ہین۔ اور انکا شیعہ پن صرف اتنا ہی ہے جتنا کہ ہمنے قاضی شریک کا بیان کیا ہے اور اگر شیعہ پن اسیکا نام ہے جو کہ ہمنے ذکر کیا ہے۔ تو یہ بھی ایک جوانی کی قسم ہے۔ کہ کوئی منصف مزاج اس سے نہین بچ سکیگا اہلحدیث و نیز وہ لوگ جو اپنی جان کو اہل سنت کہلاتے ہین ان لوگون کو بدعتی ٹھیرانے کا ارادہ کرتے ہین اور خود دوسری طرف بدعت مین گرفتار ہو جاتے ہین۔ اور جس بنیاد کو کہ خدا نے گرایا ہے اسکو بناتے ہین اور جسکو بنایا ہے اس کو گراتے ہین ❖

ان مباحث سے یہ تو ہمکو ثابت ہو گیا ہے کہ مذہب تفضیل کثرت سے طبقہ تابعین اور تبع تابعین مین رائج تھا اب ہمکو تھوڑی دیر کے لیے نگاہ اٹھا کر انکے اوپر کے طبقہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھنا چاہیے کہ یہ غلو تشیع کوئی صاحب ان مین بھی رکھتا تھا یا نہین اگر بعض صحابہ اسکے قائل نظر آئین تو ایسا اعتقاد جو خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم مین پایا جاتا ہو اسکو بدعت قرار دینا خود بدعت ٹھریگا۔

حافظ ابن عبد البر النمری القرطبی المالکی رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین بصدد ترجمہ جناب امیر علیہ السلام تحریر فرماتے ہین روی عن سلمان وابی ذر والمقداد وخباب وجابر وابی سعید وزید بن ارقم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم وفضلہ ھؤلاء علی غیرہ یعنے سلمان اور ابوذر اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب وہ شخص ہین جو سب سے پہلے اسلام لائے ہین اور یہ بزرگوار انکو یعنے جناب امیر کو انکے غیر پر فضیلت دیا کرتے تھے۔ (حافظ ابن عبد البر کے سوا حافظ ابی الحجاج یوسف بن الزکی بن عبد الرحمان بن یوسف المزی الکلبی الشافعی نے بھی اس حدیث کو کتاب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال مین نقل کیا ہے ❖

انکے ماسوا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ نے کتاب المعارف مین جہان پر شیعان علی کا ذکر کیا ہے۔ لکھا ہے۔ واسماء الغالیۃ من الشیعۃ ابو الطفیل صاحب رایۃ المختار وکان آخر من رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موتا۔ والمختار۔ وابو عبد اللہ الجدلی وزرارہ بن اعین وجابر الجعفی یعنے تشیع مین غلو کرنے والون کے یہ نام ہین۔ ابو الطفیل تو [illegible] جو آنحضرت صلعم [illegible] کے [illegible]

پیچھے فوت ہوا ہے اور مختار بن ابو عبیدہ ثقفی۔ اور ابو عبداللہ الجدلی۔ اور زرارہ بن اعین۔ اور جابر الجعفی
ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کے مذہب کی نسبت علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں
وکان ابو الطفیل عامر بن واثلۃ یتشیع فی علی ویفضلہ ویثنی علی الشیخین ابی بکر وعمر رضی اللہ
عنہما ویترحم علی عثمان رضی اللہ عنہ (یعنے ابو الطفیل عامر بن واثلہ جناب امیر کی شان میں اعتقاد تشیع
رکھتے تھے اور شیخین یعنے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی مدح اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید
کیلئے دیت کے ساتھ ہمدردی کیا کرتے تھے۔

ان صحابہ کبار کے سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مسلک ثابت ہوتا ہے چنانچہ حافظ خطیب تاریخ بغداد
میں بترجمہ قاضی شریک لکھتے ہیں۔ دخل شریک علی المھدی فقال لہ المھدی ما تقول فی علی بن ابی
طالب قال ما قال فیہ جدک العباس وعبد اللہ قال وما قالا فیہ قال اما العباس فمات وعلی عندہ
افضل الصحابۃ وقد کان یری کبراء المهاجرین یسألون عما ینزل علیہم من النوازل وھو ما احتاج
الی احد حتی لحق باللہ عز وجل واما عبد اللہ فانہ کان یضرب بین یدیہ بسیفین وکان فی
حروبہ راسا متبعا وقائدا مطاعا فلو کانت امامتہ علی جور کان اول من یقعد عنہا ابوک لعلمہ
بدین اللہ وفقہہ فی احکام اللہ فسکت المھدی ولم یمض بعد ہذا المجلس الا قلیل حتی عزل شریک
رحمۃ اللہ علیہ) یعنی قاضی شریک ایکدفعہ مہدی عباسی کے پاس گیا مہدی نے اسے کہا تو علی کے حق میں کیا کہتا ہے شریک نے کہا جو بات
میرے دادا حضرت عباس اور عبداللہ بن عباس انکے حق میں کہتے ہیں وہی بات میں کہتا ہوں مہدی اسپر کہنے لگا وہ کیا کہتے ہیں شریک
نے کہا عباس کا مرتے دم تک یہی اعتقاد تھا کہ علی سب صحابہ سے افضل ہیں کیونکہ حضرت عباس دیکھا کرتے تھے کہ اکابر مہاجرین کو جو معاملات میں جو
کچھ مشکل پیش آتی تھی وہ جناب علی سے پوچھا کرتے تھے اور جناب امیر کو اپنی وفات کے وقت تک کبھی کسی بات میں صحابہ سے پوچھنے کی
ضرورت نہیں پیش آئی اور عبداللہ بن عباس تمام حروب میں جناب امیر کے تابع اور انکی فوج کے سردار تھے اگر جناب علی کی امارت ظلم ہوتی تو
سب سے پہلے عبداللہ بن عباس ہی باوجود علم دین اور فقہ فی احکام اللہ کے انکی شرکت سے کنارہ کش ہو جاتے المہدی یہ سنکر خاموش ہو گیا اس
گفتگو پر بہت ہی تھوڑی مدت گذری پائی تھی کہ مہدی نے شریک کو قضا کے عہدہ سے معزول کر دیا۔

خدا کا شکر ہے کہ جس اعتقاد پر ہمکو مبتدع اور اہل اہوا قرار دیا جاتا ہے اس میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود اور خباب بن الارت اور جابر بن
عبد اللہ الانصاری اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم اور ابو الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی اللیثی رضی
اللہ عنہم ورضوا عنہ ہمارے پیشوا ہیں بابی انت وامی یا نعم ما قلت یا رسول اللہ اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم ۔

ولنعم ما قال امامنا ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی المطلبی رحمۃ اللہ علیہ ؎ اذا نحن فضلنا علیا فاننا + روافض بالتفضیل عند ذوالجہل + وفضل ابی بکر اذا ما ذکرتہ + رمیت نصب عند ذکر الفضل + فلا زلت ذا رفض ونصب کلیہما + بحبیہما حتی اوسد فی الرمل + وایضاً قال ؎ ولو کان الرفض حب آل محمد + فلیشہد الثقلان انی روافض + وقال البیہقی وانما قال الشافعی ذلک حین نسبہ الخوارج الی الرفض حسداً وبغیاً (صواعق محرقہ علامہ ابن حجر) کیا اچھا فرمایا ہے ہمارے امام اعظم سیدنا ومولانا حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب ہم جناب علی علیہ السلام کو فضیلت دیتے ہیں کہ ہم بیوقوفون کے نزدیک رافضی ٹھیراے جاتے ہیں اور جب ہم حضرت ابوبکر کے فضائل کو بیان کرتے ہین تو ہم ناصبی قرار دیے جاتے ہین ہین مرتے دم تک ان دونون صاحبون کی محبت مین ہمیشہ رافضی اور ناصبی ہون ؛ اگر آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت رفض ہے تو جن الانس گواہ رہین مین رافضی ہون بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امام شافعی نے یہ اشعار اسوقت تصنیف کیے تھے جبکہ خوارج حسد اور بغی سے انکو رافضی کہا تھا +

اب ہم ان شیعہ بزرگوارون کے نام کی ایک فہرست مختصر ہدیہ ناظرین کرتے ہین کہ جنکو ایک طرف سے تو مبتدع قرار دیا جاتا ہے اور دوسری طرف سے ان سے اخذ حدیث کیا جاتا ہے ۔ حافظ عبد الرحیم العراقی شرح الفیہ الحدیث مین لکھتے ہین وکتاب مسلم ملان من الشیعۃ یعنے صحیح مسلم شریف شیعہ کی روایتون سے مالامال ہے سیوطی علیہ الرحمۃ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین بخاری اور مسلم کے راویون کے بیان مین لکھتے ہین اردت ان اسرد اسماء من رمی بالتشیع من اخرج لہم البخاری والمسلم او احدہما ۔ وہم اسمعیل ابن ابان ۔ واسمعیل بن زکریا الخلقانی ۔ وجریر بن عبد الحمید ۔ وابان بن تغلب الکوفی ۔ و خالد بن مخلد القطوانی ۔ وسعید بن فیروز ۔ وابو البختری ۔ وسعید بن عمرو بن اشوع ۔ و سعد بن عمیر ۔ وعباد بن العوام ۔ وعبادۃ بن یعقوب ۔ وعبد اللہ بن عیسی بن عبد الرحمن بن ابی لیلی ۔ وعبد الرزاق بن ہمام صاحب المصنف ۔ وعبد الملک بن اعین ۔ وعبید اللہ بن موسی العبسی ۔ وعدی بن ثابت الانصاری ۔ وعلی بن الجعد ۔ وعلی بن الہاشم بن البرید و فضل بن دکین ۔ وفضیل بن مرزوق الکوفی ۔ وفطر بن خلیفہ ۔ ومحمد بن جحادہ الکوفی ۔ و محمد بن فضیل بن غزوان ۔ ومالک بن اسمعیل ۔ وابو غسان یحیی بن الجزار ہولاء رموا بالتشیع انتہی ارادہ کرتا ہون مین کہ شمار کرون نام ان لوگون کے جو کہ تشیع کے ساتھ منسوب ہوے ہین اور احادیث اخذ کیے ہین ان سے امام بخاری اور مسلم نے یا ایک نے ان دونون مین سے اور وہ اسمعیل بن ابان

اور اسمعیل بن زکریا خلقانی - اور جریر بن عبد الحمید الخ

عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری نے المعارف مین بھی ایک فہرست دی ہے وہو ہذا۔ الشیعۃ۔ الحرث الاعور۔ وصعصعہ بن صوحان۔ والاصبغ بن نباتہ۔ وعطیۃ العوفی۔ وطاوس۔ والاعمش۔ وابو اسحاق السبیعی۔ وابو صادق۔ وسلمہ بن کہیل۔ والحکم بن عتیبہ۔ وسالم بن ابی الجعد۔ وابراہیم۔ وحبہ بن جوین۔ وحبیب بن ثابت۔ ومنصور بن معتمر۔ وسفیان الثوری۔ شعبہ بن الحجاج۔ وفطر بن خلیفہ۔ والحسن بن صالح بن حی۔ وشریک۔ قاضی۔ وابو اسرائیل۔ ومحمد بن فضیل۔ ووکیع۔ وحمید الرواسی۔ وزید بن الحباب۔ والفضل بن دکین۔ والمسعودی اصغر۔ وعبید اللہ بن موسی۔ وجریر بن عبد الحمید۔ وعبد اللہ بن داؤد۔ وہشیم۔ وسلیمان التیمی۔ وعوف الاعرابی۔ وجعفر الضبعی۔ ویحیی بن سعید القطان۔ وابن لہیعہ۔ وہشام بن عمارہ۔ والمغیرہ صاحب ابراہیم۔ ومعروف بن خربوذ۔ وعبد الرزاق۔ ومعمر۔ وعلی بن الجعد۔

انکے سوا اکثر اور بھی ائمہ حدیث انہین شیعیان علی کی قطار مین شمار کیے جاتے تھے۔ چنانچہ ابن خلکان وفیات الاعیان مین بہ ترجمہ امام نسائی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین۔ الامام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی خرج الی دمشق ودخل فسئل عن معاویۃ وما روی من فضائلہ فقال ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنہ وکان یتشیع فما زالوا یدفعون فی خصیتیہ حتی خرجوہ من المسجد یعنے امام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی صاحب سنن کبیر دمشق مین گئے لوگون نے ان سے امیر معاویہؓ کے فضائل کے متعلق سوال کیا۔ امام نسائی نے جواب دیا کہ مجھے انکے فضائل کے متعلق کوئی حدیث سوا اس حدیث کے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ بھرے یاد نہین ہے۔ دمشق کے لوگون نے امام نسائی کے خصیون پر لاتین مار کر انکو مسجد سے نکال دیا کیونکہ وہ شیعہ پن بیان کر رہے تھے۔

حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ مین مصنف مستدرک علی الصحیحین ابو عبد الحاکم کے ترجمہ مین لکھتے ہین۔ قال ابن طاہر سألت ابا اسمعیل الانصاری عن الحاکم فقال ثقۃ فی الحدیث رافضی خبیث ثم قال ابن طاہر کان شدید التعصب للشیعۃ فی الباطن وکان یظہر التسنن فی التقدیم والخلافۃ وکان منحرفا عن معاویۃ وآلہ متظاہرا بذلک ولا یعتذر منہ قلت اما انحرافہ عن خصوم علی فظاہر واما امر الشیخین فمعظم لہما بکل حال فہو شیعی لا رافضی انتہی یعنے ابن طاہر ناقل ہین کہ مینے ابو اسمعیل انصاری سے حاکم کی نسبت استفسار کیا وہ کہنے لگا حاکم حدیث مین ثقہ ہے رافضی خبیث ہے پھر ابن طاہر کہتا ہے کہ حاکم شیعہ مذہب مین سخت متعصب تھا اور تقدیم اور خلافت مین اپنے آپ کو اہل تسنن ظاہر کرتا تھا معاویہ اور اسکی اولاد سے منحرف تھا اور اسکا اظہار کرتا تھا اور اس مین عذر نہین

کرتا تہا۔ مین کہتا ہون کہ دشمنان علی سے اسکا انحراف توظاہر ہے لیکن شیخین کی ہر حال مین تعظیم کرتا تہا اسلیے اسکو شیعہ کہنا چاہیئے نہ رفضی +

بعض احباب خیال کرینگے کہ مولف نے اپنا مذہب نہین بتایا۔ کہ وہ حضرات اہل سنت کا نام لیوا ہے یا امامیہ صاحبان کی جناب سے عقیدت رکہنیوالا ہے۔ اسلیے یہ خاکسار جو اپنا مسلک کہتا ہے۔ ہدیہ ناظرین کرتا ہے +

(۱) جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام سب صحابہ سے افضل اور اعلے تہے۔

(۲) جناب امیر علیہ السلام اور اہل بیت کے بعد بلا شبہ حضرت شیخین تمام صحابہ سے افضل تہے۔

(۳) عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک صاحب مستحق خلافت تہا۔ اگر استحقاق خلافت کی نسبت دیکہا جائے تو استحقاق خلافت من حیث النبوۃ کسی کو بہی حاصل نہین تہا۔ کیونکہ خلافت فی النبوۃ امر محال ہے باقی رہ گئی خلافت فی القبار اصلاح است تو عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک کو اسکا استحقاق حاصل تہا جسکو حاصل ہوگئی وہی خلیفہ ہوگیا +

خلافت امر منصوص نہین تہا۔ اگر ہوتا تو اس قدر جہگڑے کیون پیش آتے اور انصار منا امیر و منکم امیر کیون کہتے آیا مہاجر اس نص کو نہ پیش کرتے +

اب اسکے بعد یہ بحث پیش آتی ہے کہ پس خلافت کسکا حق تہا جس وقت کہ ہم یہ بحث کرنے لگین پہلے ہم کو یہ فیصلہ کرلینا چاہیے کہ خلافت کے استحقاق کا فیصلہ کرنے کے واسطے قوانین سیاست مین جو مختلف اصول استخلاف کے ہین ان مین سے کون سے اصول کی بنا پر ہم یہ فیصلہ کررہے ہین آیا انتخاب کی بنا پر یا وراثت کے اصول پر +

وراثت کا اصول عموماً ہمارے دلون مین جاگزین ہے اور اسیکو نگاہ مین رکہکر فیصلہ کرنے پر آمادہ ہوتے ہین۔ لیکن وراثت کے اصول کے لحاظ سے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیوی خلافت کا حق نہ حضرت ابوبکر کو حاصل تہا نہ حضرت امیر کو۔ سب سے پہلے حضرت امام حسن اور انکے بعد امام حسین کا حق تہا انکے بعد انکی اولاد کا۔

بلاشبہ عرب کیلیے بہی سب سے بہتر اصول تہا اگر اسکو اختیار کیا جاتا۔ مگر اندرونی اور بیرونی چالاقیون نے جنکا کہ ہم عنقریب ذکر کرینگے کسی کو اسکی طرف ملتفت نہونے دیا۔ ماسوا اسکے عرب مین اسوقت سیاست مدن کا جو طریقہ تہا وہ اس سے بالکل مختلف تہا۔ نہ پورا جمہوری تہا نہ پورا شخصی۔ نہ پورا انتخابی نہ پورا موروثی +

للحاکم والدیلمی والطبری) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (اپنی قوم سے کہدی تو اے محمدؐ کہ مین تم سے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت) لوگون نے عرض کیا کہ جن لوگون کی محبت کے لیے خدا نے ہمین حکم کیا ہے وہ کون ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور ان دونون کے بیٹے +

(۲) عن زاذان عن علی قال فینا اهل البیت فی حم آیت لایحفظ مودتنا الا کل مؤمن ثم قرا۔ قل لا اسالکم علیه اجرا الا المودة فی القربی (اخرجه ابو الشیخ) زاذان جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ آپؑ نے فرمایا ہم اہل بیت کی بشان کے متعلق سورہ حم مین ایک آیت ہے۔ نہین نگاہ رکھے گا ہماری دوستی کو مگر ہر ایک مومن۔ پھر آپؑ نے اس آیت کو پڑھا (کہدے اپنی قوم سے اے محمدؐ کہ مین تم سے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت)

{۴} **وقفوهم انهم مسئولون** (سورۂ والصفت) **ترجمہ** اور کٹہراکرو ان کو تحقیق ان سے پوچھنا ہے +

(۱) عن ابی سعید وابن عباس رضی الله عنهما فی قوله تعالی وقفوهم انهم مسئولون یوم القیمة عن ولایة علی (اخرجه الامام الواحدی فی تفسیره۔ وابو بکر بن مردویه والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابو سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی اس آیت کریمہ کے متعلق کہ اور کٹہرا کرو انکو تحقیق انسے پوچھنا ہے قیامت کے دن علیؑ کی ولایت سے +

{۵} **انما انت منذر ولکل قوم هاد** (سورہ رعد) **ترجمہ** اسکے سوا نہین کہ تو اے محمدؐ ڈرانیوالا ہے اور ہر قوم کے لیے ایک راہ دکھانیوالا ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا المنذر وعلی هاد واشار بیده الی علی وقال بك یهتدی المهتدون (اخرجه الثعلبی فی تفسیره والحافظ ابو نعیم فی کتابه ما نزل من القرآن فی علی وابو بکر بن مردویه) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ مین ڈرانیوالا ہون اور علی ہادی ہین اور آپ نے جناب علیؑ کی طرف دست مبارک سے اشارہ فرمایا اور کہا یا علی ہدایت پانے والے تجھ سے ہدایت پاوین گے +

(۲) عن ابی برزة الاسلمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انما انا منذر ووضع

حضرت ابوبکر کے انتخاب کی بنا جس واقعہ سے ہوئی اس مین خاص اصول انتخاب غیرہ کا مرعی نہین کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کو چند ساعتین نہین گذری تہین اور صحابہ کبار تجہیز و تکفین کا فکر کر ہی رہے تہے کہ انکے پاس خبر آئی کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین اس غرض سے جمع ہوئے ہین کہ اپنے مین سے ایک شخص کو امیر اور خلیفہ بنالین۔ در حقیقت مدینہ مین منافقانہ بیج جو پہلے سے عبد اللہ بن ابی کے چالون سے بویا ہوا تہا جسنے ایک دفعہ قریش کے ساتہ انصار کے ایک خفیف سی تکرار ہوجانے پر کہا تہا کہ یہ مصیبت تمنے آپ ہی غیرون کو بلاکر اور شہر مین بساکر اپنے پر ڈالی ہے (لائف اوف محمدؐ مولفہ سر ولیم میور صفحہ ۳۰۸) وہ اسوقت قومی مساوات اور رقیبانہ حقوق کے پردہ مین بار آور ہوا اور اس نے انصار کو جلدی اس امر پر برانگیختہ کیا کہ خلافت قریش کے ہاتہ مین نجاتی رہے چونکہ مدینہ طیبہ کے اصلی باشندے ہی تہے انکو مہاجرین یعنے مکہ والون کے زیر حکومت رہنا کسی قدر ناگوار معلوم ہوتا تہا اور انکو یہ خیال تہا کہ ان وطن سے بہاگے ہوئے لوگون کو ہمنے اپنے پاس رکہا ہے اور انکی اعانت کی ہے ہمارے انپر احسان ہین یہ ہمارے زیر اطاعت ہوتے چاہیئ نہ کہ ہم انکے تابع فرمان بنجائین۔ وہ خدا کے رسول کی ذات بابرکات ہی ایسی تہی جسکی غلامی ہم دل و جان سے کرتے تہے اب انکی وفات کے بعد قریش کو ہم لوگون پر حکمرانی کا کوئی استحقاق نہین ہے نہایت الام ہے ایک کو اپنے مین سے انتخاب کرکے اسے امیر بنالین۔ چنانچہ سعد بن عبادہ کو جو بنی خزرج کا سرگروہ تہا انصار نے بیعت کیلیے نامزد بہی کرلیا تہا۔ غرضکہ بقول سر ولیم میور وقت نہایت نازک ہوگیا تہا اور اسلام کا آئندہ اتفاق سخت خطر مین تہا (دیکہو کتاب انلس اوف ارلی خلافت صفحہ ۲)

حضرت ابوبکر اور عمر یہ سنکر سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف دوڑے حضرت ابو عبیدہ راستہ مین انکے ساتہ ہوگئے یہ تینون اصحاب انصار کے مجمع مین جا پہونچے اور وقت کے بعد انکو اپنے ارادہ سے باز رکہنے مین کامیاب ہوئے۔ انتخاب خلیفہ کی نسبت حضرت ابوبکر نے کہا کہ حضرت عمر یا ابو عبیدہ مین جو اسوقت حاضر ہین ایک کو منتخب کرلو۔ حضرت عمر نے عجلت کرکے کہ مبادا انصار مین سے کوئی برگشتہ نہو جائے اور فتنہ برپا نہو جائے حضرت ابوبکر کے ہاتہ پر بیعت کرلی۔ اور حباب نے بنی خزرج کو برگشتہ کرنے کی پہر بہی کوشش کی مگر بنی اوس کے جو انصار مین سے دوسرا گروہ تہا بیعت کرلینے پر کامیاب نہو سکا (دیکہو لائف اوف محمدؐ مولفہ سر ولیم میور صفحہ ۵۰۴) حضرت علی علیہ السلام اسوقت موجود نہین تہے۔ اور نہ ان سے رائے لینے کی مہلت ملی جبکہ حضرت ابوبکر وہان سے لوٹے تو حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم دفن ہوچکے تہے۔ اسلیے شرکت جنازہ سے محروم ہے جسکا قلق انکو تا مدت العمر باقی رہا ۔

یہ حالت تو اندرونی اسلام کی تہی۔ اب باہر کیحالت عرب مین جو شہرت ارتداد و الحاد پہیلا ہوا تہا۔ ایک طرف

عرب کے یہود و نصاریٰ مخالف اسلام ہو رہے تھے اور اسکی اشاعت کے ابتدا ہی سے مزاحم تھے۔ دوسری طرف مدعیان نبوت بر سر پرخاش تھے۔ چنانچہ انکی تنبیہ کے لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بسرداری اسامہ بن زید ایک لشکر مدینہ سے باہر نکال چکے تھے۔ خود مسلمانوں میں بھی بعض قبائل اسلام سے برگشتہ ہو گئے تھے اور بعض ہوتے چلے جاتے تھے۔ بعض مولفۃ القلوب اور منافق تذبذب کے بھنور میں گرفتار تھے صرف وہی مسلمان اسلام کی محبت پر ثابت قدم تھے جو فتح مکہ سے پہلے خلعت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے۔ اور جنکے دل پر خدا نے سکینہ اتارا تھا۔ انکی تعداد پندرہ سولہ سو سے زیادہ نہیں تھی۔ جن میں بعض مہاجر اور بعض انصار تھے۔ جبکہ ان تھوڑے سے لوگوں میں بھی خلافت کی نسبت تکرار ہو رہا تھا۔ اگر عجلت سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت واقع نہ ہو جاتی اور مہاجر و انصار ایک خلیفہ پر اجماع نہ کر لیتے تو اول مہاجر اور انصار ہی میں تلوار چل جانے کا احتمال تھا۔ جس سے اسلام کا آیندہ اتفاق بھی ہاتھ سے جاتا رہتا۔ اور اگر ایسے نازک وقت پر حضرت ابوبکر سقیفہ بنی ساعدہ میں نہ پہونچ جاتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کی انتظار میں بیٹھے رہتے۔ یا سقیفہ بنی ساعدہ میں پہونچکر بیعت کو تھوڑی دیر کے لیے روکا جاتا تو عظیم تفرقہ امت محمدیہ میں پیدا ہو جاتا۔ پھر جسکی صلاح اگر غیر ممکن نہ ہوتی تو دشوار ضرور ہی ہو جاتی۔

اسکے ماسوا اگر ایسے شورش ناک وقت میں جناب امیر کے دست مبارک پر بیعت واقع ہو جاتی تو اکثر بنی امیہ جو ابتدا ہی سے جناب امیر سے جلتے رہتے تھے کیونکہ انکے ہاتھوں سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ولید جیسے انکے سردار غزوات میں مارے جا چکے تھے ضرور بگڑ جاتے اور اسلام میں تفرقہ ڈالدیتے۔ بھلا بنی امیہ کو اپنے خویش و اقارب کے قاتل کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کب گوارا ہو سکتا تھا۔

اگر اس نازک وقت میں اسلام میں کوئی اندرونی جھگڑا جمل اور صفین جیسا برپا ہو جاتا تو بیرونی دشمنان دین اور مرتدان عرب اور مدعیان نبوت کا دفعیہ تو درکنار۔ صحابہ کو خانہ جنگیوں سے دم بھر کی فرصت نہ ملتی یہی خاص مصلحت تھی جو صحابہ کو جناب امیر کی بیعت سے مانع آئی۔

ان واقعات محققہ سے چشم پوشی کر کے جو کچھ جسکے جی میں آئے سو کہے۔ وہ بزرگوار ناصح تھے ... جیسا چاہیے تھے۔ جو کچھ انہوں نے کیا وہی مقتضای وقت تھا۔ انکی نیت بالکل نیک تھی ... کے بدولت خدا نے انکو وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کا مصداق بنا دیا تھا۔ چونکہ بعض مولفۃ القلوب اور منافقین کے خویش و اقارب ذوالفقار حیدری کا ... ہی تھے اسلیے بنظر حفظ ما تقدم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کو چھوڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا اور اسی احتیاط کو مدنظر رکھکر حضرت عمر نے اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کرنے کا کام مجلس شوریٰ کے سپرد کیا۔

جبکہ تمام لوگ سیرت شیخین کے گرویدہ ہو چکے تھے اسلیئے اصحاب شوری یہ چاہتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام بھی اتباع سیرت شیخین رضی اللہ عنہما کا اقرار کر لیں تاکہ جناب امیر کی بیعت بالاجماع عمل میں آجائے اور کوئی فتنہ برپا نہ ہو چونکہ جناب امیر شیخین رضی اللہ عنہما کو اکثر امور شریعت میں غلطی کرنے سے روکا کرتے تھے جو بتقاضائے البشریت ان سے سرزد ہو جایا کرتی تھیں چنانچہ جنکی نسبت اکثر جناب عمر رضی اللہ عنہ لولا علی لھلک عمر اور اعوذ باللہ من معضلۃ لیس فیھا ابو الحسن اور لا ابقانی اللہ بعدک یا علی فرمایا کرتے تھے۔ اسلیئے جناب امیر نے سیرت شیخین کے اتباع کا اقرار نہ کیا۔ اور بعجوت وقوع فساد امر خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر منتقل ہو گیا ؂

لیکن اس میں کسی طرح کا شک نہیں کہ حضرت امیر ہمیشہ اپنی خلافت کے خواہاں رہتے تھے اور انکی خواہش اس غرض سے تھی کہ انکو دنیوی سلطنت حاصل ہو جائے۔ بلکہ ان کی منشا یہ تھی کہ امور خلافت میں کوئی کوتاہی جو بتقاضائے البشریت اکثر خلفا سے ظہور میں آتی رہی ہے۔ احیاناً بھی وقوع میں نہ آئے۔

(۳) بے شک ترتیب خلافت اجماعی ہے۔ لیکن تفضلھم علی ترتیب الخلافۃ اجماعی نہیں چنانچہ حافظ ابن عبد البر استیعاب میں ذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہیں واختلف السلف ایضا فی تفضیل علی و ابی بکر یعنے سلف کا جناب امیر اور حضرت ابوبکر کی باہم فضیلت میں بھی اختلاف تھا۔

تفضلھم علی ترتیب الخلافۃ پر محدثین نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے اتفاق کر لیا ہے چنانچہ حافظ موصوف اسی مقام کے نزدیک لکھتا ہے قال ابو عمر وقف جماعۃ من اھل السنۃ فی علی وعثمان فلم یفضلوا واحدا منھما علی صاحبہ منھم مالک بن انس ویحیی بن سعید القطان واما اختلاف فی السلف فی تفضیل علی وابی بکر فقد ذکر ابن خیثمۃ فی کتابہ من ذلک ما فیہ کفایۃ۔ واھل السنۃ الیوم علی ما ذکرت لک من تقدیم ابی بکر فی الفضل علی عمر وتقدیم عمر علی عثمان وتقدیم عثمان علی علی وعلی ھذا عامۃ اھل الحدیث من زمن احمد بن حنبل الاخواص من اجلۃ الفقھاء و ائمۃ العلماء فانھم علی ما ذکرنا عن مالک ویحیی بن سعید القطان وابن معین۔ فھذا ما بین اھل الفقہ والحدیث فی ھذہ المسئلۃ واما اختلاف سائر المسلمین فی ذلک فیطول وقد جمعہ قوم (انتھی) پس یہ اسلاف کا اختلاف ایک دلیل روشن ہے کہ تفضلھم علے ترتیب الخلافۃ اجماعی نہیں ہے ؂

(۴) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجتہد تھے مگر معصوم نہیں تھے اور بوجہ المجتہد قد یخطی و قد یصیب ان سے فدک کے معاملہ میں خطائی الاجتہاد واقع ہو گیا ہے۔

(۵) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون سے قصاص طلب کرنے کے لیے جو جناب امیر رضی اللہ عنہ کے لشکر مین آچھپے تھے حضرت امیر پر خروج ثابت ہے جس مین ان کے اور حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما سے خطائی الاجتہاد سرزد ہوا ہے۔ لیکن جنگ جمل مین طلحہ و زبیر دونون صاحب شریک نہین ہوئے کیونکہ وہ علیحدہ ہو گئے تھے اور ام المومنین بے اختیار معرکہ مین پہنس گئین تہین

(۶) کل صحابہ مجتہد نہین تہے بلکہ بعض افاضل صحابہ مجتہد تہے اور بعض عوام تہے اسکا ذکر ہم امیر معاویہ کی خطا کی بحث مین کرینگے ✣

(۷) امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام سے حضرت عثمان کے قاتلون سے قصاص طلب کرنیکے لیے نہین لڑے بلکہ خلافت کے لیے لڑے تہے۔ اس مین انسے خطا منکر سرزد ہوئی ہے۔ لیکن وہ اس خطا کی وجہ سے حد صحابیت سے خارج نہین ہوگئے صحابہ معصوم نہین تہے اکثر بعض سے بتقاضائے بشریت خطا منکر وقوع مین آگیا ہے لیکن وہ ایسے خطا کی وجہ سے مورد لعن وطعن نہین ہو سکتے۔

(۸) حراست حوزہ اسلام اور اصلاح امت خیر الانام علیہ السلام کا نام خلافت ہے۔ اگر کل امور مین اتباع سنت و ترویج قواعد شریعت ملحوظ خاطر خلیفہ ہے تو خلافت راشدہ ہے ورنہ مملکت عضوضہ ہے۔

(۹) سلطنت نہ نبوت کے لیے امر لازم تہی نہ ولایت کے لیے۔ جبکہ بجز چند نفوس انبیا کے کوئی نبی سلطان وقت نہین ہوا۔ ولی کا سلطان وقت ہونا کہان سے لازم سمجہا جا سکتا ہے۔ طالوت ملک صالح تہا۔ لیکن نبی نہین تہا اسکے عہد مین شموئیل نبی تبلیغ احکام کرتے رہے ہین۔

(۱۰) ہمارے نزدیک سب شیخین نہایت امر شنیع ہے۔ ہم اپنے امامیہ مذہب کے احباب کے ساتہہ ہرگز اس مین اتفاق نہین کر سکتے ✣

اولاً تاریخی واقعات کو نہایت انصاف کی نظر سے ملاحظہ کرنا چاہیے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خوشی اور رضامندی سے خلافت حاصل کی۔ یا اس نازک موقع پر جبکہ خانہ جنگیون کے چھڑ جانے کا احتمال تہا۔ اور جبر کے اسباب فراہم ہوتے چلے جاتے تہے مجبور ہو کر طوعاً وکرہاً اسکو منظور کیا تہا۔ اور جو خطرہ کہ سامنے نظر آرہا تہا اسکو دفع کرنے سے اسلام پر احسان کیا ✣

اسلامی خلافت مین اسوقت آیا کچہ عیش و عشرت کے سامان موجود تہے جنکی کہ انکو طمع پیدا ہو گئی تہی یا کہ ایک بڑی بہاری ذمہ داری کا کام تہا۔ کیا وہ سنہری مسہری یا پہولون سے سجی ہوئی سیج تہی یا کہ کانٹون کا بچہونا بچہا تہا ✣

اب اسکی وسعت کو دیکہو کہ تمام عرب مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک ارتداد والحاد اور بغاوت پہیل گئی تہی۔

جسکی نسبت ابن خلدون اپنی تاریخ مین لکھتا ہے ارتدت العرب عامة وخاصة واجتمع علی طلیحة عوام اسد و طے
وابدت غطفان وتوقفت هوازن فامسکوا الصدقة وارتد خواص من بنی سلیم وکذا سائر الناس بکل
مکان ۔ ووثب الاسود بالیمن ووثب مسیلمة بالیمامة ثم وثب طلیحة بن خویلد فی بنی اسد یدعی کلهم
النبوة ۔ وتنبأت سجاح بنت الحارث من بنی غطفان واتبعها الهذیل بن عمران فی بنی تغلب و
عقبة بن هلال فی النمر والسلیل بن قیس فی شیبان وزیاد بن بلال واقبلت من الجزیرة فی هذه الجموع
قاصدة المدینة یعنے عرب کے قبیلے بعض پورے بعض ادھورے مرتد ہوگئے طلیحہ کی نبوت پر بنی طے اور بنی اسد نے
اتفاق کرلیا ۔ اور غطفان مرتد ہن بیٹھے ۔ ہوازن کے لوگون نے زکوۃ دینا بند کرلیا ۔ بنی سلیم سے بھی بعض مرتد
ہوگئے تھے اسی طرح ہر سب جگہ کے لوگ بگڑ بیٹھے تھے ،، اور اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ یمامہ مین اور طلیحہ بن
خویلد بنی اسد مین نبوت کے دعویدار کھڑے ہوگئے تھے ،، بنی غطفان کی عورت سجاح بنت الحارث نے بھی
نبوت کا دعوی کیا تھا ۔ اور بنی تغلب سے ہذیل بن عمران اور قبیلہ نمر سے عقبہ بن ہلال اور شیبان کے لوگون
مین سے زیاد بن ہلال اسکے ساتھ ہوگئے تھے اور وہ عورت اس جمعیت کے ساتھ جزیرہ سے مدینہ کو چڑھ آئی
تھی ؛

غرضکہ مدعیان لوگ بھی بگڑنے کو طیار تھے جسکا تذکرہ ابن اثیر نے کامل التواریخ مین بھی کیا ہے ۔ صرف ایک
مدینہ منورہ باقی رہ گیا تھا ؛

جسکو اسلام کے دشمنون نے چارون طرف سے گھیر ا ہوا تھا ۔ وہ بھی اندرونی فساد سے معرض خوف و
خطر مین تھا پس ایسے وقت مین حضرت ابوبکرؓ کی زبردست تدبیرون نے نہ صرف اعراب کے بے چین اور پرشر
طبائع کو قابو مین رکھا بلکہ شام اور مصر اور ایران جیسی بڑی سلطنتون کو جولانگاہ اسلام بنادیا ۔
پس اگر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر کوئی الزام لگایا جاسکتا ہے تو صرف یہ ہوسکتا ہے کہ انہون نے
ایسے شورشناک وقت مین اسلام کو بغاوت سے اور مفسدہ سے کیون بچایا ۔ اور کیون وہ اسلامی سلطنت
دنیا مین قائم کی کہ جسکی بدولت آج ہم مسلمان کہلائے جاتے ہین ۔ اور جن کے اخلاق حسنہ اور عمدہ چال
چلن اور بے نظیر حیرت انگیز کارنامونکو گبن اور کارلائل اور سر ولیم میور جیسے عیسائی منصف مزاج مورخ
باوجود تخالف مذہب کے نہایت عزت سے یاد کرتے ہین ؛

نہایت شرم کی بات ہے کہ ان بزرگان دین کی جناب مین گستاخانہ پیش آنے کو اور انکے حق مین کلمات
سنیعہ کے استعمال کرنے کو فرائض مذہبی کا ایک جزو اور باعث نجات سمجھا جاتا ہے ۔

(خدا کا کلام پاک باآواز بلند شہادت دیتا ہے کہ وہ سابق الاسلام تھے ۔ مہاجر تھے ۔ بدری تھے

بیعۃ الرضوان مین داخل تہے۔ ان جلیل القدر اسلامیون نے سب سے پہلے بغیر کسی دنیاوی غرض کے خالصاً لوجہ اللہ اسلام قبول کیا تہا۔ اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لیے اپنے خویش و اقارب کو چہوڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال فدا کیا تہا۔ اور قوم کے ہاتہون سے ظلم اور ستم اٹہائے تہے۔ اور اسلام مین فقر و فاقہ کو گوارا کیا تہا +

غرضکہ وہی لوگ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (اور) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم (اور) وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض (اور) السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (اور) لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ (اور) والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنہم فی الدنیا حسنۃ ولاجر الاخرۃ اکبر (اور) والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم (اور) الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار (اور) ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخواناً علی سرر متقابلین کے مصداق تہے +

پس قرآن مجید کے مخالف کون ایسا ثبوت قطعی پیش کیا جاتا ہے جس سے ان بزرگون کے نقائص ثابت ہوتے ہین آیا قرآنی نصوص صریحہ کو کوئی حجت باطل کر سکتی ہے؟ +

احراق بیت فاطمہ کی تہدید کا بے بنیاد الزام رجسکا کہ سر ولیم میور جیسا متعصب مخالف اسلام بہی قائل نہین ہے (دیکہو لائف اوف محمد مصنفہ سر ولیم میور صفحہ ۵۱۹) ان بزرگون کی طرف عاید کر کے بدگمان ہونا نہایت عقل اور انصاف سے بعید ہے +

آیات قرآنیہ یقینی اور انکے احکام قطعی ہین اخبار و آثار ظنیت کے درجہ سے ایک قدم آگے نہین بڑہ سکتے اگرچہ انکے راوی ثقہ ہی کیون نہون۔ پس جو شخص کہ نصوص صریحہ کو چہوڑ کر روایات کا تتبع کرتا ہے وہ گمراہی کے گڑہے مین گرتا ہے +

جن آثار سے صحابہ کے مشاجرات یا شکر رنجیان ثابت ہوتی ہین وہ تو موضوع یا احاد ہین کوئی از متواترات کی حد تک تو کیا صحت کے درجہ تک بہی نہین پہونچتا۔ پس ایسے ظنیات اور شکیات اور وہمیات کا تتبع کر کے نصوص قرآنیہ اور دلائل یقینیہ کو جن سے ان صحابہ کے فضائل و مناقب ثابت ہوتے ہین چہوڑ دینا بالکل دیانت کے برخلاف ہے +

ان قصص و آثار کا یہ حال ہے کہ ایک شخص ایک قصہ کو روایت کرتا ہے سننے والا اسے آنکہ بند کر کے سنتا ہی

جو اس اصل پر اپنی طرف سے حاشیہ چڑہا کر آگے تیسرے پاس نقل کرتا ہے۔ تیسرا اپنی طرف سے کچہ اور اسپر طرہ لگا کر چوتہے کو سناتا ہے۔ یہانتک کہ اس قصہ کی اصلی حقیقت پوشیدہ ہوجاتی ہے۔ اور اصل کے مخالف ایک نیا قصہ بنجاتا ہے اور بے سمجہ آدمی اسکو سنکر اور اس پر یقین کر کے صحابہ کے حق مین بدظن ہوجاتا ہے اور اپنے ایمان سے ہاتہ دہو بیٹہتا ہے +

سوم: اگر بفرض محال وہ حضرات ایسے ہی تہے جیسے کہ ہمارے امامیہ احباب بیان کرتے ہین۔ تو ہمکو یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جناب امیر نے انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کیون بیٹہنے دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن اطہر کے پہلو مین جو روضہ من ریاض الجنۃ ہے کیون دفن ہونے دیا۔ اگر یہ کہا جاوے کہ جناب امیر علیہ السلام نے تقیہ کیا تہا۔ تو یہ بہی ہماری سمجہ مین نہین آتا کہ وہ صحاب جناب امیر جیسے شجیع عرب سے۔ فدک چہین لین۔ خلافت غصب کرین۔ بیبی چہین لین۔ گہر جلادین۔ اور جناب امیر انکا منہ دیکہتے کے دیکہتے رہ جاوین۔ کوئی بہی بنی ہاشم سے بے غیرت نہ تہے۔ اور قومی اور اسلامی ذلت کو روا رکہے۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے تو اپنا سر اقدس کٹا دیا تہا۔ پر دہنا گہر جلوایا تہا۔ لیکن جناب امیر زندہ ہون اور ان کے سامنے انکا گہر جلا دیا جاوے۔ نہایت تعجب کی بات ہے +

چہارم۔ جہانتک کہ ہم صحیح روایات کا تتبع کرتے ہین۔ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ائمہ ہدی علیہم السلام ان بزرگون کو نہایت خیر سے یاد کرتے رہے ہین چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام اکثر فخریہ ارشاد کیا کرتے تہے ولدنی ابوبکر مرتین یعنے مجہے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دو دفعہ جنا ہے۔ اسکی وجہ کو عبد الرؤف المناوی طبقات الکبریٰ مین اور ذہبی طبقات الحفاظ مین لکہتے ہین کہ ان امہ فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر لذلک کان یقول ولدنی ابوبکر مرتین یعنے جناب جعفر صادق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر تہا۔ القاسم کی والدہ کا نام اسماء بنت عبد الرحمان بن ابی بکر تہا۔ اسی لیے جناب صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تہے کہ مجہے ابوبکر نے دو بار جنا ہے۔ ظاہر ہے نسب میں اسکے ساتہ فخر کیا جا سکتا ہے جو قابل فخر ہو +

اسی طرح سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ ما تقول فی ابی بکر و عمر آپ نے فرمایا ہما امامان عادلان کانا علی الحق وماتا علی الحق یعنے وہ دونو امام تہے عادل تہے اور حق پر تہے اور حق پر ہی انکا انتقال ہوا حضرت سید محمد صاحب مجتہد العصر نے بہی کتاب اوالقیہ فی اثبات تقیہ مطبوعہ لودہانہ ۱۲۹۲ مین اسکو تحریر فرما کر اسکے معانی مین ایک طویل الذیل تاویل درج کی ہے

لیکن ایسی ہی تاویلین اگر ہر کلام مین پیدا کی جائین تو شاید ہی کسی کلام سے مستقیم معنے پیدا ہو سکین ✦

بحار الانوار مین ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللّٰھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمر ابن ھشام حافظ ذہبی کاشف مین ہمارے شیخ المشائخ اجلح بن عبد اللہ الکندی الشیعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین۔ اجلح بن عبد اللہ ابو حجیۃ الکندی کان شیعی وروی عنہ شریک القاضی انہ قال من سب ابا بکر و عمر احد الا افتقر او قتل یعنے اجلح بن عبد اللہ ابو حجیۃ الکندی شیعہ مذہب تھے شریک القاضی ان سے روایت کرتا ہے کہ اجلح کہا کرتے تھے کہ جس کسی نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما پر سب کی ہے وہ یا تو محتاج ہو گیا ہے یا مارا گیا ہے۔ خیر اسکے تو ہم قائل نہین کہ وہ محتاج ہو گیا ہے یا مارا گیا۔ ہماری غرض تو صرف اتنی ہے کہ ہمارے شیعان اولی سب (یعنے دشنام) شیخین کو برا جانتے تھے۔ اور ہمارا بھی یہی مسلک ہے خواہ ہمکو کوئی سنی کہے یا شیعہ کہے ✦

ہمارے نزدیک وہ صدیق تھے اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار تھے خدا کے خاص بندے تھے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ✦

جناب امیر کی محبت کا علامت ایمان ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولاک یا علی ما عرف المؤمنون من بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن نہ پہچانے جاتے۔

جناب امیر کا ولی المومنین ہونا

(۱) عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الیمن بعثین علی احدھما علی بن ابی طالب و علی الآخر خالد بن الولید فقال اذا التقیتم فعلی علی الناس وان افترقتم فکل واحد منکم علی جندہ قال فلقینا بنی زید من اھل الیمن فاقتتلنا فظھر المسلمون علی المشرکین فقتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی امرأۃ من السبی لنفسہ فکتب خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ قال فدفعت الکتاب الیہ و قلت من علی فتغیر وجھہ فقلت ھذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل وامرتنی ان اطیعہ ففعلت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقع فی علی فانہ منی وانا منہ وھو ولیکم من بعدی (اخرجہ احمد والنسائی وفی اسنادھما اجلح الکندی

وھو شیعی لکن وثقہ ابن معین کما ذکرہ ابن حجر العسقلانی فی تقریب التہذیب) عبد اللہ بن بریدہ اپنے
والد ماجد بریدہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دو فوجیں روانہ
فرمائیں ایک فوج پر جناب علی علیہ السلام کو امیر فرمایا اور دوسری پر خالد بن ولید کو۔ اور ارشاد کیا کہ اگر کبھی
دونو فوجیں جمع ہو جائیں۔ تو دونو میں علی ہی امیر سمجھے جائیں اور اگر جدا جدا رہیں تو تم دونوں اپنے اپنے لشکر
کے امیر سمجھے جائیں۔ ہم اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا ملے مسلمانوں نے باہم مدد کر کے مشرکوں سے مقابلہ
کیا۔ اور بنی زبید کے جو ان بچے گرفتار کر لیے علی علیہ السلام نے ان میں سے ایک کنیز کو منتخب کر لیا۔ خالد
بن ولید نے یہ قصہ حضرت کی خدمت میں لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ خط لیکر میں حضرت کے حضور میں جاؤں میں
نے خط حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا اور زبانی بھی جناب علی کی شکایت کی حضرت کا چہرہ اقدس غصہ سے
متغیر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا میں حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضور نے مجھے ایک شخص کے
ماتحت کر کے بھیجا تھا۔ اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم گردانا تھا جو کچھ اس نے کہا میں نے حضور میں عرض کر دیا
آپ نے فرمایا اے بریدہ علی کے پیچھے مت پڑو وہ میرا ہے اور میں اسکا ہوں وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

(۲) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بریدۃ ان علیا ولیکم بعدی
فاحب علیا فانہ یفعل ما یؤمر (اخرجہ الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بتحقیق میرے بعد علی تمہارا ولی ہے پس تو علی کو دوست رکھ کیونکہ وہ وہی
کچھ کرتا ہے جس کا کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۳) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا
فانہ یفعل ما یؤمر (اخرجہ الحاکم فی المستدرک والضیاء فی المختارۃ والوصابی فی الاکتفاء
فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق بریدہ رضی اللہ عنہ سے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میرے بعد علی تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھ کیونکہ
وہ وہی کچھ کرتا ہے جسکا کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۴) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانہ
یفعل ما یؤمر (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا کہ بتحقیق علی علیہ السلام میرے بعد تمہارا ولی ہے
تو اسے دوست رکھ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جو کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۵) اخرج احمد فی المسند حدثنا عبد الرزاق وعفان قالا حدثنا جعفر بن سلیمان قال

حدثنی یزید الرشک عن مطرف بن عبداللہ عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ وامر علیہم علی بن ابی طالب فاصاب جاریۃ فانکروا علیہا فتعاھد وا اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یذکروا امرہ لرسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عمران وکنا اذا قدمنا من سفر بدأنا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمنا علیہ قال فدخلوا علیہ فقام رجل فقال یارسول اللہ ان علیا قد فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثانی فقال یارسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثالث فقال یارسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الرابع فقال یارسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الرابع وقد تغیر وجہہ فقال دعوا علیا دعوا علیا دعوا علیا ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن من بعدی۔ اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو یعلی فی مسندہ وابن جریر فی تہذیب الاثار وصححہ وقال محب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العترۃ قد اخرج الترمذی و قال حسن غریب وابن حبان فی صحیحہ وقال ابن حجر فی اصابۃ فی تمییز الصحابہ قد اخرجہ الترمذی باسناد قوی وقال الحاکم فی المستدرک ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ واخرجہ ابن عدی والطبرانی وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ وابن اسبوع الاندلسی فی الشفاء والحافظ الذہبی فی میزان الاعتدال فی نقد الرجال والسیوطی فی جمع الجوامع وصححہ واخرجہ ملخصا ابوداؤد الطیالسی فی مسندہ وابن ابی سفیان فی فوائدہ وابراہیم بن عبداللہ الوصابی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء وقال السیوطی فی القول الجلی فی فضائل العلی اخرجہ ابن ابی شیبہ وصححہ وایضا صححہ المتقی فی کنز العمال

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا وہ ایک کنیز اپنے تصرف میں لائے پس لوگوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار صاحبوں نے باہم عہد کیا کہ ہم جناب امیر کے اس فعل کا حضرت کے پاس تذکرہ کریں گے عمران بن حصین کہتے ہیں کہ جب ہم سفر سے واپس آیا کرتے تھے تو سب سے پہلے حضرت کی خدمت میں سلام کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔ پس وہ لوگ حضرت کے حضور میں آئے ایک شخص ان میں سے کہنے لگا یا رسول اللہ جناب امیر نے یہ فعل کیا تھا حضرت نے اس سے اپنا مونہہ پھیر لیا پھر دوسرے نے عرض کیا یا رسول اللہ علی نے یہ کیا تھا حضرت نے اس سے بھی مونہہ پھیر لیا۔ پھر تیسرے اور چوتھے نے بھی اسی طرح سے عرض کیا۔ حضرت نے متوجہ ہو کر تین دفعہ فرمایا۔ تم علی کے پیچھے مت پڑو۔ علی میرا ہے ۔۔۔

يده على صدره نفسه ثم وضعها على صدر علي ويقول ولكل قوم هاد ۔ اخرجه ابن مردوية والسيوطي في الدر المنثور) ابوبرزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مین ڈرانیوالا ہون اور اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا پھر جناب علیؑ کے سینہ پر ہاتھ رکھکر فرمایا ہر ایک قوم کے لیئے ہادی ہوتا ہے ٭

(۳) عن جابر قال لما نزلت انما انت منذر ولكل قوم هاد وضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على صدره فقال انا المنذر واومى بيده الى منكب علي فقال انت الهادي وبك يهتدي المهتدون (اخرجه ابن جرير وابن مردوية وابو نعيم في المعرفة والديلمي وابن عساكر وابن النجار والسيوطي في الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اسکے سوا نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک راہ بتانے والا ہے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھکر فرمایا مین ڈرانے والا ہون اور علیؑ کے کندہے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تو راہ بتانیوالا ہے اور تجھسے ہدایت پانیوالے ہدایت پائینگے ٭

{۶} ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما واسيرا (سورہ الدہر) ترجمہ

اور کہلاتے ہین کہانا اپنی محبت پر فقیرون کو اور یتیمون کو اور قیدیونکو ٭

(۱) عن ابن عباس قال اجر علي على نفسه ليقي نخلا بشيء ليلة حتى اصبح فلما قبض الشعير طحن منه فجعلوا منها شيئا ليأكلوه يقال له الحريرة دقيق بلا دهن فلما تم انضاجه اتا مسكين فسال فاطعموه اياه ثم صنعوا الثلث الثاني فلما تم انضاجه اتا يتيم فسال فاطعموه اياه ثم صنعوا الثلث الباقي فلما تم انضاجه اتا اسير من المشركين فاطعموه اياه فنزلت هذه الاية هذا قول الحسن والقتادة وقال سعيد بن جبير مخصوص من اهل القبلة (اخرجه الواحدي) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب امیرؑ نے ایکدفعہ رات بہر کی محنت اپنی قوت کے لیے کی جب صبح ہوئی تو ان کو اجرت مین جو دستیاب ہوے۔ آپنے انکو لیکر پیسا اور اسکی ایک تہائی کا پتلا سا حریرہ گھی کے بغیر پکایا جب پک چکا۔ ایک مسکین نے آکر سوال کیا جناب امیرؑ نے وہ سارا اسکو کہلا دیا۔ پہر دوسری تہائی کو پکایا۔ جب وہ بہی تیار ہوا ایک یتیم نے آکر سوال کیا آپنے وہ سارا بہی اسکو کہلا دیا۔ پہر تیسری تہائی کو پکوایا اسکے پختہ ہونے پر مشرکون کے ایک قیدی نے آکر سوال کیا آپنے وہ سارا اسکو بہی کہلا دیا پس یہ آیت نازل ہوئی یہ قول حسن اور قتادہ کا ہی سعید بن جبیر کہتے ہین کہ وہ قیدی اہل قبلہ مین سے تہا ٭

علی کا ہون وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے +

اس حدیث کو امام نسائی نے خصائص مین اور ابو یعلے نے مسند مین اور امام ابن جریر طبری نے تہذیب الآثار مین روایت کیا ہے اور صحیح مانا ہے اور محب طبری نے ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ مین لکھتے ہین کہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور ابن حبان نے اپنی جامع الصحیح مین اسکی تخریج کی۔ اصابہ فی تمیز الصحابہ مین ابن حجر ذیل ترجمہ جناب امیر اس حدیث کی نسبت لکھتے ہین کہ ترمذی نے اس حدیث کو اسناد قوی کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور حاکم مستدرک مین لکھتے ہین کہ یہ حدیث مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر صحیح ہے باوجودیکہ شیخین نے اسکو روایت نہین کیا۔ ابن عدی اور طبرانی نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے فضائل صحابہ مین اور فقیہ ابن المغازلی نے مناقب مین اور ابن اثیر اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین اور ابن سبیع الاندلسی نے کتاب شفا مین اور حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال مین اسکو روایت کیا ہے اور جمع الجوامع مین سیوطی نے اسکے صحیح ہونیکی نسبت لکھا ہے ابو داؤد الطیالسی نے اپنی مسند اور ابی سفیان نے کتاب الفوائد مین اور ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی نے اکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفا مین اس حدیث کے خلاصہ کو روایت کیا ہے۔ اور جلال الدین السیوطی کتاب قول الجلی فی فضائل علی مین لکھتے ہین کہ ابن شیبہ نے اسکے صحیح ہونیکی بابت کہا ہے۔ اور متقی نے بھی کنز العمال مین اسکو صحیح مانا ہے +

عن هبیرہ بن مریم و سعید بن وهب و حبۃ العرنی و زید بن ارقم رضی اللہ عنہم ان علیا ناشد الناس من سمع النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول من کنت ولیہ فعلی ولیہ فقام بضع عشر فشهدوا انهم سمعوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من کنت ولیہ فعلی ولیہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ہبیرہ بن مریم و سعید بن وہب و حبۃ العرنی و زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جناب امیر نے لوگون کو قسم دیکر کہا جس نے حضرت سے یہ حدیث کو سنا ہو کہ جسکا مین ولی ہون پس اسکا علی ولی ہے وہ بیان کرے دس اوپر کتنے آدمیون نے اٹھکر بیان کیا کہ ہمنے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا مین ولی ہون اسکا علی ولی ہے۔

(۶) روی ابو داؤد الطیالسی حدثنا ابو عوانۃ عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت ولی کل مؤمن من بعدی (اخرجہ الحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب وقال قال ابو عمر هذا اسناد لا مطعن فیہ لاحد بصحتہ وثقۃ نقلتہ) وهکذا ذکرہ ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ المزی فی تهذیب الکمال امام ابو داؤد الطیالسی اپنی مسند مین تحریر فرماتے ہین کہ ہم سے ابو عوانہ نے اور ان سے ابو بلج نے اور ان سے عمرو بن

میمون نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

حافظ ابن عبد البر کتاب استیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں اس حدیث کو مع اسناد کے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ امام ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ ایسی اسناد ہیں کہ انکے صحیح ہونے اور انکے ناقلین کے ثقہ ہونے کی وجہ سے کوئی شخص ان میں طعن نہیں کر سکتا ہے۔ اور حافظ ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ المزی نے بھی تہذیب الکمال میں اسی طرح پر نقل کیا ہے۔

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ یا علی فیک خمسا فمنعنی واحدۃ واعطانی اربعۃ سالت اللہ ان یجمع علیک امتی فابی علی واعطانی فیک ان اول من تنشق عنہ الارض یوم القیامۃ انا وانت معی لواء الحمد وانت تحملہ بین یدی تسبق بہ الاولین والاخرین واعطانی انک اخی فی الدنیا والاخرۃ واعطانی ان بیتی مقابلۃ بیتک فی الجنۃ واعطانی فی ترجمۃ عبد الکریم بن ہوازن القشیری انک ولی المومنین من بعدی (اخرجہ الرافعی فی ترجمۃ ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ ابو اسحاق الرازی فی کتابہ تاریخ قزوین المسمی بالتدوین والخطیب فی تاریخ بغداد بسند صحیح والمتقی فی کنز العمال ومحمد صدر عالم فی المعارج العلی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی میں نے تیرے لیے خدا سے پانچ باتوں کا سوال کیا تھا پروردگار نے ایک بات کو نامنظور کیا اور چار باتیں قبول کی ہیں میں نے خدا سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو تیری امامت پر مجتمع کر دے۔ پس خدا نے اسکو نامنظور فرمایا۔ پھر خدا سے میں نے تیرے لیے یہ دعا کی کہ قیامت کو مجھے اور تجھے سب سے پہلے قبر سے اٹھائے میرے پاس لواء حمد ہوگا اور تو اسے میرے سامنے اٹھائیگا۔ اور تو سب پہلے اور پچھلے لوگوں کو ساتھ لیکر جنت کیطرف بڑھے گا خدا نے یہ بات مجھے عطا فرمائی۔ پھر میں نے خدا سے یہ عرض کیا کہ علی دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہو۔ خدا نے میری اس عرض کو بھی قبول کیا۔ پھر میں نے دعا کی جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہو خدا نے اسکو بھی منظور کیا پھر خدا سے میں نے مانگا کہ تو میرے بعد سب مومنوں کا ولی ہو خدا نے اسے بھی منظور کیا۔

(۸) عن وہب بن حمزۃ قال قدم بریدۃ من الیمن وکان خرج مع ابن ابی طالب فرای منہ جفوۃ فاخذ یذکر علیا وینقص من حقہ فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ لا تقل ہذا فہو اولی الناس بکم بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابن مندہ وابو نعیم وابن مردویہ وابن الاثیر فی اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ والسیوطی فی جمع الجوامع والمتقی فی کنز العمال) وہب بن حمزہ سے

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کی معیت میں یمن کو گئے ہوئے تھے وہاں
جناب امیر سے انکی شکر رنجی ہوگئی جب واپس آئے تو جناب امیر کی شکایت کرنے لگے یہ بات آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگئی حضرت نے انسے ارشاد کیا یہ بات مت کرو علی میرے بعد تم سب کا اولے ہے

(۹) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخذ بید علی وقال هذا
ولی کل مومن وانا ولیه (اخرجه ابو الخیر الحاکمی) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر فرما رہے تھے کہ یہ ہر ایک مومن کا ولی
ہے اور مین اسکا ولی ہون +

(۱۰) عن سمرة بن جندب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت نبیه فعلی ولیه (اخرجه الدیلمی)
سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ مین
نبی ہون پس علی اسکا ولی ہے +

جناب امیر سے تولا رکھنے کا ثواب

(۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من یحب ان یحیی حیوتی ویموت موتی
ویسکن جنة الخلد التی وعدنی ربی فان ربی عزّ و جل قضبانها بیده فلیتول علی بن ابی طالب
فانه لن یخرجکم من هدی ولن یدخلکم فی الضلالة (اخرجه الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن
ارقم والحاکم فی المستدرک وابو نعیم والدیلمی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جو شخص میرے جیسی زندگانی کرنا چاہتا ہو۔ اور میری موت مرنے
کی آرزو رکھتا ہو اور جنت مین رہایش کرنے کا طالب ہو جسکا کہ خدا نے مجھسے وعدہ کیا ہے کیونکہ خدا نے
اسکی شاخین اپنے ہاتھ سے لگائی ہین پس چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب سے تولا رکھے پس بتحقیق
وہ تمہین ہرگز ہدایت سے نہین نکالے گا اور تمکو گمراہی مین نہین ڈالے گا +

(۲) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوحی الی من آمن بی وبولایة علی ابن
ابی طالب فهو معی فی الجنة یلیٰ تولاه فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی اللہ (اخرجه الدیلمی)
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وحی آئی ہے
کہ جو شخص مجھ پر اور علی کی ولایت پر ایمان لائیگا پس وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا جس نے اس سے تولا
رکھی اس نے مجھ سے تولا رکھی اور جس نے مجھ سے تولا رکھی اسنے خدا سے تولا رکھی ۔

(۳) عن ابی سعید الخدری وابن عباس قالا فی تفسیر قولہ تعالیٰ وقفوھم انھم مسئولون یوم القیمۃ عن ولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ الواحدی فی تفسیرہ والدیلمی) ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ وقفوھم انھم مسئولون جناب امیر کے حق میں وارد ہوئی ہے کہ کھڑا کرو ان لوگوں کو ابھی ان سے پوچھنا ہے قیامت کے روز علی کی ولایت سے +

(۴) قیل لما حضرت عبداللہ بن عباس الوفاۃ قال اللھم انی اتقرب الیک بولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد فی المناقب) کہتے ہیں کہ جب جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ دعا مانگنے لگے اے پروردگار علی کی ولایت کے سبب سے تیرا تقرب چاہتا ہوں +

جناب امیر کے تولا کے بغیر کوئی صراط سے گذر نہیں سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الاولین والاخرین یوم القیامۃ ونصب الصراط علی جسر جہنم ما جازھا احد حتی کانت معہ براۃ بولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ الحاکم) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کو اللہ سبحانہ تعالیٰ سب اگلے پچھلے لوگوں کو جمع کریگا اور جہنم پر صراط کو نصب کریگا کوئی اس پر سے علی بن ابی طالب کی ولایت کے پروانہ راہداری کے سوا نہیں گذر سکیگا +

(۲) عن الحسن البصری مرفوعا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ یقعد علی بن ابی طالب علی الفردوس وھو جبل قد علی الجنۃ وفوقہ عرش رب العالمین وھو جالس علی کرسی من نور یجری بین یدیہ التسنیم لا یجوز احد الصراط الا ومعہ براۃ بولایۃ علی بن ابی طالب وولایۃ اھل بیتہ یشرف علی الجنۃ فیدخل محبیہ الجنۃ ومبغضیہ النار (اخرجہ الخوارزمی) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرفوعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے روز علی بن ابی طالب جنت کے ایک پہاڑ فردوس نام پر جس پر خدا کا عرش ہے نور کی کرسی پر رونق افروز ہوگا اسکے سامنے نہر تسنیم بہتی ہوگی علی بن ابی طالب اور اسکی اہل بیت کی محبت کے راہداری کے پروانہ کے بغیر کوئی صراط پر سے ہو کر نہیں گذر سکیگا وہ جنت پر جھانک کر دیکھے گا۔ اور اپنے دوستوں کو اس میں داخل کرے گا اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں دھکیلیگا

(۳) عن قیس بن حازم قال التقی ابوبکر الصدیق وعلی بن ابی طالب فتبسم ابوبکر فی وجھہ فقال لہ علی مالک تبسمت فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز الصراط احد الا من کتب لہ علی الجواز (اخرجہ ابن السمان) قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب ابوبکر الصدیق حضرت امیر علیہ

السلام سے ملے اور جناب امیر کو دیکھ کر ہنسنے لگے حضرت امیرؑ نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں ابو بکر کہنے لگے میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے روز علی کے پروانہ راہداری کے سوا کوئی شخص صراط سے نہیں گذر سکیگا۔

عن مجاهد عن ابن عباس قال قال النبی صلی الله علیه وسلم علی بن ابی طالب یوم القیامة علی الحوض لا یدخل الجنة یوم القیامة الا من جاء بجواز من علی بن ابی طالب (اخرجه ابن المغازلی) مجاہد نے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن علی بن ابیطالب حوض پر ہونگے نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی جب تک کہ اسکے ہاتھ میں پروانہ راہداری کا ہو حضرت علی بن ابیطالب۔

جناب امیر علیہ السلام کا مولائی مومنین ہونا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ یہ حدیث اسقدر طرق کثیرہ سے روایت ہوئی کہ بعض محدثین نے انکے جمع کرنے میں بڑی بڑی ضخیم جلدیں تحریر کی ہیں۔

(۱) سب سے اول امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ صاحب تاریخ الرسل والملوک نے جنکی نسبت حافظ سیوطی کتاب التنبئة بمن یبعثہ اللہ علی راس کل مائة میں لکھتے ہیں قال ابن خزیمة ما اعلم علی الارض اعلم من جریر) اس حدیث کو پچہتر طریقوں سے روایت کرکے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور اسکا نام کتاب الولایہ رکھا ہے جسکی کثرت طرق کو دیکھکر حافظ ذہبی تذکرة الحفاظ میں بذیل ترجمہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے ہیں الف محمد بن جریر فیہ کتابا وقفت علیہ فاندہشت لکثرة طرقہ یعنے اس حدیث کے متعلق محمد بن جریر طبری نے ایک رسالہ تالیف کیا ہے میں اسکے کثرت طرق کو دیکھکر بیہوش ہوگیا۔

(۲) انکے بعد حافظ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن بن ابراہیم بن زیاد بن عبد اللہ بن عجلان العقدی الکوفی المعروف بابن عقدہ نے جنکے علم و فضل کی شہادت حافظ خطیب تاریخ بغداد میں بیان کرتے ہیں سنہ ۳۳۳ھ میں اس حدیث کے متعلق ایک مبسوط رسالہ لکھا ہے اور اسکا نام حدیث الموالاة رکھا ہے اسمیں ایکسو پانچ طریقوں سے اس حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجه النسائی والترمذی وکثیر الطرق جدا وقد استوعبها ابن عقدة فی کتاب مفرد واکثر من اسانیدها صحاح وحسان یعنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور اسکے بہت سے طریقے ہیں جنکو ابن عقدہ نے ایک کتاب میں اسکے طریقوں کو جمع کیا ہے جسکی سندیں اکثر صحیح اور حسن ہیں۔

(۳) پھر علامہ ابوالقاسم عبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی المتوفی ۴۷۰ھ نے حدیث کے اسناد کو ایک پارہ جز کے رسالہ مین جمع کر کے اسکا نام دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ رکھا ✦

(۴) پھر علامہ ابوسعید مسعود بن ناصر السجزی السجستانی المتوفی ۴۷۷ھ نے حدیث کو ایک سو بیس صحابہؓ سے روایت کر کے سترہ جز کا رسالہ لکھا اور اسکا نام درایۃ حدیث الولایہ رکھا ✦

(۵) پھر حافظ شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن احمد الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ نے ایک رسالہ مین حدیث کے طریقون کو جمع کیا ہے چنانچہ مفتاح کنز الدقائق مین بذیل ترجمہ صحیح عبد اللہ بن الحکم لکھتے ہین واما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلہ طرق جیدۃ وقد افردت ذالک ایضاً

انکے ماسوا بعض ائمہ حدیث نے ان سے بڑھکر اس حدیث کے طریقون کے جمع کرنے مین اہتمام کیا ہے چنانچہ ابن کثیر شامی ابوالمعالی جوینی سے نقل کرتے ہین انہ کان یتعجب ویقول شاہدت مجلدا ببغداد فی ید صحاف فیہ روایات ہذا الخبر مکتوبا علیہ المجلدۃ الثامنۃ والعشرون من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ ویتلوہ المجلدۃ التاسعۃ والعشرون یعنے ابوالمعالی جوینی تعجب کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مینے بغداد مین صحافون کے پاس اس حدیث کی روایتون کے متعلق ایک ضخیم جلد دیکھی اوسپر لکھا ہوا تھا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے طریقون کے متعلق یہ اٹھائیسوین جلد ہے اسکے بعد انتیسوین جلد لکھی جائیگی ✦

ان صحابہ کرام کے نام جن سے کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

قال ابن العقدۃ فی کتاب الموالاۃ ہذہ اسماء من روی عنہم حدیث یوم الغدیر (۱) ابوبکر الصدیق (۲) عمر ابن الخطاب (۳) عثمان بن عفان (۴) علی بن ابی طالب (۵) طلحہ بن عبید اللہ (۶) الزبیر بن العوام (۷) عبد الرحمن عوف (۸) سعد بن ابی وقاص (۹) العباس بن عبد المطلب (۱۰) الحسن ابن علی ابن ابی طالب (۱۱) الحسین بن علی بن ابی طالب (۱۲) عبد اللہ بن العباس (۱۳) عبد اللہ ابن جعفر بن ابی طالب (۱۴) عبد اللہ مسعود (۱۵) عمار بن یاسر (۱۶) ابوذر جندب بن جنادہ (۱۷) سلمان الفارسی (۱۸) سعد بن زرارہ الانصاری (۱۹) خزیمہ بن ثابت الانصاری (۲۰) ابوایوب انصاری (۲۱) سہل بن حنیف الانصاری (۲۲) عثمان بن حنیف (۲۳) حذیفہ بن الیمان (۲۴) عبد اللہ بن عمر (۲۵) البراء بن عازب الانصاری (۲۶) رفاعہ بن رافع الانصاری (۲۷) سمرۃ بن جندب (۲۸) سلمۃ بن الاکوع الاسلمی (۲۹) زید بن ثابت الانصاری (۳۰) ابویعلی الانصاری (۳۱) ابوقدامۃ الانصاری (۳۲) سہل بن سعد الانصاری (۳۳) عدی بن حاتم الطائی

(۳۴) ثابت بن زید بن ودیعہ (۳۵) کعب بن عجرة الانصاری (۳۶) ابو الہیثم بن التیہان الانصاری (۳۷) ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص الزہری (۳۸) المقداد بن عمرو الکندی (۳۹) عمر بن ابی سلمہ (۴۰) عبداللہ بن ابی سید المخزومی (۴۱) عمران بن حصین الخزاعی (۴۲) بریدہ بن الحصیب الاسلمی (۴۳) ابو سعید الخدری (۴۴) جابر بن عبداللہ الانصاری (۴۵) جریر بن عبداللہ البجلی (۴۶) زید بن ارقم الانصاری (۴۷) حذیفہ بن اسید (۴۸) عمرو بن الحمق الخزاعی (۴۹) زید بن حارثة الانصاری (۵۰) مالک بن الحویرث (۵۱) ابو سلیمان جابر بن سمرة السوائی (۵۲) عبداللہ بن ثابت الانصاری (۵۳) حبشی بن جنادة السلولی (۵۴) ضمیرہ الاسدی (۵۵) عبیداللہ بن عازب الانصاری (۵۶) عمرو بن مرہ (۵۷) عبداللہ بن ابی اوفی الاسلمی (۵۸) زید بن شراحیل الانصاری (۵۹) عبداللہ بن بشیر المازنی (۶۰) النعمان بن عجلان الانصاری (۶۱) عبدالرحمن بن نعیم الدیلمی (۶۲) ابو الحمراء خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ (۶۳) ابو فضالة الانصاری (۶۴) عطیة بن بسر المازنی (۶۵) عامر بن لیلی الغفاری (۶۶) ابو الطفیل عامر بن واثلة الکنانی (۶۷) عبدالرحمن بن عبد رب الانصاری (۶۸) حسان بن ثابت الانصاری (۶۹) سعد بن جنادة العوفی (۷۰) عامر بن عمیر العرنی (۷۱) عبداللہ بن یامیل (۷۲) حبة بن جوین العرنی (۷۳) عقبہ بن عامر الجہنی (۷۴) ابو ذویب الشاعر (۷۵) ابو شریح الخزاعی (۷۶) ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ السوائی (۷۷) ابو امامة الصدی بن عجلان الباہلی (۷۸) عامر بن لیلی بن حمزہ (۷۹) جندب بن سفیان العلقی البجلی (۸۰) اسامہ بن زید بن حارثة الکلبی (۸۱) وحشی بن الحرب (۸۲) قیس بن ثابت بن شماس الانصاری (۸۳) عبدالرحمن بن مدلج (۸۴) جبیر بن بدیل بن ورقاء الخزاعی (۸۵) انس بن مالک الانصاری (۸۶) ابو ہریرہ الدوسی (۸۷) فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۸۸) عائشہ بنت ابی بکر ام المومنین (۸۹) ام سلمہ ام المومنین (۹۰) ام ہانی بنت ابی طالب (۹۱) فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب (۹۲) اسماء بنت عمیس الخثعمیہ (۹۳) جبلہ بن عمرو الانصاری (۹۴) ابو برزہ نضلہ بن عبید الانصاری (۹۵) ابو رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۹۶) ابو عمرہ بن عمرو بن محصن الانصاری (۹۷) نلجیہ بن عمرو الخزاعی (۹۸) ابو زینب بن عوف الانصاری (۹۹) یعلی بن مرة الثقفی (۱۰۰) سعید بن سعد بن عبادة الانصاری (۱۰۱) ابو سریحة الغفاری رضی اللہ عنہم ثم ذکر ابن عقدة ثمانیة وعشرین رجلا من الصحابة لم یذکرہم ولم یذکر اسمائہم یعنی ابن عقدہ نے اٹھائیس صحابیوں کا ذکر کیا ہے جنکا نام نہیں لکھا

ان ائمہ حدیث کے نام جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے مع سنہ وفات

تنبیہ اس حدیث کو بخاری اور مسلم اور واقدی اور ابو داؤد کے سوا ہر طبقہ کے محدثین کی ایک جماعت کثیر نے روایت کیا ہے جنکے اسمار مع سنہ وفات درج ذیل ہیں +

نمبر	اسمار مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱	ابن شہاب الزہری استاذ امام مالک رح	سنہ ۱۲۵
۲	محمد بن اسحاق صاحب السیرۃ رح	سنہ ۱۵۲ یا سنہ ۱۵۱
۳	معمر بن راشد ابو عروۃ الازدی	سنہ ۱۵۳ یا سنہ ۱۵۲
۴	اسرائیل بن یونس السبیعی ابو یوسف الکوفی	سنہ ۱۶۲ یا سنہ ۱۶۰
۵	شریک بن عبد اللہ القاضی رح	سنہ ۱۷۷
۶	محمد بن جعفر المدنی المعروف بغندر	سنہ ۱۹۳
۷	وکیع بن الجراح ابن ملیح الرواسی	سنہ ۱۹۶
۸	عبد اللہ بن نمیر الہمدانی	سنہ ۱۹۹
۱	محمد بن عبد اللہ ابو احمد الزبیری الحبال	سنہ ۲۰۳
۲	یحیی بن آدم بن سلیمان الاموی	سنہ ۲۰۳
۳	امام محمد بن ادریس الشافعی المطلبی	سنہ ۲۰۴
۴	اسود بن عامر بن شاذان الشامی	سنہ ۲۰۸
۵	عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی	سنہ ۲۱۱
۶	حسین بن محمد المروزی	سنہ ۲۱۳
۷	فضل بن دکین ابو نعیم الکوفی	سنہ ۲۱۸ یا ۲۱۹
۸	عفان بن مسلم الصفار	سنہ ۲۲۰
۹	سعید بن منصور الخراسانی	سنہ ۲۲۷
۱۰	ابراہیم بن الحجاج	سنہ ۲۳۲ یا سنہ ۲۳۱
۱۱	علی بن حکیم الاودی	سنہ ۲۳۱

نمبر	اسمار مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱۲	علی بن محمد الطنافسی	سنہ ۲۳۳
۱۳	ہدبہ بن خالد البصری	سنہ ۲۳۶ یا سنہ ۲۳۵
۱۴	عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی	سنہ ۲۳۵
۱۵	عبید اللہ بن عمر القواریری	سنہ ۲۳۵
۱۶	اسحاق بن ابراہیم الحنظلی المعروف بابن راہویہ	سنہ ۲۳۸
۱۷	عثمان بن محمد ابو الحسن بن ابی شیبہ	سنہ ۲۳۹
۱۸	قتیبہ بن سعید البلخی	سنہ ۲۴۰
۱۹	امام احمد بن حنبل رح	سنہ ۲۴۱
۲۰	ہارون بن عبد اللہ ابو موسی الحمال	سنہ ۲۴۳
۲۱	محمد بن بشار العبدی	سنہ ۲۵۲
۲۲	محمد بن المثنی ابو موسی العنزی	سنہ ۲۵۲
۲۳	الحسن بن عرفہ العبدی	سنہ ۲۵۷
۲۴	حجاج بن یوسف الشاعر البغدادی	سنہ ۲۵۹
۲۵	اسمعیل بن عبد اللہ الاصبہانی الملقب بسمویہ	سنہ ۲۶۷
۲۶	حسن بن علی بن عفان العامری	سنہ ۲۷۰
۲۷	محمد بن یحیی الذہلی	سنہ ۲۵۸
۲۸	محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی صاحب السنن	سنہ ۲۷۳
۲۹	احمد بن یحیی البلاذری	سنہ ۲۷۹

نمبر	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۳۰	عبداللہ بن مسلم الدینوری المعروف بابن قتیبہ	سنہ ۲۷۶	۱۶	احمد بن جعفر القطیعی	سنہ ۳۶۹
۳۱	محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی صاحب صحیح	سنہ ۲۷۹	۱۷	علی بن عمر الدارقطنی	سنہ ۳۸۵
۳۲	احمد بن عمرو الشیبانی المعروف بابن عاصم	سنہ ۲۸۷	۱۸	عبیداللہ بن عبداللہ المعروف بابن بطہ	سنہ ۳۸۷
۳۳	زکریا بن یحییٰ السجزی الخیاط	سنہ ۲۸۹	۱۹	محمد بن عبدالرحمن المخلص الذہبی	سنہ ۳۹۳
۳۴	عبداللہ بن امام احمد بن حنبل	سنہ ۲۹۰	۲۰	ابو عبداللہ الحاکم صاحب مستدرک	سنہ ۴۰۵
۳۵	احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار	سنہ ۲۹۲	۱	عبدالملک بن محمد بن ابراہیم الخرگوشی	سنہ ۴۰۶
۱	محمد بن شعیب النسائی صاحب السنن	سنہ ۳۰۳	۲	احمد بن عبدالرحمن بن احمد الفارسی الشیرازی	سنہ ۴۰۷
۲	حسن بن سفیان النسوی	سنہ ۳۰۳			
۳	احمد بن علی ابو یعلیٰ الموصلی	سنہ ۳۰۷	۳	احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصبہانی	سنہ ۴۱۰
۴	محمد بن جریر الطبری	سنہ ۳۱۰	۴	احمد بن محمد بن یعقوب ابو علی مسکویہ	سنہ ۴۲۱
۵	عبداللہ بن محمد ابو القاسم البغوی	سنہ ۳۱۷	۵	احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی	سنہ ۴۲۷
۶	محمد بن علی بن حسین بن بشر ابو عبداللہ الزاہد الحکیم الترمذی	سنہ	۶	احمد بن عبداللہ ابو نعیم الاصبہانی	سنہ ۴۳۰
۷	احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی	سنہ ۳۲۱	۷	اسمعیل بن علی بن حسین بن زنجویہ الرازی المعروف بابن السمان	سنہ ۴۴۵
۸	احمد بن محمد بن عبد ربہ ابو عمر القرطبی	سنہ ۳۲۸	۸	احمد بن حسین بن علی البیہقی	سنہ ۴۵۸
۹	حسین بن اسماعیل المحاملی	سنہ ۳۳۰	۹	یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر النمری القرطبی صاحب الاستیعاب	سنہ ۴۶۳
۱۰	ابو العباس احمد بن محمد بن سعید المعروف بابن عقدہ	سنہ ۳۳۳	۱۰	احمد بن علی المعروف بالخطیب البغدادی	سنہ ۴۶۳
۱۱	یحییٰ بن عبداللہ العنبری	سنہ ۳۴۴	۱۱	علی بن احمد ابو الحسن الواحدی	سنہ ۴۶۸
۱۲	دعلج بن احمد السجزی	سنہ ۳۵۱	۱۲	مسعود بن ناصر السجستانی	سنہ ۴۷۷
۱۳	محمد بن عبداللہ البزار الشافعی	سنہ ۳۵۴	۱۳	علی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی	سنہ ۴۸۳
۱۴	محمد بن حبان البستی	سنہ ۳۵۴	۱۴	عبیداللہ بن عبداللہ ابو القاسم الحسکانی	سنہ
۱۵	سلیمان بن احمد الطبرانی	سنہ ۳۶۰	۱۵	علی بن الحسن بن الحسین الخلعی	سنہ ۴۹۲

قرن چہارم

از قرن پنجم

نمبر	اسمار مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر	اسمار مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱	امام محمد غزالی رح	سنہ ۵۰۵	۶	یوسف بن عمر ابو الحجاج الساوی المعروف بابن الشیخ	سنہ
۲	الحسین بن مسعود البغوی	سنہ ۵۱۶	۷	یوسف بن قزغلی سبط ابن الجوزی	سنہ ۶۵۴
۳	زرین بن معاویہ العبدری	سنہ ۵۳۵	۸	محمد بن یوسف الکنجی الشافعی	سنہ ۶۵۸
۴	احمد بن محمد العاصمی	سنہ	۹	عبد الرزاق بن رزق اللہ الرسعنی	سنہ ۶۶۱
۵	محمود بن عمر الزمخشری صاحب الکشاف	سنہ ۵۳۸	۱۰	یحیےٰ بن شرف النووی	سنہ ۶۷۶
۶	محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی	سنہ	۱۱	احمد بن عبد اللہ محب الدین الطبری المکی	سنہ ۶۹۴
۷	عبد الکریم بن محمد بن ابو سعد المروزی السمعانی	سنہ ۵۶۲	۱۲	ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی	سنہ
۸	موفق بن احمد ابو المؤید المعروف بخطیب خوارزم	سنہ ۵۶۹	۱۳	محمد بن احمد الفرغانی	سنہ ۶۹۹
۹	عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا	سنہ	۱	ابراہیم بن محمد الحموینی	سنہ ۷۲۲
۱۰	علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر الدمشقی	سنہ ۵۷۱	۲	احمد بن محمد بن احمد علاء الدولہ السمنانی	سنہ ۷۳۶
۱۱	محمد بن عمر بن احمد بن موسی المدینی الاصبہانی	سنہ ۵۸۱	۳	یوسف بن عبد الرحمن المزی	سنہ ۷۴۲
۱۲	فضل اللہ بن ابی سعید الحسنی التوربشتی	سنہ	۴	محمد بن احمد الذہبی	سنہ ۷۴۸
۱۳	اسعد بن محمود بن خلف ابو الفتح العجلی	سنہ ۶۰۰	۵	حسن بن حسین نظام الدین الاعرج النیسابوری صاحب التفسیر	سنہ
۱	امام محمد بن عمر الملقب بفخر الدین الرازی صاحب تفسیر کبیر	سنہ ۶۰۶	۶	محمد بن عبد اللہ ولی الدین الخطیب العمادی	سنہ
۲	مبارک بن محمد بن محمد ابو السعادات المعروف بابن الاثیر الجزری	سنہ ۶۰۶	۷	عمر بن مظفر بن عمر ابو حفص المعری الحلبی الشہیر بابن الوردی	سنہ ۷۴۹
۳	علی بن محمد بن محمد بن عبد الکریم الجزری ابو الحسن المعروف بابن الاثیر	سنہ ۶۳۰	۸	احمد بن عبد القادر بن مکتوم تاج الدین القیسی النحوی	سنہ ۷۴۹
۴	محمد بن عبد الواحد المقدسی الحنبلی	سنہ ۶۴۳	۹	محمد بن یوسف الزرندی	سنہ ۷۵۰
۵	محمد بن طلحہ النصیبی	سنہ ۶۵۲	۱۰	محمد بن مسعود الکازرونی	سنہ ۷۵۸
			۱۱	عبد اللہ بن اسعد الیمنی الیافعی	سنہ ۷۶۸

(٢) عن ابن عباس رضہ ان الحسن والحسین مرضا فعادهما رسول الله صلی الله علیه وسلم وعادهم
ابوبکر رضہ وعمر رضہ فقالوا یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدك فنذر علی و فاطمة و فضه جاریة لهما
ان برأ مما بهما ان یصوموا ثلثة ایام فشفیا و ما معهم شیٔ فاستقرض علی من شمعون
الیهودی الخیبری ثلثة اصوع من الشعیر فطحنت فاطمة صاعا واختبزت خمسة اقراص علی
عددهم ووضعتها بین ایدیهم لیفطروا فوقف علیهم سائل فقال السلام علیکم اهل بیت
محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم الله من موائد الجنة فآثروه وباتوا
لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیهم وقف
علیهم یتیم فآثروه ووقف علیهم اسیر فی الثالثة ففعلوا مثل ذلک فلما اصبحوا
اخذ علی بید الحسن والحسین واقبلوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما ابصرهم وهم یرتعشون
کالفراخ من شدة الجوع قال ما اشد ما یسؤنی ما اری بکم فقام فانطلق معهم فرأی فاطمة فی
محرابها قد التصق ظهرها ببطنها وغارت عیناها فساءه ذلک فنزل جبرئیل فقال
خذها یا محمد هنأك الله فی اهل بیتك فاقرأ الآیة ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا
ویتیما واسیرا (اخرجه الزمخشری فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ
حسنین علیہما السلام بیمار ہو گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ساتھ
لیکر انکی عیادت کے لیے تشریف لائے صحابہ نے عرض کیا یا ابا الحسن اگر آپ ان اپنے نور چشموں کے لیے
نذر مانتے تو بہتر تھا پس جناب امیر اور جناب سیدہ اور فضہ انکی لونڈی نے انکی تندرستی پر تین تین روزے
رکھنے کی نذر مانی پس جب وہ دونوں صاحبزادے صحت یاب ہو گئے سب نے ملکر روزے رکھے لیکن اس
وقت کچھ بھی نہیں تھا جو افطار کے لیے کام آتا جناب امیر نے شمعون خیبری یہودی سے جو کے تین پیمانے
قرض لیے۔ اس میں سے ایک پیمانے کو جناب سیدہ علیہا السلام نے پیسکر پانچ روٹیاں انکی تعداد کے موافق
پکائیں جب افطار کے لیے سامنے رکھیں ایک سائل نے آکر صدا کی السلام علیکم۔ اے اہل بیت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم میں مسلمان مساکین میں سے ایک مسکین ہوں مجھے کچھ کھلاؤ خدا تمکو جنت کی نعمتوں سے سیر
کرے سب نے اپنا کھانا اسے بخشدیا۔ اور پانی سے افطار کر کے سو رہے اور صبح کو پھر روزہ رکھا جب رات
ہوئی اور افطار کے لیے کھانا رکھا گیا ایک سائل نے آکر آواز دی میں یتیم ہوں۔ سب نے اپنا کھانا اسے
اٹھا دیا۔ اور پانی سے افطار کر کے سو رہے پھر اسی طرح سے تیسرے دن کی افطاری ایک قیدی کو
بخشدی صبح کو جناب امیر حسنین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱۲	اسمعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر	سنہ ۷۷۴
۱۳	عمر بن الحسن ابو حفص المراغی	سنہ ۷۷۸
۱۴	علی بن شہاب الدین الہمدانی	سنہ ۷۸۶
۱۵	محمد بن عبد اللہ بن احمد المقدسی	سنہ ۷۸۹
۱	محمد بن محمد المعروف بخواجہ پارسا	سنہ ۸۲۲
۲	محمد بن محمد شمس الدین الجزری صاحب حصن حصین	سنہ ۸۳۳
۳	احمد بن علی بن عبد القادر المقریزی	سنہ ۸۴۵
۴	شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی	سنہ ۸۴۹
۵	احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی	سنہ ۸۵۲
۶	علی بن محمد بن احمد المعروف بابن الصباغ المالکی	سنہ ۸۵۵
۷	محمد بن احمد العینی الحنفی شارح بخاری	سنہ ۸۵۵
۸	حسین بن معین الدین الیزدی المیبدی	سنہ ۸۷۰
۹	عبد اللہ بن عبد الرحمن المشہور باصیل الدین محدث	سنہ ۸۸۳
۱۱	فضل اللہ بن روزبہان بن فضل اللہ الخنجی الشیرازی	ــــ
۱	علی بن عبد اللہ نور الدین السمہودی الشافعی	سنہ ۹۱۱
۲	عبد الرحمن بن ابی بکر المعروف بجلال الدین السیوطی	سنہ ۹۱۱
۳	عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی المعروف	

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
	بکمال الدین المحدث	سنہ
۴	عبد الوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد	سنہ ۹۳۲
۵	احمد بن محمد بن علی بن احمد الہیتمی المکی	سنہ ۹۷۳
۶	علی بن حسام الدین المتقی صاحب کنز العمال	سنہ ۹۷۵
۷	محمد طاہر الفتنی صاحب مجمع البحار	سنہ ۹۸۱
۸	میرزا مخدوم بن عبد الباقی	سنہ ۹۹۵
۱	علی بن سلطان محمد الہروی المعروف بملا علی القاری	سنہ ۱۰۱۴
۲	محمد بن عبد الرؤف بن تاج العارفین المناوی	سنہ ۱۰۳۱
۳	الشیخ عبد اللہ العیدروس الیمنی	سنہ ۱۰۴۱
۴	محمد بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی	ــــ
۵	علی بن ابراہیم بن احمد بن علی نور الدین الحلبی	سنہ ۱۰۴۴
۶	احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی	سنہ ۱۰۴۷
۷	الشیخ عبد الحق محدث الدہلوی	سنہ ۱۰۵۲
۸	محمد بن محمد المصری	ــــ
۹	محمد بن صفی الدین جعفر الملقب بمحبوب العالم	ــــ
۱۰	صالح بن مہدی المقبلی	ــــ
۱	محمد بن عبد الرسول البرزنجی المدنی	سنہ ۱۱۳۰

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۲	حسام الدین بن محمد بایزید سہارنپوری	ـــــ	۸	ابراہیم بن مرعی بن عطیہ الشبرخیتی المالکی	ـــــ
۳	میرزا محمد معتمد خان البدخشانی	ـــــ	۹	احمد بن عبد القادر العجلی	ـــــ
۴	محمد صدر عالم صاحب معارج	ـــــ	۱۰	مولانا رشید الدین خان الدہلوی	ـــــ
۵	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم محدث الدہلوی	سنہ ۱۱۷۶	۱۱	مولوی محمد مبین لکھنوی	•
۶	محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی	سنہ ۱۱۹۲	۱۲	محمد سالم البخاری الدہلوی	•
۷	محمد بن علی الصبان	ـــــ	۱۳	مولوی ولی اللہ لکھنوی	•
			۱۴	مولوی حیدر علی فیض آبادی صاحب منتہی الکلام	•

حدیث غدیر کا صحیح بلکہ متواتر ہونا

(۱) قال مرزا محمد معتمد خان فی نزل الابرار بعد ذکر حدیث الغدیر۔ ھذا حدیث صحیح مشہور لم یتکلم فی صحتہ الا متعصب جاحد لا اعتبار بقولہ مرزا محمد معتمد خان نزل الابرار مین حدیث غدیر کے ذکر کرنے کے بعد لکھتے مین۔ یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے اسکی صحت مین متعصب منکر کے سوا کسی نے کلام نہین کیا ہے اور ایسے شخص کی بات کا اعتبار نہین ہے ❊

(۲) قال شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب الحصن الحصین فی اسنی المطالب فی ذکر حدیث الغدیر۔ ولا عبرۃ بمن حاول تضعیفہ ممن لا اطلاع لہ فی ھذا العلم شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین کے اسنی المطالب مین بذیل ذکر حدیث غدیر لکھتے ہین کہ اس حدیث کی تضعیف کرنے والے کا اعتبار نہین کیا جا سکتا کیونکہ اسکو اس علم حدیث مین کچھ بھی خبر نہین ہے ❊

(۳) قال الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ واما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلہ طرق جیدۃ وقد افردت ذلک ایضا حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ مین بذیل ترجمہ عبد اللہ الحاکم صاحب مستدرک لکھتے ہین کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے لیے بہت سے طریقے عمدہ ہین مینے ایک مستقل رسالہ مین اسکی تفریق کی ہے

(۴) قال الملا علی القاری فی المرقاۃ ان ھذا حدیث صحیح لا مریۃ فیہ بل بعض الحفاظ عدہ متواترا ملا علی قاری مشکوۃ کی شرح مرقاۃ مین لکھتے ہین بے شک یہ حدیث صحیح ہے جس مین کسی طرح کا شبہ نہین ہے

بلکہ بعض حافظان حدیث نے اسکو متواترات میں سے شمار کیا ہے ✦

(۵) قال جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن الشیرازی النیسابوری فی الاربعین ہذا الحدیث متواترا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ جمع کثیر وجم غفیر من الصحابۃ حافظ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن شیرازی نیشاپوری اربعین میں لکھتے ہیں یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایت ہوئی ہے ایک جماعت کثیر اور بڑے گروہ نے اسکو روایت کیا ہے ✦

(۶) قال العلامۃ ضیاء الدین صالح بن المہدی المقبلی فی کتابہ المسمی بابحاث المسددۃ فی فنون المتعددۃ و من شواہد ذلک ما ورد فی حق علی فی الجنۃ وہو علی جملتہ متواتر معنی واشہرہا لفظا حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ علامہ ضیاء الدین صالح بن المہدی المقبلی کتاب ابحاث مسددہ میں لکھتے ہیں انہیں احادیث کی قسم میں سے وہ حدیث جو جناب امیر کے قطعی جنتی ہونے کی نسبت وارد ہوئی ہے جو اپنی حد میں متواتر ہے۔ اور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ ان احادیث میں سے ہے جو معنے نہایت صحیح اور روایۃ نہایت مشہور ہیں ✦

(۷) قال عبد الرؤف المناوی فی التیسیر من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ احمد وغیرہ ورجال احمد ثقات بل قال المؤلف حدیث متواتر وہذا ذکرہ علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العزیزی فی سراج المنیر عبد الرؤف المناوی تیسیر شرح جامع صغیر مصنفہ سیوطی میں لکھتے ہیں حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد کے تمام راوی ثقہ ہیں بلکہ مؤلف جامع صغیر کہتے ہیں کہ یہ حدیث متواتر ہے اور علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العزیزی نے بھی سراج المنیر شرح جامع صغیر میں اسکا اسیطرح سے ذکر کیا ہے ✦

(۸) وہذا الحدیث اخرجہ السیوطی فی الفوائد المتکاثرۃ فی الاخبار المتواترۃ وفی الازہار المتناثرۃ فی الاخبار المتواترۃ وعلی المتقی فی مختصر قطف الازہار یہ حدیث کو حافظ جلال الدین سیوطی نے فوائد متکاثرہ اور ازہار متناثرہ میں لکھا ہے اور علی متقی نے مختصر قطف الازہار میں لکھا ہے اور ان کتابوں میں ان دونو صاحبوں نے احادیث متواترہ کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے۔

(۹) قال الحافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبی الشافعی فی کتابہ المسمی بانسان العیون فی سیرۃ الامین المامون ہذا حدیث صحیح ورد باسانید صحاح وحسان ولا التفات لمن قدح فی صحتہ کابی داود وابی حاتم الرازی حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبی انسان العیون میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسانید صحاح اور حسان سے روایت ہوئی ہے ابوداؤد اور ابوحاتم رازی

کے اقوال جنہوں نے اس حدیث میں قدح کی ہے التفات کے قابل نہیں ہیں +

(۱۰) قال احمد بن محمد العاصمی فی زین الفتی هذا الحدیث تلقته الامة بالقبول وهو موافق للاصول حافظ احمد بن محمد العاصمی زین الفتے میں لکھتے ہیں اس حدیث کو امت نے قبول کیا ہے اور یہ حدیث اصول کے بالکل مطابق ہے +

(۱۱) قال الحافظ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی فی الصراط السوی قال حافظ الذهبی هذا حدیث حسن اتفق علی ما ذکرنا جمهور اهل السنة والجماعة حافظ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی صراط السوی میں لکھتے ہیں کہ حافظ ذہبی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور جیسے کہ ہمنے ذکر کیا ہے اسپر جمہور اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے +

(۱۲) قال الحافظ ابو القاسم الفضل بن محمد هذا حدیث صحیح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد روی عنه نحو مائة نفس منهم العشرة وهو ثابت لا اعرف له علة تفرد علی رضی الله عنه بهذا الفضیلة لم یشرکه احد (اخرجه الفقیه ابن المغازلی فی المناقب) حافظ ابو القاسم فضل بن محمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث آنحضرت سے نہایت صحت کے ساتھ روایت ہوئی ہے اور سو آدمی نے اس حدیث کو حضور سے روایت کیا ہے میں کوئی قسم کی علت اسمیں نہیں پاتا جناب علی اس فضیلت میں یکہ ہیں کوئی صحابی آپکا شریک نہیں ہے۔

(۱۳) قال الحافظ ابن حجر حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه اخرجه الترمذی والنسائی وهو کثیر الطرق جدا وقد استوعبها ابن عقدة فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدها صحاح وحسان (صواعق محرقه) خاتم المحدثین ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ترمذی اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے طریقے کثرت سے ہیں ابن عقدہ نے ایک مستقل کتاب میں انکو جمع کیا ہے اور اسکی اکثر سندیں صحیح اور حسن ہیں +

(۱۴) قال الشیخ عبد الحق فی اللمعات هذا حدیث صحیح لا مریة فیه وقد اخرجه جماعة کالترمذی والنسائی واحمد وطرقه کثیرة جدا رواه ستة عشر صحابیا وفی روایة احمد انه سمعه من النبی صلی الله علیه وسلم ثلثون صحابیا وشهدوا به لعلی لما نوزع فی ایام خلافته وکثیر من اسانیدها صحاح وحسان ولا التفات لمن قدح فی صحته شیخ عبد الحق محدث دہلوی لمعات شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں یہ صحیح حدیث ہے اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے اور محدثین کی ایک جماعت جیسے کہ ترمذی اور نسائی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے اسکی تخریج کی ہے اور اس حدیث کے بہت سے طرق ہیں سولہ صحابیوں نے اسکو روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ اسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابیوں نے سنا ہے

اور جبکہ اپنے ایام خلافت میں جناب امیر نے تنازع کیا تو ان لوگون نے اس حدیث کی نسبت گواہی دی تھی اور اسکی سندین اکثر صحیح اور حسن ہین اور جس شخص نے کہ اسکی صحت مین کلام کیا ہے اسکے قول کا اعتبار نہین *

(۱۵) قال میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی فی نواقض الروافض فان سألنی عن حدیث الغدیر المتواتر ذکرت الملخص الذی ذکره مفیدهم میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی نواقض الروافض مین لکھتے ہین اگر تو مجھ سے حدیث غدیر متواتر کی نسبت سوال کرے تو مین تجھ سے اسکا ملخص بیان کرتا ہون ■

(۱۶) قال محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی فی کتابه الروضة الندیه وحدیث غدیر متواتر عند اکثر ائمة الحدیث محمد بن اسمعیل صلاح الامیر یمنی الصنعانی کتاب روضة الندیه مین تحریر کرتے ہین کہ حدیث غدیر اکثر ائمہ کے نزدیک متواتر ہے *

(۱۷) قال محمد صدر عالم فی معارج العلی ثم اعلم ان حدیث الموالاة متواتر عند السیوطی کما ذکره فی قطف الازهار فاردت ان اسوق طرقه لیتضح التواتر فاقول اخرج احمد والحاکم عن ابن عباس و ابن ابی شیبة واحمد عنه وعن بریدة واحمد وابن ماجة عن البراء والطبرانی وابن جریر وابو نعیم عن جندب الانصاری وابن قانع عن حبشی بن جنادة والترمذی عنه وقال حسن غریب والنسائی والطبرانی والضیاء المقدسی عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم وحذیفة بن اسید الغفاری وابن ابی شیبة والطبرانی عن ابی ایوب وابن ابی شیبة وابن ابی عاصم والضیاء عن سعد بن ابی وقاص و الشیرازی فی الالقاب عن عمر والطبرانی عن مالک بن الحویرث وابو نعیم فی فضائل الصحابة عن یحیی ابن جعدة عن زید بن ارقم وابن عقدة فی کتاب الموالاة عن حبیب بن بدیل بن ورقاء وقیس بن ثابت وزید بن شراحیل الانصاری واحمد عن علی وثلثة عشر رجلا وابن ابی شیبة عن جابر قالوا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه مولانا محمد صدر عالم معارج العلی مین تحریر کرتے ہین آگاہ ہو کہ حدیث موالاة حافظ سیوطی علیہ الرحمة کے نزدیک متواترات مین سے ہے جیسے کہ حافظ موصوف قطف الازہار مین لکھتے ہین اس حدیث کے طریقون کو شمار کرکے دکھاتا ہون تاکہ اسکا متواتر ہونا واضح ہو جائے پس مین کہتا ہون کہ امام احمد اور حاکم ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ اور احمد ان سے اور بریدہ سے اور احمد اور ابن ماجہ براء بن عازب سے اور طبرانی اور ابن جریر اور ابو نعیم جندب الانصاری سے اور ابن قانع حبشی ابن جنادہ سے اور ترمذی نے کہتے ہین کہ یہ حدیث اقسام حسن اور غریب مین سے ہے ۔ اور نسائی اور طبرانی اور ضیاء مقدسی ابو طفیل سے اور وہ زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید الغفاری سے اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی ابو ایوب سے اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم اور ضیاء سعد بن ابی وقاص سے اور

شیرازی القاب مین جناب عمر بن الخطاب سے۔ اور طبرانی مالک ابن الحویرث سے اور ابو نعیم فضائل الصحابہ مین حبیہ بن جیدہ سے اور وہ زید بن ارقم سے اور ابن عقدہ کتاب الموالاۃ مین حبیب بن بدیل بن ورقاء اور قیس بن ثابت اور زید بن شراحیل الانصاری سے اور احمد جناب امیر اور دیگر تیرہ صحابیون سے اور ابن ابی شیبہ جابر سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا کہ مین مولا ہون پس اس کا علی مولا ہے *

(۱۸) قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف المسلول مین کہتے ہین۔ این حدیث مدرجہ تواتر رسیدہ وازسی کس از اصحاب ازینہا علی وایوب وزید بن ارقم وبراء بن عازب وعمرو بن مرہ وابوہریرہ وابن عباس وعمارہ بن بریدہ وسعد بن ابی وقاص وابن عمر وانس وجریر بن عبداللہ البجلی ومالک بن الحویرث وابوسعید الخدری وطلحہ وابوالطفیل وحذیفہ بن اسید وغیرہ مروی گشتہ وجمہور محدثین این حدیث را در صحاح وسنن ومسانید روایت کردہ اند

اگرچہ اس حدیث کے تمام طرق کا احصا مشکل ہے مگر تیمناً چند طرق پر اقتصار کیا جاتا ہے

(۱) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال غزوت مع علی بالیمن فرأیت منہ جفوۃ فلما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت علیا فتنقصتہ فرأیت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قلت بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والترمذی والنسائی والطبرانی وابن جریر وابو نعیم وابن حبان والحاکم والحافظ ابی بشر اسمعیل بن عبداللہ الاصبہانی المشہور بالسمویہ والفقیہ بن المغازلی والسیوطی فی جامع الصغیر والمتقی فی کنز العمال) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین جناب امیر کے ساتھ یمن مین غزا کرنے کو گیا ان سے مجھے شکر رنجی ہو گئی جب مین واپس آیا تو مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کرنے لگا مینے دیکھا کہ حضرت کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا ہے پھر آپنے ارشاد کیا اے بریدہ کیا مین تمام مومنون کی جان سے اولی نہین ہون مینے عرض کیا بے شبہ حضور اولے ہین پھر فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے *

(۲) عن زید بن ارقم قال لما حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع وعاد قاصدا المدینۃ قام بغدیر خم وھو ما بین مکۃ والمدینۃ وذلک فی الیوم الثالث عشر من ذی الحجۃ فقال ایہا الناس انی مسئول وانتم مسئولون ھل بلغت قالوا نشہد انک قد بلغت ونصحت ثم قال ایہا الناس الیس تشہدون ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قالوا نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ قال وانا اشہد مثل

ماشهد ثم ثم قال ایها الناس قد خلفت فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی کتاب الله واهل بیتی
الا وان اللطیف الخبیر اخبرنی انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض وسعة حوضی ما بین بصری وصنعاء
عدد آنیة عدد النجوم ان الله سائلکم کیف خلفتمونی فی کتاب الله واهل بیتی ثم قال ایها الناس
من اولی الناس بالمؤمنین من انفسهم قالوا الله ورسوله یقول ذلک ثلث مرات ثم قال فی الرابعة
واخذ بید علی اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه یقولها
ثلاث مرات ثم قال الا فلیبلغ الشاهد منکم الغائب (اخرجه ابن الشهاب الزهری واحمد فی
المسند وابن جریر وابو نعیم والنسائی فی الخصائص والضیاء المقدسی وابن ابی شیبة والسیوطی
فی جامع الصغیر باختلاف یسیر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ
الوداع سے بقصد مدینہ منورہ واپس ہوئے اور غدیر خم پر مقام کیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے یہ امر
روز ذی الحجہ کی تیرہویں تاریخ تھی حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو مجھ سے پوچھا جائیگا۔ اور تم سے بھی پوچھا جائیگا
آیا میں نے تم کو خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ تمام لوگوں نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پہونچا دیا ہے
اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے پہونچا دیا ہے اور نصیحت
کرنے کے حق کو ادا کر دیا ہے۔ پھر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ سوا خدا کے کوئی معبود
برحق نہیں ہے اور میں خدا کا رسول ہوں تمام حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک سوا
خدا کے کوئی معبود برحق نہیں ہے اور آپ خدا کے رسول ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا میں بھی تمہاری گواہی
پر گواہی دیتا ہوں۔ پھر فرمایا اے لوگو میں تم میں اپنے پیچھے دو چیزیں چھوڑتا ہوں اگر تم نے
ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت ہے خدائے
مہربان خبر دینے والے نے مجھے خبر دی ہے کہ جب تک وہ دونوں حوض پر وارد ہوں ہرگز ایک دوسرے
سے جدا نہیں ہونگے میرے حوض کی وسعت ایسی ہے جس طرح سے کہ میری نگاہ کرنے کا مقام اور صنعا
یمن۔ اسکے پیالے آسمان کے ستاروں کی گنتی کے موافق ہیں۔ بتحقیق خدا تم سے پوچھنے والا ہے کہ
تم نے میرے بعد خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے۔ پھر فرمایا اے لوگو مومنین کی
جان سے کون زیادہ انکے لیے اولی بالتصرف ہے تمام حاضرین نے عرض کیا خدا اور اسکا رسول۔ یہ بات
حضرتؐ نے تین دفعہ فرما کر چوتھی دفعہ حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا اے میرے پروردگار جسکا کہ
میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن
رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے تین مرتبہ کہکر ارشاد کیا کہ تم حاضرین کو چاہیے کہ غائبین تک اس خبر کو

پہونچا ئین +

(۳) عن عامر بن لیلی قال لما صدر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع ولم یحج غیرہا اقبل حتی کان بالجحفۃ نہی عن سمرات متقاربات بالبطحاء ان ینزل تحتہن احد حتی اذا اخذ القوم منازلہم ارسل الیہن فقم ما تحتہن حتے اذا ثوب بالصلوۃ صلوۃ الظہر عمد الیہن وذلک یوم غدیر خم ثم بعد فراغہ من الصلوۃ قال ایہا الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر انہ لن یعمر نبی الا نصف عمر النبی الذی کان قبلہ وانی لاظنہ بانی ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ہل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول قد بلغت وجہدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا قال تشہدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وعبدہ وان جنتہ حق وان نارہ حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشہد قال اللہم اشہد قال ایہا الناس الا تسمعون الا فان اللہ مولای وانا اولی بکم من انفسکم الا ومن کنت مولاہ فعلی مولاہ واخذ بید علی فرفعہا حتے نظرہ القوم ثم قال اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ اخرجہ الطبرانی والحافظ ابو الفتوح السعدی الشافعی) عامر بن لیلے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے اور اسکے بعد پھر آپنے حج نہین کیا یہانتک کہ جحفہ مین پہونچے لوگون کو کنکریلی زمین مین ببول کے درختون کے جہنڈ کے نیچے فروکش ہونے سے منع فرمایا جب لوگ اپنے اپنے مقام پر جا اترے حضور نے ان درختون کے نیچے جہاڑو دلائی اور نماز ظہر کے لیے اٹھے اور ان درختون کے نیچے تشریف لائے اور یہ غدیر خم کا دن مشہور ہوگیا ہے پھر آپنے نماز سے فارغ ہوکر فرمایا ای لوگو مجھے میرے پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ ہر ایک نبی اپنے پہلے نبی کی عمر سے نصف عمر پاتا چلا آیا ہے مین گمان کرتا ہون کہ مجھے بلایا جائیگا اور مین خدا کی دعوت کی اجابت کرونگا مین بھی پوچھا جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤگے کہ آیا مینے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے پس تم کیا جواب دوگے لوگون نے عرض کیا ہم کہین گے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور نہایت کوشش کی ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے پھر سرکار نے ارشاد کیا کہ کیا تم اسکی گواہی دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے رسول اور بندہ ہین اور جنت اور دوزخ حق ہے اور مرنے کے بعد پھر جینا حق ہے سب نے عرض کیا ہان ہم لوگ گواہی دیتے ہین۔ پھر حضرت نے فرمایا اے خدا گواہ رہیو پھر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم نہین سنتے کہ میرا مولا خدا ہے اور مین تم لوگون کے لیے تمہاری جان سے اولی ہون پس جسکا کہ مین مولا ہون علی اسکا مولا ہے اور علی کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا یہانتک کہ تمام قوم کے لوگون نے انکو اچھی طرح سے دیکھا۔ پھر دعا کی اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے

اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ؛

(۴) عن حذیفة بن اسید الغفاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب بعد غدیر خم تحت شجرة فقال ایها الناس انه قد نبانی اللطیف الخبیر انه لم یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیه من قبله وانی قد یوشک ان ادعی فانا اجیب وانی مسئول وانکم مسئولون فماذا انتم قائلون قالوا نشهد انک قد بلغت وجهدت ونصحت فجزاک الله خیرا فقال الیس تشهدون ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان جنته حق وناره حق وان الموت حق وان البعث بعد الموت حق وان الساعة اتیة لا ریب فیها وان الله یبعث من فی القبور قالوا بلی نشهد بذلک قال اللهم اشهد ثم قال ایها الناس ان الله مولای وانا مولی المؤمنین وانا اولی بهم من انفسهم فمن کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ثم قال یا ایها الناس انی فرطکم وانکم واردون علی الحوض حوض اعرض مما بین بصری الی صنعا فیه عدد النجوم قدحان من فضة وانی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیهما الثقل الاکبر کتاب الله عز وجل سبب طرفه بید الله وطرفه بایدیکم فاستمسکوا به لا تضلوا ولا تبدلوا وعترتی اهل بیتی وانه قد نبانی اللطیف الخبیر انهما لن ینقضیا حتی یردا علی الحوض واخرجه الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والطبرانی بسند صحیح (حذیفہ ابن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں ایک درخت کے نیچے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو مجھے پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ کسی نبی نے عمر نہیں پائی مگر اپنے پہلے نبی کی عمر سے بقدر نصف کر اب بتحقیق گمان کیا جاتا ہے کہ مجھے بلایا جائیگا اور میں خدا کی دعوت کو اجابت کرونگا مجھے پوچھا جائیگا اور تم سے بھی پوچھا جائیگا پس تم کیا کہو گے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور کوشش کی ہے اور نصیحت ادا کی ہے پس خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے پھر حضرت نے فرمایا کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ بتحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندہ اور رسول ہیں اور خدا کا بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور مرنا حق ہے اور مرکر جی اٹھنا حق ہے اور بے شک قیامت آنیوالی ہے اور اسمیں کوئی شبہ نہیں ہو اور بے شک خدا قبر کے لوگوں کو زندہ کرنیوالا ہے، حاضرین نے کہا ہاں ہم ان امور کی گواہی دیتے ہیں سرکار نے فرمایا اے میرے پروردگار گواہ رہیو پھر ارشاد کیا اے لوگو اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنوں کا مولا ہوں اور انکے لیے ان کی جان سے اولے بالتصرف ہوں پس جسکا کہ میں مولا ہوں علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے

حوائے دشمن رکھے پھر ارشاد کیا اے لوگو میں تمہارے آگے جانیوالا ہوں اور تم میرے حوض پر وارد ہونے والے
ہو وہ حوض اس سے زیادہ عریض ہے جو بصریٰ لگاہ کے مقام سے صنعا میں تک ہو ستاروں کی تعداد کے
موافق اسپر پیالے چاندی کے رکھے ہوئے ہیں جب تم میرے پاس آوگے تو میں تم سے دو بھاری چیزوں کی
نسبت پوچھنے والا ہوں دیکھو میرے بعد تم ان دونوں سے کیا سلوک کروگے پہلی بڑی چیز خدائے تعالیٰ
کی کتاب ہے جبل رسی کا ایک سرا تمہارے خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے تم اسکو
مضبوط پکڑو تو تم گمراہ نہیں ہوگے اور تم نہیں بہکوگے اور میرے قریبی اہل بیت ہیں مجھے خدائے مہربان
خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ وہ دونوں جب تک کہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہوں ایک دوسرے
سے علیحدہ نہیں ہونگے +

(۵) عن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا بغدیر خم ونودی فینا
الصلوٰۃ جامعۃ وکسح لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین شجرتین فصلی الظہر واخذ بید علی فقال الستم
تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا بلی فاخذ بید علی فقال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بن الخطاب بعد ذلک فقال ھنیئا لک یا ابن ابی طالب
اصبحت مولا کل مؤمن ومؤمنۃ رواہ اخرجہ احمد فی المناقب والبیہقی وابو یعلی الموصلی وابن ماجۃ
فی سننہ وابو نعیم والثعلبی والمخلص الذہبی وابو سعد وابن ابی شیبۃ والمتقی
فی کنز العمال وقال الحاکم ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ وزاد الطحاوی فی شرح مشکل
الآثار بعد قول عاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ واعن من اعانہ وانصر من نصرہ
واخذل من خذلہ — براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کے رکاب سعادت میں تھے پس ہم غدیر خم پر جا اترے ہم میں نماز جماعت کی منادی کرائی گئی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین پر جھاڑو دی گئی۔ پس حضرت نے ظہر کی نماز پڑھی اور علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد
کیا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں سب مومنوں کی جان سے اولیٰ ہوں سب نے عرض کیا بے شک آپ اولیٰ
ہیں پھر فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولی ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔ اے پروردگار دوست
رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے حضرت عمر بن الخطاب رضی
اللہ عنہ جناب علی علیہ السلام سے ملکر کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابی طالب کہ تو ہر ایک مومن اور
مومنہ کا مولیٰ بن گیا ہے۔ امام احمد نے مناقب میں اور بیہقی نے اور ابو یعلیٰ موصلی نے اور ابن ماجہ نے
سنن میں اور ابو نعیم اور ثعلبی نے اور مخلص الذہبی نے اور ابن ابی شیبہ نے اور متقی نے کنز العمال میں

حضور مین لے گئے وہ دونو صاحب ادی مرغ کے چوزہ کی طرح کانپ رہے تھے حضرت نے انکو دیکھکر فرمایا۔ انکی یہ کیا حالت ہی جس سے مجھے رنج پیدا ہورہا ہے پھر آپ جناب امیر کے گھر مین تشریف لے گئے جناب سیدہ علیہا السلام کو محراب مین دیکھا کہ ان کا پیٹ کمر سے لگا ہوا ہے اور انکی آنکھون میں ضعف سے حلقے پڑے ہوئے ہین حضرت کو یہ دیکھکر نہایت ملال ہوا اتنے مین جناب جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد یہ لیجیے خدا تعالی آپکو آپکے اہل بیت کی نسبت تہنیت دیتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی۔ (اور کہلاتے ہین کھانا اپنی محبت پر فقیرون اور یتیمون اور قیدیون کو۔

{۷} من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً (سورۂ نسا) ترجمہ جو لوگ کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہین پس وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جنپر کہ اللہ تعالے نے انعام کیا ہے وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت ہین اور انکی رفاقت اچھی ہے۔

عن ابن عباس فی قولہ تعالی من یطع اللہ والرسول الخ قال علی یا رسول ھل نقدر ان نزورک فی الجنۃ کما نزورک فقال رسول اللہ ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امتہ فنزلت ھذہ الآیۃ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم الخ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ قد انزل بیان ما سالت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت الصدیق الاکبر۔ (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ اس آیت من یطع اللہ والرسول کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہو سکتا ہی کہ ہم جنت مین بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہون جس طرح سے کہ دنیا مین مشرف ہونے مین۔ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر ایک نبی کے لیے اسکا ایک رفیق ہوتا ہے جو اس نبی کی امت مین سب سے پہلے اس پر ایمان لاتا ہے۔ پس یہ آیت شریف نازل ہوئی کہ وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جن پر کہ خدا تعالے نے انعام کیا ہے۔ پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلوا کر فرمایا۔ اللہ سبحانہ و تعالے نے یا علی تیرے سوال کا جواب نازل کیا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے۔

اسحدیث کو روایت کیا ہے اور حاکم کہتا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اگرچہ مسلم اور بخاری نے اسکو روایت نہین کیا ہے اور شرح مشکلات الآثار مین طحاوی نے عاد من عاد اہ کے بعد یہ الفاظ اور روایت کیے ہیں کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ اے پروردگار محبوب رکھ اسے جو اسے محبوب رکھے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے اور اعانت کر اسکی جو اسکی اعانت کرے اور مدد دے اسے جو اسے مدد دے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے ✦

(۶) عن حمزة الاسلمی قال لما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجة الوداع امر بشجرات فقمن بوادی خم وهجر فخطب الناس فقال اما بعد ایها الناس فانی مقبوض او شک ان ادعی فاجیب فما انتم قائلون قالوا نشهد انک قد بلغت ونصحت وادیت قال انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا کتاب اللہ واهل بیتی الا وانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما (اخرجه ابن عقدة فی الموالاة والسمهودی فی جواهر العقدین) حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجة الوداع سے واپس ہوئے وادی خم مین درختون کے نیچے جھاڑو دینے کا حکم دیا جب آدھا دن ڈھل گیا تو حضرت نے لوگون کو خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا اما بعد اے لوگو مین جانب حق تسلیم کرنے والا ہون گمان کیا جاتا ہے کہ مین بلایا جاؤن گا پس مین اجابت کرونگا۔ پس تم کیا کہوگے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ بے شک آپنے رسالت کو پہونچا دیا ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے اور خدا کے فرض کو پورا کیا ہے۔ پھر حضور نے فرمایا مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑتا ہون کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ خدا کی کتاب اور میرے قریبی اہل بیت ہین بے شک وہ دونو جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ اترین ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے دیکھو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کروگے ✦

(۷) عن جابر بن عبداللہ الانصاری قال کنا بالجحفة بغدیر خم وثمه ناس من جهینة ومزینة وغفار فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خباء او فسطاط فاشار بیده ثلثا فاخذ بید علی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه عثمان بن ابی شیبة فی سننه والنسائی) جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جحفہ مین غدیر خم کے مقام پر تھے اور وہان قبیلہ جہینہ اور مزینہ اور غفار کے بہت سے لوگ موجود تھے پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ یا سراپردہ سے باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور تین دفعہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر کے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے

(۸) عن ابی بریدۃ الاودی عن ابیہ قال دخل ابوہریرۃ المسجد فاجتمع الناس الیہ فقام الیہ شاب فقال انشدک باللہ اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال نعم (اخرجہ ابن المغازلی وابن الکثیر وابن جریر) ابو بریدۃ الاودی اپنے والد سے ناقل ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ مسجد میں داخل ہوئے ایک آدمی نے اٹھکر ان سے کہا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تہا کہ جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہی اے میرے پروردگار دوست رکہیو اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہیو اسے جو اسے دشمن رکہے ابوہریرہ نے جواب دیا کہ ہاں میں نے اس حدیث کو سنا ہے ۔

(۹) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وابغض من ابغضہ (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکہ اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہ اسے جو اسے دشمن رکہے اور چہوڑدے اسے جو اسے چہوڑ دے اور بغض رکہ اس سے جو اس سے بغض رکہے ۔

(۱۰) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۱) عن عبد اللہ بن یامیل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ) عبد اللہ بن یامیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ النسائی والطبرانی فی الکبیر) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تہے جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۳) عن مالک بن الحویرث قال رقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وعبد اللہ بن احمد بن حنبل فی المسند) مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند ہو کر فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۴) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ الطبرانی

فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تہے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۵) عن عمرو بن مرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واعن من اعانہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکہے، اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکہے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور اعانت دی اسے جو اسے اعانت دے۔

(۱۶) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابو زید عثمان ابن ابی شیبہ فی سننہ وابن ابی عاصم وسعید بن منصور عن سعد ابن ابی وقاص) عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اس کا مولا ہے۔

(۱۷) عن عمر بن الخطاب قال نصب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شہیدی علیہم قال عمر وکان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح فقال لی یا عمر لقد عقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقدا لا یحلہ الا منافق فاحذر ان تحلہ قال عمر فقلت یا رسول اللہ انک حیث قلت فی علی کان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح قال کذا وکذا قال نعم یا عمر انہ لیس من ولد آدم لکنہ جبریل اراد ان یؤکد علیکم ما قلتہ فی علی (اخرجہ علی بن شہاب الدین الہمدانی فی کتاب مودۃ القربی) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کو کہڑا کرکے ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ اے میرے پروردگار دوست رکہہ اسے جو اسے دوست رکہے، اور دشمن رکہہ اسے جو اسے دشمن رکہے اور چہوڑ دے اسے جو اسے چہوڑ دے اور نصرت دے اسے جو اسے نصرت دے اے میرے پروردگار تو میرا اس پر گواہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے پہلو مین ایک نوجوان خوبصورت سوندہی خوشبو والا کہڑا تہا مجہ سے کہنے لگا اے عمر البتہ سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی گرہ لگائی ہے کہ منافق کے سوا کوئی اسکو نہین کہولیگا پس تو اسکے کہولنے سے ڈر۔ تا رہ عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پہر مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جبکہ حضور نے علی علیہ السلام کے حق مین ارشاد کیا تہا میرے پہلو مین ایک نوجوان خوبصورت سوندہی

بود الاسود خود تھا۔ اس نے مجھ سے ایسے ایسے کہا حضرت نے فرمایا اے عمر وہ شخص آدم کی اولاد میں سے نہیں تھا وہ جبریل علیہ السلام تھے اور میرے کہنے کی تمکو تاکید کرنے کے لیے آئے تھے جو کچھ میں نے تم سے علی کی نسبت کہا تھا۔

(۱۸) عن سعد بن ابی وقاص قال فقال ابوبکر و عمر امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مؤمن و مؤمنة (اخرجہ الدارقطنی) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اے ابن ابی طالب تم ہر مومن مرد اور عورت کا مولی بنگیا ہے۔

(۱۹) عن البراء بن عازب قال عمر بن الخطاب هنیئاً لك یا ابن ابی طالب اصبحت مولا کل مؤمن و مؤمنة (اخرجہ احمد فی المناقب) و ابن ماجة فی سننه و ابونعیم و البیہقی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابیطالب کہ تو ہر مومن اور مومنہ کا مولا بنگیا ہے

(۲۰) عن خیثمة بن عبد الرحمن قال سمعت سعد بن مالك وقال له رجل ان علیا یقع فیك انك تخلفت عنه فقال سعد والله انه لرای رأیته واخطا رائی ان علیا اعطی ثلثا لان اکون اعطیت احدهن احب الی من الدنیا وما فیها لقد قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر خم بعد حمد الله والثناء علیه هل تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قلنا بلی قال اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وجیء به یوم خیبر و هو ارمد ما یبصر فقال یا رسول الله انی ارمد فتفل فی عینیه ودعا له فلم یرمد حتی قتل وفتح علیه خیبر واخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم عمه العباس وغیره من المسجد فقال له العباس تخرجنا ونحن عصبتك وعمومتك وتسکن علیا فقال ما انا اخرجکم واسکنه ولکن الله اخرجکم واسکنه (اخرجه الحاکم فی المستدرك) خیثمہ بن عبد الرحمن کہتا ہے کہ میں نے سنا کہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کہنے لگا کہ جناب امیر علیہ السلام تمہاری شکایت کرتے ہیں کیونکہ تم نے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے سعد کہنے لگے وہ بھی ایک رای تھی جو میں نے سوچی تھی لیکن میری وہ رائے خطا پر تھی۔ علی کو تین ایسی باتیں عطا ہوئی ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی دی گئی ہوتی تو میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر تھی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز خدا کی صفت و ثنا کے بعد ارشاد کیا کیا تم جانتے ہو کہ میں سب مومنوں کی جان سے اولی ہوں ہم نے عرض کیا بے شک آپ اولی ہیں حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور دوسری یہ کہ خیبر کے روز وہ آشوب چشم میں مبتلا ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیے گئے انکو آشوب چشم تھا جس کی وجہ سے وہ نہیں

دیکھ سکتے تھے پس وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میں آشوب چشم رکھتا ہوں حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں میں لگایا
اور انکے لیے دعا کی وہ اچھے ہو گئے اور انکا آشوب چشم جاتا رہا یہانتک کہ لڑائی ہو گئی اور خیبر انکے ہاتھ سے فتح
ہو گیا تیسری بات یہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس کو مع دیگر تمام اصحاب کے مسجد
سے نکالدیا پس عباس عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ ہمیں مسجد سے نکالتے ہیں باوجودیکہ ہم آپکے ساتھ
رشتہ میں نسبت پدری رکھتے ہیں اور آپکے چچا ہیں اور آپنے علی کو مسجد میں رہنے کا حکم دیا ہے حضرت نے
ارشاد کیا نہ مینے تمکو نکالا ہے۔ اور نہ اسکو رکھا ہے بلکہ خدا نے تمکو نکالا ہے اور اسکو رکھا ہے ❖

(۲۱) عن سعد بن ابی وقاص قال قدم معاویة فی بعض حجاته فدخل علیه سعد فذکروا علیا فنال
منه فغضب سعد وقال تقول هذا الرجل سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه
فعلی مولاه وسمعته یقول انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وسمعته یقول
لاعطین الرایة الیوم رجلا یحب الله ورسوله (اخرجه النسائی فی الخصائص وابن ماجة فی سننه
وابن کثیر فی تاریخه) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب معاویہ حج کرنے کو آیا سعد
اسکے پاس گیا لوگ جناب امیر علیہ السلام کا ذکر کرنے لگے سعد رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا تو نہایت
خفا ہو کر کہنے لگے اے معاویہ تو ایسے شخص کے حق میں یہ باتیں کہتا ہے جسکی شان میں مینے جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولی ہے۔ و نیز
مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں
و نیز مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آج ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول کو دوست
رکھتا ہے ❖

(۲۲) عن ابن مسعود قال کنا نقرا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالته (اخرجه ابو نعیم فی حلیة الاولیاء
والعینی فی شرح البخاری والرازی فی تفسیر الکبیر والواحدی فی تفسیره والسیوطی فی الدر المنثور و
النظام الاعرج فی غرائب القرآن وصاحب سیرة الحلبیة وابن مردویه) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہیں کہ ہم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخ مہد میں اس آیت کریمہ کو اس طرح
پڑھتے تھے کہ اے رسول پہونچا دے اس بات کو جو کہ تیری طرف تیرے رب سے اتاری گئی ہے کہ علی مومنوں
کا مولا ہے اور اگر تو نے ایسا نکیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہیں پہونچایا

(۲۳) عن ابی سعید الخدری قال نزلت هذه الآیة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی

علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم بغدیر خم فی فضل علی بن ابی طالب ۔ اخرجہ بن ابی حاتم وابن مردویہ وابن عساکر وابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی وابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمے باسباب النزول وقال الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی ھکذا ذکرہ الشیخ محی الدین النووی وقال ابو بکر النقاش انھا نزلت فی بیان الولایۃ لعلی وقال الامام فخر الدین الرازی وھو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی بن الحسین ابن علی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کہ اے رسول پہونچا دے اس بات کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوئی ہے غدیر خم کے روز جناب علی بن ابی طالب کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے ۔ اس حدیث کو ابو حاتم اور ابو بکر بن مردویہ اور ابن عساکر اور حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی میں اور ابو الحسن واحدی نے اسباب النزول میں روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ امام نووی شارح صحیح مسلم نے بھی اسیطرح پر ذکر کیا ہے اور ابو بکر نقاش کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر کی ولایت کی نسبت نازل ہوئی ہے اور امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ غدیر خم کے روز اس آیت کے شرف نزول کی نسبت عبد اللہ بن عباس اور براء بن عازب اور جناب محمد بن علی بن الحسین بن علی کا قول ہے ۔

(۲۴) عن بن عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک قال نزلت فی علی امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یبلغ فیہ فاخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ ۔ اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت یعنے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی تبلیغ کا حکم ہوا پس حضرت نے جناب امیر کا ہاتھ پکڑکر ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ۔

(۲۵) عن البراء بن عازب قال فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ ۔ اخرجہ ابو نعیم والثعلبی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ اے رسول پہونچا دے جو کچھ کہ نازل ہوا ہے تیری طرف تیرے رب سے یعنے کہ جناب علی کے فضائل کو پہونچا دے غدیر خم کے روز نازل ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے ۔ پس

جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر علیہ السلام سے کہنے لگے آفرین ہو تجھے اے ابن ابو طالب کہ تو میرا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن عورت کا آقا بن گیا ہے۔

(۲۶) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم و امر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم ذلک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعھا حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتی نزلت ھذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضا الرب برسالتی و بالولایۃ لعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والسیوطی فی الدر المنثور و ابوبکر بن مردویہ والدیلمی والحموینی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں لوگوں کو بلایا اور حکم دیا کہ درختوں کے نیچے جھاڑو دیا گیا اور کانٹے ہٹوا دیے گئے یہ پنجشنبہ کا دن تھا پھر علی کو بلایا اور انکا بازو پکڑ کر اٹھایا یہانتک کہ لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے پھر ابھی لوگ متفرق نہیں ہونے پائے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا ہے۔ پس حضرت نے فرمایا اللہ اکبر دین کے کامل ہونے اور نعمت کے پورا ہونے پر اور میری رسالت اور علی کی ولایت سے خدا کے خوشنود ہونے پر +

(۲۷) عن ابی ھریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ کتب لہ صیام ستین شھرا وھو یوم غدیر خم لما اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید علی بن ابی طالب فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ فانزل اللہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی (اخرجہ فقیہ بن المغازلی فی المناقب و ابراھیم النطنزی فی کتاب الخصائص و شہاب الدین احمد فی توضیح الدلائل عن مجاھد قال نزلت ھذہ الآیۃ بغدیر خم و اخرجہ الصالحانی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کہ اٹھارھویں ذی الحجہ کو روزہ رکھے گا اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جاویگا وہ غدیر خم کا دن ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا میں مومنوں کے لیے انکی جان سے اولی نہیں ہوں حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپ اولی ہیں ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں

پس علی اسکا مولیٰ ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے آفرین آفرین اے ابن ابی طالب تو میرا اور ہر ایک مومن اور مومنہ کا آقا مقرر ہو گیا ہے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا ہے ۔

(۲۸) نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ ان سفیان بن عیینۃ سئل عن قولہ تعالیٰ سال سائل بعذاب واقع فیمن نزلت فقال للسائل لقد سالتنی عن مسئلۃ ما سالنی احد عنہا قبلک حدثنی ابو جعفر محمد عن آبائہ علیہم السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک فطار فی البلاد فبلغ ذلک الحارث بن نعمان الفہری فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقۃ لہ فاناخ راحلتہ ونزل عنہا وقال یا محمد امرتنا عن اللہ عزوجل ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہ منک وامرتنا بالزکوۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ منک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک تفضلہ علینا فقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیٔ منک ام من اللہ عزوجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ الا ہو ان ہذا من عند اللہ فولی الحارث یرید راحلتہ وہو یقول اللہم ان کان ما یقول محمد حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل راحلتہ حتی رماہ اللہ عزوجل بحجر سقط علی ہامتہ فخرج من دبرہ فقتلہ فانزل اللہ عزوجل سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج واخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ ومحمد بن یوسف الزرندی فی معارج الوصول وملک العلماء شہاب الدین الدولت آبادی والسید السمہودی فی جواہر العقدین وجمال الدین المحدث صاحب روضۃ الاحباب فی اربعینہ وعبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر ومحمود بن محمد القادری فی صراط السوی والحلبی فی انسان العیون واحمد بن الفضل بن محمد باکثیر فی وسیلۃ الآمال ومحمد بن اسمعیل الامیر فی روضۃ الندیہ والحافظ محمد ابن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب) امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ آیۃ سال سائل بعذاب واقع کس کے حق میں نازل ہوئی ہے سفیان بن عیینہ سائل سے کہنے لگے تو مجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھتا ہے کہ تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا مجھ سے جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام روایۃً اپنے آبائے کرام سے بیان فرماتے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے مقام پر پہنچے اور لوگوں کو جمع کر کے سب کے سامنے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر

ارشاد فرمایا جس کا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے اور یہ بات سب لوگوں میں پھیل گئی اور تمام جگہ مشہور ہو گئی
یہ خبر حارث بن نعمان الفہری کو معلوم ہوئی۔ وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور میں حاضر ہوا اور اپنے ناقہ کو بٹھا کر اور اس سے اتر کر اور خدمت میں پہونچکر کہنے لگا یا رسول اللہ آپ
نے ہمکو حکم دیا کہ ہم اس بات کی گواہی دیں کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول
ہیں ہمنے آپ کا یہ حکم مان لیا پھر آپنے ہمکو پانچ وقت کی نماز کا حکم دیا وہ بھی ہمنے آپکا حکم قبول
کیا پھر آپنے ہمکو زکوۃ دینے کے لیے ارشاد کیا وہ بھی ہم آپ کا حکم بجا لائے پھر آپنے ہمکو روزہ رکھنے
کے واسطے کہا وہ بھی آپ کا فرمان ہمنے قبول کیا۔ پھر آپنے ہمکو حج کرنے کا ارشاد کیا ہم اسکو بھی
مان گئے اسپر بھی آپ راضی نہوئے اور آپنے ابن عم کا بازو پکڑ کر اٹھایا اور انکو ہمپر فضیلت عطا کی اور
فرمایا جس کا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے یہ بات حضور اپنی طرف سے فرماتے ہیں یا خدا کی طرف سے
حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے یہ بات خدا کی طرف سے ہے
پس حارث یہ کہتا ہوا اپنے ناقہ کی طرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر جو کچھ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے
ہیں سچ ہے تو (معاذ اللہ) ہمپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمیں دردناک پہونچا۔ جب وہ اپنے ناقہ کی طرف
لوٹا ابھی اس تک پہونچا بھی نہتا کہ خدا تعالے نے اسپر ایک پتھر پھینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ
سے نکل گیا پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کافروں کے
لیے ہونیوالا ہے۔ عذاب اسکی طرف سے ہے جو صاحب ہے سیڑھیوں کا +

(۲۹) عن ابی سعید الخدری قال لما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
یوم غدیر خم قال حسان بن ثابت اتاذن یا رسول اللہ ان اقول ابیاتا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قل علی برکۃ اللہ فقال حسان یا معشر القریش اسمعوا شہادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ؎ ینادیہم یوم الغدیر نبیہم + بخم واسمع بالرسول منادیا + وقال فمن مولا
کم و ولیکم + فقالوا ولم یبدوا ہناک التعامیا + الہک مولانا وانت ولینا + ولن تجدن فی
ذلک الیوم عاصیا + فقال لہ قم یا علی فاننی + رضیتک من بعدی اماما وہادیا + فمن
کنت مولاہ فہذا ولیہ + فکونوا لہ انصار صدق موالیا + ہناک دعا اللہم وال ولیہ +
وکن للذی عادی علیا معادیا + فخص بہا دون البریۃ کلہا + علیا وسماہ الوزیر المواخیا +
اخرجہا ابو بکر بن مردویہ وابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی واخطب خوارزم فی المناقب و
سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ والسیوطی فی کتابہ المسمی بازہار فیما عقدہ الشعراء

من الاشعار و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب والحموینی فی فرائد السمطین والنطنزی فی خصائص العلویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر ارشاد کیا کہ جسکا میں مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے چند اشعار پڑھنے کی اجازت ہو آپ نے فرمایا خدا کی برکت سے بیان کر حسان کہنے لگے اے قریش کے لوگو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی گواہی کو سنو اور یہ اشعار بیان لیے سے غدیر خم کے روز انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام پر پکارا۔ اور جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ منادی کی۔ فرمایا تمہارا کون مولا و ولی ہے۔ ان لوگون نے جو اس مقام مین سرکشی نہین کرتے تھے عرض کیا۔ تیرا خدا ہمارا مولا ہے اور تو ہمارا ولی ہے۔ اور آج کے روز سے تو ہمین نافرمان نہین پائیگا۔ پس حضرت نے فرمایا اے علی اٹھ کھڑا ہو بے شبہ مینے تجھے اپنے بعد امام اور ہادی پسند کیا ہے۔ پس جسکا کہ مین مولا ہون اسکا یہ ولی ہے تم لوگ اسکے سچے مددگار رہنا۔ وہین آپنے دعا کی کہ بار الہا علی کے دوست کو دوست رکھیو۔ اور علی کے دشمن کو دشمن رکھیو۔ پس تمام خلقت کے سوا علی کو اس خصوصیت کے ساتھ مخصوص کیا اور انکا نام وزیر اور بھائی رکھا ✽

(۳۰) عن ابن عباس قال لما امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یقوم بعلی فیقول لہ ما قال فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا رب ان قومی حدیثوا عہد بجاھلیۃ ثم مضی بحجہ فلما اقبل راجعا و نزل بغدیر خم انزل اللہ علیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس فاخذ بعضد علی ثم خرج الی الناس فقال یا ایھا الناس الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ قال ابن عباس فوجبت واللہ فی رقاب القوم وقال حسان بن ثابت ینادیھم یوم الغدیر نبیھم الخ اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو باری تعالی عزاسمہ کا حکم ہوا۔ کہ علی کو اٹھا کر لوگون کے سامنے کردین اور جو کچھ کہنا ہے کہدین حضرت نے جناب درگاہ الٰہی مین عرض کی اے میرے پروردگار میری قوم ابھی جاہلیت سے نئے عہد اسلام والی ہے شاید اس امر کو نہ مانین پھر آپ حج کو تشریف لے گیے۔ جب آپ وہان سے واپس ہوکر غدیر خم پر پہونچے خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے رسول پہونچا دے اس امر کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوا ہے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہ پہونچایا اور اللہ تعالی لوگون سے

{۸} والذی جاء بالصدق وصدق به اولئك هم المتقون (سورۂ زمر) **ترجمہ** اور وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے اور وہ جس نے کہ تصدیق کی اسکی وہی لوگ پرہیزگار ہیں +

(۱) **عن** مجاهد فی قوله تعالیٰ الذی جاء بالصدق رسول الله صلی الله علیه وسلم وصدق به قال علی (اخرجه ابن عساکر - والحافظ ابونعیم فی الحلیة والفقیه ابن المغازلی فی المناقب) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے - وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - اور جس نے کہ تصدیق کی اسکی - وہ جناب امیرؑ ہیں +

(۲) **عن** ابی هریرة والذی جاء بالصدق قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وصدق به قال علی ابن ابی طالب (اخرجه ابن مردویه والسیوطی فی الدر المنثور) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ والذی جاء بالصدق سے جناب رسالت مآب وصدق بہ سے جناب علی علیہ السلام مراد ہیں +

{۹} یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین (سورۂ التوبہ) **ترجمہ** اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ +

(۱) **عن** ابن عباس قال مع علی لانه سید الصادقین (اخرجه الثعلبی فی تفسیره والحافظ ابونعیم فی حلیة الاولیاء وسبط ابن الجوزی والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں کہ ہو جاؤ ساتھ صادقوں کے، کہتے ہیں کہ ساتھ علی کے کیونکہ وہ صادقوں کے سردار ہیں -

(۲) **عن** ابی جعفر فی قوله تعالیٰ یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین - قال مع علی (اخرجه ابن عساکر - وابوبکر بن مردویه) جناب ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت (کہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ) کی تفسیر میں روایت ہے کہ علی کے ساتھ ہو جاؤ -

{۱۰} والذین امنوا بالله ورسوله اولئك هم الصدیقون والشهداء عند ربهم لهم اجرهم ونورهم (سورہ الحدید) **ترجمہ** اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ یہی وہی لوگ صدیق اور شہید ہیں انکے لیے انکے رب کے پاس انکا اجر اور انکا نور ہے -

عن ابن عباس قال انها نزلت فی علی (اخرجه احمد فی المسند والثعلبی فی تفسیره وابن المغازلی فی المناقب) **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیرؑ کے شان میں نازل ہوئی ہے

{۱۱} من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر (سورہ احزاب) **ترجمہ** اور بعض مومنوں سے وہ مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا جو عہد کہ خدا سے انہوں نے باندھا تھا - پس ایک ان میں سے وہ ہے کہ پورا کر چکا کام اپنا اور ایک ان میں سے وہ ہے کہ انتظار کرتا ہے -

تیری نگہبانی کریگا۔ پس حضرت علی کا بازو پکڑکر خیمہ سے باہر برآمد ہوئے اور فرمانے لگے اے لوگو کیا میں تمہارے لیے تمہاری جان سے اولی نہیں ہوں حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیشک اولی ہیں پس آپ نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑدیجیو اسے جو اسے چھوڑدے اور مدد کیجیو اسے جو اسے مدد کرے اور محبت کیجیو اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض رکھیو اس سے جو اس سے بغض رکھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے واللہ یہہ بات تمام قوم کی گردن پر واجب ہوگئی۔ اور حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے فی البدیہہ اشعار پڑہے سے انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام پر پکار کر ارشاد کیا۔

(۳۱) عن بکر بن احمد القصری قال حدثتنا فاطمة بنت علی بن موسی الرضا قالت حدثتنی فاطمة وزینب وام کلثوم بنات موسی بن جعفر الکاظم قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق قالت حدثتنی فاطمة بنت محمد بن علی الباقر قالت حدثتنی فاطمة بنت علی بن الحسین زین العابدین قالت حدثتنی فاطمة وسکینة ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن فاطمة بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ الحافظ ابوموسی المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ہذا الحدیث مسلسل من وجہ وہو ان کل واحدة من الفواطم تروی عن عمة لہا فہو روایة خمس بنات اخ کل واحدة منہن عن عمتہا واخرجہ محمد الجزری صاحب الحصن الحصین فی اسنی المطالب عن عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی) بکر بن احمد القصری ناقل ہیں کہ مجسے فاطمہ بنت علی بن موسی علیہ السلام بیان کرتی ہیں کہ مجہسے میری پہوپیاں فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسی الکاظم بن جعفر علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے بیان کیا کہ ان سے انکی پہوپی فاطمہ بنت جعفر الصادق ابن محمد علیہ السلام ذکر کرتی تہیں کہ ان سے انکی پہوپی فاطمہ بنت محمد باقر ابن علی کہتی تہیں کہ مجہسے میری پہوپی فاطمہ بنت علی زین العابدین بن الحسین علیہ السلام فرماتی تہیں کہ مجہ کو میری پہوپیاں فاطمہ اور سکینہ جناب حسین بن علی علیہ السلام کی صاحبزادیاں ارشاد کرتی تہیں کہ انسے انکی پہوپی ام کلثوم بنت جناب فاطمہ بنت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میری والدہ ماجدہ جناب سیدة النساء فاطمة الزہرا علیہا السلام نے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا کیا تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بہول گئے ہو کہ جس کا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے (حافظ

ادریسی المدنی نے اس حدیث کو اپنی کتاب المسلسل بالاسماء میں روایت کیا ہے اور وہ کہتا ہے ایک وجہ سے یہ حدیث بھی مسلسل ہے کیونکہ ہر ایک فاطمہ نام رکھنے والی مخدومہ نے اس حدیث کو اپنی پھوپی سے روایت کیا ہے اور یہ پانچ بہنیجیوں کی روایت ہے کہ ہر ایک اپنی پھوپی سے روایت کرتی ہے اور محمد جزری صاحب حصن حصین شریف نے اس حدیث کو اسنی المطالب میں اور عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی نے بھی روایت کیا ہے

(۳۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ یوم غدیر خم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فزاد الناس بعد اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ ابن راھویہ والمتقی فی کنز العمال وعبد اللہ ابن احمد فی المسند وابن المغازلی فی المناقب والمحاملی فی امالیہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑ کر غدیر خم کے روز ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے پھر لوگوں نے یہ بڑھا دیا کہ اے ہمارے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ٭

(۳۳) عن رفاعۃ بن ایاس الضبی عن ابیہ عن جدہ قال کنت مع علی فی الجمل فبعث الی طلحۃ ان القنی فلقیہ فقال انشدک اللہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال نعم قال فلم تقاتلنی فانصرف طلحۃ عن قتالہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ والمتقی فی کنز العمال والحاکم فی المستدرک) رفاعہ بن ایاس الضبی اپنے والد سے اور وہ اسکے دادا سے ناقل ہے کہ میں جمل کے روز جناب امیر علیہ السلام کی معیت میں تھا جناب امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ مجھ سے ملاقات کریں طلحہ انکے پاس حاضر ہوئے جناب امیر نے فرمایا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تمنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولی ہے اور میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے جناب امیر نے فرمایا پس تم کیوں میرے ساتھ جنگ کرتے ہو طلحہ رضی عنہ جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنے سے لوٹ پڑے ٭

(۳۴) عن جریر بن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکن اللہ ورسولہ مولاہ فان ھذا مولاہ یعنی علیا اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اللھم من احبہ من الناس فکن لہ حبیبا ومن ابغضہ من الناس فکن لہ مبغضا اللھم انی لا اجد احدا استودعہ فی الارض بعد العبدین الصالحین غیرک فاقض فیہ بالحسنی (اخرجہ الطبرانی) قال بشر قلت من ھذین العبدین الصالحین قال لا ادری، جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا

جسکے لیے اللہ اور اسکا رسول مولا ہے پس تحقیق اسکے لیے یہ یعنے علی مولا ہے پس جو لوگون مین سے جو اسکو دوست رکھے پس تو اسکا دوست بنجا۔ اور جو شخص کہ لوگون مین سے اسکا دشمن ہے تو اسکا دشمن بنجا اے میرے پروردگار مین زمین مین بعد دو نیک بندون کے تیرے سوا کسی کو نہین پایا کہ مین اسے اسکو سپرد کرون پس تو ان مین نیکی کے ساتھ احکام جاری فرما۔

(۳۵) عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واعن من اعانہ (اخرجہ الطبرانی وابن قانع) حبشی ابن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ مین مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسکی نصرت کرے اور مدد کر اسے جو اسکی مدد کرے۔

(۳۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد جاءہ اعرابیان یختصمان فقال لعلی اقض بینہما یا ابا الحسن فقضی علی بینہما فقال احدہما ہذا یقضی بیننا فوثب علیہ عمر واخذ بتلبیبہ وقال ویحک اما تدری من ہذا ہذا مولای ومولی کل مؤمن من لم یکن مولاہ فلیس بمؤمن (اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ والخوارزمی فی المناقب والدارقطنی ومحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرۃ) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو اعرابی جھگڑتے ہوئے آئے حضرت عمر نے جناب علی علیہ السلام سے عرض کیا یا ابا الحسن آپ انکا فیصلہ کر دین جناب علی نے انکا فیصلہ کیا ایک شخص ان دونون مین سے کہنے لگا یہ کیا ہمارا فیصلہ کرینگے عمر رضی اللہ عنہ نے کود کر اسکا گریبان پکڑ لیا اور کہنے لگے افسوس ہو تجھ پر تو نہین جانتا یہ کون ہے یہ میرا اور ہر ایک مومن کا مولی ہے جس کا کہ یہ مولا نہین وہ مومن نہین۔

(۳۷) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد نازعہ رجل فی مسئلۃ فقال بینی وبینک ہذا الجالس واشار الی علی فقال الرجل ہذا الابطن فنہض عمر واخذ بتلبیبہ حتی شالہ من الارض ثم قال اتدری من صغرت ہذا مولای ومولی کل مؤمن (اخرجہ ابن السمان ومحب الطبری) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کسی مسئلہ پر تنازع کرنے لگا آپنے فرمایا میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا شخص منصف ہے اور جناب علی علیہ السلام کیطرف اشارہ کیا وہ شخص کہنے لگا یہ شخص تو توند کے سوا اور کچھ بھی نہین ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھکر اسکا گریبان پکڑ لیا اور اسکو زمین پر دے مارا اور پھر کہنے لگے کیا تو جانتا ہے کہ تونے کس کی تحقیر کی ہے یہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا ہے۔

(۳۸) عن سالم قیل لعمر بن الخطاب انک تصنع بعلی شیئا ما تصنع باحد من اصحاب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ مولای (اخرجہ ابن السمان والخوارزمی والدارقطنی ومحب الطبری فی الریاض و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ وعبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر) سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ جو رعایت کہ جناب علی علیہ السلام کے ساتھ کرتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اصحاب کے ساتھ نہیں کرتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے وہ میرا مولے ہے ❊

(۳۹) عن سعید بن وہب وعبد خیر قالا سمعنا علیا یقول بالرحبۃ الکوفۃ انشد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام عدۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک (اخرجہ الحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر الدمشقی الشہیر بابن کثیر والنسائی فی الخصائص واحمد فی المسند) سعید بن وہب اور عبد خیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کو قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ میں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے وہ اٹھکر بیان کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۴۰) عن زاذان بن ابی عمر قال سمعت علیا فی الرحبۃ وہو ینشد الناس من شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم وہو یقول ما قال فقام ثلثۃ عشر رجلا فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ احمد فی المسند) زاذان بن ابی عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ غدیر خم کے روز جو شخص کہ آنحضرت کے حضور میں موجود تھا وہ شخص بیان کرے جو کچھ کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ پس تیرہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی ادا کی کہ ہمنے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ❊

(۴۱) عن زیاد بن ابی زیاد الاسلمی قال سمعت علیا ینشد الناس فقال انشد اللہ رجلا مسلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام اثنا عشر بدریا فشہدوا (اخرجہ احمد فی المسند) زیاد بن ابی زیاد اسلمی سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ میں ہر ایک مسلمان مرد سے جس نے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے پوچھتا ہوں۔ پس بارہ صحابی جو شریک بدر تھے

کھڑے ہوکر اسکی گواہی دینے لگے +

(۲) عن سعید بن وہب و زید بن یثیع قال نشد علی الناس فی الرحبة من سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم قام فقام من قبل سعید ستة ومن قبل زید ستة فشهدوا انهم سمعوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لعلی یوم غدیر خم الیس اللہ اولی بالمؤمنین قالوا بلی قال اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه (اخرجه احمد والنسائی والبزار والخلعی وابن جریر) سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہو کہ جناب امیر لوگون کو مسجد کے صحن مین قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم کے روز جو کچھ کہ فرماتے ہوئے کسی نے سنا ہو اسکو چاہیے کہ وہ کھڑا ہوکر بیان کرے پس سعید کیطرف سے چھ آدمی اور زید کیطرف سے چھ آدمی کھڑے ہوگئے اور گواہی دینے لگے کہ ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا خدا تعالی مومنون کے لیے اولی بالتصرف نہین ہے سب حاضرین نے عرض کیا بے شبہ خدا تعالے تمام مومنون کے لیے اولی بالتصرف ہو پس حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے ای میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھو اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے +

(۴۳) عن عمیر بن سعد انه سمع علیا وهو ینشد الناس فی الرحبة من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه فقام بضعة عشر فشهدوا (اخرجه النسائی) عمیر بن سعد سے روایت ہو کہ اس نے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن مین لوگون کو قسم دیتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو (کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے) وہ بیان کرے۔ دس اوپر کتنے آدمیون نے اسکی شہادت بیان کی ++

(۴۴) عن عمرو بن مرة قال شهدت علیا فی الرحبة ینشد اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایکم سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال فقام اناس فشهدوا انهم سمعوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واحب من احبه وابغض من ابغضه وانصر من نصره (اخرجه النسائی فی الخصائص) عمرو بن مرہ سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے پایا کہ تم مین سے غدیر خم کے روز جو کچھ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کسی نے سنا ہو تو بیان کرے چند لوگ کھڑے ہوکر گواہی دینے لگے کہ انہون نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھو

اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض رکھ اسکا جو اس کا بغض رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے +

(۵۴) عن عمیرۃ بن سعد قال شہدت علیا علی المنبر یناشد اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم الاقام فشہد فقام اثنا عشر رجلا منہم ابوہریرۃ وابوسعید وانس بن مالک فشہدوا انہم سمعوا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اخرجہ بن کثیر فی تاریخہ والطبرانی فی الاوسط والمتقی فی کنز العمال عمیرہ بن سعد سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے پایا کہ جس کسی نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنا ہو وہ اٹھکر اسکی گواہی بیان کرے پس بارہ صحابی جن میں ابوہریرہ اور ابوسعید خدری اور انس بن مالک بھی تھے اٹھکر بیان کرنے لگے کہ انہوں نے حضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے +

(۴۶) عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال شہدت علیا فی الرحبۃ یناشد الناس انشد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ لما قام فشہد قال عبدالرحمن فقام اثنا عشر بدریا کانی انظر الی احدہم علیہ سراویل فالوا نشہد انا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم الست اولی بالمومنین من انفسہم وازواجی امہاتہم قلنا بلی یا رسول اللہ قال فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اخرجہ احمد فی المناقب وابو یعلی فی المسند وابن کثیر فی تاریخہ وسعید بن منصور والخطیب والمتقی فی کنز العمال والدارقطنی وابن جریر فی تاریخہ) عبدالرحمن بن ابی لیلے کہتا ہے کہ مینے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے دیکھا کہ میں خدا کی قسم دیکر اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے کہ غدیر خم کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے سنا ہے ۔ چاہیے کہ وہ شخص اٹھکر بیان کرے عبدالرحمن کہتا ہے کہ بارہ بدری صحابی کھڑے ہوگئے مجھے آجتک ان میں سے ایک کا لباس نگاہ میں ہے کہ وہ سراویل پہنے ہوئے تھا پس وہ لوگ کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمنے حضرت کو غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا میں مومنوں کی جان سے اولی نہیں ہوں اور میری ازواج انکی مائیں نہیں ہیں حاضرین نے عرض کیا بے شبہ آپ اولی ہیں اور آپکی ازواج امہات مومنین ہیں حضرت نے فرمایا پس جس کا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے خدا دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور

دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ۔

(۷۴) عن ابی الطفیل ان علیاً قام فحمد الله ثم قال انشد بالله من شهد یوم غدیر خم الا قام ولا یقوم
رجل یقول نبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناه ووعاه قلبه فقام سبعة عشر رجلا منهم خزیمة بن
ثابت وسهل بن سعد وعدی بن حاتم وعقبة بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو لیلی والهیثم بن
التیهان وابو سعید الخدری وشریح الخزاعی وابو قدامة الانصاری ورجال من قریش فقال علی هاتوا
ما سمعتم فقالوا نشهد انا اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع حتی اذا کان الظهر
خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر بشجرات فشذبن والقی علیهن ثوبه ثم نادی بالصلوة فخرجنا
فصلینا ثم قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللهم
اشهد ثلاث مرات فقال انی اوشك ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا
ان دماءکم واموالکم حرام کحرمة یومکم هذا وحرمة شهرکم هذا اوصیکم بالنساء اوصیکم
بالجار اوصیکم بالممالیك اوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایها الناس انی تارك
فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل بیتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلك اللطیف
الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه فقال علی صدقتم وانا علی ذلك من الشاهدین
اخرجه ابن عقدة وابو حاتم محمد بن حبان البستی ومحب الدین الطبری فی ریاض النضره وابن عساکر
والسمهودی فی جواهر العقدین۔ ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خطبہ میں خدا
کی حمد کے بعد فرمایا میں خدا کی قسم دیکر اس شخص کو جو غدیر خم کے روز حاضر ہوا ہے کھڑا ہونے کے لیے کہتا ہوں
اور وہ شخص ہرگز نہ اٹھے جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا مجھے خبر دی گئی ہے بلکہ وہ شخص بیان کرے
کہ جسکے کانوں نے سنا ہو اور دل نے یاد رکھا ہو پس سترہ آدمی کھڑے ہو گئے ان میں خزیمہ بن ثابت
اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب الانصاری اور ابو لیلیٰ اور ابو الہیثم
اور ابو سعید خدری اور شریح اور ابو قدامہ الانصاری رضی اللہ عنہم نیز قریش کے اور آدمی بھی موجود تھے
جناب امیر نے فرمایا بیان کرو تم نے کیا سنا ہے وہ کہنے لگے ہم حجۃ الوداع سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہمرکاب سعادت میں مکہ سے واپس آ رہے تھے کہ ظہر کے وقت حضرت باہر تشریف لائے اور درختوں
کے کاٹ چھانٹ کرنیکا حکم دیا اور ان پر کپڑا ڈالدیا گیا پھر نماز کے لیے منادی کرائی گئی ہم سب لوگ
اپنے خیموں میں سے نماز کے لیے باہر نکلے حضرت نے کھڑے ہو کر خطبہ میں خدا کی حمد و ثنا کے بعد بیان
کیا اے لوگو تم کیا کہتے ہو حاضرین نے عرض کیا آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ اس بات کو تین دفعہ فرمایا

کہا اے خدا گواہ رہیو۔ پھر ارشاد کیا میرا گمان ہے کہ مین بلایا جاؤنگا اور مین جانے پر راضی ہو جاؤنگا مین بھی پوچھا جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤگے بے شبہ تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہو گیا ہے جیسےکہ یہ تمہارا آج کا دن اور یہ تمہارا مہینا حرمت والا ہے۔ مین تمکو عورتون کی نسبت اور ہمسایون کی نسبت اور غلامون کی نسبت عدل اور احسان کی وصیت کرتا ہون پھر ارشاد کیا اے لوگو مین تمہارے درمیان دو بھاری چیزین چھوڑتا ہون خدا کی کتاب اور میرے قریبی اہل بیت یہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جب تک کہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہون مجھکو خداے مہربان خبر دینے والے نے اسکی خبر دی ہے پھر جناب علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑکر فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے تمنے سچ بیان کیا ہے مین اسپر گواہ ہون ✤

(۴۸) عن ابی سلیمان عن زید بن ارقم قال استشهد علی الناس فقال انشد الله رجلا سمع النبی صلی الله علیہ وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام ستة عشر رجلا فشهدوا (اخرجہ احمد فی المسند والبغوی فی معجمہ والبزار والطبرانی والمخلص الذهبی) ابو سلیمان زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ناقل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے لوگون کو قسم دیکر گواہی طلب کی کہ جسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه کے ارشاد کو سنا ہو وہ اٹھکر بیان کرے پس سولہ آدمیون نے اسکی نسبت گواہی ادا کی ✤

(۴۹) عن ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبة ثم قال لهم انشد الله کل امرء مسلم سمع رسول الله صلی الله علیہ وسلم یوم غدیر خم ما سمع لما قام فقام ثلثون من الناس قال ابو نعیم فقام ناس کثیر فشهدوا حین اخذ بیده فقال اتعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قالوا نعم یا رسول الله قال من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فخرجت وکان فی نفسی شیء فلقیت زید بن ارقم فقلت له انی سمعت علیا یقول کذا وکذا فقال قد سمعناه من رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول ذلک قال ابو نعیم لفظ الذی روی عنه الحدیث کم بین القول وبین موته قال مائة یوم (اخرجہ ابن ابی حاتم والنسائی وابن حبان وابن عقدة) ابو الطفیل سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کوفہ کی مسجد کے صحن مین لوگون کو جمع کرکے کہنے لگے مین قسم دیتا ہون اس مسلمان مرد کو جسنے غدیر خم کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہو وہ کھڑا ہوکر بیان کرے پس تیس آدمی اٹھ کھڑے ہوئے ابو نعیم روایت کرتے ہین کہ بہت سے آدمیون نے کھڑے ہوکر گواہی ادا کی کہ جب آنحضرت نے علی کا ہاتھ پکڑکر کھڑے ہوئے تو فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ مین سب مومنون کی جان سے اولی ہون حاضرین نے کہا

ہان یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا جس کا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے اے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے
دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ابو الطفیل کہتا ہے کہ میں وہاں سے نکلا اور میرے دل میں اس
حدیث کی نسبت شک پیدا ہو گیا پس میں زید بن ارقم سے ملا اور میں نے ان سے کہا مینے جناب امیر سے یہ کچھ
سنا ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہنے لگے بتحقیق ہمنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے
ہوئے سنا ہے ابو نعیم کہتے ہیں کہ مینے فطر سے جس نے کہ یہ روایت کی ہے پوچھا کہ جناب امیر کی وفات میں
اور انکے اس قول میں کتنے دنوں کی مدت تھی وہ بیان کرنے لگا پورے سو دن کی مدت تھی ✦

(۵۰) عن رباح بن الحارث قال جاء رهط الى علي بالرحبة فقالوا السلام عليك يا مولانا فقال كيف اكون
مولاكم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير يقول من كنت مولاه فعلي مولاه
قال رباح فلما مضوا اتبعتهم فسالت من هؤلاء قالوا نفر من الانصار فيهم ابو ايوب الانصاري (اخرجه
احمد في المسند وابن السمان وابن المغازلي والمخلص الذهبي ومحب الطبري في الرياض النضرة في فضائل
العشرة والملا علي القاري في المرقاة شرح المشكوة والطبراني في مسند ابي ايوب في المعجم الكبير) رباح
ابن الحارث ناقل ہیں کہ کوفہ کے میدان میں ایک گروہ نے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔
السلام علیکم یا مولانا جناب امیرؑ نے فرمایا میں تمہارا مولا کس طرح سے ہو سکتا ہوں حالانکہ تم قوم عرب ہو
وہ کہنے لگے ہمنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہوں پس
اسکا علی مولا ہے رباح کہتا ہے جبکہ وہ لوگ وہاں سے پھر گئے تو میں انکے پیچھے ہو لیا اور پوچھا یہ کون لوگ
تھے لوگوں نے کہا یہ انصار کا گروہ ہے اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں ہیں ✦

(۵۱) عن رباح قال بينما علي جالس اذا جاء رجل فدخل عليه اثر السفر فقال السلام عليك يا مولاي
قال علي من هذا قالوا ابو ايوب الانصاري قال علي افرجوا له نفرجوا له فقال ابو ايوب سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلي مولاه (اخرجه احمد في المناقب والبغوي في
معجمه وابن ابي شيبة واسمعيل بن عمر المعروف بابن كثير في تاريخه ومحب الطبري في الرياض
النضرة والطبراني في مسند ابي ايوب في المعجم الكبير) رباح بن حارث کہتے ہیں کہ ایک روز جناب امیر بیٹھے
ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک شخص آیا جس پر سفر کے آثار نمایاں تھے اور آکر کہنے لگا السلام علیک یا
مولانا جناب امیرؑ نے فرمایا یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا یہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں جناب امیر
نے ارشاد کیا انکے لیے جگہ چھوڑ دو لوگ اس جگہ سے ہٹ گئے پس ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہنے
لگے مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس کا کہ میں مولا ہوں پس اس کا

علی مولا ہے ۔

(۵۲) عن عبداللہ بن اسعد بن زرارة عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ
فعلی مولاہ اخرجه ابن عقدة وابو سعید مسعود بن ناصر السجستانی فی کتاب الولایة عبداللہ بن اسعد
بن زرارہ اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ میں مولا ہوں پس
علی اسکا مولا ہے ۔

(۵۳) عن زر بن حبیش قال خرج علی من القصر فاستقبله رکبان متقلدی السیوف علیهم العمائم حدیثی
عهد بسفر فقالوا السلام علیك یا مولانا فقال علی بعد ما رد السلام علیهم من ههنا من اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اثنا عشر رجلا منهم خالد بن زید وابو ایوب الانصاری وخزیمة بن ثابت
ذو الشهادتین وثابت بن قیس بن شماس وعمار بن یاسر وابو الهیثم بن التیهان وهاشم بن عتبة
وسعد بن ابی وقاص وحبیب بن بدیل بن ورقاء فشهدوا انهم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال علی لانس بن مالك والبراء بن عازب ما منعکما ان
تقوما فتشهدا فقد سمعتما کما سمع القوم فقال اللهم ان کتماها معاندة فابلهما فاما البراء
فعمی فکان یسأل عن منزله فیقول کیف یرشد من ادرکته الدعوة واما انس فقد برصت قدماه
وقیل لما استشهد علی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اعتذر بالنسیان
فقال علی اللهم ان کان کاذبا فاضربه ببیاض او بوضح لا تواریه العمامة فبرص وجهه فسدل
بعد ذلك برقعا علی وجهه اخرجه جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ المحدث فی الاربعین)

زر بن حبیش ناقل ہیں کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام قصر سے برآمد ہوئے انکے سامنے عمامہ پوش تلواریں لگائے
ہوئے چند سوار آئے جنکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی سفر سے آئے ہیں انہوں نے جناب امیر سے کہا
السلام علیک یا مولانا جناب امیرؑ نے انکو جواب سلام دیکر فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام
میں سے کون شخص اس مقام پر موجود ہے بارہ آدمی جن میں خالد بن زید اور ابو ایوب انصاری اور خزیمہ بن ثابت
ذو الشہادتین اور ثابت بن قیس بن شماس اور عمار بن یاسر اور ابو الہیثم بن التیہان اور ہاشم بن عتبہ اور
سعد بن ابی وقاص اور حبیب بن بدیل بن ورقا رضی اللہ عنہم بھی تھے اٹھکر گواہی دینے لگے کہ ہم نے
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے جناب امیرؑ نے
انس بن مالک اور براء بن عازب سے کہا تمہیں اٹھکر گواہی دینے سے کس نے بند کیا ہے تم نے بھی سنا تھا
جو کچھ کہ ان لوگوں نے سنا تھا پس جناب امیرؑ نے دعا کی اے پروردگار اگر انہوں نے گواہی کو عناد کی وجہ سے

عن عکرمة قال سئل علی و ھو علی المنبر منبر الکوفة عن قوله تعالی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا
الله علیه فقال اللھم غفرا ھذه الآیة نزلت فی و فی عمی حمزة و فی ابن عمی عبیدة بن الحارث فانه قضی نحبه
یوم بدر واما عمی حمزة فانه قضی نحبه یوم احد واما انا فانتظر اشقاھا یخضب ھذه من ھذه واشار الی
لحیته و رأسه و قال عھد عھده الی ابو القاسم رسول الله صلی الله علیه وسلم (اخرجه ابن مردویه
سبط ابن الجوزی و ابن حجر فی صواعق محرقه) عکرمہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک مرتبہ کوفہ کے منبر
پر تشریف رکھتے تھے کہ ان سے اس آیت کی (اور بعض مومنوں سے ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا انہوں نے جو عہد کہ خدا سے
باندھا تھا) کی تفسیر میں پوچھا گیا کہ یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ جناب امیر نے فرمایا اے خدا بخشیو۔ یہ آیت
میرے اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچیرے بھائی عبیدہ بن الحارث کے حق میں نازل ہوئی ہے پس میرا چچیرا بھائی
عبیدہ بن الحارث بدر کے روز اپنا کام پورا کر چکا۔ اور احد کے روز میرے چچا حمزہ اپنا کام پورا کر گئے۔ اب میں اس شقی
کے بدبخت کی انتظار میں ہوں پھر آپ نے اپنے سر اور داڑھی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ اسکو اسکے خون سے
رنگین کریگا۔ میرے پیارے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد کیا ہے +

{۱۲} ھذان خصمان اختصموا فی ربھم فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من نار یصب
من فوق رؤسھم الحمیم یصھر به ما فی بطونھم والجلود ولھم مقامع من حدید
کلما ارادوا ان یخرجوا منھا من غم اعیدوا فیھا وذوقوا عذاب الحریق۔ ان الله یدخل
الذین امنوا وعملوا الصلحات جنت تجری من تحتھا الانھار یحلون فیھا من اساور من
ذھب ولؤلؤا ولباسھم فیھا حریر (سورة الحج) ترجمہ۔ دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب پر سو جو
منکر ہوئے انکے واسطے بیونتے ہیں آگ کے کپڑے۔ ڈالتے ہیں انکے سر پر کھولتا پانی نکل جاتا ہے اس سے جو انکے پیٹ میں
ہے اور کھال بھی۔ انکے واسطے ہتھوڑے ہیں لوہے کے جب چاہیں کہ نکل پڑیں اس سے گھٹنے کے مارے پھر ڈالے
گئے وہ اندر اور چکھتے رہو جلنے کی آگ۔ بیشک اللہ داخل کریگا انکو جو لائے ایمان اور کیں بھلائیاں۔ باغوں میں بہتی ہیں
انکے نیچے نہریں۔ گہنا پہناویں گے انکو وہاں کنگن سونے کے اور موتی۔ انکی پوشاک ہے وہاں ریشم کی +

(۱) عن قیس بن عبادة قال قال علی انا اول من یجثو بین یدی الرحمن للخصومة یوم القیامة قال
قیس وفیھم نزلت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم قال ھم الذین تبارزوا یوم بدر حمزة و علی
وعبیدة بن الحارث۔ وعتبة و شیبة والولید بن عتبه (اخرجه البخاری) قیس بن عبادہ سے روایت
ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں سب سے اول خدا کے سامنے اپنا جھگڑا پیش کرونگا۔ قیس کہتے ہیں
کہ یہ آیت کہ (دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب میں) ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے بدر کے دن جنگ

چھپایا ہے تو انکو ناگہانی بلا میں مبتلا کر پس براء بن عازب اندھے ہو گئے یہانتک کہ اپنے گھر کا رستہ پوچھا کرتا تھے اور کہا کرتے تھے بھلا وہ شخص کیونکر رستہ دیکھ سکتا ہے جسکو بد دعا لگی ہو۔ اور انس بن مالک کا یہ حال ہوا کہ انکے پاؤں پر برص پیدا ہو گیا اور یہ بھی روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد یعنے جسکا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے پر لوگوں سے گواہی طلب کی انس بن مالک نے نسیان کا عذر پیش کیا جناب امیرؑ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اگر یہ شخص جھوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض میں مبتلا کر دے کہ عمامہ سے نہ چھپ سکے پس انس رضی اللہ عنہ اس اپنے مونہہ کے برص کو برقع میں چھپائے رکھتے تھے ✦

(۵۴) عن طلحة بن عمیر قال شهدت علیا علی المنبر ناشد اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وفیهم ابو سعید وابو هریرة وانس وهم حول المنبر وعلی علی المنبر وحول المنبر اثنا عشر رجلا بدریا من الانصار والمهاجرین فقال علی نشدتکم بالله هل سمعتم رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه فقاموا کلهم وانس بن مالك فی القوم لم یشهد فقال له امیر المؤمنین ما منعك یا انس ان تشهد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المؤمنین کبرت ونسیت فقال امیر المؤمنین اللهم ان کان کاذبا فاضربه ببیاض او بوضح لا تواریه العمامة فقال طلحة بن عمیر فاشهد بالله لقد رأیته بیضا بین عینیه (اخرجه ابو نعیم وابن مردویه) طلحہ بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر پایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو قسم دے رہے تھے ان میں ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک بھی منبر کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے اور جناب امیرؑ منبر پر تشریف رکھتے تھے اور منبر کے اردگرد مہاجرین و انصار سے بارہ بدری صحابی موجود تھے پس جناب امیرؑ نے ان سے کہا میں تمکو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے ارشاد کو سنا ہے پس جب لوگ کھڑے ہو گئے اور انس بن مالک بھی لوگوں میں موجود تھے انہوں نے گواہی نہ دی جناب امیر المومنین نے انس بن مالک سے فرمایا تمکو شہادت دینے سے کس بات نے روکا ہے باوجودیکہ تم نے بھی سنا تھا جو کچھ کہ ان لوگوں نے سنا تھا۔ انسؓ کہنے لگے یا امیر المومنین میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور مجھے یہ بات بھول گئی ہے جناب امیرؑ نے دعا کی اے میرے پروردگار اگر یہ جھوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض میں مبتلا کر دے کہ اسے یہ عمامہ سے نہ چھپا سکے طلحہ بن عمیر کہتا ہے کہ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے انس بن مالک کی پیشانی پر وہ سفید دھبہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ✦

(۵۵) عن زید بن ارقم قال قال علی انشد الله رجلا سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول من کنت

مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام اثنی عشر بدریا من جانب الایمن و من جانب الایسر فشہدوا بذلک قال زید بن ارقم کنت فیمن سمع فلک ذکرتہ فذھب اللہ ببصری کان یندم علی ما فاتہ من الشہادۃ ویستغفر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ والفقیہ ابن المغازلی واخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسند زید بن ارقم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے ان لوگوں کو قسم دیکر پوچھا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے الٰہا اسکے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے بس بارہ اصحاب بدر کھڑے ہوگئے چھ داہنی طرف سے اور چھ بائیں طرف سے اور انہوں نے گواہی ادا کی زید بن ارقم کہتے ہیں میں بھی انہیں میں سے تھا جن لوگوں نے یہ حدیث کو حضرت سے سنا تھا پس میں نے اسکو چھپایا خدا تعالیٰ نے میری بصارت کو لے لیا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اس شہادت کے نہ دینے سے نادم رہا کرتے تھے اور استغفار کیا کرتے تھے۔

(۵۶) عن عمیر بن سعد قال قال علی علی المنبر انشد رجلا سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ الا قام وشہد وتحت المنبر انس بن مالک والبراء بن عازب وجریر بن عبداللہ البجلی فاعادھا فلم یجبہ احد فقال اللھم من کتم ھذہ الشہادۃ وھو یعرفھا فلا تخرجہ من الدنیا حتی تجعل بہ آیۃ یعرف بھا قال فبرص انس وعمی البراء ورجع جریر اعرابیا بعد ہجرتہ فاتی الشراۃ فمات فی بیت امہ (اخرجہ ابوالحسن احمد بن یحییٰ البلاذری فی انساب الاشراف) عمیر بن سعد ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر لوگوں کو قسم دی کہ جس شخص نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کی حدیث کو سنا ہو وہ کھڑا ہو کر بیان کرے پس لوگوں نے گواہی ادا کی منبر کے نیچے انس بن مالک اور براء بن عازب اور جریر بن عبداللہ البجلی بھی بیٹھے ہوئے تھے جناب امیر نے مکرر اسکو فرمایا لیکن ان میں سے کسی نے کچھ نہ کہا جناب امیرؑ نے فرمایا بار الٰہا جس شخص نے اس شہادت کو چھپایا ہے باوجود اسکے کہ وہ اسکو جانتا ہے اس شخص کو اسوقت تک نہ مار جب تلک کہ تو اسکے لیے کوئی نشانی نہ مقرر کردے کہ وہ اس سے دنیا ہی میں پہچانا جائے عمیر بن سعد کہتا ہے پس انس مبروص ہوگئے اور براء اندھے ہوگئے اور جریر بعد ہجرت کے اعرابی ہوگئے اور شراۃ کا قصد کرتے ہوئے واپس آئے اور اپنی والدہ ماجدہ کے گھر میں دنیا سے انتقال کیا۔

(۵۷) عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال خطب علی فقال انشد اللہ امرء نشدۃ الاسلام سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم اخذ بید علی یقول الست اولی بکم یا معشر المسلمین من انفسکم قالوا بلی یا

رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ الا قام فشھد فقام بضعۃ عشر رجلا فشھدوا وکتم قوم فما فنوا من الدنیا حتی عموا وبرصوا واخرجہ الدارقطنی وابن کثیر فی تاریخہ) عبدالرحمن بن ابی لیلے سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا میں اس کو خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے اسلام قبول کیا ہے قسم دیتا ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر غدیر خم کے روز کیا تھا پوچھتا ہوں جس شخص نے حضرت سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ کی حدیث کو سنا ہو وہ اٹھکر اسکی شہادت بیان کرے پس دس پر کتنے آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور ایک گروہ صحابہؓ نے اس شہادت کو چھپایا پس وہ لوگ تب تک دنیا سے عالم آخرت کو نہیں گئے جبتک کہ وہ اندھے اور مبروص نہیں کیے گئے ٭

(۵۸) عن ابن اسحاق قال حدثنی من لا احصی ان علیا نشد الناس فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام نفر فشھدوا انھم سمعوا ذلک من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکتم قوم فما خرجوا من الدنیا حتی عموا وبرصوا واصابتھم آفۃ منھم یزید بن ودیعۃ وعبدالرحمن بن مدلج (اخرجہ ابو موسی وابن الاثیر فی اسد الغابہ) ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ مجھ سے بہت سے آدمیوں نے بیان کیا جنکا میں شمار نہیں کر سکتا کہ جناب امیر علیہ السلام نے رحبہ میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جس نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کی حدیث کو سنا ہو بیان کرے پس چند آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اور ایک گروہ نے اس حدیث کو چھپایا وہ جب تک کہ اندھے اور مبروص یا کسی اور بلا میں مبتلا نہیں ہوئے دنیا سے آخرت کو نہیں سدھارے۔ چنانچہ یزید ابن ودیعہ اور عبدالرحمن بن مدلج بھی انہیں میں سے تھے ٭

(۵۹) عن عائشۃ بنت سعد سمعت اباھا یقول سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجحفۃ واخذ بید علی فخطب ثم قال ایھا الناس انی ولیکم قالوا صدقت فرفع ید علی فقال ھو ولیی والمودی عنی وان اللہ موال من والاہ ومعاد من عاداہ (اخرجہ ابن جریر وقال الذھبی ھذا حدیث حسن غریب) عائشہ بنت سعد اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ سعد کہتے تھے کہ میں نے جحفہ کے روز جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر آپ نے خطبہ ارشاد کیا اور پھر فرمایا اے لوگو کیا میں تمہارا ولی ہوں حاضرین نے عرض کیا آپ بجا فرما رہے ہیں حضرت نے جناب امیر کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا یہ میرا

ولی ہے اور میری جانب سے ادا کرنے والا ہے بتحقیق خدا دوست رکھنے والا ہے اسکو جو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھنے والا ہے اسکا جو اسکو دشمن رکھے*

(ف) قال السمهودی و قول بعضهم ان زیادة اللهم وال من والاه الی اخره موضوعة مردود فقد ورد ذلك من طرق صحح الذهبی ۔ سید نور الدین سمہودی جواہر العقدین میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ اس حدیث میں یہ الفاظ یعنی اللهم وال من والاه ۔ آخر تک موضوع ہیں ۔ یہ قول بالکل مردود ہے یہ الفاظ بہت سے طریقوں سے مروی ہوئے ہیں حافظ ذہبی نے جنکی تصحیح کی ہے*

(۶۰) عن ابی الحمراء خادم رسول الله صلے الله علیه وسلم قال سمعتہ یقول سنه لو احلف من رفقائه الحلف بالله ما سمعت اذنای و رأت عینای اقبل رسول الله صلے الله علیه وسلم حتے دخل علی ام المؤمنین عائشة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعته فجاء حتی کان کرای العین علم ان غیره دعی فخرج من عندها حتی دخل علی ام المؤمنین حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی عمر فدعته فجاء حتی اذا دخل کرای العین علم ان غیره دعی فخرج من عندها حتے اذا دخل علی ام المؤمنین ام سلمة وقال ادعی لی سید العرب فبعثت الی علی ثم قال لی یا ابا الحمراء ادع اتنی بمائة من قریش وثمانین من العرب وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس قال ائتنی بصحیفة من ادیم فاتیته بها فاقامهم مثل صف الصلوة فقال معاشر المسلمین الیس الله اولی بی من نفسی یامرنی وینهانی مالی علی الله امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله فقال الست اولی بکم من انفسکم امرکم انهاکم لیس لکم علی امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله قال من کان الله وانا مولاه فهذا علی مولاه یامرکم وینهاکم ما لکم علیه امر ولا نهی اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله اللهم انت شهیدی علیهم انی قد بلغت ونصحت (اخرجه سید علی الهمدانی فی مودة القربی)

ابو الحمراء خادم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے ابو الحمراء جبکہ وہ ٹوٹ سے ہو گئے اپنے ایک رفیق سے کہنے لگے جو کچھ میرے کانوں نے سنا ہے یا میری آنکھوں نے دیکھا ہے اس کی میں تجھے خبر دوں ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر میں تشریف لے گئے اور فرمانے لگے عرب کے سردار کو بلاؤ انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا تھا پھر وہاں سے برآمد ہو کر ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے سردار کو بلاؤ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا

تھا پھر وہاں سے برآمد ہو کر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے
سرداروں کو بلاؤ انھوں نے جناب علی علیہ السلام کو بلا بھیجا پھر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد
کیا اے ابو الحمراء جاؤ اور ایک سو آدمی قریش کے اور اسی آدمی عرب کے اور ساٹھ آدمی موالی عرب کے اور چالیس
آدمی حبش کے بلا لاؤ۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے حضرت نے بکری کی کھال پر ایک عہدنامہ لکھا اور لوگوں کو
مثل نماز کی صف کے استادہ کر کے ارشاد کیا اے مسلمانوں کے گروہ کیا خدا تعالے مجھ سے اولی نہیں
ہے کہ مجھ کو حکم دیتا ہے اور ممانعت کرتا ہے خدا پر میرا کسی طرح کا حکم جاری نہیں ہے۔ حاضرین نے عرض
کیا آپ بجا فرماتے ہیں پھر حضرت نے ارشاد کیا کیا میں تمہاری جان سے تمہارے لیے اولی نہیں ہوں میں تم کو
امر و نہی کرتا ہوں مجھ پر تم کسی طرح کا حکم جاری نہیں کر سکتے ہو۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ درست
ہے پھر آپ نے فرمایا جس کا اللہ تعالی اور میں مولا ہوں پس اسکا یہ علی بھی مولا ہے جو [illegible] امر اور نہی کر
سکتا ہے تم میں سے اس پر کسی طرح کے حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ
اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور
چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے اے میرے پروردگار تو گواہ رہیو کہ میں نے انکو تیرا پیغام پہونچا دیا ہے
اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے ۔

(٦١) قال قیس بن سعد بن عبادة الانصاری رضی اللہ عنہ وانشدھا بین یدی علی بصفین
۔ قلت لما بغی العدو علینا   حسبنا ربنا ونعم الوکیل   وعلی امامنا وامام   لسوانا بہ اتی
التنزیل   یوم قال النبی من کنت مولاہ   فھذا مولاہ خطب جلیل   انما قالہ النبی علی
الامة   حتما فیہ قال وقیل (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرة خواص الامة) قیس بن سعد
ابن عبادہ الانصاری رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام کے روبرو صفین کے درمیان اپنے جزم میں
یہ اشعار پڑھے ہیں ۔ کہ جب ہمارا دشمن ہم پر باغی ہو گیا۔ تو میں نے کہا کافی ہے ہمارے لیے ہمارا پروردگار
اللہ ہی ہے اچھا سپردگی کار کے لیے ۔ علی ہمارا امام ہے اور ہمارے سوا سب کا امام ہے۔ اس بات کی
لیے قرآن نازل ہوا ہے جس روز کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا میں مولا ہوں
پس اسکا یہ مولا ہے اور آپ نے ایک بزرگ خطاب فرمایا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلیے امت کے
سامنے اس ارشاد کو فرمایا تھا کہ جو کچھ کہ اس میں گفتگو ہے ختم ہو جاوے ۔

تنبیہ مولی کا لفظ چند معنوں کے مقام پر استعمال ہوا ہے جسکا ثبوت آیات قرآنیہ اور لغت سے ملتا ہے

لفظ	معنی / سند
(۱) جار	یعنے ہمسایہ
(۲) معتِق	بکسر تا - آزاد کنندہ
(۳) معتَق	بفتح التاء - آزاد کردہ
(۴) حلیف	یعنے ہم عہد
(۵) ابن عم	یعنے چچازاد بھائی سے قال الشاعر - مہلا بنو عمنا موالینا المولی حستفوا علینا
(۶) عصبہ	قال اللہ تعالیٰ - انی خفت الموالی من ورائی
(۷) وارث	قال اللہ تعالیٰ - ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون - ای ورثۃ
(۸) صدیق	قال اللہ تبارک وتعالیٰ - لا یغنی مولی عن مولی شیئا ای صدیق من صدیق
(۹) ناصر	قال اللہ تبارک وتعالیٰ - بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم ای لا ناصر لھم
(۱۰) مالک	قال اللہ تبارک وتعالیٰ ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء وھو کل علی مولاہ
(۱۱) السید المطاع	وفی الصحاح وکل من ولی امر واحد فھو ولیہ
(۱۲) اولی	قال اللہ تبارک وتعالیٰ - فی حق المنافقین ماواکم النار - ھی مولاکم - ای اولی بکم

اسحدیث مین لفظ مولی کے معنے متعین کرنے مین علما کا اختلاف ہے - لیکن -

(۱) اسحدیث مین مولی کے لفظ سے جار یعنے ہمسایہ کے معنے مطلق نہین لیے جا سکتے کیونکہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے ہمسایہ نہین تھے +

(۲) معتق یعنے آزاد کنندہ کے معنے بھی اسحدیث کے مفہوم سے خارج ہین - کیونکہ جس وقت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحدیث کو ارشاد کیا تھا اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا کسی غلام کے آزاد کرنے کے متعلق نہین تھی +

(۳) معتق یعنے آزاد کردہ کے معنے تو کسی نہج سے مراد ہو ہی نہین سکتے - کیونکہ جناب امیر علیہ السلام حر اور آزاد تھے +

(۴) حلیف یعنے ہم عہد کے معنے بھی کسیطرح سے نہین لیے جا سکتے - کیونکہ ان روایات مین مطلق کسی عہد و پیمان کا ذکر نہین اور نہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسوقت کسی سے عہد قائم کر رہے تھے کہ حلیف کے معنے مراد ہو سکین +

(۵) ابن عم کے معنے تو ہرگز چسپان ہو ہی نہین سکتے - کیونکہ کل مومنین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم نہین تھے +

(۶) عصبہ کے معنے بھی ہرگز مراد نہین ہو سکتے - کیونکہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے یا کل مومنین

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصبہ نہیں تھے +

(۷) وارث کے معنے توبموجب حدیث نحن معشر الانبیاء لانرث ولانورث کسی نہج سے چسپان ہو ہی نہیں سکتے

(۸) صدیق کے معنے لینا بھی ٹھیک نہیں ہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جس کسیکے جناب سرور انبیاء صلے اللہ علیہ و سلم دوست تھے جناب امیر بھی اسکے دوست تھے اور اگر اس قضیہ کا عکس کر کے یہ کہا جائے کہ شاید اس حدیث کے یہ معنے ہوں کہ جو میرا دوست ہو وہ علی کا دوست ہے کیونکہ بعض اشخاص جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے دوست تو تھے مگر جناب امیر سے نقار رکھتے تھے حضرت نے انکی تنبیہ کے لیے ایسا ارشاد کیا ہو۔ گو بادی النظر میں یہ معنے موجہ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہ معنے ہرگز اس حدیث کے مفہوم میں سے نہیں ہیں کیونکہ اس حدیث میں مولا کا لفظ مضاف واقع ہوا ہے نہ مضاف الیہ یعنے جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے نہ یہ کہ جو میرا مولا ہے وہ علی کا بھی مولا ہے۔ اس لیے [illegible] کے معنے بھی نہیں لیے جا سکتے +

(۹) ناصر۔ کے معنے بھی ٹھیک نہیں بیٹھتے۔ کیونکہ جناب امیر انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر طرح سے تابع تھے جس کسیکی نصرت حضرت فرماتے تھے اسکی نصرت جناب امیر علیہ السلام پر واجب تھی۔ اس کے اظہار کی کوئی ضرورت نہیں تھی +

(۱۰) مالک۔ کے معنے بھی اس حدیث میں مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ ان روایات میں مطلق کسی قسم کی ملکیت کا ذکر نہیں ہے +

(۱۱) البتہ اس حدیث میں مولی کے لفظ سے معنی السید المطاع کے لیے جا سکتے ہیں۔

(یا)

(۱۲) اولے کے

مولی بمعنے اولی کثرت سے مستعمل ہوا ہے جسکو ثبوتاً ہم چند تفاسیر اور کتب لغت سے ذیل میں درج کرتے ہیں

(۱) ابن حبان تفسیر بحر محیط میں آیت کریمہ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون کے ترجمہ میں لکھتے ہیں اے ناصرنا وحافظنا قالہ الجمھور وقال الکلبی اولی بنا من انفسنا فی الموت والحیوۃ وقیل مالکنا وسیدنا فلھذا یتصرف کیف یشاء فیجب الرضاء بما یصدر من جہتہ وقال ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولا لھم فھو مولانا الذی یتولانا و یتولاھم۔

(۲) امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں ماوٰکم النار ھی مولاکم وبئس المصیر وفی لفظ

المولی ههنا اقوال (احدها) قال ابن عباس مولٰکم ای مصیرکم وتحقیقہ ان المولی موضع الولی و هو القرب فالمعنی ان النار هو موضعکم الذی تقربون منہ وتصلون الیہ (والثانی) قال الکلبی یعنی اولی بکم وهو قول الزجاج والفراء وابی عبیدۃ -

(۳) امام ثعلبی تفسیر کشف البیان مین لکھتے ہین ماواکم النار هی مولٰکم ای صاحبتکم واولی بکم واحق بان تکون مسکنا لکم

(۴) امام ابو الحسن الواحدی تفسیر وسیط مین لکھتے ہین ماوٰکم النار هی مولٰکم - هی اولی بکم لما اسلفتم من الذنوب و فی المعنی انہا هی التی تلی علیکم لانہا قد ملکت امرکم فهی اولی بکم من کل شئ

(۵) امام بغوی تفسیر معالم التنزیل مین لکھتے ہین ماوٰکم النار هی مولٰکم - صاحبتکم واولی بکم لما اسلفتم من الذنوب

(۶) جوہری صحاح مین بذیل لغت ولی لکھتے ہین - واما قول لبید ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انہ + مولی المخافۃ خلفها وامامها - فیرید انہ اولی موضع ان یکون فیہ الخوف

(۷) علامہ زوزنی سبعہ معلقہ کی شرح مین لکھتے ہین ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انہ + مولی المخافۃ خلفها وامامها + الفرج موضع المخافۃ والفرج ما بین قوائم الدواب فما بین الیدین فرج وما بین الرجلین فرج فالجمع فروج وقال ثعلب ان المولی فی هذا البیت بمعنی اولی بالشئ - کقولہ تعالی ماوٰکم النار هی مولٰکم ای هی اولٰی بکم -

اسکے ماسوا قرینہ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم سے بھی یہی معنے اولی ہی کا پلہ بہاری معلوم ہوتا ہے اب ہم اس واقعہ پر ایک تاریخی نظر ڈالکر یہ تلاش کرتے ہین کہ اس حدیث کا ارشاد کیون کیا تھا اور حضرت نے کیون فرمایا تھا اور کیا ایسی بات واقعہ ہوئی تھی کہ جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ارشاد پر برانگیختہ کیا تھا پھر ان اسباب اور واقعات کے معلوم ہونے سے اس حدیث مین جو کچھ کہ لفظ مولی کے معنے مراد ہونگے ظاہر ہوجاوین گے +

یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے اسکے بعد حضرت نے حج نہین کیا - اس واقعہ کے بعد حضرت اسی یا نوی روز بقید حیات رہے ہین تمام اہل سیر متفق ہین کہ اس واقعہ سے پہلے حضرت نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بناکر یمن کیطرف روانہ کیا تھا اور خالد بن ولید کو بھی دوسرے لشکر کے ساتھ یمن ہی کی طرف بھیجا تھا اور بوقت روانہ کرنے دونون لشکرون کے یہ حکم دیا تھا کہ اگر دونون لشکر متفرق رہین تو ہر ایک صاحب اپنے لشکر کا جداگانہ امیر ہوگا - اور اگر دونون لشکر کہین جمع ہوجائین تو دونون لشکرون پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائینگے

اور خالد بن ولید آپکے ماتحتی مین کارروائی کرین چنانچہ دونون لشکر یمن مین بنی زبید پر جا ملے اور بنی زبید سے لڑائی پیش آئی اور لشکر اسلام ظفریاب ہو گیا اور کفار کا زن و بچہ اسیری مین آگیا ان مین ایک لونڈی نہایت خوبصورت تھی جناب امیرؑ اسے اپنے تصرف مین لے آئے۔ یہ امر بعض لوگون کو شاق گذرا جب دونو لشکر حضرت کی خدمت مین پہونچے اور حجۃ الوداع مین شریک ہوئے چند آدمیون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جناب امیرؑ کی شکایت کی کہ جناب امیرؑ نے ایسا کچھ کیا ہے حضرتؐ نے بعض لوگون کو اسیوقت جواب دیدیا کہ تم علی کے پیچھے مت پڑو علی میرا ہے اور مین علی کا ہون اور میرے بعد تمہارا ولی ہے پھر جب حضرت حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مقام جحفہ مین غدیر خم پر پہونچے تو حضرتؐ نے باقی لوگون کے شکوک رفع کرنے کے لیے خطبہ مین جناب امیرؑ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ یعنے تم لوگ جو اس کنیز مین جناب علی کے تصرف کرنے کی نسبت شکایت کرتے ہو وہ تو سب طرح سے مومنون کے ہر ایک امر مین اولی بالتصرف ہے۔ کتب سیر و رجال و تاریخ و احادیث صحیحہ سے اس واقعہ کی شہادت ملتی ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل و امام نسائی رحمۃ اللہ علیہما روایت کرتے مین ✦

عن عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی قال بعثنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علیا علی جیش اٰخر وقال ان التقیتما فعلی علی الناس وان تفرقتما فکل واحد منکما علیحدۃ فلقینا بنی زبید من اہل الیمن وظہر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاختار علی وصیفۃ لنفسہ فکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ قال فجئت فدفعت الکتاب الیہ وقلت من علی فتغیر وجہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقلت ھذا مکان العائذ فبعثتنی مع الرجل والزمتنی بطاعتہ فبلغت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقعن یا بریدۃ فی علی علی منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی (اخرجہ النسائی فی الخصائص، واحمد فی المناقب) عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی اپنے والد ماجد سے ناقل ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ساتھ ہمکو یمن کی طرف روانہ کیا اور دوسرے لشکر پر جناب امیرؑ کو سردار مقرر کرکے ارسال کیا۔ اور فرمایا اگر دونون لشکر باہم جمع ہو جائین تو دونون لشکرون پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائین اور اگر متفرق رہین تو ہر ایک تم مین سے جداگانہ لشکر پر جداگانہ امیر ہوگا۔ ہم لوگ اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا ملے مسلمانون نے باہم مدد کرکے مشرکون سے مقابلہ کیا اور انکا زن بچہ گرفتار کر لیا جناب علیؑ نے ان مین سے ایک کنیز اپنے لیے منتخب کر لی۔ خالد بن ولید کو جناب امیرؑ کا یہ تصرف کرنا ناگوار معلوم ہوا۔ اور حضرتؐ کے حضور مین ایک شکایتی عرضی لکھ بھیجی اور مجھے حکم دیا

مین وہ عرضی لیکر حاضر خدمت ہوا مینے وہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کیا اور زبانی بھی جناب امیر کی شکایت عرض کی حضرت کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا مینے یہ دیکھکر عرض کیا مین حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون حضور نے مجھے ایک شخص کی ماتحتی مین روانہ کیا تھا اور اسکی اطاعت مجھ پر لازم گردانی تھی جو کچھ کہ اس نے مجھ سے کہا مینے حضور مین عرض کر دیا حضرت نے فرمایا اے بریدہ علیؑ کے پیچھے مت پڑو علی میرا ہے اور مین علی کا ہون وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے +

علامہ ابن حجر نے بھی کتاب صواعق محرقہ مین اس حدیث کے ارشاد کی یہی وجہ بتائی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہین ؎ ‌سبب ذلک کما نقلہ الحافظ شمس الدین بن محمد الجزری عن ابن اسحاق ان علیا تکلم فیہ بعض من کان معہ فی الیمن فلما قضی صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ خطبہا تنبیہا علی قدرہ وردا علی من تکلم فیہ کبریدۃ کما فی البخاری انہ کان یبغضہ وسبب ذلک ما صححہ الذہبی انہ خرج معہ الی الیمن فرای منہ جفوۃ فنقصہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یتغیر وجہہ ویقول یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قال بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی اس حدیث کے ارشاد ہونے کا سبب یہ ہے جسکا ذکر حافظ شمس الدین بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے اسنی المطالب مین محمد ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ بعض لوگون نے جو کہ جناب امیرؑ کے ساتھ یمن مین گئے ہوئے تھے واپس آکر جناب امیر کی شکایت بیان کی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حج سے فارغ ہوکر واپس ہوئے تو لوگون کو جناب امیر علیہ السلام کی شان اور منزلت پر مطلع کرنے کے لیے اور جو لوگ کہ شکایت کرتے تھے مثل بریدہ وغیرہ کے جسکا ذکر امام بخاری نے بھی کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ ابتدا مین جناب امیر سے بغض کیا کرتے تھے اور لوگون کے رد کرنے کے لیے آپنے خطبہ ارشاد کیا۔ اور بغض کی وجہ یہ تھی جسکی صحت حافظ ذہبی نے کی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ یمن کو گئے تھے راہ مین باہم کچھ شکر رنجی ہوگئی تھی اس وجہ سے بریدہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جناب امیر علیہ السلام کی شکایت کرنے لگے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا اور آپ نے فرمایا اے بریدہ کیا مین مومنون کے لیے اُنکی جان سے اولی نہین ہون بریدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور بے شبہ اولے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اُس کا علی مولا ہے +

اب سب صاحب خود چشم بصارت کھولکر ملاحظہ کر سکتے ہین کہ اولی کے سوا اس حدیث مین مولی کے اور کیا معنی ہوسکتے ہین۔ بعض محدثین نے اس حدیث کا سبب ارشاد اس طرح پر بیان کیا ہے دقیل کان

کی ہو وہ جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ہیں

(۲) عن علی قال فینا نزلت ھذہ الآیۃ وفی مبارزتنا یوم بدر ھذان خصمان اختصموا فی ربھم (اخرجہ البخاری) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ آیت ہماری اور بدر کے روز ہماری مقابلہ کرنیوالوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ یعنے یہ دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب پر۔

(۳) عن ابی ذر انہ کان یقسم انزلت ھذہ الآیۃ فی حمزۃ وعلی وعبیدۃ بن الحارث وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ (اخرجہ الثعلبی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ قسم کہا کہا کرتے تھے کہ یہ آیت جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے حق میں نازل ہوئی ہے ؎

{۱۳} ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلھم کالذین امنوا وعملوا الصلحات سواء (سورہ جاثیہ) ترجمہ کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں کہ کردیں ہم انکو مانند ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے ؎

عن ابن عباس قال نزلت فی علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث فالذین اجترحوا السیات عتبۃ وشیبۃ والولید۔ والذین امنوا وعملوا الصلحات علی وحمزۃ وعبیدۃ (اخرجہ سبط ابن الجوزی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ بن الحارث کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ پس اس آیت میں وہ لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں۔ وہ عتبہ اور شیبہ اور ولید ہیں۔ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں۔ وہ جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ ہیں) ؎

{۱۴} افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ (سورہ ھود) ترجمہ آیا جو شخص کہ اوپر ہو دلیل کی جانب سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے متصل ایک گواہ آتا ہے اسی کیطرف سے ؎

(۱) عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول وھو علی المنبر ما من رجل من قریش الا وقد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک ثم قال اما انک لولم تسالنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک ھل تقرء سورۃ ھود ثم قرء علی افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاھد منہ واخرجہ ابن ابی حاتم وابن المغازلی فی المناقب وابن عساکر وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور والثعلبی والواحدی فی تفسیریھما وابن جریر الطبری والطبرانی فی المعجم الکبیر وابن مندۃ وابو الشیخ وابو نعیم والمتقی فی کنز العمال وصاحب تفسیر معالم التنزیل عن عباد بن عبد اللہ الاسدی سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا

سببہ ذلک ان اسامۃ بن زید قال لعلی لست مولای انما مولائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ رنقلہ شمس الدین مظفر الخلخالی فی المفاتیح شرح المصابیح) یعنے کہا گیا ہے کہ اس ارشاد کا سبب تہا کہ ایک دفعہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا تہا کہ آپ میرے مولا نہیں ہیں۔ سوا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی میرا مولا نہیں ہے جب یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپنے ارشاد کیا جس کا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی بہی مولا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ✤

لیکن وجہ اول زیادہ تر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد دو دفعہ کیا ہو۔ ایک دفعہ اس ارشاد کے محرک اسامہ بن زید ہوئے ہوں۔ اور دوبارہ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے حضرتؐ نے یہ ارشاد علی روس الاشہاد بیان فرمایا ہو۔ بہرحال یہ کہنا کہ جناب امیر حجۃ الوداع میں شریک ہی نہیں تہے۔ یا یہ حدیث متواتر نہیں ہے۔ یا مولی کے معنے متعین کرنے میں چون وچرا کرنا بالکل مغالطہ اور جنون ہے جو اکثر تعصب کے بڑہ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ والوا الارحام بعضہم اولی ببعض میں لفظ اولی بغیر من کے استعمال ہوا ہے۔ ایسی تسویلات سے لوگوں کو فریفتہ کرکے راہ حق سے بیراہ نہ کرنا چاہیے ✤

حضرت کا جناب امیرؑ کو غدیر خم کے روز عمامہ باندہنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل امدنی یوم بدر ویوم حنین بملائکۃ معتمین ھذہ العمۃ والعمۃ حاجزۃ بین المسلمین والمشرکین قالہ بعلی لما عممہ یوم غدیر خم لعمامۃ سدل طرفہا علی منکبہ (اخرجہ الخطیب البغدادی والدیلمی وصاحب کنوز الحقوق وابوداؤد الطیالسی والمتقی فی کنز العمال وابن ابی شیبۃ ومحب الطبری فی الریاض والسیوطی وابن الصباغ المالکی جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے ارشاد فرمایا کہ رب العزت نے بدر اور حنین کے روز ہماری مدد ایسے فرشتوں سے کی تہی جو عمامہ پوش تہے اور عمامہ مسلمانوں ومشرکوں کے درمیان فرق کرنے والا ہے یہ حدیث حضرتؐ نے مجہے غدیر خم کے روز ارشاد فرمائی تہی جبکہ میرے سر پر حضرتؐ نے اپنے دست مبارک سے عمامہ باندہا تہا اور اسکا شملہ میرے کندہے سے لٹکا دیا تہا ✤

(۳) قال علی بن برھان الدین الشافعی وکان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عمامۃ تسمی السحاب یکساھا

علی بن ابیطالب فکان ربما طلع علیہ علی فیقول صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم علی فی السحاب یعنے عمامۃ التی وھبھا لہ برہان الدین شافعی کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کا ایک عمامہ مبارک تہا جسکا نام حضرت نے سحاب کہا ہوا تہا حضرت نے وہ عمامہ جناب امیر کو بندھوایا تہا جب کبہی جناب امیر اُس عمامہ کو باندہے ہوئے حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے تو سرور عالم صلعم ارشاد فرماتے کہ دیکہو علی سحاب مین تمہارے پاس آ رہے ہین۔

جناب امیر کا حضرت کے بعد خیر البشر ہونا

(۱) عن عقبۃ بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ الانصاری وقد سقط حاجباہ علی عینیہ فسالناہ عن علی فرفع حاجبیہ فقال ذاک من خیر البشر (اخرجہ احمد فی المناقب) عقبہ بن سعد العوفی ناقل ہین کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو گئے انکے ابرو انکی آنکہوں پر ڈہلکے ہوئے تہے ہم نے ان سے جناب امیر علیہ السلام کی نسبت پوچہا وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے بہتر تہے۔

(۲) عن عطاء قال سالت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن علی فقالت ذاک من خیر البشر ولا یشک فیہ الا کافر (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) عطاء رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہین کہ مین نے جناب ام المومنین عائشہ سے امیر کی نسبت پوچہا وہ فرمانے لگین وہ تمام خلقت سے بہتر ہین سوا کافر کے اسمین کوئی شخص شک نہین لا سکتا۔

(۳) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ ابو بکر مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ علی تمام لوگون سے بہتر ہین جس نے کہ انکار کیا وہ کافر ہوا ؏

(۴) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ فقد سئل منہ عن علی فقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا علی ولا یخلف فیہ الا منافق (اخرجہ ابن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جناب امیر کی نسبت پوچہا گیا وہ کہنے لگے علی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت کے سب لوگون سے بہتر تہے منافق کے سوا کوئی اسمین شک نہین لا سکتا ؏

(۵) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت خیر امتی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے ارشاد فرماتے تہے کہ تم دنیا و آخرت مین میری تمام امت سے بہتر ہو۔

(۶) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب خیر من اخلف بعدی (اخرجہ ابن مردویہ) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ ان سب لوگون سے جنہین مین اپنے پیچہے چہوڑے جاتا ہون علی علیہ السلام

سب سے بہتر ہیں +

(۷) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ المرازی فی الاربعین) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی سب لوگوں سی بہتر ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے۔

(۸) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ان زوجک خیر امتی اقدمہم سلما واکثرھم حلما (اخرجہ بن مردویہ) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ علیہما السلام سے فرماتے تھے کہ بتحقیق تیرا خاوند میری سب امت کے لوگوں سے بہتر ہے صلح میں سب سے مقدم اور حلم میں سب سے زیادہ ہے +

(۹) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ لکل نبی وصی فمن وصیک فسکت عنی فلما کان الغد اتی فقال یا سلمان فاسرعت الیہ وقلت لبیک قال ہل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ اعلمہم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترک بعدی ینجز عدتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر ایک نبی کا وصی ہوتا چلا آیا ہے حضور کا وصی کون ہے حضرت خاموش رہے جب دوسرا روز ہوا حضرت نے مجھے دیکھکر پکارا میں دوڑتا ہوا خدمت اقدس میں گیا حضرت فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسی علیہ السلام کا وصی کون تھا میں نے عرض کیا یوشع بن نون تھے فرمایا کیوں میں نے کہا اسلیے کہ انکی تمام امت سے وہ زیادہ علم والے تھے پس حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرا وصی اور میرے بھیدوں کا خزانہ اور ان سب سے جنکو میں اپنے پیچھے چھوڑے جاتا ہوں بہتر اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا اور میرے قرضوں کو ادا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے +

(۱۰) عن ابی الیسر الانصاری قال دخلت علی ام المومنین عائشۃ فقالت من قتل الخارجیۃ قال قلت قتلہم علی قالت ما یمنعنی الذی فی نفسی علی علی ان اقول الحق سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتلہم خیر امتی من بعدی وسمعتہ یقول الحق مع علی وعلی مع الحق (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) ابی الیسر الانصاری ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا وہ فرمانے لگیں خارجیوں کو کس نے قتل کیا ہے میں نے عرض کیا امیر علیہ السلام نے فرمانے لگیں مجھے علی کے حق میں سچ کہنے سے کون روک سکتا ہے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہی کہ میری سب امت سے بہتر شخص کو قتل کرے گا اور مینے یہ فرماتے ہوئے بہی سنا ہی کہ علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے +

(۱۱) عن المسروق قال دخلت علی ام المومنین عائشة فقالت لی من قتل الخوارج فقلت قتلهم علی قال فسکت قال فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هم شر الخلیقة یقتلهم خیر الخلق واعظمهم عند الله تعالی یوم القیامة وسیلة (اخرجه ابوبکر بن مردویه) مسروق سے نقل ہے کہ مین جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا وہ مجہ سے پوچہنے لگین کہ خوارج کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا امیر علیہ السلام نے وہ خاموش ہو گئین اور پہر فرمانے لگین مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ بدترین خلائق ہین۔ انکو بہترین خلائق قتل کریگا۔ اور انکا قتل قیامت کے روز خدا کے نزدیک بڑا بہاری وسیلہ ہوگا +

(۱۲) عن المسروق قال قلت لی ام المومنین عائشة رضی الله عنها یا مسروق انک من اکرم بنی علی و احبهم الی فهل عندک علم من المخدج قال قلت نعم قتله علی علی نهر یقال لاسفله تامر و لاعلاه النهروان بین اخافیق وطرفا قال فقالت ابتنی معک من یشهد قال فاتیتها بسبعین رجلا فشهدوا عندها ان علیا قتله علی نهر یقال لاسفله تامر و اعلاه النهروان بین اخافیق وطرفا قالت قاتل الله عمرو ابن العاص فانه کتب الی انه قتلهم علی نیل مصر قال قلت یا ام اخبرینی ای شیء سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فیهم قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هم شر الخلق والخلیقة یقتلهم خیر الخلق والخلیقة واقربهم عند الله وسیلة یوم القیامة (اخرجه بن مردویه) مسروق کہتا ہی کہ مجہکو جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے مسروق تو سب بیٹون سے مجہے زیادہ عزیز اور پیارا ہے تجہے مخدج (یعنی ننتہے) کی کچہ خبر ہے مینے کہا ہان مجہے خبر ہے کہ جناب امیر نے اسکو ایک نہر پر مارا ہے جسکے نیچے کے ساحل کو تامر اور اوپر کے ساحل کو نہروان بولتے ہین اور وہ اخافیق اور طرف کے درمیان واقع ہے۔ مجہ سے جناب ام المومنین فرمانے لگین کسی آدمی کو میرے پاس بلالا کہ وہ پوری شہادت دے سکے مین ستر آدمی انکے پاس لے گیا اور انہون نے ام المومنین کے پاس شہادت ادا کی کہ بے شک جناب امیر علیہ السلام نے اسکو ایک نہر کے کنارے پر قتل کیا ہے کہ اسکی نیچی طرف کو تامر اور اوپر کی طرف کو نہروان کہتے ہین اور وہ مقام اخافیق اور طرف کے مابین واقع ہے۔ ام المومنین فرمانے لگین خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے جس نے مجہے لکہا تہا کہ مینے اسکو رود نیل کے کنارے قتل کیا ہے۔ مسروق کہتا ہے کہ مینے ام المومنین سے عرض کیا اے مادر مہربان مجہے اسکی حقیقت حال سے خبر دو کہ سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اس امر مین کیا سنا ہے فرمانے لگین کہ مینے حضرت کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ وہ لوگ بدترین مخلوق ہین اور انکو بہترین مخلوق قتل کریگا اور انکا قتل کرنا قیامت کے روز اللہ عزوجل کے نزدیک ایک بڑا بھاری وسیلہ ہوگا +

(۱۳) عن ابن عباس قال لما نزلت ان الذین امنوا وعملوا الصلحات اولئک ھم خیر البریۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ھو انت (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ جب آیت کریمہ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور نیک کام کرتے ہین وہ تمام خلقت سے بہتر ہین نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا یا علی وہ تم ہو +

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیہ السلام یا سیدی ان ابی حدثنی عن ابی جحیفۃ وھب الخیر ان اباک صعد المنبر وقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر فقال این تذھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی ان المؤمن یھضم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) ابن جبیر کہتا ہے کہ مینے امام علی ابن الحسین سے عرض کیا یا سیدی جناب ابو جحیفہ وہب ابن الخیر سے روایت کرتا تھا کہ حضور کے جد امجد یعنے جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر فرمایا تھا کہ اس امت مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابو بکر اور عمر ہین جناب امام نے فرمایا اے حکیم تجھے کہان لیجا مین مجھ سے سعید ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا یا علی تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے بیشک مومن اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے +

جناب امیر کا اور حضرت کا گوشت اور خون ایک ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ یا ام سلمۃ ان علیا لحمہ لحمی ودمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھی کہ اے ام سلمہ تحقیق علی کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے اور مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر میرے بعد نبوت نہین +

(۲) عن علی قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم فتحت خیبر انت باب علمی وان ولدک ولدی ولحمک لحمی ودمک دمی (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی کہ جس دن مینے خیبر کو فتح کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ تو میرے علم کا دروازہ ہے اور تیرے بیٹے میرے

میرے بیٹے میں تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے ❖

(۲) عن ابن مسعود قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی بیت ام سلمۃ وکان یومھا من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یلبث اذ جاء علی فدق الباب دقا خفیفا فاثبت النبی صلے اللہ علیہ وسلم الدق وانکرتہ ام سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قومی فافتحی لہ الباب قالت یا رسول اللہ من ھذا الذی افتح لہ الباب ینظر محاسنی وقد نزلت فی ایۃ من کتاب اللہ بالامس فقال لھا صلے اللہ علیہ وسلم کھیئۃ المغضب ان طاعۃ الرسول کطاعۃ اللہ ومن عصی الرسول فقد عصی اللہ ان بالباب رجلا لیس بنزق ولا علق الا علی الباب رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ففتحت الباب فدخل فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ام سلمۃ اتعرفینہ قالت نعم یا رسول اللہ ھذا علی بن ابی طالب قال صدقت لحمہ من لحمی ودمہ من دمی ھو عیبۃ علمی اسمعی یا ام سلمۃ واشھدی وھو قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی فاسمعی واشھدی وھو قاصم عداتی واسمعی واشھدی لو ان عبدا عبد اللہ الف عام بین الرکن والمقام ثم لقی اللہ عز وجل مبغضا لہ ولعترتی اکبہ اللہ علی منخریہ یوم القیامۃ فی نار جھنم (اخرجہ الامام الرافعی فی تاریخ قزوین المسمی بالمدوین فی ترجمۃ ابراھیم بن زید النخعی من التابعین والخوارزمی وابو نعیم والیمنی والوصابی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) (النزق الطیاش وعلق الرجل ای غضب ویجوز ان یکون اللفظ ولا علق بالعین یقال ای لیس ذی ھوی یعنی انہ ضابط لنفسہ یعرف ادب الدخول)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے برآمد ہوکر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کو تشریف لے گئے اور وہ روز انکی باری کا تہا۔ کچہ تہوڑی دیر بہی حضرت کو ام سلمہ کے گہر میں تشریف لے گئے ہوئے نہیں گذری تہی کہ جناب امیر تشریف لائے اور آہستہ سے دروازہ کہٹکہٹایا حضرت نے کہٹکہٹانا سنکر سمجہ لیا اور جناب ام سلمہ کو ناگوار گذرا حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا اٹہکر دروازہ کہولدو ام سلمہ نے عرض کیا یہ کون ہے جو ٹہلتا ہوا آنکلا ہے کہ میں اسکے لیے دروازہ کہولدوں اور میری رخساروں کو دیکہے حالانکہ کل میرے حق میں یعنی ازواج مطہرات کے حقوق کے متعلق کلام اللہ کی آیت نازل ہوئی ہے حضرت نے غصہ ہوکر فرمایا بتحقیق خدا کے رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے جس نے رسول کی نافرمانی کی بیشک اس نے خدا کی نافرمانی کی دروازے پر ایسا شخص ہے جو نہ متلون مزاج ہے اور نہ عشق باز ہے دروازے پر تو وہ شخص ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہیں جناب ام سلمہ نے دروازہ

کھولدیا جناب امیر علیہ السلام اندر تشریف لے گئے حضرتؐ نے فرمایا اے ام سلمہؓ تم پہچانتی ہو یہ کون ہے ام سلمہؓ نے عرض کیا یہ علی بن ابیطالب ہیں حضرتؐ نے فرمایا تمنے سچ کہا ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے اور میرے علم کا مخزن ہے اے ام سلمہ سن رکھ اور گواہی دیجیو یہ میرے پیچھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنیوالا ہے یہ میرے دشمنوں کو توڑنیوالا ہے اگر کوئی بندہ ایک ہزار برس رکن و مقام کے درمیان خدا کی عبادت کرے اور خدا کے سامنے انکا اور میری عترت کا بغض لیکر جائے خدا اسکو قیامت کے روز جہنم میں اوندھا گرائیگا*

جناب امیرؑ کا رازدار آنحضرت ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب صاحب سری (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی بن ابی طالب میرا رازدار ہے*

(۲) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و کانت الطف نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشدھن لہ حبا و کان لھا مولی قد رباھا و کان لا یصلی صلوۃ الا سب علیا فقالت یا ابت ما حملک علی ان تسب علیا قال لانہ قتل عثمان و شرک فی دمہ قالت اما انک لمولای و ربیتنی و انک عندی بمنزلۃ والدی ما حدثتک بسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اجلس حتی احدثک عن علی وما رأیتہ اقبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و کان یومی وانما کان نصیبی فی تسعۃ ایام یوم واحد فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مخلل اصابعہ فی اصابع علی فقال یا ام سلمۃ اخرجی من البیت و اخلیہ لنا فخرجت واقبلا یتناجیان فاسمع الکلام ولا ادری ما یقولان حتی اذا قلت قد انتصف النہار واقبلت فقلت السلام علیک یا رسول اللہ فقال لا تلجی وارجعی مکانک ثم تناجیا طویلا حتی قام الظہر فقلت قد ذھب یومی وشغلہ علی فاقبلت امشی و وقفت علی الباب فقلت السلام علیکما الج فقال لا تلجی فرجعت وجلست مکانی حتی اذا قلت قد زالت الشمس الا ان یخرج الی الصلوۃ فیذھب یومی علم ارقط اطول منہ اقبلت امشی حتی وقفت علی الباب فقلت السلام علیکما الج فقال نعم فدخلت وعلی واضع یدیہ علی رکبتیہ قد ادنا فاہ اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اذن علی یتساران وعلی یقول امامضی وافعل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول نعم فدخلت وعلی معرض وجہہ حتی دخلت وخرج

فاخذنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقعدنی فی حجرہ فالتزمنی واصاب منی ما یصیب الرجل من اهله من اللطف و
الاعتذار ثم قال یا ام سلمۃ لا تلومینی فان جبرائیل اتانی من عند اللہ یامر ان اوصی به علیا من بعدی وکنت
بین جبرائیل وعلی وجبرائیل عن یمینی وعلی عن شمالی فامرنی جبرئیل ان امر علیا بما هو کائن من بعدی الی یوم القیمۃ
فاعذرینی ولا تلومینی ان اللہ اختار من کل امۃ نبیا ولکل نبی وصیا وانا نبی هذه الامۃ وعلی وصیی فی عترتی اهل
بیتی وامتی من بعدی فهذا ما شهدت من علی الان یا ابتاه فسبه او فدعه فاقبل ابوها یناجی اللیل و
النهار اللهم اغفر لی ما جهلت من امر علی فان ولیی ولی علی وعدوی عدو علی فتاب المولی توبۃ نصوحا
واقبل فیما بقی من دهره یدعو اللہ تعالی ان یغفر له اخرجه الخوارزمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام ازواج سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت رکھتی تھیں وہ فرماتی
رہتی ہیں کہ انکا ایک غلام تھا جس نے انکی پرورش کی ہوئی تھی، وہ ہر نماز کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا
کرتا تھا جناب ام سلمہ ایک روز اس سے فرمانے لگیں اے ابا، تو علی کو کیوں کوسا کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ علی
نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں شرکت کی ہے جناب ام سلمہ نے فرمایا۔ اگر تو میرا مولا اور بجائے والد
کے نہ ہوتا تو میں تجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز سے کبھی خبردار نہ کرتی۔ لیکن اب شاید جا میں تجھے
حضرت کی ہیبت سے واقف کرتی ہوں جسکو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میری نوبت کے روز حضرت
میرے گھر میں علی کو ہمراہ لیے ہوئے تشریف لائے علی کے پنجہ میں پنجہ ڈالے ہوئے تھے اور نویں دن میری
نوبت آتی تھی جب گھر میں داخل ہوئے مجھ سے ارشاد کیا اے ام سلمہ تم کوٹھری خالی کر کے باہر چلی جاؤ میں باہر
چلی آئی اور دونوں صاحب سرگوشی کرتے ہوئے داخل ہوئے مجھے انکی آواز سنائی دیتی تھی لیکن سمجھ میں نہیں آتا
تھا کہ باہم کیا باتیں کر رہے تھے یہاں تک کہ دوپہر ہوگئی میں نے آکر السلام علیکم کے بعد عرض کیا مجھے داخل
ہونے دیجئے حضرت نے فرمایا اندر مت آئیو اور اپنی جگہ بیٹھی رہو پھر حضرت ان سے دیر تک سرگوشی کرتے رہے
یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ میرا آجکا دن یونہیں جاتا رہا علی علیہ السلام نے حضرت
کو باتوں میں لگا رکھا ہے میں پھر اور دروازہ پر جاکر سلام علیک کہا اور اندر داخل ہونیکی اجازت طلب کی
حضرت نے فرمایا اندر مت آئیو میں پھر پشت کر کے اپنے مقام پر آبیٹھی جب مغرب کا وقت ہوا اور آفتاب ڈوبنے لگا میرے
دل نے کہا کہ اب حضرت نماز کیلئے باہر تشریف لیجاتے ہیں گے اور میرا دن یونہی نکلا جاتا ہے میں نے اس دن سے
زیادہ ناگواری کا دن نہیں دیکھا تھا میں نے پھر سلام کیا اور داخل ہونیکی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا بہت
اچھا جب میں آئی تو میں نے جناب علی کو دیکھا کہ حضرت کے زانو پر ہاتھ رکھے ہوئے اور حضرت کے کان کے ساتھ منہ
ملائے ہوئے باتیں کر رہے ہیں اور حضرت کا منہ حضرت علی کے کان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اور علی کہہ رہے ہیں

میں اسی طرح سے کرونگا جب مین اندر گئی تو جناب علی منہ پھیر کر باہر تشریف لیگئے حضرتؐ نے مجھے اپنے پہلو میں بٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا۔ اور جو کچھ کہ مرد اپنی اہلبیت سے کرتا ہے کیا۔ اور نہایت مہربانی سے فرمایا ای ام سلمہ تم مجھ پر ترشی نکرو پروردگار کیطرف سے جبرئیل آیا ہوا تھا اور یہ حکم لایا تھا کہ مین علی کو اپنے پیچھے وصیت کر جاؤن مین علی اور جبرئیل کے درمیان واسطہ تھا جبرئیل میری دہنی جانب اور علی میری بائین جانب کو تھے جو کچھ کہ مجھے جبرئیل کہتے تھے مین علی کو ان امور سے کہ میرے بعد مین قیامت کے روز تک ہونیوالے ہین آگاہ کر رہا تھا۔ یا ام سلمہ تم مجھے معذور رکھو خدا نے ہر ایک امت کے لیے ایک نبی مقرر کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیے ایک وصی ہوتا چلا آیا ہے پس میری عترت اور میرے اہلبیت سے میری امت مین علی میرا وصی ہے +

ای ابا جان یہ امر علی کا ہے جسکی گواہ مین اسوقت شہادت دیتی ہون۔ اب تم ادھر خواہ سب کر دخواہ چھوڑ دو۔ اسعد آرہے اس نے سب کو چھوڑ دیا اور جناب الٰہی مین شب و روز دعا کرنے لگا کہ الٰہی مجھے معاف فرما۔ جو کچھ علی کے حق میں مینے جہالت سے کہا ہے۔ خداوندا علی کا دوست میرا دوست ہو اور علی کا دشمن میرا دشمن ہو۔ پس اس غلام نے خدا کی جناب مین مضبوط توبہ کی اور اپنی باقی زندگی مین استغفار کرتا رہا +

(۳) عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ (اخرجہ الترمذی و النسائی و الطبرانی فی الکبیر) قال الترمذی معناہ اللہ امرنی ان انتجیہ وانتجی معہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ طائف کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو سرگوشی کے لیے بلایا۔ لوگ کہنے لگے حضرت کی سرگوشی اپنے ابن عم سے بہت بڑھ گئی ہے حضرتؐ نے فرمایا مینے اس سے سرگوشی نہین کی بلکہ خدا نے کی ہے +

امام ترمذی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ اسکے معنے یہ ہین خدا نے اسکے ساتھ سرگوشی کرنیکا حکم دیا ہے +

(۴) عن انس قال دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ طویلا فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ قال فذکرہ من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر اخرجہ ابن مردویہ

انس کہتے ہین کہ جناب رسول آنحضرتؐ نے طائف کے روز جناب علی کو بلا کر دیر تک سرگوشی فرمائی لوگ کہنے لگے آپکی ابن عم سے گہری سرگوشی ہو رہی ہے جب اسکا چرچا حضرتؐ تک پہونچا فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

جناب امیرؑ کا حضرتؐ کے ساتھ اقرب عہد ہونا

(۱) عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت والذی احلف بہ لکان علی اقرب الناس عہدا

برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت عدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ بعد غداۃ یقول جاء علی مرارا و اظنہ کان بعثہ لحاجۃ فجاء بعد فظننت ان لہ حاجۃ فخرجنا من البیت فقعدنا عند الباب فکنت من ادناہم الی الباب فاکب علیہ علی فجعل یسارہ ویناجیہ ثم قبض من یومہ ذلک صلی اللہ علیہ وسلم فکان من اقرب الناس بہ عہدا (اخرجہ احمد) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جسکی قسم کہائی جاتی ہے کہ جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے قریب العہد ہیں جناب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ ہم حضرت کی بیبیاں حضرت کی عیادت کے لیے جایا کرتی تہیں حضرت نے کئی بار فرمایا علی آئے ہیں حضرت کا خیال تہا کہ حضرت نے انکو کسی ضرورت کے لیے کہیں بہیجا ہوا تہا اور اب وہ آگئے ہیں ہمنے خیال کیا کہ حضرت کو ان سے کوئی ضروری بات فرمانا ہے ہم حجرے سے نکلکر باہر بیٹہہ گئیں میں ان سب میں سے دروازہ کے قریب تہی پس علی حضرت پر جہک گئے اور سرگوشی کرنے لگے پہر حضرت اسی روز رحلت فرما گئے۔ پس وہ سب لوگوں سے حضرت کے ساتہہ قریب العہد تہے ❊

(۲) عن ابی الطفیل قال کنت علی الباب یوم الشوریٰ فارتفعت الاصوات فسمعت علیا یقول بایع الناس لابی بکر وانا واللہ اولی بالامر منہ واحق بہ فسمعت واطعت مخافۃ ان یرجع الناس کفارا وفیکم احد کان اٰخر عہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وضعہ فی حفرتہ غیری (اخرجہ العقیلی) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں شوریٰ کے روز دروازہ پر تہا پس لوگوں میں شور برپا ہوا میں نے جناب علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگوں نے ابوبکر سے بیعت کی حالانکہ واللہ امر خلافت میں میں انسے اولی اور احق تہا پس میں نے سنا اور تسلیم کیا کہ مبادا لوگ کافر ہو جائیں۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو سب کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہو جس وقت کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں رکہا ہو۔ سوا میرے ❊

حضرت کا جناب امیرؑ کو وفات کے وقت اپنی ردا میں لے لینا

(۱) عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت قال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ ابابکر فنظر الیہ ثم وضع رأسہ فقال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ عمرا فنظر الیہ ثم وضع رأسہ فقال ادعوا لی حبیبی فقلت ویلکم ادعوا لہ علی بن ابی طالب فواللہ ما یرید غیرہ فلما راٰہ اخرج الثوب الذی کان علیہ ثم ادخلہ فیہ فلم یزل یحتضنہ حتی قبض ویدہ علیہ (اخرجہ الدارقطنی والرازی) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آگیا فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

سنا کہ قریش میں ہو کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ جسکے حق میں ایک یا دو آیتیں نازل نہوی ہوں ایک شخص کہنے لگا آپکے حق میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیر نے کہا اگر تو لوگوں کے سامنے مجھ سے نہ پوچھتا تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا۔ افسوس ہے تجھ پر کیا تو نے سورہ ہود کو کبھی نہیں پڑھا ہے پھر جناب امیر نے اس آیت کو پڑھا کہ آیا جو شخص کہ اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے متصل ایک گواہ آئے اسی کی طرف سے پھر فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ یعنے اپنے رب کے دلیل روشن پر ہیں اور میں شاہد منہ یعنے اسکی طرف سے گواہ ہوں

(۲) عن ابن عباس افمن کان علی بینۃ من ربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویتلوہ شاہد منہ علی بن ابی طالب اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ افمن کان علی بینۃ من ربہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور شاہد منہ سے مقصود علی بن ابی طالب علیہ السلام مراد ہیں

{۱۵} فان اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین (سورہ التحریم) **ترجمہ** بیشک اللہ دوست یعنی مددگار ہے اپنے نبی کا اور جبریل اور نیک مومنوں کا نیک

(۱) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المؤمنین علی بن ابی طالب اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابو نعیم وابن ابی حاتم والسیوطی فی [illegible] والمتقی فی کنز العمال اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صالح المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی وصالح المؤمنین قال ھو علی بن ابی طالب اخرجہ الحافظ ابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی۔ وابن عساکر وابن مردویہ۔ والفخر الرازی فی (اربعین) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ صالح المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں۔

{۱۶} وتعیھا اذن واعیۃ (سورہ الحاقہ) **ترجمہ** اور یاد رکھے اسکو کان سننے والا

(۱) عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی ان اللہ امرنی ان اعلمک لتعی وحق علی اللہ ان تعی فنزلت وتعیھا اذن واعیۃ اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والامام الواحدی فی اسباب النزول والحافظ ابو نعیم فی ما نزل من القرآن فی علی۔ وابن جریر وابن ابی حاتم۔ والدیلمی فی فردوس الاخبار بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ یا علی ہم تمہیں تعلیم کریں تاکہ تم یاد رکھو اور خدا پر حق ہے کہ تمہیں یاد رکھائے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھے اسکو سننے والا کان

بلا بھیجا جب وہ آئے تو حضرت نے سر اٹھا کر انکو دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا آپ نے سر اٹھا کر انکو بھی دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے لوگوں کو کہدیا افسوس ہو تم جناب علی کو بلاؤ حضرت انکے سوا اور کسی کو طلب نہیں فرماتے جب حضرت نے ان کو دیکھا تو وہ کپڑا جو آپ اوڑھے ہوئے تھے آپ نے اٹھا دیا اور علی کو اس میں لے لیا۔ اور علی چمٹے رہے یہانتک کہ حضرت کا انتقال ہوگیا۔

(۲) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ثقل وعنده عائشۃ وحفصۃ رضی اللہ عنہما اذ دخل علی [illegible] رفع راسہ ثم قال ادن منی فاسند الیہ فلم یزل عنده حتی توفی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری سے صاحب فراش ہوگئے حضرت کے پاس عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما بیٹھی ہوئی تھیں کہ اتنے میں جناب امیر تشریف لائے حضرت نے انہیں دیکھکر اپنا سر اٹھایا اور فرمایا میرے قریب آؤ اور آپ انکے سینہ سے تکیہ لگائے رہے یہانتک کہ وفات پائی۔

جناب امیر کا حضرت کو غسل دینا

(۱) عن علی قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغسلہ غیری فانہ لا یری احد عورتی الا طمست عیناہ (اخرجہ محدث الدہلوی فی ماثبت بالسنۃ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ارشاد فرمایا کہ میرے سوا کوئی مجھے غسل نہ دے ورنہ اسکی آنکھیں جاتی رہیں گی۔

(۲) عن جعفر بن محمد قال کان الماء یجتمع فی جفون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان علی یشربہ (ماثبت بالسنۃ) جعفر بن محمد علیہ وعلی آبائہ السلام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پلکوں میں غسل کا پانی جمع ہوگیا جناب علی نے اسکو پی لیا۔

(۳) سئل علی عن سبب فہمہ وحفظہ قال لما غسلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمع الماء فی جفونہ فرفعتہ بلسانی فازددتہ فادرکت حفظی عنہ (ماثبت بالسنۃ) جناب امیر علیہ السلام سے انکے فہم اور حافظہ کا سبب پوچھا گیا فرمایا جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تو آپ کے پلکوں میں پانی اکٹھا ہوگیا میں نے اسے چوس لیا اس باعث سے میں اپنے آپ میں اب حافظہ کی قوت کو زیادہ پاتا ہوں

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیره هو اول عربی وعجمی صلی

صلے مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو الذی کان لواءه معه فی کل زحف وهو الذی صبر معه یوم فر عنه غیره وهو الذی غسله وادخله قبره (اخرجه احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام مین چار خصلتین ایسی موجود ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے مین نہین اور وہ سب عربی اور عجمی لوگون سے پہلے ہین جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی ہے اور وہ وہ شخص ہین کہ ہر معرکہ مین حضرت کا علم انکے ہاتھ مین رہا ہے اور وہ وہ ہین کہ جس روز سب لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ گئے تو وہ جنگ مین حضرت کے پاس مصائب پر صبر کیے رہے اور وہ وہ ہین کہ جس نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین رکھا +

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجه الدیلمی) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم مجھے غسل دوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھے قبر مین رکھوگے اور جو کچھ کہ میرے ذمہ ہے اسے پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت مین میرے صاحب علم ہو +

حضرت کا جناب امیر پر قیامت کے روز تکیہ کرنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا هو احب الی من الدنیا وما فیها - اما واحدة فهو تکائی بین یدی اللہ عزوجل حتی افرغ من الحساب واما الثانیة فلواء الحمد بیده وآدم ومن ولده تحته واما الثالثة فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی - فاما الرابعة فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عزوجل - واما الخامسة فلست اخشی ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجه احمد) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کو پانچ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ وہ دنیا وما فیہا سے مجھے پیاری ہین اول خدا کے سامنے جب مین حساب دینے کے لیے کھڑا ہونگا - تو وہ میرا تکیہ ہونگے جبتک کہ مین حساب سے فارغ ہوجاؤن دوم لواء الحمد انکے ہاتھ مین ہوگا آدم علیہ السلام اور انکی سب اولاد اسی علم کے نیچے ہوگی سوم وہ میرے حوض کے کنارے کھڑے ہونگے اور جسکو میری امت سے شناخت کرینگے اسے پلائینگے - چہارم وہ مجھے کفن پہنا کر میرے رب کے سپرد کرنے والے ہین - پنجم مجھے اسکا خوف نہین کہ وہ پارسا ہونیکے بعد پھر زنا کیطرف رجوع کرین یا مسلم ہونیکے بعد پھر کافر ہوجائین +

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یجیئنی اللہ یوم القیامۃ متکیا علی علی بن ابی طالب (اخرجه حجۃ الدین خرجہ الامام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی المزیدی فی مناقب الاسحاب)

ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ مجھے اٹھائیگا در آنحالیکہ میں علی ابن ابیطالب پر تکیہ کیے ہوئے ہونگا +

القرآن مع علی

(۱) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ والدیلمی) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ اور دونوں جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہوں۔

(۲) عن شہر بن حوشب کنت عند ام سلمۃ فسلم رجل فقیل من انت قال انا ابو ثابت مولی ابی ذر قالت مرحبا بابی ثابت ادخل فدخل فرحبت بہ وقالت این طار قلبک حین طارت القلوب مطائرھا قال مع علی قالت اصبت والذی نفس ام سلمۃ بیدہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ولقد بعثت ابنی عمرو بن اخی عبد اللہ ابن ابیۃ وامرتھما ان یقاتلا مع علی من قاتلہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان نقر فی حجالنا وفی بیوتنا لخرجت حتی اقف فی صف علی (اخرجہ ابن مردویہ) شہر بن حوشب سے منقول ہے کہ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آکر سلام کیا پوچھا گیا تم کون ہو اس نے جواب دیا میں ابو ذر رضی اللہ عنہ کا غلام ابو ثابت ہوں جناب ام سلمہ نے اسے مرحبا فرما کر داخل ہونیکی اجازت دی اور اچھی طرح سے بیٹھایا اور ارشاد کیا اے ابو ثابت جبکہ لوگوں کے دل اپنی اپنی ہواؤں میں پرواز کر رہے تھے تیرا دل کس کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ اس نے عرض کیا جناب امیر کے ساتھ میرا دل اڑ رہا تھا حضرت ام المومنین نے فرمایا تو صواب پا گیا۔ اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت میں ام سلمہ کی جان ہے مینے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے یہ دونوں جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہونگے ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے مینے اپنے بیٹے عمر اور اپنے بھتیجے عبد اللہ بن امیہ کو حکم دیا تھا کہ جناب امیر کے ساتھ ہو کر انکے لڑنے والوں سے لڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مستورات کو پردوں میں اور گھروں میں بیٹھنے کے لیے حکم دیا ہوا ہے ورنہ میں خود نکلکر علی کی صف میں جا کھڑی ہوتی +

(۳) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ

يقول وقد امتلأت الحجرة من اصحابه ايها الناس يوشك ان اقبض قبضا سريعا فينطلق وقد قدمت اليكم القول معذرة اليكم الا انی مخلف فيكم الثقلين كتاب الله عزوجل وعترتی اهل بيتی ثم اخذ بيد علی فرفعها فقال هذا مع القرآن والقرآن مع ذاك لا يفترقان حتی يردا علی الحوض فاسئلهما ما خلفتم فيهما (اخرجه ابن عقدة) ام المومنين ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب محبوب رب العلمین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں ارشاد فرماتے تھے اور صحابہ کرام سے حجرہ بھرا ہوا تھا اے لوگوں خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب میں اس دار فانی سے رحلت کر جاؤں میں پہلے تمکو کہہ چکا ہوں کہ میں دو بھاری چیزیں تم لوگوں میں چھوڑے جاتا ہوں خدا کی کتاب اور میری عترت اہل بیت پھر علی کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا یہ قرآن کے ساتھ ہے قرآن اسکے ساتھ ہے جبتک کہ حوض پر وارد نہ ہوں۔ یہ ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے میں ان دونوں سے پوچھونگا کہ تمنے ان کے ساتھ میرے بعد کیا سلوک کیا ہے ۞

الحق مع علی

(۱) عن ابی سعيد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع علی (اخرجه ابو يعلی والضيا) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق علی کے ساتھ ہے ۞

(۲) عن عبد الرحمن بن سعيد قال كنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من المهاجرين ومر علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق مع ذا (اخرجه ابن مردويه) عبد الرحمن بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند مہاجرین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہاں جناب امیر گذرے حضرت نے فرمایا حق اسکے ساتھ ہے ۞

(۳) عن ابی ذر الغفاری عن ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ان عليا مع الحق والحق معه لن يزولا حتی يردا علی الحوض (اخرجه ابن مردويه) ابو ذر غفاری جناب ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتی تھیں میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہ تحقیق علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے اور دونوں نہیں زائل ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہوں

(۴) عن ام سلمة قالت كان علی علی الحق من اتبعه اتبع الحق ومن تركه ترك الحق عهدا معهودا قبل يومه هذا (اخرجه ابن مردويه) جناب ام سلمہ سے منقول ہے کہ فرماتی تھیں جناب امیر حق پر تھے جس نے کہ انکی پیروی کی اس نے حق کا اتباع کیا اور جس نے انکو چھوڑا حق کو چھوڑا یہ آج کے دن سے پہلے عہد ہو چکا ہے

(۵) عن ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع علی یدور معہ حیث ما دار (اخرجہ ابن مردویہ) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق علی کے ساتھ ہے پھرتا ہے جہاں علی پھرتا ہے

(۶) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی ان الحق معک والحق علی لسانک وفی قلبک وبین عینیک (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی حق تیرے ساتھ ہے اور تیری زبان پر حق ہے اور تیرے دل میں ہے اور تیری دونوں آنکھوں کے بیچ میں

(۷) عن ابی موسی الاشعری قال اشہد ان الحق مع علی ولکن مالت الدنیا الی اہلہا ولقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہ یا علی انت مع الحق والحق بعدی معک (اخرجہ ابن مردویہ) ابو موسی اشعری کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علی کے ساتھ ہے لیکن دنیا اپنے لوگوں کی طرف پھر گئی ہے بے شک میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یا علی تو حق کے ساتھ ہے اور حق میرے بعد تیرے ساتھ ہے۔

(۸) عن ابن حبان التیمی عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ علیا اللہم ادر الحق معہ حیث دار (اخرجہ ابن مردویہ) ابن حبان تیمی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ تحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ رحم کرے علی پر اے میرے پروردگار حق کو پھیر دے جہاں علی پھرے۔

(۹) عن ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا لما عقر جملہا ودخلت دار البصرۃ فقال لہا اخوہا محمد انشدک اللہ اتذکرین یوم حدثتنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحق لن یزال مع علی وعلی مع الحق لن یفترقا فقالت نعم (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے اونٹ کے جب پاؤں کٹ گئے اور وہ بصرہ کے گھر میں تشریف لے گئیں انکے بھائی محمد نے انہیں خدا کی قسم دیکر پوچھا کہ آپ مجھے اس دن کا ذکر سنائیں کہ آپنے مجھ سے بیان کیا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ حق علی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے فرمانے لگیں ہاں ٹھیک ہے۔

(۱۰) عن مسروق قال سالتنی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا عن اصحاب النہر وعن ذی الثدیہ فاخبرتہا فقالت یا مسروق اتستطیع ان تاتینی بناس ممن یشہد فاتیتہا من کل سبع برجل فشہدوا انہم راوہ فقالت رحم اللہ علیا انہ کان علی الحق ولکنی کنت امراۃ من الاحماء (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) مسروق ناقل ہیں کہ جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا

نے مجھ سے نہروان والون اور ذوالثدیہ کی بات پوچھی مینے انکو جو کچھ کہ خبر تھی سُنائی فرمانے لگین اے مسروق ہو سکتا ہے کہ چند ایسے آدمی لائے جو اسکی گواہی دے سکین مین ہر ایک قبیلہ کا ایک ادمی انکی خدمت مین لیگیا انہون نے گواہی بیان کی کہ ذی الثدیہ کو انہون نے دیکھا ہے جناب ام المومنین فرمانے لگین خدا علی پر رحم کرے وہ حق پر تھے مین ایک ایسی عورت تھی جو اپنے سسرال والون کے بس مین تھی ؞

(۱۱) قیل لما اصیب زید بن صوحان رضی اللہ عنہ یوم الجمل اتاہ علی وبہ رمق فوقف علیہ امیر المومنین فقال رحمک اللہ یا زید فواللہ ما عرفتک الا خفیف المؤنۃ کثیر المعونۃ فرفع الیہ رأسہ فقال وانت فرحمک اللہ فواللہ ما عرفتک الا باللہ عالما وبایاتہ عارفا واللہ ما قاتلت معک من جہل ولکنی سمعت حذیفۃ بن الیمان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی امام البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ الا وان الحق معہ ومتبعہ الا فمیلوا معہ (اخرجہ ابن مردویہ) کہتے ہین کہ جب جمل کے روز زید بن صوحان زخمی ہوگئے ابھی ان مین رمق باقی تھی کہ جناب امیر انکے سرپرست لیف لے گئے اور فرمانے لگے اے زید خدا تجھ پر رحم کرے ہم نے تجھ کو نہیں دیکھا مگر مدد کرنے مین سبکی اور جلدی کرنے والا اور اہل وعیال کے نفقہ مین کثرت سے رنج کی برداشت کرنے والا زید نے یہ سنکر سر اٹھایا اور جواب دیا خدا آپ پر بھی رحم کرے ہمنے آپ کو نہین دیکھا مگر اللہ کے ساتھ زیادہ علم والا اور خدا کی آیات کو زیادہ پہچاننے والا۔ مینے آپکی معیت مین ناواقفیت سے جنگ نہین کی بلکہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی نیکوکارون کے سردار اور بدکارون کے قاتل ہین خدا سے مدد پائی اس نے جسنے کہ انکی مدد کی اور خوار ہوا وہ شخص جس نے انکو چھوڑ بے شک حق انکے ساتھ ہے اور انکے اتباع مین ہے تم نے انہین کیطرف میل کرنا ؞

(۱۲) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا رافع کیف انت وقوم یقاتلون علیا وھو علی الحق وھم علی الباطل یکون حقا فی اللہ جہادھم فمن لم یستطع جہادھم بیدہ فبجاھدھم بلسانہ فمن لم یستطع بلسانہ فبجاھدھم بقلبہ لیس وراء ذلک شیء قال ادع لی ان ادرکتہم ان یعیننی ویقوینی علی قتالھم فلما بایع الناس علی بن ابی طالب وخالفہ معاویۃ قلت ھؤلاء القوم الذین قال فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فباع ارضہ بخیبر فخرج مع علی بجمیع اھلہ وولدہ وکان معہ حتی استشھد علی فرجع الی المدینۃ مع الحسن (اخرجہ ابن مردویہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اے ابو رافع تیرا کیا حال ہوگا جب قوم علی
کے ساتھ جنگ کریگی اور علی حق پر اور یہ لوگ باطل پر ہونگے خدا کی راہ میں ان سے جہاد کرنا حق ہوگا جو
شخص کہ ہاتھ سے جہاد کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ زبان سے انکے ساتھ جہاد کرے۔ اور
جو شخص کہ زبان سے بھی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ دل ہی سے جہاد کرے اسکے سوا اور کوئی
بات نہیں ہے اگر تو ان لوگوں کو پائے تو انکو میری طرف سے دعوت کیجیو کہ وہ میری مدد کریں یا اور یہ ہے
تقویت دین۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے جناب امیر سے بیعت کی اور معاویہ مخالف ہو گئے
میں نے کہا یہ وہی لوگ ہیں جنکا حضرت نے ذکر کیا تھا ابو رافع اپنی خیبر کی زمین بیچکر اور اپنے
اہل و عیال کو ساتھ لیکر جناب امیر کے ہمراہ ہو لیے اور جناب امیر کی شہادت تک انکے ساتھ رہے
پھر جناب امام حسن کے ساتھ مدینہ کو واپس آ گئے ۔

(۱۳) عن عبد اللہ بن عبد اللہ الکندی قال حج معاویۃ فاتی المدینۃ واصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم متوافرون فجلس فی حلقۃ بین عبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن عمر الخلیفۃ المقتول فضرب
بیدہ علی فخذ ابن عباس ثم قال اما کنت احق واولی بالامر من ابن عمک قال وبم قال
لان ابن عم الخلیفۃ المقتول ظلما قال ھذا اذا یعنی ابن عمر اولی بالامر منک لان اباہ قد
قتل قبل ابن عمک فاعرض عن ابن عباس واقبل علی سعد بن ابی وقاص وقال وانت یا سعد
الذی لم یعرف حقنا من باطل غیرنا فیکون معنا او علینا قال سعد انی لما رایت الظلمۃ قد
غشیت الارض قلت لبعیری نخ فانختہ حتی اذا استقرت مصیبۃ قال واللہ لقد قرات
المصحف یوما بین الدفتین وما وجدت فیہ نخ فقال اما اذا ثبت فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت مع الحق والحق معک قال لتجیئنی بمن سمعہ معک او لافعلن قال
ام سلمۃ قال فقام فقاموا معہ حتی دخل علی ام سلمۃ قال فبدأ معاویۃ فی الکلام فقال یا
ام المومنین ان الکذبۃ قد کثرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یزال قائل یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یقل وان سعدا روی حدیثا زعم انک سمعتہ منہ قالت
ما ھو قال زعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت مع الحق والحق معک قالت
صدق فی بیتی قالہ فاقبل علی سعد فقال الآن الوم ما کنت علیہ واللہ لو سمعت ھذا من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زلت خادما لعلی حتی اموت (اخرجہ ابن مردویہ) عبد اللہ بن عبد اللہ
الکندی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ معاویہ حج کرکے مدینہ میں گیا اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اصحابؓ ان پر بکثرت تھے وہ ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جہاں پر عمرو بن العاص اور عبداللہ بن عمر بیٹھے ہوئے تھے
معاویہ نے ابن عباسؓ کی طرف [illegible] کر کے کہنے لگا کہ اے ابن عباس [illegible] جناب امیر [illegible]
زیادہ ترحقدار نہیں تھے ابن عباسؓ نے کہا [illegible] خلیفہ [illegible]
[illegible] ابن عباسؓ نے جواب [illegible] مجھ سے زیادہ [illegible]
تیرے ابن [illegible] سے پہلے [illegible] ابن عباس [illegible] سعد بن ابی وقاص [illegible]
اے سعد تو وہی شخص ہے جس نے کہ ہمارے حق کو ہمارے [illegible] نہیں [illegible] اور ہمارے ساتھ [illegible]
دیا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا جب میں نے دیکھا کہ اندھیرا [illegible] ہو گیا [illegible] اپنے [illegible] کو کہا بیٹھ
جا اور بیٹھ اسکو بٹھا دیا۔ یہاں تک کہ مصیبت ٹھہر گئے معاویہ نے کہا قسم ہے خدا کی [illegible] دن ہم اول
سے آخر تک قرآن شریف کو پڑھا ہے اس میں یہ بیہودہ بات نہیں پائی سعد کہنے لگے جبکہ یہ بات [illegible]
بھی ہو جائے میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب علی علیہ السلام [illegible] فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو حق کے ساتھ
ہے اور حق تیرے ساتھ ہے معاویہ کہنے لگا میرے ساتھ چل تو نے کس کی موجودگی میں [illegible]
ہے ورنہ میں تیرے ساتھ [illegible] سعد نے کہا میں نے جناب ام المؤمنین ام سلمہ [illegible] اس
حدیث کو سنا ہے معاویہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسکے ساتھ اور لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور جناب ام سلمہ کی
خدمت میں گئے معاویہ نے کلام شروع کیا کہ یا ام المؤمنین جھوٹی باتیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کیطرف بہت منسوب ہو گئی ہیں ہمیشہ کہنے والا یہی کہتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے حالانکہ وہ بات حضرت نے نہیں فرمائی ہوتی سعد نے ایک حدیث روایت کی ہے اسکا خیال
ہے کہ آپ نے بھی اس حدیث کو سنا ہے۔ ام المؤمنین نے فرمایا وہ کیا ہے معاویہ کہنے لگا اسکا زعم ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا تھا کہ تو حق کے ساتھ ہے ام المؤمنین فرمانے لگیں سچ
کہتا ہے حضرت نے اس حدیث کو میرے گھر میں ارشاد کیا تھا معاویہ سعد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اب
میں ملامت کے قابل ہوں جو بات پر کہ میں تھا واللہ اگر یہ حدیث میں نے حضرت سے سنی ہوتی تو اپنے مرنے
تک ہمیشہ میں جناب امیر علیہ السلام کا خادم بنا رہتا۔

جناب امیر کا قرآن کی تاویل پر لوگوں سے لڑنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا جلوسا ننتظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد
انقطع شسع نعلہ فرمی بھا الی علی فقال ان منکم من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی

تنزیلہ فقال ابوبکر انا ھو یا رسول اللہ فقال لا فقال عمر انا ھو یا رسول اللہ فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجہ احمد والنسائی ومحی السنۃ البغوی فی شرح السنۃ وابو حاتم وابو یعلی وابن حبان وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والحاکم قال صحیح علی شرط الشیخین) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ استنے میں حضور گھر سے برآمد ہوئے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا جناب امیر علیہ السلام کی طرف ڈالکر فرمایا تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ لوگوں سے قرآن کی تاویل پر جنگ کریگا جس طرح سے کہ میں نے اسکی تنزیل پر جنگ کی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے۔

جناب امیر کا ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنا

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ الدیلمی) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے ارشاد میں (کہ پھر ہم بھی تجھ کو لیجاویں اور ان کو ان سے بدلا لینا ہے) فرمایا ہے کہ یہ آیت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ وہ ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے میرے بعد بدلا لینگے۔

(۲) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ امرتنا بقتال ھؤلاء فمع من قال مع علی ومعہ یقتل عمار بن یاسر (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ہمکو ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہے پس کس کے ساتھ فرمایا علی کے ساتھ اور انکے ساتھ عمار بن یاسر بھی شہید ہونگے۔

(۳) عن علی بن ربیعۃ قال سمعت علیا علی منبرکم ھذا یقول عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ وابن اثیر فی اسد الغابۃ) علی بن ربیعہ کہتے تھے کہ مینے جناب امیر کو تمہارے اس منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا عہد لے لیا ہے۔

(۴) عن سعید بن جنادة عن علی قال امرت بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فاما الناکثون فہم اہل الجمل واما القاسطون فہم اہل الشام واما المارقون فہم اہل النہروان (اخرجہ ابن عساکر) سعید بن جنادہ جناب امیر سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے تین گروہ یعنے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم کیا ہے پس ناکثین اہل جمل ہیں اور قاسطین اہل شام اور مارقین اہل نہروان ہیں ۔

(۵) عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منزل ام سلمة فجاء علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمة ھذا قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے گھر میں تشریف لائے اتنے میں جناب امیر بھی آگئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ یہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنیوالا ہے ۔

(۶) عن علقمة عن عبد اللہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی منزل ام سلمة فجاء علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمة ھذا واللہ قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ ابن عساکر) علقمہ عبد اللہ سے روایت کرتا ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلکر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کیطرف تشریف لا رہے تھے کہ جناب امیر بھی حاضر ہوگئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ واللہ یہ شخص میرے بعد ناکثین اور قاسطین اور مارقین کو مارنیوالا ہے ۔

(۷) عن عقاب بن ثعلبة قال حدثنی ابو ایوب الانصاری فی خلافة عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجہ ابن عساکر) عقاب بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا تھا ۔

(۸) عن مخنف بن سلیم قال اتینا ابا ایوب الانصاری فقلنا قاتلت المشرکین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جئت تقاتل المسلمین فقال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین مع علی (اخرجہ ابن عساکر) مخنف بن سلیم کہتا ہے کہ ہم نے ابو ایوب انصاری سے جا کر کہا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مشرکون کے ساتھ جنگ کرتے رہے ہیں اب آپ مسلمانون کے ساتھ لڑنے کو آئے ہیں کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے علی کی معیت میں ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا ہے ۔

(۹) عن علقمة والاسود قالا اتینا ابا ایوب الانصاری عند منصرفہ من صفین فقلنا یا ابا ایوب

(۲) عن مکحول عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یجعلہا اذنک واعیۃ یا علی فعل
فما نسیت شیئاً سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاماً الا وعیتہ وحفظتہ ولم انسہ۔ اخرجہ الدیلمی
مکحول جناب امیر سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خدا سے التجا کی ہے کہ وہ
سننے والے کان تیرے کانوں کو بنا دے پس خدا نے ایسا ہی کر دیا جناب امیر کا کہنا ہے پھر میں نے اس دن سے
کوئی کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ مجھے یاد نہ رہا ہو۔

(۳) عن ابن عباس قال لما نزلت ہذہ الآیۃ وتعیہا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سألت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی قال علی فما نسیت شیئاً بعد ذلک۔ اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء
وابن المغازلی فی المناقب والثعلبی فی تفسیرہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
اور یاد رکھتا ہے کان سننے والا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خدا سے سوال کیا ہے کہ
یا علی وہ اسے تیرے کان بنا دے۔ جناب امیر فرماتے ہیں اس کے بعد مجھ کو کوئی بات نہیں بھولی۔

(۱۷) افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون (سورۂ سجدہ) ترجمہ: آیا وہ شخص کہ
مومن ہو مثل اس شخص کے ہو سکتا ہے جو فاسق ہے!

(تنبیہ) اخرج الواحدی وابن عساکر من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس۔ واخرج ابن جریر
والحافظ السلفی عن عطاء بن یسار۔ واخرج ابن عدی۔ والخطیب فی تاریخہ من طریق الکلبی عن
ابی صالح عن ابن عباس قال نزلت فی علی۔ والولید بن عقبۃ ابن ابی معیط۔ واخرج الخطیب وابن
عساکر من طریق ابن لہیعۃ عن عمرو بن دینار عن ابن عباس قال انہا نزلت فی علی وعقبۃ ابن ابی معیط
لا الولید (لباب النقول فی اسباب النزول للسیوطی) امام واحدی اور ابن عساکر نے سعید بن جبیر کے
طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور علامہ ابن جریر اور حافظ السلفی نے عطاء بن یسار سے
روایت کیا ہے۔ اور ابن عدی اور خطیب نے اپنی تاریخ میں کلبی کے طریق سے ابی صالح سے کہ اس نے ابن عباس
سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید ابن عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے اور دوسری
روایت میں خطیب اور ابن عساکر لہیعہ کے طریق سے عمرو بن دینار سے اور اس نے ابن عباس سے نقل کیا ہے
کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید بن عقبہ کے حق میں نہیں بلکہ اسکے باپ عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے

(۱) عن ابن عباس قال ان الولید قال لعلی انا احد منک سنانا وابسط لسانا واملأ للکتیبۃ فقال
لہ علی اسکت انما انت فاسق فانزل اللہ تعالی تصدیقاً لعلی افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا۔ قال
قتادۃ ما استووا فی الدنیا ولا عند اللہ ولا فی الآخرۃ ثم اخبر بمنازل الفریقین فقال تعالی اما الذین

لمن الله اکرمک بنزول محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتک و انجح ناقته تفضلا من الله و اکراما لک حتی اناخت ببابک دون الناس ثم جئت بسیفک علی عاتقک تضرب اهل لا اله الا الله فقال یا هذا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنا بقتال ثلاثة مع علی بن ابی طالب الناکثین والقاسطین والمارقین۔ فاما الناکثون فقد قاتلناهم وهم اهل الجمل طلحة والزبیر واما القاسطون فهو منصرفنا من عندهم یعنی معاویة وعمرو بن العاص واما المارقون فهم اهل الطرفاء والنخیلات واهل النهروان والله ما ادری این هم ولکن لابد من قتالهم انشاء الله (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) علقمہ اور اسود کہتے ہیں کہ جب ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم انکے ملنے کو گئے ہمنے انسے کہا اے ابو ایوب بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ پر کرم کیا کہ تمہارے گھر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے اور یہ خدا کی مہربانی خاص تمہارے لیے تھی کہ حضرت کی اونٹنی اور لوگوں کے سوا تمہارے گھر کے دروازہ پر بیٹھ گئی آپ اب اپنے کندھے پر شمشیر رکھکر تشریف لائے ہیں کہ اس سے لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو قتل کریں ابو ایوب کہنے لگے بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو جناب امیر کی معیت میں تین گروہوں کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا تھا وہ لوگ ناکثین اور قاسطین اور مارقین ہیں پس ناکثین اہل جمل یعنے طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے اور قاسطین یہ لوگ ہیں جہاں سے کہ ہم واپس آرہے ہیں یعنے معاویہ اور عمرو بن العاص اور مارقین اہل طرفاء اور نخیلات اور نہروان ہیں واللہ مجھے نہیں معلوم کہ اب وہ کہاں ہیں لیکن انشاء اللہ انکے ساتھ بھی لڑنا ہوگا۔

تنبیہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر کو اپنے عہد خلافت میں تین معرکہ پیش آئے (۱) واقعہ جمل (۲) واقعہ صفین (۳) واقعہ نہروان +

(۱) واقعہ جمل دونوں جانب سے صحابہ کرام تھے۔ اس واقعہ پر گہری نظر کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اصحاب جمل یعنے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما نکث بیعت تو ضرور کیا ہے مگر انکا منشا جناب امیر سے نزع خلافت کا تھا اور نہ لڑنے ہی کا ارادہ تھا۔ بلکہ واقعات پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جنگ میں بھی مبادرت ان سے نہیں ہوئی۔ صرف وہ قاتلان جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے مستدعی تھے جو بخوف جان جناب امیر کی فوج میں آچھپے تھے۔ انہوں نے موقع پاکر دونوں لشکروں کو لڑوا دیا مگر جب جناب امیر نے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کو انکی خطا پر متنبہ کیا تو وہ نادم ہوکر فوراً معرکہ سے علیحدہ ہوگئے اسلیے انکی خطا کو خطا فی الاجتہاد سے علما نے تعبیر کیا ہے۔

(۲) معرکہ صفین میں تمام مہاجر اور انصار جناب امیر کے طرفدار تھے معدودے چند مؤلفۃ القلوب صحابہ امیر معاویہ کی طرفداری کرنے تھے واقعات پر نظر کرنے سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کی منشا اس

جنگ متنازع خلافت کی تھی گو متاخرین انکے فعل کو کسی مضمون سے تعبیر کرین مگر خطائے منکری کا پلہ بھاری رہتا ہے

(۳) معرکہ نہروان مین کوئی صحابی جناب امیر کا مخالف نہین ہوا اسلیے اسکی بحث کرنے کی چندان ضرورت نہین واقعہ جمل کی بحث صفین کے واقعہ کی بحث مین ضمناً درج ہے۔ سو واسطے اہل صفین کے اس فعل کی نسبت مفصل ذیل بحث درج کیجاتی ہے

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اول من یختصم من هذه الامة بین یدی الرب علی و معاویة (اخرجه فخر الاسلام نجم الدین ابو بکر السیلانی المہدی فی مناقب الصحابہ) ابن عمر کہا کرتے تھے کہ اس امت کے لوگون مین سے قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے علی اور معاویہ باہم جھگڑنے کے لیے کھڑے ہونگے

(**تمہید**) یہ امر سچ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف اعلیٰ مدارج تعظیم اور کثرت ثواب کا مجوز اور تزاید حسنات کا موجب ہے۔ کوئی شرف خواہ کیسا ہی کیون نہ ہو اسکی حد تک نہین پہونچ سکتا۔ لیکن ہم اہل سنت وجماعت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا کوئی صاحب خواہ کتنا ہی جلیل القدر کیون نہ ہو معصوم نہین۔ البتہ وہ عظیم الشان اصحاب کبار جنکے فضائل و مناقب متواترات کی حد تک پہونچ چکے ہین محفوظ عن الخطا سمجھے جاتے ہین اور ان بزرگون کی شان مین صدور معصیت کا گمان کرنا سراسر ظن فاسد ہے

اس امر کے متعین کرنے مین کہ وہ افاضل صحابہ کون ہین اور کتنے ہین جنکے فضائل تواتر کی حد کو پہونچ گئے ہین علماء کرام نے نہایت دقت نظر صرف کر کے یہ نتیجہ نکالی ہے کہ جو بزرگ قبل صلح حدیبیہ تک اسلام سے مشرف ہوئے ہین وہ ہر طرح سے افضل و اعلیٰ ہین۔ اسکے بعد پھر کوئی ایسا شخص نہین جو معیار فضل سمجھا جاسکے کیونکہ بعد مین اکثر منافق بھی شریک اسلام ہوگئے تھے۔ چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ سر الجلیل مین لکھتے ہین "در میان صحابہ جہت تقدم را موجب کلام اللہ لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا است و بعد ازان باید کرد زیرا کہ قدر تقدم و سبق بقدر وقت احتیاج اسلام و تقویت آن بیشتر چنانچہ حدیث قال صدقتنی فلم کذبت و لا نشان دارد۔ پس باین اعتبار کسانیکہ قبل از ہجرت باعمال اسلام قیام نمودہ اند افضل باشند از من بعد خود مثل ابوبکر و عمر و عثمان و علی و حمزہ و جعفر و عثمان بن مظعون و طلحہ و زبیر و مصعب بن عمیر و عبد الرحمن بن عوف و خباب و ابن مسعود و سعید بن زید و زید بن حارثہ و ابو عبیدہ و بلال و سعد و عمار بن یاسر و ابو سلمہ بن عبد الاسد و عبد اللہ بن جحش و غیرہم من نظائرہم بعد ازان اہل العقبہ باز اہل بدر بعد ازان مشاہد احد تا آنکہ نوبت بصلح حدیبیہ رسید زیرا کہ انزال سکینہ و صفائی قلوب ایشان منصوص نص قرآنی است اما بعد ازان باب بالقطع منسج

مشہدے نیست کہ در فضل بران بودہ باشد بر اگر درین مشہد جماعت منافقان بود. قولہ تعالی وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ) انتہی کلامہ رحمۃ اللہ علیہ) جہانتک نصوص قرآنی کو دیکھا جاتا ہے تو وہ بھی انہیں بزرگون کی علو شان کے متعلق پائے جاتے ہین۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکھتے ہین قال اللہ تبارک و تعالی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تریہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا۔ سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التوراۃ و مثلہم فی الانجیل الآیۃ فہذہ صفۃ من بدر الی تصدیقہ والایمان بہ وآزرہ و نصرہ ولصق بہ و صحبہ ولیس کذلک جمیع من راٰہ ولا جمیع من اٰمن وستری منازلہم من الدین والایمان وفضل ذوی الفضل والتقدم منہم فاللہ تعالی فضل بعض النبیین علی بعض وکذلک سائر المسلمین قال اللہ تبارک و تعالی السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ یعنے پروردگار تعالی شانہ فرماتا ہے محمد اللہ کا رسول ہو اور جو اسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل آپس مین تو دیکھے انکو رکوع مین اور سجدہ مین ڈھونڈتے ہین اللہ کا فضل اور اسکی خوشی نشانی انکی مونہہ پہ ہے سجدہ کے اثر سے یہ کہاوت ہو ان کی توراۃ مین اور یہ کہاوت ہو انکی انجیل مین۔ لیس یہ ان لوگون نے حضرت کی تصدیق اور مدد مین مبادرت کی ہو اور آپ کی صحبت مین رہے ہین انکی یہ صفت ہو جسکو خدا تعالے نے اپنی کلام پاک مین بیان فرمایا ہے اور ہر ایک شخص کہ جس نے حضرت کو دیکھا ہے ایسا نہین ہو اور نہ ہر ایک شخص جو ایمان لایا ہے ایسا ہو سکتا ہے۔ عنقریب ہی کہ دین و ایمان مین تو انکے درجون کو دیکھے گا۔ اور صاحبان فضل کی فضیلتین اور انکے تقدم کو شناخت کریگا۔ پس خدا تعالے نے بعض نبیون کو بعض پر فضیلت دی ہے اسی طرح سے تمام مسلمانون کو ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ خدا تعالی فرماتا ہے جو لوگ قدیم مین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو انکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ٭

اس آیت کی تفسیر علامہ موصوف ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین السابقون الاولون من المہاجرین والانصار ہم الذین صلوا القبلتین یعنے سابقون الاولون سے وہ لوگ مراد ہین جن لوگون نے دونون قبلون کی جانب نماز پڑھی ہے ٭

اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہو کہ الذین بایعوا بیعۃ الرضوان یعنے سابقون الاولون سے وہ لوگ مراد ہین جو بیعت رضوان سے مشرف ہوے ہین

اور انکی تعداد کی نسبت علامہ ابن عبد البر لکھتے ہین عن سالم بن ابی الجعد قال سألت جابر بن عبد اللہ

رضی اللہ عنہ من اصحاب الشجرۃ قال کنا الفا وخمسمائۃ یعنے سالم بن ابی الجعد کہتے ہین کہ مینے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اصحاب شجرہ کی تعداد کی نسبت پوچھا وہ فرمانے لگے ہم پندرہ سو آدمی تہے۔ دوسری روایت مین ہے عن عمرو قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یقول کنا الفا واربعمائۃ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیار اھل الارض یعنے عمرو روایت کرتے ہین کہ مینے جابر بن عبد اللہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تہے کہ ہم صلح حدیبیہ کے روز چودہ سو آدمی تہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ تم آج کے دن تمام زمین کے باشندون سے بہتر ہو ✣

گو بظاہر ان دونون حدیثون مین تعداد کی نسبت فرق ہے لیکن کہا جاسکتا ہے کہ چودہ سو سے کم اور پندرہ سو سے زیادہ صحابی نہین تہے ✣

پس جو اصحاب کبار کہ ان مشاہد مین حاضر ہوئے ہین وہ بے شبہ قطعی جنتی اور افاضل صحابہ ہین۔ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین۔ قال ابو عمر قال اللہ تعالی لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ومن رضی اللہ عنہ لم یسخط علیہ ابدا ان شاء اللہ تعالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یلج النار احد شہد بدرا والحدیبیۃ یعنے ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ پروردگار عالم جل جلالہ فرماتا ہے (خدا راضی ہوا مومنون سے جبکہ انہون نے درخت کے نیچے تجہ سے بیعت کی) اور جس سے کہ خدا راضی ہوا اسپر کبہی ناراض نہین ہوگا۔ انشاء اللہ تعالی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ہرگز وہ شخص دوزخ مین نہین ڈالا جائیگا جو بدر اور حدیبیہ مین حاضر ہوا ہے ✣

غرضکہ یہ فضائل ان بزرگون کے ہین جو صلح حدیبیہ تک مشرف باسلام ہوئے ہین۔ اگرچہ بعد مین بہی جو اصحاب کہ مشرف باسلام ہوئے ہین انکے فضائل ومناقب بہی حصر مین نہین آسکتے خاصکر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف اور صحبت کا ثواب ایسا ہے کہ جسکے سامنے سب خوبیان گرد ہین ✣

تاہم باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت کے کل صحابہ کا محفوظ عن الخطا سمجہنا بدیہیات اور معتقدات سلف صالحین کے برخلاف ہے علامہ سعد الدین التفتازانی علیہ الرحمۃ شرح مقاصد مین لکہتے ہین اذ لیس کل صحابی معصوما وکل من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر موسوما یعنے جبکہ کل صحابی معصوم نہین اور نہ ہر ایک شخص کہ جسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے نیکی کا نشان رکہنے والا ہے ✣

مسطح بن اثاثہ کا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے قذف مین شریک ہونا۔ اور حاطب بن ابی بلتعہ کا آنحضرت کے راز کا افشا کرنا۔ اور کفار مکہ کی طرف پوشیدہ خط لکہکر روانہ کرنا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کا شرب خمر کرنا۔ اور ایک صحابی کا غزوہ خیبر مین خودکشی کرنا۔ اور ایک صحابی کا زنا کرنا۔ اور ایک صحابی کا منع زکوۃ کرنا۔ اور بعض عرب کے قبائل کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد مرتد ہوجانا جنکی تنبیہ کیلیے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کشی فرمائی۔ ایسے واقعات میں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کل صحابہ محفوظ عن الخطا نہیں تھے۔ اور ان امور کا بعض صحابہ سے سرزد ہونا۔ محفوظ عن الخطا ہونے کے متناقض ہے ✦

جب بعض صحابہ کا یہ حال ہے تو پھر کوئی ایسی وجہ لاحق ہے کہ جسکی وجہ سے ہم امیر معاویہ کو خلیفہ برحق کی بغاوت کرنے میں معذور یا خطی مجتہد تصور کریں اور انکے اس فعل کو معصیت قرار دینے میں کونسی قباحت لازم آتی ہے

(تبصرہ) امیر معاویہ افاضل صحابہ میں سے شمار نہیں کیے جاتے۔ وہ نہ ہجرت میں شریک ہوے نہ بدر میں نہ بیعت رضوان میں انکو مناقب مخصوص تصور کیے جاوین انکا اسلام تو بعد مکہ کی فتح کے ہوا ہے جس میں بقول شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ منافق بھی شریک اسلام ہو گئے تھے علامہ ابن عبد البر استیعاب میں بذیل ترجمہ امیر معاویہ تحریر کرتے ہیں هو وابوه من مسلمة الفتح یعنی امیر معاویہ اور انکے والد ابوسفیان اور انکا بھائی فتح مکہ کے مسلمانون میں سے تھے ✦

امیر معاویہ عدہ صحابہ۔ بلکہ مولفۃ القلوب کے گروہ سے سمجھے جاتے ہیں قال ابو عمر معاویہ وابوہ من المولفۃ القلوب (استیعاب للعلامہ ابن عبد البر و اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر الجزری و اصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر و تاریخ الخلفاء للسیوطی) ہاں اس صحبت پر انکے ارتکاب کو بوجہ شرف صحبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت نبوی و معافی مرتضوی اور عفو خدا کا امیدوار سمجھنا چاہیے اور انکو بد الفاظ سے یاد کرنا سخت برائی ہے ✦

البتہ انکو ماجور اور انکے اس فعل کو خطائی الاجتہاد سمجھنے پر چند اعتراض وارد ہوتے ہیں ✦

(اولًا) ظاہر ہے کہ کل صحابہ مجتہد نہیں تھے چنانچہ علامہ شہاب الدین احمد بن قاسم العبادی آیات بینات میں لکھتے ہیں (الصحابة تنقسم الی مجتهدين وعوام) یعنی صحابہ کی دو قسمیں ہیں مجتہدین اور عوام پھر امیر معاویہ کی چند محدثات کے سوا جنکی تفصیل ہم آگے چلکر بیان کرینگے انکے اجتہاد کی کوئی نظیر نظر نہیں آتی جسکی وجہ سے ہم انکو صحابہ مجتہد کے زمرے سے شمار کر سکیں۔

(دوم) اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ امیر معاویہ مجتہد ہی تھے۔ لیکن یہ امر ضروری ہے کہ مجتہد کے قیاس کے لیے ادلہ اربعہ شرعیہ یعنی کتاب و سنت و اجماع سے کسی دلیل کا ماخذ ہونا لازم ہے۔ مگر انکے اس فعل میں (یعنی خلیفہ وقت سے محاربہ کرنے میں) ادلہ مذکورہ سے کسی شرعی دلیل کا ماخذ ہونا نہیں ثابت ہوتا کہ امیر معاویہ نے خلیفہ وقت کی اطاعت سے انحراف کرنے میں کسی آیت یا حدیث یا مسئلہ اجماعی سے تمسک کیا ہو۔

(سوم) مجتہد کو اپنے اجتہاد کے کرنے میں یا کسی کو راہ صواب کی طرف مائل کرنے میں شمشیر نکالنا۔ اور معرکہ قتال گرم کرنا ہزار ہا بے گناہ مسلمانوں کی جان تلف کرنی ہرگز جائز نہیں ✦

(چہارم) وہ حیلہ جس سے معاویہ اور انکے متبعین کو معذور ٹھیرانے کی ہمیشہ کوشش کی جاتی ہے صرف یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص کے طالب تھے۔ نہ خلیفہ وقت سے نزاع خلافت کے۔ علامہ ابن حجر نے اسی بات پر زور ڈالا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے معرکہ آرائی صرف قتلۂ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے طلب کرنے کے لیے تھی چنانچہ وہ صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں ومن اعتقاد اهل السنة والجماعة ان ماجرى بين معاوية وعلى من الحروب فلم يكن المنازعة فى الخلافة للاجماع على حقيتها لعلى یعنے اہل سنت وجماعت کے اعتقاد میں سے ہے کہ جو محاربات امیر معاویہ اور جناب علی کے درمیان واقع ہوئے ہیں وہ خلافت کا جھگڑا نہیں تھا کیونکہ جناب علی کی خلافت کے حق ہونے پر اجماع ہو چکا تھا۔ علامہ ابن حجر اور انکے بعض ہم خیال بزرگوں کو اسلیے یہ مسلک اختیار کرنا پڑا ہے تاکہ یہ خیال کیا جائے کہ جس غرض کے لیے جناب صدیقہ اور طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم نے جناب امیر پر خروج کیا تھا۔ اسی غرض میں امیر معاویہ بھی شریک سمجھے جائیں۔ تاکہ صحاب جمل کی برأت پر جو دلائل قائم ہو سکتے ہیں وہی انکی برأت پر قائم ہو سکیں۔

لیکن یہ بالکل خلاف نفس الامر ہے۔ واقعات چھپائے سے چھپ نہیں سکتے۔

(اوّلاً) اس امر پر تمام اہل سنت وجماعت کا اتفاق نہیں ہے کہ امیر معاویہ کی غرض اس قتال وجدال سے جناب عثمان کے قاتلوں کا طلب کرنا تھا۔ اور خلافت پر تنازع نہیں تھا۔ چنانچہ عبد الشکور السالمی رحمۃ اللہ علیہ التمہید فی بیان التوحید میں لکھتے ہیں وقال اهل السنة والجماعة بان معاوية فى حال حيوة على ومن تابعه كانوا مخطئين فى دعوى الامارة والبيعة باغين فى المقاتلة مع على یعنے اہل سنت وجماعت کہتے ہیں کہ معاویہ اور انکے پیرو جناب علی کی زندگی میں امارت اور بیعت کے دعوی کرنے میں خطاوار تھے اور جناب علی کے ساتھ جنگ کرنے میں باغی تھے۔

بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ سرہ سیف المسلول میں لکھتے ہیں وبعض گویند کہ معاویہ را ابتدا طلب قاتلان عثمان میکرد ودر آخر طلب خلافت ہم نمودہ بود وبصحت خلافت علی قائل نبود میگفت کہ بیعت اوباشان با علی معتبر نیست واہل حل وعقد از صحابہ مثل طلحہ وزبیر وغیرہ کہ بیعت کردہ بودند باکراہ کردہ بودند ولہذا نقض بیعت نمودند ومعاویہ از پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم شنیدہ بود واذا ملکت فارفق بهم ازینجہت او را طمع خلافت بہم رسیدہ بود واز اہل شام بیعت گرفتہ بود۔

(دوم) اگر امیر معاویہ کا مقصود محض قصاص کا طلب کرنا تھا۔ تو لازم تھا کہ انکی ہمت صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے طلب کرنے ہی پر مقصور ہوتی اور اسی پر اکتفا کی جاتی تسخیر ملک اور بیت المال میں دست درازی نہ کرتے لوگوں سے اپنے نام کی بیعت نہ لیتے اور قیصر الروم کو مال کثیر دیکر جناب امیر کے ساتھ

جنگ کرنے کیلئے اسے صلح نکرتے۔ مسعودی علیہ الرحمۃ مروج الذہب میں لکھتے ہیں قد کان معاویۃ صالح ملک الروم علی مال یحملہ الیہ لشغلہ بعلی یعنے امیر معاویہ نے ملک روم کو مال دیکر اسلیے صلح کر لی تھی تا کہ علی کے ساتھ جنگ کرنے میں مشغول ہوں۔ اور اپنے عامل عمرو بن العاص کو بھیجکر جناب امیر کے عامل محمد ابن ابی بکر سے مصر کو چھین لیتے۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ میں علامہ ابن اثیر الجزری بذیل ترجمہ عمرو بن العاص لکھتے ہیں۔ ثم سیرہ معاویۃ الی مصر فاستنقذھا من ید محمد بن ابی بکر وھو عامل لعلی علیھا واستعملہ معاویۃ علیھا یعنے پھر امیر معاویہؓ نے اسکو مصر کی طرف روانہ کیا اور اسنے مصر کو محمد بن ابی بکر کے ہاتھ سے چھین لیا۔ اور وہ جناب علی کیطرف سے اسپر عامل تھے پھر امیر معاویہ نے امیر عمرو بن العاص کو اپنا عامل مقرر کیا۔ یہ اور نیز اسی قسم کے صدہا دیگر واقعات ایسے موجود ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کو در اصل خلافت کی طمع تھی ✣

(سوم) جبکہ تحکیم ہو چکی تھی اور عمرو بن العاص نے ابو موسی کو مغالطہ دیکر بحق امیر معاویہ فیصلہ کیا تھا تو ضعیف سے ضعیف روایت بھی اسکی تائید نہیں کرتی۔ کہ امیر معاویہ نے اسی ناجائز تحکیم پر عمرو بن کو سرزنش کی ہو۔ پس اگر امیر معاویہؓ مدعی خلافت نہیں تھے تو ایسی ناجائز تحکیم پر کیوں راضی ہو گئے تھے ✣

(چہارم) جب امام حسن نے خلافت سے دستکش ہو کر امارت عامہ انکے سپرد کی۔ اور امیر معاویہ کو ان کے حسب منشاء اقتدار کلی حاصل ہو گیا۔ تو آیا کسی ضعیف روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ پھر کبھی امیر معاویہ نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی جستجو کی ہے۔ یا اس جماعت پر قصاص کے جاری کرنے کا حکم مشتہر کیا ہے۔ باوجودیکہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے امیر معاویہ کی امارت عامہ تک چھ سال سے زیادہ کا زمانہ نہیں گذرا تھا اور یہ امر ہرگز خیال میں نہیں آتا کہ اس قلیل مدت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کلہم راہی ملک عدم ہو گئے ہوں اور اس جماعت کثیر میں سے ایک متنفس بھی زندہ نہ رہا ہو جس سے قصاص طلب کیا جاتا ✣

خیر بطریق تنزل ہم بھی تسلیم کر لیتے ہیں کہ امیر معاویہ کا مقصود اس محاربہ سے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو طلب کرنا تھا۔

اب ہم یہ پوچھتے ہیں کہ اگر اس بغاوت میں امیر معاویہ کو معذور سمجھا جائے تو انکے مقلدین کو بھی معذور خیال کرنا چاہیے دلیل بصورت ذیل ✣

(الف) اگر کوئی شخص بادشاہ اسلام سے بدین وجہ بغاوت اختیار کرے کہ چونکہ یہ بادشاہ فلاں مقتول مسلمان کے قاتلوں سے قصاص نہیں لیتا اسلیے میں اسکے ساتھ جنگ کرتا ہوں اور میں اس امر میں

مین امیر معاویہ کا مقلد ہون۔ تو آیا کوئی فقہی جزئیہ اسکی تائید کے لیے پیش کیا جاسکتا ہے یا کوئی عالم اس تقلید مین اسکو معذور سمجہ سکتا ہے ✦

(ب) مقتول کے خون کے لیے عند الشرع دعوی کرنا محض اسیطرح سے جائز ہے کہ قاضی کیطرف رجوع کیا جائے اور شہود پیش کر کے دعوی کو پایۂ ثبوت تک پہونچایا جائے اور پہر شریعت کے فیصلہ کو تسلیم کیا جائے۔ نہ یہ کہ بادشاہ وقت پر شمشیر نکالی جائے اور اسکی معزولی کے درپے ہوا جائے ✦

(ج) اگر اس بغاوت کو خطائی الاجتہاد (یعنے ایسا عمل کہ جسکے کرنے سے مجتہد کو باوجود خطا کے بھی ایک ثواب حاصل ہوتا ہے اور وہ عند اللہ معذور بلکہ ماجور ہوتا ہے) تصور کیا جائے۔ تو بالفرض اگر جناب امیر علیہ السلام اس معرکہ قتال مین مثل اپنے دیگر ہمراہی صحابیون کے شہید ہوجاتے تو ضرور ہے کہ جناب امیر کا قتل بھی خطائی الاجتہاد ہوتا اور حضرت امیر کے قاتل اشقی الآخرین کو بھی عند اللہ معذور بلکہ ماجور سمجھا جاتا (نعوذ باللہ من ہذہ الاعتقاد)

(د) اگر امیر معاویہ اس بغاوت مین مخطی ماجور تہے تو انکے لشکر سے جس نے کہ جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے اسکو بھی مخطی ماجور کہنا پڑیگا۔ کیونکہ یہ فعل اسنے بغرض اتباع امیر معاویہ کیا ہے ✦

(ھ) ولو فرضنا اگر جناب امیر علیہ السلام سے جنگ کرنا خطائی الاجتہاد تہا۔ تو کیا جناب امیر کی شان اقدس مین برسر محراب و منبر سب و شتم کرنا بھی خطائی الاجتہاد تہا۔ عن سعد ان معاویۃ امرہ فقال ما یمنعک ان تسب اباتراب فقال اما ذکرت ثلاثا قالہن لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فقال لہ خلفتنی مع النساء و الصبیان فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ فتطاولنا فقال ادعوا لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ہذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء اہل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرہم) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر معاویہ نے انکو جناب ابوتراب علیہ السلام پر سب کرنے کے لیے حکم کیا اور کہا تم انپر سب کیون نہین کہتے سعد نے کہا کیا مینے تم سے تین باتون کا ذکر نہین کیا کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کی ہین حضرت نے علی کو بعض غزوات میں جبکہ اپنے عقب مین چہوڑا۔ تو انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجہے عورتون اور لڑکون کے پاس چہوڑے جاتے ہین حضرت نے ان سے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجہ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسے سے مگر نبوت میرے بعد نہین ہے اور مینے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے جو خدا اور خدا کے رسول سے پیار کرتا ہے۔ پس ہم علم کیطرف نظر بجہے

اور آپنے ارشاد کیا علی کہان ہین دعا کی خدمت مین آشوب چشم ہی سے حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون مین لگاکر علم انکو دیا۔ اور اللہ نے انکو فتح دی اور جب یہ آیت نازل ہوئی۔ پس کہدے آؤ بلائین ہم اپنے بیٹون کو اور تمہاری بیٹون کو اور اپنی عورتون کو اور تمہاری عورتون کو اور اپنی جانون کو اور تمہاری جانون کو حضرت نے علی فاطمہ اور حسنین کو بلاکر فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہین ❊

یہ حدیث تو صحاح کی ہمنے پیش کی ہے اسی قسم کی صدہا حدیثین ہین جن سے کہ ثابت ہوتا ہے امیر معاویہ نے اس بدعت کو خطبہ مین ایجاد کیا تہا۔ جو خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے عہد تک جاری رہی۔ اور اس نامور خلیفہ نے اسکو منسوخ کیا یہ ایسے واقعات محققہ ہین کہ جس سے کسی نے انکار نہین کیا پس کیا یہ امور قبیحہ اور بدعت سیئہ بہی خطائی الاجتہاد ہو سکتے ہین۔ حاشا وکلا۔

اکثر لوگون کو مفصلۂ ذیل اوہام مین سے ایک نہ ایک وہم نے اس محاربہ کو خطائی الاجتہاد کہنے کی طرف مائل کیا ہے جنکی تفصیل مع جوابات درج ذیل ہے ❊

(پہلا وہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جائے تو اس سے اہل شام کی تکفیر لازم آتی ہے اور یہ امر حد تک پہونچ جاتا ہے ❊

لیکن یہ وہم بالکل بادر ہوا ہے۔ اور ادنیٰ تامل سے رفع ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ وقت سے محاربہ کرنا معصیت ہے نہ کفر اور حدیث حربک حربی کفر پر دال نہین چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ کے بارہوین باب مین شرح وبسط کے ساتھ اسپر بحث کی ہے۔

عوام صحابہ سے صدور معصیت کا گمان کرنے مین کسی قسم کا محذور شرعی لازم نہین آتا۔ ولید بن عقبہ بن معیط کا شارب خمر ہوکر حد شرعی کو پہونچنا کتب رجال سے ثابت ہے عن ابی جعفر محمد بن علی قال جلد علی الولید بن عقبۃ فی الخمر اربعین جلدۃ (استیعاب واسد الغابہ واصابہ) یعنے امام ابو جعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ وعلی آبائہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ولید بن عقبہ کو شراب پینے پر چالیس درے لگائے تہے اسیطرح سے مسطح بن اثاثہ کا جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا کے افک مین کوشش کرنا اور قذف کی حد کو پہونچنا بہی انہین کتابون سے واضح ہے وکان ممن خاض فی الافک علی عائشۃ فجلدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ) یعنے مسطح بن اثاثہ ان لوگون مین سے تہا جو جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت بہتان کے مشہور کرنے مین کوشش کیا کرتا تہا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو درے لگوائے ان امور سے نہ یہ لوگ درجہ صحابیت سے ساقط ہو گئے اور نہ کافر ہو گئے۔ اگر ہے تو صرف اس قدر کہ بعض خطا وقوع مین آئے اور صدور معصیت سے آدمی کافر نہین ہو سکتا صحابیت کا شرف

ایسا ہے کہ کسی معصیت سے بجز ارتداد کے زائل نہیں ہو سکتا۔

(دوسرا وہم) چند صحابہ اس محاربہ میں امیر معاویہ کے شریک تھے۔ جب امیر معاویہ کے اس فعل کو خطائے منکر اور معصیت قرار دیا جائے تو ان اصحاب کا امیر معاویہ کے ساتھ معصیت پر اتفاق کرنا لازم آئیگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر ایسا گمان فاسد زیبا نہیں ہے۔

یہ وہم اکثر عدم تتبع کتب سیر اور احادیث کی وجہ سے ناشی ہوتا ہے۔ اگر بنظر امعان کتب سیر اور رجال کو دیکھا جائے تو بجز عمرو بن عاص اور بشیر بن نعمان کے کوئی صحابی اس امر میں امیر معاویہ کا شریک نظر نہیں آئیگا۔ اور یہ دونوں صاحب افاضل صحابہ میں سے شمار نہیں کیے جاتے۔ حرب صفین میں تمام انصار و مہاجرین اور بدریین جناب امیر علیہ السلام کے رلقۂ اطاعت میں دکھائی دیتے ہیں۔

اگرچہ بعض اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اس باہمی مقاتلہ سے کہ دین میں ایک امر جدید تھا اور وہ کفار سے جہاد کرنے کے خوگر ہو چکے تھے۔ کنارہ گزین ہو گئے تھے۔ لیکن انکی کنارہ گزینی اس وجہ سے نہیں تھی کہ وہ جناب امیر کی خلافت میں شک و شبہ کرتے تھے۔ بلکہ انہیں بزرگواروں سے اس کنارہ گزینی کے متعلق انکی ندامت اور جناب امیر کے ساتھ شرکت نہ کرنے پر حسرت ثابت ہے۔ اسد الغابہ میں علامہ ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں عن عبداللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا الا انی لم اقاتل الفئة الباغیة یعنے عبداللہ بن حبیب اپنے والد سے ناقل ہے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو کہنے لگے میرے دل میں دنیا کی کوئی حسرت باقی نہیں رہی مگر یہ کہ میں باغی گروہ سے نہیں لڑا۔ عن حبیب بن ابی ثابت عن ابن عمر انہ قال ما اسیٰ علی شیء الا انی لم اقاتل مع علی بن ابی طالب الفئة الباغیة یعنے حبیب بن ابی ثابت کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مجھے کسی بات کی حسرت باقی نہیں رہی مگر یہ کہ جناب امیر کے ساتھ ہو کر میں باغیوں کے گروہ سے نہیں لڑا۔

عن خیثمۃ بن عبدالرحمن قال سمعت سعد بن مالک وقال لہ رجل ان علیاً یقع فیک انک تخلفت عنہ فقال سعد واللہ انہ لرای رأیتہ واخطأ رأیی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک) خیثمہ بن عبدالرحمن کہتا ہے کہ سعد بن مالک سے کسی نے کہا کہ جناب امیر تمکو اچھا نہیں کہتے کیونکہ تم نے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے۔ سعد کہنے لگے یہ بھی ایک رای تھی جو میں نے سوچی تھی لیکن میری رائے غلط نکلی۔

اگرچہ بعض صحابہ بتقاضائے بشریت ابتدا میں جناب امیر سے کنارہ گزین تھے مگر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقع ہونے سے انکی مخالفت اور کنارہ گزینی جاتی رہی تھی قال الشعبی ما مات مسروق

امنوا (خرجہ الواحدی) وکذا فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ ولید جناب امیر سے کہنے لگا مین تم سے تیز نیزہ والا ہون۔ اور تیز زبان ہون اور بہاری تلوار والا ہون جناب امیر نے اس سے فرمایا خاموش رہ تو تو فاسق ہو پس خدا تعالیٰ نے جناب امیر کی تصدیق کے لیے یہ آیت نازل فرمائی۔ آیا ہوسکتا ہے وہ شخص کہ مومن ہو مثل اس شخص کے جو کہ فاسق ہے! قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین۔ وہ دونو ہرگز نہ دنیا مین نہ خدا کے پاس آخرت مین برابر ہوسکتے ہین۔ پہر خدا نے فریقین کے مرتبہ سے خبردار کیا ہے اور فرمایا ہے۔ پر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین +

(۲) قال حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ ۵ انزل اللہ الکتاب العزیز فی علی وفی الولید قرانا + فتبوٰ الولید من ذالک فسقا + وعلی متبوء ایمانا + لیس من کان مؤمنا عرف اللہ + کمن کان فاسقا خوانا + سوف یجزی الولید خزیا ونارا + وعلی لاشک یجزی جنانا + فعلی یلقی لدی اللہ عزا + والولید یلق ہناک ہوانا + خدا نے عزت والی کتاب کو علی اور ولید کے حق مین نازل فرمایا۔ اور ولید کا فسق ٹہکانا جتایا۔ اور علی کا ایمان ٹہکانا بتایا۔ نہین ہے وہ شخص جو کہ ایمان والا ہے اور جس نے خدا کو پہچانا مثل اس شخص کے جو فاسق اور خائن ہو عنقریب دوزخ مین ولید رسوا کیا جائیگا۔ اور علی کو بیشک جنت مین جزا ملیگی پس علی خدا سے عزت کے ساتھ ملینگے۔ اور ولید وہان رسوا ہوگا +

{۱۸} اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وجاھد فی سبیل اللہ لایستون عند اللہ (سورۃ توبہ) کیا کر دانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کی مانند جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اسکی راہ مین جہاد کیا نہین ہین وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک +

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نزلت ھذہ الاٰیۃ فی علی والعباس (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب علی اور عباس کے حق مین نازل ہوئی ہو۔

(۲) اخرجہ ابو حاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مندۃ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی فی سننہ والسیوطی فی الدر المنثور والحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابہ قالوا ان علیا والعباس وطلحۃ ابن ابی شیبۃ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیھا فقال علی لا ادری لقد صلیت ستۃ اشھر قبل الناس وانا صاحب الجہاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ تعالیٰ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن اٰمن باللہ و

حتے تاب الی اللہ تعالیٰ من تخلفہ عن القتال مع علی (اسد الغابہ) یعنے شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مسروق رضی
اللہ عنہ نہین فوت ہوئے جبتک کہ انھون نے خدا کی جناب مین جناب امیر سے جنگ مین مخالفت کرنے سے توبہ نہین کی
(تیسرا وہم) امیر معاویہ کی نسبت خطاء منکر تجویز کرنے سے الصحابۃ کلھم عدول کا کلیہ ٹوٹتا ہے جس سے امور
دین مین ایکبڑا بھاری تزلزل پیدا ہوجاتا ہے اور روایات کا سلسلہ درہم و برہم ہوجاتا ہے ÷
لیکن الصحابۃ کلھم عدول سے محفوظون عن المعاصی کے معنے مراد نہین لیا۔ بلکہ عدل فی الروایۃ مراد لیا ہے
چنانچہ علامہ تاج الدین السبکی رحمۃ اللہ علیہ جمع الجوامع مین لکھتے ہین والاکثر علی عدالۃ الصحابۃ وقیل
کغیرھم وقیل الی قتل عثمان وقیل الامن قاتل علیا یعنے اکثر علما صحابہ کی عدالت کے قائل ہین۔
بعض یہی کہتے ہین کہ صحابہ بھی عدالت مین دوسرون جیسے ہین بعض نے یہ کہا ہے کہ جناب عثمان رضی
اللہ عنہ کے قتل تک سب صحابہ عادل تھے اور بعض کہتے ہین کہ سب صحابہ عدول ہین مگر وہ لوگ جو جناب
امیر سے لڑے ہین وہ عدول نہین ÷

اس عبارت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ الصحابۃ کلھم عدول سے صرف عدل فی الروایۃ مراد ہے اگرچہ اس مین بھی بعض
ائمہ نے کلام کیا ہے ÷

عبارت مندرجۃ الصدر جمع الجوامع کا متن ہے۔ علامہ جلال الدین المحلی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نصف آخر تفسیر
جلالین نے جو اس کتاب پر شرح لکھی ہے جو شرح جمع الجوامع کے نام سے مشہور بین العلماء ہے اسکی
عبارت کو ملاحظہ کیا چاہیے۔ وہ لکھتے ہین والاکثر من العلماء السلف والخلف علی عدالۃ الصحابۃ فلا
یبحث عنہا فی روایۃ ولا شہادۃ لانھم خیر الامۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم خیر الامۃ قرنی رواہ الشیخان
ومن طرأ لہ منھم قادح کسرقۃ او زنا عمل بمقتضاہ وقیل ھم کغیرھم فیبحث عن العدالۃ فیھم فی الروایۃ
والشہادۃ الامن یکون ظاھر العدالۃ او مقطوعھا کالشیخین وقیل ھم عدول الی حین قتل عثمان
ویبحث عن عدالتھم من قتلہ لوقوع الفتن بینھم من حینئذ وفیھم ممسک عن خوضھا وقیل ھم
عدول الامن قاتل علیا فھم فساق لخروجھم علی الامام الحق (ملخصاً) ترجمہ اکثر علماء سلف و خلف
عدالت صحابہ کے قائل ہین کہ روایت اور شہادت مین انکی عدالت سے بحث نکرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ تمام امت
سے بہتر ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام امت سے بہتر میرا زمانہ ہے اس حدیث کو شیخین یعنے
بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اگر کسی صحابی سے کوئی فعل بد سرزد ہوا ہو تو اسکے موافق عمل
کیا جائیگا۔ بعض علماء کہتے ہین کہ صحابہ بھی روایت شہادت مین مثل دیگر اشخاص کے ہین انکی
عدالت سے بھی بحث کی جائیگی مگر وہ اصحاب جنکی عدالت ظاہر ہو مثل شیخین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما

تھے اور بعض علما کا قول ہے کہ تمام صحابی قبل شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے عادل تھے اور ان کے بعد بوجہ ان
میں فتنہ واقع ہونیکی وجہ سے انکی عدالت سے بحث کی جائیگی بعض خوض کرنے والے کہتے ہیں کہ بعض علما کا معتزلہ
یہ ہے کہ تمام صحابی عدول ہیں مگر جن لوگوں نے جناب امیر سے جنگ کی ہے وہ لوگ فاسق ہیں بوجہ امام برحق پر
خروج کرنے کی وجہ سے +

علامہ شہاب الدین بن احمد بن قاسم العبادی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح جمع الجوامع پر ایک بسیط حاشیہ لکھا ہے
اور اسکا نام آیات بینات رکھا ہے اس فقرہ دون طراز القادح کی توضیح میں لکھتے ہیں نبہ بہ علی عدم
عصمتہم یعنے صاحب متن نے اس مقولہ سے صحابہ کی عدم عصمت سے آگاہ کیا ہے علامہ سعد الدین تفتازانی
شرح مقاصد میں لکھتے ہیں ما وقع بین الصحابة من المحاربات و المشاجرات على الوجه المسطور في كتب
التواريخ والمذكور على السنة الثقات يدل بظاهره على ان بعضهم قد حاد عن طريق الحق وبلغ حد
الظلم والفسق وكان الباعث عليه الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملك والرياسات والميل
الى اللذات والشهوات اذ ليس كل صحابي معصوما ولا كل من لقى النبي صلى الله عليه وسلم بالخير
موسوما حاصل تقریر علامہ یہ ہے کہ صحابہ میں جو محاربات اور منازعات وقوع میں آئیں وہ کتب تاریخ میں درج ہیں
اور ثقہ لوگوں کی زبانوں پر مذکور ہیں بظاہر اس امر پر دال ہیں کہ بعض صحابہ طریق حق سے تجاوز کرکے حد
فسق وظلم کو پہونچ گئے اور باعث اسکا کینہ اور عناد اور حسد اور شدت خصومت اور طلب ملک وریاست
وشہوات نفسانی کیطرف میلان تھا کیونکہ ہر صحابی معصوم اور ہر شخص کہ جس نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے ملاقات کی ہے نیکی کے ساتھ موسوم نہ تھا +

الغرض تمام مباحث سے ثابت ہوا کہ الصحابة عدول سے عدل فی الروایہ مراد ہے نہ معصوم عن المعاصی۔ اور یہی
عدالت فی الروایۃ اسلیے تسلیم ہوئے ہیں کہ جب علما نے طبقات رجال میں قوانین جرح وتعدیل کو جاری
کیا ہے تو صرف بہ نسبت دیگر طبقات کے صرف صحابہ ہی کا گروہ وضع حدیث سے بچا ہوا پایا ہے۔

(چوتھا وہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جاوے تو اہل شام جن میں بعض صحابہ بھی شریک تھے
موعود بوعید نار تصور کیے جاتے ہیں۔ اور وعید نار مستلزم کفر ہے۔ لیکن وعید نار بھی مستلزم
کفر نہیں کیونکہ دوسرے معاصی مثل شرب خمر وزنا وسرقہ وغیرہ کی سزا بھی دوزخ ہے جو توبہ اور شفاعت
نبی اور عفو ایزدی سے ٹل سکتا ہے اسیطرح سے اہل صفین کی خطا کی نسبت بھی خیال کیا جاسکتا
ہے کہ وہ توبہ سے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے یا عفو باری تعالے سے ٹل جائے

(پانچواں وہم) اگر جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے محاربہ کو معصیت قرار دیا جاوے تو جناب

عائشہ صدیقہ ام المومنین اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کے محاربہ کو بھی معصیت قرار دینا پڑیگا۔

یہ وہم بھی عدم تتبع کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ ہمارا جواب بچند وجوہ دیا جا سکتا ہے ۔

(الف) اصحاب جمل کی غرض امیر معاویہ کی غرض سے بالکل متباین تھی جسکی تفصیل ہم پیشتر کر چکے ہیں ۔

اصحاب جمل میں سے کسی صاحب نے خلافت کا دعوی نہیں کیا۔ اسلیے بعض علما نے انکے باغی قرار دینے میں تامل کیا ہے۔ البتہ امیر معاویہ کو باغی اول قرار دیا ہے شرح مقاصد میں علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ وذہب الاکثرون الی ان اول من بغی فی الاسلام معاویۃ یعنے اکثر علما کا یہ مسلک ہے کہ جس شخص نے اسلام میں سب سے اول بغاوت کی ہے وہ معاویہ ہیں ۔

(ب) تمام کتب سیر و تواریخ باواز بلند پکار رہے ہیں کہ اصحاب جمل میں سے کسی صاحب نے بالارادہ جناب امیر علیہ السلام سے جنگ نہیں کی بلکہ جب قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کی فتنہ پردازی سے رات کو لڑائی شروع ہو گئی تو ناچار اصحاب جمل دفاع (یعنے حفاظت خود اختیاری) کیلیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ قال العلامۃ سعد الملۃ والدین التفتازانی فی شرح المقاصد والمحققون من اصحابنا رحمہم اللہ علی ان الحرب الجمل کانت فلتۃ من غیر قصد من الفریقین بل کانت تہیجا من قتلۃ عثمان رضی اللہ عنہ حیث صاروا فرقتین واختلطوا بالعسکرین واقاموا الحرب خوفا من القصاص وقصد عائشۃ رضی اللہ عنہا لم یکن الا اصلاح الطائفتین وتسکین الفتنۃ فوقعت فی الحرب یعنی ہمارے محقق اصحاب رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں کہ حرب جمل بلا قصد فریقین ناگہانی طور پر واقع ہو گیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی انگیخت تھی کہ وہ لوگ دو گروہ بنکر دونوں لشکروں پر جا پڑے اور قصاص کے خوف سے فتنہ اٹھا دیا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قصد دونوں گروہ میں صلح کرانے اور فتنہ کے فرو کرنے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ لیکن لڑائی میں پھنس گئیں ۔

(ج) اصحاب جمل سے کوئی صاحب خلیفہ وقت سے انتزاع خلافت کا قاصد نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی جناب امیر کی مخالفت پر مصر ہو کر قتل ہوا ہے چنانچہ لڑائی کی رات کو جب ظلمت شب مرتفع ہو گئی اور صبح نمودار ہوئی اور جناب طلحہ رضی اللہ عنہ پر حقیقت حال کا انکشاف ہو گیا۔ فوراً محاربہ سے کنارہ کش ہو گئے اور مروان ابن الحکم کے ہاتھ سے تیر کھا کر شربت شہادت نوش کیا۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب میں تحریر فرماتے ہیں۔ قال اہل العلم ان علیا دعاہ فذکرہ اشیاء من سوابقہ وفضلہ فرجع طلحۃ عن قتالہ علی ما صنع الزبیر و اعتزل فی بعض الصفوف فرماہ مروان ابن الحکم فقتلہ و لا یختلف العلماء الثقات فی ان مروان قتل طلحۃ یومئذ وکان فی حزبہ یعنے اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ جناب امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر اپنے سابقہ اور فضائل کو بیان کیا طلحہ رضی اللہ عنہ لڑائی سے واپس ہو کر

ہماری بہائیون نے بغاوت کی ہے +

اسی طرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نادم ہونا تمام کتب سیر اور رجال سے ظاہر ہے - ابوالبرکات عبداللہ ابن احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ الاعتماد فی الاعتقاد میں لکہتے ہیں - وکذا عائشۃ ندمت علی ما فعلت و کانت تبکی حتی تبل خمارها (شرح فقہ اکبر للملا علی القاری) یعنے اسیطرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا اظہار ندامت فرماتی رہیں اور یہانتک رویا کرتی تہیں کہ انکے سر کی اوڑہنی تر ہوجاتی تہی +

عن جابر قال دخلت علی عائشۃ یوما وقلت لها ما تقولین فی علی فاطرقت رأسها ثم رفعتہ وقالت ؎
اذا التبر حك علی المحك + تبین غشہ من غیر شك + وفینا الغش والذهب المصفی + علی بیننا شبہ المحك (اخرجہ الشیخ الحافظ الزرندی فی درر السمطین) یہ ایسے واقعات ہیں جن سے کسینے انکا سنین کیا - پس کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ امیر معاویہ کا حرب صفین جسکا منشا کہ مدت مدید تک جاری رہا اور جنگ جمل جسکا خاتمہ ایک ہی روز میں ہو گیا برابر ہے اور جسطرح سے امیر معاویہ مورد اعتراض ہیں اسیطرح سے اصحاب جمل بہی ہیں جنکی برات خود جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے - علامہ ابن عبد البر استیعاب میں لکہتے ہیں وذکر عن علی قال واللہ لارجوان اکون انا وعثمان وطلحۃ والزبیر ممن قال تبارك وتعالی ونزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین یعنے جناب امیر سے منقول ہو کہ فرماتے تہے خدا کی قسم ہے میں امید کرتا ہوں کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان میں سے ہونگے جنکی نسبت خدا تعالی نے فرمایا ہے - اور نکال ڈالی ہمنے جو انکے جیبون میں تہی خفگی بہائی گئی - تختون پر بیٹہے آمنے سامنے یہ جلیل القدر صحابہ اخص الخواص مہاجر عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری کہلائے جاتے ہیں - انکے فضائل و مناقب متواترات کی حد تک پہونچ چکے ہیں اور جناب امیر کے ساتہ ایک ہم پلہ خیال کیے جاتے ہیں - اسکے ماسوا خود جناب امیر نے انکی برات کی نسبت شہادت دی ہے - باوجود ان حالات کے پس کیونکر انکی ذوات مقدسہ سے صدور معصیت کا گمان کیا جاسکتا ہے - البتہ انکا جناب امیر پر خروج کرنا یا نکث بیعت کرنا تو ثابت ہے جسکو خطائی اجتہادی سے تعبیر کیا جاتا ہے جنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں لکہتے ہیں وجود طلحہ روز جمل با عائشہ رضی اللہ عنہا بجہت خطا اور اجتہاد +

لیکن جس طرح سے کہ انکا خروج ثابت ہے اسی طرح سے انکی توبہ اور ندامت اور رجوع بہی ثابت ہے -
برخلاف ان امور کے امیر معاویہ بقولے پانچ سال اور بقولے چار سال تک جناب امیر سے جنگ کرتے رہے اور اپنی خطا پر مصر ہے چنانچہ علامہ ابن عبد البر استیعاب میں لکہتے ہیں فحارب معاویۃ علیا خمس سنین

وقال ابو عمر صحابہ اربع سنین یعنے جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ پانچ سال تک لڑتے رہے ابو عمر کہتے ہین ٹھیک بات یہ ہے کہ چار سال تک لڑے ہین ✦

بلکہ مخالفت ہی پر بس نہین رہے ۔ تسخیر بلاد اور دعوی خلافت کو منظور نظر رکھکر جناب امیر علیہ السلام کی دشمنی کی وجہ سے کبیر الروم کو نذر دیکر صلح کر لی ✦

اگر امیر معاویہ کو انتزاع خلافت مد نظر نہین تھا تو محمد بن ابی بکر جناب امیرؑ کے عامل سے مصر کو کیون چھین لیا تھا ✦
بعض لوگ بمقابل جناب امیر علیہ السلام کے امیر معاویہ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہین اور انکے مناقب اصحاب جمل کے مناقب کے ہم پلہ ٹھیرائے جاتے ہین ۔ لیکن اصحاب جمل کے مناقب ثابتہ اور امیر معاویہ کے مناقب غیر ثابتہ مین زمین و آسمان کا فرق ہے حضرت ام المومنین رضے اللہ عنہا کی عفت پر قرآن ناطق ہے حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل متواترات سے مسلم اور ثابت ہین ۔ امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کا یہ حال ہے الشیخ عبد الحق محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین و گفتہ اند محدثان ثابت نشدہ در فضل معاویہ ہیچ حدیثے امام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ما اعرف له فضیلة الا لا اشبع اللہ بطنہ یعنے مین امیر معاویہ کی فضیلت بجز اسکے نہین جانتا کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے خدا اسکے پیٹ کو نہ بھرے ۔ دوسرے مقام پر قول اما یرضی معاویۃ ان یخرج راسا براس زبان پر لاتے ہین یعنی معاویہ اس پر راضی نہین کہ سر بسر نجات پا جائے قال محمد بن اسحاق الاصبہانی سمعت مشائخنا بمصر یقولون ان ابا عبد الرحمن النسائی فارق مصر فی آخر عمرہ و خرج الی دمشق فسئل عن معاویۃ وما روی من فضلہ فقال اما یرضی معاویۃ ان یخرج راسا براس حتی یفضل و فی روایۃ ما اعرف له فضیلة الا لا اشبع اللہ بطنہ (وفیات الاعیان لابن خلکان و مرآۃ الجنان للامام عبد اللہ الیافعی) محمد بن اسحاق الاصفہانی کہتے ہین کہ مینے اپنے مشائخون کی زبان سے سنا ہے کہ امام ابو عبد الرحمن النسائی علیہ الرحمۃ اپنی آخر عمر مین مصر کو چھوڑ کر دمشق چلے گئے ۔ وہان کے لوگون نے انسے امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کی نسبت پوچھا امام نسائی نے جواب دیا ۔ کیا امیر معاویہ اس بات پر بھی راضی نہین ہوتے کہ وہ نجات ہی پا جائین کہ انکے فضائل کو بیان کیا جائے اور ایک روایت مین ہے کہ امام نسائی نے فرمایا مجھے انکی کوئی فضیلت معلوم نہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ پر کرے عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث الی معاویۃ لیکتب فقیل له انه یاکل فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا اشبع اللہ بطنہ (اخرجہ ابو داود الطیالسی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو معاویہ کے بلانے کے لیے بھیجا وہ اگر کہنو

منگاوہ کھانا کھارہے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا خدا اسکے پیٹ کو پر نہ کرے *

بعض اشخاص انکی فضیلت یہ بیان کرتے ہین کہ وہ کاتب الوحی تھے۔ خیال کرنا چاہیے کہ اگر کتابت وحی سے کسی قسم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو وہ مروان بن الحکم کے لیے بھی ثابت ہو سکتی ہے *

لیکن امیر معاویہ کے کاتب الوحی ہونے مین بھی محدثین کا اختلاف ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث الدہلوی مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین واما معاویہ بن ابی سفیان کنیت کردہ میشود بابی عبد الرحمن یکے از الجملہ است کہ مینوشت برای آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وبعضے گویند نوشت وحی۔ صاحب جامع الاصول میگوید کتابت نکردہ ست در مواہب لدنیہ میگوید وی مشہور ست بکتابت وحی وبعضے گویند وی نمینوشت وحی رابلکہ مینوشت کتب ومناشیر را *

ماسوا اسکے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت زیادہ تر جامع القرآن ہونے کی وجہ سے ہے جسکا ثواب انکو تا بروز قیامت ہوتا رہیگا اور جسقدر کہ دنیا مین لوگ قرآن شریف پڑھنے والے ہین یا ہوتے چلے آئے ہین یا ہوتے رہینگے انکے پڑھنے پڑھانیکا ثواب حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ عنہ کے نامہ اعمال مین ثبت ہو رہیگا *

(چہاردہم) اگر امیر معاویہ عاصی اور باغی ہوتے تو جناب امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا کیون خلافت انکی سپرد فرماتے *

لیکن یہ وہم بھی بالکل بیجا ہے۔ کیونکہ امارت عامہ کی تفویض ایسے شخص کے ہاتھ مین کرنے سے جو پیشتر باغی رہ چکا ہو۔ اور پھر تائب ہو کر کتاب وسنت اور سیرت شیخین کے اتباع کا عہد کرتا ہو۔ کوئی اعتراض جناب امام حسن علیہ السلام کے خدام کی طرف عائد نہین ہو سکتا جناب امام نے جو عہد کہ امیر معاویہ سے تفویض امارت کے وقت لیا ہے وہ سابقہ اعمال سے بمنزلہ توبہ کے تصور کیا جاسکتا ہے *

لیکن جناب امام کی امارت عامہ تفویض کرنے سے امیر معاویہ کا سابقہ امور مین محفوظ عن الخطا ہونا کسی طرح سے ثابت نہین ہوتا *

اسکی ٹھیک مثال ایسے ہے کہ ایک گاؤن کے مالک نے غلہ کا انبار مساکین پر خیرات کرنے کے لیے جمع کیا ہو۔ ایک رہزنون کا سردار اسے غارت کرنا چاہے مالک اسکی حفاظت کے واسطے اس سے جنگ کرے۔ پھر ایک مدت کے بعد مالک فوت ہو جائے۔ اور اسکا بیٹا ان رہزنون۔ کے سردار سے یہ عہد لیکر وہ غلہ کا انبار اسکے سپرد کر دے۔ کہ یہ غلہ ہم اس شرط سے تمہارے سپرد کرتے ہین کہ تم مساکین پر صرف کیا کرو۔ اور اسمین خیانت نکرو۔ اور اس تفویض سے فسق و فساد

فرد ہو جائے اور خون ریزی مٹ جائے۔ تو اس بہرہ اس غلہ کے مالک کی نسبت جو ان غارت گردن سے حفاظت غلہ کے لیے جنگ کرتا تہا کوئی اعتراض وارد ہو سکتا ہے اور نہ اس مالک کے بیٹے پر جس نے یہ عہد لیکر غلہ ان رہزنون کے سپرد کر دیا ہے اور غلہ کی حفاظت سے زیادہ اپنا ہی بچا چہڑایا ہے۔ بلکہ ایک خلق خدا کو ناحق کے کشت و خون سے بچایا ہے ۔

اور نہ ان رہزنون کا افسر اس زمانہ تک کہ غلہ اسکی تفویض نہین ہوا تہا اور وہ اس مین بیجا تصرف کرتا جاتا تہا اعتراض سے بچ سکتا ہے ۔

البتہ اگر اس عہد کے بعد وہ اپنے قول و فعل مین صادق نکلے اور غلہ کو عہد کے موافق مساکین پر صرف کرتا رہے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ اس نے اپنے اعمال سابقہ سے توبہ کی ہے اور اب اسکو غلہ مین تصرف کرنا جائز ہو گیا ہے اگر پہر وہ راہزن یا اسکا جانشین عہد سے انحراف کرکے شرائط کو پورا نکرے تو پہر عاصی متصور ہوگا۔ اور اس کے ساتہ اس عہد گیرندہ یا اسکے جانشین پر جہاد واجب ہو جائیگا ۔

چنانچہ اسی بنا پر جناب امام حسین علیہ السلام نے امیر معاویہ کے جانشین یزید پلید کو جبکہ وہ شرب خمر کرنے لگا اور حقوق الناس مین اور حدود اللہ سے تجاوز کرکے بہن اور بہائی کی شادی کا مجوز ہونے لگا۔ تو متنبہ کرنا چاہا تہا اور حضرت امام علیہ السلام اس خروج مین محق تہے۔ کیونکہ خلافت در اصل انہین کا حق تہا ۔

(ساتوان وہم) جب جناب امام حسن علیہ السلام خلافت کو ترک کرنا چاہتے تہے۔ تو امیر معاویہ کو تفویض خلافت کے لیے کیون انتخاب کیا تہا۔ اور خلافت کسی دوسرے کو کیون سپرد نہین فرمائی تہی۔ جناب امام کے اس انتخاب سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ امیر معاویہ اپنے عہد مین افضل صحابہ مین سے ہونگے جنکی وجہ سے جناب امام نے خلافت انکے سپرد فرمائی ورنہ حضرت امام کسی دوسرے کو اس منصب کے لیے منتخب فرماتے ۔

یہ وہم بہی عدم تتبع کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ کیونکہ جناب امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت کے وقت امیر معاویہ کو امارت عامہ اسوجہ سے سپرد فرمائی تہی اور دوسرے کو اسلیے منتخب نہین کیا تہا کہ بغیر اسکے خون ریزی کا انسداد محال تہا۔ اگر جناب امام حسن کسی اور صحابی کو امارت سپرد فرماتے تو ضرور امیر معاویہ ان سے بہی وہی معاملہ کرتے جو جناب امیر علیہ السلام سے کیا تہا ۔

اسکے ماسوا خلافت راشدہ کا زمانہ منقضی ہو چکا تہا۔ اب مملکت محروسہ کے عہد کی سپہ داری ہونیوالی تہی بجز امیر معاویہ کے اور کوئی صحابی اسکو پسند نہین کرتا تہا بمصداق اعط القوس باریہا جناب امام نے امیر معاویہ ہی کو اس منصب کے لائق سمجہا اور جس امر کے لیے وہ برسون سے کشت و خون کر رہے تہے انکے حسب منشاء انہین کے سپرد کیا ۔

اب رہا یہ امر کہ امیر معاویہ تفویض امامت کے بعد بھی امام ہو سکتے ہیں یا نہیں اسکی نسبت اہل سنت وجماعت میں باہم اختلاف ہے فخر الاسلام حسن بزدوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اما بعد موت علی معاویہ هل صار اماما قال بعض اهل السنة والجماعة صار اماما وقال بعضهم لم يصر اماما انه لم يكن افضل الصحابة بعد علي بل كان من الصحابة يومئذ هو افضل منه بكثير في النسب والعلم والتقوى والشجاعة ولان احدا من الصحابة لم يره امام حق ولم يعقد له عقد الامامة ومعاوية ما كان من جملة الخلفاء ولكن كان من جملة الملوك يعنے جناب امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی امیر معاویہ امام ہوئے ہیں یا نہیں بعض اہل سنت وجماعت کہتے ہیں کہ امام ہو گئے تھے اور بعض کہتے ہیں نہیں ہوئے لیکن ان لوگوں کے قول کی وجہ کہ جو کہتے ہیں کہ امام نہیں ہوئے یہ ہے کہ امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد اسوقت کے موجودہ صحابہ سے افضل نہیں تھے بلکہ اس وقت اکثر ایسے اصحاب موجود تھے جو نسب اور علم اور تقوی اور شجاعت میں امیر معاویہ سے بدرجہا افضل تھے اور امیر معاویہ خلفاء میں سے نہیں تھے بلکہ بادشاہوں میں سے تھے اسلیے کسی صحابی نے انکو امام نہیں تسلیم کیا اور نہ انکی امامت کا عقد بیعت ہوا ✦

اسی واسطے اہل علم امیر معاویہ کو خلفاء میں سے نہیں شمار کرتے بلکہ ملوک میں سمجھتے چلے آئے ہیں۔ تاریخ الخلفاء میں علامہ جلال الدین السیوطی ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مصنف سے نقل کرتے ہیں عن سعید بن جمهان قال قلت لسفينة ان بني امية يزعمون ان الخلافة منهم قال كذبوا بنو الزرقاء بل هم ملوك من اشد الملوك واول الملوك معاوية یعنے سعید بن جمہان کہتے ہیں میں نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بنی امیہ اپنے آپ کو خلفاء جانتے ہیں وہ کہنے لگے کہ نیلی عورت کے جنے جھوٹ بکتے ہیں یہ لوگ سخت ترین بادشاہوں میں سے ہیں اور انمیں سے پہلا بادشاہ معاویہ ہے ✦

فخر الاسلام بزدوی رحمۃ اللہ علیہ الیسر میں لکھتے ہیں ومعاوية ما كان من جملة الخلفاء ولكن كان من جملة الملوك على ما روينا عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الخلافة بعدي ثلاثون سنة ثم بعده ملك عضوض وقد تم ثلاثون سنة بعلي (انتهى كلامه) یعنے معاویہ خلفاء میں سے نہیں تھے بلکہ ملوک میں سے تھے بدلیل اس حدیث کے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خلافت میرے بعد تیس برس تک رہے گی پھر ایک درندہ بادشاہی ہوگی۔ اور تیس برس جناب امیر علیہ السلام تک پورے ہو چکے تھے ✦

(آٹھواں وہم) سواد اعظم اہل سنت وجماعت نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ امیر معاویہ کی خطا خطا فی الاجتہاد ہے۔ اور وہ اس میں معذور بلکہ ماجور اور مصاب تھے لسکے برخلاف خطا سے منکر کا قائل ہونا ان کو باغی اور عاصی قرار دینا۔ خارق سواد اعظم بنتا ہے اور من شذ شذ في النار کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے ✦

یہ ایک بڑی بھاری دلیل ہے جو اہل صفین کی برات پر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اسمین بوجوہ متعددہ نظر ہے ✤

(الف) اگر غور کیا جاوے تو یہی دلیل امیر معاویہ اور انکے متبعین پر منقلب ہوجاتی ہے۔ کیونکہ جناب امیرؑ کی خلافت کا انعقاد اہل حل و عقد کے اتفاق سے ہوا ہے۔ اور حضرت امیرؑ نے اہل صفین کے مقابلہ مین اسی دلیل کو پیش بھی کیا تھا۔ امیر معاویہ کی شرکت مین چند صحابہ جنکی تعداد جمع قلت سے تجاوز نہین کرتی اہل شام کے نو مسلمانون کی جمعیت کے ساتھ (جنکے امور دین سے نا بلد ہونے کی نسبت مسعودی علیہ الرحمۃ نے مروج الذہب مین ایک مضحکہ کی حکایت لکھی ہے جو ہدیہ ناظرین ہے قال رجل من اخواننا من اہل العلم کنا فی دمشق الشام نبحث عن معاویۃ و علی و کان قوم من العامۃ یاتون فیستمعون منا فقال لی ذات یوم بعضہم و کان اعقلہم و اکبرہم لحیۃ کم تطنبون فی علی و معاویۃ فقلت ما نقول فی ذلک قال من ترید قلت علی ما تقول فیہ قال الیس ہو ابو فاطمۃ قلت و من کانت الفاطمۃ قال امراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنت عائشۃ اخت معاویۃ قلت فما کانت قصۃ علی قال قتل غزاۃ حنین مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے ہمارے اہل علم بھائیون مین سے ایک شخص ذکر کرتا ہے کہ ہم دمشق الشام مین جناب امیر علیہ السلام اور امیر معاویہ کی نسبت بحث کیا کرتے تھے عوام الناس شامی ہماری گفتگو سنا کرتے تھے ایک روز ان مین سے ایک لانبی ڈاڑہی والا جو ان مین نہایت عقلمند سمجھا جاتا تھا اگر ہم سے کہنے لگا کب تک تم علی اور معاویہ کے جھگڑے کو طول دوگے۔ مینے کہا تمہاری اس مین کیا رائے ہے۔ کہنے لگا تو کس کی نسبت پوچھتا ہے مینے کہا علی کی نسبت کہنے لگا وہی علی جو فاطمہ کے باپ تھے مینے کہا فاطمہ کون تھین کہنے لگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی معاویہ کی بہن۔ مینے کہا اچھا یہ تو بتاؤ کہ علی کا قصہ کیا ہے وہ بولا غزوہ حنین مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کیا تھا) اس سواد اعظم کے خارق متصور نہین کیے جاتے کہ جسپر تمام افاضل صحابہ اور مہاجرین و انصار اہل حل و عقد کا اجماع ہو چکا تھا۔ پس وہ اہل سنت و جماعت کا گروہ جو امیر معاویہ کے خطای منکر کے قائل ہین کیونکر سواد اعظم کے خارق تصور کیے جا سکتے ہین ✤

جبکہ اہل صفین کے دامن پر صحابہ کرام و اہل بیت عظام و انصار مدینہ کے سواد اعظم (کہ محققین اہل سنت و جماعت کے نزدیک اجماع در اصل انہین کے اتفاق آرا سے مراد ہے) کی مخالفت سے کسی قسم کا دہبہ نہین لگتا پس اگر کوئی شخص بعض کتب مشہورہ کے برخلاف اہل صفین کی صلوری کو تسلیم کرے اور بقول مولانا جامی علیہ الرحمۃ سے اختلافی کہ داشت با حیدر۔ در خلافت صحابی دیگر۔ حق در آنجا بدست حیدر بود۔ جنگ با او خطای منکر بود۔ کا قائل ہو تو اسکو کیون خارق اجماع کہا جا سکتا ہے ۔۔

(ب) یہ حجت خطابیات کی قسم سے ہے نہ برہانیات سے۔ ایسے دلائل اقناعیات پر اکتفا کر لینا اثنای حجت

والیوم الآخر وجاهد فی سبیل الله لا یستوون عند الله الخ ابوحاتم۔ اور ابو الشیخ۔ اور عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ

۔ اور ابن جریر اور ابن مندہ اور ثعلبی اپنی تفسیر مین اور واحدی اسباب النزول مین اور قرطبی اور ابن اثیر جامع الاصول مین اور نسائی سنن مین اور سیوطی در منثور مین اور حافظ ابونعیم فضائل صحابہ مین روایت کرتے ہین کہ جناب امیر اور عباس اور طلحہ ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہم باہم مفاخرت کرنے لگے طلحہ نے کہا مین خانہ کعبہ کا متولی ہون اور اگر مین چاہون تو اسی مین رہا کرون عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مین زمزم کا متولی ہون اور اسکا نگہبان ہون پس جناب امیر نے کہا مین نہین جانتا میننے چھ مہینے پیشتر لوگون سے نماز پڑھی ہے اور مین خدا کے رستہ مین جہاد کرنیوالا ہون پس خدا تعالی نے اس آیت کو نازل فرمایا کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر الخ

{۱۹} الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سرا وعلانیة فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون (سورۂ بقرہ) ترجمہ جو لوگ اپنے مال کو اسکی راہ مین خرچ کرتے ہین رات کو اور دن کو اور پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیے انکا اجر ہے انکے رب کے پاس اور نہ انکو ڈر ہے نہین اور نہ وہ غمگین ہونگے

عن ابن عباس فی قوله تعالی الذین ینفقون اموالهم الخ قال نزلت فی علی کانت معه اربعة دراهم فانفق فی اللیل درهما وفی النهار درهما وفی السر درهما وفی العلانیة درهما فانزل الله تعالی هذه الآیة اخرجه الواحدی وابوبکر بن مردویه والطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن عباس۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کے حق مین نازل ہوئی ہے انکے پاس چار درہم تھے ایک درہم رات کو انہون نے خدا کی راہ مین دیا اور ایک درہم دن کو اور ایک درہم پوشیدہ اور ایک درہم ظاہر طور پر پس خدا تعالے نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

{۲۰} سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع من الله ذی المعارج (سورۂ المعارج) ترجمہ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کہ ہونیوالا ہے کافرون کے لیے نہین کوئی اسکا دفع کرنیوالا۔ عذاب اللہ کی طرف سے ہے جو سیڑھیون والا ہے۔

نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیره ان سفیان بن عیینة سئل عن قوله تعالی سال سائل بعذاب واقع الخ فیمن نزلت فقال للسائل لقد سألتنی عن مسئلة ما سألنی احد عنها قبلک حدثنی الامام ابو جعفر محمد عن آبائه علیهم السلام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما کان بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاه فعلی مولاه فشاع ذلک فی البلاد وبلغ ذلک الحارث بن نعمان الفهری فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فانزل راحلته فنزل عنها فقال یا محمد امرتنا عن

سے عجز کی دلیل ہے جس سے مخالفین کی زبان طعن کشادہ ہوتی ہے اہل سنت وجماعت کی مخالفت کہہ سکتے ہین کہ جب ان لوگون نے ایسے دعوی بے دلیل اور امر خلاف بداہت پر اتفاق کر لیا ہے تو انکے دوسرے دلائل اور مقدمات مسلمہ بھی اسی قبیل کے ہونگے *

(ج) اگر اتباع سواد اعظم سے صرف اتباع کثرت افراد مراد ہے تو یہ بات ہرگز قابل تسلیم نہین ورنہ حنبلی المذہب جنکی جماعت بمقابلہ احناف کی نہایت قلت کی ساتھ اسلامی دنیا مین آباد ہے۔ من شذ شذ فی النار کے مورد سمجھے جاتے *

سواد اعظم سے اجماع امت مراد ہے اس بحث مین چند علماء کے اقوال نقل کرنے سے اجماع ثابت نہین ہوتا بلکہ اگر تلاش کیا جائے تو صحابہ کی جماعت سے کسی صاحب کا پتہ نہین ملتا کہ اس نے اہل صفین کی رعایت پر کسی قسم کا اشارہ بھی کیا ہو۔ بلکہ جناب امیرؑ کے ساتھ سب صحابہ کرام کی شرکت اور اہل صفین کے مقاتلہ کرنے سے یہی متبادر ہوتا ہے کہ سب بزرگوار رضوان اللہ علیہم اجمعین خلیفہ وقت کی ساتھ انکی مخالفت کو بغاوت اور بغاوت کو عصیان سمجھتے تھے۔ اور انکے ساتھ جنگ کرنا واجب جانتے تھے *

اسکے ماسوا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت نے انکو مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یا عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ یاد دلا یا تھا جس سے وہ یقینا اہل صفین کو۔ خاطی۔ باغی۔ عاصی سمجھتے تھے اور ان کو ایسا سمجھنے مین بعیت امام وقت انہون نے اجماع کر لیا تھا۔ اور انکا اجماع تقتلک الفئۃ الباغیۃ سے منصوص تھا *

احادیث متعلق شہادت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلك الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ المسلم والترمذی والنسائی واحمد) ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا۔

(۲) عن ام سلمۃ قالت لما کان یوم الخندق وھو یعطیھم اللبن وقد اغبر شعرۃ صدرہ قالت فواللہ ما نسیت وھو یقول اللھم ان الخیر خیر الاخرۃ فاغفر الانصار والمھاجرہ + وقالت جاء عمار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقتلك الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اینٹین اٹھا اٹھا کر دیتے تھے اور آپ کے سینہ اقدس کے بال مبارک غبار آلودہ ہو گئے تھے جناب ام سلمہ فرماتی ہین واللہ مجھے ابتک یاد ہے

آنحضرت فرماتے تھے بتحقیق نیکی آخرت ہی کی نیکی ہے اے پروردگار تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے اتنے مین عمار آئے حضرت نے ان سے فرمایا تجھے باغی گروہ قتل کریگا ۔

(۳) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل عمار و سالبہ فی النار (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عمار کا قاتل اور انکو برا کہنے والا دوزخ مین ہوگا ۔

(۴) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال حدثنی من ھو خیر منی ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) ابو سعید رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ مجھ سے اس نے بیان کیا ہے جو مجھ سے بہتر ہے یعنے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجھے باغی گروہ قتل کریگا ۔

(۵) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا نعمر المسجد وکنا نحمل لبنۃ لبنۃ وعمار لبنتین لبنتین فرآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل ینفض التراب عن راس عمار وھو یقول یا عمار الا تحمل کما یحمل اصحابک قال انی ارید الاجر من اللہ قال فجعل ینفض التراب عنہ وھو یقول یا عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ الخوارزمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد نبوی کی تعمیر کر رہے تھے ہم ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے اور عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹین اٹھاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا آپ عمار کے سر سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا تم کیون اپنے دوستون کیطرح سے ایک ایک اینٹ نہین اٹھاتے عمار نے عرض کیا مین خدا سے اجرت چاہتا ہون حضرت نے انکے سر سے مٹی جھاڑ کر فرمایا اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کرے گا ۔

(۶) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ امرتنا بقتال ھؤلاء فمع من قال مع علی ابن ابی طالب معہ یقتل عمار ابن یاسر (اخرجہ بن عساکر فی تاریخہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کیلیے حکم دیا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے ہمین ان لوگون کے ساتھ لڑنیکے لیے تو حکم دیا ہے مگر کس کی معیت مین فرمایا علی بن ابیطالب کی معیت مین اور انکے ساتھ عمار بن یاسر بھی قتل ہونگے ۔

(۷) عن حبۃ العرنی قال قلت لحذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ حدثنا فانا نخاف الفتن فقال علیکم بالفئۃ التی فیھا ابن السمیہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقتلہ الفئۃ الباغیۃ

(واخرجه ابوبکر بن مردویه) حبہ بن عرنی ناقل ہین کہ ہمنے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہا ہمین کچہ بتادو کیونکہ
ہم فتنون سے ڈرتے ہین وہ کہنے لگے تمکو لازم ہے کہ اس گروہ کے ساتہ رہو جسمین ابن سمیہ یعنے عمار بن یاسر ہین
کیونکہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہے کہ تجہے باغی گروہ قتل کریگا ❖

(۸) عن حبة العرنی قال شهد خزیمة فی الجمل وهو لا یسل سیفه وشهد صفین وقال لا اسلی ابدا
حتے یقتل عمار فانظر من یقتله فانی سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول تقتله الفئة الباغیة قال فلما
قتل عمار قال خزیمة قد ظهرت لی الضلالة ثم اقترب فقاتل حتی قتل (اخرجه الخوارزمی) حبہ العرنی
نقل کرتے ہین کہ خزیمہ رضی اللہ عنہ جمل مین حاضر ہوئے لیکن انہون نے نیام سے شمشیر نہ نکالی اور پہر صفین
مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے مین کبہی تلوار نیام سے باہر نہین نکالونگا جب تک کہ عمار شہید نہ ہوجائینگے پہر
مین دیکہونگا کہ کون انکو شہید کرتا ہے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انکو باغیون
کا گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ کہنے لگے اب مجہے گمراہی ظاہر ہوگئی ہے پہر بڑہکر لڑے اور شہید
ہوگئے ❖ انا لله وانا الیه راجعون

(۹) عن محمد بن عمارة بن خزیمة بن ثابت قال شهد خزیمة الجمل وهو لا یسل سیفا وشهد صفین
ولم یقاتل وقال لا اقاتل حتی یقتل عمار فانظر من یقتله فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
تقتله الفئة الباغیة فلما قتل عمار قال خزیمة قد ظهرت لی الضلالة ثم تقدم فقاتل حتی قتل (اخرجه
ابن الاثیر فی اسد الغابة واحمد) عمار بن خزیمہ بن ثابت الانصاری سے منقول ہے کہ خزیمہ جمل مین حاضر تہے
لیکن انہون نے اپنی تلوار نہ نکالی اور پہر صفین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے مین نہین لڑونگا جب تک
کہ عمار شہید نہ ہوجائین مین دیکہ رہا ہون کہ انکو کون شہید کرتا ہے کیونکہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ رضی اللہ عنہ کہنے
لگے اب گمراہی کا مجہ پر اظہار ہوگیا ہے پہر خزیمہ بڑہے اور لڑائی کی اور قتل ہوگئے ❖

(۱۰) عن عمار بن یاسر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ستقاتلك الفئة الباغیة وانت علی
الحق فمن لا ینصرك فلیس منی (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے یا علی عنقریب تو باغیون کے گروہ سے لڑیگا اور تو حق پر ہوگا جو تیری
مدد نہین کریگا وہ مجہ سے نہین ہے ❖

(۱۱) عن ابی عبد الرحمن قال شهدنا صفین مع علی فرأیت عمار بن یاسر لا یاخذ فی ناحیة ولا واد
من اودیة صفین الا رأیت اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یتبعونه کانه علم لهم (اخرجه ابن الاثیر

فی اسد الغابۃ) ابو عبد الرحمن ناقل ہین کہ مین صفین مین حاضر تہا مینے دیکہا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ صفین کے کسی میدان کیطرف نہین جاتے تہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب انکے ساتہہ ساتہہ نہین ہوتے تہے گویا کہ وہ انکے لیے بمنزلہ ایک نشان کے تہے *

(۱۲) عن ابی البختری قال قال عمار بن یاسر یوم صفین ائتونی فاتی بشربۃ لبن فقال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ قال آخر شربۃ تشربہا من الدنیا شربۃ لبن وشربہا وقال ابو عبد الرحمن قال عمار الیوم القی الاحبۃ محمدا وحزبہ وقال لما قتل ادفنونی فی ثیابی فانی مخاصم (اسد الغابہ) ابی البختری سے منقول ہے کہ صفین کے روز عمار بن یاسر کہنے لگے مجہے کچہہ پلا دو پس انکے پاس پانی ملا ہوا دودہ لایا گیا عمار کہنے لگے بتحقیق جناب سالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیرا آخری شربت جو تو دنیا سے پیئے گا دودہ ہوگا۔ پس عمار نے پی لیا۔ اور ابو عبد الرحمن ناقل ہے کہ اسوقت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا آج عاشق محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے اور جب وہ شہید ہونے کو تہے کہنے لگے مجہے میرے کپڑون ہی مین دفن کرنا تاکہ قیامت مین مین انہین کپڑون مین جہگڑونگا

تنبیہ - قال ابن الاثیر وکان عمرہ یومئذ اربعا وتسعین سنۃ وقیل ثلاث وتسعون وقیل احدی وتسعون - ابن الاثیر اسد الغابہ مین لکہتے ہین کہ ان کی عمر اس روز چورانوین برس کی تہی اور بعض کہتے ہین ترانوین برس کی تہی اور بعض کہتے ہین اکانوین برس کی تہی *

وقد اختلف فی قاتلہ فقیل قتلہ ابو الغادیہ المزنی وقیل الجہنی طعنہ فسقط فلما وقع رکب علیہ آخر فاحتز رأسہ فاقبلا یختصمان کل واحد منہما یقول انا قتلتہ فقال عمرو بن العاص واللہ ان یختصمان الا فی النار - واللہ لوددت انی مت قبل ہذا الیوم بعشرین سنۃ (اسد الغابہ) اور انکے قاتل مین اختلاف ہے کہتے ہین کہ ابو الغادیہ المزنی نے قتل کیا تہا اور بعض کہتے ہین کہ جہنی نے انکو نیزہ مارا تہا جسے وہ گر گئے تو دوسرے ایک شخص نے انپر چڑہکر انکا سر کاٹ لیا پس وہ دونو جہگڑتے ہوے آئے ہر ایک ان مین سے یہی دعوی کرتا تہا کہ مینے انکو قتل کیا ہے عمرو بن عاص کہنے لگا واللہ یہ دونون نہین جہگڑتے مگر دوزخ مین گرنیکے لیے واللہ مین اگر بیس برس اس سے پہلے مر جاتا اچہا سمجہتا تہا

(۱۳) عن عبد اللہ بن الحارث قال انی لسائر مع عبد اللہ بن عمرو بن العاص ومعاویۃ فقال عبد اللہ بن عمرو سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول لعمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ قال عمرو یا معاویۃ اتسمع ما یقول ہذا فحدث بہ فقال نحن قتلناہ انما قتلہ من جاء بہ (اخرجہ احمد والنسائی) عبد اللہ بن الحارث کہتا ہے کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے ساتہہ سفر مین تہا عبد اللہ نے کہا مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عمار کی نسبت فرماتے ہوے سنا تہا کہ اسکو باغیون کا گروہ قتل کریگا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے معاویہ نے اسے اپنی طرف کہینچکر کہا ہمنے قتل کیا ہے اسنے قتل کیا ہے جو اسے اپنے ساتہہ لایا تہا *

(۱۴) عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال لابيه حين قتل عمار وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما قال
فقال عمرو لمعاوية اتسمع ما يقول عبد الله فقال انا قتله من جاء به وتسمعه اهل الشام فقالوا انما قتله من
جاء به فبلغت عليا فقال يكون النبي صلى الله عليه وسلم قاتل حمزة لانه جاء به (اخرجه الخوارزمی) عبد الله بن
عمرو بن العاص اپنے باپ سے کہنے لگا جبکہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ جو کچھ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تھا فرما دیا ہے عمرو بن العاص معاویہ سے کہنے لگا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے معاویہ کہنے لگا کیا ہمنے عمار کو مارا ہے
اس شخص نے مارا جو اسکو اپنے ہمراہ لایا تھا۔ یہ بات شامیون نے سنی وہ بھی یہی کہنے لگ گئے کہ عمار کو اس نے
قتل کیا جو لے اپنے ساتھ لایا تھا۔ جبکہ جناب امیر نے یہ بات سنی فرمایا پس حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ٹھیرے کیونکہ حضرت ہی انکو لڑائی کے لیے لیگئے تھے۔

(۱۵) عن علقمة والاسود قال اتينا ابا ايوب الانصاري رضي الله عنه عند منصرفه عن صفين فقلنا
يا ابا ايوب ان الله اكرمك بنزول محمد صلى الله عليه وسلم في بيتك والمجيء ناقته تفضلا من الله واكراما لك
حتى اناخت على بابك دون الناس ثم جئت بسيفك على عاتقك تضرب اهل لا اله الا الله فقال يا
هذان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا بقتال ثلاثة مع علي الناكثين والقاسطين والمارقين
فاما الناكثون فقد قاتلناهم اهل الجمل والقاسطون فهذا منصرفنا من عندهم والمارقون فهم
اهل الطرقات والنخيلات واهل النهروان والله ما ادري اين هم ولكن لا بد من قتالهم ان شاء الله قال
وكان في بيتي رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس في البيت غير رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي جالس
عن يمينه وانا عن يساره وانس قائم بين يديه اذ تحرك الباب فقال صلى الله عليه وسلم انظر يا انس من في
الباب فخرج انس فقال هذا عمار بن ياسر فقال افتح لعمار الطيب المطيب ففتح انس ودخل عمار فسلم على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فرحب به رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال انه سيكون من بعدي فتنة في امتي
حتى يختلف السيف فيما بينهم وحتى يقتل بعضهم بعضا فاذا رأيت يا عمار ذلك فعليك بهذا
الاصلع فان سلك الناس واديا وسلك علي واديا فاسلك وادي علي ان عليا لا يردك عن هدى ولا يدلك على
ردى يا عمار طاعة علي طاعتي وطاعتي طاعة الله يا عمار من تقلد سيفا اعان به عليا على
عدوه قلده الله تعالى يوم القيمة وشاحين من در ومن تقلد سيفا اعان به عدو علي قلده الله يوم
القيامة وشاحين من نار (اخرجه الحمويني وابن عساكر وزاد الخوارزمي يا عمار تقتلك الفئة الباغية وانت
على الحق والحق معك) علقمہ اور اسود کہتے ہیں جب ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم
انکے ملنے کو گئے ہمنے ان سے کہا اے ابو ایوب بیشک تیرے گھر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرو کش ہے

سے پروردگار نے آپ پر بڑا کرم کیا اور دوسرون کے گھر کے واحضرت کی اونٹنی آپکے دروازہ پر بیٹھ گئی یہ خدا کا خاص فضل تھا آپکے لیے ۔ اب آپ کلمہ کہنے والون کو قتل کے لیے کندھے پر تلوار رکھکر آئے ہین ابو ایوب کہنے لگے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بیعت جناب امیر ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے فرمایا تھا پس ناکثین اصحاب جمل ہین ۔ اور قاسطین یہ ہماری واپسی انکے پاس سے ہے اور مارقین اہل طرفا اور نخیل اور اہل نہروان ہین واللہ نہین معلوم کہ اسوقت وہ کہان ہین ۔ لیکن انشاءاللہ انکے ساتھ بھی جنگ کرنا ضروری ہے ۔ پھر ابو ایوب کہنے لگے کہ میرے گھر مین حضرت رونق افروز تھے اور علی داہنے طرف بیٹھے ہوئے تھے اور مین بائین طرف تھا ۔ انس سامنے کھڑے تھے ناگہان دروازہ ہلا حضرت نے فرمایا ای انس دیکھ دروازہ پر کون ہے انس باہر گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عمار بن یاسر ہین حضرت نے فرمایا عمار پاک اور پاکیزہ کرنے والے کے لیے دروازہ کھولدے ۔ عمار نے حاضر ہوکر حضرت سے سلام عرض کیا حضرت نے جواب سلام اور مرحبا کہکر فرمایا اے عمار عنقریب میری امت مین فتنہ ہوگا یہانتک کے لوگون مین تلوار چل جائے گی اور ایک دوسرے کو قتل کریگا اے عمار جب تو لوگون کو دیکھے کہ اپنا اپنا راستہ چل رہے ہین تجھے لازم ہے کہ اس اصلع یعنے جناب امیر کا ساتھ اختیار کرے ۔ علی تجھے ہدایت سے نہین پھیریگا ۔ اور برائی کی طرف رہنمائی نہین کریگا ۔ اے عمار علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے اے عمار اگر کوئی شمشیر اسلیے حمائل کرے کہ اس سے علی کی اعانت کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالی اسے موتیون کی حمائل پہنائیگا اور اگر کوئی اسلیے شمشیر حمائل کرے کہ اس سے علی کے دشمنون کی مدد کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالی آگ کی حمائل اسکی گردن مین ڈالیگا ۔ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مین یہ الفاظ اور زیادہ روایت کیے ہین کہ اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا اور تو حق کے ساتھ اور حق تیرے ساتھ ہوگا

(۱۶) عن عبداللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا الا انی لم اقاتل الفئۃ الباغیۃ (اسد الغابہ) عبداللہ بن حبیب کہتا ہے کہ مجھسے میرے باپ نے بیان کیا ہے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا کہنے لگے مجھے دنیا کی کوئی حسرت باقی نہین مگر یہ کہ مین باغی گروہ کے ساتھ نہین لڑا ✦

(۱۷) عن الاسود بن مسعود بن حنظلۃ بن خویلد قال کنت عند معاویۃ فاتاہ رجلان یختصمان فی راس عمار یقول کل واحد منہما انا قتلتہ فقال عبداللہ بن عمرو لیطب احدکما نفسا لصاحبہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) مسعود بن مسعود بن حنظلہ بن خویلد ناقل ہے کہ مین معاویہ کے پاس موجود تھا کہ دو شخص عمار کے سر کے لیے جھگڑتے ہوئے آئے ہر ایک

ان میں بہی کہتا تہا کہ مینے انکو قتل کیا ہے عبد اللہ بن عمرو کہنے لگا تم دونون مین ہر ایک کو خوش ہونا چاہیے دوسرے دوست کی ذلت پر کیونکہ مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عمار کو فرما رہے تہے کہ اے عمار تجہے باغیون کا گروہ قتل کریگا ✦

قال الامام ابو المعالی فی کتاب الارشاد حدیث تقتلک الفئة الباغیة هو من اثبت الاخبار امام ابو المعالی کتاب ارشاد مین لکہتے ہین کہ حدیث تقتلک الفئة الباغیة نہایت ثابت شدہ احادیث مین سے ہے ✦

قال العلامة بن عبد البر فی الاستیعاب وتواترت الاخبار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال تقتل عمارا الفئة الباغیة وهذہ اخبار بالغیب واعلام نبوته صلی اللہ علیہ وسلم وهو من اصح الاحادیث علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب مین لکہتے ہین متواتر حدیثین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہوئی ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے عمار کو باغیون کا گروہ قتل کریگا۔ اور یہ حضرت کی پیشگوئیون مین سے ایک پیشگوئی ہے اور نہایت صحیح احادیث مین سے ہے

(**تنبیہ**) بعض متاخرین نے جو باغی کی ایک طویل لذیل تاویل کی ہے اسپر ہنسی آتی ہے صحابہ کرام کو ہرگز اسکا خیال تک بہی نہین تہا۔

ابن حجر الہیتمی رحمۃ اللہ علیہ تطہیر الجنان مین لکہتے ہین قیل معاویة کان من کتاب النبی صلی اللہ علیه وسلم وکان خال المؤمنین فکیف یحکم علیه وعلی من معه بکونهم بغاة علی ان فی فعلهم جائرین عن سنن الصواب بفصلهم قاصدین بما ارتکبوا من فهم الجبن فی زمرة الخارجین عن طاعة ربهم قلت لم احکم علیهم بصفة البغی ولوازمها وضعا وافتراء واختراعا بل حکمت بها نقلا واتباعا فانه روی الائمة الاعیان من المحدثین فی مسانیدهم الصحاح احادیث متعددة ترقم کل واحد منهم حدیثه بسنده الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لعمار بن یاسر تقتلک الفئة الباغیة وهذہ الاحادیث لا خلل فی اسنادها ولا اضطراب فی متونها فثبت بها ان النبی صلی اللہ علیه وسلم وصف الفئة القاتلة عمارا بکونها باغیة وصفة البغی لا ینفک عنها وهی لازمها۔ والبغی عبارة عن الظلم وقصد الفساد فکل من کان باغیا کان ظالما جائرا وکان قاسطا خارجا عن طاعة ربه فتکون الفئة القاتلة عمارا متصفة بهذہ الصفات بخبر الصادق المصدوق (انتہی کلامہ)

خلاصہ کلام فاضل یہ ہے کہ اکثر یہ بات کہی جاتی ہے کہ امیر معاویہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب اور مسلمانون کے ماموں تہے تم امیر اور انکے متبعین پر جو علی علیہ السلام کے ساتہ جنگ کرنے مین کسطرح سے بغاوت کا حکم لگاتے ہو کہ وہ اپنے فعل مین راہ صواب سے بہٹکے ہوئے اور قصد البغاوت کے مرتکب اور خدا کی طاعت سے خارج ہونیوالون کے گروہ مین داخل ہونیوالے تہے۔ مین کہتا ہون کہ مینے انپر بغاوت کی صفت

اور اسکے لوازمات کا حکم بغاوت اور جھوٹ اور اپنی طرف سے گھڑ کر نہین بلکہ یعنے یہ حکم بوجہ نقل اور اتباع کے کیا ہے جسکو محدثین مین سے مشہور ائمہ نے اپنی صحیح سندون مین متعدد حدیثون کے درمیان روایت کیا ہے اور ہر ایک ان مین سے اپنی حدیث کی سند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ عمار سے فرمایا تھا تجھے باغیون کا گروہ قتل کرے گا۔ یہ ایسی حدیثین ہین کہ جنکی اسناد مین کسی قسم کا خلل واقع نہین ہے۔ اور ان احادیث کے متون مین بھی کسی قسم کا اضطراب نہین ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت نے عمار رضی اللہ عنہ کے قاتلون کے گروہ کا وصف باغی ہونیکے ساتھ قرار دیا ہے۔ اور بغی کا وصف اس گروہ سے علیحدہ نہین ہو سکتا۔ اس گروہ کے لیے یہ وصف لازم ہے۔ اور بغاوت کے معنے ظلم اور کثرت فساد کے ہین پس جو شخص کہ باغی ہے وہ ظالم اور جابر اور عدل سے تجاوز کرنے والا ہے اور خدا کی اطاعت سے خارج ہونیوالا ہے۔ پس عمار کے قتل کرنیوالون کا گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ان صفات کے ساتھ متصف ٹھہرا ✦

بعض علما کا قول ہے کہ اہل صفین مین سے جو اشخاص کہ وصف صحابیت رکھتے تھے انکے ان افعال سے اغماض بہتر ہے کیونکہ وہ لوگ اگرچہ باطل پر تھے لیکن اس فعل مین متاول تھے یعنے انکو اپنے بطلان کا علم نہین تھا۔ ورنہ وہ ہرگز ایسا ارتکاب نکرتے چنانچہ علامہ نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین وکان علی علی الحق ومعاویۃ علی الباطل الا انہ کان متاولا ای غیر عالما ببطلانہ فیما یفعل یعنے جناب امیر حق پر تھے اور امیر معاویہ باطل پر تھا مگر اپنے فعل مین تاویل کرنے والا تھا یعنے اسکو اپنے بطلان کا علم نہین تھا۔

لیکن یہ بات ہرگز سمجھ مین نہین آتی کہ جب جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اور امیر معاویہ کو معلوم ہوا کہ انکی شہادت ہماری گروہ کے ہاتھون سے واقع ہوئی ہے۔ اور انکے قاتلون کی نسبت حضرت نے فئہ باغیہ کا حکم لگایا ہے جس کا خود انکو بھی علم حاصل ہوگیا تھا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ پھر کونسی ایسی تاویل تھی جو ان کو اس جنگ پر مجبور کر رہی تھی ✦

اب اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ شاید انکو جناب عمار کی شہادت کی خبر نہ ملی ہو یا اسکے متعلق جسقدر کہ احادیث وارد ہوئی ہین انسے انکو علم نہ حاصل ہوا ہو ✦

لیکن یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے انکو ان احادیث کا بخوبی علم تھا۔ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی رحمہا اللہ کی حدیثون سے واضح ہوتا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے انکو اس حدیث سے مطلع کردیا تھا ✦

یہ امر بھی ظاہر ہے کہ جس فعل سے اغماض کیا جاتا ہے وہ ہرگز عمل خیر نہین ہو سکتا کہ جس کا عامل خدا سے اجر پا سکتا ہو بعض علما اس محاربت اور مخالفت کو حرام جانتے رہے ہین شرح مواقف مین میر سید شریف علیہ الرحمۃ لکھتے ہین والذی علیہ الجمہور من الامۃ ہو ان المخطی قتلۃ عثمان ومحاربوا علی لانہما امامان فیحرم القتل والمخالفۃ قطعا

الا ان بعضهم کالقاضی ابی بکر ذهب الی ان هذه التخطیة لا یبلغ حد الفسق ومنهم من ذهب الی التفسیق کا
وکثیر من اصحابنا یعنے جمہور اہست اس بات پر متفق ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور جناب امیر علیہ السلام کے
ساتھ جنگ کرنیوالے خطا کار تھے۔ کیونکہ وہ دونون امام تھے۔ اور ان سے مخالفت کرنا اور لڑنا قطعی حرام تھا
مگر بعض شخص مثل قاضی ابوبکر کی اس طرف گئے ہین کہ یہ خطا فسق کی حد تک نہین پہونچتا اور بعض جیسے کہ
شیعہ اور ہم اہل سنت وجماعت مین سے بہت سے آدمی انکے فسق ہونیکے بہی قائل ہین *
بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین جناب امیر سے جنگ کرنیوالون نے آخر کار اپنی خطا سے رجوع کیا تہا *
بعض کہتے ہین کہ انکے خطا کی تاویل کرنا چاہیے *
بعض علما انکو اس اجتہاد مین معذور بلکہ عند اللہ ماجور سمجھتے رہے ہین *
پس ایسی صورتون مین یہ کہنا کہ امیر معاویہ کے خطائی الاجتہاد پر اجماع ہو چکا ہے اور انکے خطائی منکر کے
قائل ہونیوالے کو خارق اجماع قرار دینا نفس الامر کے بالکل خلاف ہے۔ جو لوگ کہ خطائی الاجتہاد کے قائل
ہوئے ہین انکی کثرت صرف اسوجہ سے نظر آتی ہے کہ انکو مذکورۃ الصدر اوہام مین سے کوئی نہ کوئی وہم لاحق
ہوا ہے جسکی وجہ سے انکو یہ مسلک اختیار کرنا پڑا ہے۔
دوسرے لوگون نے انکے اقوال کو اسوجہ سے رد نہین کیا کہ اول تو کوئی غرض دینی اس بحث کے متعلق نہین
تہی جس مین انکو کد کرنا ضروری معلوم ہوتا۔ دوم اس رد وقدح مین بعض لوگون کے عیوب ظاہر کرنے پڑتے
تہے جنپر کہ صحابیت کا لفظ کا اطلاق ہوتا تہا اسلیے ان لوگون نے خاموش رہنے کو بحث کرنے پر اختیار
کیا۔ انکے بعد انکے اخلاف بغیر اسکے کہ اپنے اسلاف کے مرکوز خاطر کو سمجھتے اسی لکیر کو پیٹتے رہے۔
اسکے سوا ہم لوگون کی کتب بینی اس قدر وسیع نہین اور نہ متقدمین کی کل کتابین ہمکو دستیاب ہو سکتے
مین کہ طبقہ اول سے علماے متاخرین تک کے اقوال اس بحث کے متعلق ہماری نگاہون سے گذرے ہون
پس کس طرح سے بالجزم یہ کہا جا سکتا ہے کہ کثرت آرا امیر معاویہ کے خطائی الاجتہاد کیطرف ہے *
معہذا اگر تلاش کیا جائے تو اکثر ایسے محدثین بہی نکلینگے جنکی رائے خطائی الاجتہاد ہی کی طرف رجحان
رکہتی ہے چنانچہ حافظ محمد بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی کتاب روضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویہ مین
لکہتے ہین

ومن قال النواصب قد اخطأ معاویۃ … فی الاجتہاد واخطأ فیہ صاحبہ … والعفو فی ذاک
مرجو لفاعلہ … وفی اعالی جنان الخلد راکبہ
قلنا کذبتم فلم قال النبی لنا … فی النار قاتل
عمار وسالبہ

وما ادعوی الاجتہاد لمعاویۃ فی قتالہ الا کدعوی ابن حزم ان ابن ملجم اشقی الاخرین
مجتہد فی قتلہ لعلی کما حکاہ عنہ الحافظ ابن حجر فی تلخیصہ واذا کان من ارتکب ہواہ ونفق

بالظلم یروج بہ ما یراہ اجتہاد المریق فی الدنیا مبطل الاثبات احد منکر الا وقد اھب لیغدرہ

ناصبی گروہ کے لوگ کہتے ہین کہ امیر معاویہ اگر درست ہے خطائی الاجتہاد مرزد ہوا ہے جسکو فاعل کیلیے خدا کی عفو کی امید کیجا سکتی ہے اور وہ جنت خلد کے درجات عالی مین ہوگا ہم کہتے ہین تم لوگ جھوٹ بکتے ہو اگر تمہارا قول سچ ہے تو پھر حضرت نے یہ کیون فرمایا تھا کہ عمار کا قاتل اور اسکی مقتول ہونیکے بعد اسکے ہتیار لیجانیوالے جہنم مین ہوگا امیر معاویہ کیلیے انکی جنگ کے بارے مین اجتہاد کا دعوی کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ ابن حزم باوجود اسقدر علم و فضل کے ابن ملجم شقی الآخرین کو جناب امیر کے قتل مین مجتہد قرار دیتا ہے چنانچہ ابن حجر نے تلخیص مین ابن حزم سے اسبات کو نقل کیا ہے جبکہ کوئی شخص اپنے ہوا و ہوس کے گھوڑے پر سوار ہو کر ہذیان بکنا شروع کرے تو جسکو چاہے اجتہاد کہے ایسی ایسی تاویلات سے دنیا مین کوئی امر باطل نہین رہیگا جسکے لیے عذر نہ گھڑ لیا جائے۔

قال عمر بن مظفر الوردی فی تتمۃ المختصر فی اخبار البشر فیہا ای فی سنۃ سبع وسبعین ومائۃ توفی بالکوفۃ ابو عبد اللہ شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک تولی القضا ایام المہدی ثم عزلہ الہادی و کان عالما عادلا کثیر الصواب حاضر الجواب ذکر عندہ معاویۃ بالحلم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق وقاتل علیا۔ عمرو بن مظفر الوردی کتاب تتمۃ المختصر فی اخبار البشر مین لکھتے ہین کہ قاضی شریک کا ۱۷۷ھ مین انتقال ہوا ہے وہ مہدی عباسی کی خلافت کے زمانہ مین قاضی بغداد تھے نہایت ہی عالم منصف کثیر الصواب حاضر الجواب تھے کسی شخص نے انکے پاس ذکر کیا کہ امیر معاویہ بڑے ہی حلیم تھے وہ کہنے لگے جو شخص کہ حق سے نادان بنجائے اور حضرت علیہ السلام سے جنگ کرے وہ ہرگز حلیم نہین ہو سکتا۔

امیر معاویہ کو ہم بھی صحابی اور خال المومنین جانتے ہین۔ خدا ان پر رحم کرے مانکے بعض افعال سے دل لرزتا ہے لیکن بلحاظ شریعت کچھ نہین کہا جا سکتا۔ صرف اتنا ہی کہتے ہین کہ ان سے خطائے منکر مرزد ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ ان سے بعض امور ایسے مرزد ہوئے ہین کہ جنکے بیان کرنے سے دل کانپ اٹھتا ہے۔ مثلا جناب امام حسن علیہ السلام جگر گوشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زہر دلوانا جسکی نسبت علامہ ابن عبد البر نے استیعاب مین اور مسعودی نے مروج الذہب مین لکھا ہے قال قتادۃ سم الحسن بن علی سمتہ امرأتہ الجعدۃ بنت الاشعث وقالت طائفۃ کان ذلک بتدسیس معاویۃ یعنے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ حسن بن علی علیہ و علی جدہ السلام کو انکی زوجہ جعدہ بنت الاشعث نے زہر دیا اور ایک طائفہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا معاویہ کی لاگ سے تھا۔

علی ہذا حجر بن عدی جیسے مستجاب الدعوات صحابی کو جنکی نسبت علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین قال احمد قلت لیحیی بن سلیمان ابلغک ان حجرا کان مستجاب الدعوۃ قال نعم وکان من افاضل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے احمد کہتے ہین کہ مینے یحیے سے پوچھا کیا تمہین معلوم ہے کہ حجر مستجاب الدعوۃ

الله عزوجل ان نشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله فقبلناه منك وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناه
منك وامرتنا بالزکوة فقبلناه منك وامرتنا ان نصوم رمضان فقبلناه منك وامرتنا بالحج فقبلناه
منك ثم لم ترض بهذا حتی رفعت بضبعی ابن عمك تفضله علینا فقلت من کنت مولاه فعلی
مولاه فهذا شیء منك ام من الله عزوجل فقال النبی صلی الله علیه والذی لا اله الا هو ان
هذا من الله عزوجل فولی الحارث بن نعمان الفهری یرید راحلته وهو یقول اللهم ان کان
ما یقول محمد صلی الله علیه حقا فامطر علینا حجرة من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل
راحلته حتی رماه الله عزوجل بحجر یسقط علی هامته فخرج من دبره فقتله فانزل الله عزوجل
سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع من الله ذی المعارج امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی
تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے آیت سال سائل کے بارے میں پوچھا کہ یہ آیت
کسکے حق میں نازل ہوئی ہے وہ سائل سے کہنے لگے تو نے مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہیں
پوچھا امام جعفر محمد باقر علیہ وعلی آبائہ السلام اپنے آباء کرام سے روایۃً فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے غدیر خم پر لوگوں کو جمع کرکے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ارشاد فرمایا اور یہ حدیث سب
کہیں پہونچ گئی۔ حارث بن نعمان الفہری یہ سنکر حضرت کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا اور اپنی اونٹنی کو بٹھا کر
حضور سے عرض کرنے لگا یا محمد آپ نے ہمیں لا الہ الا اللہ پر گواہی دینے کے لئے حکم دیا ہم نے اس بات کو بھی آپ سے
مان لیا پھر آپ نے ہمیں پانچ نمازوں کا حکم دیا وہ بھی ہم نے آپ سے مان لیا پھر آپ نے ہمکو زکوۃ دینے کے لئے
کہا ہم نے وہ بھی آپکا کہنا قبول کیا پھر آپ نے ہمکو حج کرنیکا حکم دیا ہم نے وہ بھی مان لیا پھر آپ نے رمضان کے
روزہ رکھنے کے لیے کہا ہم نے وہ بھی قبول کر لیا۔ پھر بھی آپ راضی نہ ہوئے اور آپ نے اپنے ابن عم کے بازو کو پکڑ کر
اٹھایا اور انکو ہم پر آپ نے فضیلت دی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمایا۔ آیا یہ حکم آپکی طرف سے ہے
یا خدا نے حکم دیا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے سوا کوئی خدا نہیں یہ خدا کا حکم ہے حارث بن نعمان
یہ کہتا ہوا اپنی اونٹنی کی طرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر جو کچھ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سچ ہے تو ہمارے اوپر
پھر آسمان سے پتھر برسا یا ہمیں دردناک عذاب پہونچا۔ جب وہ اونٹنی کے پاس پہنچا خدا تعالےٰ نے اسپر ایک آسمانی
پتھر پھینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ سے نکل گیا پس خدا تعالیٰ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مانگا ایک
مانگنے والے نے عذاب کو کہ وہ کافروں کے لیے ہونیوالا ہے اسکو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔ عذاب اللہ کی
طرف سے ہے جو سیڑھیوں والا ہے۔

(۲۱) یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك (سورہ مائدہ) ترجمہ اے رسول پہونچا دو اس

تھے وہ کہنے لگے ہان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مین سے تھے بیگناہ بھوک سے اور پیاس سے مروانا چنانچہ علامہ جریر طبری اپنی تاریخ مین لکھتے ہین عن ابی سعید المقبری ان معاویة حین حج قدم علی عائشة فاستاذن علیها فاذنت له فلما قعد قالت له یا معاویة اما خشیت الله فی قتل حجر ابن عدی واصحابه یعنے سعید بن مقبری سے روایت ہے کہ معاویہ نے جبکہ حج کیا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین گیا اور ان سے اذن طلب کیا جناب ام المومنین نے اذن عطا فرمایا جب وہ بیٹھ گیا فرمانے لگین اے معاویہ بجھے حجر بن عدی اور اسکے دوستون کے قتل کرنے مین خدا کا خوف نہ آیا +

انکے سوا انکے بعض محدثات ایسے ہین کہ جنکے سننے سے دل سخت بیقرار رہتا ہے چنانچہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کو توڑنا جسکی نسبت علامہ جریر طبری اپنی تاریخ مین لکھتے ہین عن سعید بن دینار قال قال معاویة انی رأیت منبر رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعصاه لا یترکان بالمدینة وهم قتلة عثمان واعداؤه فلما قدم طلب العصا وهی عند سعد القرظ فجاءه ابو هریرة وجابر بن عبد الله فقالا ننشدک الله عز وجل ان تفعل هذا فان هذا لا یصلح تخرج منبر رسول الله صلی الله علیہ وسلم من موضعه وتخرج عصاه الی الشام فانقل المسجد فاقصر وزاد فیه ست درجات فهو الیوم ثمانی درجات فاعتذر للناس مما صنع یعنے سعید بن دینار سے ناقل ہے کہ امیر معاویہ نے کہا مین مناسب سمجھتا ہون کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور عصا کو مدینہ مین نہین رکھنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور دشمن ہین جب عصا کو کہ سعد بن قرظ رضی اللہ عنہ کے گھر مین تھا منگوایا ابو ہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما آکر کہنے لگے ہم تجھے خدا کی قسم دیتے ہین کہ اس امر کو مت کر۔ کیونکہ جس مقام پر حضرت نے اپنے منبر مبارک کو نصب فرمایا ہے اس مقام سے ہٹانا اور آپکے عصا مبارک کا شام مین لیجانا اچھا نہین ہے۔ لیکن معاویہ نے منبر کو توڑ کر اسکے چھ درجے اور بڑھا دیے اب وہ آجکل آٹھ سیڑھی کا ہے۔ پھر لوگون کے پاس اپنے اس ارتکاب کا عذر پیش کیا +

اسی طرح سے لوگون کا خصی کرانا بھی انہین کے محدثات مین سے ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین وفی الاوائل للعسکری قال معاویة اول من اتخذ الخصیان لخدمته یعنی عسکری کتاب الاوائل مین لکھتے ہین کہ پہلے اسلام مین جس نے کہ آلت کٹے خصی خواجہ سرا اپنی خدمت خاص کے لیے مقرر کیے وہ امیر معاویہ ہین +

علی ہذا برخلاف سیرت شیخین رضی اللہ تعالے عنہما کے سے وقیصر کی سنت پر برخلاف عہد نامہ جناب امام حسن

علیہ السلام اپنے ناخلف یزید پلید کو ولی عہد بنانا اور اسکے لیے بیعت لینا بھی انہیں کے محدثات سے ہے۔

اخرجہ البخاری والنسائی وابن ابی حاتم فی تفسیرہ واللفظ لہ من طرق ان مروان خطب بالمدینۃ وھو علی الحجاز من قبل معاویۃ فقال ان امیر المؤمنین قد رای ان یستخلف علیکم ولدہ یزید سنۃ ابی بکر وعمر فقام عبدالرحمن بن ابی بکر فقال سنۃ کسری وقیصر ان ابابکر وعمر لم یجعل فی اولادھما ولا فی احد من اھل بیتھما امام بخاری اور نسائی اور ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں اور لفظ انہیں کے ہیں بطریق کثیرہ کہ مروان نے مدینہ میں خطبہ پڑہا وہ اسوقت معاویہ کی طرف سے حجاز کا عامل تھا کہنے لگا امیر معاویہ نے مناسب سمجھا ہے کہ اپنے بیٹے یزید کو اپنے بعد تمہارا خلیفہ بنا دے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سنت پر عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں بلکہ قیصر و کسریٰ کی سنت پر کیونکہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خلیفہ اپنی اولاد یا اپنے اہل بیت میں سے نہیں بنایا گو ان کی کیسی ہی گزیدہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ لیکن امیر معاویہ کا یزید کو اپنے بعد میں خلیفہ بنانا حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت کے موافق تھا کیونکہ انہوں نے بھی اپنے بعد خلیفہ بنایا تھا

البتہ استخلاف فی نفسہ برا نہیں مگر معاویہ حسب عہد نامہ یزید کو اپنے بعد میں خلیفہ بنانیکے مجاز نہیں تھے کیونکہ عہدنامہ میں ایک شرط یہی تھی کہ امیر معاویہ کے بعد خلافت پھر خاندان نبوت کی طرف عود کرے گی چنانچہ علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں وذکر محمد بن قدامۃ فی کتاب الخوارج بسند قوی الی ابی بصرۃ انہ سمع الحسن بن علی یقول فی خطبتہ عند معاویۃ انی شرطت علی معاویۃ لنفسی الخلافۃ واخرج ابن ابی خیثمۃ من طریق عبداللہ بن شوذب قال لما قتل علی سار الحسن بن علی فی اھل العراق ومعاویۃ فی اھل الشام فالتقوا فکرہ الحسن القتال وبایع معاویۃ علی ان یجعل العھد للحسن من بعدہ محمد بن قدامہ کتاب الخوارج میں سند قوی کے ساتھ ابی البصرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب امام حسن علیہ السلام کو امیر معاویہ کے پاس خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ہمنے معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے شرط کر لی ہے۔ اور ابن ابی خیثمہ عبداللہ بن شوذب کے طریق سے ناقل ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہو گئے۔ امام حسن علیہ السلام عراق کے لشکر کے ساتھ اور امیر معاویہ شامیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب دونوں لشکر باہم اکٹھے ہوئے جناب امام حسن علیہ السلام نے جنگ کرنا مناسب سمجھا معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے عہد لیکر بیعت کر لی۔

معلوم ہوتا ہے کہ امیر معاویہ نے اسی عہد کے خوف کی وجہ سے جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا تھا کہ اگر امام حسن علیہ السلام میرے بعد زندہ رہے تو حسب عہدنامہ خلیفہ بنجاینگے اور میرا بیٹا یزید خلافت سے محروم رہجائیگا نماز عید کے پہلے خطبہ برخلاف سنت نبوی پڑہنا بھی انہیں کے محدثات سے ہے قال الزھری اول من

احدث الخطبة قبل الصلوٰة فی العید معاویۃ یعنے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد زہری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ امیر معاویہ نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑہنا نکالا ہے ٭

علامہ ابن عبد البر نے استیعاب مین لکہتے ہین قالوا انہ اول من جعل ابنہ ولی عہد خلیفۃ بعدہ فی صحتہ وقال الزہیر ہو من اتخذ دیوان الخاتم و امر بہدایا النیروز و المہرجان و اول من قتل صبرا و جرا واول من اتخذ الخصیان فی الاسلام و اول من بلغ درجات المنبر خمسۃ عشر مرقاۃ خلاصہ تقریر علامہ یہ ہے کہ امیر معاویہ وہ شخص ہین جنہون نے سب اول اپنے بیٹے کو ولیعہد خلیفہ اپنے پیچہے مقرر کیا۔ اپنی صحت مین۔ اور زبیر کہتے ہین کہ اول دفتر پر مہر لگانا بہی انہی کی ایجاد ہے۔ اور سب اول اسلام مین نوروز اور مہرگان اعیاد مجوس کے لیے تحائف لینا اور دینا بہی انہی سے ہوا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی نے سب سے پہلے آدمی کو بہوکا پیاسا رکہکر مارا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی وہ شخص ہین جنہون نے سب سے پہلے اسلام مین لوگون کو اپنی خدمت کے لیے خصی کرایا ہے۔ اور انہون نے ہی منبر کی پندرہ سیڑہیان زیادہ بڑہائی ہین اب ہم پوچہتے ہین کیا یہ سب امور محدثات جو انکی اولیات کے نام سے مشہور و معروف ہین خطا فی الاجتہاد تہے اور اگر خطا فی الاجتہاد تہی تو کل محدث ضلال و شر الامور محدثاتہا پہر کون سے امور ہو سکتے ہین ٭

جناب امیر علیہ السلام کا خوارج سے جنگ کرنا

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک مبتلی بالخوارج وانت اول من یقاتلہم فلا تتبعن مدبرا ولا تجہزن علی جریح (اخرجہ البغوی والدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تو خوارج سے آزمایا جائیگا۔ اور تو سب سے اول ان سے لڑیگا۔ پس بہاگتے کا پیچہا نہ کریو اور زخمی کو نہ ماریو ٭

(۲) عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرۃ فقال یا رسول اللہ اعدل قال ویلک ومن یعدل اذا لم اعدل فقال عمر یا رسول اللہ ائذن لی حتی اضرب عنقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتہم وصیامہ مع صیامہم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ حتی ان احدکم ینظر الی نصلہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی رصافہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی نضیہ فلا یجد فیہ شیئا ثم ینظر الی قذذہ فلا یجد شیئا قد سبق الفرث والدم یخرجون

علی خیر فرقۃ من الناس آیتھم رجل مخدج او مجدج احدی ثدیہ مثل ثدی المرأۃ او کالبضعۃ تدردر وقال
ابوسعید اشھد انی سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشھد انی کنت مع علی بن ابی طالب حین
قاتلھم فارسل الی القتلی فاتی بہ علی النعت الذی نعت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولھذا الحدیث
طرق کثیرۃ اخرجہ الشیخان وغیرھما ابوداؤد الطیالسی والنسائی واحمد وابویعلی والحاکم و
الخطیب وقد رواہ غیر ابی سعید جماعۃ من الصحابۃ مثل علی وعمر وعبداللہ بن عمرو وعبداللہ بن مسعود
وعبداللہ بن عباس وعبداللہ بن الخباب بن الارت وعقبۃ بن عامر وسعد وعمار بن یاسر رضی
اللہ عنھم فالروایۃ الاولی اخرجہ احمد والبخاری والمسلم والنسائی وابن جریر والثانیۃ اخرجہ
ابونصر السنجری صاحب الابانۃ والخطیب وابن عساکر والثالثۃ اخرجہ احمد والطبرانی والرابعۃ اخرجہ
الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والخامسۃ اخرجہ ابوداؤد الطیالسی والسادسۃ اخرجہ احمد
والطبرانی والحاکم وابونعیم فی الحلیۃ والسابعۃ اخرجہ الطبرانی والثامنۃ اخرجہ احمد وابن جریر
والطبرانی والتاسعۃ اخرجہ البخاری والعاشرۃ والحادیۃ عشر اخرجھما الطبرانی والثانیۃ عشر
اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد والنسائی والطبرانی والحاکم والثالثۃ عشر اخرجہ ابن جریر والرابعۃ
عشر اخرجہ الحکیم فی نوادر الاصول والطبرانی فی الکبیر والخامسۃ عشر اعنی روایۃ سعد و
عمار معا اخرجہ الطبرانی (ترل الابرار) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم جناب
رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت غنیمت کا مال تقسیم کر رہے تھے۔ ذو
الخویصرہ آکر کہنے لگا یارسول اللہ عدل کیجیے۔ آپنے ارشاد فرمایا تجھ پر ہلاکی ہو اگر میں عدل نہیں کرونگا تو پھر
کون کریگا۔ عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ مجھے اسکی گردن مارنے کی اجازت ہو۔ فرمایا چھوڑ دو
اسکے ساتھی ایسے ہیں تمہاری نماز تمکو انکی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے انکے روزوں کے مقابل حقیر معلوم
ہونگے وہ قرآن پڑھینگے لیکن انکے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے بھاگینگے جس
طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ یہانتک کہ دیکھے تم میں کوئی اپنے پیکان کی طرف۔ پس کوئی چیز
اس میں نہیں پائیگا۔ پس نگاہ کریگا اسکے سوفار کی طرف پس نہیں پائیگا اس میں کوئی شے پھر
نگاہ کریگا اسکے پروں کیطرف پس نہ پائیگا اسمیں کوئی چیز۔ گذرا ہے وہ تیر سرگین اور خون میں۔ وہ ایک
بہترین گروہ پر خروج کرینگے انکی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک مخدج یعنے ناقص الخلقت سیاہ چشم آدمی ہوگا
ایک دودھ اسکا عورت کے پستان یا مثل گوشت کے ٹکڑے کی حرکت کرتا ہوا ہوگا۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے

شنی ہے اور اسکی بھی گواہی دیتا ہون کہ میں علی ابن ابیطالب کے ساتھ تہا جب کہ وہ اس گروہ کے ساتھ جنگ کر رہے تھے جناب امیر نے لوگون کو مقتولون کیطرف بھیجا اور وہ لوگ مخدج کو لائے جو نشانیان کہ حضرت نے بیان فرمائی تھین وہ سب اسمین موجود تھین ؛ احادیث شیخین ان شیخین کے سوا ابو داؤد طیالسی اور امام احمد بن حنبل اور ابو یعلی اور ابن حبان اور حاکم اور خطیب رحمہم اللہ نے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے - ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت مثل جناب علی و عمر اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس اور سعد بن الخباب بن الارت اور عبد اللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور سعد اور عمار بن یاسر نے بھی روایت کیا ہے ؛

پس ان روایات مین سے پہلی روایت وہ ہے کہ جسکو امام احمد بن حنبل اور امام بخاری اور مسلم اور نسائی اور ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے ؛

دوسری روایت وہ ہے جسکو ابو نصر سجزی مصنف کتاب ابانہ اور خطیب بغداد اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے ؛

اور تیسری وہ ہے جسے امام احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے

اور چوتھی روایت کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین لکھا ہے ؛

اور پانچوین کو ابو داؤد الطیالسی نے درج کیا ہے

اور چھٹی کو امام احمد اور طبرانی اور حاکم اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین مذکور کیا ہے ؛

اور ساتوین کو طبرانی نے لکھا ہے -

اور اٹھوین کو امام احمد اور ابن جریر نے بیان کیا ہے

اور نوین کو امام بخاری نے لکھا ہے

اور دسوین اور گیارہوین } کو طبرانی نے روایت کیا ہے

بارہوین کو ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور نسائی اور طبرانی اور حاکم نے مستدرک مین ذکر کیا ہے

تیرہوین کو ابن جریر نے تاریخ الرسل و الملوک مین درج کیا ہے

چودہوین کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین -

اور طبرانی نے معجم کبیر مین مذکور کیا ہے

پندرہوین یعنی سعد اور عمار بن یاسر کی روایت کو طبرانی نے بیان کیا ہے -

(۱) عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال کنت عند علی جالسا اذ دخل رجل علیہ ثیاب السفر و علی یکلم الناس و یکلمونہ فقال یا امیر المؤمنین اتاذن لی ان اتکلم فلم یلتفت الیہ و شغلہ ما ہو فیہ فجلس الی رجل فسالہ ما خبرک فقال کنت معتمرا فلقیت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقالت ہؤلاء القوم الذین خرجوا فی ارضکم ما یسمون حروریۃ قلت خرجوا الی موضع یسمی حروراء فسمی بذلک فقالت طوبی لمن شہد منکم یعنی ہلکتہم لو شاء ابن ابی طالب لاخبرکم خبرہم فجئت

اسالہ عن خبرہم فلما فرغ علی قال ایہا المستاذن فقص علیہ کما قص علینا۔ قال علی انی دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس عندہ غیر عائشۃ ام المومنین فقال لی کیف انت یا علی وقوم کذا وکذا قلت اللہ ورسولہ اعلم ثم اشار بیدہ وقال قوم یخرجون من المشرق یقرءون القران لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فیہم رجل مخدج کان یدیہ ثدی ثم قال انشدکم باللہ اخبرتکم بہ قالوا نعم قال انشدکم باللہ اخبرتکم انہ فیہم قالوا نعم قال فاتیتمونی واخبرتمونی انہ لیس فیہم فحلفت لکم باللہ انہ فیہم فاتیتمونی بہ فوجدتموہ کما نعت لکم قالوا نعم قال صدق اللہ ورسولہ (اخرجہ النسائی) عاصم کلیب اپنے والد سے ناقل ہین کہ مین جناب امیر علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا ناگہان ایک شخص آیا سفر کے کپڑے پہنے ہوئے تھا امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کر رہے تھے۔ اس شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین مجھے کچھ پوچھنے کا اذن عطا ہو جناب اسکی طرف ملتفت نہوئے اور باتون مین مشغول رہے۔ وہ شخص ایک آدمی کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اس شخص سے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا مین بحالت عمرہ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین گیا۔ مجھ سے فرمانے لگین یہ قوم کہ جس نے تمہاری ملک مین خروج کیا ہے۔ حروریہ کے نام سے کیون پکاری جاتی ہے۔ مینے عرض کیا چونکہ ان لوگون نے حرورے کے موضع سے خروج کیا ہے اسلیے حروریہ کہلاے جاتے ہین۔ ام المومنین نے فرمایا مبارک ہو اس شخص کے لیے جو تم مین سے انکے قتل کرنے مین شریک ہو۔ اگر ابن ابیطالب کی منشا ہو تو مین تمکو انکے حال سے خبردار کردون۔ مین اسلیے آیا ہون کہ جناب امیر سے انکی نسبت پوچھون۔ جناب امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کر چکے فرمایا وہ طالب اذن کہان ہے۔ اس شخص نے وہی قصہ جو ہم سے بیان کیا تھا جناب امیر سے عرض کیا۔ آپ فرمانے لگے ایک دفعہ مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا حضرت کے پاس اسوقت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے سوا اور کوی نہ تھا حضرت نے مجھ سے ارشاد کیا۔ یا علی تم کیا کروگے جبکہ قوم کا حال ایسا ویسا ہو جاےگا مینے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول مجھ سے زیادہ واقف ہے۔ پھر ہاتھ کا اشارہ کرکے ارشاد کیا مشرق کی طرف سے ایک گروہ خروج کریگا۔ اس جماعت کے لوگ قرآن پڑھتے ہونگے لیکن قرآن انکے حلق سے نیچے نہین اتریگا دین سے وہ اس طرح پر بہاگین گے جس طرح سے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے۔ ان مین ایک ناقص الخلقت آدمی ہوگا۔ اسکا ایک ہاتھ پستان کی مانند ہوگا پھر جناب امیر نے لوگون سے ارشاد فرمایا مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ مینے تمکو یہ خبر سنائی تھی سب نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا تھا۔ پھر ارشاد کیا کہ مین تم کو قسم دیتا ہون کہ مینے تمکو یہ بتادیا تھا۔ کہ وہ انہین لوگون مین ہے۔ حاضرین نے کہا فی الحقیقت جناب نے اسکا ہونا انہین مین بیان کیا تھا پھر تمنے مجھسے آکر بیان کیا کہ وہ انمین نہین ہے اور مینے قسم کھاکر کہا کہ وہ ضرور انمین ہے پھر تم اسکو میرے پاس لے آئے اور تمنے اسکو ویسا ہی پایا جیسے کہ مینے تم سے بیان کیا تھا سب نے عرض کیا بیشک ہے پھر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اور اسکا

کا رسول سچا ہے ۔

(۴) عن عبیدة السلمانی قال ذکر علی الخوارج فقال فیهم رجل مخدج الید او مودن الید لولا ان تبطروا لاخبرتکم بما وعد الله تعالی علی لسان نبیه صلی الله علیه وسلم لمن قتلهم قال فقلت لعل سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ای ورب الکعبة ای ورب الکعبة ای ورب الکعبة (اخرجه المسلم)
عبیدہ سلمانی سے منقول ہے کہ جناب امیر نے خوارج کا تذکرہ کیا اور فرمایا انمین ایک ناقص ہاتہ والا یا سوکہے ہاتہ والا آدمی ہے اگر تم حیرت مین نہ آجاؤ یا غرہ نہ ہوجاؤ تو مین تمہین خبر دون اس وعدہ سے کہ خدا تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس گروہ کے قاتل کی نسبت فرمایا ہے ۔ عبیدہ کہتے ہین کہ مینے جناب امیر سے عرض کیا آپ جناب آنحضرت سے سنا ہے تین دفعہ رب کعبہ کی قسم کہا کر فرمایا خود مینے سنا ہے ۔

(۵) عن عبید الله بن ابی رافع مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الحروریة لما خرجت علی علی بن ابی طالب علیه السلام فقالوا لا حکم الا لله قال علی کلمة حق ارید بها الباطل ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وصف اناسا لاعرف صفتهم فی هؤلاء الذین یقولون الحق بالسنتهم لا یجوز هذا واشار الی حلقه من ابغض خلق الله الیه منهم رجل سود احدی یدیه کلبن الشاة او حلمة ثدی فلما قاتلهم قال انظروا فنظروا ولم یجدوا شیئا قال ارجعوا والله ما کذبت ولا کذبت مرتین او ثلثا ۔ ثم وجدوه فی خربة فاتوا به حتی وضعوه بین یدیه قال عبید الله انا حاضر ذلک من امرهم وقول علی فیهم (اخرجه النسائی وابوحاتم) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبید اللہ ناقل ہے کہ جب حروریہ نے جناب امیر علیہ السلام پر خروج کیا اور کہنے لگے کہ سوا خدا کے کسیکا حکم ماننا لائق نہیں ہے جناب امیر نے فرمایا سچی بات سے باطل مراد لے رہے ہین بتحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کے اوصاف بیان فرمائے تھے ۔ مین انکی وصف اس گروہ مین پاتا ہون ۔ حق انکی زبان پر ہے ۔ اور جناب امیر نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ۔ مگر انکے اس سے نیچے نہین اترتا مبغوض ترین خلق اللہ انمین ایک کالی صورت کا آدمی ہے اسکا ایک پستان بکری کے پستان کے مشابہ ہے یا سر پستان کے مثل ہے جب جناب امیر انکی لڑائی سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا ۔ کہ اس آدمی کو تلاش کرو ۔ لوگون نے تلاش کی مگر اسکا پتہ نہ ملا ۔ جناب امیر فرمانے لگے واللہ مجہ سے جہوٹ نہین کہا گیا اور نہ مینے جہوٹ کہا ہے ۔ دو دفعہ یا تین دفعہ یہی فرمایا اور کہا پہر جاکر تلاش کرو ۔ لوگون نے اسے ایک گڑہے مین سے نکالا ۔ اور جناب امیر کے سامنے لے آئے عبید اللہ کہتا ہے کہ میرے جناب امیر کے فرمانے اور لوگون کو اس شخص کے اٹہا لانے تک وہین حاضر تہا ۔

(٦) عن سوید بن غفلة قال قال علیؑ اذا حدثتکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا فواللہ لان اخر من السماء احب الی من ان اکذب علیہ وفی روایة من ان اقول علیہ ما لم یقل واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعة وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی اخر الزمان حداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر البریة یقرؤن القران لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیة فاینما لقیتموھم فاقتلوھم فان فی قتلھم اجرا لمن قتلھم عند اللہ یوم القیمة (اخرجہ البخاری والنسائی) سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ فرماتے تھے کہ جب میں تم سے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو واللہ آسمان پر سے زمین پر گرنا میرے نزدیک حضرتؐ پر جھوٹ بولنے سے بہتر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ میں وہ بات کہوں جو آپنے نہیں ارشاد کی۔ اور اگر میں تم سے وہ بات بیان کروں جو میرے اور تمہارے درمیان میں ہے پس لڑائی مکر کا نام ہے۔ بتحقیق مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب اس آخر زمانہ میں ایک قوم نوجوان بے وقوفوں کی پیدا ہوگی خیر الوری صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرینگے اور قرآن پڑھینگے مگر قرآن انکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا۔ دین سے وہ ایسے بھاگینگے جیسے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے تم جہاں کہیں کہ انکو پاؤ قتل کرڈالو انکے مارنیوالے کو قیامت کو روز خدا کے پاس سے اجر ملیگا ✦

(٧) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقة قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل یقرؤن القران لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیة ھم شر الخلق طوبی لمن قتلھم یدعون الی کتاب اللہ ولیسوا منہ فی شیء من قاتلھم کان اولی باللہ منھم (اخرجہ ابوداود) انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب میری امت میں اختلاف اور جدائی واقع ہوگی ایک قوم قتل کو اچھا سمجھے گی اور برا کریگی اور قرآن پڑھے گی اور قرآن اسکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا۔ وہ دین سے ایسی بھاگے گی جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے اس قوم کے لوگ بدترین خلائق ہونگے۔ مبارک ہے وہ شخص جو انکو قتل کرے وہ خدا کی کتاب کیطرف پکارینگے لیکن انمیں سے کسی بات پر نہ ہونگے جو انسے جنگ کریگا وہ اللہ کے نزدیک ان سے بہتر ہوگا ✦

(٨) عن طارق بن زیاد قال خرجنا مع علی الی الخوارج فقتلھم ثم قال انظروا فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ سیخرج قوم یتکلمون بالحق لا یجاوز حلوقھم یخرجون من الحق کما یخرج السہم من الرمیة سیماھم ان فیھم رجلا مخدج الید فی یدہ شعرات انکان ھو فیھم فقد قتلتم شر الناس وان لم یکن ھو فقد قتلتم خیر الناس فبکینا قال اطلبوا فطلبنا فوجدنا المخدج فخررنا سجودا وخر علی معنا ساجدا الحدیث

(النسائی) طارق بن زیاد ناقل ہیں کہ جب ہم جناب امیر کے ساتھ خارجیوں کے قتل ... اور وہ سب مارے گئے جناب امیر فرمانے لگے دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایک گروہ نکلیگا ... سچ بولینگے مگر سچ ان کے حلق کے نیچے نہیں اتریگا وہ سچ سے ایسے بھاگینگے جیسے کہ تیر کمان سے ... انکا نشان یہ ہے کہ ان میں ایک ناقص ہاتھ والا آدمی ہوگا اسکے ہاتھ پر بال ہونگے اگر وہ اس گروہ میں ہے تو تمنے بدترین خلائق کو قتل کیا ہے اور اگر نہیں ہے تو تم نے بہترین خلائق کو قتل کیا ہے۔ ہم سب رونے لگے جناب امیر نے فرمایا تم اسکی تلاش کرو۔ ہمنے تلاش کی اور اسکو ڈھونڈ نکالا ہمنے خدا کا سجدہ کیا اور جناب امیر بھی سجدہ میں گر گئے +

(۹) عن ابی سلیم البلخی قال اخبرنی ابی انه کان مع علی یوم النهروان قال وکنت قبل ذلک اصارع رجلا علی یده شئی نقلت ما شان یدک قال اکلها بعیر فلما کان یوم النهروان وقتل علی الحروریة فخرج علی قتلهم حین لم یجد ذی الثدیه فطاف حتی وجده فی سافیه فقال صدق الله عز وجل وبلغ رسول الله صلے الله علیه وسلم وقال وفی منکبیه ثلاث شعرات من حلمة الثدی ثواب لمن قتلهم (اخرجه النسائی) ابو سلیم البلخی اپنے والد سے کہ نہروان کے روز جناب امیر کے ساتھ موجود تھا نقل کرتا ہے کہ میں نہروان کے جنگ سے پہلے ایک شخص سے کشتی لڑا تھا اسکا ایک ہاتھ نہیں تھا میںنے اس سے پوچھا تیرے ہاتھ کو کیا ہوا ہے وہ کہنے لگا اونٹ نے چبا ڈالا ہے جب نہروان کی لڑائی ہو چکی اور جناب امیر نے حروریہ کو قتل کر ڈالا جناب امیر انکے مقتولوں کو دیکھنے نکلے جبکہ ذی الثدیہ انکو نہ ملا۔ ادہر اودہر پھرتے ہوئے ایک زمین پست میں سے ڈھونڈ نکالا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچا دیا ابو سلیم کا والد کہتا ہے کہ اسکے کندھے پر پستان کا سرا تھا اور اسپر تین بال لگے ہوئے تھے +

(۱۰) عن زر بن حبیش انه سمع علیا یقول انا فقأت عین الفتنة لولا انا ما قوتل اهل النهروان لولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی الله عز وجل علی لسان نبیکم صلی الله علیه وسلم لمن قاتلهم مبصر الصلالتهم عارفا بالهدی الذی نحن علیه (اخرجه الخ) زر بن حبیش سے روایت ہے کہ اس شخص نے جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہوں اگر میں نہ ہوتا تو نہروان والے مارے نہ جاتے اگر مجھ کو اسکا خوف نہ ہو کر تم عمل سے ہاتھ کھینچ لوگے تو میں تمکو البتہ اس بات سے مطلع کرتا جو خدا تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اس شخص کے لیے کہ ان کی نمازوں کو دیکھکر ان سے لڑتا ہے اور اس بات کو جانتا ہے کہ جسپر ہم ہیں۔ جاری کیا ہے +

(۱۱) عن سلمة بن کهیل قال حدثنا زید بن وهب الجهنی انه کان فی جیش الذین کانوا مع علی الذی ساروا الی الخوارج فقال علی ایها الناس انی سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول یخرج من

متی یقرءون القرآن لیس قراءتکم الی قراءتهم بشئ ولا صلوتکم الی صلوتهم بشئ ولا صیامکم الی صیامهم
بشئ یحسبون انه لهم وهو علیهم لا تجاوز صلوتهم تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة لو
یعلم الجیش الذین یصیبونهم ما قضی لهم علی لسان نبیکم صلی الله علیه وسلم لاتکلوا عن العمل وآیت
ذلک ان فیهم رجلا له عضد لیس له ذراع علی راس عضده مثل حلمة الثدی علیه شعرات بیض فتذهبون
الی معاویة واهل الشام وتترکون هؤلاء یخلفونکم فی ذراریکم واموالکم والله انی لارجو ان یکونوا
هؤلاء القوم فانهم سفکوا الدم الحرام واغاروا فی سرح الناس فسیروا علی اسم الله قال سلمة بن کهیل
فلما التقینا وعلی الخوارج یومئذ عبدالله بن وهب الراسبی فقال لهم القوا الرماح وسلوا سیوفکم
من جفونها فانی اخاف ان یناشدکم کما ناشدوکم یوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحهم وسلوا
السیوف وشجرهم الناس برماحهم فقتل بعضهم علی بعض وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلان
فقال علی التمسوا فیهم المخدج فلم یجدوه فقام علی بنفسه حتی اتی ناسا قد قتل بعضهم علی بعض قال اخروهم فوجدوه
مما یلی الارض فکبر علی ثم قال صدق الله وبلغ رسوله فقام الیه عبیدة السلمانی فقال یا امیر المؤمنین
والله الذی لا اله الا هو لسمعت هذا الحدیث من رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی استحلفه ثلاثا
وهو یحلف له اخرجه المسلم (والنسائی) سلمہ بن کہیل ناقل ہین کہ مجھسے زید بن وہب الجہنی بیان کرتے تھے جو
خود اس لشکر مین موجود تھے جو جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ خوارج سے لڑنیکے لیے نکلا تھا کہ جناب امیر فرماتے تھے اے
لوگو مینے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت مین ایک گروہ پیدا ہوگا وہ
لوگ قرآن پڑھینگے تمہارا قرآن انکے قرآن کے سامنے اور تمہاری نمازین انکی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے
انکے روزون کے آگے کچھ حقیقت نہین رکھتے ہونگے وہ یہ سمجھینگے کہ قرآن انکے لیے ہے مگر قرآن انپر
وبال ہوگا انکی نماز انکے گلے سے نیچے نہین اتریگی، وہ دین سے ایسے بھاگینگے جس طرح سے کہ تیر کمان
سے بھاگتا ہے۔ اگر لشکر کے آدمی یہ کہ وہ بات انکو انکے مارنے سے حاصل ہوگی جسکا مذکور خدا تعالی نے
اپنے نبی صلعم کی زبان مبارک سے کیا ہے معلوم کرلین تو عمل کو ترک کردینگے۔ انکی نشانی یہ ہے کہ
ان مین ایک آدمی ہوگا کہ اسکا بازو تک ہاتھ نہین ہے اسکے کندھے پر ایک پستان جیسے گوشت کا ٹکڑا
ہے اور اسپر سفید بال ہین تم لوگ معاویہ اور اہل شام کی طرف جانیکا قصد کرتے ہو اور ان لوگون کو اپنے پیچھے
چھوڑے جاتے ہو کہ تمہاری ذریت اور مال کو خراب کرین خدا کی قسم ہے مین خیال کرتا ہون یہ وہی
قوم ہے کیونکہ ان لوگون نے ناحق خون کیے ہین اور بیجا لوگون کا مال لوٹا ہے۔ پس تم خدا کا نام لیکر
روانہ ہو چلو۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہین کہ جب جناب امیر خوارج کے سامنے جا اترے ان دونون عبداللہ

چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے ؛

(۱) عن ابی سعید الخدری قال نزلت هذه الآیة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك یوم غدیر خم (اخرجه الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابه المسمی باسباب النزول) وقال الحافظ ابو عبد الله محمد بن یوسف الکنجی الشافعی هکذا ذکر الشیخ محی الدین النووی وقال ابو بکر النقاش انها نزلت فی بیان الولایة لعلی (اخرجه بن ابی حاتم وابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت کہ ای رسول پہونچا دے اس چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے۔ امام ابو الحسن واحدی نے کتاب اسباب النزول میں اسکو روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی اپنی کتاب مسمی بکفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ شیخ محی الدین النووی علیہ الرحمۃ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ اور ابو بکر بن مردویہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی ولایت کے بیان میں نازل ہوئی ہے ؛

(۲) عن عبد الله بن مسعود قال کنا نقرء علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمك من الناس (اخرجه الواحدی فی تفسیره والرازی فی التفسیر الکبیر ونظام الاعرج فی تفسیر النیسابوری والحافظ ابن الکثیر وابو نعیم فی الحلیة وابن مردویه والعینی فی شرح البخاری والسیوطی فی الدر المنثور) عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ مہد میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے ای رسول پہونچا دے اس چیز کو کہ تیری طرف تیرے رب سے اتاری گئی ہے یعنی کہ علی مؤمنوں کا مولی ہے اور اگر تو نے نکیا تو تو نے حکم رسالت کو نہیں پہونچایا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچا لیگا ؛

(۳) عن ابن عباس قال نزلت هذه الآیة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك یوم غدیر خم فی علی بن ابی طالب (اخرجه الواحدی فی اسباب النزول والثعلبی فی تفسیره) ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے ؛

(۴) عن البراء بن عازب قال فی قوله تعالی یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك ای بلغ من فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال من کنت مولاه فعلی مولاه فقال عمر بخ بخ یا علی اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنة (اخرجه ابو نعیم والثعلبی) براء بن عازب سے یا ایہا الرسول بلغ کی آیت کے متعلق روایت ہے کہ اے رسول علی کے فضائل کو پہونچا دو

عبداللہ بن وہب راسبی خارجیون کا سردار تہا وہ خارجیون سے کہنے لگا نیزون کو پہینک دو اور تلوارین کھینچکر جنگ کرو
مین ڈرتا ہون کہ تمکو قسم نہ دین جیسے کہ حرورے کے دن قسمین دیے تہے انہون نے لوٹ کر نیزے پہینکدیے اور
تلوارین کھینچ لین یا سعرف ہی لشکر کے لوگ اپنے نیزون سے انکے ساتھ جنگ کرنے لگے اور انکو قتل کرکے ایک
دوسرے پر ڈالدیا اور لشکر سے دو آدمیون کے سوا کوئی نہ مارا گیا جناب امیر کہنے لگے مخدج کو تلاش کرو لوگون
نے اسکی تلاش کی مگر وہ دستیاب نہ ہوا جناب امیر خود بدولت اٹھکر بہت سے آدمیون کے سر پر گئے اور فرمایا انکو کھینچو پس اسکو
زمین پر دبا ہوا پایا جناب امیر نے دیکھکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا اللہ تعالی نے سچ کہا ہے اور اسکے رسول
نے سچ پہونچایا ہے۔ عبیدۃ السلمانی نے اٹھکر عرض کیا یا امیر المومنین قسم ہے اس خدا کی کہ جسکا کوئی غیر نہین کیا آپنے
یہ حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جناب امیر نے تین دفعہ اسے قسم دیکر پوچھا وہ حلفا بیان کرتے
رہے +

(۱۲) عن زید بن وهب الجهنی قال خطبنا علی بقنطرة الدیرجان فقال انه قد ذکر لی خارجة تخرج من قبل
المشرق وفیهم ذو الثدیة فقاتلهم فقالت الحروریة بعضهم لبعض لا تکلموهم فیردوکم کما ردوکم یوم
حروراء فشجر بعضهم بعضا بالرماح فقال رجل من اصحاب علی اقطعوا العوالی والعوالی الرماح فداروا
واستداروا وقتل منهم اصحاب علی اثنی عشر رجلا او ثلاثة عشر فقال علی التمسوا المخدج وذلک فی یوم شات
فقالوا لا نقدر علیه فرکب علی علی بغلة النبی صلی الله علیه وسلم الشهباء فاتی وهدة من الارض فقال التمسوا فی
هؤلاء فاخرج فقال ما کذبت ولا کذبت فقال اعملوا ولا تتکلوا لولا انی اخاف ان تتکلوا لاخبرتکم
بما قضی الله لکم علی لسانه یعنی النبی صلی الله علیه وسلم ولقد شهدنا اناس من الیمن فقالوا کیف یا امیر المومنین
قال کان هواهم معنا (اخرجه النسائی) زید بن وہب الجہنی سے روایت ہے کہ جناب امیر نے دیرجان کے پل
پر ہم سے خطبہ مین فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ خارجی مشرق کیطرف سے نکلینگے اور ان مین ذو الثدیہ بہی
ہوگا۔ پس جناب امیر نے ان سے جہاد کیا حروریہ ایک دوسرے سے کہنے لگے تم نہین جانتا کہ ان سے باتین کرو اگر
ایسا ہوا تو تمکو پہیر دینگے جیسا کہ حروراء کے روز پہیر دیا تہا۔ ان مین سے بعضے نیزون کے ساتھ لڑنے لگے جناب امیر کی
فوج مین سے ایک شخص نے کہا نیزون کو کاٹ ڈالو پس پہیرا بار بار انہون نے اور خوارج گہیرے مین آگئے جناب امیر کے دوستون
مین سے بارہ یا تیرہ آدمی شہید ہوے جناب امیر نے فرمایا مخدج کو تلاش کرو وہ جاڑے کا دن تہا لوگون نے عرض کیا
ہم سے نہین سکتا۔ جناب امیر خود بدولت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر شہبا پر سوار ہو کر پست زمین کی
طرف گئے اور فرمایا ان مقتولون کو تلاش کرو لوگون نے ڈہونڈ نکالا جناب امیر فرمانے لگے کام کرو اور تکیہ
مت کرو۔ اگر مجھے تمہارے تکیہ کرنیکا خوف نہ ہوتا تو مین تمکو وہ بات جتا دیتا جو خدا تعالی نے اپنے نبی کریم صلے

وسلم کی زبان پر جاری کی ... لوگ وہان پر حاضر تھے وہ کہنے لگے یا امیر المومنین یہ کیا بات ہے فرمایا اسکی سخت ضرورت تھی ۔

(۱۳) عن زید بن وہب عن علی قال لما کان یوم النہروان لقی الخوارج فلم یبرحوا حتی شجروا بالرماح فقتلوا جمیعا قال علی اطلبوا ذا الثدیۃ فطلبوہ فلم یجدوہ فقال علی ما کذبت ولا کذبت اطلبوہ فوجدوہ فی وھدۃ من الارض علیہ ناس من القتلی فاذا رجل علی یدہ مثل سبلات السنور فکبر علی والناس واعجبہم (اخرجہ النسائی) زید بن وہب جناب امیر سے راوی ہیں کہ جب نہروان کا روز آیا اور خوارج کا سامنا ہوا وہ نہ ٹلے جب تک کہ انہوں نے نیزوں سے جنگ کی پس وہ سب مارے گئے جناب امیر نے فرمایا ذوالثدیہ کو ڈھونڈو۔ لوگوں نے ڈھونڈھا پر وہ نہ ملا جناب امیر نے فرمایا واللہ میں نے جھوٹ نہیں کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ تم اسے ڈھونڈو۔ پس لوگوں نے ایک گڑھے میں اسکو پایا اس پر بہت سی لاشیں پڑی ہوئی تھیں وہ ایک آدمی تھا کہ اسکے ہاتھ پر مثل بلی کی مونچھوں کے بال تھے پس جناب امیر نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور لوگ متعجب ہو گئے ۔

(۱۴) عن مسروق قال دخلت علی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت لی من قتل الخوارج قلت قتلہم علی فسکتت فقلت لہا یا ام المومنین انی انشدک باللہ وبحق نبیہ ان کنت سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فاخبرینیہ قال فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہم شر الخلق والخلیقۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) وفی روایۃ قالت لی یا مسروق ہل عندک علم من المخدج قال قلت نعم قتلہ علی علی نہر یقال لاسفلہ تامرا ولاعلاہ النہروان فقالت قاتل اللہ عمرو بن العاص فانہ کتب الی انہ قتلہ علی نیل مصر۔ مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا مجھ سے استفسار فرمانے لگیں خارجیوں کو کس نے قتل کیا ہے میں نے عرض کیا جناب امیر علیہ السلام نے ام المومنین خاموش ہو گئیں میں نے عرض کیا یا ام المومنین میں آپ کو خدا اور اسکے نبی کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ اگر آپ نے حضرت سے کوئی حدیث انکی نسبت سنی ہو تو مجھ سے بیان فرمائیں فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ بدترین خلائق ہیں انکو بہترین خلائق قتل کریگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جناب ام المومنین نے فرمایا اے مسروق تجھے مخدج کا کچھ علم ہے میں نے عرض کیا ہاں جناب امیر نے اسکو ایک نہر کے قریب جسکے نشیبی طرف کو تامرا اور اونچی ساحل کو نہروان کہتے ہیں مارا ہے فرمانے لگیں خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے کہ اس نے مجھے لکھا تھا کہ میں نے اسکو نیل مصر کے کنارے مارا ہے ۔

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا خوارج سے مناظرہ

عن عبد الله بن عباس قال لما خرجت الحرورية واعتزلوا في دار وكانوا ستة آلاف فقلت لعلي يا امير المؤمنين
ابرد بالصلوة لعلي اكلم هؤلاء القوم قال اني اخافهم عليك قلت كلا فلبست وترجلت ودخلت عليهم في
الدار نصف النهار وهم ياكلون فقالوا مرحبا بك يا ابن عباس فما جاء بك قلت اتيتكم من عند اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم المهاجرين والانصار ومن عند ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وصهره
الذي انزل فيهم القران وهو اعلم بتاويله منكم فليس فيكم رجال منهم لابلغكم ما يقولون وابلغهم
ما تقولون فانتحى لي نفر منهم فقلت هاتوا ما تنقمون على اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم وابن عمه قالوا
ثلث قلت ما هن. قالوا. اما احدهن فانه حكم الرجال في امر الله تعالى عز وجل. وقال الله تعالى ان الحكم
الا لله فما شان الرجال والحكم قلت هذه واحدة قالوا واما الثانية فانه قاتل ولم يسب ولم يغنم فان كانوا كفارا فقد حل سبيهم وان
كانوا مؤمنين فما حل سبيهم ولا قتالهم قلت هذه اثنتان فما الثالثة فقالوا واما الثالثة فانه محى
نفسه من امير المؤمنين فان لم يكن امير المؤمنين فهو امير الكافرين قلت هل عندكم شيء غير هذا قالوا
حسبنا هذا. قلت لهم ارايتم ان قرات عليكم من كتاب الله عز وجل وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم ما يرد قولكم
اترجعون قالوا نعم قلت اما قولكم حكم الرجال في امر الله تعالى فاني اقرء عليكم كتاب الله عز وجل انه قد
صير الله حكمه الى الرجال في ثمن ربع درهم فامر الله عز وجل ان يحكموا فيه الرجال قال الله تعالى يا ايها الذين
امنوا لا تقتلوا الصيد وانتم حرم ومن قتله منكم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدل
منكم الاية فكان من حكم الله تعالى ان صيره الى الرجال يحكمون فيه ولو شاء يحكم فيه فجاز فيه حكم الرجال
انشدكم بالله احكم الرجال في اصلاح ذات البين وحقن دمائهم افضل ام في ارنب قالوا بل هذا
افضل. وفي المراة وزوجها وان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها ان
يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما الاية فنشدتكم بالله حكم الرجال في اصلاح ذات بينهم وحقن دمائهم
افضل من حكمهم في بضع امراة. اخرجت من هذه قالوا نعم قلت واما قولكم قاتل ولم يسب ولم يغنم
افتسبون امكم عائشة رضي الله تعالى عنها اتستحلون منها ما تستحلون من غيرها. وهي امكم. فان
قلتم انا نستحل منها ما نستحل من غيرها فقد كفرتم وان قلتم ليست بامنا فقد كفرتم لان الله تعالى
يقول النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم وازواجه امهاتهم فانتم بين الضلالتين فاتوا منها بمخرج.
اخرجت من هذه قالوا نعم واما قولكم محى نفسه من امير المؤمنين فانا اتيكم بمن ترضون به ان
النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية صالح المشركين فقال لعلي اكتب يا علي هذا ما صالح عليه محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم اكتب قالوا لو نعلم انك رسول الله ما قاتلناك فاكتب محمد بن عبد الله

فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم امح یا علی رسول الله اللهم انك تعلم انا رسولك امح يا علي اكتب هذا ما صالح
علیه محمد بن عبد الله والله لرسول الله صلی الله علیه وسلم خیر من علی وقد محی نفسه ولم یکن محوه ذلك محوا من
النبوة اخرجت من هذه قالوا نعم فرجع منهم الفان وخرج سائرهم فقتلوا علی ضلالتهم فقتلهم المهاجرون و
الانصار (اخرجه النسائی) عبد الله بن عباس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جب حروریہ نے خروج کیا اور وہ ایک گھر
میں جمع ہو گئے قریب چھ ہزار آدمی کے تھے میں نے جناب امیر سے عرض کیا آج آپ نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھیں میں
اس گروہ کے ساتھ کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں جناب امیر ارشاد فرمانے لگے ہم ڈرتے ہیں کہ تم سے گستاخی نکریں میں نے
کہا ہرگز نہیں کر سکتے میں دوپہر کیوقت لباس بدلکر اور شانہ کر کے انکے پاس گیا وہ کھانا کھا رہے تھے مجھے مرحبا
کہکر کہنے لگے آپ کس طرح سے آئے ہیں میں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین اور انصار
اور حضرت کے ابن عم اور داماد کے پاس سے آیا ہوں جنکے حق میں قرآن مجید نازل ہوا ہے اور وہ تم سے اسکی تاویل
زیادہ جاننے والے ہیں تم میں انمیں کا کوئی آدمی نہیں ہے میں اسلیے آیا ہوں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں تمکو اور کچھ تم
کہو انکو پہونچا دوں پس چند نفر ان میں سے جدا ہو کر میرے پاس آئے میں نے انسے کہا۔ بیان کرو تم کیا اعتراض
حضرت کے اصحاب اور ابن عم پر کرتے ہو وہ کہنے لگے تین اعتراض ہیں۔ میں نے کہا وہ کون سے ہیں وہ کہنے
لگے۔ ایک یہ کہ جناب امیر نے خدا کے حکم میں منصف مقرر کیے حالانکہ خدا تعالی فرماتا ہے خدا کے سوا کسیکا حکم
نہیں پس حکم مقرر کرنا کہاں رہا میں نے کہا یہ ایک بات ہوئی وہ کہنے لگے دوسرا اعتراض ہے کہ جناب امیر نے لوگوں
سے جہاد کیا لیکن نہ تو اسیر بنانے دیا اور نہ مال لوٹنے دیا اگر جنکے ساتھ جناب امیر نے جہاد کیا وہ کافر تھے تو
انکو اسیری میں لینا اور انکے مال کو لوٹنا چاہیے تھا۔ اور اگر وہ مومن تھے تو انکا قید کرنا جائز تھا تو انکے ساتھ
لڑنا بھی حرام ٹھیرا۔ میں نے کہا یہ دو باتیں ہوئیں تیسری کیا ہے۔ وہ کہنے لگے جناب امیر نے اپنی جان کو مومنین
کا امیر ہونے سے خود ہٹا دیا ہے پس جبکہ وہ مومنین کے امیر نہوئے تو (معاذ اللہ) کافروں کے امیر ٹھیرے میں نے
کہا انکے سوا تمہارا کوئی اور اعتراض ہے وہ کہنے لگے بس یہ تینوں اعتراض کافی ہیں میں نے ان سے کہا دیکھو
اگر میں تمہارے سامنے خدا کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت پیش کروں تو تم رجوع کرو گے۔ وہ کہنے لگے ہاں ہم
رجوع کرینگے۔ میں نے کہا تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیر نے خدا تعالے کے حکم میں لوگوں کو منصف بنایا پس میں
تمہارے سامنے خدا کی کتاب کو پیش کرتا ہوں کہ پروردگار نے ایسی چیز میں منصف بنانیکا حکم دیا ہے کہ جسکی
قیمت درہم کا آٹھواں حصہ ہے پس خدا تعالی نے حکم دیا ہے کہ اس میں لوگوں کو منصف ٹھیراؤ خدا تعالے
فرماتا ہے (اے ایمان والو نہ مارو شکار جبکہ ہو تم احرام میں اور جو کوئی تم میں سے اسکو مار ڈالیگا تو بدلا ہے
اس مارے گئے کے برابر مویشی میں سے وہ ٹھیرا دیں دو معتبر) پس خدا کا حکم ہے کہ لوگوں کو اس میں منصف

بنایا جاوی۔ اگر خدا چاہتا تو خود اس مین حکم لگا دیتا پس جائز ہوا لوگون کو [illegible] منصف ٹھیرانا مین تمکو خدا کی
قسم دیکر پوچھتا ہون کہ دو فریق کی صلح اور خون ریزی کے بند کرنے کے لیے لوگون کو منصف ٹھیرانا بہتر ہی
یا ایک خرگوش کے لیے۔ وہ کہنے لگے دو فریق کی صلح کے لیے افضل ہے [illegible] عورت کے خاوند کو درمیان
خدا کا حکم ہے کہ اگر تم ان دونون کی ناچاقی سے ڈرتے ہو تو بہیجو ایک معتبر شخص لوگون مین سے اور ایک معتبر
عورت کے لوگون مین سے اور صلح کرا دین پہر موافقت کر دیگا اللہ ان دو کے درمیان مین۔ مین تمکو قسم دیکر
پوچھتا ہون کہ لوگون کا اصلاح ذات البین مین اور خونریزی کے انسداد کے لیے منصف مقرر کرنا بہتر
ہے یا عورت کے جماع کے لیے۔ آیا حکم مقرر کرنا اس آیت سے نکلتا ہے یا نہین۔ وہ کہنے لگے ہان نکلتا ہی
پہر مینے کہا اب تم جو یہ اعتراض کرتے ہو کہ جناب امیر نے جنگ کیا اور اسیر نہین بنایا۔ آیا تم اپنی مان ام
المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہی امر کرنا چاہتے ہو جو انکے غیر سے کر سکتے ہو۔ وہ تو تمہاری
مان ہی اگر تم یہ کہو کہ ہم اس کو جائز سمجھتے ہین اس امر کو جو انکے غیر سے جائز سمجھتے ہین۔ پس تم کافر ہوجاؤگے
اور اگر تم یہ کہو کہ وہ تمہاری مان نہین پہر بہی تم کافر ہوجاوگے کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ نبی تمام مومنون سے
بہتر ہے اور اسکی بیبیان تمہاری مائین ہین۔ پس تم دو گمراہیون مین ہو اپنے نکلنے کا رستہ نکالو آیا اب اسیر نہ بنانا
اس سے نکلتا ہے یا نہین وہ بولے نکلتا ہی اب تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیر نے اپنے تئین امیر المومنین ہونے سے مٹا دیا ہے
پس شہادت مین مین ایسے شخص کو پیش کرتا ہون کہ جس سے تم راضی ہوجاؤگے۔ ہم اس امر کی شہادت دیتے ہین کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکون سے صلح کی۔ جناب امیر سے حضرت نے ارشاد فرمایا یا علی لکھہ یہہ
وہ امر ہے جسپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہین جب جناب امیر نے یہہ تحریر کیا مشرک کہنے لگے اگر ہم جانتے کہ آپ
خدا کے رسول ہین تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ آپ محمد بن عبد اللہ لکہین پس جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم
نے جناب امیر سے فرمایا یا علی اسکو مٹا دی۔ اللہ ای پروردگار تو جانتا ہے کہ مین تیرا رسول ہون۔ یا علی مٹا دے
اور لکھہ یہہ وہ امر ہے کہ جس پر محمد بن عبد اللہ صلح کرتے ہین خدا کی قسم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم علی سے
افضل تہے اور حضرت نے اپنے نفس کو محو کیا تہا لیکن اس مٹانے سے وہ ہرگز نبوت سے نہین مٹے تہے سو آیا یہہ
امر اس سے ثابت ہوگیا یا نہین۔ وہ کہنے لگے ثابت ہوگیا۔ دو ہزار آدمی اس گروہ سے رجوع کر گئے اور باقی
سب اپنی گمراہی پر باری گئے مہاجرین اور انصار نے انکو قتل کیا۔

اسحدیث کی مؤید حدیث

عن علقمة بن اسحاق قال قلت لعلی اتجعل بینك و بین ابن آکلة الاکباد حکما قال انی کنت کاتب

رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فکتب ھذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سھیل بن عمرو لو علمنا انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قاتلناہ امحھا فقلت ھو واللہ رسول اللہ وان رغم انفک لا واللہ لا امحوھا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارنی مکانہا فاریتہ فمحاھا وقال اما ان لک مثلہا ستأتیہا مضطھدا (اخرجہ النسائی)

علقمہ بن اسحاق ناقل ہے کہ میں نے جناب امیر سے سوال کیا آپ نے اور جگر کہا بنوامیہ علویہ بیٹیوں کے درمیان حکم مقرر کرتے ہیں فرمایا میں حدیبیہ کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کتابت پر مقرر تھا میں نے تحریر کیا۔ یہ وہ امر ہے جس پر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہیں یہ سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں تو ہم ان سے لڑائی نہ کرتے آپ مٹا دیں میں نے کہا خدا کی قسم ہے وہ بے شبہ خدا کے رسول ہیں۔ تیری ناک پر مٹی ڈال کر۔ میں کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ سو رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجھے دکھاؤ وہ کونسا مقام ہے جہاں میرا نام مبارک لکھا ہوا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مقام دکھا دیا حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسکو محو فرمایا اور مجھے ارشاد کیا عنقریب تجھے بھی ایسا ہی ہونیوالا ہے کہ تو بھی مغلوب اور مضطہد ہو کر ایسا ہی کرے گا۔

جناب امیر کی شہادت کی نسبت پیش خبری

عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقام بہا رأینا ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لھم فقال لی علی یا ابا الیقظان ھل لک ان تاتی ھؤلاء ننظر کیف یعملون فجئناھم فنظرنا الی عملھم ساعۃ ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی فاضطجعنا فی صور من النخیل فی دقعاء من التراب فنمنا فواللہ ما انبھنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکنا برجلہ وقد تتربنا من تلک الدقعاء فیومئذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا ابا تراب لما یری علیہ من التراب قال الا احدثکما باشقی الناس فقلنا بلی یا رسول اللہ فقال احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی علی ھذہ یعنی قرنہ حتی یبل منہا ھذہ یعنی لحیتہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وابن جریر الطبری وصححہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور جناب امیر ذات العشیرہ کی لڑائی میں باہم رفیق تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں فروکش ہو کر قیام کیا۔ ہم نے بنی مدلج کے چند آدمیوں کو ایک نخلستان میں ایک چشمہ پر کچھ کام کرتے ہوئے دیکھا مجھ سے جناب امیر فرمانے لگے اے ابا الیقظان اگر تمہارا منشا ہے تو ہم انکے قریب جا کر دیکھیں یہ کیا کر رہے ہیں پس ہم انکی طرف گئے اور ایک ساعت تک انکو دیکھتے رہے پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور ہم نخلستان میں مٹی کے ڈھیر پر سو گئے خدا کی قسم ہے کہ ہمکو بجز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نے بیدار نہ کیا حضرت نے ہمکو اپنے پاؤں سے ہلایا

ہم غبار میں اٹے ہوئے اسی روز حضرت نے جناب امیر کو مٹی میں اٹا ہوا دیکھ کر ابو تراب کے خطاب سے مخاطب فرما کر یہ ارشاد کیا میں تمہیں دو بدترین خلائق سے خبردار کروں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد ہو۔ فرمایا ایک تو احیمر ثمود کی قوم کا ہے جس نے صالح پیغمبر علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے اور ایک وہ ہے کہ یا علی تیرے اس پر یعنی سر کے ایک طرف ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یہ یعنی تمہاری داڑھی رنگین ہو جائیگی ⁂

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا قاله لعلی (اخرجه ابن عساکر) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کے لیے ارشاد فرمایا کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جب تک کہ غصہ سے بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول ⁂

(۳) عن ابی الاسود عن علی قال اتانی عبد اللہ بن سلام وقد ادخلت رجلی فی الغرز فقال لی این ترید فقلت العراق فقال اما انک ان جئتها لیصیبنک بها ذباب السیف قال علی وایم اللہ لقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبله یقول ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا فقال ابو الاسود فما رأیت کالیوم قط محارب یخبر بهذا عن نفسه (اخرجه البزار وابو نعیم فی المعرفة) ابو الاسود الدؤلی روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر فرمانے لگے جب میں نے عراق کا سفر اختیار کیا اور رکاب میں پاؤں رکھا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آکر مجھ سے کہنے لگے آپ نے کہاں کا قصد کیا ہے میں نے کہا عراق کا وہ کہنے لگے آپ عراق میں اگر جائیں گے تو میں کہتا ہوں کہ آپکو تلوار کی دھار کا زخم لگے جناب امیر نے ارشاد کیا واللہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے ایک روز فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جب تک کہ غصہ میں بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول

(۴) عن ام المؤمنین عائشة رضی اللہ عنها قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبله وهو یقول بابی الوحید الشهید (اخرجه ابو یعلی وابن حجر فی الصواعق) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیر کو بغل میں لیے ہوئے چوم رہے ہیں اور فرماتے ہیں میرا باپ قربان ہو۔ اکیلا شہید ہونیوالا ہے ⁂

(۵) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له ان الامة ستغدر بک وانت تعیش علی ملتی وتقتل علی سنتی من احبک احبنی ومن ابغضک ابغضنی وان ھذه تخضب من ھذا یعنی لحیته من رأسه (اخرجه الدار قطنی والحاکم والخطیب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ بتحقیق میری امت تم سے غدر کریگی اور تم میری ملت پر زندہ رہوگے اور میری سنت پر مارے جاؤگے جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور یہ اس سے سرخ ہوگی یعنی داڑھی سر کے خون سے ⁂

(۶) عن ابی رافع رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت تقتل علی سنتی (اخرجہ المتقی فی کنز العمال)
ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میری سنت پر مارے جاؤگے ۔

(۷) عن انس بن مالک قال مرض علی فدخلت علیہ وعندہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم فجلست عندہ معہما فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر فی وجہہ فقال ابوبکر وعمر قد تخوفنا علیہ یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا باس علیہ ولن یموت الآن ولا یموت حتی یملا غیظا ولا یموت الا مقتولا (اخرجہ ابن السمان والدارقطنی والحاکم وابن عساکر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب امیر بیمار ہوئے میں انکے پاس گیا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں انکے پاس بیٹھ گیا ۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جناب امیر کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے یا رسول اللہ ہمیں انکی حالت سے خوف پیدا ہوگیا ہے حضرت نے فرمایا ۔ کوئی خوف نہیں یہ اسوقت نہیں مرینگے اور جب تک کہ غصہ سے بھر نہیں جائینگے نہیں مرینگے اور نہیں مرینگے مگر مقتول ۔

(۸) عن فضالۃ الانصاری قال خرجت مع ابی الی ینبع عائدین لعلی وکان مریضا بہا فقال لہ ابی ما یسکنک فی ہذا المنزل ولو ہلکت بہ لم یدفنک الا اعراب جہینۃ فاحتمل الی المدینۃ فان اصابک قدر اللہ ولیک اصحابک وصلوا علیک وکان ابو فضالۃ من اہل بدر فقال لہ علی انی لست بمیت من وجعی ہذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی ان لا اموت حتی اضرب ثم تخضب ہذہ یعنی لحیتہ من ہذہ یعنی ہامتہ قضاء مقضیا وعہدا معہودا فقتل ابو فضالۃ معہ بصفین (اخرجہ ابن الضحاک والبزار والحارث وابو نعیم فی الدلائل ورجالہ ثقات) فضالہ انصاری سے منقول ہے کہ میرا باپ والد ماجد ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ینبع میں جناب امیر علیہ السلام کی عیادت کرنے گیا وہ وہاں بیمار ہو بیٹھے تھے میرے باپ نے انسے کہا آپ کس لیے یہاں ٹھیرے ہوئے ہیں اگر آپ یہاں فوت ہوگئے تو بجز جنگلی بدوؤں کے بغیر آپ کو کوئی دفن نہیں کریگا ۔ میں آپ کو مدینہ شریف میں لیجاتا ہوں اگر آپ وہاں انتقال فرماجائینگے تو آپکے دوست آپ تجہیز وتکفین کرینگے اور آپ پر نماز جنازہ پڑھینگے اور ابو فضالہ اصحاب بدر میں سے تھے جناب امیر نے انسے کہا میں اس درد سے نہیں مرونگا بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے عہد کیا ہے کہ میں نہیں مرونگا جب تک کہ مارا نجاؤں اور یہ میری داڑھی میرے سر کے خون سے رنگین نہ ہوجائے یہ قضا جاری ہوچکی ہے اور عہدہ بندھ چکا ہے پس ابو فضالہ جناب امیر کے ساتھ صفین میں شہادت پاگئے ۔

(۹) عن ابن عباس قال قال علی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انک قلت لی یوم احد حین اخرت عنی الشہادۃ

واستشهد من استشهد ان الشهادة من ورائك فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فكيف صبرك اذا خضبت هذه من هذه بدم واهوىٰ بيده الى لحيته وراسه فقال علی یا رسول الله اما ان ثبت لی ما اثبت فليس ذلك من مواطن الصبر ولكن من مواطن البشرى والكرامة (اخرجه ابن الاثیر فی كامل التواریخ) ابن عباس رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے احد کے روز میری شہادت کو تاخیر میں ڈالکر فرمایا تھا کہ تیرے لیے شہادت پیچھے ہوگی اور شہید ہونیوالا شہید ہوگیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ تیری یہ اسکے خون سے رنگین ہوجائیگی تو تو کیونکر صبر کریگا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے انکی داڑہی اور سر کیطرف اشارہ کیا جناب امیرؑ نے عرض کیا جبکہ ثابت ہونیوالی بات میرے لیے ثابت ہوچکی ہے پس وہ صبر کا مقام نہیں بلکہ خوشی اور بندگی کا مقام ہے ٭

(۱۰) عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لعلی انا مؤمن مستخلف وانك مقتول وهذه مخضوبة عن هذه یعنی لحیته من راسه (اخرجه الطبرانی فی الكبير والديلمی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ تحقیق تو مومن ہے پیچھے رہنے والا اور تحقیق تو مقتول ہوگا۔ اور تیری یہ اس سے رنگین ہوگی یعنے داڑہی سر کے خون سے ٭

جناب امیرؑ کے قاتل کا اشقی الآخرین ہونا

(۱) عن صهيب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لعلی من اشقى الاولين يا علی قال الذی عقر ناقة صالح فقال صدقت فمن اشقى الآخرين قال الله ورسوله اعلم قال اشقى الآخرين الذی يضربك على هذه واشار الى يافوخه (اخرجه الطبرانی فی دابو يعلى والملائی سيرته) وزاد وكان علی يقول ودت انه قد انبعث اشقاكم فيخضب هذه من هذه يعنی لحيته من دم راسه (اخرجه ابن حجر فی الصواعق ورجاله ثقات) صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اگلے لوگوں میں زیادہ بدبخت تھا جناب امیرؑ نے عرض کیا جس نے کہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہے پہر ارشاد کیا پچھلے لوگوں میں کون زیادہ بدبخت ہے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہت بہتر جاننے والا ہے۔ فرمایا وہ شخص کہ تیری چاند پر ضرب لگائیگا اور ایک راوی نے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں تمہارا بدبخت اٹھے اور اسکو اس سے رنگین کرے یعنے انکی ریش مبارک کو سر اقدس کے خون سے ٭

(۲) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیہ وسلم یا علی من اشقى الاولين قلت الله ورسوله اعلم قال عاقر

الناقة ثم قال من اشقى الآخرین قلت الله ورسوله اعلم قال قاتلک (اخرجه احمد) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا اے علی تو جانتا ہے کہ پہلے لوگوں میں کون زیادہ بدبخت تھا میں نے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا جس نے کہ اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے۔ پھر ارشاد کیا پچھلے لوگوں میں کون زیادہ بدبخت ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا تیرا قاتل +

(۳) عن ابی الاسود الدئلی انہ عاد علیا قال فقلت لہ قد تخوفنا علیک یا امیر المؤمنین فی شکواک ھذہ فقال لا ولکنی واللہ ما تخوفت علی نفسی لانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک ستضرب ضربۃ ھھنا واشار الی راسہ فیسیل دمہا حتی تخضب لحیتک یکون صاحبہا اشقاھا کما کان عاقر الناقۃ اشقاھا (اخرجہ الخوارزمی) ابو الاسود الدئلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ جناب امیر کی عیادت کے لیے گئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المومنین ہم آپ کی اس بیماری سے ڈرتے ہیں آپ نے فرمایا میں اپنی جان پر اس سے نہیں ڈرتا کیونکہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تجھے یہاں پر یعنے سر پر ایک چوٹ لگائی جائیگی اور اسکے خون کے جاری ہونے سے تیری داڑھی رنگین ہو جائیگی اس چوٹ کا لگانیوالا اس امت کا بدبخت ہوگا جس طرح سے کہ اونٹنی کے پاؤں کاٹنے والا اگلی امت کا بدبخت تھا +

(۴) عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باشقی الناس رجلین احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی ھذہ حتی تبل منہا ھذہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وجریر الطبرانی وصححہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دو بدبخت بدبختوں کی خبر دوں ایک احیمر ثمود جس نے اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے اور ایک وہ شخص کہ یا علی تیرے اس مقام پر یعنے سر پر ضرب لگائیگا یہانتک کہ اس سے یہ تر ہو جائیگی +

جناب امیر کا اپنی شہادت سے خبر دینا

(۱) عن زاذان قال کنت بین الناس قائم عند علی فقالوا حدثنا عن ذی القرنین قال رجل بعثہ اللہ الی قوم فاتر کوا برہم وابتدعوا فی دینہم واحدثوا علی انفسہم ثم الذین یجتہدون فی الباطل ویحسبون انہم علی الحق ویجتہدون فی الضلالۃ ویحسبون انہم علی ھدی فضربوا علی قرنہ الایمن فمات ثم احیاہ اللہ فضربوا علی قرنہ الایسر فمات ثم رفع صوتہ قال وما اھل النہروان منہم ببعید (اخرجہ ابن منیع) زاذان سے منقول ہے کہ ایک روز میں جناب امیر کی خدمت میں لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ لوگوں نے جناب امیر سے عرض کیا آپ ہمیں ذوالقرنین کی خبر سنائیں جناب امیر نے فرمایا وہ ایک آدمی

جبکہ آیت غدیر خم کے روز نازل ہوئی حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے یا علی تو میرا اور ہر ایک مومن اور مومنہ کا مولی ہے ✦

{۲۲} الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (سورۂ مائدہ) ترجمہ آج میں نے کامل کیا ہے تمہارے لیے تمہارا دین اور میں نے پوری کی ہے تم پر اپنی نعمت ✦

(۱) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم کان ذلک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعہما حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتی نزلت ہذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضاء الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم وابوبکر بن مردویۃ عنہ وعن ابی ہریرۃ والسیوطی فی الدر المنثور والدیلمی وابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق غدیر خم کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلا کر درخت کے نیچے جہاڑ و دینے کا حکم کیا وہاں سے کانٹوں کو جہاڑ کے دور کیا گیا پہر آپ نے علی کو بلا کر انکے دونو بازو پکڑ کر اٹھائے یہانتک کہ لوگوں نے حضرت کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پہر آپ نے فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔ پہر ابھی لوگ متفرق نہیں ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ آج کے روز میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل کیا ہے اور میں نے اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا ہے پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ اکبر۔ دین کے کامل ہوجانے۔ اور نعمت کے پورا ہونے اور میری رسالت اور علی کی ولایت پر خدا کے راضی ہونے پر ✦

(۲) عن ابی ہریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ وهو یوم غدیر خم لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسهم قالوا نعم یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولی کل مومن فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کتب لہ صیام ستین شہرا (اخرجہ ابن المغازلی وابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ کو کہ وہ غدیر خم کا روز ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا کہ کیا میں سب مومنوں کی جان سے اولے نہیں ہوں اور لوگوں نے عرض کیا کہ بیشک یا

تھا جسے خدا نے ایسی قوم کی طرف بھیجا تھا کہ وہ اپنے رب کے ساتھ شریک کرتے تھے اور اپنے دین مین بدعتین نکالتے اور اپنی جانون کے لیے نئی باتین پیدا کرتے ہے وہ ان مین سے تھے کہ باطل مین کوشش کرین اور سمجھین کہ ہم حق پر ہین اور گمراہی کی کوشش کرین اور سمجھین کہ ہم ہدایت پر ہین پس ان لوگون نے اسکے سر کے دہنی طرف ضرب لگائی اور وہ مر گیا پھر خدا نے اسے زندہ کیا پھر انھون نے اسکے سر کے بائین طرف ضرب لگائی پس وہ مر گیا پھر جناب امیر نے بلند آواز سے فرمایا۔ اہل نہروان ان لوگون سے دور نہین ہین +

(۲) عن عبیدۃ قال قال علی ما یحبس اشقاہا ان یجیٔ لیقتلنی اللھم انی سئمتھم وسئمونی فارحنی منھم وارحھم منی (اخرجہ ابن سعد) عبیدہ سے روایت ہے کہ جناب امیر فرمانے لگے اس امت کے بدبخت کو کس چیز نے روک رکھا ہے کہ وہ آکر مجھے قتل کرے۔ اے میرے پروردگار مجھے ان سے ملال پیدا ہو گیا ہے اور یہ لوگ بھی مجھسے ملال مین ہین۔ پس مجھے ان سے راحت پہنچا اور مجھ سے انکو راحت دے +

(۳) عن عبد اللہ بن سبع قال سمعت علیا علی المنبر یقول ما ینتظر اشقاہا والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ عھد الی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتخضبن ھذہ من ھذہ واشار الی لحیتہ وراسہ فقالوا اخبرنی یا امیر المؤمنین من ھو لنبیرنہ قال انشدکم باللہ ان یقتل غیر قاتلی (اخرجہ ابن سعد والحسن بن سفیان والمحاملی وزاد احمد قالوا ان کنت قد علمت انک مقتول فاستخلف اذا قال لا ولکن اوکلکم الی من وکلکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) عبد اللہ بن سبع سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت کا بدبخت کیا انتظار کر رہا ہے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے دانے کو پھاڑا ہے اور آدمی کو ظاہر کیا ہے مجھ سے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ یہ اسکے خون سے رنگین ہوگی اور جناب امیر نے اپنی داڑھی اور سر کیطرف اشارہ کیا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ ہم سے بیان فرمائین کہ وہ کون ہے تاکہ ہم اسکو ہلاک کر ڈالین۔ فرمایا مین تمہین قسم دیتا ہون کہ میرے قاتل کے سوا کسیکو نہ مارنا۔ امام احمد بن حنبل نے اسمین یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہین کہ لوگون نے عرض کیا جبکہ آپ یہ جانتے ہین کہ آپ شہید ہونیوالے ہین تو آپ اپنے بعد کے لیے خلیفہ کیون نہین مقرر فرماتے۔ فرمانے لگے نہین بلکہ تمہین اسکے سپرد کرتا ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے سپرد تمکو کیا ہے +

(۴) قیل سئل علی وھو علی منبر الکوفۃ عن قولہ تعالی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر فقال اللھم غفرا ھذہ الایۃ نزلت فی وفی عمی حمزۃ وفی ابن عمی عبیدۃ بن الحارث بن عبد المطلب فانہ قضی نحبہ یوم بدر واما عمی حمزۃ فانہ قضی نحبہ یوم احد واما انا فانتظر

اشقاها یخضب هذه من هذه واشار الی لحیته و راسه عهد معهود الی حبیبی ابو القاسم رسول الله صلی الله علیه وسلم
(اخرجه ابوبکر بن مردویه وسبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامه وابن حجر فی الصواعق) جناب امیر ایک دفعہ کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے اس آیت کا شان نزول پوچھا جسکا ترجمہ یہ ہے۔ مومنوں سے بعض ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا انہوں نے اس بات کو جس پر اللہ تعالی سے عہد کیا تھا پس ایک ان میں سے وہ ہے کہ اپنا وقت پورا کر چکا اور ایک ان میں سے وہ ہے کہ انتظار میں ہے جناب امیر فرمانے لگے لے میرے رب بخشیو یہ آیت میرے اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچا زاد بہائی عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ عبیدہ بن حارث بدر کے روز اپنا وقت پورا کر گئے۔ اور میرے چچا حمزہ احد کے روز اپنا وقت پورا کر چکے اب میں اس امت کے بدبخت کی انتظار میں ہوں کہ اسکو اس سے رنگین کرے اور اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا میرے پیارے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے اسکی نسبت پختہ عہد کیا ہے۔

(۵) عن زید بن وهب قال قدم علی علی قوم من اهل البصرة من الخوارج فیهم رجل یقال له الجعد بن نعجة قال اتق الله یا علی فانک میت قال علی بل مقتول تضرب علی هذه وتخضب هذه یعنی لحیته من راسه عهد معهود وقضاء مقضی وقد خاب من افتری (اخرجه احمد فی المناقب) زید بن وہب سے روایت ہے کہ بصرہ کے خارجیوں میں سے ایک گروہ کے پاس جناب امیر تشریف لے گئے ان میں جعد بن نعجہ ایک شخص تہا جناب امیر سے کہنے لگا یا علی خدا سے خوف کر کیونکہ تو مرنیوالا ہے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا بلکہ مارا جانے والا ہوں مجہے یہاں ضرب لگائی جائیگی اور یہ رنگین ہو جائیگی اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ عہد بندہ چکا ہے اور قضا جاری ہو چکی ہے اور نا امید ہوا جہوٹ بولنے والا۔

(۶) عن ابی الطفیل ان علیا جمع الناس للبیعة فجاء عبد الرحمن بن ملجم المرادی فرده مرتین ثم قال علی ما یحبس اشقاها فوالله لیخضبن هذه من هذه واومی الی لحیته وراسه. ثم تمثل ہے اشدد حیازیمک للموت فان الموت لاقیک ٭ ولا تجزع من القتل ٭ اذا حل بوادیک ٭ (اخرجه ابن سعد وابو نعیم فی الحلیة وابن الاثیر فی الکامل) ابو الطفیل نقل کرتے ہیں کہ جناب امیر نے بیعت کیلیے لوگوں کو جمع کیا اور عبد الرحمن بن ملجم مرادی بہی بیعت کے لیے جناب امیر کی خدمت میں آیا آپنے دو دفعہ اسکو لوٹا دیا پہر فرمایا اس امت کے بدبخت کو کیا چیز روکے ہوئے ہے اور اپنی داڑہی اور سر کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسکو اس سے رنگین کرے پہر اس پر ایک شعر کہی ہے اپنی چہاتی کو موت کے لیے تان۔ کیونکہ موت تیرے لیے آنیوالی ہے۔ قتل ہونے سے زرت چلا جبکہ وہ تیرے سامنے آجاوے۔

(۷) عن عبیدة قال کان علی اذا رای عبد الرحمن بن ملجم المرادی قال ہے ارید حیوته ویرید قتلی ٭

غدیری من خلیلی من مرادی (اخرجہ ابن سعد) عبید اللہ کہتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام عبد الرحمٰن بن مرادی کو دیکھتے فرماتے تھے میں اسکی زندگی چاہتا ہون اور وہ میرے قتل کرنے کو چاہتا ہے۔ وہ جو میرا دوست اور میرا خلیل اور مرادی ہے +

(۸) عن عثمان بن المغیرۃ قال لما دخل شہر رمضان جعل علی یتعشی لیلۃ عند الحسن ولیلۃ عند الحسین ولیلۃ عند عبد اللہ بن جعفر لا یزید علی ثلاث لقم ویقول یاتی امر اللہ واحب ان اکون خمیصا وانما ہی لیلۃ او لیلتان (اخرجہ ابن الاثیر فی تاریخہ) عثمان بن مغیرہ کہتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آیا جناب امیر ایک رات امام حسن کے پاس اور دوسری رات امام حسین کے پاس اور تیسری رات عبد اللہ بن جعفر طیار کے پاس افطار کرنے لگے اور تین لقمون سے زیادہ نہین تناول کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا حکم آنیوالا ہے مین چاہتا ہون کہ میرا پیٹ دبلا ہو اور ایک دو رات کا معاملہ ہے +

(۹) عن الحسن بن کثیر عن ابیہ قال خرج علی لصلوۃ الفجر فاستقبلہ الاوز یصحن فی وجہہ قال فجعلنا نطردہن عنہ فقال دعوہن فانہن نوائح فخرج فاصیب (اخرجہ احمد فی المناقب)

وقال ابن الاثیر ہذا یدل علی انہ علم السنۃ والشہر واللیلۃ التی یقتل فیہا (کامل التواریخ) حسن بن کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام صبح کی نماز کو گھر سے باہر تشریف لیجانے لگے بطین انکے سامنے ہو کر چلانے لگین ہم انکو ہٹانے لگے جناب امیرؑ نے ارشاد کیا انکو چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہین یہ فرما کر تشریف لے گئے اور شہید ہو گئے +

ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ یہ امر اسپر دال ہے کہ جناب امیر اپنی شہادت کے برس اور مہینے اور اس رات سے کہ جس مین وہ شہید ہوئے واقف تھے +

(۱۰) عن ابی عبد الرحمٰن السلمی قال قال حسین بن علی قال لی علی سنح لی اللیلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منامی فقلت یا رسول اللہ ما لقیت من امتک من اللاود واللدد قال ادع علیہم قلت اللہم ابدلنی بہم من ہو خیر لی منہم وابدلہم بی من ہو شر منی فخرج فضربہ الرجل (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ و اخرجہ ابو عمر ہذا الحدیث عن حسن البصری) ابو عبد الرحمٰن السلمی سے منقول ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مجھسے بیان کیا کہ آج رات خواب مین مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری ہوئی مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی امت سے مجھے کیا کیا خصومتین اور جھگڑے پیش آئے ہین حضرتؐ نے ارشاد کیا تم انپر دعا کرو مینے کہا بارِ الٰہی میرے پروردگار انکے بدلے مین مجھے ان سے بہتر لوگون کی صحبت عطا کر اور میرے بدلے مین اسکو کسی بدترین کی صحبت مین رکھ۔ پس آپ تشریف لیگئے بعد اس آدمی نے

انکو شہید کیا ۔

جناب امیرؑ کی شہادت کا بیان

قال ابن سعد انتدب ثلاثة نفر من الخوارج عبد الرحمن بن ملجم المرادی والبرک بن عبد الله التمیمی وعمرو ابن بکیر التمیمی فاجتمعوا بمکة وتعاهدوا وتعاقدوا لیقتلن هولاء الثلثة علی ومعاویة وعمرو بن العاص فقال ابن ملجم انا لکم بعلی وقال البرک انا لکم بمعویة وقال عمرو بن بکیر انا لکم بعمرو بن العاص وتعاهدوا علی ان ذلک یکون فی لیلة واحدة لیلة حادی عشر او لیلة سابع عشر رمضان ثم توجه کل واحد منهم الی المصر الذی فیه صاحبه فقدم ابن ملجم الکوفة فلقی اصحابه من الخوارج فکان لهم ما یرید من لیلة الجمعة سابع عشر سنة اربعین فاستیقظ علی سحرا فقال لابنه الحسن رأیت اللیلة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله ما لقیت من امتک من الاود واللدد فقال ادع الله علیهم فقلت اللهم ابدلنی بهم خیرا منهم وابدلهم بی شرا لهم - ودخل ابن النباح المؤذن علی ذلک فقال الصلوة فخرج علی من الباب ینادی ایها الناس الصلوة الصلوة فاعترضه ابن ملجم فضربه بالسیف فاصاب جبهته الی قرنه ووصل الی دماغه فشد الیه الناس من کل جانب فامسک واوثق واقام علی الجمعة والسبت وتوفی لیلة الاحد نقلت من تاریخ الخلفاء للسیوطی) ابن سعد طبقات میں لکھتے ہیں کہ خوارج میں سے عبد الرحمن بن ملجم المرادی اور برک بن عبد اللہ التمیمی اور عمرو ابن بکیر التمیمی تین آدمی خوارج سے نکلے ہوئے مکہ معظمہ میں جا اکٹھے ہوئے اور باہم عہد کیا کہ علی اور معاویہ اور عمرو بن العاص تینوں شخصوں کو قتل کرنا چاہیے ابن ملجم کہنے لگا میں جناب علی کو شہید کرنے کا ذمہ لیتا ہوں برک نے کہا میں معاویہ کے مارنے کا ذمہ لیتا ہوں اور عمرو ابن بکیر نے عمرو بن عاص کے ہلاک کرنے کا ذمہ لیا اور تینوں نے یہ عہد کیا کہ یہ امر ایک ہی شب میں واقع ہو رمضان کی گیارہویں یا سترہویں کو پھر ان میں سے ہر ایک اس شہر کیطرف جس میں کہ اسکا مد نظر قیام پذیر تھا روانہ ہوا پس ابن ملجم کوفہ میں پہنچا اور خارجیوں میں سے اپنے دوستوں سے ملا پس وہ اپنی مہم کا ارادہ کرنے لگے ۔ رمضان کی سترہویں سنہ چالیس کو جناب امیر صبح کو بیدار ہوئے اور اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام سے فرمانے لگے میں نے آج رات خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت سے مجھے کیا کیا خصومتیں اور جھگڑے پیش آئے ہیں ۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ انکے حق میں دعا کرو میں نے دعا کی بار الہا انکے بدلے میں مجھ کو ان سے بہتر لوگوں کی صحبت عطا کر اور میرے بدلے انکو کسی بد کی صحبت عطا کر اتنے میں ابن النباح موذن نے آکر الصلوۃ الصلوۃ کی آواز بلند کی جناب امیر دروازہ سے باہر نکلے اور ایہا الناس الصلوۃ الصلوۃ پکارنے لگے ابن ملجم نے آپ کی

پیشانی سے اوپر سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ دماغ میں جا پہنچی پس ہر طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور اسکو پکڑ لیا
اور باندھ لیا۔ جناب امیر جمعہ اور ہفتہ کے دن تک زندہ رہے اور اتوار کے روز رحلت فرما گئے ؁

(۲) قال الزبیر بن بکار کان من بقی من الخوارج تعاقدوا علی قتل علی ومعاویۃ وعمرو بن العاص فخرج لذلک ثلاثۃ فکان ابن ملجم ھو الذی التزم لھم قتل علی فدخل الکوفۃ لذلک واشتری سیفا لذلک بالف درھم وسقاہ السم وکان فی خلال ذلک یاتی علیا یسالہ ویستحملہ فیحملہ الی ان وقعت عینہ علی قطام امرأۃ رائقۃ جمیلۃ کانت تری رای الخوارج وکان علی قد قتل اباھا واخوتھا بالنھروان فخطبھا ابن ملجم فقالت لہ لا اتزوج الا علی مھر لا ارید سواہ فقال وما ھو قالت ثلاثۃ الاف دینار وقتل علی قال ابن ملجم واللہ لقد قصدت لقتل علی وما اقدمنی ھذا المصر غیر ذلک فقالت ان قتلتہ ونجوت فھو الذی اردت فتبلغ شفاء نفسی ویھنیک العیش معی وان قتلت فما عند اللہ خیر من الدنیا فقال لھا لک ما اشترطت فقالت لہ سالتمس من یشد ظھرک فبعثت الی ابن عم لھا فاجابھا ولقی ابن ملجم شبیب بن بجرۃ الاشجعی فقال یا شبیب ھل لک فی شرف الدنیا والاخرۃ قال وما ھو قال تساعدنی علی قتل علی قال ثکلتک امک لقد جئت شیئا ادا۔ کیف تقدر علی ذلک قال انہ رجل لا حرس لہ ولا یخرج الی المسجد الا منفردا دون من یحرسہ فنکمن لہ فی المسجد فاذا خرج الی الصلوۃ قتلناہ فان نجونا نجونا فان قتلنا سعدنا بالذکر فی الدنیا والاخرۃ فقال ویلک ان علیا ذو سابقۃ فی الاسلام مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانشرح نفسی بقتلہ قال ویلک انہ حکم الرجال فی دین اللہ عز وجل وقتل اخواننا الصالحین فنقتلہ ببعض من قتل ولا تشکن فی دینک فاجابہ واقبلا حتی دخلا علی قطام وھی معتکفۃ فی المسجد الاعظم فی قبۃ ضربت لنفسھا فدعت لھم واخذوا سیوفھم وجلسوا قبالۃ السدۃ التی یخرج منھا علی فخرج منھا علی الی الصلوۃ الصبح فبدرہ شبیب فضربہ فاخطاہ فضربہ ابن ملجم لعنہ اللہ علی راسہ وقال الحکم للہ لا لک ولا لاصحابک فقال علی لا یفوتنکم الکلب فشد الناس علیہ من کل جانب فاخذوہ وھرب شبیب خارجا من الباب فلما اخذ قال علی احبسوہ فان مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ وان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص (اخرجہ ابو عمر) (ابن عبد البر فی الاستیعاب) زبیر بن بکار سے منقول ہے کہ خارجیوں سے جو لوگ کہ جنگ نہروان میں قتل ہونے سے بچ گئے تھے انہوں نے جناب امیر اور معاویہ اور عمرو بن العاص کے قتل کرنے پر معاہدہ کیا اس امر کی انجام دہی کے لیے تین آدمی نکلے ان میں سے عبد الرحمن بن ملجم مرادی وہ نامراد شخص تھا جس نے کہ جناب امیر کے قتل کرنیکا ان سے وعدہ کیا تھا پس وہ کوفہ میں اس غرض کے لیے آیا اور ہزار درہم کو ایک تلوار مول لی اور اسکو زہر کا بجھا دیا۔ اس میں جناب امیر کی خدمت

مین آجاتا رہاتا کہ جناب امیر اسے کوئی کام سپرد کرین آپنے اسے ایک خدمت سپرد کی ناگاہ اسکی نگاہ قطامہ پر جا پڑی جو نہایت حسینہ تھی۔ اور خارجیون کی رائی کو دیکھ رہی تھی جناب امیر نے نہروان کی لڑائی مین اسکے باپ کو اور بھائیون کو قتل کیا ہوا تھا۔ ابن ملجم نے اس سے اپنے نکاح کی درخواست کی اسنے جواب دیا کہ مین ایسے مہر کے سوا کہ بجز اسکے اور کچھ نہین چاہتی۔ نکاح نہین کر سکتی۔ ابن ملجم نے مہر کی شرح پوچھی قطامہ نے کہا تین ہزار دینار اور جناب امیر کا قتل ہے ابن ملجم نے کہا بخدا تونے ایسی چیز کو طلب کیا ہے کہ جسکے لیے مین اس شہر مین آیا ہون وہ کہنے لگے اگر تو نے جناب امیر کو قتل کیا اور تو نجات پاگیا۔ پس وہی بات تجھے حاصل ہو جائیگی جو کہ تو چاہتا ہے۔ اور میری طرف سے بھی تجھے مہر مین رعایت حاصل ہوگی۔ اور تجھ کو مجھ سے ایک گوارندہ عیش حاصل ہوگا اور اگر تو قتل ہوگا۔ تو بس جو کچھ کہ اسکے پاس ہے وہ دنیا سے بہتر ہے ابن ملجم کہنے لگا تجھے چاہیے کہ تو اپنی شرط کو پورا کرے۔ قطامہ نے کہا مین تجھے ایسے شخص کو ملاتی ہون جو اس کام مین تیری مدد کریگا۔ پس اسنے اپنے چچازاد بھائی کو بلا بھیجا وہ اسکے پاس آیا اسکے بعد ابن ملجم شبیب بن بجیرہ الاشجعی سے ملا اور کہنے لگا اے شبیب کیا تجھے دنیا و آخرت کی شرف حاصل کرنے مین کچھ رغبت ہے شبیب کہنے لگا وہ کیا ہے۔ ابن ملجم نے کہا وہ جناب امیر کا قتل کرنا ہے شبیب نے کہا تیری ماں کے نیچے مرین۔ تو نے ایک عجیب بات کہی ہے ہم کیونکر انپر قابو پا سکتے ہین۔ ابن ملجم کہنے لگا جناب امیر کا کوئی نگہبان نہین اور مسجد مین وہ تنہا جاتے ہین کوئی انکے ساتھ محافظ نہین ہوتا۔ ہم کمین مین بیٹھے رہین جب وہ صبح کو نماز کے لیے نکلین تو ہم انکو شہید کر ڈالین۔ پھر اگر ہم بچ گئے بچ گئے اور اگر مارے گئے تو ہم دنیا و آخرت مین ذکر خیر چھوڑ جائینگے شبیب نے کہا ارے تو مرے جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صاحب سبقت ہین انکے قتل کرنے سے بھلا میرا دل کیونکر خوش ہو سکتا ہے۔ ابن ملجم کہنے لگا تجھ پر سخت افسوس ہے انہون نے خدا کے دین مین لوگون کو منصف مقرر کیا ہے اور ہمارے دیندار بھائیون کو قتل کیا ہے ہم انکو ان قتل شدہ لوگون کی عداوت سے قتل کرینگے تو اپنے دین مین کسی طرح سے شک اور شبہ اپنے دل مین نہ لا شبیب نے اسکی بات کو مان لیا۔ اور دونون ملکر قطامہ کے پاس گئے اس نے مسجد اعظم مین اپنے اعتکاف کے لیے ایک خیمہ کھڑا کیا ہوا تھا اور وہ اس مین معتکف تھے۔ اس نے ان دونون کو اپنے پاس بلا لیا۔ وہ اپنی تلوارون کو لیکر اس دروازہ کے پاس بیٹھ گئے۔ جہان سے جناب امیر مسجد مین آیا کرتے تھے۔ پس جناب امیر صبح کی نماز کے لیے گھر سے باہر تشریف لائے۔ شبیب نے بڑھکر تلوار ماری اسکا وار خالی گیا۔ ابن ملجم نے کہ خدا کی پھٹکار اس پر ہے جناب امیر کے سر اقدس پر تلوار لگائی اور کہنے لگا یا علی حکم خاص خدا کے لیے ہے نہ آپکا ہے نہ آپکے دوستون کا۔ جناب امیر نے لوگون سے کہا دیکھو یہ کتا تم سے کہین بھاگ نہ جائے لوگ ہر طرف سے اسپر ٹوٹ پڑے اور اسکو گرفتار کر لیا۔ شبیب دروازہ کے باہر سے بھاگ گیا جب ابن ملجم گرفتار ہو گیا جناب امیر نے فرمایا اسکو

قید رکھو اگر مین مرگیا تو تمنے اسکو قتل کردینا اور مثلہ نہ کرنا۔ اور اگر زندہ رہا تو بخشدینا اور قصاص لینا میری اختیار میں ہوگا ■

(۳) عن اللیث بن سعد ان ابن ملجم ضرب علیا فی صلوۃ الصبح بسیف کان سمہ بسم ومات من یومہ ودفن بالکوفۃ لیلا (اخرجہ البغوی) واختلفوا ھل ضربہ فی الصلوۃ وقبل الدخول فیہا وھل استخلف من اتم الصلوۃ او ھو اتمہا والاکثر علی انہ استخلف جعدۃ بن ھبیرۃ فصلی بھم تلک الصلوۃ (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) لیث بن سعد سے منقول ہے کہ ابن ملجم نے جناب امیر کو صبح کی نماز مین زہر کی بجھی تلوار ماری تھی اور اسی روز جناب امیر انتقال فرما گئے تھے۔

اور لوگون کا اس مین اختلاف ہو کہ ابن ملجم نے آپکو عین صبح کی نماز مین تلوار ماری تھی یا کہ نماز سے پہلے ماور آیا جناب امیرؑ نے نماز کے تمام کرنے کے لیے کسیکو اپنا خلیفہ کیا تہا یا کہ خود نماز کو پورا کیا تہا۔ اکثر لوگ یہ کہتو ہین کہ جناب امیر نے جعدہ بن ہبیرہ کو نماز کے لیے اپنا خلیفہ کیا تہا اور اس نے اس نماز کو پورا کیا تہا

(۴) عن ھارون بن یحیی قال ان علیا لما ضربہ ابن ملجم قال فزت برب الکعبۃ (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ) ہارون بن یحیے کہتے ہین کہ جب ابن ملجم ملعون نے جناب امیر علیہ السلام کو چوٹ لگائی تو جناب امیرؑ نے چلا کے فرمایا رب کعبہ کی قسم ہے مین رستگار ہو گیا ◆

جناب امیرؑ کی اپنے قاتل سی ہمدردی

(۱) عن ھشیم مولی الفضل قال لما قتل بن ملجم علیا قال للحسن والحسین عزمت علیکم لما حبستم الرجل فان مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ایاکم والمثلۃ ولو بالکلب العقور (اخرجہ الفضائلی) ہشیم فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت ہو کہ جب جناب امیر علیہ السلام کو ابن ملجم نے زخمی کیا آپ حسنین علیہما السلام سے وصیت فرماتے لگے مین تمہین خدا کی قسم دیتا ہون کہ جب کہ تمنے اس آدمی کو قید کرلیا ہے اگر مین مرجاؤن تو اسکو قتل کرنا اور مثلہ نہ کرنا کیونکہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ڈرو تم مثلہ کرنے سی اگرچہ کٹکھنا کتا ہی ہو ◆

(۲) عن الحسین بن کثیر عن ابیہ وکان قد ادرک علیا قال خرج علی الی الفجر فاقبل الاوز یصحن فی وجہہ فطردوھن فقال دعوھن فانھن نوایح فضربہ ابن ملجم قلت لہ یا امیر المومنین قل بیننا وبین تہامۃ مراد فلا تقوم بھم ثاغیۃ ولا راعیۃ ابدا قال لا ولکن احبسوا الرجل فاذا

انامت فاقتلوه فاذا اعش فالجروح قصاص (اخرجه احمد فی المناقب) حسین بن کثیر اپنے والد سے کہ اس نے جناب امیر کو دیکھا تھا روایت کرتا ہے کہ جناب امیر صبح گھر سے برآمد ہوئے بطین انکے سامنے ہوکر فریاد کرنے لگین لوگ انکو ہٹانے لگے جناب امیر نے فرمایا انکو چھوڑدو یہ نوحہ کررہی ہین پس ابن ملجم نے آپکو ضرب لگائی میںنے عرض کیا یا امیر المومنین آپ ہمارے اور بنی مراد کے درمیان جنگ کی اجازت دیدین تاکہ ان مین اونٹ اور بکری باقی نہ چھوڑیجائے فرمایا نہین لیکن تم اس آدمی کو قید رکھو جب مین مرجاؤن اسکو قتل کردینا اور اگر مین زندہ رہون توصرف زخم کا بدلہ لیا جائیگا ✦

(۳) عن حسین بن کثیر قال قال علی النفس بالنفس ان هلکت فاقتلوه وان بقیت رأیت فیه رأئی یا بنی عبد المطلب لا الفینکم تخوضون دماء المسلمین تقولون قد قتل امیر المومنین الا لا تقتلن الا قاتلی انظر یا حسن ان انا مت من ضربتی هذه فاضربه ضربة فلا تمثلن بالرجل فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاکم والمثلة ولو بالکلب العقور (اخرجه محب الطبری فی الریاض النضرة) حسین بن کثیر ناقل ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جان کا بدلا جان ہے اگر مین مرجاؤن تو اسکو مار ڈالنا ۔ اور اگر مین زندہ رہا تو اسکی نسبت مین اپنی رائے کو دیکھونگا ۔ ای بنی عبد المطلب تمکو مین مسلمانون کے خون کے پیچھے نہین ڈالتا کہ تم یہ کہو امیر المومنین مارے گئے ہین ۔ خبردار بجز میرے قاتل کے اور کسی کو نہ مارنا ۔ اے حسن نگاہ رکھیو کہ اگر مین اس ضرب سے جو مجھے لگا ہے مرجاؤن ۔ تو تونے بھی میرے قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا ۔ اور ٹکڑے ٹکڑے نکرنا بحقیق مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مثلہ کرنے سے بچو اگرچہ کٹکھنا کتا ہی ہو ✦

(۴) عن الزبیر بن بکار قال قال علی احبسوه فان انا مت فاقتلوه ولا تمثلوا به فان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص (اخرجه ابو عمر) زبیر بن بکار کہتے ہین کہ جناب امیر نے اپنے قاتل ملعون کی نسبت فرمایا اگر مین مرجاؤن تو تم نے اسے بھی مار ڈالنا اور ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا اور اگر مین زندہ رہا تو مجھے اسکے بخشنے اور بدلا لینے مین اختیار ہوگا ✦

(۵) عن الزهری قال لما ضرب علی تلک الضربة قال ما فعل ضاربی اطعموه طعامی واسقوه من شرابی فان عشت فانا اولی بحقی وان مت فاضربوه ولا تزیدوه علیه (اخرجه الخوارزمی) امام مالک رحمة اللہ علیہ کے استاذ زہری رحمة اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ جب جناب امیر کو وہ ضرب لگا فرمانے لگے میرا قاتل میرا کھانا اسے کھلاؤ ۔ اور میرا پانی اسے پلاؤ اگر مین زندہ رہا تو مین اپنے حق کا زیادہ حقدار ہون اور اگر مین مرگیا پس تجھے اسکو ایک ضرب لگانا اور سے کسی قسم کی زیادتی نکرنا ✦

جناب امیر علیہ السلام کی وصیت:

(۱) عن الزہری قال اوصی علیؓ للحسن یا حسن لا تغال فی کفنی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تغالوا فی الکفن وامشوا بین المشیین فان کان خیراً عجلتمونی وان کان شراً القیتموہ عن اکتافکم (اخرجہ الخوارزمی) زہری رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ جناب امیرؑ نے حضرت حسن علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ اے حسن میرے کفن کو غالیہ نہ لگانا۔ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ کفن میں غالیہ نہ لگاؤ۔ اور دو رفتاروں کے درمیان ہوکر چلنا (یعنی نہ دوڑتے ہوئے اور نہ زیادہ آہستہ) کیونکہ اگر کوئی امر نیک پیش آنے والا ہوگا تو تم نے میرے لیے اسکی تعجیل کی ہوگی۔ اور اگر برائی پیش آنیوالی ہوگی تو تم نے اپنے کندھے کا بوجھ ہلکا کیا ہوگا۔

(۲) عن الحسن قال لما حضرت ابی الوفاۃ قبل یوصی فقال ہذا ما اوصی بہ علی بن ابی طالب اخو محمد صلی اللہ علیہ وسلم وابن عمہ وصاحبہ اول وصیتی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ وخیرتہ بعلمہ وارتضاہ لخلقہ وان اللہ باعث من فی القبور وسائل الناس عن اعمالہم عالم بما فی الصدور ثم انی اوصیک یا حسن وکفی بک وصیا بما اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کان ذلک فالزم بیتک وابک علی خطیئتک ولا تکن الدنیا اکبر ہمک واوصیک یا بنی بالصلوٰۃ عند وقتہا والزکوٰۃ فی اہلہا عند محلہا والصمت عند الشبہۃ والاقتصاد والعدل فی الرضاء والغضب وحسن الجوار واکرام الضیف ورحمۃ المجہود واصحاب البلاء وصلۃ الرحم وحب المساکین ومجالستہم والتواضع فانہ من افضل العبادۃ وذکر الموت وزہد فی الدنیا فانک رہن الموت وغرض بلاء وطریح سقم واوصیک بخشیۃ اللہ تعالیٰ فی سرائرک وعلانیتک وانہاک عن مخالفۃ الشرع بالقول والفعل واذا عرض لک شیٔ من امر الآخرۃ فابدأ بہ واذا عرض لک امر من الدنیا فتأنہ حتی تصیب رشدک فیہ وایاک ومواطن التہمۃ والمجلس المظنون بہ السوء فان قرین السوء یغیر جلیسہ وکن للہ یا بنی عاملاً وعن الخنا زجوراً وبالمعروف آمراً وعن المنکر ناہیاً وآخ الاخوان فی اللہ واحب الصالح لصلاحہ ودار الفاسق عن دینک وابغضہ بقلبک وزایلہ باعمالک لئلا تکون مثلہ وایاک والجلوس فی الطرقات ودع المماراۃ ومجاراۃ من لا عقل لہ واقتصد یا بنی فی معیشتک واقتصد فی عبادتک وعلیک فیہا بالامر الدائم الذی تطیقہ والزم الصمت تسلم وقدم لنفسک تغنم وتعلم الخیر تعلم وکن ذاکراً للہ تعالیٰ علی کل حال وارحم من اہلک الصغیر ووقر الکبیر ولا تاکل طعاماً حتی تصدق منہ

قبل اکله وعلیك بالصوم فانه زکوة البدن وجنة لاهله وجاهد نفسك واحذر جلیسك واجتنب عدوك وعلیك بمجالس الذکر واکثر من الدعاء فانی لم آلك یا بنی نصحا وهذا فراق بینی وبینك واوصیك باخیك محمد خیرا فانه ابن ابیك وقد تعلم حبی له واما اخوك الحسین فهو شقیقك وابن امك وابیك والله الخلیفة علیکم وایاه اسأل ان یصلحکم وان یکف الطغاة البغاة عنکم والصبر الصبر حتی یقضی الله هذا الامر ولا حول ولا قوة الا بالله۔ (نور الابصار) جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب پدر والاماجد علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آ گیا آپ وصیت فرمانے لگے کہ یہ وہ بات ہے کہ جسکی نسبت علی ابن ابیطالب جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی اور انکا ابن عم اور انکا مصاحب وصیت کرتا ہے سب سے پہلے میری وصیت یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور محمد اسکے رسول اور برگزیدہ ہین اس نے اپنے علم سے انکو رسالت کے لیے اختیار کیا اور اپنی خلق کی ہدایت کے لیے انکو پسند کیا۔ اور جو لوگ کہ قبرون مین ہین انکو اللہ تعالے زندہ کریگا اور ادنسے انکے اعمال کی پرسش فرمایگا۔ اور جو کچھ کہ لوگون کے دلون مین ہے اسکو وہ جانتا ہے۔ بعد اسکے اے حسن مین تجھ کو وصیت کرتا ہون اور میری وصیت ادا کرنے کے لیے تجھے کافی ہے۔ یہ وہ چیز ہے کہ اسکے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو وصیت کی ہے۔ پس جبکہ ایسا ہو تو تو اپنے گھر مین رہا کر اور اپنے گناہون پر رویا کر اور دنیا کے حاصل کرنے مین اپنی ہمت کو مصروف کر۔ اور اے میرے فرزند مین تجھ کو وصیت کرتا ہون کہ نماز کو اسکے وقت پر ادا کیا کر۔ اور جب زکوۃ دینے کا محل ہو تو اسکے مستحق کو دیا کر اور جب کوئی امر مشتبہ ہو تو اس مین ساکت رہا کر۔ اور خوشنودی اور غصہ مین میانہ روی اور عدالت اختیار کر اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر۔ اور مہمان کی تکریم کر۔ اور جو لوگ کہ عاجز ہون اور مصیبت مین مبتلا ہون انپر رحم کر اور صلہ رحم بجالا اور مسکینون سے محبت کر اور انکے پاس بیٹھا کر اور ان سے تواضع کیا کر اسلیے کہ یہ افضل عبادت ہے اور موت کو یاد رکھ۔ اور دنیا مین فنا ہلاک کا اسلیے کہ تو موت سے چھوٹ نہین سکتا۔ اور دنیا بلا کے نازل ہونیکا مقام ہے اور بیماریون مین مبتلا ہے اور نیز مین تجھکو وصیت کرتا ہون اپنے ظاہر اور باطن مین اللہ تعالے سے ڈرا کر اور ہر قول و فعل مین شرع شریف کی مخالفت سے منع کرتا ہون اور جبکہ کوئی چیز امور آخرت مین سے تجھ کو پیش آئے تو اس مین جلدی کر اور جب کوئی امور دنیا مین سے تجھ کو پیش آئے تو اس مین تامل کر یہانتک کہ اپنے بہبودی کو اس مین تحقیق کرے اور ایسے مقامات مین کہ جہین تہمت کا شبہ ہو اور ایسی صحبتون مین کہ جن مین برائی کا گمان ہو بچا کر اسواسطے کہ جو شخص کہ خود برا ہے وہ اپنے ہمصحبت کو بگاڑ دیتا ہے اے میرے فرزند تو اپنے عمل کو اللہ تعالے کے لیے خاص اور خالص کر اور گناہگار کو تنبیہ کر اور اچھی بات کا حکم کر اور بری باتون سے منع کیا کر اور بھائیون سے خدا کی راہ مین دوستی کر اور صالح شخص سے بسبب اسکی نیکی کے دوست رکھ اور فاسق سے مدارا کر اور دل مین اسکو

یا رسول اللہ آپ ہماری جان سے اولیٰ ہیں پھر حضرت نے فرمایا جسکا کہ میں مولیٰ ہوں اسکا علی مولیٰ ہے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابیطالب کہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا بنگیا ہے اور خدا نے یہ آیت نازل کی کہ آج میں نے کامل کیا ہے تمہارے لیئے تمہارے دین کو اور میں نے پوری کی ہے تم پر اپنی نعمت روزہ رکھے اسکے لیے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھا جائیگا۔

(۳) عن مجاهد قال نزلت هذه الاية بغدير خم (اخرجه الامام الصالحانی) مجاہد سے منقول ہے کہ یہ آیت غدیر خم کے دن نازل ہوئی۔

{۲۳} ان الذين امنوا وعملوا الصلحات اولئك هم خير البرية (سورہ البینہ)

ترجمہ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں۔

(۱) عن جابر بن عبد الله قال كنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اتاکم اخی ثم التفت الی الکعبة فضربها بیدہ ثم قال والذی نفسی بیدہ ان هذا وشیعته هم الفائزون یوم القیامة ثم قال انه اولکم ایمانا معی واوفاکم بعهد الله واقومکم بامر الله واعدلکم فی الرعیة واعظمکم عند الله مزیة واقسمکم بالسویة قال ونزلت هذه الایات الذین امنوا وعملوا الصلحات اولئك هم خیر البریة قال فکان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل علی قالوا قد جاء خیر البریة (اخرجه الخوارزمی فی المناقب وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے حضرت نے ہم سے ارشاد کیا تمہارے پاس میرا بھائی آرہا ہے پھر آپنے کعبہ کیطرف متوجہ ہو کر اُس پر ہاتھ مارا اور کہا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں اور یہ اور اسکے شیعہ قیامت کے روز بس یہی لوگ جنت تک پہنچنے والے ہیں پھر آپنے فرمایا۔ تحقیق یہ تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ اور خدا کے حکم پر تم سب سے زیادہ رعیت کے حق میں عدل کرنیوالا ہے۔ اور تم سب سے اللہ کے نزدیک زیادتی والا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والا ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ بے شک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر جب کبھی جناب امیر علیہ السلام تشریف لاتے تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہتے کہ سب خلقت سے بہتر ہیں تشریف لا رہے ہیں۔

برا سمجھ اور اپنے اعمال مین اس سے علیحدہ رہ تاکہ ایسا نہ ہو کہ تو بھی مثل اسکی ہوجاے اور بازارون مین نہ بیٹھا کر اور بیوقوفون سے صحبت نہ کیا کر اور انکی ہمسائگی اختیار کر اور اپنی معاش مین اور عبادت مین میانہ روی اختیار کر اور عبادات مسنونہ مین سے اسی چیز کو اختیار کر کہ جسکے ادا کرنے کی تجھے طاقت ہو اور ہمیشہ اسکو قائم رکھ سکے۔ اور سکوت کو اپنے اوپر لازم کرے کہ اسکے سبب سے تو برائیون سے بچ سکتا ہے اور نیکی کو اپنے نفس کے لیے مقدم کر تاکہ تجھے غنیمت حاصل ہو اور ہر حال مین خدا کو یاد کیا کر اور تیرے عزیز و اقارب مین سے جو شخص صغیر السن ہو اسپر رحم کر اور جو کبیر السن ہو اسکی بندگی کر اور جب تو کھانا کھانے لگے تو پہلے اس مین سے صدقہ دیدیا کر اور تجھ کو روزہ رکھنا لازم ہے اسلیے کہ وہ بدن کی زکوۃ ہے اور روزہ دار کی سپر ہے اور اپنے نفس سے مجاہدہ کیا کر اور ہمنشین سے ہوشیار رہا کر اور اپنے دشمن سے پرہیز کیا کر۔ اور تو ہمیشہ ایسی مجلسون میں بیٹھا کر کہ جس مین خدا کا ذکر ہوتا ہو اور اکثر دعا کیا کر۔ اے فرزند مینے تجھے نصیحت کرنے مین کچھ کوتاہی نہین کی ہے۔ اور اب میرے اور تیرے درمیان جدائی ہوتی ہے مین تیرے بھائی محمد حنفیہ کے باب مین تجھے نیکی کی وصیت کرتا ہون کہ وہ تیرے باپ کا بیٹا ہے اور مجھے جو کچھ کہ اس سے محبت ہے تو اسکو جانتا ہے اور لیکن تیرا بھائی حسین پس وہ تیرا امی لطن بھائی ہے اور تیری ماں اور تیرے باپ دونون کا بیٹا ہے اور اللہ تعالی میرے بعد تمہارا نگہبان ہو اور مین اس سے سوال کرتا ہون کہ تمہاری کامون کی اصلاح کرے اور سرکشون کے اور باغیون کے شر کو تم سے دفع کرے اور تجھے صبر کرنا چاہیے یہانتک کہ اس بات مین حکم کرے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۰

جناب امیرؑ کے انتقال کا بیان

عن عمرو بن ذی مر قال لما اصیب علی بالضربۃ دخلت علیہ وقد عصب رأسہ قال قلت یا امیر المومنین ارنی ضربتک قال نحلہا فقلت خلاش ولیس بشئ قال انی مفارقکم فبکت ام کلثوم من وراء الحجاب فقال لہا اسکتی فلو ترین ما اری لما بکیت قال فقلت یا امیر المومنین ما ذا تری قال ھذہ الملائکۃ وفود والنبیون وھذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا علی ابشر فما تصیر الیہ خیر مما انت فیہ (اخرجہ ابن الاثیر) عمرو بن ذی مر سے روایت ہے کہ جب آپ کو زخم لگا مین انکی خدمت مین گیا وہ اپنے سر کو پٹکا باندھے ہوئے تھے مینے کہا یا امیر المومنین مجھے اپنا زخم دکھایئے انہون نے پٹکا کھولا اور مجھے زخم دکھایا مینے کہا تھوڑا سا زخم ہے اور کچھ بھی نہین ہے فرمانے لگے مین تم سے جدا ہوتا ہون جناب ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگیں جناب امیر نے فرمایا چپ رہو جو کچھ کہ مین دیکھتا ہون اگر تم بھی دیکھتین تو ہرگز نہ روتین مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ کیا دیکھتے ہین کہنے لگے یہ فرشتون کے سفیر اور انبیا تشریف لائی ہین اور یہ جناب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قدم رنجہ فرمایا ہے اور کہہ رہے ہیں یا علی بشارت ہو جس حال میں کہ تو ایسا ہے اس سے عمدہ تیری حالت ہونیوالی ہے

(۲) عن عبد الرحمن بن حبیب قال لما فرغ علی من وصیۃ قال اقرء علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ ثم لم یتکلم الا بلا الہ الا اللہ حتی قبضہ اللہ وغسلہ ابناہ وعبد اللہ بن جعفر وصلی علیہ الحسن وکبر علیہ اربعا وکفن فی ثلاثۃ اثواب لیس فیھا قمیص و دفن فی السحر (اخرجہ ابن الاثیر) عبد الرحمن بن حبیب کہتے ہیں کہ جب جناب امیر وصیت سے فارغ ہوئے فرمایا میں تمکو سلام علیکم کہتا ہوں اور خدا کی رحمت اور اسکی برکت تم پر ہو پھر آپنے بجز لا الہ الا اللہ کے اور کوئی کلام نہ کیا یہانتک کہ انتقال فرما گئے۔ انکے دونو بیٹوں اور عبد اللہ بن جعفر نے انکو غسل دیا اور حسن علیہ السلام نے انکے جنازہ کی نماز پڑہی اسمین چار تکبیریں کہیں اور تین کپڑوں میں کہ ان میں قمیص نہیں تہا صبح کے قریب انکو دفن کیا۔

(۳) وقال الجخدی صلی علیہ الحسن وکبر علیہ اربع تکبیرات وقیل تسعا (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) جخندی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جناب امیر پر امام حسن علیہ السلام نے جنازہ کی نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں بعض کہتے ہیں نو تکبیریں کہیں۔

(۴) روی ھارون بن سعید انہ کان عندہ مسک وصی ان یحنط بہ وقال فضل من حنوط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ البغوی) ہارون بن سعید سے روایت ہے کہ جناب امیر کے پاس تہوڑے سے مشک تہا وصیت فرمائی کہ اس سے میرے کفن کو معطر کیا جائے اور فرمایا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حنوط سے بچا ہوا ہے۔

وہ قدرتی آثار جو جناب امیر کی شہادت سے نمودار ہوئے

(۱) عن ابن شہاب الزہری قال قدمت دمشق وانا ارید العراق فاتیت عبد الملک بن مروان لاسلم علیہ فوجدتہ فی قبۃ فسلمت وجلست فقال یا ابن شہاب اتعلم ما کان ببیت المقدس صباح قتل علی فقلت نعم فقمت وراء الناس حتی اتیت خلف القبۃ وحول الی وجہہ فقال ما کان فقلت لم یرفع حجر من بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط فقال لا یعلم ھذا احد غیری وغیرک فلا یسمعن منک فما حدثت بہ احدا حتی توفی (اخرجہ ابن الضحاک والخوارزمی) ابن شہاب زہری سے منقول ہے کہ میں دمشق میں گیا اور میرا عراق کی طرف جانیکا ارادہ تہا۔ پس میں عبد الملک بن مروان کے پاس سلام کرنیکو گیا وہ ایک خیمہ میں تہا مینے سلام کیا اور بیٹھ گیا عبد الملک مجہ سے کہنے لگا اے ابن شہاب تجہے معلوم ہے کہ جس روز جناب امیر علیہ السلام شہید ہوے تہے اس روز بیت المقدس میں کیا ہوا تہا مینے کہا مجہے معلوم ہے عبد الملک کہنے لگا میرے پاس چلا آ۔ میں لوگوں کے پس پشت ہوکر خیمہ کی پشت کیطرف اسکے پاس گیا اور اس نے میری طرف مونہہ پہیر لیا۔ اور کہنے لگا

کیا بات ہے میں نے کہا اس روز بیت المقدس کا کوئی پتھر نہیں اٹھایا گیا تھا کہ اسکے نیچے تازہ خون نظر نہیں آتا تھا۔
عبد الملک کہنے لگا کہ میرے اور تیرے سوا کوئی اس راز سے خبردار ہونا نہیں چاہیے اور تجھ سے کوئی اس بات کو نہ سنے
ابن شہاب کہتا ہے کہ عبد الملک کے مرنے تک میں نے اسکا تذکرہ پھر کسی سے نہیں کیا

قال الحافظ ابو بکر بن الحسین البیہقی قلت کذا روی فی ہاتین الروایتین وروی باسناد صحیح عن الزہری ان ذلک کان حین قتل الحسین ولعلہ وجد عند قتلہما جمیعا (نقلہ الزرندی فی درر السمطین) حافظ ابو بکر بن حسین بیہقی کہتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں میں اسیطرح کا بیان ہے الزہری سے علامت ہے بیت المقدس کے پتھروں کے نیچے تازہ خون جما ہوا پایا تھا۔ اور اس علامت کی سندیں صحیح ہیں شاید کہ اسے دونوں صاحبوں کی شہادت کے وقت ایسا پایا ہو۔

(۲) عن ابی القاسم الحسن بن محمد المعروف بابن الوفا قال کنت فی المسجد الحرام فرایت الناس مجتمعین حول مقام ابراہیم فقلت ما ھذا قالوا راھب قد اسلم فھو یحدث بحدیث عجیب فاشرفت علیہ فاذا شیخ کبیر علیہ جبۃ صوف وقلنسوۃ صوف عظیم الجثۃ وھو قاعد عند مقام ابراہیم سمعتہ یقول کنت قاعدا فی صومعتی فی بعض الایام فاشرفت منہا اشرافۃ فاذا طائر کالنسر الکبیر قد سقط علی صخرۃ علی شاطی البحر فتقایا فرمی من فیہ ربع انسان ثم طار فغاب یسیرا ثم عاد فتقایا ربعا اخر ثم طار وعاد وتقایا ھکذا الی ان تقایا اربعۃ ارباع الانسان ثم طار فدنت الارباع بعضہا من بعض فالتامت فقام منہا انسان کامل وانا اتعجب ثم رایت فاذا بالطائر قد انقض علیہ فاختطف ربعہ ثم طار ثم عاد فاختطف اخر ثم طار وھکذا الی ان اختطف جمیعہ فبقیت متفکرا متحسرا الا کنت سالتہ من ھو وما قصتہ فلما کان فی الیوم الثانی اذا بالطائر قد اقبل وفعل کفعلہ بالامس فلما التامت الارباع وصارت شخصا کاملا نزلت من صومعتی مبادرا الیہ ودنوت منہ وسالتہ من انت فسکت عنی فقلت بحق من خلقک من انت قال انا ابن ملجم فقلت وما فعلت قال قتلت علی بن ابی طالب فوکل بی ھذا الطائر یقتلنی کل یوم قتلۃ۔ فھذا خبری فانقض الطائر فاختطف ربعہ وطار فسالت عن علی فقالوا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت (اخرجہ الخوارزمی) ابو القاسم حسن بن محمد المعروف ابن الوفا سے منقول ہے کہ میں کعبہ میں تھا۔ لوگوں کو دیکھا مقام ابراہیم کے گرد مجتمع ہیں میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے لوگوں نے کہا ایک راہب مسلمان ہو گیا ہے اور ایک عجیب بات بیان کرتا ہے۔ پس میں اسکے دیکھنے کو گیا دیکھا کہ ایک بڈھا قوی جثہ آدمی ہے اور کملی کا جبہ اور کملی کی ٹوپی پہنے ہوئے ہے اور وہ مقام ابراہیم کے پاس بیٹھا ہوا لوگوں سے باتیں کر رہا ہے اور سب لوگ کان دہر کر سن رہے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ ایک دن میں اپنے صومعہ میں بیٹھا ہوا تھا ناگاہ میں نے دیکھا

ایکطائر مثل بڑے چیل کے دریا کے کنارے ایک بڑے پتہر پر بیٹھ گیا اور بعد اسکے اسنے قے کی اسکے مونہہ سے جو نہائی
آدمی کی شکل بعد اسکے اڑگیا اور تہوڑی دیر غائب رہا بعد اسکے پہر آیا اور قے کی تو دوسرا چوتہائی ٹکڑا اگلا
بعد اسکے اڑگیا۔ اور پہر آکر قے کی اور اسیطرح چار ٹکڑے ایک آدمی کے اسکے مونہہ سے نکلے بعد اسکے پہر اڑگیا
پس وہ چاروں ٹکڑے آپس میں ملگئے اور ان سے پورا آدمی بنگیا مجہے اسکے دیکہنے سے نہایت تعجب ہوا۔ ناگاہ
وہ طائر پہر آیا اور اس آدمی پر گرا اور جہپٹکر اسکا چوتہا حصہ اڑا لیگیا اسیطرح پوری اس آدمی کو اڑا لے
گیا مجہے نہایت فکر ہوئی کہ یہ کیا بات ہے اور افسوس ہوا کہ مینے اس آدمی سے اسکا حال دریافت نہ کیا۔ جب
دوسرا دن ہوا تو وہ طائر پہر آیا اور گذرے ہوئے دن کی طرح سے کرنے لگا جب چاروں ٹکڑے مل گئے۔ اور وہ
شخص پورا آدمی بنگیا میں اپنے صومعہ سے اترکر اسکیطرف دوڑا اور اسکے نزدیک جاکر اس سے پوچہنے لگا تو کون
ہے وہ خاموش رہا پہر مینے اسے خدا کی قسم دیکر پوچہا کہ مجہے بتا تو کون ہے وہ خاموش ہوگیا۔ مینے پہر کہا تجہکو
قسم ہے اسکی جسنے تجہکو پیدا کیا ہے مجہے سچ بتلا تو کون ہے وہ کہنے لگا میں ابن ملجم ہوں مینے اس سے پوچہا
پہر اس طائر کے ساتہہ کیا قصہ ہے۔ وہ بولا مینے جناب علی علیہ السلام کو قتل کیا ہے اسلیئے اللہ سبحانہ وتعالی نے
مجہ پر اس طائر کو مقرر کیا ہے کہ میرے ساتہہ ہر روز یہی فعل کرتا ہے جو تونے دیکہا ہے بعدازاں میں اپنے صومعہ سے
باہر نکلکر پوچہا کہ علی بن ابی طالب کون ہیں معلوم ہوا کہ وہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بہائی
ہیں پس میں اسلام سے مشرف ہوا۔

جناب امیر علیہ السلام کی وفات پر جناب امام حسن علیہ السلام کا خطبہ

عن ابن ابی حمزۃ قال خطب الحسن بن علی حین قتل علی فقال یا اہل العراق لقد کان فیکم رجل بالامس قتل
اللیلۃ واصیب الیوم لم یسبقہ الاولون ولم یدرکہ الاخرون کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعثہ فی سریۃ کان
جبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ فلا یرجع حتی یفتح اللہ علیہ (اخرجہ ابن جریر فی تاریخہ والدولابی)
والطبرانی فی الکبیر عن ھبیرۃ بن مریم ابن ابی حمزہ سے مروی ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہادت پاگئے
جناب امام حسن علیہ السلام نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اے اہل عراق کل تم میں ایکایسا آدمی موجود تہا جو رات
کو قتل ہوا اور آج خدا کے پاس پہنچ گیا کہ جس سے پہلے لوگ سبقت نہیں لے گئے اور نہ پچہلے اس تک پہنچ
سکیں گے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکو اپنی فوج کا سردار بنا کر بہیجا کرتے تہے تو جبرئیل انکے دہنی
طرف اور میکائیل انکے بائیں طرف ہوتے تہے۔ جبتک کہ خدا تعالے انکو فتح نہیں دیتا تہا وہ واپس
نہیں ہوتے تہے

(۲) عن الحسن انه لما قتل علی قام خطیبا فحمد الله واثنی علیه فقال اما بعد والله لقد قتلتم اللیلة رجلا فی لیلة نزل فیها القرآن وفیها رفع عیسی بن مریم وفیها قتل یوشع بن نون فتی موسی (اخرجه ابن جریر فی تاریخه) جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے تو وہ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمانے لگے اے لوگو خدا کی قسم ہے تم نے آج ایسی رات میں ایک آدمی کو مارا ہے جس میں کہ قرآن اترا ہے اور جس رات میں عیسی بن مریم آسمان پر اٹھائے گئے اور جس رات میں جناب موسی کے نوجوان یوشع بن نون قتل ہوئے ◆

(۳) عن عمرو بن حبشی قال خطبنا الحسن حین قتل علی لقد فارقکم رجل ان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیبعثه بالرایة فلا ینصرف حتی یفتح الله علیه ما ترک من صفراء ولا بیضاء الا سبعمائة درهم کان یرصدها لخادم لاهله (اخرجه احمد) عمرو بن حبشی سے منقول ہے کہ جناب امیر کی وفات کے بعد جناب امام حسن علیہ السلام نے ہمیں خطبہ میں ارشاد کیا کہ آج تم سے ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ جب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم اسے علم عطا فرماتے تو جب تک خدا اسے فتح نہ دیتا وہ واپس نہ ہوتا اس نے سونا چاندی سوا سات سو درہم کے اور کچھ نہیں چھوڑا۔ اپنے اہل کے لیے خادم اس سے لینا چاہتا تھا ◆

جناب امیر کی وفات پر لوگون کی رائین

(۱) عن ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها قالت لما بلغها موت علی بن ابی طالب تصنع العرب ما شاءت فلیس لها احد ینهاها (اخرجه ابن عبد البر فی الاستیعاب) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جبکہ انکو جناب امیر علیہ السلام کی وفات کا حال معلوم ہوا فرمانے لگین اب عرب جو چاہے سو کرے کوئی اُس کا خصم نہیں رہا ◆

(۲) وکان معاویة یکتب فیما ینزل به لیسال له علی بن ابی طالب عن ذلک فلما قتل علی قال ذهب الفقه والحکم بموت ابن ابی طالب فقال عتبة اخوه لا یسمع هذا اهل الشام فقال دعنی عنک (اخرجه ابن عبد البر فی الاستیعاب) امیر معاویہ کو جو امور کہ دشوار پیش آیا کرتے تہے انکو لکہکر جناب امیر علیہ السلام سے پوچہا کرتا تہا جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہوگئے تو امیر معاویہ کہنے لگے ابن ابی طالب کی موت سے فقہ اور حکمت جاتی رہی عتبہ اسکا بہائی کہنے لگا کہیں یہ بات اہل شام سن لین معاویہ نے کہا چہوڑ مجہے ◆

آنحضرت کا جناب امیر سے فرمانا کہ یا علی اپنا ہاتہہ بڑہا اور میرے ساتہہ جنت مین جہان

مین داخل ہون تو بھی داخل ہو

عن ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لما طعن ابی و امر بالشوری دخلت علیہ ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ عنہا قالت یا ابت ان الناس یزعمون ان ہولاء الستۃ لیسوا برضی فقال اسندونی فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی یدک فی یدی تدخل معی یوم القیامۃ حیث ادخل (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و ابو بکر الشافعی و ابو الحسن بن بشیر فی فوائدہ و ابن عساکر و الدیلمی) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب میرے والد ماجد زخمی ہو گئے اور انہون نے مشورت کر لیے حکم دیا ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا انکے پاس جا کر کہنے لگین اے ابا لوگ خیال کرتے ہین کہ چھون جناب علی کے ہمراہ مین ہین۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھ کو تکیہ لگا دو پھر بولے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ اے علی اپنا ہاتھ میرے ہاتھ مین دے اور داخل ہو قیامت کے روز میرے ساتھ جہان کہ مین داخل ہون +

جناب امیر کا آنحضرت کے ساتھ جنت مین ایک گھر مین ہونا

(۱) عن زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی و انت اخی و رفیقی ثم تلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المناقب) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرماتے تھے کہ یا علی تم جنت مین میرے ساتھ میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ میرے قصر مین ہوگی۔ اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو پھر حضرت نے یہ آیت کریمہ پڑھی کہ بھائی برابر کے تختون پر آمنے سامنے ہونگے +

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انا و ایاک و ہذان فی مکان واحد یرید بہذین الحسن و الحسین (اخرجہ الدیلمی و الطبرانی فی الکبیر) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا یا علی مین اور تو اور یہ دونون جنت مین ایک مکان مین ہونگے اور ان دونو سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد حسن اور حسین سے تھی +

(۳) عن علی قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا فی المنام فاستسقی الحسن قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی شاۃ لنا بکی فحلبہا فدرت فجاءہ الحسین فنحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ کانہ احبہما قال لا و لکنہ یعنی الحسن استسقی قبلہ ثم قال انی و ایاک و ہذین و ہذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامۃ (اخرجہ احمد فی المسند) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک شب جناب رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر مین تشریف لائے مین سونے کو تھا حسین علیہ السلام کو پیاس لگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر تشریف لے گئے اور ایک تھوڑے دودہ والی بکری اپنے ساتھ لائے اور اسکو دوہکر برتن مین دودہ ڈالا یا حسین علیہ السلام اسکو پینے لگے حضرت نے انکو ہٹا دیا جناب فاطمہ علیہا السلام عرض کرنے لگین شاید حسن ان دونون مین سے زیادہ پیارے ہین آپنے فرمایا نہین۔ لیکن حسن اس سے پہلے پیاسا ہوا ہے پہر حضرت نے فرمایا مین اور تو اور یہ دونون اور یہ اونگہنے والا قیامت کے روز ایک مکان مین ہونگے ✧

جناب امیر کا اہل جنت پر صبح کے ستارے کی طرح چمکنا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یزہر باہل الجنۃ کما یزہر کوکب الصبح باہل الدنیا (اخرجہ الحاکم فی تاریخہ والبیہقی فی فضائل الصحابۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی جنت کے لوگون پر اسطرح سے چمکیگا جسطرح کہ صبح کا ستارہ دنیا کے لوگون پر چمکتا ہے ✧

جناب امیر کا سب سے اول جنت کے دروازہ کو کھٹکھٹانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول من یقرع باب الجنۃ فتدخل فیہا بغیر حساب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسند اہل البیت) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ یا علی تو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیگا اور بغیر حساب کے اس مین داخل ہوگا ✧

جناب امیر کا قطعی مغفور ہونا

(۱) عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولولدک ولاہلک ولمحبیک فابشر فانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی بتحقیق اللہ تعالی نے تجھے اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے دوستون کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے ✧

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات اذا قلتہن غفر لک مع انک مغفور تقول لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم سبحان رب السموات السبع ورب الارضین ورب العرش

العظیم والحمد للہ رب العلمین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہم تجھ کو ایسے چند کلمات بتائین کہ جب تو انکو پڑھے تو خدا تجھ باوجودیکہ تو بخشا ہوا ہے بخشدے تو یہ کہا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر ایک خدا جو علم والا اور کرم والا ہے اور نہین ہے کوئی معبود مگر ایک خدا جو برتر اور عظمت والا ہے پاک ہے وہ خدا جو ساتون زمینون اور آسمانون کا پالنے والا ہے اور سب تعریف ہی خدا کے لیے جو تمام جہانون کا پرورش کرنیوالا ہے ✦

جناب امیر کا سب سے اول خدا کے سامنے دعوے کے لیے اٹھنا

(۱) عن قیس بن عبادة عن علی قال انا اول من یجثو للخصومة بین یدی الرحمن یوم القیمة قال قیس فیہم نزلت هذان خصمان اختصموا فی ربهم قال هم الذین تبارزوا یوم بدر علی وحمزة وعبیدة والحارث وشیبة ابن ربیعة وعتبة بن ربیعة والولید بن عتبة (اخرجہ البخاری) قیس بن عبادہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ مین قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے جھگڑنے کے لیے اٹھایا جاؤنگا۔ قیس کہتے ہین کہ جن لوگون نے بدر کے روز باہم مبارزت کی تھی یعنے جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کفار مین سے شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ پس انکے شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ یہ دو مدعی جھگڑے ہین اپنے رب پر ✦

جناب امیر کا سب سے اول جنت مین داخل ہونا

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذاکر اصحاب الجنة فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اول اهل الجنة دخولا الیها علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت مین بیٹھے ہوئے اصحاب جنت کا تذکرہ کر رہے تھے حضرت نے فرمایا اہل جنت مین سے سب سے پہلے اس مین داخل ہونیوالا علی بن ابی طالب ہے ✦

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنة انا وانت وفاطمة والحسن والحسین قلت فمحبونا قال من ورائکم (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات) جناب امیر فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سب سے اول جنت مین مین اور تو اور فاطمہ اور حسنین داخل ہونگے مین نے عرض کیا ہمارے محب فرمایا وہ تمہارے بعد

جناب امیر کا سب سے اول حوض پر وارد ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ہذا اول من آمن بی وہذا اول من یصافحنی یوم القیامۃ علی الحوض (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کے لیے فرمایا کہ یہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور سب سے پہلے مجھ سے حوض پر قیامت کے روز مصافحہ کرے گا +

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد علی الحوض اہل بیتی (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حوض پر سب سے اول میرے اہل بیت وارد ہوں گے +

(۳) عن سلمان اول ہذہ الامۃ ورودًا علی الحوض اولہا اسلاما علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت کا سب سے پہلے حوض پر وارد ہونیوالا اور سب سے پہلے ایمان لانیوالا علی بن ابی طالب ہے +

جناب امیر کا قیامت کے روز صاحب حوض ہونا

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب صاحب حوضی یوم القیمۃ فیہ اکواب کعدد نجوم السماء وسعۃ حوضی ما بین جابیۃ الی صنعاء (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب قیامت کے روز میرے حوض کے صاحب ہونگے اس پر پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے موافق ہونگے میرے حوض کی وسعت جابیہ سے صنعاء تک ہوگی +

جناب امیر کا حوض سے منافقوں کو ہنکانا

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی معک یوم القیامۃ عصا من عصی الجنۃ تذود بہا المنافقین عن الحوض (اخرجہ الطبرانی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تیرے پاس قیامت کے روز جنت کے عصاؤں میں سے ایک عصا ہوگا تو منافقوں کو اسکے ساتھ حوض سے ہانکے گا +

(۲) عن علی قال لاذودن بیدی ہاتین القصیرتین عن حوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایات الکفار والمنافقین کما تذود الابل الغریبۃ عن حیاضہا (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے روایت

ہے کہ البتہ مین ان دونون سے تو نے ہاتھون کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے کفار اور منافقون علیٰ ہذا کو ہانک دونگا جسطرح سے کہ پرایا اونٹ اپنے حوض سے ہانکا جاتا ہے +

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت امامی یوم القیٰمۃ فیدفع الی لواء الحمد فادفعہ الیک وانت تذود الناس عن حوضی (کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے آگے آگے ہو گا پس مجھ کو لواء الحمد دیا جائیگا مین وہ تجھے دیدونگا تو لوگون کو میرے حوض سے ہٹا دیگا +

جناب امیر کا گھر جنت مین حضرت کے گھر کے مقابل ہونا

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب محمد لقد اریت اللیلۃ منازلکم من منزلی یا علی الا ترضی ان منزلتک مقابل منزلی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے اصحاب معراج کی رات مین مجھکو تم سب کے گھر دکھائے گئے کہ میرے گھر سے کسقدر فاصلہ رکھتے ہین یا علی تو راضی نہین ہوتا کہ تیرا گھر میرے گھر کے مقابل ہوگا +

جناب امیر کا گھر حضرت کے اور حضرت ابراہیم کے گھر کے بیچ مین ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ ضرب لی قبۃ من یاقوتۃ حمراء عن یمین العرش وضرب لابراھیم قبۃ من یاقوتۃ خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بیننا لعلی قبۃ من لؤلؤ بیضاء فما ظنکم بحبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سید دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لیے سرخ یاقوت کا خیمہ دہنے طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور میرے والد ابراہیم کے لیے سبز یاقوت کا خیمہ بائین طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور علی کے لیے ہم دونو کے بیچ مین سفید موتی کا قبہ کھڑا کیا جائیگا۔ پس تمہارا ایسے حبیب کی نسبت جو دو خلیلون کے درمیان مین ہے کیا خیال ہے +

(۲) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراھیم خلیلا وان قصری فی الجنۃ وقصر ابراھیم فی الجنۃ متقابلان وقصر علی بین قصری وقصر ابراھیم فیالہ من حبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ جو راوی ہین کہ پیغمبر خدا صلعم فرماتے تھے تحقیق خدا نے مجھکو اپنا خلیل کیا جیسے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا تھا اور بتحقیق میرا قصر جنت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصر کے مقابل ہوگا اور

(۲) عن ابن عباسؓ قال لما نزلت هذه الآیة ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خیر البریة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتك تاتی یوم القیامة وهم راضیین ومرضیین ویاتی اعداؤك غضابا مقمحین (اخرجه الحافظ ابو نعیم فی حلیة الاولیاء والدیلمی فی فردوس الاخبار) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں نازل ہوئی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا تو اور تیرا گروہ قیامت میں آئینگے خوش اور خوش کیے گیے اور تیرے دشمن آئیں گے خفگی میں گردن اٹھائے ہوئے۔

(۳) عن زید بن شرحبیل الانصاری کاتب علی قال سمعت علیا یقول حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مسنده الی صدری فقال ای علی الم تسمع قول اللہ تعالی ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خیر البریة۔ انت وشیعتك وموعدی وموعدکم الحوض اذا جثت الامم للحساب یدعون غرا محجلین (اخرجه الخوارزمی فی المناقب وابو بکر ابن مردویه والسیوطی فی الدر المنثور) زید بن شراحیل الانصاری جناب امیر علیہ السلام کے کاتب نقل ہیں کہ مینے جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ میرے سینہ سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے آپنے مجھ سے ارشاد کیا یا علی تونے خدا تعالی کے فرمانے کو نہیں سنا ہے کہ بیشک وہ لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں وہ لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں۔ بس وہ ہیں اور تو اور تیرا گروہ ہیں میرے اور تیرے وعدہ کی جگہ حوض ہے جبکہ قیامت کو امتیں حساب دینے کیلیے آئینگی تو وہ لوگ سفید منھ اور سفید ہاتھ پاؤں والے پکارے جائینگے۔

(۴) عن ابی سعید الخدری مرفوعا علی خیر البریة (اخرجه ابن عساکر) ابو سعید خدری سے مرفوعا روایت ہے کہ جناب امیر خیر البریہ ہیں۔

(۲۴) **ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لهم الرحمن ودا** (سورہ مریم ۱)

ترجمہ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کرے گا رحمن انکے لیے محبت۔

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی قل اللهم اجعل لی من عندك عهدا واجعل لی فی صدور المؤمنین مودة فانزل اللہ تعالی ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لهم الرحمن ودا (اخرجه احمد والبخاری وابو داود فی السنن والحمید فی جمع بین الصحیحین وعبد رزین فی کتابه جمع بین الصحاح الستة وصاحب المشکوة عن الصحاح الستة والحافظ ابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والثعلبی فی تفسیره)

علی بن ابیطالب کا قصر میرے قصر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصر کے درمیان مین ہوگا۔ پس مبارک ہے وہ حبیب جو دو خلیلون کے درمیان مین ہوگا۔

ذکر اس حور کا جو جنت مین جناب امیر کی خدمتمین ہوگی

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اخذ جبرئیل بیدی واقعدنی علی درنوک من درانیک الجنۃ وناولنی سفرجلۃ فکنت اقلبہا فانفلقت وخرجت حوراء لم ار احسن منہا فقالت السلام علیک یا محمد فقلت وعلیک السلام ومن انت قالت انا الراضیۃ المرضیۃ خلقنی الجبار من ثلاثۃ اصناف اعلی من عنبر ووسطی من کافور واسفلی من مسک وعجنی بماء الحیوان وقال کونی فکنت خلقنی لاخیک وابن عمک علی بن ابی طالب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ شب معراج مین جب ہم آسمان پر گئے جبرئیل نے ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمین جنت کے درجات مین سے ایک درجہ مین بٹھایا۔ اور ایک بہی ہاتھ مین دیدی ہم اسکو اپنے ہاتھ مین پہرا رہے تھے ناگاہ وہ شق ہوگئی اور اس مین سے ایک خوب صورت حور نکلی کہ ہمنے اس سے بہتر کبھی نہین دیکھی تھی اس نے ہمین سلام کیا ہمنے جواب سلام دیکر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا مین راضیۃ المرضیہ ہون خدا نے مجھے تین چیزون سے پیدا کیا ہے میرا اوپر کا جسم عنبر کا ہے اور درمیانی جسم کافور کا ہے اور نیچے کا دھڑ مشک کا ہے اور میرے عنصر کو آب حیات سے خمیر کیا اور فرمایا ہوجا مین بنگئی مجھکو خدا نے آپکے بہائی اور ابن عم علی بن ابیطالب علیہ السلام کے لیے پیدا کیا ہے

جناب امیرؑ کو جو اونٹنی کہ جنت مین ملیگی

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم القیامۃ ناقۃ من نوق الجنۃ فترکبہا یا علی ورکبتہا مع رکبتی وفخذک مع فخذی حتے تدخل الجنۃ (اخرجہ احمد فی المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کو قیامت کے روز جنت کی اونٹنیون مین سے ایک اونٹنی ملیگی اور یا علی تم اسپر سوار ہوگے تمہارا گھٹنا میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا اور تمہاری ران میری ران کے ساتھ ہوگی یہانتک کہ تم جنت مین داخل ہوگے۔

جناب امیر کی ملاقات کے لیے انبیا علیہم السلام کا مشتاق ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما مررت الا واهلها مشتاقون الی علی بن ابی طالب وما فی الجنۃ نبی الا وهو یشتاق الی علی (اخرجه الملا فی سیرته) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم شب معراج میں کسی آسمان پر سے ہو کر نہیں گذرے کہ اس فلک کے رہنے والے علی کے ملنے کے مشتاق نہ دیکھے ہوں اور جنت میں کوئی نبی ایسا نہیں کہ علی کا مشتاق نہ ہو ٭

جناب امیر کو جنت میں سات باغوں کے ملنے کا وعدہ

عن ابن عباس خرجت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی فی جنان المدینۃ فمررنا بحدیقۃ فقال علی ما احسن هذہ الحدیقۃ یا رسول اللہ فقال حدیقتک فی الجنۃ احسن منها ثم اومی بیدہ الی راسہ ولحیتہ ثم بکا حتی علا بکاؤہ قیل ما یبکیک قال ضغائن فی صدور قوم لا یبدونها لک حتی یفقدونی (اخرجه الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن عباس) ابن عباس سے مروی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کی معیت میں مدینہ کے باغوں میں سے ہو کر گذرا جناب امیر نے کہا یہ باغ کیا ہی اچھا ہے حضرت نے فرمایا جنت میں تیرا باغ اس سے کہیں بہتر ہے پھر حضرت جناب امیر کی داڑھی اور سر کی طرف اشارہ فرما کر رونے لگے یہاں تک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند ہو گئی۔ عرض کیا گیا حضور کیوں روتے ہیں فرمایا ایک قوم کے دل میں کھوٹ بھرا ہوا ہے میرے بعد ظاہر ہونگے ٭

عن علی قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدی ونحن نمشی فی بعض سکک المدینۃ اذا اتینا علی حدیقۃ فقال قلت یا رسول اللہ ما احسنها من حدیقۃ فقال ما احسنها ولک فی الجنۃ احسن منها حتی مررنا بسبع حدائق وکل ذلک اقول له ما احسنها وهو یقول لک فی الجنۃ احسن منها۔ فلما خلا له الطریق اعتنقنی ثم اجهش باکیا فقلت یا رسول اللہ ما یبکیک قال ضغائن لک فی صدور اقوام لا یبدونها لک الا من بعدی قال فقلت یا رسول اللہ فی سلامۃ من دینی قال فی سلامۃ من دینک (اخرجه احمد فی المسند والمناقب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ہم دونوں مدینہ کی گلیوں میں سیر رہے تھے کہ ناگاہ ہم ایک باغ میں پہونچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا بہت اچھا ہے اور تیرے لیے بہشت میں اس سے بھی بہتر موجود ہے یہانتک کہ ہم سات باغوں میں گئے جب میں یہ کہتا تھا کہ یہ باغ اچھا باغ ہے تو آپ فرماتے تھے تیرے واسطے بہشت میں اس سے بھی بہتر موجود ہے پھر جب خالی رستہ میں پہونچے تو مجھکو حضرت نے گلے سے لگایا بعد اسکے آپ رونے لگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں روتے ہیں فرمایا تیرے لیے لوگوں کے دل میں کینہ بھرا ہوا ہے کہ اسکو تیرے لیے میرے مرنے کے بعد ظاہر کرینگے میں نے

کہا یا رسول اللہ میرے دین کی سلامتی میں یہ بات ہوگی فرمایا ہاں تیرے دین کی سلامتی میں ۔

جناب امیر کو جنت میں خزانہ ملنے کا وعدہ

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک ذو قرنیہا فلا تتبع النظرۃ النظرۃ فانما لک الاولی ولیست لک الاخرۃ الاولی لک والثانی علیک (اخرجہ المروزی والحکیم الترمذی وابو نعیم فی المعرفۃ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تیرے لیے جنت میں خزانہ ہے اور تو اسکا ذو القرنین ہے پس دیکھکر دوبارہ مت دیکھ کیونکہ پہلا دیکھنا تو تیرے لیے ہے یعنے قابل گرفت نہیں کیونکہ تو نے ناگہان طور پر دیکھا ہے اور دوسری دفعہ دیکھے ہوئے کو پھر دیکھنا تیرے لیے نہیں ہے یعنی جائز نہیں

جناب امیر کو جو چیز کہ جنت میں عطا ہوگی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ ما لو قسم علی اہل الارض لوسعہم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے جنت میں وہ چیز ہے کہ اگر تمام روی زمین کے لوگوں کو تقسیم کیجائے تو بچ رہے ۔

جناب امیر کا سب سے اول حلہ جنت پہننا

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفرا من اصحابہ ولم یکن علیا وکانہ رای فی وجہ علی غبارا فقال یا علی اما ترضی انک تکسی اذا کسیت وتعطی اذا اعطیت (اخرجہ الذہبی وابو طاہر) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ چند صحابہ کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کپڑے پہنائے علی اسوقت موجود نہیں تھے جب وہ آئے انکے چہرہ پر کدورت پائی جاتی تھی پس حضرت نے فرمایا اے علی کیا تم راضی نہیں جب مجھے لباس پہنایا جاوی تو تمہیں بھی پہنایا جائیے اور جب مجھے دیا جائے تمہیں بھی دیا جائیگا ۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یکسی یوم القیمۃ ابراہیم لخلتہ ثم انا لصفوتی ثم علی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ جناب سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو بباعث انکے خلیل ہونے کے لباس پہنایا جائیگا پھر مجھے میری برگزیدگی کی وجہ سے پھر علی کو

جناب امیر کا قیامت کے روز لواء الحمد اٹھانا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت امامی یوم القیمۃ فیدفع الی لواء الحمد فادفعہ الیک وانت تذود الناس عن حوضی (اخرجہ المتقی فی کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یا علی کہ تم قیامت کے روز ہمارے آگے ہوگے مجھکو لواء الحمد دیا جائیگا اور ہم تمہیں دینگے اور تم ہمارے حوض سے لوگوں کو ہٹا دوگے۔

(۲) عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قالوا یا رسول اللہ من یحمل ایتک یوم القیامۃ قال من یحسن ان یحملھا الا من حملھا فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجہ نظام الملک فی الامالیہ والطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے روز آپکا لوا کون اٹھائیگا آپنے فرمایا کوئی نہیں اٹھائیگا مگر وہ شخص کہ دنیا میں اٹھاتا تھا ۔

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتواریني فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم میرے جسم کو دھوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھے قبر میں رکھوگے اور جو میرے ذمہ ہے اسے پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں میرے علمدار ہو ۔

(۴) عن علی قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الحضرمی والخوارزمی) جناب امیر سے روایت ہے کہ جب احد کے روز میرا ہاتھ زخمی ہوگیا اور میرے ہاتھ سے علم گر گیا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اسکے بائیں ہاتھ میں رکھدو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے ۔

عن مخدوج بن زید الذہلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما علمت یا علی انہ اول من یدعی بہ یوم القیمۃ بی فاقوم عن یمین العرش فی ظلہ فاکسی حلۃ خضراء من حلل الجنۃ ثم یدعا بالنبیین بعضہم علی اثر بعض فیقومون سماطین علی یمین العرش فتکسون حللا خضراء من حلل الجنۃ الا وانی اخبرک یا علی ان امتی اول الامم یحاسبون یوم القیامۃ ثم ابشر اول من یدعا بک لقرابتک منی فیدفع الیک لوائی وھو لواء الحمد تسیر بہ بین السماطین آدم وجمیع خلق اللہ یستظلون بظل لوائی یوم القیامۃ وطولہ مسیرۃ الف سنۃ سنانہ یاقوتۃ حمراء وقبضہ فضۃ بیضاء وزجہ درۃ خضراء لہ ثلاث ذوائب من نور

ذوابۃ فی المشرق وذوابۃ فی المغرب والثالثۃ فی وسط الدنیا مکتوب علیہ ثلاثۃ اسطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم
والثانی الحمد للہ رب العلمین الثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کل سطر الف سنۃ وعرض مسیرۃ الف سنۃ
فتسیر باللواء والحسن عن یمینک والحسین عن یسارک حتی تقف بین ینی وبین ابراھیم فی ظل العرش ثم تکسی حلۃ
من حلل الجنۃ ثم ینادی منادی نعم الاب ابوک ابراھیم ونعم الاخ اخوک علی (اخرجہ احمد فی المناقب)
وفی روایۃ نقلہ الملانی سیرتہ - قیل یا رسول اللہ علی ان یحمل لواء الحمد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف لا یستطیع ذلک قد اعطی خصالا شتی صبرا کصبری وحسنا کحسن یوسف وقوۃ کقوۃ جبریل مخرج بن
زید الذہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی تم
نہین جانتے کہ قیامت مین سب سے اول مجہ کو بلایا جائیگا اور مین عرش کے سایہ مین داہنی طرف کہڑا ہونگا اور مجہے
جنت کا سبز حلہ پہنایا جائیگا پہر دوسرے نبی ایک کے بعد دوسرا بلایا جائیگا پہر دوسرے نبی کے بعد دوسرا بلایا جائیگا اور
وہ دو صفون مین عرش کے داہنے جانب کہڑے ہونگے اور انکو بہی جنت کے سبز لباس پہنائے جائینگے - اور یا علی
مین تمکو خبر دیتا ہون کہ قیامت کے روز سب امتون سے پہلے میری امت کا حساب ہوگا - پہر بشارت دیتا ہون کہ
سب سے پہلے تم بباعث میری قرابت کے بلائے جاؤگے اور مین تمکو لواء الحمد دونگا تم اسکو اٹہا کر دونو صفون
کے درمیان مین سیر کرتے ہوگے - اور قیامت کے روز آدم اور تمام خلق اللہ میرے علم کے سایہ مین ہوگی اسکے سیر کی
جگہہ کا طول ہزار برس کی راہ ہوگا اسکی پہال سرخ یاقوت کی ہوگی اور قبضہ سفید چاندی کا ہوگا - اور سبز موتیون
کا ہوگا - اسکے تین گیسو ہونگے ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اور ایک دنیا کے وسط مین - اسپر تین سطرین
لکہی ہوی ہونگی پہلی سطر مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دوسری مین الحمد للہ رب العالمین اور تیسری مین لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا ہوا ہوگا - ہر سطر ہزار سال راہ کے طول مین ہوگی - تم اس علم کو اٹہائے ہوئے سیر کروگے
حسن تمہارے داہنے ہاتہ پر ہونگے اور حسین تمہارے بائین ہاتہ کی طرف ہونگے یہانتک کہ تم میرے اور ابراہیم
علیہ السلام کے درمیان مین آکر کہڑے ہوجاؤگے پہر تمکو جنت کا لباس پہنایا جائیگا اور پکارنیوالا پکاریگا
واہ کیا باپ ہے تیرا ابراہیم اور وہ کیا بہائی ہے تیرا علی ؛

اور ملانے اپنی سیرت مین اس حدیث کو امام احمد بن حنبل سے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ جناب سرور عالم صلے
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ علی لواء الحمد کو کیونکر اٹہا سکینگے فرمایا انکو متفرق باتین عطا ہوئی
ہین میرے صبر جیسا صبر اور یوسف کے حسن جیسا حسن اور جبرئیل کی قوت جیسی قوت ؛

جناب امیر کی شہادت کی تاریخ

(۱) عن ابی الطفیل و زید بن وهب و الشعبی رحمهم الله قتل علی لثمان عشر لیلة من رمضان و قیل اول لیلة من العشر الاواخر (اخرجه ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابو الطفیل اور زید بن وہب اور شعبی رحمۃ اللہ علیہم سے روایت ہے کہ جناب امیر رمضان کی اٹھارہوین تاریخ کو شہید ہوئے اور یہہ بھی کہا گیا ہے کہ رمضان کے عشرۂ اخیر کی پہلی تاریخ یعنے اکیسوین تاریخ کو شہید ہوئے ہین +

(۲) عن ابن عباس قال ضربه ابن ملجم فی مسجد الکوفة یوم الجمعة لثلاث عشرة بقین من شهر رمضان و قیل لیلة احدی و عشرین منه فبقی الجمعة و السبت و توفی لیلة الاحد و قیل یوم الاحد (اخرجه سبط ابن الجوزی فی تذکرة خواص الامة) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب امیر کو ابن ملجم نے مسجد مین جمعہ کے روز سترہوین تاریخ کو کہ رمضان کے ابھی تیرہ روز باقی تھے زخمی کیا تھا اور بعض کے نزدیک اکیسوین تاریخ تھی جمعہ اور ہفتہ کے دن زندہ رہے اور اتوار کی رات کو انتقال فرما گئے بعض کہتے ہین کہ آپ نے اتوار کے روز انتقال فرمایا ہے

(۳) قال ابن سعد قتل علی لیلة الجمعة سابع عشر رمضان سنه اربعین (تاریخ الخلفاء) ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ طبقات اور سیوطی قدس سرہ العزیز تاریخ الخلفاء مین لکھتے ہین کہ جناب امیر رمضان کی سترہوین تاریخ جمعہ کی رات سنہ چالیس کو شہید ہوئے ہین +

جناب امیر علیہ السلام کا مدفن شریف

(۱) و اختلفوا فی موضع قبره علی قولین احدهما فی قصر الامارة و علموا موضعه قال الواقدی و الثانی انهم جعلوه فی الصندوق و حملوه علی بعیر الی المدینة فضل البعیر الذی کان علیه فاخذته طی فظنوه مالا فلما راوه دفنوه قاله ابو نعیم و الثالث انه فی قبله ذکره هشام بن محمد قال و اخبرت ان خالط القبلة انشق فی ایام المجحفر دا فوجدوا شیخا ابیض الراس و اللحیة و علی ثیابه اثر الدم فردوا علیه التراب و قد حکاه ابن شبهة و الرابع انه فی الکوفة عند مسجد الجامع حکاه ابن سعد فی الطبقات عن الشعبی و الخامس انه علی النجف فی المکان المشهور یزار الان (تذکرة خواص الامه فی احوال الائمة لسبط ابن الجوزی) علامہ سبط ابن الجوزی لکھتے ہین کہ جناب امیر کی موضع قبر کے متعلق لوگون کے دو قول ہین ایک تو یہ ہے کہ جیسے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جناب امیر کوفہ کے دار الامارہ مین دفن ہوئے اور جگہہ کو لوگون نے چھپا دیا۔ دوسرا یہ قول ہے کہ انکو ایک صندوق مین رکھکر اونٹ پر سوار کیا تاکہ مدینہ منورہ کو جائین پس وہ اونٹ گم ہوگیا۔ اور بنی طی مین جا پہنچا انہون نے اسکو اس خیال سے پکڑ لیا کہ شاید اسپر مال ہے جب انہون نے حضرت کا جنازہ دیکھا تو دفن کر دیا۔ یہ حافظ ابو نعیم کا قول ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ وہ بیت

القصر مین مدفون ہین چنانچہ ہشام بن محمد نے اسکا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے اسکی خبر لگی ہے کہ ایک دفعہ ایام حج مین قبلہ کی دیوار شق ہو گئی۔ لوگون نے اسکو کہودا ایک قبر نکل آئی اس مین ایک بزرگ سفید ریش نظر آئے جنکے کپڑون پر خون کے دہبے تہنے۔ لوگون نے انپر مٹی لوٹ دی۔ ابن شبہ نے اس بات کو بیان کیا ہی چوتہا قول ہے کہ وہ کوفی کی مسجد جامع مین مدفون ہین ابن سعد نے طبقات مین اسکا ذکر کیا ہے۔ پانچوان قول ہے کہ وہ نجف مین دفن ہین جہانپر آجکل لوگ زیارت کرتے ہین ✦

(۲) عن عبد اللہ بن جعفر قال صلی علیہ الحسن ودفن بدار الامارۃ بالکوفۃ (نزل الابرار) عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہین کہ جناب امیر کوفہ کے دار الامارہ مین مدفون ہوئے ہین ✦

عن سعید بن عبد العزیز قال لما قتل علی حملوہ لیدفنوہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما ہم فی مسیرہم لیلا اذند الجمل الذی ہو علیہ فلم یدر این ذہب ولم یقدر علیہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) سعید بن عبد العزیز کہتے ہین کہ جب جناب امیر شہید ہو گئے تو لوگ انکو اٹھا کر لے چلے تاکہ آنحضرتؐ کے پاس انکو دفن کرین اثنا راہ مین اونٹ رستہ سی بہٹک گیا اور کسیکو معلوم نہ ہوا کہ کہان چلا گیا

(۴) قال ابو بکر بن عیاش عمی قبر علی لئلا ینبشہ الخوارج وقال شریک نقلہ ابنہ الحسن الی المدینۃ وقال المبرد عن محمد بن حبیب اول من حول من قبر الی قبر علی (تاریخ الخلفا) ابو بکر بن عیاش کہتے ہین کہ جناب امیر کی قبر کو پوشیدہ کر دیا گیا تہا۔ تاکہ خوارج انکو نہ اکہاڑین شریک کہتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام انکو مدینہ مین لے گئے مبرد محمد بن حبیب سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر وہ پہلے شخص ہین جو ایک قبر سے دوسری قبر مین تحویل ہوئے ✦

(۵) واختلف فی موضعہ دفنہ فقیل دفن فی قصر الامارۃ بالکوفۃ وقیل دفن فی رحبۃ الکوفۃ وقیل دفن بنجف (استیعاب) علامہ ابن عبد البر لکہتے ہین کہ امیر علیہ السلام کے مدفن مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے قصر الامارۃ مین دفن ہوئے ہین۔ اور بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے میدان مین اور بعض کہتے ہین کہ نجف مین ✦

(۶) قال الجخندی انہ مدفون من وراء المسجد غیر الذی یوسمہ الناس الیوم (ریاض النضرہ) جخندی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد کے پیچہے دفن ہین اور وہ جگہہ نہین ہے کہ جس جگہہ کا لوگ نشان دکہلاتے ہین ✦

(۷) عن ابی جعفر محمد الباقر ان قبر علی جہل موضعہ (ریاض النضرہ) جناب امام ابو جعفر محمد بن باقر علیہ وعلی آبائہ السلام فرماتے ہین کہ جناب امیر کی قبر کا مقام پوشیدہ کر دیا گیا ہے ✦

(۸) وفی سلافته اختلاف کثیر والاصح دفن بالغری الکوفة وهو الموضع الذی یزار الآن (نزل الابرار)
جناب امیر علیہ السلام کے مدفن شریف مین بہت بڑا اختلاف ہے زیادہ تر صحیح یہی بات ہے کہ وہ مقام غری یعنے نجف اشرف مین دفن ہوے ہین جہان پر آجکل لوگ زیارت کرتے ہین ؀

(۹) عن ابی عبداللہ الحافظ ان علیاً قال للحسن والحسین اذا مت انا فاحملانی علی سریر ثم اتیان الغری وهو نجف الکوفة فانکما تریان صخرة تلمع نورا فاحتفرا فانکما تجدان فیها ساحة فادفنانی (اخرجه الحاکم) حافظ ابوعبداللہ نے اپنے اسناد سے روایت کیا ہے کہ جناب امیر نے امام حسن اور حسین علیہما السلام سے وصیت فرمائی کہ جسوقت میرا انتقال ہو جائے مجھ کو ایک تخت پر رکھنا اور غری یعنے نجف اشرف مین لیجانا وہان تم دونون ایک سفید پتھر کو دیکھو گے جس مین نور چمکتا ہوگا پس اس مقام پر زمین کو کھودنا اس مین ایک تختہ پاؤ گے اسی قبر مین مجھے دفن کرنا ؀

(۱۰) قال الرشید خرج مرة الی الصید فانتهی به الطرد الی موضع قبره الی الآن فارسل فهودا علی صید فبعث الصید الی مکان قبره ووقفت الفهود عند موضع القبر الآن ولم یقدم علی الصید فعجب الرشید من ذلک فجاء رجل من اهل الحیرة فقال یا امیر المؤمنین ارأیت ان دللتک علی قبر ابن عمک علی ابن ابی طالب مالی عندک قال اتم مکرمة قال هذا قبره فقال له الرشید من این علمته قال کنت اجیٔ مع ابی فیزوره اخبره انه کان یجیٔ مع جعفر الصادق فیزوره ان جعفر کان یجیٔ مع ابیه محمد الباقر وان محمد کان یجیٔ مع ابیه علی بن الحسین وهو کان اعلمهم بالقبر فامر الرشید بان یحجر الموضع فکان اول اساس اوقع فیه ثم تزایدت الابنیة فیه فی ایام السامانیة ابنی حمدان وتفاقم فی ایام الدیلم ای ایام بنی بویه قال وعضد الدولة هو الذی اظهر قبر علی وعمر المشهد هناک واوصی ان یدفن فیه وللناس فی هذا الامر اختلاف متباین حتی قیل انه قبر المغیرة بن شعبة الثقفی واحسن ما قیل انه علیه السلام مدفون بقصر الامارة بالکوفة (حیوة الحیوان للدمیری الشافعی فی الفهد) کہتے ہین کہ ایک دفعہ ہارون رشید شکار کھیلتا ہوا اس مقام پر آنکلا جہان پر کہ آجکل جناب امیر علیہ السلام کی قبر مبارک ہے ہارون نے اپنے چیتون کو ایک شکار پر چھوڑا شکار دوڑ کر اس مقام پر ٹھیرا جہان پر جناب امیر کا مرقد اقدس ہے چیتے بھی قبر مبارک سے دور ہٹ کر کھڑے ہو گئے ہارون رشید اس سے نہایت متعجب ہوا اتنے مین ایک شخص جسکو اسکی آگاہی تھی رشید کے پاس آنکلا اور رشید سے کہنے لگا اگر مین تجھے تیرے ابن عم علی بن ابی طالب کا مرقد اطہر بتا دون تو تو مجھے کیا انعام دیگا۔ ہارون کہنے لگا مین تجھے بزرگی کے ساتھ بہت کچھ انعام دونگا وہ کہنے لگا یہی انکے مرقد اطہر کا مقام ہے ہارون نے کہا تجھے کیونکر معلوم ہے وہ بولا کہ میرا باپ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ اس مقام پر زیارت کے لیے آیا کرتا تھا اور وہ

اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تشریف لایا کرتے تھے اور جناب باقر اپنے والد بزرگوار جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی معیت مین یہانپر زیارت کرنے آیا کرتے تھے اور جناب امام زین العابدین کو اسکا پورا علم حاصل تھا۔ ہارون رشید نے حکم دیکر وہان پر کٹہرہ لگوادیا یہ پہلی تعمیر تھی جو نجف اشرف مین بنائی گئی ہے سلاطین سامانیہ کے عہد دولت مین یہان پر بہت سی عمارتین بن گئین پھر دیالمہ یعنے آل بویہ کے عہد حکومت مین وہ بنائین ویران ہو کے نئے سرے سے از سرنو تعمیر بنائی گئین بلکہ لوگ کہتے ہین کہ عضد الدولہ دیلمی ہی وہ شخص ہے جسکو جناب امیر کا مرقد سب سے اول معلوم ہوا ہے اور جناب امیر کا مشہد اس نے بنوایا ہے اور اسی نے وصیت کی تھی کہ مجھے اس مقام مین دفن کیا جاے لوگونکا اسمین بڑا ہی اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ مغیرہ بن شعبہ کی قبر ہے لیکن ٹہیک بات تو یہی ہے کہ جناب امیر کا مدفن اطہر ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کی عمر مبارک

(۱) اختلفوا فی سنہ امیر المومنین علیہ السلام فیہ اقوال (احدہا) ثلاث وستون حکاہ ابن جریر الطبری عن جعفر بن محمد علیہ السلام قال الواقدی وھو الثابت عندنا (والثانی) خمس وستون (والثالث) سبع وستون (والرابع) ثمان وستون وھو المشہور (تذکرہ خواص الامہ) علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر کے سن شریف مین اختلاف ہے (ایک) قول یہ ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر پائی چنانچہ ابن جریر طبری جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے (دوسرا قول یہ) کہ آپ کی عمر مبارک پینسٹھ برس کی تھی (تیسرا) قول ہے سرسٹھ برس کی تھی (اور چوتھا قول ہے) کہ اڑسٹھ برس کی تھی اور زیادہ تر مشہور یہی ہے۔

(۲) وکان لہ یوم المتشہد ثلث وستون سنۃ علے الصحیح وقیل خمس وستون وقیل اربع وستون وقیل سبع وخمسون وقیل ثمان وخمسون (نزل الابرار) علامہ بدخشی نزل الابرار مین لکھتے ہین کہ صحیح قول پر جناب امیر کا سنہ مبارک تریسٹھ برس کا تھا۔ اور لوگ چوسٹھ اور پینسٹھ برس کا بھی کہتے ہین اور ستاون اور اٹھاون کا بھی کہتے ہین۔

(۳) قال محمد بن الحنفیۃ کان سنہ یوم قتل ثلاثا وستین وقال الواقدی ھذا ثبت عندنا (کامل التواریخ) علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین جناب محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کا سنہ مبارک شہید ہونیکے روز تریسٹھ برس کا تھا اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے۔

جناب امیر کی مدت خلافت

(۱) قال الواقدی وکانت خلافته خمس سنین الا ثلاثة اشهر لانه بویع له فی ذی الحجة لثمان عشر لیلة خلت منه سنه خمس وثلاثین واستشهد فی رمضان سنه اربعین (تذکرہ خواص الامہ) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تھی کیونکہ پینتیس برس ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ کو لوگوں نے ان سے بیعت کی اور رمضان سنہ چالیس ہجری کو وہ شہید ہو گئے۔

(۲) وکانت خلافته خمس سنین الا ثلاثة اشهر وقیل اربع سنین وتسعة اشهر وستة ایام وقیل ثلاثة ایام اخرجه ابن الاثیر الجزری فی کامل التواریخ) ابن اثیر کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تھی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ چار برس نو مہینے اور چھ روز اور بعض تین روز بتلاتے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا ترکہ

(۱) عن الحسن بن علی علیہ السلام ان امیر المؤمنین لم یدخر مالا ولم یترک الا سبعمائة او ستمائة درهم ارصد بها لخادم (اخرجه احمد فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابہ) جناب امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے نہ مال جمع کیا اور نہ ترکہ چھوڑا سوا سات سو یا چھ سو درہم کہ ان سے خادم مول لینا چاہتے تھے۔

(۲) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول ما بنی علی اجرة علی اجرة ولا لبنة علی لبنة ولا قصبة علی قصبة وان کان لیوتی بجبوحه من المدینة فی جراب (اسد الغابہ) حافظ ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں نے سفیان رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ بالش پر بالش اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے جراب تک آباد کر لیتے۔

جناب امیر علیہ السلام کے غلام

قنبر ویحیی بن کثیر روی عنه الاوزاعی رحمۃ اللہ علیہ وکان عالما فاضلا وابنه عبد اللہ بن یحیی کان عالما (تذکرہ خواص الامہ) جناب امیر علیہ السلام کے دو غلام تھے ایک تو قنبر جو زیادہ تر مشہور ہیں دوسرے یحیی بن کثیر جن سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں اور وہ نہایت عالم اور فاضل تھے اور انکے بیٹے عبد اللہ بن یحیی بھی بڑے عالم تھے۔

ابن مردویہ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ۔ والحافظ ابن حجر فی الصواعق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؓ سے ارشاد فرمایا یا علی دعا کرو اور کہو کہ اے میرے پروردگار اپنے پاس سے مجھے ایک عہد عطا فرما اور مومنوں کے دل میں میری محبت ڈالدے۔ پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کریگا رحمن انکے لیے محبت ✣

(۲) عن محمد بن الحنفیۃ فی قولہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن وُدًا انہ قال لا یبقی مومن الا وفی قلبہ ود علی واھل بیتہ وذکر النقاش انھا نزلت فی علی (اخرجہ الحافظ السلفی) جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق (کہ بے شک جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کریگا رحمن انکی محبت۔ روایت کرتے ہیں کہ کوئی مومن ایسا باقی نہیں رہیگا کہ جس کے دل میں علیؑ کی اور علی کے اہل بیت کی محبت نہ ہو۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے ✣

(۳) عن ابن عباس قال اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدی علی فصلی اربع رکعات ثم رفع یدہ الی السماء فقال اللھم سالک موسی بن عمران وانا محمد اسالک ان تشرح لی صدری وتیسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری قال ابن عباس سمعت منادیا ینادی یا احمد قد اوتیت ما سالتک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا الحسن ارفع یدیک الی السماء وادع ربک واسالہ یعطیک فرفع یدہ الی السماء وھو یقول اللھم اجعل لی من عندک عھدا واجعل لی عندک ودا فانزل اللہ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت سیجعل لھم الرحمٰن ودا (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر چار رکعتیں نماز کی پڑھیں پھر آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے میرے پروردگار موسیٰ بن عمران نے تجھ سے دعا کی تھی اور میں محمد ہوں اور تجھ سے دعا کرتا ہوں میرے سینہ کو کشادہ کر اور میرے کام کو آسان بنا اور میری زبان کی گرہ کھولدے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اس سے میری پشت کو قوی کر اور اسے میرے امر میں اسکو میرا شریک گردان ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے ایک پکارنے والے کو پکارتے ہوئے سنا کہ اے احمد ہم نے تجھے دیدیا ہے جو کچھ کہ تو نے مانگا ہے پس حضرت نے جناب امیر سے فرمایا اے ابا الحسن تم اپنے ہاتھ کو آسمان کیطرف اٹھا کر خدا سے دعا کرو اور میں بھی تیرے لیے دعا کرتا ہوں وہ تجھے ضرور عطا کریگا جناب امیر نے دعا کی کہ میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے ایک عہد عطا کر اور اپنی طرف سے محبت عطا فرما پس خدا تعالے نے انکے بارے میں اس آیت کو نازل فرمایا

جناب امیر علیہ السلام کے حاجب

وکان حاجبہ فی خلافتہ بشر مولاہ ثم بعدہ قنبر مولاہ (تذکرۃ الابرار للعلامہ بدخشی) جناب امیرؑ کی خلافت میں آپکا غلام بشیر حاجب تھا پھر قنبر رحمۃ اللہ علیہما

جناب امیر علیہ السلام کا کاتب

کان کاتبہ عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ (تذکرۃ الابرار) جناب امیر علیہ السلام کے کاتب عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش

(۱) عن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کان نقش خاتم علی (الملک للہ الواحد القہار) (تاریخ الخلفا وتذکرۃ الابرار) عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش (الملک للہ الواحد القہار) تھا +

(۲) وقیل کان نقش خاتمہ (اسندت ظہری الی اللہ) وقیل (حسبی اللہ) (کفایۃ الطالب للعلامہ بن یوسف الکنجی) بعض لوگ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر کی انگشتری کا نقش (اسندت ظہری الی اللہ) تھا اور بعض کہتے ہیں (حسبی اللہ) تھا۔

(۳) عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ وعلی آبائہ السلام ان خاتم علی کان من ورق نقشہ (نعم القادر اللہ) اخرجہ ابن عساکر (جناب امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ وعلی آبائہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتر چاندی کی تھی اسکا نقش (نعم القادر اللہ) تھا۔

جناب امیر علیہ السلام کے انتقال پر ابوالاسود الدئلی علیہ الرحمۃ کا مرثیہ

الا یا عین ویحک اسعدینا + الا تبکی امیر المومنینا + وتبکی ام کلثوم علیہ + بعبرتہا وقد رأت الیقینا + الا قل الخوارج حیث کانوا + فلا قرت عیون الحاسدینا + افی شہر الصیام فجعتمونا + بخیر الناس طرا اجمعینا + قتلتم خیر من رکب المطایا + وذللہا ومن رکب السفینا + ومن لبس النعال ومن حذاہا + ومن قرأ المثانی والمئینا + وکل مناقب الخیرات فیہ + وحب رسول

ربالعالمینا + لقد علمت قریش حیث کانوا + بانک خیرھم حسبا و دینا + اذا استقبلت وجہ ابی حسین + رایت البدر راع الناظرینا + وکنا قبل مقتلہ بخیر + نری مولی رسول اللہ فینا + ای میری آنکھ افسوس ہے تجہ پر سعادت حاصل کر۔ تو امیر المومنین پر کیون نہین روتی۔ ۲۔ جناب ام کلثوم اپنے آنسون سے اپنا بدلتی ہین اور (۳) خارجیون کو وہ جہان کہین ہون کہدے۔ ہمارے حاسدون کی آنکھین ٹھنڈی نہ ہون۔ (۴) کیا تمنے ماہ صیام مین ہمکو دردمند کیا۔ ایسے شخص کے ساتھہ جو سب سے بہتر تہا۔ (۵) تمنے ایسے شخص کو قتل کیا جو ان سب سے بہتر تہا جو اونٹون پر سوار ہوتے ہین اور کشتیون پر چڑہتے ہین (۶) اور جو نعلین پہنتے ہین اور جو نہین پہنتے اور جو قرآن مجید کے مثانی اور مئین کو پڑہتے ہین (۷) اور سب نیکی کی وصف انمین موجود تہے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تہے۔ (۸) قریش جہان کہین ہون اسبات کو بخوبی جانتے ہین۔ کہ تو ان سب سے حسب اور نسب مین بہتر ہے (۹) جسوقت کہ حسین علیہ السلام کے آپکے سامنے آیا تو گویا تو نے رات کو چودہوین چاند کو دیکہا جو دیکہنے والون کو تعجب مین ڈالتا ہے (۱۰) ہم انکی شہادت سے پہلے بہت اچہے تہے گویا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مین پاتے تہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے عامل

وکان عاملہ علی البصرۃ عبداللہ بن عباس وعلی الیمن عبیداللہ بن عباس وعلی الطائف ومکۃ وما اتصل بذلک قثم بن عباس وعلی مصر محمد بن ابی بکر وعلی المدینۃ ابوایوب الانصاری وقیل سہل بن حنیف وعلی خراسان خلید بن قرۃ الیربوعی (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ) بصرہ پر جناب امیر علیہ السلام کا عامل عبداللہ بن عباس تہے۔ اور یمن پر عبیداللہ بن عباس۔ اور طائف اور مکہ اور مضافات مکہ پر قثم بن عباس اور مصر پر محمد بن ابی بکر۔ اور مدینہ پر ابوایوب انصاری یا سہل بن حنیف اور خراسان پر خلید بن قرۃ الیربوعی تہے +

جناب امیر کا ممالک غیر پر فوج بہیجنا

باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام ابتدا عہد خلافت سے خانہ جنگیون مین پہنسے رہے تاہم آپنے اشاعت اسلام مین اور کفار پر فوج کشی کرنے مین تساہل نہین فرمایا علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین لکھتے ہین و

توجہ الحرث بن مرۃ العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیر المومنین علی فغنم واصاب غنائم وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف راس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان ھو ومن معہ یعنے جناب امیر کے حکم

اور طاعت کی وجہ سے حرث بن مرۃ العبدی نے سندہ کے ملک کا قصد کیا اور جہاد کر کے بہت سی غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کر لیا۔ اور ایک روز میں ایک ہزار لونڈی اور غلام تقسیم کیے اور ایک مدت تک مصروف غزا رہا یہاں تک کہ ارض قیقان میں وہ اور انکے سب ساتھی شہید ہو گئے +

جناب امیرؑ کا عمالقہ کو قتل کرنا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خطبۃ خطبہا فی حجۃ الوداع لاقتلن العمالقۃ فقال جابر بل علیہ السلام او علی بن ابی طالب (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ایک خطبہ کے درمیان ارشاد فرمایا کہ میں عنقریب عمالقہ کو قتل کرونگا۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا یا علی بن ابیطالب قتل کریں گے +

جناب امیرؑ کی بی بیاں

فاتفق الرواۃ منہن علی سبعۃ واختلفوا فی اثنین فاما السبعۃ اللاتی لم یختلفوا فیہن فالاولی فاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام ولم یتزوج علی علیہا حتی ماتت وذہب فریق من العلماء الی انہ کان حراما علی اختان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یتزوجوا علی بناتہ واما الثانیۃ ام البنین بنت حزام بن خالد۔ واما الثالثۃ اسماء بنت عمیس الخثعمیۃ وکانت تحت جعفر بن ابی طالب فاستشہد جعفر تزوجہا ابوبکر الصدیق ولما توفی ابوبکر تزوجہا علی ولہا من کل واحد اولاد کعبد اللہ ومحمد وعون ابناء جعفر ومحمد بن ابی بکر ویحیی وعون ابنی علی واما الرابعۃ امامۃ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیۃ وکان ابو العاص بن الربیع العبشمیۃ ابن اخت خدیجۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا واما ام امامۃ زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واکبر بناتہ وافضلہن بعد سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا السلام وماتت فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتزوج علی امامۃ بعد فوت فاطمۃ بوصیتہا وتزوجہا بعد فوت علی المغیرۃ بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب کان امیر المومنین اوصاہ بذلک لانہ خاف ان یخطبہا معاویۃ وماتت امامۃ عند المغیرۃ سنۃ خمسین۔ واما الخامسۃ المحیاۃ بنت امرء القیس بن عدی الکلبیۃ واما السادسۃ ام سعید بنت عروۃ بن مسعود الثقفیۃ واما السابعۃ لیلی بنت مسعود بن خالد التمیمیۃ واما اللتان اختلفوا فیہما فہما کانتا مملوکتین من السبایا المرتدین ام اعتقہما او

وتزوجهما فلحدهما خولة بنت جعفر بن قيس الحنفية والاخرى ام حبيب الصهباء بنت ربيعة التغلبية (زنل کابر)

جناب امیر علیہ السلام کی بیبیون کی نسبت سات پر تو راویون کا اتفاق ہے اور دو کی نسبت اختلاف ہے جن سات پر علمار کا اتفاق ہے ان سے اول جناب سیدۃ نسار العالمین فاطمۃ الزہرا بنت محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم ہین جناب امیر نے انکے ہوتے ہوئے دوسری بی بی سے نکاح نہین کیا جب تک کہ انکا انتقال نہین ہو گیا علما مین سے ایک فریق کا یہ مذہب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیون کے ساتھ حضرت کے داماد و نکو دوسری عورت سے نکاح کرنا حرام تہا۔ دوسری بی بی جناب امیر علیہ السلام کی ام البنین بنت حرام بن خالد تہین۔ تیسری بی بی اسمار بنت عمیس الخثعمیہ تہین انکا نکاح پہلے جعفر طیار ابن ابیطالب جناب امیر علیہ السلام کے حقیقی بہائی سے ہوا تہا جب وہ شہید ہو گئے تو انکا نکاح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوا جب وہ بہی انتقال کر گئے تو جناب امیرؓ کے نکاح مین آگئین۔ اور انکو تینون صاحبون سے اولاد ہوئی۔ عبداللہ اور محمد اور عون جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے اور یحیے اور عون جناب امیر سے۔ چوتہی بی بی امامہ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیہ تہین۔ ابوالعاص بی بی امامہ کے والد حضرت صدیقہ الکبری ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہانجی تہی اور بی بی امامہ کی مان زینب رضی اللہ عنہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی تہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیون سے جناب سیدہ کے بعد افضل اور اعلے تہین اور زینب حضرت کی حیات مین فوت ہو گئی تہین۔ بی بی امامہ سے جناب امیر نے حسب وصیت جناب سیدہ نکاح کیا تہا حضرت امیر کی شہادت کے بعد مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے انکا نکاح ہوا۔ جناب امیرؓ نے خود اسکی نسبت انکو وصیت کی تہی تاکہ معاویہ اُنسے نکاح نکرے۔ اور بی بی امامہ مغیرہ کے پاس سنہ پچاس مین فوت ہوئین۔ پانچوین بی بی محیاۃ بنت امرء القیس الکلابیہ تہین۔ چہٹی بی بی ام سعید بنت عروہ بن مسعود الثقفیہ تہین۔ ساتوین لیلی بنت مسعود بن خالد التمیمیہ تہین اور دو بیبیان کہ جن مین اختلاف ہے کہ آیا مملوکہ تہین جو مرتدین کے قیدیون مین تہین۔ یا کہ جناب امیر نے انکو آزاد کر کے انسے نکاح کیا تہا۔ انمین سے ایک خولہ بنت جعفر بن قیس الحنفیہ تہین دوسری ام حبیب الصہبا بنت ربیعہ التغلبیہ تہین ؎

جناب امیر علیہ السلام کی اولاد

واما اولاد امیرالمومنین ففیہ اختلاف کثیر الحسن والحسین والمحسن مات صغیرا واختاہم زینب وام کلثوم امہم فاطمۃ علیہا السلام ومحمد الاکبر المکنی بابی القاسم المشہور بابن الحنفیۃ امہ خولۃ بنت جعفر ومحمد الاوسط امہ امامۃ بنت ابی العاص ومحمد الاصغر المکنی بابی بکر وقیل انہما اثنان وعبید اللہ امہم لیلی بنت مسعود وعمر ورقیۃ امہما ام حبیب بنت ربیعۃ والعباس وجعفر وعثمان وعبد اللہ امہم ام البنین الکلابیۃ

ويخرجون عنهما اسماء بنت عميس ورملة المكناة بام الحسن وقيل هما اثنتان وزينب الصغرى وامامة وميمونة وحذيفة وفاطمة وام هانی وام الكرام وام سلمة اولاد شتّی

والعقب من الذكور اولاده ست فی الحسن والحسين ومحمد بن الحنفية وعمر وعباس رضی الله عنهم وقد اخرج منهم كثير الطيب (رتل الابرار) جناب امیر کی اولاد کے بارہ مین اختلاف ہے پس جناب حسنین اور محسن جسکا نہایت صغر سنی مین انتقال ہو گیا۔ اور انکی دو بہنین زینب اور ام کلثوم جناب سیدہ سے تولد ہوئے۔ اور محمد اکبر جن کی کنیت ابو القاسم اور ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور ہین انکی والدہ خولہ بنت جعفر تہین۔ اور محمد الاوسط انکی والدہ امامہ بنت ابی العاص تہین۔ اور محمد الاصغر جنکی کنیت ابو بکر ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ کے دو صاحبزادے اس نام کے تہے اور عبید اللہ انکی والدہ لیلی بنت مسعود تہین۔ اور عمر اور انکی بہن رقیہ کی والدہ ام حبیب بنت ربیعہ تہین۔ اور جعفر اور عمر اور عباس اور عثمان اور عبد اللہ انکی والدہ ام البنین الکلابیہ تہین۔ اور یحیی اور عون کے والدہ اسماء بنت عمیس تہین۔ اور رملہ جنکی کنیت ام الحسن ہے۔ اور بعض اویان کے نزدیک اس نام کی جناب امیر کی دو بیٹیان تہین۔ اور زینب صغری اور امامہ اور میمونہ اور حذیفہ اور فاطمہ اور ام ہانی اور ام الکرام اور ام سلمہ متفرق جناب امیر کی اولاد تہی ٭

اور نرینہ اولاد سے جناب امیر علیہ السلام کی نسل مبارک جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام اور محمد بن الحنفیہ اور عمر اور عباس رضی اللہ عنہم سے چلی ہے اور خدائے پاک نے ان سے بہت سے طیب اور طاہر پیدا کیے ہین

جناب امیرؑ کے کرامات

(۱) نقل ابن شہر اشوب فی کتابہ ان علیا لما قدم الکوفة وفد علیہ طوائف من الناس کان فیہم فتی صار من شیعتہ یقاتل من بین یدیہ فی مواقفہ فخطب امراۃ من قوم عرب استوطنوا الکوفة فاجابوہ فصلی علی یدہ صلوة الصبح قال لبعض من عندہ اذهبوا الی محلة کذا تجد مسجدا الی جانبه بیتا تسمع فیها صوت رجل وامراته یتشاجران باصوات مرتفعة فاحضرهما الی نحوہ فاحضرهما فقال لهما فیم تتشاجرا اللیلة فقال الفتی یا امیر المؤمنین ان هذه المراة خطبتها وتزوجتها فلما خلوت بها وجدت فی نفسی منها نفرة منعتنی ان المّ بها ولو استطعت اخراجها لاخرجتها قبل النهار فنقمت علی ذلک ونحن فی التشاجر الی ان جاء امرک فحضرنا بین یدیک فقال علی لمن حضرہ رب حدیث لا یؤثر من خاطب به ان یسمعه غیرہ فقام من کان حاضر الحدیث عند علی غیر الفتی والمراۃ فقال لها هل تعرفین من هذا الفتی فقالت لا فقال اما انا اخبرتک بحالة تعلمینها فلا تنکرینها قالت لا یا امیر المؤمنین قال الست فلانة بنت فلان قالت بلی قال الیس کان

ابن عم وکل واحد منکما راغب فی صاحبه قالت بلی قال الیس اباک منعک منه ومنعه عنک ولم یزوجه بک واخرجه
من جوارک لذالک قالت بلی قال الیس خرجت لیلة لقضاء الحاجة فاغتالک ووطئک فحملت واخفیت عن ابیک
واعلمت امک فلما ان الوضع اخرجتک لیلا فوضعت ولدا فلففته فی خرقة فالقیته من خارج الجدران
حیث قضاء الحوائج فجاء کلب فشمه فخشیت ان یاکله فرمیته بحجر فوقعت فی راسه فشججته فعدت انت
وامک فشدت راسه بخرقة من جانب مرطها ثم ترکتماه ومضیتما ولم تعلما حاله فسکت فقال تکلمی بحق
فقالت والله یا امیر المؤمنین ان هذا الامر ما علمه منی غیرها فقال قد اطلعنی الله علیه فاصبح بنو فلان
فربی فیهم الی ان کبر وقدم معهم الکوفة وخطبک وهو ابنک ثم قال للفتی اکشف عن راسک فکشف لنا
فوجد اثر الشجة فیه فقال هذا ابنک قد عصمه الله مما حرمه علیه فخذی ولدک وانصرفی فلا نکاح بینکما
(مطالب السؤل) ابن شہر آشوب لکھتے ہیں کہ جب جناب امیر کوفہ میں تشریف لائے تو انکے ساتھ بہت سے لوگوں نے
اگر کوفہ میں بود و باش اختیار کی۔ ان میں سے ایک جوان جناب امیر کے شیعوں میں داخل ہو گیا اور جناب امیر کے ساتھ
لڑائیوں میں حاضر رہا۔ اس نے کوفہ میں وطن اختیار کرنیوالے عرب لوگوں میں اپنا نکاح ایک عورت سے کیا۔ ایک
روز جناب امیر صبح کی نماز کے بعد ایک آدمی سے فرمانے لگے۔ تو فلاں محلہ میں جا وہاں ایک مسجد ہے اس کے
قریب ایک مکان ہے۔ اس میں تجھے ایک عورت اور مرد کے باہم تکرار کرنے کی آواز سنائی دیگی تو ان دونوں کو
میرے پاس لے آ۔ وہ آدمی جا کر ان دونو کو اپنے ساتھ جناب امیر کی خدمت میں لے آیا حضرت نے ان سے پوچھا رات
بھر تم کیوں تکرار کرتے رہے ہو۔ اس جوان نے عرض کیا یا امیر المومنین میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے جب خلوت کا
وقت ہوا مجھے اس سے نفرت پیدا ہو گئی کہ میں صحبت نہیں کر سکا۔ اگر مجھے استطاعت ہوتی تو میں اسیوقت اسکو
صبح کے پہلے اسکو گھر سے نکالدیتا۔ میں اسی وجہ خاص سے اتنے بگڑ گیا ہم دونوں اسی تکرار میں تھے کہ جناب کا
خادم ہمارے پاس پہنچا۔ اب ہم آپکے حضور میں حاضر ہیں۔ جناب امیر نے حاضرین سے فرمایا اکثر ایسی باتیں ہوتی
ہیں کہ غیر کے سامنے بیان نہیں کیجاتیں۔ یہ کلام سنکر اس مرد اور عورت کے سوا سب اٹھکر چلے گئے جناب امیر
نے اس عورت سے فرمایا آیا تجھے علم ہے کہ یہ جوان کون ہے اس نے عرض کیا میں نہیں جانتی۔ فرمایا اگر ہم تجھے تیری
کسی پوشیدہ بات سے اطلاع دیں تو تو انکار مت کریو اس نے عرض کیا میں ہرگز انکار نہیں کرونگی۔ آپنے ارشاد
کیا کیا تو فلانی اور فلاں شخص کی بیٹی نہیں ہے۔ وہ کہنے لگی ہاں میں وہی ہوں پھر آپنے فرمایا کیا تیرا چچیرا
بھائی نہیں تھا اور تم دونوں میں محبت نہیں تھی۔ اس نے عرض کیا بجا ہے۔ پھر آپنے فرمایا کیا تیرا باپ تیرا نکاح
اس سے نہیں کرنا چاہتا تھا اور تیرے پڑوس سے اسکو نکالدیا تھا اس عورت نے کہا یہ بات بالکل ٹھیک ہے
امیر المومنین نے فرمایا کہ پھر تو ایک رات کو قضاء حاجت کے لیے گھر سے باہر نکلی اور اس نے تجھ سے وطی کی اور تو

اس سے حاملہ ہوگئی اور تو نے اپنے حمل کو اپنے باپ سے چھپایا اور تیری ماں کو یہ بات معلوم ہوگئی۔ وضع حمل کے وقت رات کو
وہ تجھے لیکر گھر سے باہر نکلی اور تجھے لڑکا پیدا ہوا اور تو نے کپڑے میں لپیٹ کر دیوار کے پرے پھینکدیا۔ ایک کتا
آیا اور اسے سونگھنے لگا تجھے خوف پیدا ہوا کہ کتا اسے نہ کھا جائے اسلیے تو نے اس کتے کو پتھر کھینچ مارا وہ پتھر اس
لڑکے کے سر پر لگ گیا اور اسکا سر زخمی ہوگیا۔ تو نے اور تیری ماں نے لوٹ کر اسکے سر کو بال جمنے کی جگہ پر پٹی باندھکر
چھوڑ دیا اور دونوں گھر کو چلی آئیں۔ پھر تمکو اسکا حال نہیں معلوم ہوا۔ وہ عورت یہ سنکر خاموش ہوگئی۔ جناب
امیرؑ نے یہ فرمایا سچ بول وہ عرض کرنے لگی یا امیر المومنین سچ ہے میری ماں کے سوا اس کی کوئی خبر دار نہیں
آپ نے فرمایا مجھے خدا نے اس سے مطلع کیا ہے پھر فلاں قوم کے لوگ صبح کو اسے اٹھا کر لے گئے اور وہ ان لوگوں
میں پرورش پاکر جوان ہوا۔ اور انکے ساتھ کوفہ میں آیا۔ اور تیرے ساتھ نکاح کیا یہ ہے وہ تیرا بیٹا یہی ہے
پھر جوان سے ارشاد کیا اپنے سر کو کھولدے اس نے سر کھولدیا۔ اور زخم کا اثر نظر آیا جناب امیرؑ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا
ہے۔ خدا نے اس امر سے جو کہ اس پر حرام کیا تھا۔ اسکو بچایا ہے اپنے بیٹے کو لے اور گھر کو لوٹ جا۔ تم دونوں
کا نکاح نہیں ہے ٭

(۲) ومنها ما رواه الحسن بن ركذان الفارسي قال كنت مع امير المؤمنين وقد شكا اليه الناس امر الفرات
وانه قد زاد الماء ما نحتمله ونخاف ان تهلك مزارعنا ونحب ان تسال الله ان ينقصه فقام دخل بيته
والناس مجتمعون ينتظرون فخرج وقد لبس جبة رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمامته ورداءه وفي يده
قضيبه فدعا بفرسه فركبه ومشى الناس معه وانا معهم رجالة حتى وقف على الفرات فنزل عن فرسه
وصلى ركعتين خفيفتين ثم قام واخذ القضيب بيده ومشى على الجسر وليس معه غير ولداه الحسن والحسين
وانا فاهوى الى الماء بالقضيب فنقصت الفرات ذراعا فقال ايكفيكم فقالوا لا يا امير المؤمنين فمادى
بالقضيب اهوى به في الماء فنقصت الفرات ذراعا اخر وهكذا الى ان نقصت ثلثة اذرع فقالوا حسبنا
يا امير المؤمنين فعاد وركب فرسه ورجع الى منزله (مطالب السئول) اور آپ کی کرامات میں سے ایک یہ ہے
کہ جبکہ حسن بن رکذان الفارسی نے روایت کی ہے کہ میں جناب امیرؑ کی خدمت میں موجود تھا کہ لوگ فرات کی طغیانی
کی شکایت لیکر آئے اور کہنے لگے کہ فرات کا پانی اس کثرت سے بڑھ گیا ہے کہ جس سے ہمارے کھیتوں کے تلف
ہونیکا خوف ہے ہماری استدعا ہے کہ آپ جناب الہی میں دعا فرماویں کہ فرات کا پانی کم ہوجاوے۔ جناب امیرؑ
یہ سنکر گھر میں تشریف لیگئے تمام لوگ منتظر بیٹھے رہے جناب امیرؑ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ اور عمامہ
اور ردا پہنکر اور ہاتھ میں عصا لیے ہوئے برآمد ہوئے اور سواری کا گھوڑا طلب کیا تمام لوگ رکاب سعادت میں
پیادہ چلے اور میں بھی پیادہ پا ہمراہ تھا جناب امیر فرات پر پہونچکر ٹھیر گئے اور گھوڑے سے اترے اور چھوٹی چھوٹی رکعتیں

نماز کی پڑہین پہر اُٹھکر اور عصا ہاتھ مین لیکر پل کیطرف تشریف لیگئے جناب حسنین کے سوا کوئی ہمراہ نہ تہا۔ عصا کے ساتھ پانی کیطرف اشارہ کیا پانی بقدر ایک گز کے کم ہوگیا لوگون سے فرمایا کیا اسقدر پانی تمکو کافی ہے لوگون نے عرض کیا ابہی زیادہ ہے پہر دوبارہ اشارہ کیا ایک گز اور بہی کم ہوگیا پہر لوگون سے پوچہا کہ اب کافی ہے لوگون نے کہا ابہی زیادہ ہے پہر تیسری مرتبہ اشارہ کیا پانی ایک گز اور بہی کم ہوگیا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین اب اسقدر کافی ہے آپ وہان سے گہر کو لوٹ آئے ٭

(۳) ومنها ما صح فی قضیة مقتله وتلخیص ذلك انه لما فرغ من قتل الخوارج عاد الی الکوفة فی شہر رمضان قام المسجد فصلی رکعتین ثم صعد فخطب خطبة حسناء ثم التفت الی ابنه الحسن فقال یا ابا محمد کم مضی من شہرنا هذا قال ثلث عشرة یا امیر المؤمنین ثم التفت الی الحسین فقال یا ابا عبد الله کم بقی من شہرنا هذا قال سبع عشرة یا امیر المؤمنین فضرب بیده الی لحیته وهی یومئذ بیضاء فقال الله اکبر والله لیخضبنها بدمها اذا انبعث اشقاها ثم قال ؎ ارید حیاته ویرید قتلی ٭ خلیلی من عذیری من مرادی ٭ وابن الملجم المرادی یسمع فوقع فی قلبه ذلك شیء فجاء حتی وقف بین یدیه فقال اعیذك بالله یا امیر المؤمنین هذه یمینی وشمالی بین یدیك فاقطعهما او فاقتلنی قال فکیف اقتلك ولا ذنب لك الی ولو اعلم انك قاتلی لم اقتلك ولکن هل کانت لك حاضنة یهودیة فقالت لك یوما من الایام یا ابا شقیق عاقر ناقة ثمود قال قد کان ذلك یا امیر المؤمنین فسکت علیه السلام فلما کانت لیلة ثلث وعشرین قام لیخرج من داره الی المسجد لصلوة الصبح وقال ان قلبی لیشهد انی لمقتول فی هذا الشهر وفتح فغلق الباب بمیزره فجعل ینشد ؎ اشدد حیازیمك للموت ٭ فان الموت لاقیك ٭ ولا تجزع من القتل ٭ اذا حل بوادیك ٭ فخرج فقتل (مطالب السؤل) اور ایک کرامت جناب امیر نے اپنی شہادت کے متعلق کی ہے جسکا محصل یہ ہے کہ جب آپ خوارج کے قتل سے فارغ ہوکر کوفہ مین تشریف لائے رمضان کا مہینا تہا مسجد مین نماز کے بعد منبر پر تشریف لے گئے۔ اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ اثنا خطبہ مین جناب امام حسن سے استفسار کیا کہ یا ابا محمد ہمارے مہینے کے کتنے روز گذر چکے ہین امام حسن نے فرمایا کہ تیرہ روز پہر جناب امام حسین سے پوچہا یا ابا عبد اللہ ہمارا مہینا اب کتنے روز باقی رہا ہے عرض کیا یا امیر المومنین سترہ روز۔ جناب امیر نے اپنی ریش مبارک کو ہاتھ مین پکڑا وہ ان دنون بالکل سفید ہوچکی تہی اور فرمایا اللہ اکبر خدا کی قسم ہے اس امت کا بدبخت اسکو خون سے رنگین کرے گا پہر آپ نے یہ شعر پڑہا ؎ مین اسکی زندگی چاہتا ہون وہ مجہے قتل کرنا چاہتا ہے۔ میرا دوست مجہ سے غدر کرنے والا قبیلہ مراد سے ہے ابن ملجم مرادی نے جبتک کلام سُنا اسکا دل کانپ اُٹہا۔ اور سامنے کہڑے ہوکر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین مین خدا سے پناہ مانگتا ہون۔ میرے دونون ہاتہ آپکے سامنے موجود ہین آپ انکو کاٹ ڈالین یا مجہے مار ڈالین آپنے ارشاد فرمایا تیرا کیا گناہ ہے کہ مین تجہے مار ڈالون۔ اگر مجہے یہ علم بہی ہو کہ تو میرا قاتل ہے تو بہی تجہے نہ مارون۔ لیکن ایک یہودن نے تجہے بطفلگی

ملجم نے کہا تھا ای شقیق کے باپ شمر کی اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈال۔ ابن ملجم کہنے لگا یا امیر المومنین یہ بات تو ضرور ہوئی ہے یہ جواب امیر علیہ السلام خاموش ہو گئے جب رمضان کی انیسویں تاریخ ہوئی اور آپ صبح کی نماز کیلیے اٹھے اور گھر سے مسجد کو تشریف لے چلے فرمایا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں اسی مہینے میں شہید ہو جاؤنگا جب دروازہ کھولا آپکا تہ بند دروازہ سے اٹک گیا آپنے یہ شعر پڑھا اے تو موت کیلیے اپنے سینہ کو ابھار۔ کیونکہ موت تجھ سے ضرور ملاقات کریگی۔ قتل ہونے سے فریاد مت کر جبکہ تیرے سامنے آ جاوے۔ پس آپ گھر سے باہر ہوئے اور شہید ہو گئے۔

(۴) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت قالت لی فاطمۃ لیلۃ دخل بی علی سمعت الارض تحدثہ و یحدثہا واصبحت فاخبرت والدی صلی اللہ علیہ وسلم فسجد سجدۃ طویلۃ ثم رفع رأسہ وقال یا فاطمۃ ابشری بطیب النسل فان اللہ فضل بعلک علی سائر خلقہ وامر الارض ان تحدثہ باخبارہا وما یجری علی وجہہا من شرق الارض الی غربہا (مطالب السئول العلامۃ بن طلحۃ الشافعی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے جناب فاطمہ علیہا السلام نے ذکر کیا کہ جس رات جناب امیر میرے پاس تشریف لائے میں نے زمین کی آواز کو سنا کہ وہ ان سے باتیں کر رہی تھی اور وہ زمین سے باتیں کرتے تھے میں نے صبح کو اپنے والد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا تذکرہ کیا حضرت سجدہ میں گر گئے اور دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا اے فاطمہ تجھے بشارت ہو پاک نسل کی تحقیق بے شک اللہ تعالی نے تیرے شوہر کو تمام خلقت پر فضیلت عطا کی ہے اور زمین کو حکم دیا ہے کہ تمام اخبار سے اور جو کچھ کہ اس پر ہونیوالا ہے مشرق سے مغرب تک اسکو کہہ سنائے۔

(۵) قال الشیخ ابو عبد اللہ الخطیب الخوارزمی حکی ان معاویۃ قال لجلسائہ انی اریکم علم علی فانہ لا یقول الباطل فدعا ثلثۃ رجال من ثقاتہ وقال لہم امضوا حتی تصیروا جمیعا من الکوفۃ علی مرحلۃ ثم تواطؤا علی ان تنعونی بالکوفۃ ولکن حدیثکم واحدا فی ذکر العلۃ والیوم والوقت وموضع القبر ومن تولی الصلوۃ علیہ وغیر ذلک حتی لا تختلفوا فی شیٔ ثم لیدخل الثانی فلیخبر بمثلہ ثم لیدخل الثالث فلیخبر بمثل خبر صاحبیہ وانظروا ما یقول علی فخرجوا کما امرہم معاویۃ ثم دخل احدہم وہو راکب فقال لہ الناس بالکوفۃ من این جئت قال من الشام قالوا لہ ما الخبر قال مات معاویۃ فاتوا علیا فقالوا رجل راکب من الشام یخبر بموت معاویۃ فلم یحفل علی بذلک ثم دخل اخر من الغد فقال لہ الناس ما الخبر فقال مات معاویۃ وخبر بمثل خبر صاحبہ فاتوا علیا فقالوا رجل راکب اخر یخبر عن موت معاویۃ بمثل ما خبر صاحبہ ولم یختلف کلامہما فامسک علی ثم دخل الاخر فی الیوم الثالث فقال الناس ما الخبر قال مات معاویۃ فسالوہ عن مشاہد فلم یخالف قول صاحبیہ فاتوا علیا فقالوا یا امیر المومنین قد صح الخبر ہذا راکب ثالث قد خبر بمثل خبر صاحبیہ فلما اکثروا علیہ قال امیر المومنین کلا او تخضب ہذہ من

هل يغنى لجينه من هامته ويلا لعيب بها ابن اكلة الاكباد راد بالنكتة الاكباد) فرجع الخبر بذلك الى معاوية (لطف
المطالب) شیخ ابو عبد اللہ الخطیب الخوارزمی المعروف باخطب الخطباء خوارزم شاہی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ امیر معاویہ
نے اپنے چند ہمنشینوں سے بیان کیا کہ میں تمہیں علیؑ کے علم کا امتحان لیکر دکھاتا ہوں کہ وہ کبھی باطل حرف زبان پر
نہیں لاتے۔ اپنے تین معتبر آدمیوں کو بلاکر کہا تم کوفہ میں جاکر میرے مرنیکی خبر اڑاؤ۔ جب کوفہ ایک منزل رہجائے
تو تم ایک دوسرے کے عقب میں داخل ہونا اور میرے مرگ کی خبر کو منتشر کرنا۔ چاہیے کہ میری بیماری اور مرنے کیوقت اور قبر
کی جگہ اور نماز پڑھنے والے کی نسبت تمہارے بیان میں اختلاف نہ ہو۔ تم میں سے ایک شخص پہلے کوفہ میں داخل ہوکر میرے
مرنے کی بات بیان کرے ایک [illegible] اور دوسرے کے بعد تیسرا اسکی تصدیق کرے۔ اور دیکھو کہ علیؑ کیا فرماتے ہیں۔
تینوں معاویہ کے [illegible] رہگیا ان تینوں میں سے ایک شخص پہلے کوفہ میں پہونچا۔ لوگوں نے
اس سے پوچھا [illegible] ہے وہ کہنے لگا شام سے [illegible] نے کہا ان کی کچھ خبر بیان کرو وہ بولا معاویہ مر گیا ہے لوگ
اسکو جناب [illegible] پاس لے آئے اور عرض کیا کہ شام سے ا[illegible]
نے ا[illegible] وار آیا ہے اور معاویہ کے مرنیکا حال بیان کرتا ہے جناب امیر
نے بیا[illegible] ں کی جنبش تک نہ [illegible] دوسرے روز دوسرا اسوار داخل کوفہ ہوا اس نے بھی یہی خبر بیان کی جو اسکے پہلے رفیق
نے [illegible] اسکو بھی لوگ جناب امیرؑ کے حضور میں لیگئے اور عرض کیا یا امیر المومنین یہ دوسرا اسوار آیا ہے اور
معاویہ [illegible] ہی کرتا ہے۔ جناب امیر ساکت رہے اور کچھ نفرمایا۔ پھر تیسرے روز تیسرا اسوار داخل ہوکر وہی خبر بیان کرنے
لگا لوگ اسکو [illegible] اور عرض کرنے لگے یا امیر المومنین۔ اب یہ خبر بالکل پایہ ثبوت کو
پہونچ گئی ہے۔ تیسرا اسوار بھی [illegible] تصدیق کرتا ہے۔ جب لوگوں نے ہجوم کیا جناب امیرؑ نے فرمایا۔ ہرگز معاویہ
نہیں مرا بلکہ یہ میری ریش میرے سر کے خون سے رنگین ہوگی اور وہ جگر کھانیوالی (یا جگر چبانیوالی) یعنی ہندہ
جگر خوار جس نے کہ جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تھا) کا بیٹا اس سے بازی کریگا۔ یہ خبر سنکر وہ معاویہ کے پاس واپس
ہوگئے ۔

(۶) عن زید بن ارقم قال نشد علی بن ابی طالب الناس فقال انشد الله رجلا سمع النبی صلی الله علیه وسلم
یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام اثنی عشر بدریا ستة من جانب
الایسر وستة من جانب الایمن فشهدوا قال زید بن ارقم وکنت فیمن سمع ذلک فکتمته فذهب الله ببصری
وکان یتندم علی ما فاته من الشهادة ویستغفر (اخرجه ابوبکر ابن مردویه) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ جناب امیر نے لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال
من والاہ وعاد من عاداہ فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو جاوے اور بیان کرے بارہ بدری صحابی جن میں سے
چھ منبر کی بائیں جانب سے اور چھ داہنی جانب سے اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اسکی گواہی بیان کی۔ زید بن ارقم کہتے

(۲۵) من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (سورہ البقرہ)
اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو خدا کی رضامندی کے لیئے اور اللہ شفقت کرنے
والا ہے بندوں پر ✤

نقل الامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی فی احیاء علوم الدین ان لیلۃ بات علی علی فراش رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ تعالی الی جبرئیل ومیکائیل انی اخیت منکما وجعلت عمر احدکما
اطول من الاخر فایکما یوثر صاحبہ بالحیوۃ فاختار کلواحد منھما الحیوۃ فاوحی
الیھما فلا کنتما مثل علی اخیت بینہ وبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم فبات علی علی فراشہ
یوثرہ بالحیوۃ فاھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فکان جبرئیل عند راسہ ومیکائیل
عند رجلیہ ینادی بخ بخ لک یا ابن ابی طالب یباھی اللہ بک والملائکۃ فانزل اللہ عزوجل
ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد واخرجہ الثعلبی
فی تفسیرہ والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ) امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں
لکھتے ہیں کہ جب شب ہجرت میں جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر سوئے پروردگار
نے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کی جانب وحی کی کہ میں نے تم دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور
تم دونوں میں کسی ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے۔ تم دونوں میں سے کوئی ہے کہ اپنی عمر کا حصہ لینے
دوسرے بھائی کو دیدے۔ دونوں نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا خدا تعالی کا حکم ہوا کہ تم دونوں علی کی مثل
ہرگز نہیں ہو۔ میں نے اسکو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے دیکھو وہ اپنے
بھائی کے بستر پر سو رہا ہے۔ اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرتا ہے اور اپنی زندگی کو
اسپر فدا کر رہا ہے تم دونوں زمین پر جاکر اسکو اسکے دشمنوں سے بچاؤ جبرئیل جناب امیر کے سر مبارک کیطرف اور
میکائیل پاؤں کیطرف اترے اور تمام رات انکی حفاظت کرتے رہے۔ اور پکارتے تھے شاباش اے
ابن ابی طالب اور سبکی فرشتے تیرے ساتھ فخر کرتے ہیں۔ پس خدا تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔ کون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے اور اللہ اپنے بندوں
پر مہربان ہے)

(۲۶) ولسوف یعطیک ربک فترضی (سورۂ واللیل) ترجمہ اور البتہ عنقریب دیگا رب
تیرا تجھے پس راضی ہوگا تو یا محمد ✤

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی تفسیر ھذہ الایۃ انہ قال رضی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان لا

کہتے ہیں میں بہی انہیں لوگون مین سے تہا جنہون نے کہ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا تہا پس مینے اس کو پوشیدہ رکہا اسلیے خدانے مجہ اندہا کر دیا۔ زید بن ارقم اس گواہی کے نہ دینے پر تمام عمر نادم رہے اور توبہ کرتے رہے

(۷) عن ابن عمیر ان امیر المؤمنین قال علی المنبر انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورثت نبی الرحمۃ ونکحت سیدۃ نساء اہل الجنۃ وانا سید الوصیین واخر اوصیاء النبیین لا یدعی ذلک غیری الا اصابہ بسوء فقال رجل من عبس لا یحسن ان یقول ہذا انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یبرح من مکانہ حتی تخبطہ الشیطان فجر برجلہ الی باب المسجد فسالناہ قومہ ہل تعرفون بہ عرضا قبل ہذا قالوا اللہم لا (اخرجہ ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر سے منقول ہو کہ جناب امیر علیہ السلام ایک دفعہ منبر پر کہنے لگے میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون مینے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ پایا ہے مینے سیدۃ نساء اہل الجنۃ سے نکاح کیا ہے میں تمام وصیون کا سردار ہون میں تمام نبیون کے وصیون کا آخر وصی ہون میرے سوا کوئی اسکا دعوی نہیں کر سکتا اور اگر کریگا تو خدا تعالی اسکے ساتہ برائی سے پیش آئیگا۔ یہ سنکر قوم عبس کا ایک آدمی کہنے لگا کیا بری بات ہے اپنے منہ سے یہ کہنا کہ میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون ابہی اسی یہ بات کہتے ہوئے کچہ دیر نہیں گذری تہی کہ شیطان نے اسکو دیوانہ بنا دیا۔ اور لوگون نے اسے ٹانگ سے پکڑ کر مسجد کے دروازہ سے باہر گہسیٹا۔ ہمنے اسکی قوم سے پوچہا کبہی پیشتر بہی اسکو یہ عارضہ ہوا تہا وہ خدا کی قسم کہا کر کہنے لگے ہرگز نہیں

(۸) عن طلحۃ بن عمیر انہ نشد الناس من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشہد اثنا عشر رجلا من الانصار وانس بن مالک فی القوم لم یشہد فقال لہ امیر المؤمنین یا انس ما منعک ان تشہد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المؤمنین کبرت ونسیت فقال امیر المؤمنین اللہم ان کان کاذبا فاضربہ بہا بیاض او بوضح لا تواریہ العمامۃ قال طلحۃ بن عمیر فاشہد باللہ لقد رأیتہ بیضا بین عینیہ (اخرجہ ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر ناقل ہیں کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے ان لوگون کو قسم دیکر پوچہا جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو سنا تہا۔ انصار کے بارہ آدمیون نے اس کی شہادت بیان کی انس بن مالک بہی لوگون میں موجود تہے لیکن انکی گواہی دینے سے ساکت رہے جناب امیر نے ان کو فرمایا اے انس تمکو کس بات نے اس شہادت کو بیان کرنے سے بند کیا تہا۔ باوجودیکہ جو کچہ ان لوگون نے سنا تہا۔ تمنے بہی سنا تہا انس اپنی پیری اور نسیان کا عذر کرنے لگے جناب امیر نے فرمایا اے میرے پروردگار اگر یہ جہوٹ کہتے ہیں۔ تو انکی پیشانی پر برص کا ایسا داغ لگا دے کہ وہ عمامہ سے نہ چہپ سکے طلحہ بن عمیر کہتے ہیں کہ میں خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مینے اس برص کے داغ کو انکی پیشانی پر دیکہا تہا۔

(۹) حکی ان علیا انہم رجلا یقال لہ الغرار برفع اخبارہ الی معاویۃ فانکر ذلک وجحدہ فقال امیر المؤمنین

OCT
SEPT
JAN FEB
DEC JAN
MAY
MOLANA·S·AMMAR HAIDER SAHB
MANEGER JAMA-EALIA JAFRIA P. NOW

يدخل احد من اهل بيته فى النار، اخرجه القرطبى وابن المغازلى فى المناقب و ابن جرير فى تفسيره والسيوطى فى احياء الميت ابن عباس رضى اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم راضی ہوگئے کہ انکی اہل بیت میں سے کوئی دوزخ میں نہیں ڈالا جائیگا +

{۲۷} مرج البحرين يلتقيان (سورۃ الرحمن) ترجمہ - چلائے دو دریا ملتے جلتے +

عن انس بن مالك فى قوله تعالى مرج البحرين يلتقيان قال هو على و فاطمة ويخرج منهما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن و الحسين (صاحب کتاب الدرر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں کہ ملتے ہیں دو دریا آپس میں روایت ہے کہ وہ دریا جناب امیر اور فاطمہ علیہما السلام ہیں اور نکلے ان سے موتی اور مونگا یعنی جناب حسنین ہیں +

{۲۸} واجعل لى لسان صدق فى الاخرين (سورۃ الشعراء) ترجمہ اور بنا میرے لیے ایک سچ کی زبان پچھلوں میں +

عن ابى عبد الله جعفر بن محمد الباقر قال لسان صدق هو على ابن ابى طالب لما عرضت ولايته على ابراهيم عليه السلام فقال اللهم اجعل من ذريتى ففعل ذلك، اخرجه ابوبكر ابن مردویہ جناب امام ابو عبداللہ جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ وعلی آبائہ السلام سے مروی ہے کہ سچ کی زبان جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں جب انکی ولایت کو جناب ابراہیم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا انہوں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اے پروردگار انکو میری ذریت سے بنا پس خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا +

{۲۹} والعصر ان الانسان لفى خسر الا الذين امنوا (سورۃ والعصر) ترجمہ قسم ہے اترتے دن کی بے شک انسان نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے +

عن ابن عباس قال ان الانسان لفى خسر ابا جهل و الا الذين امنوا على و سلمان رضى ابو نعيم و ابن مردويه ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک انسان نقصان میں ہے سے مراد ابو جہل ہے مگر جو ایمان لائے ان سے مراد علی اور سلمان ہیں +

{۳۰} والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى (سورۃ والنجم) ترجمہ قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ ٹوٹا نہیں گمراہ ہوا صاحب تمہارا اور نہ بھٹکا

(۱) عن ابى الحمراء حبة العرنى قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بسد الابواب التى فى المسجد شق عليهم قال حبة كانى لانظر الى حمزة بن عبد المطلب وهو تحت قطيفة حمراء

وعيناه تذرفان ويقول اخرجت عمك وابابكر وعمر والعباس واسكنت ابن عمك فعلم رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قد شق عليهم فدعا للصلوة جامعة فصعد المنبر فلم يسمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبة كان ابلغ منها تمجيدا وتوحيدا فلما فرغ قال يا ايها الناس والله ما انا سددتها ولا انا فتحتها ولا انا اخرجتكم واسكنته وقرأ والنجم اذا هوى ماضل صاحبكم وماغوى (اخرجه ابن مردويه) والسيوطي في الدر المنثور في سورة النجم (ابو الحمرار حبه عرني رضی الله تعالى عنهم) سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا جو کہ مسجد میں تھے لوگوں پر نہایت شاق گذرا جبہ کہتے ہیں کہ اتنے میری آنکھوں کے سامنے وہ سمان پیر رہا ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سمرخ لنگی اوڑھے ہوئے ہیں اور انکی آنکھوں سے اشک جاری ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں آپ نے اپنے چچا اور ابو بکر اور عمر اور عباس رضی اللہ عنہم کو مسجد سے نکال دیا ہے اور اپنے چچیرے بھائی کو رکھ لیا ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا۔ کہ ان لوگوں پر دروازوں کا بند کیا جانا شاق گذرا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی منادی کرائی اور منبر پر چڑھکر ایسا فصیح اور بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تمجید اور توحید میں ویسا خطبہ نہیں سنا گیا تھا۔ پھر فرمایا اے لوگو میں نے ان دروازوں کو نہ بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے اور نہ تمکو نکالا ہے اور نہ اسکو رکھ لیا ہے پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا۔ قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا نہیں گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہیں بہکا اور نہیں بولتا اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے سخت قوتوں والا اسکو سکھاتا ہے۔

(۲) عن ابن عباسؓ قال كنا جلوسا بمكة مع طائفة من شبان قريش وفينا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انقض نجم فقال عليه السلام من انقض هذا النجم في منزله فهو وصي من بعدي فقاموا ونظروا وقد انقض في منزل علي فقالوا وقد ضللت نعلي فنزلت والنجم اذا هوى ماضل صاحبكم وماغوى (اخرجه ابن المغازلي وصاحب ينابيع وذخائر العقبى) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مکہ میں جوانان قریش کے ایک گروہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہم میں تشریف رکھتے تھے ناگاہ ایک ستارہ ٹوٹا پس حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ ستارہ جس شخص کے گھر میں گریگا وہ میرے بعد میرا وصی ہے۔ یہ سنکر لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور دیکھنے لگے وہ ستارہ جناب

امیر علیہ السلام کے گھر مین گرا پس لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (العیاذ باللہ) کہ
یہ سبب علی کے دہوکا کہاتے ہین پس یہ آیت نازل ہوئی قسم ہے ستارے کی جب کہ وہ گرا نہین گمراہ
ہوا تمہارا صاحب اور نہ بہٹکا +

{۳۱} وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصہرا (سورۃ الفرقان) ترجمہ
اور وہ اللہ وہ ہے کہ جس نے پیدا کیا پانی سے آدمی کو پھر بنایا اسکے لیے جد اور سسرال کو +
عن محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالی ھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا
وصہرا قال انہا نزلت فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بن ابی طالب علیہ السلام ھو ابن عم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وزوج فاطمۃ علیہا السلام فکان لہ نسبا وصہرا (کفایۃ الطالب للعلامۃ
عبداللہ ابن یوسف الکنجی الشافعی) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے شان نزول مین
(کہ وہ وہ ہے کہ جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا اور بنایا اسکے لیے نسب اور سسرالیکا رشتہ) کہتے
ہین کہ یہ آیت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق مین نازل
ہوئی ہے کہ وہ نسب کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہین اور جناب فاطمہ علیہا
السلام کے شوہر ہونے کی وجہ سے حضرت انکے لیے سسرالیکا رشتہ ہین +

{۳۲} سلام علی آل یاسین (سورۃ والصافات) ترجمہ آل یاسین پر سلام ہو
عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال فی قولہ تعالی سلام علی آل یاسین ای علی آل محمد صلی
اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الکلبی والامام فخر الدین الرازی فی الاربعین والسمہودی الشافعی
فی فضل الشرفین وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت کریمہ (کہ سلام ہو آل یاسین پر) کی تفسیر مین منقول ہے کہ یعنے آل
محمد پر سلام ہو +
تنبیہ فقد نقل جماعۃ من المفسرین عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان المراد بذلک سلام
علی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صواعق محرقہ) مفسرین کی ایک جماعت نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آل یاسین سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے

{۳۳} اخوانا علی سرر متقابلین (سورۃ الحجر) ترجمہ بھائی برابر کے تختون پر آمنے
سامنے ہونگے +
(۱) عن زید بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری

فی الجنة مع فاطمة ابنتی وانت اخی ورفیقی ثم تلا رسول الله صلی الله علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین

(اخرجہ احمد) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ تو میرے ساتھ میرے گھر میں قیامت کو روز جنت میں میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا بھائی برابر کے تختوں پر آمنے سامنے ہونگے +

(۲۱) عن ابی ہریرۃ قال قال علی یا رسول اللہ ایما احب الیک انا ام فاطمۃ قال فاطمۃ احب الی منک وانت اعز علی منہا وکانی بک وانت علی حوض تذود عنہ الناس وان علیہ لاباریق مثل عدد نجوم السماء وانت والحسن والحسین وفاطمہ وعقیل وجعفر اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ ابن مردویہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں میں سے کون حضور کو زیادہ پیارا ہے میں یا فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا فاطمہ تم سے زیادہ پیاری ہیں اور تم ان سے زیادہ عزیز ہو میں اور تم حوض پر اکٹھے ہونگے تم لوگوں کو اس سے ہٹاؤ گے اور اس پر آسمان کے ستاروں کی تعداد کے موافق پیالے ہونگے اور تو اور حسن اور حسین اور فاطمہ اور عقیل اور جعفر بھائی برابر کے تختوں پر آمنے سامنے ہونگے +

(۳۴) هو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین (سورۃ انفال) ترجمہ وہ وہ خدا ہے کہ جس نے تیری تائید کی اپنی مدد سے اور مومنوں سے +

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ هو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب علی العرش لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ والمعانی والسیوطی فی الدر المنثور) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اللہ تعالیٰ کے قول کی تفسیر میں کہ اس نے تیری تائید کی اپنی مدد کے ساتھ اور مومنوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے نہیں سوا خدا کے کوئی معبود درانحالیکہ وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے علی بن ابیطالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے +

(۳۵) واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین (سورۃ البقرۃ)

ترجمہ اور قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوٰۃ کو اور جھکو تم جھکنے والوں کے ساتھ +

عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله عنه قال نزلت هذه الآیة فی رسول الله صلی الله
علیه وسلم وعلی خاصة وهما اول من صلی ورکع (اخرجه الطبرانی فی الخصائص والحافظ
ابونعیم۔ وابن المغازلی فی المناقب وسبط ابن الجوزی فی تذکرة خواص الامة) مجاهد رحمة
الله علیه ابن عباس رضی الله عنه سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت جناب رسالت مآب صلی الله علیه و
سلم اور جناب امیر علیه السلام کے حق میں خاصکر نازل ہوئی اور انہیں دونوں صاحبوں نے اول نماز پڑھی
ہے اور یہی دونوں پہلے جھکے ہیں ؛

{۳۶} **والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار** (سورہ توبہ) ترجمہ
جو لوگ کہ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے۔ اور مدد کرنے والے ؛

(۱) عن ابن عباسؓ فی قوله تعالی والسابقون الاولون قال سبق یوشع بن نون الی
موسی وسبق صاحب یاسین الی عیسی وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن عبدالله صلی
الله علیه وسلم (اخرجه الضحاک والطبرانی وابن مردویه) ابن عباس رضی الله عنه آیه والسابقون
الاولون کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ یوشع بن نون نے جناب موسی علیه السلام کیطرف اور
صاحب یاسین یعنے حواریون کے دوست نے جناب عیسے علیه السلام کیطرف اور جناب امیر نے
آنحضرت صلے الله علیه وسلم کی طرف اسلام لانے میں سبقت کی ہے ؛

{۳۷} **فاما نذهبن بک فانا منهم منتقمون** (سورہ الزخرف) ترجمہ پس اگر ہم تجھ
کو لے گیے تو ہمکو ان سے بدلا لینا ہے ؛

(۱) عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاما نذهبن
بک فانا منهم منتقمون نزلت فی علی انه ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین
من بعدی (اخرجه ابوبکر بن مردویه والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور)
جابر بن عبدالله رضی الله عنه سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے الله علیه وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ آیۂ فاما
نذهبن بک فانا منهم منتقمون علی علیه السلام کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ناکثین اور قاسطین اور
مارقین سے میرے بعد انتقام لینگے ؛

(۲) عن حذیفة رضی الله عنه قال قوله تعالی فانا منهم منتقمون بعلی (اخرجه الحافظ ابو
نعیم) حذیفہ بن الیمان رضی الله عنه سے روایت ہے کہ خدا کی کلام پاک میں کہ ہم ان سے بدلا لینگے۔ یہ
مراد ہے کہ بذریعہ علی کے ہم انسے بدلا لینگے ؛

{٣٨} وجنات من اعناب وزرع ونخيل صنوان وغير صنوان يسقى بماء واحد (سورہ رعد) **ترجمہ** اور باغ انگوروں سے اور کہیتیاں اور کہجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تہالی میں ایک کہجور ملای جاتی ہیں ایک پانی سے +

عن جابر بن عبد الله انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول الناس من اشجار شتى وانا وانت يا علي من شجرة واحدة ثم قرأ النبي صلى الله عليه وسلم وجنات من اعناب وزرع ونخيل صنوان وغير صنوان يسقى بماء واحد (اخرجه ابو بكر بن مردويه وهو صحيح على راى الحاكم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ متفرق شجروں سے ہیں اور میں اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہیں پہر حضرتؐ نے اس آیت کو پڑہا ۔ اور باغ انگوروں سے اور کہیتیاں اور کہجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تہالی میں ایک کہجور ملائی جاتی ہیں ایک پانی سے +

{٣٩} يوم لا يخزي الله النبي والذين آمنوا معه (سورہ التحریم) **ترجمہ** جسدن اللہ ذلیل نکریگا نبی کو اور جو ایمان لائے ہیں اسکے ساتھ +

عن ابن عباس رضی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول من يكسى من حلل الجنة ابراهيم لخلته من الله عز وجل ثم محمد لانه صفوة الله ثم علي يزف بينهما الى الجنان ثم قرأ يوم لا يخزي الله النبي والذين آمنوا معه (اخرجه ابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ قیامت کے روز سب سے اول جناب ابراہیم علیہ السلام باعث خلیل اللہ ہونیکے جنت کی لباس سے ملبوس ہونگے پہر جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیونکہ وہ برگزیدہ درگاہ الٰہی ہیں پہر علی اور وہ ان دونوں کے درمیان جنت میں ٹہلتے ہونگے ۔ پہر حضرتؐ نے اس آیت کو پڑہا +

{٤٠} وكفى الله المؤمنين القتال وكان الله قويا عزيزا (سورۃ الاحزاب) اور آپ اٹہالیا اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی اور ہے اللہ زورآور زبردست +

عن عبد الله بن مسعود كان يقرأ هذا الحروف وكفى الله المؤمنين القتال بعلي وكان الله قويا عزيزا (اخرجه ابن مردويه) وابن ابي حاتم وابن عساكر والسيوطي في الدر المنثور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کو اس طرح پڑہا کرتے تہے کہ کفایت کی اللہ نے مومنوں کو لڑائی میں علی کے ساتہہ اور اللہ ہے قوی عزت والا +

{۴۱} **فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ یسبح لہ فیہا بالغدو والاٰصال** (سورۃ النور) **ترجمہ** ان گھروں میں کہ اللہ تعالیٰ نے انکے بلند کیے جانے اور ان میں اپنے نام کے ذکر کیے جانے کا حکم کیا ہے صبح اور شام اس میں اسکے لیے تسبیح کرتے ہیں

عن انس و بریدۃ رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیوت اذن اللہ الخ فقال رجل ای بیوت ھذہ یا رسول اللہ قال بیوت الانبیاء فقال ابوبکر رض ھذا البیت منہا واشار الی بیت علی وفاطمۃ قال نعم من افاضلہا (اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت پڑھی ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ کون گھروں سے مراد ہے آپ نے فرمایا انبیاء کے گھروں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گھر یعنے جناب علیؑ اور فاطمہ کا انہیں گھروں میں سے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ انکے بہترین میں سے +

{۴۲} **یا ایہا الذین اٰمنوا لا تحرموا الطیبات ما احل اللہ لکم** (سورۃ مائدہ) **ترجمہ** اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاک چیزوں کو کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں +

(۱) **عن** قتادۃ عن ابن عباس رض قال انہا نزلت فی علی واصحابہ وقال ان علیا وجماعۃ من اصحابہ منہم عثمان بن مظعون ارادوا ان یتخلوا عن الدنیا ویترکوا النساء ویترہبوا فنزلت ھذہ الاٰیۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر اور انکے بعض دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جناب امیر اور انکے بعض دوستوں نے کہ جن میں سے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ ارادہ کیا تھا کہ دنیا سے کنارہ گزینی اختیار کر لینی چاہیے اور عورتوں کو چھوڑ کر راہب بنجانا چاہیے پس یہ آیت نازل ہوئی +

{۴۳} **ام یحسدون الناس علیٰ ما اٰتاھم اللہ من فضلہ** (سورۃ النساء) **ترجمہ** کیا لوگ حسد کرتے ہیں اس شخص پر کہ جسکو دیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے۔

عن محمد الباقر فی قولہ ام یحسدون الناس الخ انہ قال واللہ نحن اہل البیت ہم الناس (اخرجہ ابو الحسن المغازلی فی المناقب والعلامہ ابن حجر فی الصواعق) جناب امام

محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہے کہ وہ لوگ ہم اہل بیت ہین +

{۴۴} **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا** (سورۂ آل عمران) **ترجمہ** اور مضبوط
پکڑو اللہ کی رسی کو سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو +

عن جعفر الصادق فی تفسیر ھذہ الآیۃ انہ قال نحن حبل اللہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ
والعلامۃ ابن حجر فی الصواعق) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین
روایت ہے کہ وہ خدا کی رسی ہم ہین +

{۴۵} **کمشکوۃ فیہا مصباح** (سورۃ النور) **ترجمہ** مانند چراغدان کے ہے جسمین چراغ ہو

عن ابی جعفر قال سألت الحسنؑ عن قول اللہ تعالی کمشکوۃ فیہا مصباح قال المشکوۃ فاطمۃ
وشجرۃ مبارکۃ ابراھیم لا شرقیۃ ولا غربیۃ لا یھودیۃ ولا نصرانیۃ نور علی نور منہا امام
بعد امام یھدی اللہ لنورہ من یشاء یھدی اللہ لولایتنا من یشاء (اخرجہ ابن المغازلی) جناب
امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مینے جناب حسنؑ سے اس آیت کی تفسیر کو پوچھا وہ فرمانے
لگے کہ چراغدان سے مراد جناب فاطمہ ہین اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور لاشرقیہ و
لاغربیہ سے یہ مراد ہے کہ جناب فاطمہ نہ تو یہودیہ تہین اور نہ نصرانیہ اور نور علی نور سے یہ مراد ہے
کہ ان سے امام کے بعد امام پیدا ہوتا رہیگا۔ اور اللہ ہدایت کرتا ہے اپنے نور سے جسکو چاہے ایس
سے یہ مراد ہے کہ اللہ ہماری ولایت سے جسے چاہے ہدایت کرسکتا ہے +

{۴۶} **ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا** (سورۃ الشوری) **ترجمہ** جسنے کہ نیکی
کا کسب کیا ہم اسکے لیے نیکی زیادہ کرتے ہین +

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ومن یقترف حسنۃ قال المودۃ لآل محمد صلی اللہ علیہ
وسلم (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس نے کہ نیکی کا کسب کیا یعنی
جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے ساتھ دوستی کی +

{۴۷} **افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ** (سورۃ القصص) **ترجمہ** پس
جسکے ساتھ کہ ہمنے نیک وعدہ کیا ہے پس وہ اسکو ملیگا +

عن مجاھد رحمۃ اللہ علیہ قال نزلت ھذہ الآیۃ فی علی وحمزۃ رضی اللہ عنھما (اخرجہ المحب
الطبری فی الریاض) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور حمزہ رضی اللہ عنہما کی
کی شان مین نازل ہوئی +

{۴۸} افمن شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه (سورۃ الزمر) ترجمہ

• پس جس کا کہ سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھولدیا سو وہ اجالے میں ہے اپنے رب کے •

قال الواحدی فی کتابہ المسمے باسباب نزول القرآن نزلت ہذہ الآیۃ فی علی وحمزۃ و قست قلوبھم ابولھب واولادہ وھکذا ذکرہ ابوالفرج ابن الجوزی امام واحدی کتاب اسباب نزول القرآن میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور جس کا کہ دل سخت ہوگیا وہ ابولہب اور اسکی اولاد ہے علامہ ابوالفرج ابن جوزی نے بھی اسکا ذکر کیا ہے •

{۴۹} انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (سورۃ مائدہ) ترجمہ بجز اسکے نہیں کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع کیے ہوئے ہیں •

عن ابن عباسؓ کان جالسا علی شفیر زمزم یقول قال رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اذا قبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لایقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فکشف العمامۃ عن وجھہ وقال ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھاتین والا فصمتا ورایتہ بھاتین والا فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظھر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدیہ الی السماء وقال اللھم اشھد انی سالت فی مسجد نبیک ولا یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی وفیھا خاتم فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ طرفہ الی السماء فقال اللھم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرانا سنشد عضدک ونجعل لکما سلطانا اللھم انی محمد نبیک وصفیک اللھم فاشرح لی صدری ویسرلی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ازری قال ابوذر فما استتم دعاءہ حتی اتی جبریل من

عند اللہ قال یا محمد اقرأ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (اخرجہ ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ) ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ چاہ زمزم کے کنارے بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کر رہے تھے کہ اتنے مین ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباسؓ نے حدیث کے بیان کرنے مین توقف کیا وہ شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص مین تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ کھولدیا اور کہا اے لوگو جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جس نے کہ نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ مین ابوذر غفاری ہون مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ان دو کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ دونو بہرے ہوجائیں اور ان دونون آنکھون سے دیکھا ہے ورنہ یہ دونون چشم ہوجائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کی شان مین فرماتے تھے وہ نکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص کہ جس نے اسکی مدد کی اور چھوڑ اگیا وہ شخص جسنے کہ اسکو چھوڑا مین ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا ایک سائل نے آکر سوال کیا کسینے اسے کچھ نہ دیا سائل آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہیو مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال کیا تھا مجھے کسینے کچھ نہیں دیا جناب امیر رکوع مین تھے سائل کیطرف اپنے دہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس مین انگوٹھی تھی سائل نے بڑھکر اتار لی یہ ماجرا حضرتؐ نے دیکھکر جناب الٰہی مین دعا کی الٰہی میرے بھائی موسے نے تجھ سے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کھول تا کہ میری باتین لوگ سمجھ سکین اور میرے گھر کے لوگون سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا پس الٰہی تو نے اپنا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کیوجہ سے تیرے بازو قوی کرینگے اور تم دونو کو غالب بنائینگے۔ الٰہی مین محمد ہون اور تیرا نبی برگزیدہ ہون پس میرے سینہ کو بھی کھول اور میرے کام کو آسان کر اور میرے گھر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کو ختم نہین کیا تھا کہ جبرئیلؑ خدا کے پاس سے تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد پڑھ بجز اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین نماز پڑھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین مدام اسحالیکہ وہ رکوع کیے ہوئے ہین +

(۲) عن ابن عباسؓ قال اقبل عبد اللہ بن سلام ومعہ نفر من قومہ ممن قد امنوا بالنبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان منازلنا بعیدة لیس لنا مجلس دون هذا المجلس وان قومنا لما رأونا امنا باللہ ورسوله وصدقناه رفضونا ۔ والوا علی انفسهم ان لا یجالسونا ولا ینکحونا ولا یکلمونا فشق ذلك علینا فقال لهم النبی انما ولیکم اللہ ورسوله والذین امنوا الخ ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المسجد والناس بین قائم وراکع فرای لسائل فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل اعطاك احد شیئا فقال نعم خاتما فقال صلی اللہ علیہ وسلم من اعطاك قال ذلك القائم واومی بیده الی علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم علی ای حال اعطاك قال اعطانی وهو راکع فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرء ومن یتول اللہ ورسوله والذین امنوا فان حزب اللہ هم الغالبون فانشا حسان بن ثابت ؎ اباحسن تفدیك روحی ومهجتی + وکل بطئی فی الهدی والمسارع + فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعا + فدتك نفوس الخلق یا خیر راکع بخاتمك المیمون یا خیر سید + یا خیر ساجد ثم یا خیر راکع + فانزل فیك اللہ خیر ولایة وبینها فی محکمات الشرائع + وایضا قال ؎ من ذا بخاتمه تصدق راکعا + واسره فی نفسه اسرارا + من کان بات علی فراش محمد + ومحمد اسری یؤم الغارا + ومن کان فی القران سمی مؤمنا + فی تسع ایات تلین غزارا اخرجه ابوبکر بن مردویه والخوارزمی فی المناقب ۔ وسبط ابن الجوزی فی تذکرة خواص الامه) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ ایکدفعہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے چند مسلمان نمازیون کے ساتھ آکر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہمارے گھر بہت دور ہین اور سوا اس مجلس کے کوئی ہماری مجلس نہین کہ جس مین ہم بیٹھ سکین جب سے ہماری قوم نے دیکھا ہے کہ ہم خدا اور خدا کے رسول پر ایمان لائے ہین اور ہمنے اسکی تصدیق کی ہے انہون نے ہم سے ملاقات چھوڑ دی ہے اور عہد کر لیا ہے کہ وہ نہ ہمارے پاس بیٹھتے ہین اور نہ ہم سے نکاح کرتے ہین اور نہ ہم سے بات چیت کرتے ہین یہ بات ہمپر نہایت شاق گذر رہی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول اور وہ لوگ ہین جو کہ ایمان لائے ہین یہ فرما کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لیگیے اور لوگ ابھی قیام اور رکوع مین تھے پس حضرتؐ نے ایک سائل کو دیکھا اور اس سے پوچھا تجھے کسینے کچھ دیا ہے وہ عرض کرنے لگا ہان مجھے انگوٹھی دی ہے آپؐ نے فرمایا کس نے دی ہے اس نے جناب علیؑ کیطرف ہاتھ کا اشارہ کرکے کہا اس کھڑے ہوے شخص نے آپ نے پوچھا کس حالت مین دی ہے وہ کہنے لگا رکوع کیحالت مین حضرتؐ نے تکبیر پڑہکر پھر اس آیت کو پڑھا جو

شخص کو اللہ اور اسکے رسول اور ان لوگون کے ساتھ جو ایمان لائی ہین دوستی رکھتا ہے پس خدا کا گروہ ہی غالب ہونیوالا ہے پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑہے ؎ ای ابو الحسن تجھ پر میری روح اور جان قربان ہو۔ اور ہر ایک وہ شخص کہ ہدایت مین کندی اور تیزی کرنے والا ہے۔ پس تو وہ ہے کہ رکوع کی حالت مین بخشا۔ عالم لوگون کی جان تجھ پر فدا ہو اے سب رکوع کرنے والون سے بہتر بخشی تو نے اپنی انگوٹھی اے بہتر اور سردار قوم کے ای سب سجدہ کرنے اور رکوع کرنے والون سے بہتر پس خدا نے تیری ولایت مین نص کو نازل کیا۔ اور اسکو شریعت کے محکمات سے بیان فرمایا۔ اسکے بعد انہون ان اشعار کو بھی پڑہا ؎ کون اس سے جھگڑ سکتا ہے جس نے رکوع کی حالت مین بخشش کی ہے اور خدا نے اسکے نفس مین انبیا اسرار کو ودیعت رکھا ہے۔ اسکے سوا کون شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر سویا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو غار کیطرف تشریف لیجا رہے تھے اس کے سوا خدا نے کس کو قرآن مجید کی نو آیتون مین مومن کہا ہے اور پڑہتا ہے تو ان کو رکوع اور سجود مین ✦

(۳) عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال اذن بلال فقام الناس یصلون فمن بین راکع وساجد وسائل یسال فاعطاہ علی خاتمہ وھو راکع فاخبر السائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرء علینا انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (اخرجہ الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب نزول القران۔ والحافظ ابن الاثیر فی کتابہ جامع الاصول عن صحیح النسائی وابن الجوزی) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور لوگ نماز کے لیے کہڑے ہو گئے ابھی لوگ رکوع اور سجود ہی مین تھے کہ ایک سائل سوال کرنے لگا جناب امیر رکوع کیے ہوئے تھے اسی حالت مین اے آپنے اپنی انگوٹھی عطا کی سائل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع دی حضرت نے ہمکو یہ آیت پڑہکر سنائی بیشک سکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول اور وہ ایمان والے ہین جو نماز پڑہتے ہین اور رکوع کی حالت مین زکوۃ دیتے ہین ✦

تنبیہ (فی الکشاف فان قلت کیف صح ان یکون لعلی واللفظ لفظ الجمع۔ قلت جی‌ء به علی لفظ الجمع وان کان السبب فیه رجلا واحدا لیرغب الناس فی مثل فعله فینالوا مثل ثوابه ولینبه علی ان سجیة المؤمنین یجب ان تکون علی هذه الغایة من الحرص علی البر والاحسان وتفقد الفقراء حتی ان لزهم امر لا یقبل التاخیر هم فی الصلوۃ لم یوخروه ○

انتہی کلامہ علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کشاف مین لکھتے ہین اگر تو یہ کہے کہ یہ بات جناب علی کیلیے کیونکر صحیح ہوسکتی ہے کیونکہ اس آیت مین تو لفظ جمع کا استعمال ہوا ہے۔ مین کہتا ہون کہ لفظ جمع کا اسلیے مستعمل ہوا ہے اگرچہ در اصل سبب اسمین ایک ہی آدمی ہے یعنے جناب امیر۔ تاکہ لوگ انھین کے ثواب کے موافق ثواب حاصل کرین . . . کیونکہ مومنین کی خصلت اسی درجہ پر چاہیے اور انکو احسان کرنے پر اور فقرا کے حال کی غمخواری پر اسقدر حرص چاہیے کہ انکو نماز سے بھی اس مین تاخیر نہ ہو +

{۵۰} یایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم الصدقۃ ذلک خیر لکم (سورۂ مجادلہ) ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ تم لوگ رسول سے راز کہو تو راز کہنے سے پہلے صدقہ دو تمہارے لیے یہ بہتر ہے +

(۱) عن علی قال لما نزلت یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول الخ قال صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرھم ان یتصدقوا قال بکم یا رسول اللہ قال بدینار قال لا یطیقونہ قال فنصف دینار قال لا یطیقونہ قال فبکم قال بشعیرۃ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک لزھید فانزل اللہ تعالیٰ ء اشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰکم صدقات الایۃ وکان یقول بی خفف عن ہذہ الامۃ (اخرجہ النسائی والثعلبی والواحدی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جب آیت نجوی نازل ہوئی جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ لوگون کو جاکر کہو کہ صدقہ دیا کرین مینے عرض کیا یا رسول کس قدر فرمایا ایک دینار مینے عرض کیا لوگون مین اس قدر طاقت نہین ہے فرمایا نصف دینار۔ مینے عرض کیا ان کو اسکے دینے کی بھی طاقت نہین فرمایا پھر کس قدر مینے عرض کیا صرف جو بھر تو حضرت نے مجھے ارشاد کیا تو بہت تھوڑا دینیوالا ہے پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی کہ ڈر گئے تم راز کہنے سے پیشتر صدقہ دینے سے پس جناب امیر فرمایا کرتے تھے کہ میری وجہ سے اس امت پر تخفیف ہوئی ہے +

(۲) عن علی قال ہذہ الایۃ من کتاب اللہ ما عمل بہا احد قبلی ولا یعمل بہا احد بعدی کان عندی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرھم وسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشر مسائل فاجابنی عنہا فقلت یا رسول اللہ ما الوفاء قال التوحید والشہادۃ ان لا الہ الا اللہ۔ قلت ما الفساد قال الکفر والشرک باللہ۔ قلت ما الحق قال الاسلام والقران والولایۃ اذا انتہت الیک۔ فقلت ما الحیلۃ قال ترک الحیلۃ۔ قلت ما علی قال طاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ۔ قلت وکیف ادعوا اللہ تعالیٰ قال بالصدق والیقین۔

قلتُ ماذا اسأل الله - قال العافية - قلتُ وما اصنع لنجات نفسی - قال کل حلالا وقل صدقا قلتُ وما السرور قال الجنة قلت وما الراحة قال لقاء الله حین فرغت منها (اخرجه الجوزی فی اسباب النزول وتفسیر مدارک) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کا ساتھ نہ مجھسے پہلے کسینے عمل کیا ہے اور نہ کوئی بعد مین کرے گا میرے پاس ایک دینار تھا مینے اسکو خرچ کیا اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوئی بھید کی بات پوچھتا تو ایک درہم صدقہ کردیتا اسی طرح سے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس مسئلے پوچھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے انکا جواب دیا - پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ وفا کسے کہتے ہین - آپنے فرمایا توحید اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے کو - مینے عرض کیا فساد کیا چیز ہے - فرمایا کفر اور خدا کے ساتھ شرک کرنا - مینے کہا حق کیا ہے - فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت جبکہ تجھ تک پہونچے - پھر مینے عرض کیا حیلہ کیا ہی فرمایا حیلہ کا ترک کرنا - مینے کہا مجھپر کیا چیز فرض ہے - فرمایا خدا کی بندگی اور اسکے رسول کی اطاعت - مینے کہا مین خدا کو کسطرح پکارون - فرمایا صدق سے اور یقین سے - مینے کہا مین خدا سے کیا مانگون فرمایا عافیت - مینے کہا مین اپنی جان کی خلاصی کے لیئے کیا کرون - فرمایا حلال کھا اور سچ بول - مینے کہا خوشی کیا ہے - فرمایا جنت - مینے کہا آرام کیا ہے فرمایا خدا کا دیدار جبکہ تو حساب کتاب سے فارغ ہوجاوے +

(۳) عن ابن عمرؓ قال ثلث کن لعلیؓ لو کان لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم تزویجه فاطمة واعطاه الرایة وآیة النجوی (اخرجه ابن مردویه) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر مین تین ایسی باتین تھین کہ اگر ان مین سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو مجھے سرخ پشم والے اونٹ سے بھی زیادہ محبوب ہوتی - جناب سیدہ علیہا السلام سے انکا نکاح ہونا - اور انکو علم کا دیا جانا - اور آیت نجوی کے ساتھ انکا عمل کرنا +

{۵۱} ان الله وملئکته یصلون علے النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما (سورة الاحزاب) ترجمہ بتحقیق اللہ اور اسکے فرشتے درود پڑھتے ہین نبی پر - اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے درود پڑھو اسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا +

(۱) عن کعبؓ بن عجرة قال لما نزلت هذه الایة قلنا یا رسول الله کیف نصلے وکیف نسلم علیك قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انك حمید مجید اللهم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم

انك حميد مجيد (اخرجه البخاري والمسلم) كعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت نازل ہوئی ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہم حضور پر کس طریق سے درود اور سلام بھیجا کرین فرمایا کہا کرو۔ اے ہمارے پروردگار۔ درود بھیج محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے درود بھیجا ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے اور اے ہمارے پروردگار برکت کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے برکت کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے +

{۵۲} والسابقون السابقون اولئك المقربون في جنات النعيم (سورۃ الواقعہ) ترجمہ اگاڑی والے سو اگاڑی والے وہی ہین نزدیکی نعمتون کے باغون مین +

(۱) عن ابن عباس قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله تعالى والسابقون السابقون الخ فقال قال لي جبرئيل ذاك علي (اخرجه ابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت والسابقون السابقون کی تفسیر پوچھی آپ نے فرمایا فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے کہا کہ یہ علی ہین +

{۵۳} واذا لقوا الذين آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الى شياطينهم قالوا انا معكم انما نحن مستهزءون (سورۃ البقرۃ) ترجمہ جب وہ ملتے ہین ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین اور جب وہ اپنے شیطانون سے جا ملتے ہین تو کہتے ہین ہم تمہارے ساتھ ہین ہم تو ہنسی کرنے والے ہین +

(۱) عن ابن عباس رضي الله عنه ان عبد الله بن ابي واصحابه خرجوا فاستقبلهم نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عبد الله بن ابي لاصحابه انظروا كيف ارد هؤلاء السفهاء عنكم فاخذ بيد علي فقال مرحبا يا ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وختنه وسيد بني هاشم ما خلا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال علي يا عبد الله اتق الله ولا تنافق فان المنافق اشر خلق الله فقال مهلا يا ابا الحسن ان ايماننا كايمانكم ثم تفرقوا فقال ابن ابي لاصحابه كيف رأيتم ما فعلت فاثنوا عليه خيرا ونزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا لقوا الذين آمنوا الخ (اخرجه ابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی اپنے دوستون کے ساتھ آرہا تھا رستہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحاب کو آتے ہوئے دیکھکر اپنے دوستون سے کہنے لگا دیکھو مین ان بیوقوفون کو کس طرح سے تم سے ٹالتا ہون یہ کہکر جناب امیر